میثم قادری

میثم قادری

صحیح البخاری

[redacted]

جامع الرضوی

المعروف

بصحیح البہاری

سنہ ۱۴۱۲ھ
۱۹۹۲ء

یا اللہ یا رسول اللہ
کتاب نمبر:
ذخیرہ کتب
میثم عباس قادری رضوی

ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین قادری

(حیات و تصانیف)

حیات :

ملک العلماء، فاضل بہار حضرت مولانا شاہ محمد ظفر الدین قادری رضوی، ہندوستان کے ان عالموں اور مصنفوں میں تھے جن کی علمی شہرت دور دور تک پھیلی اور جن کی تصانیف سے ہندوستان اور پاکستان کے رہنے والے بڑی تعداد میں مستفید ہوئے۔ وہ ٹھوس علمی صلاحیت رکھنے والے کامیاب اور شفیق استاد، علمی تقریر کرنے والے شگفتہ بیان مقرر، دل نشیں باتیں کرنے والے مؤثر واعظ، اپنے منطقی و علمی استدلال سے فریق کو لاجواب کر دینے والے مناظر، اور پچاسوں کتابوں کے نامور مصنف تھے جن کی تالیفات و تصنیفات کا دائرہ وسیع تھا اور بہت سے علوم و فنون پر مشتمل۔ اگر وہ کم عمری میں ذہین، طباع اور سخت جد و جہد کرنے والے طالب علم تھے تو اپنے عہد شباب و کہولت بلکہ کبر سنی میں بھی جفاکش استاد اور سرگرم عمل مصنف رہے۔ وہ عالم باعمل تھے، شریعت کے سخت پابند، طریقت کی راہ کے مجاہد، اور حبّ رسول میں سرشار۔ ان کی زندگی کا نظام الاوقات سخت منضبط تھا۔ انھوں نے اپنے اوقات اس طرح تقسیم کر رکھے تھے کہ گوناگوں مشغولیات کے باوجود ان کا خاصا وقت وظائف و اوراد اور یادِ الٰہی کے لیے مخصوص تھا۔

ان کے اساتذہ میں اگر ایک طرف حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی اور حضرت مولانا احمد حسن کانپوری رحمہما اللہ تعالیٰ تھے تو دوسری طرف حضرت مولانا لطف اللہ علی گڑھی اور حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین فاروقی کے تلامذۂ خاص، مولانا سید بشیر احمد علی گڑھی اور مولانا حامد حسن رام پوری کے اسمائے گرامی بھی نظر آتے ہیں۔ لیکن جس ذات گرامی سے انھوں نے سب سے زیادہ علمی فیوض حاصل کیے وہ اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کی صحبت بابرکت میں وہ برسہا برس رہے اور جن سے یہ عزیزوں کی طرح ملتے رہے اور وہ خاندان کے بزرگوں کی طرح شفقت فرماتے رہے۔ ان دونوں کے گہرے تعلقات اور قلبی روابط کا اندازہ کچھ ان مکاتیب و مفاوضات سے ہو سکتا ہے جو شفیق استاد نے اپنے لائق شاگرد کو لکھے ہیں اور جن میں وہ انھیں کبھی ولدی الاعز (میرے عزیز ترین بیٹے) لکھ کر مخاطب کرتے ہیں، کبھی انھیں "حبیبی و ولدی و قرۃ عینی" کبھی "ولدی و قرۃ عینی برادر دینی و یقینی" کبھی "ولدی اعزک اللہ فی الدنیا والدین" لکھتے ہیں تو بعض خطوں میں "ولدی الاعز حامی السنۃ ماحی الفتن"۔ ایک خط میں "جان پدر بلکہ از جان بہتر" لکھ کر خطاب فرماتے ہیں۔

فاضل بریلوی کے دل میں اپنے شاگرد کی کیا قدر و عزت اور کیسی محبت تھی اس کا اندازہ ان کے اس مکتوب سے ہوتا ہے جو انھوں نے ان کے بارے میں خلیفہ تاج الدین احمد ناظم انجمن نعمانیہ ہند لاہور کو اپنی رحلت سے بارہ سال پہلے ۵ شعبان المکرم ۱۳۲۸ھ کو تحریر کیا ہے :

"..... مکرمی مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قادری سلمہ فقیر کے یہاں کے اعز طلبا سے ہیں اور میرے بجان عزیز۔ ابتدائی

کتب کے بعد یہیں تحصیل علوم کی اور اب کئی سال سے میرے مدرسے میں مدرس اور اس کے علاوہ کار افتا میں میرے معین ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ جتنی درخواستیں آئی ہوں سب سے یہ زائد ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا :

(۱) سنی خالص مخلص نہایت صحیح العقیدہ، ہادی مہدی ہیں،

(۲) عام درسیات میں بفضلہ تعالیٰ عاجز نہیں،

(۳) مفتی ہیں،

(۴) مصنف ہیں،

(۵) واعظ ہیں،

(۶) مناظرہ بعونہ تعالیٰ کر سکتے ہیں،

(۷) علمائے زمانہ میں علم توقیت سے تنہا آگاہ ہیں۔ امام ابن حجر مکی نے زواجر میں اس علم کو فرض کفایہ لکھا ہے اور اب ہند بلکہ عام بلاد میں یہ علم، علما بلکہ عام مسلمین سے اٹھ گیا۔ فقیر نے بتوفیق قدیر اس کا احیا کی اور رسالے صاحب بنانا چاہے جن میں بعض نے انتقال کیا، اکثر اوس کی صعوبت سے چھوڑ کر بیٹھے۔ انھوں نے بقدر کفایت اخذ کیا اور اب میرے یہاں کے اوقات طلوع وغروب ونصف النہار ہر روز و تاریخ کے لیے اور جملہ اوقات ماہ مبارک رمضان شریف کے بھی بناتے ہیں۔

فقیر آپ کے مدرسے کو اپنے نفس پر ایثار کر کے انھیں آپ کے لیے پیش کرتا ہے۔" (مکاتیب ملک العلماء، قلمی)

ایک بار یہ عزیز شاگرد و مسترشد جب بعض خاندانی علائق اور دنیوی مصائب میں گرفتار تھے، اپنے استاد اور پیر و مرشد سے اپنی پریشانیوں کا اظہار کرتے ہیں تو وہ ان الفاظ میں تسلی دیتے ہیں :

" . . . . . آپ کا خط دربارۂ پریشانی دنیا آیا تھا . . . . اوس خط کے جواب میں یہ چاہا تھا کہ آیات و احادیث دربارۂ ذم دنیا و منع التفات بہ تمول اہل دنیا لکھ کر بھیجوں، مگر وہ سب بفضلہ تعالیٰ آپ کے پیش نظر ہیں۔ فلاں کو دست غیب ہے، فلاں کو حیدرآباد میں رسوخ ہے، یہ تو دیکھا مگر یہ نہ دیکھا کہ آپ کے پاس بحمدہ تعالیٰ علم نافع ہے، ثبات علی السنۃ ہے، اون کے پاس علم نہیں یا علم مضر ہے۔ اب کون زائد ہے؟ کس پر نعمت حق بیشتر ہے؟ بشرط ایمان دعدۂ علو و غلبہ باعتبار دین ہے نہ یہ کہ دنیوی امور میں مومنین کو تفوق رہے۔ دنیا جن مومن ہے جن میں جتنا آرام مل رہا ہے کیا محض تفضل نہیں۔ دنیا فاحشہ ہے، اپنے طالب سے بھاگتی اور ہارب کے پیچھے دوڑتی ہے۔ دنیا میں مومن کا قوت کفاف بس ہے۔" (مکاتیب ملک العلماء، قلمی)

شفیق استاد و مرشد اسی پر بس نہیں کرتا، وہ کچھ رقم بھی اخراجات کے لیے بھیجتے ہوئے لکھتا ہے :

"مولیٰ عزوجل پر توکل کر کے قبول کر لیجیے (۱) وہ کریم اکرم الاکرمین برکات وافرہ عطا فرمائے، اور آپ کو دین سے اور دین کو آپ سے نفع موثر پہنچائے۔ آمین آمین بجاہ الکریم المعین علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ الصلاۃ والتسلیم۔

یہ تو نثر ہوئی اب نظم دیکھیے۔ فاضل بریلوی کا رسالہ "الاستمداد" (۱۳۳۷ھ) تین سو ساٹھ اردو اشعار کا قصیدہ ہے جس میں ۱۳۲ قافیے تو اصلاً مکرر نہیں، باقی میں یہ التزام ہے کہ کوئی قافیہ نو شعر سے پہلے مکرر نہ ہو۔ اس میں عنوان "ذکر اصحاب و دعائے احباب" کے تحت ۱۳ شعر درج ہیں جن میں اپنے مخصوص خلفا و تلامذہ کا ذکر ہے۔ چند شعر یہ ہیں :

میرے رضا پر تیری رضا ہو	اس سے غضب تھراتے یہ ہیں
بلکہ رضا کے شاگردوں کا	نام لیے گھبراتے یہ ہیں
حامد منی أنا من حامد	حمد سے حمد کماتے یہ ہیں

(۱) دس دس روپے کے یہ نوٹ فاضل بریلوی کے وصال کے بیسوں سال بعد میں نے والد مرحوم کے قلمدان میں ایک لفافے میں حفاظت سے رکھے ہوئے دیکھے تھے۔ انھوں نے انھیں اپنے استاد کی محبت و شفقت کی یادگار سمجھ کر بطور تبرک محفوظ رکھ چھوڑا تھا۔

عبد سلام سلامت جس سے　　　تحت آفات میں آتے یہ ہیں
میرے ظفر کو اپنی ظفر دے　　　اس سے شکستیں کھاتے یہ ہیں

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں، مولانا "عبد الاسلام" عبد السلام جبل پوری کے بعد ملک العلما فاضل بہار کا ذکر انھوں نے فرمایا ہے۔ ان تین ناموں کے بعد علی الترتیب صدر الشریعۃ مولانا امجد علی اعظمی، سید العلما، مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی اور پھر مولانا احمد اشرف، مولانا دیدار علی شاہ، مولانا احمد مختار، مولانا عبد العلیم صدیقی میرٹھی، مولانا عبد الاحد پیلی بھیتی، مولانا رحیم بخش، مولانا حاجی لعل خاں، مولانا مصطفیٰ رضا خاں، مولانا برہان الحق عبد الباقی جبلپوری، مولانا شفیع احمد بیسلپوری مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی آتے ہیں۔ اور آخر میں ان سب کے لیے دعائے خیر:

ان پہ کرم رکھ سر پہ قدم رکھ　　　تیرے ہی کہلاتے یہ ہیں
تیرے گدا ہیں، تجھ پہ فدا ہیں　　　تیرا ہی کھاتے گاتے یہ ہیں

مولانا ظفر الدین قادری کے مورث اعلیٰ سید ابراہیم بن سید ابوبکر غزنوی ملقب بمدار الملک و مخاطب بملک بیا ہیں۔[1] ان کا نسب نامہ ساتویں پشت میں حضرت محبوب سبحانی، قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ سید ابوبکر غزنی کے رہنے والے تھے، وہ غزنی سے تین فرسنگ کے فاصلے پر بمقام بت نگر مدفون ہیں۔ سید ابراہیم، غزنی سے سلطان فیروز شاہ کے عہد (۷۵۲-۷۹۰ھ) میں ہندستان پہنچے اور یہاں آکر شاہی فوج میں ملازم ہو گئے۔ وہ عمر بھر جنگی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے اور بالآخر ۱۳؍ ذوالحجہ ۷۵۳ھ کو قلعۂ رہتاس (شاہ آباد، بہار) کی جنگ میں شہید ہوئے۔ قصبۂ بہار شریف (جہاں حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۸۲ھ آسودہ ہیں) کی ایک بلند پہاڑی پر سید صاحب کا مقبرہ ہے جس پر قدیم عالی شان گنبد تعمیر ہے۔ یہ جگہ اب بھی زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ مقبرے کی دیواروں پر فارسی کے دو قدیم تاریخی قطعات منقوش ہیں۔ سید ابراہیم کا سلسلہ چھ واسطوں سے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تک اس طرح پہنچتا ہے: سید ابوبکر غزنوی، بن سید ابو القاسم عبد اللہ بن سید محمد فاروق بن سید ابو المنصور عبد السلام بن سید عبد الوہاب بن شیخ محی الدین عبد القادر حسنی و حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مولانا کا خاندان عرصے سے نالندہ اور راجگیر کے قریب رسول پور، میجرا میں آباد ہو گیا تھا۔ ان کے والد ملک عبد الرزاق، دادا ملک کرامت حسین پردادا ملک احمد علی اور پھر دادا ملک غلام قادر سب وہیں کے قبرستان میں آسودہ ہیں۔ ملک غلام قادر کی بلند پختہ قبر ابھی حال تک موجود تھی، افسوس اس کا کتبہ باقی نہیں رہا جس سے تاریخ وفات معلوم ہوتی۔ آبا و اجداد کی وسیع اور شاندار حویلی کی بنیادیں اور کچھ آثار ۱۹۴۷ء تک محفوظ تھے۔ ملک عبد الرزاق کے اولاد نرینہ میں صرف محمد ظفر الدین تھے، جو بعد کو ملک العلماء، فاضل بہار مولانا ظفر الدین قادری رضوی کے نام سے مشہور ہوئے۔

محمد ظفر الدین، رسول پور میجرا ضلع پٹنہ (اب ضلع نالندہ) صوبۂ بہار میں ۱۰؍ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۹؍ اکتوبر ۱۸۸۰ء[2] کو صبح صادق کے

---

[1] کہا جاتا ہے کہ سید ابراہیم کو "ملک بیا" (جو عوام میں "ملک بیو" ہو گیا ہے) کا خطاب بادشاہ وقت کا دیا ہوا ہے۔ اس خانوادے کے لوگ اسی زمانے سے اپنے کو سید کے بجائے "ملک" کہلانا پسند کرتے ہیں۔ ملکوں میں کچھ لوگ "ابراہیمی" لکھتے ہیں۔ والد نے ایک خط میں مجھے لکھا تھا: حضرت سید ملک بیا غازی کے والد ماجد غزنوی تھے اور حضرت سید ابراہیم بھی غزنی ہی سے تشریف لائے تھے اس لیے اگر ملک حضرات "ابراہیمی" لکھنے کے عوض "غزنوی" لکھیں تو کیا مضائقہ ہے! (مکاتیب ملک العلماء قلمی)

[2] ان کی کتاب یادداشت میں ایک جگہ ان کے قلم سے تاریخ ولادت ۴؍ محرم الحرام مطابق ۲۳؍ اکتوبر لکھا ہوا ملتا ہے، جو مشہور تاریخ ولادت سے ۶ دنوں کا فرق ظاہر کرتا ہے۔

وقت پیدا ہوئے۔ خاندان کے بعض لوگوں نے عبدالحلیم نام تجویز کیا، والد ماجد نے جو بچوں کے تاریخی نام رکھنے کا ذوق اور فن تاریخ گوئی میں اچھی لیاقت رکھتے تھے، باعتبار سنہ فصلی کہ نواحِ عظیم آباد پٹنہ میں زیادہ تر وہی رائج تھا، تاریخی نام غلام حیدر اور مختار احمد تجویز کیے۔ دوسرے اعزا کی خواہش تھی کہ ہمارے رکھے ہوئے نام سے پکارے جائیں، آخر اذا تعارضا تساقطا پر عمل ہو کر ظفرالدین نام پر اتفاق رائے ہوا اور وہ عرصے تک اسی نام سے پکارے جاتے رہے جب وہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز کے شاگرد ہوئے تو انھوں نے ظفیرالدین پر ظفرالدین کو ترجیح دی۔ رسالۂ اقلیدس کا خطی نسخہ کتب خانۂ خاص میں محفوظ ہے جو شعبان ۱۳۲۲ھ کا مکتوبہ ہے اس کے آخر میں "بید الفقیر محمد ظفرالدین" لکھا ہوا ملتا ہے۔ ۱۳۲۳ھ کی ان کے قلم کی ایک تحریر میں "ظفرالدین احمد" درج ہے[۱]، بعد کو وہ "محمد ظفرالدین" لکھتے رہے اور اسی نام سے وہ مشہور ہوئے۔ ان کی کنیت ابوالبرکات ہے جیسا کہ متعدد استفتا کے جوابات اور ان کی مملوکہ کتابوں میں ثبت کی ہوئی مہر سے معلوم ہوتا ہے۔ بریلی کے قیام کے دوران کی تحریروں میں کہیں کہیں عبید المصطفےٰ کا اضافہ بھی نظر آتا ہے۔

مولانا کے والد ماجد ملک عبدالرزاق اشرفی اپنے گاؤں میں پابندیِ صوم و صلوٰۃ اور ریاضت و مجاہدے میں مشغول رہنے کے سبب بہت قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ وہ حضرت شاہ چاند بھیکپوری کے مریدین و مستفیدین میں تھے۔ وہ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں[۲]: "حضرت شاہ غلام رسول، حضرت سلطان اشرف جہانگیر کی اولاد میں تھے، ان کے صاحب سجادہ شاہ چاند صاحب تھے جو میرے والدین رحمہما اللہ کے پیر و مرشد تھے۔" (مکاتیب ملک العلماء قلمی)

وہ فارسی کے ماہر تھے، ان کا عربی خط بھی بہت اچھا تھا، ان کی اور ان بزرگوں کی کچھ تحریریں، خاندان میں اب بھی محفوظ ہیں۔ ملک صاحب نے کبھی ملازمت نہیں کی۔ وہ اپنی باقی ماندہ مختصر سی جاگیر پر جو شاہی عہد میں ان کے بزرگوں کو ملی تھی، قانع رہے اور کاشت کی زمینوں پر گزر اوقات کرتے رہے۔ قرائن ہیں کہ ان کی وفات ۱۳۱۲ھ کے کچھ بعد ہوئی ہوگی۔

والدہ ماجدہ شیخ مبارک حسین (جو موضع بین ضلع پٹنہ کے زمینداروں میں تھے) کی چھوٹی صاحبزادی تھیں جو حضرت شیخ چاند صاحب سے طریقۂ قادریہ میں شرفِ بیعت رکھتی تھیں۔ وہ ہر سال گیارہویں شریف کا بڑا اہتمام کرتی تھیں۔ وہ ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۱۴ھ کو داعیِ اجل کو لبیک کہہ کر عازمِ جنت الفردوس ہوئیں۔

چار سال کی عمر میں ۱۳۰۷ھ میں ان کے والد ماجد نے ان کی تعلیم شروع کرادی۔ رسم بسم اللہ حضرت شاہ چاند صاحب کے مبارک ہاتھوں سے انجام پائی۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد نے دی، پھر قرآن مجید اور اردو فارسی کی کتابیں اپنے گھر پر حافظ مخدوم اشرف، مولوی کبیرالدین اور مولوی عبداللطیف سے پڑھیں۔ ۱۳۱۲ھ میں بتقریب نکاح خواہر ماموں زاد موضع بین جانے کا اتفاق ہوا۔ بعد انجام تقریب مولوی شیخ بدرالدین اشرف، مولوی محی الدین اشرف صاحبزادگان "رئیس دیندار و الاتبار عالی جناب شیخ رمضان علی مرحوم" نے روک لیا اور فرمایا کہ اب تمہاری تعلیم یہیں ہوگی۔ وہاں کئی سال رہ کر مدرسۂ غوثیہ حنفیہ میں تفسیر جلالین، میر زاہد وغیرہ تک کا درس انھوں نے لیا۔ ان

[۱] انھیں کتابیں جمع کرنے کا شوق طالب علمی کے زمانے سے تھا۔ ایک مجلد میں فہرست کتب مملوکۂ فقیر ظفرالدین احمد مورخہ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ کے عنوان کے تحت کتابوں کے نام درج کیے ہیں۔ اس وقت بریلی میں ان کے پاس ۸۸ کتب و رسائل تھے۔

[۲] مکتوب ملک العلماء مورخہ ۶ رجون ۱۹۳۵ء بنام سید شاہ ارشاد حسین سجادہ نشین خانقاہ سجادیہ شیش گڑھ ضلع بریلی۔

کے وہاں کے اساتذہ میں مولوی شیخ محی الدین اشرف[۱]، مولوی شیخ بدرالدین اشرف کے علاوہ حضرات ذیل خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں: مولوی مہدی حسن میجروی، جناب حافظ محمد اسمٰعیل بہاری، جناب مولانا فخرالدین حیدر، مولوی محمد منعم، منشی اکرم الحق، مولوی معین اظہر قیس بین۔ اساتذہ، ان کی ذہانت و شوق علمی کی وجہ سے ان پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سبق یاد نہ کرنے کی وجہ سے اساتذہ ان سے ناخوش ہوئے ہوں۔

مدرسہ غوثیہ حنفیہ میں عربی کی کتابیں زیادہ تر مولوی محمد ابراہیم سے پڑھیں جو مئو ضلع اعظم گڑھ کے معزز روشن خیال اور عالم باعمل تھے۔ وہ مولانا اشرف علی تھانوی کے شاگرد رشید، جامع العلوم کانپور کے فارغ التحصیل، بہت سخت حنفی اور پکے سنی تھے۔ یہ مدرسہ غوثیہ کے مدرس بھی تھے اور فاضل اوقات میں مطب بھی کرتے تھے۔ وہ فن طب میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جس کا علاج انھوں نے خاص توجہ سے کیا ہو اور رب العزت نے اسے شفائے بخشی ہو۔

مولانا کے اس زمانے کے رفقا میں منشی اکرم الحق کے صاحبزادے مولوی شرف الحق بھی تھے، شرح وقایہ، مختصر المعانی، ملا حسن تک دونوں ساتھ رہے۔ ان کا انتقال صفر ۱۳۱۸ھ میں بعارضۂ طاعون ہوا۔ دوسرے ہم جماعت طلبا میں حکیم ابوالحسن[۲] خلف سید شاہ مظفر حسین، مولوی عبدالقدوس، مولانا حکیم وصی احمد، مولوی حکیم محمد رضا خاں[۳]، مولوی عبدالماجد (برادر ماموں زاد)، مولوی محمد سعید، مولوی محمود عالم گھنٹوی قابل ذکر ہیں۔

اس زمانے میں عظیم آباد (پٹنہ) علم و فن کا مرکز تھا، جہاں متعدد دینی مدارس قائم تھے، جن میں مدرسہ حنفیہ واقع بخشی محلہ پٹنہ سیٹی ممتاز حیثیت رکھتا تھا، اس مدرسے کے بانی فارسی و اردو کے مشہور محقق قاضی عبدالودود بی اے کینٹب، بار ایٹ لا (۱۸۹۶ - ۱۹۸۴) کے والد گرامی، قاضی عبدالوحید صدیقی فردوسی (۱۲۸۹ - ۱۳۲۶ھ) تھے جو وہاں کے ایک دیندار رئیس اور فاضل بریلوی کے معتقدین میں تھے۔ انھوں نے ۱۳۱۸ھ میں یہ دینی درسگاہ قائم کی اور ایک بڑی جائیداد اس کے اخراجات کے لیے وقف کر دی۔ انھوں نے نامور اساتذہ کی خدمات حاصل کیں اور کچھ ہی عرصے کے بعد اس کی شہرت بہار کے قصبات و مواضع ہی تک نہیں دوسرے صوبوں تک پھیل گئی۔[۴]

(۱) والد صاحب، ان کی محبت و شفقت کے بڑے معترف تھے۔ انھوں نے اپنی یادداشت میں لکھا ہے: "میں ان کے احسانات میں از سرتا پا غرق ہوں۔"

(۲) میں نے حکیم صاحب کو دیکھا ہے۔ پٹنہ کے قیام کے زمانے میں اکثر تشریف لاتے تھے۔ بڑے وجیہ اور خوبصورت آدمی تھے۔ کچھ عرصہ مولوی عبدالحمید کنتوی کے شاگرد کتب خانۂ خدابخش کے ساتھ کتب خانے سے متعلق بھی رہے تھے۔ پھر یتیم خانۂ انجمن اسلام پٹنہ سیٹی کے ناظم مقرر ہو گئے تھے۔ ہاتھ میں تسبیح لیے کچھ پڑھتے رہتے تھے اور باتیں بھی کرتے جاتے تھے۔ گفتگو میں ظرافت کا عنصر خاصا ہوتا تھا جس کی وجہ سے حالات کی ناسازگاری کے باوجود وہ ہمیشہ شگفتہ مزاج رہے۔ ایک دن کہنے لگے میں ہزار کشائش رزق کے لئے دعائیں پڑھوں، لیکن مقدر میں وہی پچیس روپے ماہانہ لکھے ہیں۔ کتب خانۂ خدابخش سے پچیس روپے ملتے تھے، کسی نے کہا مطب کر لو، مطب کیا، آمدنی وہی پچیس رہی، اب یتیم خانے کا نگراں ہو گیا ہوں۔ میں نے پوچھا اور تنخواہ؟ ہنس کر بولے وہی پچیس روپے۔ تقسیم ہند کے بعد انھوں نے سفر آخرت اختیار کیا۔ ان کے نام متعدد خطوط مکاتیب کے مجموعے میں محفوظ ہیں۔

(۳) والد مرحوم کے عزیزوں میں بھی تھے۔ دبلے پتلے دھان پان خوبصورت آدمی تھے۔ اپنے "کالی بین" کے زمین داروں میں سے تھے۔ متعلقات اور دوسری ضرورتوں سے پٹنہ آتے تو مطلع ... بعض ...

(۴) یہیں سے قاضی عبدالوحید صاحب ایک مذہبی رسالہ تحفۂ حنفیہ شائع کرتے تھے جو ۱۳۱۴ھ سے نکلنا شروع ہوا اور ان کی وفات (۱۳۲۶ھ) کے کچھ دنوں کے بعد جب مدرسہ حنفیہ کا انتظام ان کے اعزہ نے ... والا کوئی موزوں شخص نہ رہا تو مدرسے کے ساتھ اس رسالے کی اشاعت بھی بند ہو گئی۔ مولانا قاری ابوالمساکین ضیاء الدین قادری جو اس کے اڈیٹر تھے (وفات اواخر دسمبر ۱۹۲۶ء یا اوائل جنوری ۱۹۲۷ء میں ہوئی) مکاتیب ملک العلماء اپنی بعیت واپس چلے گئے۔ فاضل بہاری کے کتاب خانے میں جیسا کہ اس کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے اس کی دس جلدیں (۱۳۱۵-۲۳-۱۳۲۲ھ) تھیں۔ کچھ مجلات قاضی عبدالودود مرحوم کے ذخیرۂ کتب میں تھے جو ان کے ادارہ تحقیقات اردو میں ہے اور اب کتب خانۂ خدابخش میں محفوظ ہیں۔ خواجہ رضی حیدر صاحب کی اطلاع کے مطابق تحفۂ حنفیہ کے مکمل سٹ کی عکسی نقل قائد اعظم اکادمی، کراچی کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔

اس مدرسے کے ایک استاد حضرت مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی (متوفی ۱۳۳۴ھ) کی علمی شہرت سن کر مولانا ۵ جمادی الاخری ۱۳۲۰ھ کو مدرسہ حنفیہ بین سے مدرسہ حنفیہ پٹنہ آ گئے جہاں انھوں نے مسند امام اعظم، مشکوۃ شریف اور ملا جلال پڑھی۔ کچھ ہی دنوں کے بعد محدث صاحب بوجہ علالت اوائل شعبان میں مدرسۂ حنفیہ سے کنارہ کش ہو کر اپنے وطن پیلی بھیت تشریف لے گئے۔ ماہ شوال ۱۳۲۰ھ کو مولانا ظفر الدین، اپنے ہم سبق حکیم ابوالحسن کے ساتھ دار العلوم کانپور پہنچے۔ ان کی بعض تحریرات سے جو خاندان میں محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کتابوں اور سامان کے ساتھ سفر کا کچھ حصہ انھوں نے پیدل چل کر طے کیا۔ پاؤں میں آبلے پڑ گئے لیکن طلب و شوق میں راہِ علم کا مسافر آگے بڑھتا رہا۔ انھوں نے مدرسۂ امداد العلوم بانس منڈی کانپور میں مولانا قاضی عبد الرزاق (متوفی ۱۹۳۶ء) جو حضرت حاجی امداد اللہ مکیؒ کے مرید اور مولانا احمد حسن کانپوری کے شاگرد تھے، کے سلسلۂ تلامذہ میں داخل ہو کر درس لینا شروع کیا۔ مدرسۂ امداد العلوم کے علاوہ بعض اسباق مدرسۂ احسن المدارس اور بعض دار العلوم میں پڑھتے رہے۔ گویا کانپور کے تینوں مدارس کے اساتذہ سے انھوں نے علمی فیوض حاصل کیے۔ وہاں کے مشہور استاد مولانا احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳ صفر ۱۳۲۲ھ)[1] سے منطق کی کتابیں پڑھیں اور مولانا شاہ عبید اللہ پنجابی کانپوری (تاریخ وفات ۶ جمادی الاولی ۱۳۴۳ھ) سے ہدایہ اخیرین ختم کی۔ کانپور سے وہ پیلی بھیت آئے، جہاں محدث سورتیؒ پٹنہ سے واپس آ کر اپنے قائم کردہ مدرسہ، دار الحدیث میں درس دینے لگے تھے، وہاں ان سے انھوں نے حدیث کا درس لیا۔

یہاں سے وہ اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے ۱۳۲۱ھ میں بانس بریلی پہنچے۔ مدرسۂ مصباح التہذیب کا نام انھوں نے کان پور میں سن رکھا تھا، وہاں گئے اور مولوی غلام یٰسین صاحب کے درس میں شریک ہوئے جو مدرسۂ دیوبند کے تعلیم یافتہ تھے۔

آخر خوب سے خوب تر کی تلاش انھیں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی (۱۲۷۲-۱۳۴۰ھ) تک لے گئی جن کے علم اور قلم کی طاقت کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ وہ پہلی ہی ملاقات میں ان سے مل کر بہت متاثر ہوئے۔ وہ ان سے فیض اٹھانا چاہتے تھے، اور ان کے علم سے متمتع ہونا چاہتے تھے اور درسیات کی تکمیل بھی لیکن فاضل بریلوی ہمہ وقت مطالعہ اور تالیف و تصنیف میں مشغول رہتے تھے۔ ان کے یہاں نہ درس و تدریس کا کوئی سلسلہ تھا اور نہ اس وقت کوئی مدرسہ قائم تھا۔ مولانا ظفر الدین، اعلیٰ حضرت کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی (۱۲۷۶-۱۳۲۶ھ) بڑے صاحبزادے مولانا حامد رضا خاں (۱۲۹۲-۱۳۶۲ھ) مولانا حکیم سید محمد امیر اللہ شاہ بریلوی اور دوسرے اصحاب سے ملے اور ان لوگوں کے مشورے اور مساعی سے ایک مدرسہ قائم کرنے کے لیے راہ ہموار ہوئی وہ فرماتے تھے کہ مدرسے کے قیام میں حضرت مولانا حسن رضا خاں اور مولانا سید محمد امیر اللہ کی مساعی کو بہت دخل ہے اور یہ مدرسہ انہی کی کوششوں سے قائم ہوا۔ یوں ۱۹۰۴/۱۳۲۲ھ میں مدرسۂ منظر اسلام " محلہ سوداگران بریلی میں قائم ہوا۔ یہ تاریخی نام ہے اس سے ۱۳۲۲ کے اعداد مستخرج ہوتے ہیں۔ مولانا حسن رضا خاںؒ اس کے پہلے ناظم مقرر ہوئے۔ مولانا ظفر الدین کے ایک دوست اور ہم وطن مولانا سید عبد الرشید عظیم آبادی[2] آ گئے تھے۔ انہی صرف دو طالب علموں سے مدرسے کا افتتاح ہوا۔ انھوں نے بہار خطوط لکھ کر مدرسے

---

[1] ان کی بعض تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۳۲۱ھ میں بریلی پہنچ گئے تھے۔ ان کے قلم کی لکھی ہوئی دو کتابیں تعلیقات احمد حسن (مولانا احمد حسن کانپوری کے تعلیقات شرح سلم پر) مکتوبہ پنجشنبہ ۱۶ شوال اور شرح حمد اللہ معروف بہ تعلیقات اسد اللہ دونوں کتابیں انھوں نے اپنے قلم سے بانس بریلی میں ۱۳۲۱ھ کو لکھی ہیں۔ موخر الذکر مخطوطے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس زمانے میں سنہری مسجد بریلی میں مقیم تھے۔

[2] مولانا عبد الرشید موضع کوپا کے رہنے والے تھے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد مدرسۂ اسلامیہ شمس الہدیٰ کے جونیر سیکشن میں استاد مقرر ہوئے۔ صرف و نحو کی بعض کتابیں راقم الحروف نے ان سے پڑھی ہیں۔ ان کے چھوٹے صاحبزادے مولانا حکیم سید شاہ عزیز احمد، خانقاہ ابو العلائی، الہ آباد کے سجادہ نشین ہیں۔

کے قیام کی اطلاع دی اور دوستوں کو بریلی بلایا۔ ان کی ایک تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۲ جمادی الاخری ۱۳۲۳ھ تک بہار کے مختلف مقامات سے غلام مصطفیٰ محمد ابراہیم اوگانوی، سید شاہ غلام محمد بہاری، سید عبدالرحمن بیتھوی، مولوی محمد اسمٰعیل بہاری، محمد نذیر الحق رمضانپوری[1] اور کچھ دوسرے طلبا بہار سے آکر مدرسہ منظر اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔

مولانا نے فاضل بریلوی سے صحیح بخاری شریف پڑھنی اور فتویٰ نویسی سیکھنی شروع کی۔ انھوں نے فاضل بریلوی کے کچھ فتاوے جنھیں ظاہراً وہ املا کرا دیتے تھے ایک مجموعے میں جمع کرنا شروع کیے تھے جس کے کچھ اوراق اس وقت پیش نظر ہیں۔ اس میں پہلا فتویٰ ۸ رمضان ۱۳۲۲ھ کا تحریر کردہ ہے۔ بعد کو جب مدرسے میں کچھ جید علما اور مستند مدرسین کی خدمات حاصل کی گئیں تو انھوں نے مولانا حکیم محمد امیر اللہ شاہ بریلوی، مولانا حامد حسن رامپوری، تلمیذ خاص حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین فاروقی رامپوری (۱۲۴۸-۱۳۱۱ھ)، مولانا سید بشیر احمد علی گڑھی تلمیذ رشید استاذ الاساتذہ حضرت مولانا لطف اللہ علی گڑھی (۱۲۴۴-۱۳۳۴ھ) سے مسلّم الثبوت، صحیح مسلم شریف اور دوسری کتب درسیات کی تکمیل کی۔ فاضل بریلوی سے انھوں نے صحیح بخاری، اقلیدس کے چھ مقالے، تصریح، تشریح الافلاک، شرح چغمینی تمام کر کے علم ہیئت ریاضی، توقیت، جفر و تکسیر وغیرہ فنون حاصل کیے۔ تصوف کی کتابوں میں ان سے عوارف المعارف اور رسالہ قشیریہ کا درس بھی لیا۔ بخاری شریف اور عوارف کے اسباق میں طلبا کے علاوہ علما کی جماعت بھی شریک ہوتی تھی۔

کتب خانے کے ایک مجموعۂ تحریرات میں ان کے قلم سے ان کتابوں کے نام لکھے ہوئے ملے ہیں جن کا مختلف سنین میں مختلف اساتذہ سے انھوں نے درس لیا:

۱۳۲۲ھ عروض المفتاح، مقامات (حریری)، میر زاہد رسالہ، ملا جلال، بخاری شریف، نسائی شریف، جبر و مقابلہ، مساحت، اقلیدس۔

۱۳۲۳ھ دیوان متنبی، مطول، حمد اللہ، قاضی مبارک، تفسیر مدارک، تاریخ یمینی، تصریح، شرح چغمینی، سبع شداد، مسلّم الثبوت۔

۱۳۲۴ھ سبعہ معلقہ، مقامات (بدیع الزماں ہمدانی) صدرا، شمس بازغہ، ہدایہ اخیرین، شرح عقائد نسفی مع خیالی، صحیح مسلم۔

۱۳۲۵ھ التوضیح والتلویح، بیضاوی شریف، شرح مواقف، امور عامہ، عبد العلی میر زاہد، ابوداؤد، ابن ماجہ، موطا امام مالک، موطا امام محمد[2]، طحاوی شریف، درّ مختار۔

افسوس ہے کہ اس تحریر میں اس امر کا ذکر نہیں کہ کن اساتذہ سے انھوں نے کن کتابوں کا درس لیا۔ راقم الحروف کو ان کی تحریروں اور یادداشتوں سے صرف چند کتابوں اور ان کے اساتذہ کا علم ہو سکا ہے جن کا ذکر اجمالاً اوپر گذرا۔

ماہ شعبان ۱۳۲۵ھ کی کسی تاریخ کو علما کے ایک بڑے مجمع میں فاضل بریلوی کی درخواست پر چشتی مشرب کے مشہور بزرگ شیخ العالم حضرت مخدوم احمد عبد الحق ردولوی قدس سرہ کی درگاہ کے سجادہ نشین حضرت مخدوم شاہ التفات احمد قدس سرہ سجادہ نشین خانقاہ ردولی شریف نے ان کے سر پر دستار فضیلت باندھی اور سند تدریس و افتا مرحمت فرمائی۔ اعلیٰ حضرت نے اسی سال آپ کو

۱؎ اوگانواں، رمضانپور، بہار شریف سب ڈویژن کے مشہور قصبات ہیں، پاس ہی استھانواں، دسنہ، گیلانی، بھکرانواں کے مردم خیز قصبات واقع ہیں جہاں متعدد علما پیدا ہوئے اور جنھوں نے بڑی شہرت حاصل کی۔ بیتھو شریف ضلع گیا میں واقع ہے۔ یہ حضرات اگر بریلی شریف سے فارغ التحصیل ہو کر بہار واپس آئے تو بچپن میں بھی نہ کبھی ان کا ذکر سنا اور نہ کبھی دیکھا۔

۲؎ یہ بات دلچسپ ہے کہ موطا امام محمد آخری تکمیل کے سال انھوں نے پڑھی لیکن کوئی وجہ ہوگی جس کی بنا پر مجھے حدیث کی کتابوں میں موطا امام محمد سب سے پہلے پڑھوائی اور اس کا درس خود انھوں نے دیا۔ اس وقت میری عمر صرف گیارہ سال تھی۔ خوب یاد ہے کہ باب المسح علی الخفین پڑھتے وقت بہت الجھا تھا کہ خفین اتار کر لوگ پاؤں کیوں نہیں دھو لیتے، یہ تین تین دن تک چمڑے کے موزے پہنے رہنے کا کیا شوق ہے۔

اپنے سلاسل عالیہ کی اجازت و خلافت عطا فرمائی اور ملک العلما، فاضل بہار کا خطاب۔

ان کی تدریسی زندگی کا آغاز بھی مدرسۂ منظر اسلام بریلی ہی سے ہوا جہاں ان کی تعلیم کی تکمیل ہوئی۔ تقریباً چار سال تک وہ وہاں درس دیتے رہے اور فاضل بریلوی کی ہدایت پر فتویٰ نویسی کی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ اس زمانے میں جو فتاوے انھوں نے لکھے ان میں سے کچھ کی نقلیں منافع البشر فی فتاویٰ ظفر میں موجود ہیں۔ اس زمانے کے مدرسے کے رفقائے کار اور ان کے تلامذہ کا کچھ حال معلوم نہ ہو سکا کہ چار سال کے عرصے میں خاصی تعداد میں طلبا نے شرف تلمذ حاصل کیا ہوگا۔ ۱۳۲۰ھ میں خلیفہ تاج الدین احمد دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور کو ان کے مدرسے کے لیے ایک استاد کی ضرورت تھی۔ اس سلسلے میں انھوں نے فاضل بریلوی کو لکھا، جنھوں نے ان کے مدرسے کے لیے "اپنے نفس پر ایثار کر کے" انھیں لاہور بھیجنے پر آمادگی ظاہر فرمائی۔ لیکن شاید ان کے اعزّہ احباب کو ان کا اس قدر دور جانا منظور نہ ہوا اور وہ وہیں مدرسۂ منظر اسلام میں درس دیتے رہے۔ ۱۳۲۹ھ میں معززین شملہ کے اصرار و طلب پر اعلیٰ حضرت کے حکم پر عالم و خطیب کی حیثیت سے وہ شملہ گئے۔ اگلے سال مولانا عبدالوہاب الٰہ آبادی نے اپنے قائم کردہ مدرسۂ حنفیہ کے لیے جو آرا (ضلع شاہ آباد، بہار) میں قائم ہوا تھا، فاضل بریلوی کو لکھا کہ وہ مولانا ظفر الدین کو صدر مدرس کا عہدہ پیش کرنا چاہتے ہیں، آپ انھیں آمادہ کریں۔ صرف اس خیال سے کہ نئے دینی مدارس کا قیام اور اس کی ترقی بھی ضروری ہے، انھوں نے وہاں جانے کی اجازت دے دی۔ اس طرح وہ منظر اسلام بریلی سے مدرسۂ حنفیہ آرا (ضلع شاہ آباد، بہار) تشریف لے گئے جہاں وہ کئی سال اپنے فرائض انجام دیتے رہے ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں عظیم آباد پٹنہ میں مسٹر سید نور الہدیٰ ڈسٹرکٹ سیشن جج نے اپنے والد ماجد سید شمس الہدیٰ کے نام پر مدرسۂ اسلامیہ شمس الہدیٰ قائم کیا تو اس میں بحیثیت مدرس اول ان کا تقرر عمل میں آیا، جہاں وہ تفسیر و حدیث و فقہ کا درس دینے لگے ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں سید شاہ ملیح الدین احمد سجادہ نشین خانقاہ کبیریہ[1] سہسرام کی فرمائش پر وہ صدر مدرس ہو کر سہسرام (ضلع شاہ آباد، بہار) چلے گئے جہاں وہ پانچ چھ سال مقیم رہے۔ وہاں ان کے رفقائے مدرسہ میں مولانا سید ابوالحسن خوشدل سہسرامی (۱۸۶۱ - ۱۹۳۵)، مولانا رحم الٰہی مظفر نگری (متوفی ۱۳۶۳ھ)، مولوی سید غیاث الدین چشتی ابو العلائی نظامی رشیدی کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ مولانا سید محمد موسیٰ رضا کاکوی بھی اس زمانے میں وہاں درس دے رہے تھے، وہ وہاں مدرس سوم تھے۔

۱۳۳۸ھ/۱۹۲۱ء میں جب مسٹر سید نور الہدیٰ مرحوم و مغفور نے مدرسۂ اسلامیہ شمس الہدیٰ کو حکومت بہار کے انتظام میں دے دیا اور حکومت نے اس مدرسے کا نظم اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی تنظیم جدید کی اور نئے تقررات کیے تو مولانا ظفر الدین قادری وہاں سینیر مدرس ہو کر آ گئے۔ ۱۹۴۸ء میں وہ پرنسپل کے عہدے پر سرفراز ہوئے اور ۱۹۵۰ء میں تقریباً تیس سال علمی خدمات انجام دے کر انھوں نے سبکدوشی حاصل کی۔ ان کے رفقا میں مولانا محمد سہول عثمانی بھاگلپوری، مولانا محمد اصغر حسین بہاری، مولانا سید ویانت حسین دربھنگوی، مولانا عبدالشکور مظفر پوری، مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری مصراحیہ (متوفی ۱۵ رجادی الآخری ۱۳۵۸ھ)، مولانا سید عبدالسبحان دسنوی تھے۔ مولوی حاجی معین الدین ندوی (متوفی ۳ مئی ۱۹۴۱ء) آخر زمانے کے رفقا میں تھے۔ ابتدا میں کچھ عرصے کے لیے فخر زمن علامہ احمد حسن کانپوری کے خلف ارشد مولانا مشتاق احمد کانپوری (متوفی ۱۳۴۳ھ)، مولانا مقبول احمد خاں دربھنگوی، اور مولانا شاہ محمد الیاس مونگیری بھی مدرسۂ شمس الہدیٰ سے منسلک رہے۔ پھر مولانا مشتاق احمد، صدر مدرس ہو کر مدرسہ عالیہ کلکتہ، مولانا مقبول احمد خاں ناظم ہو کر مدرسۂ حمیدیہ دربھنگہ (بہار) چلے گئے، اور آخر الذکر بھی صحت

[1] شاہ کبیر الدین درویش بارہویں صدی ہجری کے بزرگ گزرے ہیں۔ ان کا سال ولادت ۱۱۳۸ھ ہے۔

کی خرابی کی بناپر مدرسے سے تعلق قائم نہیں رکھ سکے۔ مدرسے کے جونیر حصے میں مولوی سید عبدالرشید صاحب قابل ذکر ہیں جو فاضل بریلوی کے شاگرد اور بریلی میں مولانا کے معاصر تھے۔

حکومت بہار کی ملازمت سے متقاعد ہونے کے بعد انھیں ذہنی سکون و اطمینان قلب بھی ملا اور فراغت کا وقت بھی۔ اب وہ اطمینان سے اپنے دینی و علمی مشاغل میں مصروف ہوگئے، کچھ تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا، سید شاہ احسن الہدیٰ جو بعد کو اپنے والد ماجد حضرت مولانا شاہ قمرالہدیٰ کی رحلت (۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ) کے بعد خانقاہ شاکریہ پنڈ شریف ضلع مونگیر کے سجادہ نشین ہوئے، عرصے تک پہلے ہی، ظفر منزل میں رہ کر آپ سے علوم شرعیہ کا درس لیتے رہے تھے، سید شاہ فریدالحق عمادی اور سید شاہ عاشق حسین فاضل شمسی (متولد ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ)، مولانا کے آخری زمانے کے ان شاگردوں میں ہیں جو ظفر منزل آکر ان سے درس لیا کرتے تھے۔ اول الذکر بعد کو حضرت سید شاہ صبیح الحق عمادی کی رحلت کے بعد خانقاہ عمادیہ منگل تالاب پٹنہ سیٹی کے سجادہ نشیں ہوئے، اور آخرالذکر اپنے بھائی سید شاہ حامد حسین کی وفات (۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۷ھ) کے بعد درگاہ شاہ ارزاںؒ کے۔ الحمدللہ کہ یہ تینوں شاگرد فارغ التحصیل ہیں اور اب تین خانقاہوں میں اپنے بزرگوں کے جانشین ہیں، اور لوگوں کو فیض پہنچا رہے ہیں۔

شاہ شاہد حسین عرف درگاہی میاں خلف سید شاہ حمیدالدین[1]، سجادہ نشین تکیہ حضرت شاہ رکن الدین عشق (متوفی ۱۲۰۳ھ) کی استدعا پر ۱۲ شوال ۱۳۷۱ھ کو کٹیہار ضلع پورنیہ (بہار) میں جامعۂ لطیفیہ بحرالعلوم کا انھوں نے افتتاح فرمایا اور صدر مدرس کے عہدے کو رونق بخشی، صرف اس بناپر کہ اس علاقے میں مسلمانوں کی خاصی آبادی کے باوجود کوئی قابل ذکر دینی مدرسہ نہ تھا۔ انھوں نے مدرسے کے لیے اچھے اساتذہ کا انتخاب کیا جن میں مولانا احسان علی مظفر پوری، سابق استاد مدرسۂ منظر اسلام بریلی، مولانا محمد یوسف، مولانا محمد مشتاق، مولانا شہاب الدین، مولانا محمد سلیمان رضوی کے نام یاد آتے ہیں۔ مولانا شاہ عبدالمنان قادری چشتی فردوسی سابق مدرس مدرسۂ عربیہ محمدی جان پٹنہ سٹی نے بھی کچھ عرصہ اس مدرسے میں تدریسی فرائض انجام دیے۔

کبرسنی اور دوسری انتظامی ذمہ داریوں کے باوجود ملک العلماء روزانہ چھ گھنٹے پڑھاتے تھے۔ مدرسے کا نظام الاوقات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ انھوں نے اپنے ذمے تفسیر مدارک، بیضاوی شریف، بخاری، مسلم، ہدایۂ اخیرین اور مناظرۂ رشیدیہ کی تدریس رکھی تھی۔ مدرسے کی نظامت وتدریس کے ساتھ فتویٰ نویسی، تالیف وتصنیف اور مواعظ حسنہ کا سلسلہ بھی انھوں نے جاری رکھا۔ سالانہ جلسۂ دستار بندی کے موقع پر وہ نامور علما ومقررین کو مدعو کرتے رہے۔ حضرت مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی، مفسر قرآن مولانا ابراہیم رضا خاں (جیلانی میاں) اور دوسرے علما کے مواعظ حسنہ سے بھی مدرسے کے طلبا اور اساتذہ مستفید ہوتے رہے۔

جامعۂ لطیفیہ کے قیام سے شمالی بہار کے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا اور اس علاقے میں دین کو فروغ ہوا، سیکڑوں طلب وہاں سے فارغ ہوکر دور دراز علاقوں میں پھیل گئے، بعضوں نے نئے مدارس بھی قائم کیے، کچھ اصحاب نے مواضع وقصبات کے ان

---

[1] ملک العلماء اپنے ایک خط مورخہ ۴ شوال ۱۳۶۳ھ میں استاذ العلماء مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی کو تحریر فرماتے ہیں:

"جناب کا کرم نامہ آیا۔ ۲۳ رمضان المبارک شب کے ایک بجے محب سنت وعلمائے سنت مخلصی جناب سید شاہ حمیدالدین صاحب سجادہ نشین تکیہ شریف میتن گھاٹ پٹنہ جن کے یہاں جلسۂ رجبی شریف میں دو مرتبہ جناب تشریف لائے تھے، ان کا انتقال پر ملال ہوا۔ اس حادثے نے میری کمر توڑ دی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی شاخ صوبائی کانفرنس کی کامیابی کا اعتماد انہی کے بازوئے ہمت پر تھا۔ یہاں مشائخ وعلما ہیں لیکن ایسا شیر دل باہمت کوئی نہیں رہا۔"
(مکاتیب ملک العلماء)

مدارس کو اپنی خدمات سے ترقی دی، جہاں اب تک محدود پیمانے پر تعلیم کا انتظام تھا (بہار میں اس وقت ۱۳۹۱ دینی مدارس ہیں ان میں بیشتر کے اخراجات حکومت بہار کی سرکاری امداد سے پورے ہوتے ہیں) اس لحاظ سے ملک العلماء کا پورنیہ میں دو سالہ قیام بہت مفید رہا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ ان کا لگایا ہوا پودا مضبوط و توانا ہو کر شجر بارآور ہو گیا تو ربیع الاول شریف ۱۳۷۰ھ میں جامعۂ لطیفیہ کٹیہار سے وہ ظفر منزل، شاہ گنج پٹنہ آ کر مقیم ہو گئے اور یہاں انھوں نے سلسلۂ رشد و ہدایت شروع کیا۔

ملک العلماء سے مختلف مدارس کے جن طلبا نے علمی فیوض حاصل کیے، ان کی تعداد بتانا آسان نہیں، صرف مدرسۂ اسلامیہ شمس الہدیٰ کے متخرجین کی تعداد ہزاروں تک پہنچے گی۔

متحدہ ہندوستان کے مختلف مقامات سے فنون ہیئت و توقیت سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خاصی تعداد میں مولانا سے بذریعہ خط کتابت اپنا علمی شوق پورا کرتے رہے۔ ان میں مولانا مفتی محمد عمیم الاحسان استاد مدرسۂ عالیہ ڈھاکا، حاجی محمد ظہور نعیمی مراد آباد (مرید سید العلماء مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ) کے استفسارات کے جواب میں متعدد خطوط مجموعۂ مکتوبات میں محفوظ ہیں۔ جن علما نے پٹنہ میں قیام کر کے ان سے یہ علوم سیکھے ان میں مولانا حافظ عبد الرؤف مدرس مدرسۂ مظہر اسلام بریلی نائب شیخ الحدیث مدرسۂ اشرفیہ مبارک پور (متوفی ۱۹۷۱ء)، مولانا نظام الدین بلیاوی، مدرس مدرسۂ سبحانیہ الٰہ آباد اور مولانا یحییٰ بلیاوی خاص طور قابل ذکر ہیں۔

انھوں نے کوئی پچپن ۵۵ سال تک مسلسل تدریس کا سلسلہ قائم رکھا اور بریلی، آرا، سہسرام، پٹنہ اور کٹیہار (پورنیہ) کے مدارس میں ہزاروں طالبان علم کو اپنے علمی فیوض سے سیراب کیا۔ تدریس کے ساتھ افتا و مواعظ کا سلسلہ بھی برابر جاری رہا۔

مجھے یاد آتا ہے کہ میرے بچپن میں وہ آریہ سماجیوں اور مسیحی مبلّغین سے مناظرے کے لیے جلسوں میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ غیر مقلدین وغیرہم سے مناظرے کے لیے بھی وہ دور دراز کے علاقوں سے مدعو کیے جاتے تھے۔ ایک مناظرے کے لیے وہ برما بھی تشریف لے گئے تھے۔

ان کی زندگی کے آخری سال تالیف و تصنیف، وعظ و ہدایت اور افتا نویسی میں بسر ہوئے۔ جس رات انھوں نے رحلت فرمائی اس شام کو بھی انھوں نے چار خطوط لکھے۔ والدۂ مرحومہ فرماتی تھیں کہ دو خطوں کے بارے میں تو یاد نہیں کہ کن کو لکھے گئے تھے، تیسرا خط تمہارے نام تھا اور چوتھا خط بہت طویل تھا جو وراثت کے ایک پیچیدہ مسئلے کے بارے میں تھا۔

ملک العلماء عرصے سے فشار الدم کے مرض میں مبتلا تھے اور بہت کمزور ہو گئے تھے لیکن ان کی عبادت و ریاضت میں کبھی کوئی کمی نہیں آئی، نہ ان کے روزانہ کے معمولات میں کوئی فرق۔ زندگی کے آخری دن تک وہ علمی و دینی فرائض حسب معمول انجام دیتے رہے۔ شب دوشنبہ ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۲ھ / ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء کو ذکر جہر اللہ اللہ کرتے انھوں نے اپنی جان، جان آفریں کو اس طرح سپرد کی کہ کچھ دیر تک اہل خانہ کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا کہ وہ واصل بحق ہو چکے ہیں۔ دوسرے دن حضرت شاہ محمد ایوب شاہدی رشیدی سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور ضلع پٹنہ، جن سے انھیں فردوسی، شطاری، سہروردی اور کچھ مزید سلسلوں میں خلافت و اجازت حاصل تھی، حسن اتفاق سے تشریف لے آئے، اور انہی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ دسویں گیارہویں صدی ہجری کے مشہور بزرگ حضرت شاہ ارزانؒ (متوفی ۱۰۲۸ھ) کی درگاہ سے متصل شاہ گنج کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی، جہاں ہر سال ان کے اعزہ و معتقدین و تلامذہ ان کے یوم وصال پر فاتحہ خوانی اور عرس و مواعظ حسنہ کا اہتمام کرتے ہیں۔ خدا ان کی مغفرت فرمائے، ان کی تربت ٹھنڈی رکھے اور انھیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔

تصانیف :

ملک العلماء کی تالیفات وتصنیفات کی تعداد ستر سے زائد ہے۔ تصانیف کا سلسلہ ۱۳۲۳ھ سے شروع ہوکر تقریباً ان کی رحلت ۱۳۸۲ھ یعنی پچاس پچپن سال تک جاری رہا۔ کچھ کتابیں عربی زبان میں ہیں لیکن زیادہ تر افادۂ عام کی خاطر اردو میں لکھی گئی۔ یہ متعدد فنون اور موضوعات: حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، تاریخ، سیرت، فضائل، مناقب، اخلاق، نصائح، صرف، منطق، فلسفہ، کلام، ہیئت، توقیت، تکسیر اور مناظرہ پر مشتمل ہیں۔ کچھ اب تک غیر مطبوعہ ہیں اور کچھ زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائع ہو چکی ہیں۔ پہلے ان کی غیر مطبوعہ تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) شرح کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ : (سال تصنیف ۱۳۲۴ھ)

قاضی عیاض بن موسیٰ غرناطی مالکی (متوفی ۵۴۴ھ) کی سیرت نبویہ پر مشہور تصنیف کتاب الشفا کی عربی زبان میں شرح آغاز ۱۴ ربیع الاول شریف یوم چہارشنبہ ۱۳۲۴ھ غیر مکمل۔ بخط مصنف محفوظ۔

(۲) التعلیق علی القدوری : (۱۳۲۵ھ)

فقہ کی مشہور کتاب پر تعلیقات عربی زبان میں۔

(۳) التعلیق علی شروح المغنی : (۱۳۲۱ھ)

علم نحو کے مشہور رسالے مغنی اللبیب کی متداول شرحوں پر عربی میں تعلیقات۔

(۴) خیر السلوک فی نسب الملوک : (۱۳۳۳ھ)

صوبۂ بہار کے ملک خاندان کے مورث اعلیٰ سید ابراہیم معروف بملک بیّو کہے جاتے ہیں جو سلطان فیروز شاہ تغلق کے عہد (۷۵۲-۷۹۰ھ) میں شاہی فوج میں اچھے عہدے پر سرفراز تھے اور قلعہ رہتاس (بہار) کی جنگ میں ۱۳ ذوالحجہ ۷۵۳ھ کو شہید ہوئے نعش مبارک وہاں سے قصبہ بہار شریف لائی گئی اور ایک اونچی پہاڑی پر مدفون ہوئی۔ مزار شریف پر عالی شان قدیم گنبد بنا ہوا ہے جو زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ آپ کا نسب نامہ ساتویں پشت میں حضرت قطب ربانی غوث صمدانی سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر حسنی وحسینی جیلانی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ (حیات اعلیٰ حضرت ص ۹) ملک خانوادے زیادہ تر بہار کے اضلاع پٹنہ، گیا، مونگیر وغیرہ میں آباد ہیں۔ دوسرے اضلاع میں ان کی تعداد بہت کم ہے تقسیم ہند کے بعد کچھ خانوادے مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) منتقل ہوگئے اور خاصی تعداد میں مغربی پاکستان جاکر آباد ہوگئے۔ اس کتاب میں ۴۴ قصبات و مواضع کے ملک حضرات کا شجرۂ نسب درج کیا گیا ہے۔ بصفحات ۴۴۔ مسودۂ مصنف محفوظ۔

(۵) تقریب : (۱۳۳۵ھ)

مصنف کا علم منطق میں مفید رسالہ، صغریٰ سے سلّم تک کے مسائل کو جامع ہے۔

(۶) تذہیب : (۱۳۳۵ھ)

اردو میں علم فلسفہ میں یکتا رسالہ جو ابتدائی جملہ مسائل کو حاوی ہے ۱۳۳۲ھ میں اطلاع بھی تھی کہ زیر طبع ہے لیکن اس کا کوئی نسخہ نہ مل سکا۔ فاضل بریلوی کے ایک مکتوب میں یہ فقرہ ملتا ہے: "تذہیب کا حرف بحرف قبل طبع رکھا لینا فرض اہم ہے۔ مولانا! کسی

وقت اپنے آپ کو مشورۂ احباب سے مستغنی نہ کرنا بہت مفید فی الدین ہے۔" (حیات اعلیٰ حضرت ص۲۳۲)

(۷) وافیہ : (۱۳۳۵ھ)

علم نحو میں بے مثل عام فہم رسالہ جس میں نحو میر سے منتہی اللبیب تک کے مسائل موجود ہیں۔ اس کا ایک قلمی خوشخط نسخہ ۱۲۸ صفحات پر مشتمل محفوظ ہے۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب بنام مصنف (مورخہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۳۶ھ) میں تحریر فرماتے ہیں: "آپ کی تصانیف عافیہ، وافیہ، تقریب پر خوشی ہوئی مگر کاش یہ وقت آپ نے بہشتی زیور وگوہر کی قلعی کھولنے میں صرف کیا ہوتا تو عمدہ ذخیرۂ عقبیٰ ہوتا۔ جہاں ان کتابوں سے گمراہ ہوئے جاتے ہیں وحسبنا المولیٰ ونعم الوکیل" (حیات اعلیٰ حضرت ص۲۷۹) علم صرف میں رسالہ عافیہ تو کسی طرح چھپ گیا، لیکن وافیہ (علم نحو)، تقریب (منطق) اور تذہیب (فلسفہ) وغیرہ کی عدم اشاعت میں مصنف پر مذکورہ بالا مکتوب کا ردعمل رہا ہو تو عجب نہیں۔

(۸) بدر الاسلام لمیقات کل الصلوٰۃ والصیام : (۱۳۳۵ھ)

مصنف تمہید میں رقم پرداز ہیں: "تقریباً گیارہ سال سے خاکسار، برادران دینی کی خدمت اور ان کے روزوں کی درستی وصحت کے لیے ہر سال رمضان شریف کے نقشۂ اوقات صوم وصلاۃ زیج وتوقیت کے قواعد خاصہ سے ترتیب دیتا ہے اور مخلص قدیم حاجی محمد لعل خاں صاحب مدراسی شائع کرتے ہیں۔ باقی گیارہ مہینوں میں نمازوں کی ابتری دیکھ دیکھ کر دل پریشان ہوتا تھا کہ اوقات نماز صحیح طور پر نہ معلوم ہونے کے سبب بعض لوگ تاخیر کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں اور اکثر لوگ جلدی کرتے ہیں کہ قبل از وقت نماز پڑھ لیتے ہیں خصوصاً عصر وعشا میں تو قبل از وقت حنفی نماز پڑھنا ہندوستان میں عام طور پر رائج ہو گیا ہے۔ انہی ضرورتوں کے پیش نظر میں نے ایک رسالہ مسمی بنام تاریخی "بدر الاسلام لمیقات کل الصلوٰۃ والصیام" تصنیف کیا جسے علاوہ تمہید تین مقاصد اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا۔

مقصد اول : قواعد استخراج اوقات وبیان کتب ضروریہ،

مقصد دوم : میل کلی ۲۳ درجے ۲۷ دقیقے مان کر پٹنہ کے لیے روزوں اور نمازوں کے اوقات جو تقریباً پچاس سال کے لیے کارآمد ہوں گے،

مقصد سوم : عرض ۵ درجے سے ۲۶ درجے تک جملہ بلاد وقصبات مشہور قریات کا پٹنہ سے فصل طول کا اس قدر منٹ سکنڈ گھٹانے یا بڑھانے سے ان تمام آبادیوں کے لیے وہی وقت کارآمد ہوگا۔

خاتمہ : میں فن زیج وتوقیت کے نہایت نایاب وقیمتی مسائل جن کا جاننا مسلمانوں کو از بس ضروری وغایت درجہ مفید ہے۔ یہ رسالہ تقریباً ۷ جزو میں ہے۔ اقتباس از تمہید محررہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۳۵ھ مکمل رسالہ شائع نہیں ہو سکا۔

(۹) مؤذن الاوقات : (۱۳۳۵ھ وبعد)

ہندوستان کے لیے ۱۲ درجہ عرض سے ۳۴ درجہ عرض تک ۲۲ رسالوں کو مرتب کرنے کی ضرورت تھی، جیسے جیسے

وقت اپنے آپ کو مشورۂ احباب سے مستغنی نہ کرنا بہت مفید فی الدین ہے۔" (حیات اعلیٰ حضرت ص۲۳)

(۷) وافیہ : (۱۳۳۵ھ)

علم نحو میں بے مثل عام فہم رسالہ جس میں نحو میر سے مغنی اللبیب تک کے مسائل موجود ہیں۔ اس کا ایک قلمی خوشخط نسخہ ۱۲۸ صفحات پر مشتمل محفوظ ہے۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب بنام مصنف (مورخہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۳۶ھ) میں تحریر فرماتے ہیں: "آپ کی تصانیف عافیہ، وافیہ، تقریب پر خوشی ہوئی مگر کاش یہ وقت آپ نے بہشتی زیور و گوہر کی قلعی کھولنے میں صرف کیا ہوتا تو عمدہ ذخیرۂ عقبیٰ ہوتا۔ جہاں ان کتابوں سے گمراہ ہوئے جاتے ہیں وحسبنا المولیٰ نعم الوکیل" (حیات اعلیٰ حضرت ص۲۷۹) علم صرف میں رسالہ عافیہ تو کسی طرح چھپ گیا، لیکن وافیہ علم نحو، تقریب (منطق) اور تہذیب (فلسفہ) وغیرہ کی عدم اشاعت میں مصنف پر مذکورہ بالا مکتوب کا ردعمل رہا ہو تو عجب نہیں۔

(۸) بدر الاسلام لمیقات کلّ الصلوٰۃ والصّیام : (۱۳۳۵ھ)

مصنف تمہید میں رقم پرداز ہیں: "تقریباً گیارہ سال سے خاکسار، برادران دینی کی خدمت اور ان کے روزوں کی درستی وصحت کے لیے ہر سال رمضان شریف کے نقشۂ اوقات صوم وصلاۃ زیج وتوقیت کے قواعد خاصہ سے ترتیب دیتا ہے اور مخلص قدیم حاجی محمد لعل خاں صاحب مدراسی شائع کرتے ہیں۔ باقی گیارہ مہینوں میں نمازوں کی ابتری دیکھ دیکھ کر دل پریشان ہوتا تھا کہ اوقات نماز صحیح طور پر نہ معلوم ہونے کے سبب بعض لوگ تاخیر کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں اور اکثر لوگ جلدی کرتے ہیں کہ قبل از وقت نماز پڑھ لیتے ہیں۔ خصوصاً عصر وعشا میں تو قبل از وقت حنفی نماز پڑھنا ہندوستان میں عام طور پر رائج ہو گیا ہے۔ انہی ضرورتوں کے پیش نظر میں نے ایک رسالہ مسمی بنام تاریخی "بدر الاسلام لمیقات کلّ الصلوٰۃ والصیام" تصنیف کیا جسے علاوہ تمہید تین مقاصد اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا۔

مقصد اول : قواعد استخراج اوقات وبیان کتب ضروریہ،

مقصد دوم : میل کلی ۲۳ درجے ۲۷ دقیقے مان کر پٹنہ کے لیے روزوں اور نمازوں کے اوقات جو تقریباً پچاس سال کے لیے کارآمد ہوں گے،

مقصد سوم : عرض ۵ درجے سے ۲۶ درجے تک جملہ بلاد وقصبات مشہور قریات کا پٹنہ سے فصل طول کا اس قدر منٹ سکنڈ گھٹانے یا بڑھانے سے ان تمام آبادیوں کے لیے وہی وقت کارآمد ہوگا۔

خاتمہ : میں فن زیج وتوقیت کے نہایت نایاب وقیمتی مسائل جن کا جاننا مسلمانوں کو ازبس ضروری وغایت درجہ مفید ہے۔ یہ رسالہ تقریباً ۷ جزو میں ہے۔ اقتباس از تمہید محررہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۳۵ھ مکمل رسالہ شائع نہیں ہو سکا۔

(۹) مؤذن الاوقات : (۱۳۳۵ھ وبعد)

ہندوستان کے لیے ۱۲ درجہ عرض سے ۳۴ درجہ عرض تک ۲۳ رسالوں کو مرتب کرنے کی ضرورت تھی، جیسے جیسے

ضرورت داعی ہوتی ہو گئی، فاضل مصنف رسالے مرتب کرتے رہے۔ سب سے پہلے بہار شریف عرض ۲۵ کے لیے رسالہ مرتب ہوا۔ مصنف رح تمہید میں تحریر فرماتے ہیں :

"یورپ کی جنگ کے باعث کاغذ کی گرانی کی وجہ سے فی الحال مقصد دوم" کو کہ وہی اہم مقصود اعظم ہے، باقی بہار شریف محول کر کے بنام تاریخی مؤذن الاوقات شائع کیا جاتا ہے، اور باقی مشہور شہروں کا جو ایک ایک منٹ کے فاصلے پر واقع ہیں تفاضل دے دیا جاتا ہے کہ اس قدر کم یا زیادہ کرنے سے ان تمام شہروں کے ریلوے اوقات حاصل ہوں گے۔

منتہائے سحری : وقت طلوع صبح صادق ہے جو ابتدائے وقت فجر ہے، اور انتہائے وقت طلوع آفتاب۔

ضحوۂ کبریٰ : وہ وقت ہے کہ اس سے لے کر نصف النہار تک نماز نہیں۔ رمضان یا روزۂ نفل میں اس وقت سے پہلے نیت کرے تو روزہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

نصف النہار : ابتدائے وقت ظہر ہے۔

عصر حنفی : انتہائے ظہر حنفی (مثل دوم علاوہ سایۂ اصلی) و ابتدائے عصر ہے۔

غروب آفتاب : انتہائے عصر و ابتدائے مغرب و وقت افطار، اگرچہ عصر کی نماز غروب تک پڑھ سکتے ہیں مگر کم سے کم ۱۵ منٹ قبل غروب آفتاب پڑھ لینا چاہیے، ورنہ وقت مکروہ ہو جائے گا۔

عشائے حنفی : انتہائے وقت مغرب (غروب شفق سفید) و ابتدائے وقت عشا ہے، اس وقت سے لے کر منتہائے سحری تک نماز عشا درست ہے، مگر تہائی رات سے زیادہ تاخیر پسندیدہ نہیں"

حسب ذیل شہروں کے اوقات صلوٰۃ و صیام مختلف احباب کی فرمایش پر مرتب ہوئے :

بمبئی ـــ عرض ۱۹ درجہ حسب فرمایش مولانا ابو الفتح محمد حشمت علی خاں قادری رضوی۔ تاریخ استخراج ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ نسخۂ خطیہ بخط مصنف محفوظ۔

کلکتہ ـــ عرض ۲۲ حسب فرمایش حاجی محمد لعل خاں مرحوم، ۸ ذکریا اسٹریٹ، کلکتہ۔ بخط مصنف محفوظ۔

بہار شریف ـ عرض ۲۵ ـــــــ بخط مصنف محفوظ۔

کانپور ـــ عرض ۲۶ ـــــــ بخط مصنف محفوظ۔

گوالیار ـــ عرض ۲۶ حسب فرمایش مولوی امجد رضا خاں قادری برکاتی۔ تاریخ ترتیب یکم عید الفطر ۱۳۵۴ھ

بریلی ـــ عرض ۲۹ حسب فرمایش مولانا حسنین رضا خاں، خلف حضرت حسن بریلوی

نینی تال ـــ عرض ۲۹ حسب فرمایش مولانا قاری شاہ محمد حامد رضا خاں قادری نوری رضوی

ملتان ـــ عرض ۳۰ حسب فرمایش جناب نیاز احمد قادری، لوہاری دروازہ ملتان

لاہور ـــ عرض ۳۱ حسب فرمایش مولانا ابو الحسنات سید احمد، حزب الاحناف لاہور۔ بخط مصنف محفوظ

ان میں صرف چند رسالے شائع ہو سکے۔ قصبۂ بہار شریف کے لیے جو رسالہ مرتب ہوا، اس کے دس بارہ ایڈیشن کلکتہ اور پٹنہ میں چھپے، گوالیار کے لیے ۱۳۶۴ھ میں طبع ہوا، بریلی اور نینی تال کے لیے رسالے مطبع حسنی بریلی نے ۱۳۲۷ھ میں شائع کیے۔

(۱۰) تحفۃ الاحباب فی فتح الکوۃ والباب : (۱۳۳۶ھ)

۱۹۱۸ء میں قصبۂ سہسرام ضلع شاہ آباد (بہار) میں ایک صاحب نے دو منزلہ مکان کے ایک حصے کو سہ منزلہ بنوایا۔ زنانہ مکان

ہونے کی وجہ سے تین طرف پردے کی دیوار کھنچوائی۔ ہوا کی آمد و رفت کے لیے چوتھی سمت ایک کھڑکی لگوائی۔ اس پر ایک پڑوسی نے اعتراض کیا اور عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ فیصلہ مدعی کے خلاف ہوا۔ ایک صاحب کو ثالث مقرر کیا گیا کہ خوش اسلوبی سے یہ مسئلہ طے ہو جائے۔ انھوں نے مدعی کی حمایت کی اور فیصلہ لکھا کہ کھڑکی بند کر دی جائے اور چھت پر جانے کی ممانعت کر دی۔ شہر کے بعض اصحاب نے ملک العلماء سے فقہی مسئلہ پوچھا۔ انھوں نے ۴۳ فصلوں میں ثالث صاحب کے فیصلے کے اغلاط شرعیہ دادہام باطلہ ظاہر کر کے علمائے کرام و فقہائے عظام کی تصانیف سے فیصلے کا رد کیا اور ثابت کیا کہ یہ امام اعظم، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، امام حسن بن زیاد رضی اللہ عنہم اجمعین کے مسلک کے خلاف، ظاہر الروایۃ کے خلاف اور درایت کے خلاف ہے۔

یہ رسالہ ۴۶ صفحات پر مشتمل بخط مصنف محفوظ ہے اور اس پر فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اصلاحات و ترمیمات ان کے قلم سے درج ہیں۔

(۱۱) القصر المبني على بناء المغني : (۱۳۳۶ھ)

علم نحو میں یہ رسالہ مغنی اللبیب کی عربی میں شرح ہے جو غیر مکمل حالت میں ملی ہے۔ ابتدا میں کوئی مقدمہ یا تمہید موجود نہیں ہے نسخہ ناقص الآخر ہے۔ اصل مسودے سے مصنف کے قلم کی تبییض مکمل نہ ہو سکی۔ تاریخ تحریر ۱۲ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ۔

(۱۲) هادي الهداة لترك الموالاة : (۱۳۳۹ھ)

۱۹۲۰ء میں برطانوی حکومت سے ترک موالات کی تحریک کا شور پورے ہندوستان میں گونج رہا تھا۔ اس کے رد میں یہ رسالہ تصنیف ہوا جس میں اس تحریک کے مضر اثرات کی نشاندہی کی گئی تھی، جو بعد کو صحیح نکلی۔ اس میں مسئلہ خلافت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جس کا اس زمانے میں بہت زور تھا۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مصنف علام کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں :

"آپ کا رسالہ اب تک نہ دیکھ پایا۔ متفرق مقامات سے کچھ کچھ دیکھا ہے جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الکثیرا۔ اچھا ہے۔ مگر مشائخ بہار کی طرف سے یہ تاویل کہ انھوں نے کوئی دنیوی کام سمجھ کر اتباع رائے مشرک جائز رکھا ہے، میری سمجھ میں نہ آئی سلطنت اسلام کی حمایت اور اماکن مقدسہ کی حفاظت جن کا پس رواں گاندھی کو ادعا ہے، کیا کوئی دنیوی کام ہے؟ اور وہ تو یہاں تک اونچے اڑ رہے ہیں کہ جو اس میں شرکت نہ کرے مسلمان ہی نہیں، تو اسے نہ صرف کار دین بلکہ فروریات دین جانتے ہیں۔ بہر حال اسے دیکھ کر اللہ چاہے تو جلد واپس کرنے کا ارادہ ہے۔" اس کا قلمی نسخہ بخط مصنف محفوظ ہے۔

(۱۳) توضیح الافلاك معروف بسلّم السماء : (۱۳۴۰ھ)

علم ہیئت کا یہ رسالہ ایک مقدمہ، پانچ ابواب اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے۔ ابتدا امام غزالیؒ کے اس قول سے ہوتی ہے:

من لم يعرف الهيئة والتشريح فهو عنّين في معرفة الله تعالى۔ صفحات ۷۰، بخط مصنف محفوظ۔

(۱۴) الافادات الرضویه : (۱۳۴۴ھ)

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اصول حدیث سے متعلق وہ علمی فوائد جو مؤلف نے ان سے سن کر قلمبند کیے منتشر اوراق

(۱۵) جامع الرضوي المعروف بصحيح البهاري : (۱۳۴۵ھ)

اس کا ذکر تفصیل سے آگے آئے گا۔

(۱۶) نافع البشر فی فتاویٰ ظفر: (۱۳۴۹ھ)

۵۷۳ استفتا اور ان کے جوابات۔ تفصیل یہ ہے: کتاب الطہارۃ، تعداد استفتا و جوابات ۹۰، صفحات ۲۲، کتاب الصلوٰۃ تعداد جوابات ۴۳۱، صفحات ۱۹۱، کتاب الزکوٰۃ، جوابات ۴۵، صفحات ۲۶۔ کتاب الصوم، جوابات ۷، صفحات ۳۔ ایک استفتا اور اس کے جواب پر جو بعد کو نقل کیا گیا ہے تاریخ ۲۱ شوال ۱۳۳۱ھ درج ہے۔ جوابات عام طور پر مختصر ہیں۔ راقم کا خیال ہے کہ مستفتی کو مفصل جواب مع نقل عبارات فقہیہ و حوالہ جات (جیسا کہ مصنف کا عام دستور تھا) بھیجا جاتا رہا ہوگا اور اس مجموعے میں جوابات کے خلاصے لکھ لیے جاتے ہوں گے۔ نقل کسی اور کے قلم کی لکھی ہوئی کتاب خانے میں محفوظ۔

(۱۷) تنویر السراج فی ذکر المعراج: (۱۳۵۳ھ وبعد)

سید شاہ حمید الدین (متوفی ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ) سجادہ نشین تکیہ حضرت شاہ رکن الدین عشق رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۰۳ھ) نے اپنی خانقاہ میں ۲۷ رجب المرجب کو مجلس شریف کی تقریروں کا اہتمام کیا اور ملک العلماء کو تقریر پر آمادہ کیا۔ یہ جلسہ ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء سے شروع ہوا اور ۱۳ سال یعنی ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء تک یقیناً جاری رہا۔ ممکن ہے اس کے بعد بھی جلسے ہوتے رہے ہوں۔ یہ تقریریں ہر سال افادیت عام کے خیال سے قلم بند کر لی جاتی تھیں اور جس پر ملک العلماء ایک نظر ڈال لیتے تھے۔ جلسۂ سیزدہم کے بعد کی تقریروں کے مسودات و مبیضات نہیں ملے، ممکن ہو یہ قلمبند نہ کی جا سکی ہوں۔ ایک کے سوا ساری تقریریں غیر مطبوعہ ہیں، بیشتر کے مسودات محفوظ ہیں۔

تنویر السراج، واقعات و حقائق و معارف معراج پر ایک مسلسل بیان ہے جس میں ہر سال ایک کڑی کا اضافہ ہوجاتا تھا۔ پہلے سال صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پر دو ڈھائی گھنٹے تقریر ہوئی، دوسرے سال لفظ سبحٰن پر، تیسرے سال الذی پر، چوتھے سال اسریٰ پر، پانچویں سال بعبدہ کے حرف با پر، چھٹے سال عبد کے مفاہیم و مصداق بیان کرتے ہوئے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات خاصہ بیان کیے گئے تھے۔ ساتویں سال بعبدہ کی اضافت کی تشریح کی گئی تھی اور اس ضمن میں سرکار کے فضائل و کمالات کا مزید ذکر ہوا تھا۔ (یعنی مسلسل تین سال کے جلسوں میں صرف بعبدہ پر تقریر کا سلسلہ جاری رہا۔) جلسۂ ہشتم میں لیلاً کے متعلق گفتگو ہوئی، جلسۂ نہم میں لیلاً کی تنوین کے متعلق اور جلسۂ دہم میں صرف حرف مِن پر تقریر ہوئی۔ جلسۂ یازدہم میں بھی پوری تقریر حرف مِن کے متعلق ہوئی اور اس ضمن میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کا اظہار کیا گیا۔ جلسۂ دوازدہم کی تقریر کا مسودہ نہ مل سکا، یہ تقریر اشاعت کے لیے انجمن حزب الاحناف لاہور کو بھیج دی گئی تھی اور جلسۂ سیزدہم کا مسودہ غیر مکمل حالت میں ملا۔ قیاس ہے کہ جلسۂ دوازدہم اور بعد کے جلسوں میں المسجد الحرام اور الی المسجد الاقصیٰ پر تقریریں ہوئی ہوں گی۔

یہ تقریریں غیر مطبوعہ ہیں صرف جلسۂ یازدہم (۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء) کی تقریر مولوی عبدالمرتضیٰ سید محمد شمس الضحیٰ عظیم آبادی کے زیر اہتمام رضوی دارالکتب سرائے سلطان لاہور نے تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور سے شائع کی تھی۔ یہی تقریر ذکر معراج کے نام سے ادارۂ روضۃ المعارف گھوسی ضلع اعظم گڑھ سے ۱۹۷۰ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ مولوی شمس الضحیٰ صاحب نے اپنے ایڈیشن میں اطلاع دی تھی کہ پہلے دس سال کی تقریریں لاہور میں زیر طبع ہیں، لیکن یہ غالباً شائع نہ ہوسکیں۔

ملک العلماء نے شاہ حمید الدین مرحوم و مغفور کو اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ میں ضرور تقریر کروں گا بشرطیکہ ہر سال ہندوستان کے

مشاہیر سنی علما میں ایک کو ضرور مدعو کیا جائے چنانچہ پہلے سال ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء میں مولانا سید شاہ قمر الہدیٰ سجادہ نشیں خانقاہ پنڈ ضلع مونگیر، دوسرے سال مولانا مشتاق احمد کانپوری استاد مدرسہ عالیہ کلکتہ (متوفی ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۳ء) تیسرے سال مولانا عبد الواحد بدایونی، چوتھے سال مولانا سید شاہ محمد صاحب محدث کچھوچھوی (متوفی ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء)، پانچویں سال مولانا عبد الحامد قادری بدایونی (متوفی ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء)، چھٹے سال مولانا عبد المجید آنولوی بریلوی (متوفی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)، تلمیذ رشید تاج الفحول مولانا شاہ عبد المقتدر بدایونی قدس سرہ (متوفی ۱۳۱۹ھ)، ساتویں سال مولانا سید وصی احمد سہسرامی صدر مدرس جامعہ نعیمیہ مراد آباد، آٹھویں سال صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا سید محمد نعیم الدین اشرفی مراد آبادی (متوفی ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) اور دسویں سال مولانا قاضی شاہ محمد احسان الحق نعیمی اشرفی مفتی بہرائچ مدعو کیے گئے اور انھوں نے اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین جلسہ کو فیض یاب کیا۔ جلسہ نہم جلسہ یازدہم اور بعد کے جلسوں کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی لیکن ان جلسوں میں کسی ایک میں استاذ العلماء مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی ضرور تشریف لائے تھے۔ (مکاتیب ملک العلماء قلمی)

(۱۸) الانوار اللامعة من الشمس البازغة: (۱۳۵۷ھ)

فلسفے کی مشہور کتاب الشمس البازغة کے اہم مباحث کی تشریح، سوال وجواب کی شکل میں راقم الحروف کی آسانی کے لیے، ہم سوالات قائم کر کے عام فہم زبان اور دل نشیں انداز میں جوابات لکھے گئے ہیں۔ تقطیع کلاں صفحات ۴۲۔ تاریخ تصنیف ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۳۸ء۔ بخط مصنف محفوظ۔

(۱۹) الفوائد التامّة فی أجوبة الأمور العامّة: (۱۳۵۷ھ)

علم کلام کی مشہور درسی کتاب کے اہم مباحث راقم الحروف کی آسانی کے لیے سوال وجواب کی شکل میں لکھے گئے ہیں نسخہ بخط مصنف محفوظ۔

(۲۰) مولود رضوی: (۱۳۶۰ھ)

سید شاہ حامد حسین حامد سجادہ نشیں درگاہ شاہ ارزاں (متوفی ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ/ ۷ ستمبر ۱۹۶۷ء) کی فرمائش پر خواتین اور عام لوگوں کے لیے عام فہم زبان میں یہ میلاد نامہ لکھا گیا، اس میں حضرت حسن بریلوی (متوفی ۱۳۲۶ھ) شاگرد داغ اور فاضل بریلوی کی نعتوں کے ساتھ شاہ صاحب کا نعتیہ کلام اور ان کا لکھا ہوا سلام بھی درج ہے۔ آخر میں فاضل بریلوی کی لکھی ہوئی مشہور مناجات: "یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو" درج کتاب ہے۔ تاریخ تصنیف ۱۴ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ۔ صفحات ۲۲۔ اس کے دو نسخے بخط مصنف محفوظ ہیں۔ یہ میلاد نامہ شائع تو نہیں ہوا لیکن اس کی نقلیں اس زمانے میں شائقین نے لے لی تھیں۔

(۲۱) تحفة العظماء فی فضل العلماء: (۱۳۶۵ھ)

یہ رسالہ علم اور علما کی فضیلت کے بیان میں تصنیف ہوا۔ اس کا کوئی نسخہ علی گڑھ میں محفوظ نہیں۔

(۲۲) حیات اعلیٰ حضرت: (۱۳۶۹ھ)

کتاب کا یہ تاریخی نام ہے جس سے ۱۹۳۸ کے اعداد نکلتے ہیں، اس کا دوسرا تاریخی نام مظہر المناقب ہے جس سے ۱۳۶۹ کے اعداد مستخرج ہوتے ہیں۔ یہ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح حیات ہے اور ان کی تصانیف کا مکمل تذکرہ جو چار جلدوں پر مشتمل ہے مبیضہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۶۹ھ کو تمام ہوا۔ جلد اول ۲۶۰ صفحات پر مکتبہ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ آرام باغ، کراچی سے شائع ہوا

مولوی سید ایوب علی رضوی بریلوی نے شائع کرائی۔ چاروں جلدوں کا مبیضہ بخط مصنف، راقم الحروف سے، مولوی مفتی محمود احمد قادری صاحب اشاعت کے لیے پندرہ بیس سال ہوئے مستعار لے گئے کہ وہ جلد مکمل کتاب شائع کردیں گے، لیکن افسوس ہے کہ اب تک شائع نہیں ہوسکی اب سنا ہے کہ پٹنہ میں زیر طباعت ہے۔

(۲۳) مشرقی کا غلط مسلک: (۱۳۸۳ھ)

علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی (متوفی ۱۹۶۳ء) کے رسالہ مولوی کا غلط مذہب نمبر ۹ کے جواب میں سپرد قلم ہوا، جس میں ان کے اس دعوے کا علمی انداز میں ابطال کیا گیا کہ متحدہ ہندوستان کی ساری مساجد کا سمت قبلہ غلط ہے۔ تاریخ تصنیف ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۸۲ھ روز سہ شنبہ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۳۹ء۔ علامہ سید سلیمان ندوی (متوفی ۱۹۵۴ء) نے اہمیت کی بنا پر اس کا اختصار رسالہ معارف (اعظم گڑھ) کے دو شماروں (جنوری و فروری ۱۹۴۰ء) میں مشرقی اور سمت قبلہ" کے عنوان سے شائع کیا۔ رسالہ کتابی شکل میں اب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوسکا۔ بخط مصنف محفوظ۔

(۲۴) النور والضیاء فی سلاسل الاولیاء:

صوفیائے کرام اور بزرگان دین کے ان ۱۶۲ سلسلوں کا شجرہ اور ان کے اسمائے گرامی درج ہیں جن میں ملک العلماء کو بیعت و اجازت حاصل تھی۔ پہلا شجرہ سلسلۂ عالیہ قادریہ طیبیہ مبارکہ رضویہ کا ہے اور آخری سلسلۂ عالیہ فردوسیہ منیریہ شاکریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پہلے سلسلے میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور مصنف کے درمیان ۳۸ واسطے ہیں۔ اور آخری سلسلے میں ۱۳ صفحات ۳۰۹۔ بخط مصنف محفوظ۔ یہ ان کے آخری زمانے کی کوشش ہے۔

(۲۵) مکاتیب فاضل بہاری:

علما، احباب مخلصین، تلامذہ و اعزا کے نام تقریباً پانچ سو خطوط کا مجموعہ۔ حضرت ملک العلماء کثرت سے خطوط لکھا کرتے تھے اور خطوط کے جواب فوراً دینے کے عادی تھے۔ روزانہ تین خطوں کا اوسط ضرور رہا ہوگا جس رات انھوں نے رحلت فرمائی، اس شام بھی انھوں نے چار خط تحریر فرمائے تھے جس میں ایک طویل خط وراثت کے ایک پیچیدہ مسئلے کے سلسلے میں تھا۔ انھوں نے طویل عمر پائی، اس عرصے میں معلوم نہیں انھوں نے کتنے ہزار خطوط لوگوں کو لکھے ہوں گے۔ اگر نصف خطوط کی بھی نقلیں رکھنے کا التزام کیا جاتا تو یہ خطوط متعدد مجلدات میں مرتب ہوتے۔ آخر زمانے میں بعض اعزہ کو اس کا خیال پیدا ہوا، چنانچہ ایک مختصر سا مجموعہ ان کے خطوط کا خاندانی کتب خانے میں محفوظ ہے۔ ان کے کچھ خطوط اخبار دبدبۂ سکندری (رام پور)، اخبار مشرق (گورکھپور)، صدق جدید (لکھنؤ)، رسالہ معارف (اعظم گڑھ) اور دوسرے اخبارات و کتب و رسائل میں شائع ہوئے تھے۔ اگر انھیں بھی جمع کرلیا جائے تو بہت اچھا اور مفید مجموعہ مرتب کرکے شائع کیا جاسکتا ہے۔

ان کے علاوہ ملک العلماء کی کچھ تصانیف حسب ذیل ہیں جن کا ذکر ان کی کتابوں میں ہے، لیکن ان کا کوئی مطبوعہ یا قلمی نسخہ مضمون کی تحریر کے وقت راقم کے ذخیرۂ کتب میں دستیاب نہ ہوسکا۔ ان کی فہرست بقید سنین تالیف ذیل میں درج کی جاتی ہے:

(۲۶) ۱۳۲۴ھ الحسام المسلول علی منکر علم الرسول (فن مناظرہ)
(۲۷) ۱۳۲۳ھ مواھب أرواح القدس لکشف حکم العرس (فقہ)
(۲۸) ۱۳۲۴ھ مبین الهدیٰ فی نفی امکان مثل المصطفیٰ (فضائل)
(۲۹) ۱۳۲۵ھ اعلام الساجد بصرف جلود الاضحیۃ فی المساجد (فقہ)

(۳۰) ۱۳۲۶ھ بسط الراحۃ فی الحظر والاباحۃ۔ فقہ

(۳۱) ۱۳۲۷ھ الفیض الرضوی فی تکمیل الحموی۔ فقہ

(۳۲) ۱۳۲۸ھ سجم الکرّۃ علی الکلاب الممطرۃ۔ مناظرہ

(۳۳) ۱۳۲۹ھ النبراس لدفع ظلام المنہاس۔ مناظرہ

(۳۴) ۱۳۳۲ھ رفع الخلاف من بین الاحناف۔ مناظرہ

(۳۵) ۱۳۳۳ھ نزول السکینہ بأسانید الاجازات المتینہ۔ حدیث

(۳۶) ۱۳۳۳ھ القول الأظہر فی الاذان بین یدی المنبر۔ فقہ

(۳۷) ۱۳۳۴ھ کشف الستور عن مناظرۃ رام پور۔ مناظرہ

(۳۸) ۱۳۳۷ھ نظم المبانی فی حروف المعانی۔ نحو

(۳۹) ۱۳۳۷ھ تحفۃ الاحبار فی اُخبار الأخیار۔ مناقب

(۴۰) ۱۳۳۷ھ الاکسیر فی علم التکسیر۔ فن تکسیر

(۴۱) ۱۳۴۱ھ اعلام الاعلام بأحوال العرب قبل الاسلام۔ تاریخ

(۴۲) ۱۳۴۳ھ نہایۃ المنتہی فی شرح ہدایۃ المبتدی۔ فقہ

(۴۳) ۱۳۴۸ھ تسہیل الوصول إلی علم الأصول۔ اصول فقہ

اب ذیل میں ملک العلماء کی ان مطبوعہ تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے نسخے اپنے کتب خانے میں تلاش سے مل گئے۔ ممکن ہے کچھ اور کتابیں بھی شائع ہوئی ہوں اور وہ میرے پاس محفوظ نہ رہ گئی ہوں۔

(۴۴) ظفر الدین الجید : ۱۳۲۳ھ (مناظرہ)

کذب باری سبحنہ وتعالیٰ، علم غیب اور دوسرے مسائل کے متعلق جن میں علمائے بریلی اور علمائے دیوبند میں اختلافات ہیں، بیس سوالات جسے مولانا ظفر الدین قادری نے مرتب کر کے مولانا اشرف علی تھانوی کی خدمت میں بریلی میں پیش کیے۔ اس رسالے میں ان سے ملاقات کا حال اور دوسرے بعد کے کوائف بھی درج ہیں۔ یہ رسالہ انھوں نے ۱۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۳ھ کو اپنی طالب علمی کے زمانے میں مرتب کیا تھا۔

قلمی نسخہ بخط مصنف کتب خانہ مختار الدین احمد میں محفوظ ہے۔ صفحات ۱۹۔ یہ رسالہ اسی زمانے میں بریلی سے چھپ کر شائع ہوا۔

(۴۵) شکست سفاہت : ۱۳۲۶ھ (مناظرہ)

میوات، نواح فیروز پور جھرکا کے مناظرے کی روداد۔ مولانا شاہ رکن الدین الوری[1]، مولانا احمد حسین خاں رام پوری مقیم

---

[1] مولانا شاہ رکن الدین مجددی الوری (متوفی ۲۰ شوال ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء) کا سلسلۂ نسب شیخ الاسلام حضرت شیخ عبداللہ انصاری مدنی تک پہنچتا ہے۔ ولادت دہلی کے قریب ضلع گڑگاؤں کے ایک موضع میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے ماموں شیخ فریدالدین مرحوم سے الور میں پائی۔ شیخ صاحب فارسی کے استاد کامل تھے۔ کہا جاتا ہے کہ مرزا غالب سے بھی ان کی مراسلت تھی۔ کتب خانے میں بہت سے خطوط محفوظ تھے جو ۱۹۴۷ء کے ہنگامے کی نذر ہو گئے۔ علوم وفنون کی تکمیل کے بعد آپ کے دل میں طلب حق پیدا ہوئی اور دل خدا جوئی میں مصروف ہو گیا۔ ۱۳۰۳ھ میں انھوں نے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ رحیم بخش مرید مسعود شاہ فاروقی نقشبندی (۱۲۵۰/۱۸۳۴ - ۱۳۰۹/۱۸۹۲) سے شرف بیعت حاصل کیا اور حضرت خواجہ ضیاء معصوم سے چشتیہ قادریہ سلسلے میں اجازت حاصل کی۔ سیکڑوں ویران مساجد کو آباد ومعمور کیا اور تبلیغ اسلام کی طرف توجہ کی۔ آپ سے پچاس

(بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

درگاہ اجمیر شریف کی استدعا پر فاضل بریلوی نے مولانا ظفر الدین قادری کو مناظرے اور تقریر کے لیے بھیجا۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:

"اس موقع پر اعلیٰ حضرت نے ایک ادنیٰ ہبہ عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ مدینۂ طیبہ کا ہے۔ میں نے اسے دونوں ہاتھوں سے لے کر سر پر رکھا اور آنکھوں سے لگایا" (حیات اعلیٰ حضرت ص۵۵) وہاں مولانا شاہ رکن الدین اور مولوی شاہ ارشاد علی الوریؒ[1] بھی ان کے ساتھ مجلس مناظرہ میں شریک ہوئے۔ میوات کے لوگوں کی خواہش ہوئی کہ فتح کی روداد اور مناظرے کے پورے حالات کتابی شکل میں شائع کر دیے جائیں۔ یہ رسالہ اسی زمانے میں مرتب ہوا اور چھپ کر شائع ہوا۔

(۴۶) **المجمل المعدّد لتالیفات المجدّد : ۱۳۲۷ھ (تاریخ)**

اس رسالے میں جو مولانا عبدالجبار حیدرآبادی کی فرمائش پر مرتب کیا گیا، ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء تک کی لکھی ہوئی فاضل بریلوی کی ساڑھے تین سو تصانیف کا ذکر ہے۔ اب تصانیف کی تعداد ایک ہزار کے قریب پہنچتی ہے جو پچاس سے زائد علوم و فنون پر مشتمل ہیں۔ یہ رسالہ ۱۳۲۷ھ کا مرتب کردہ ہے، اعلیٰ حضرت اس کے بعد ۱۳ سال زندہ رہے اور برابر سلسلہ تصنیف و تالیف جاری رہا۔ ۱۹۴۳ء میں اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ ان کے مسودات درست کیے جائیں اور بعض اہم تصانیف شائع کی جائیں۔ مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) کے اصرار پر ملک العلماء بریلی تشریف لے گئے اور تین ماہ وہاں رہ کر بڑی محنت و توجہ سے منتشر مسودات مرتب کیے جو بیشتر اوراق پریشاں کی صورت میں تھے۔ جو مسودات مکمل تھے ان کے مبیضات تیار کیے۔ اب انھوں نے تصنیفات کی نئی فہرست تیار کی تو اندازہ ہوا کہ ان کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے جو عام طور پر سمجھی جاتی ہے۔ اس میں کتابیں بھی تھیں، اور مختصر رسالے بھی۔ عربی اور فارسی زبان میں بھی تھیں اور اردو میں بھی۔ انھوں نے فہرست تصانیف اعلیٰحضرت مرتب کر کے اشاعت کے لیے تیار کر دی تھی، فہرست کتابی شکل میں اب تک نہیں شائع ہو سکی لیکن غنیمت ہے کہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) میں ۱۰۱ مزید تصانیف کی فہرست چھپ گئی ہے۔ اب اعلیٰ حضرت کے کتب و رسائل کی تعداد ۶۰۰ ہو گئی، کچھ رسائل کے مسودات انھیں بعد کو ملے ان سبھوں کی مکمل فہرست ترتیب دے کر انھوں نے بریلی کے ارباب حل و عقد کے حوالے کی۔ یہ فہرست المجمل المعدّد کے ترمیم و اضافہ شدہ اڈیشن کے طور پر بریلی سے ۱۹۸۶ء میں چھپنے والی تھی۔ مفتی اعجاز ولی خاں بریلوی، پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد (جنھوں نے تصانیف کی تعداد ۱۰۰۰ بتائی ہے) اور مولانا عبدالمبین نعمانی کے پیش نظر ملک العلماء کی المجمل المعدّد کے اضافہ شدہ نسخے کا تعجب نہیں قلمی یا مطبوعہ نسخہ رہا ہو۔ حیات اعلیٰ حضرت (جلد دوم) میں بھی تصانیف کا تفصیلی ذکر ہے۔ انھوں نے بیس پچیس اہم تصانیف کا انتخاب کر کے ایسی صاف ستھری

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
ساٹھ سال پیشتر پورا علاقہ میوات کا آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال تھا۔ آپ کے خلفا میں مشہور مصنف و محقق برادر گرامی پروفیسر مسعود احمد قادری کے والد ماجد حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مظہر اللہ خطیب شاہی مسجد جامع فتحپوری دہلی ($\frac{1303}{1886}$ - $\frac{1386}{1966}$) اور ان کے صاحبزادے مولانا مفتی محمد محمود (متولد $\frac{1322}{1904}$ء) قابل ذکر ہیں۔ تصانیف میں چھ رسالے چھپ کر شائع ہو چکے ہیں جن میں رسالۂ رکن الدین، توضیح العقائد اور مولود محمود قابل ذکر ہیں۔ (تذکرۂ مظہر مسعود مؤلفہ پروفیسر محمد مسعود احمد ص۱۰۱ - ص۱۱۸ (کراچی ۱۹۶۹ء)، تذکرۂ صوفیائے میوات مؤلفہ محمد حبیب الرحمٰن خاں میواتی ص۶۳۲ - ص۶۳۵ (دہلی ۱۹۸۵ء) مزید حالات کے لیے دیکھیے مصباح السالکین فی احوال رکن الملۃ والدین از مولانا مفتی محمد محمود (دہلی ۱۳۵۵)، معیار السلوک ودافع الاوہام والشکوک از مولانا ہدایت علی نقشبندی (طبع کراچی)

[1] مولانا ارشاد علی، الور کے علماء و مشائخ میں تھے۔ انھیں حضرت مسعود شاہ نقشبندی دہلوی سے شرف بیعت حاصل تھا اور مولانا رکن الدین شاہ سے انھیں سند خلافت ملی تھی۔ اردو میں ان کا نظم کیا ہوا شجرۂ طریقت مولانا رکن الدین شاہ، پروفیسر محمد مسعود احمد نے تذکرۂ مظہر مسعود (ص۵۵) میں درج کر دیا ہے۔

نقلیں بھی تیار کر دی تھیں جو مطبع کو فوراً بھی جا سکتی تھیں، بلکہ متعدد رسالوں کی کتابت و طباعت انھوں نے بریلی میں اپنے قیام کے دوران میں شروع بھی کرادی تھی ان میں سے کچھ رسالے بریلی اور لاہور سے ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء میں شائع بھی ہوئے۔

اس سلسلے میں ان خطوط کا مطالعہ مفید ہوگا جو ملک العلماء نے اس زمانے میں اپنے بعض احباب و اعزہ کو لکھے ہیں اور حسن اتفاق سے جن کی نقلیں میرے پاس محفوظ ہیں۔ یہاں بعض اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں جن سے تصانیف اعلیٰ حضرت کی بازیافت، ترتیب، تبییض و اشاعت پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ ملک العلماء، مولانا امجد رضا خاں صاحب نوری مقیم گوالیار کو اپنے مکتوب (مورخہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ) میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس وقت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی جملہ تصنیفات و تالیفات و تحریرات چھپ جائیں تو سنیوں کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہ ہوگی۔ تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، عقائد، اخلاق کے علاوہ تاریخ، جغرافیہ، ہیئت، توقیت، حساب، جبر و مقابلہ، تکسیر، جفر، زائچہ کون سے علوم ہیں جن میں اعلیٰ حضرت کی تصنیف نہیں، جس وقت یہ کتابیں جناب کی ہمت و محنت و توجہ سے چھپ جائیں گی، اس وقت لوگوں کی آنکھیں کھلیں گی کہ اعلیٰ حضرت کیا تھے۔ واقعی جناب نے انھیں حیات جاوید بخشی اور ہر شخص کو ان کے علوم و فنون سے متمتع ہونے کا موقع دیا۔

میرے بریلی سے آنے کے بعد سے اس وقت تک ربیع الاول تا رمضان شریف تین رسالے چھپے ہیں، ایک تو وہی نشاط السالکین جس کی نصف سے زیادہ کاپیاں میرے سامنے لکھی جا چکی تھیں، اور دوسرا رسالہ الاسد السئول، تیسرا غایۃ التحقیق۔ یہ سب رسالے نمبر ۱ سے ۶ تک میں نے منگوائے ہیں۔ افسوس ہے کہ ۳، ۴، ۵ جو لاہور میں چھپنے کے واسطے بھیجے تھے، معلوم ہوتا ہے کہ اب تک انھوں نے چھپوا کر نہیں بھیجا۔ مولوی ابو البرکات سید احمد صاحب سے ایسی توقع نہ تھی۔ اور تین رسالے نمبر ۱۱، ۱۲، ۱۳ بہت خراب چھپے ہیں، صحت کا بھی التزام نہیں کیا ہے بریلی شریف والے منشی صاحب جنھوں نے رسالہ ۱ تا ۱۰ کی کتابت کی تھی بہت ہی خوشخط ہیں، یہ بیچارے بدایونی صاحب ٹھیک نہیں ہیں، بہتر ہے کہ انھی منشی صاحب سے کتابت کا کام لیا جائے۔ خدا جناب کو اپنے مقصد عالی میں کامیاب کرے تاکہ تصنیفات (کی اشاعت) کا کام حسب خواہش انجام پائے۔" (مکاتیب ملک العلماء قلمی ص ۱۳-۱۵)

مولانا تقدس علی خاں رضوی (متوفی ۱۹۸۸ء) کو لکھتے ہیں:

"ابھی تک آپ نے وظیفہ کریمہ نہیں بھیجا جس کی سخت ضرورت ہے۔ اسی کے ساتھ دو نسخے النہی الاکید اور ایک نسخہ احسن الوعا اور چار نسخے وظیفہ کریمہ کے رجسٹری یا وی پی کر کے بھیج دیجیے، ایک ایک نسخہ ان سب کتابوں کا بھی جو جدید طبع ہوئی ہیں یعنی رفیق الاحقاق اور حجب العوار وغیرہ ایک نمبر سے ۱۳ نمبر تک کل کتابیں نور الادلہ اور کشف العلۃ وغیرہ بھی لاہور سے آگئی ہیں۔" مکتوب مورخہ جمعہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء/ ۲۴ شوال ۱۳۶۲ھ (مکاتیب ملک العلماء، ص ۲۱)

سید پیارے علی بریلوی اور مولانا تقدس علی خاں کے نام ایک مکتوب ۱۵ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ/یکم جنوری ۱۹۴۵ء میں یہ سطریں ملتی ہیں:

"خداوند عالم نعمانی میاں صاحب کو مقدرت دے کہ صرف ترجمہ الدولۃ المکیہ کیا جملہ تصنیفات حضرت حجۃ الاسلام بلکہ تمام تصنیفات اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شائع فرمائیں۔" (مکاتیب ملک العلماء قلمی ص ۲۳)

مولوی سید شمس الضحیٰ عظیم آبادی متعلم دارالعلوم حزب الاحناف ہند لاہور کے نام مکتوب مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۵ء میں حسب ذیل سطور ملتی ہیں :

"سید عرفان علی صاحب (قادری رضوی بیسل پوری) کا خط آیا ہے کہ اعلیٰ حضرت کی تصانیف کی مکمل فہرست چھپ رہی ہے تاکہ معلوم ہو ان کی کیا کیا کتابیں ہیں اور کس کس فن میں، کس کس زبان میں اور کس حجم میں۔ یہ سب میں نے مکمل کر دیا ہے، صرف چھپنا باقی ہے، اب وہ چھپ رہی ہے۔ یقین ہے کہ عرس شریف کے قبل چھپ کر شائع ہو جائے گی، اسے دیکھ کر کتاب آپ اشاعت کے لیے پسند کر لیجیے گا۔"

(مکاتیب ملک العلماء قلمی ص ۵۷)

انھی کو ایک دوسرے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

"مولانا (مصطفیٰ رضا خاں) صاحب یقیناً اپنے سفر سے بریلی شریف پہنچ گئے ہوں گے۔ وہ اعلیٰ حضرت کی تصنیفات اگر طباعت کے لیے تم عزیز کو روانہ فرمائیں تو از یں چہ بہتر۔ سلطنة المصطفیٰ میں نے بہت تلاش کی تھی کہیں پتا نہیں چلا۔ ہاں علوم الغیب کا مسودہ مجھے ملا تھا جس کو بڑی محنت و کاوش سے مبیضہ کر کے اور بتوبیب اس کی کر کے مجلد کرا کے الماری میں رکھوا دیا ہے۔ مفتی اعظم صاحب سے اس کے متعلق خط کتابت کیجیے کہ وہاں سے روانہ فرما دیں واقعی عجیب و غریب کتاب ہے علم غیب کے مسئلے میں اس کتاب کو دیکھ کر کسی کو شک و شبہہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اس قدر مواد جمع کر دیا ہے کہ شاید و باید، وہ کتاب اگر چھپ جائے تو سبحٰن اللہ و بحمدہ" (مکاتیب ملک العلماء ص ۶۲)

انھی سے ۲۲ جون ۱۹۴۵ء کے ایک خط میں پوچھتے ہیں :

"بریلی سے کون کون سے رسالے چھپنے کو آئے ہیں، مطلع کیجیے۔"

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھیں تصانیف اعلیٰ حضرت کی اشاعت کا کس درجہ خیال تھا وہ چاہتے تھے کہ ساری تصانیف یا کم از کم اہم منتخب کتابیں بریلی سے جلد از جلد شائع کر دی جائیں، اس کام میں تاخیر ہونے لگی تو انھیں ملال ہوا۔ بریلی کے ایک مخلص دوست کو لکھتے ہیں :

"میں نے تین مہینے کس جاں فشانی سے کام کیا اور خدا کا شکر ہے کہ اعلیٰ حضرت کی تصانیف کو ضائع ہونے سے بچا لیا مگر جو قدر دانی کی گئی وہ آپ کے اور سب کے پیش نظر ہے اگر تصنیفات کی اشاعت ہی کا سلسلہ جاری ہوتا تو دینی فائدہ کثیر ہوتا۔" مکتوب مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء

(مکاتیب ملک العلماء قلمی)

المجمل المعدد کا پہلا ایڈیشن مدت ہوئی قاضی محمد عبدالوحید صدیقی فردوسی عظیم آبادی (متوفی ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) کے مطبع حنفیہ پٹنہ سے ۱۳۲۷ھ میں نکلا، دوسرا ایڈیشن مرکزی مجلس رضا لاہور نے شائع کیا۔ اب تک یہ ادارہ، جو بہت مفید کام کر رہا ہے، اس رسالے کے مزید تین چار ایڈیشن شائع کر چکا ہے جن میں سے ایک ایڈیشن ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء کا میرے کتب خانے میں موجود ہے لیکن یہ ساری اشاعتیں غالباً طبع اول (۱۳۲۷ھ) ہی کی نقلیں ہیں جن میں ساڑھے تین سو تصانیف کا ذکر ہے۔ ملک العلماء نے ۱۹۴۳ء میں جو فہرست تصانیف کی بنائی تھیں وہ غالباً اب تک شائع نہیں ہوئی یا کم از کم میری نظر سے نہیں گزری، اگر شائع نہیں ہوئی ہے تو اسے بہت جلد المجمل المعدد کے ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن کی حیثیت سے شائع کر دینا چاہیے۔

اعلیٰ حضرت کی تصانیف کی اشاعت کے سلسلے میں سنیوں کی بے حسی و غفلت پر سب سے اچھا تبصرہ بھی اسی جماعت کے ایک مقتدر عالم و مصنف، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری حفظہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے :

"مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ اہلسنت وجماعت نے تصنیف واشاعت کے بارے میں جس قدر بے اعتنائی سے کام لیا ہے، کسی فرقے نے نہیں لیا۔ اس غفلت شعار قوم سے آج تک نہ امام احمد رضا کی تصانیف کی اشاعت کا اہتمام ہوسکا اور نہ وہ گراں قدر ذخیرۂ کتب پوری طرح محفوظ رہ سکا، اس لیے کوئی محقق کتنی ہی محنت کیوں نہ کرے، جامع اور مکمل فہرست تیار نہیں کرسکتا۔"
اندھیرے سے اجالے تک ص۱۷۹ (لاہور، ۱۹۸۵ء)

(۴۷) الجواہر والیواقیت فی علم التوقیت معروف بتوضیح التوقیت : ۱۳۲۰ (توقیت)

یہ کتاب فن توقیت میں ہے۔ نصف النہار، طلوع وغروب، ضحوۂ کبریٰ، عصر، ضرب ستینی، تقسیم ستینی، کسور اعشاریہ، جیب لوگارثمی، دھوپ گھڑی، سمت قبلہ اور دوسرے اہم اور علمی مسائل، نسبتًہ سیدھی سادی زبان میں لکھے گئے ہیں۔ توضیح وتشریح کے لیے مثالیں دی ہیں اور متعدد جداول بھی درج کیے ہیں۔ علم توقیت کی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

"یہ وہ علم ہے کہ نماز کی صحت، روزے کی درستی اسی پر موقوف ہے۔ مسائل نکاح وطلاق میں اس کی ضرورت ہے۔ احکام فرائض میں اس کی حاجت ہے، حج کے راستے میں اس کی طرف محتاجی ہے۔ کیا بغیر اس علم کے اس دور تمدن وترقی میں کہ نظم اوقات ساعت سے ہوتا ہے کسی شخص کو اوقات نماز کی تمیز، ابتدا وانتہا، اوقات صوم وصلوٰۃ کی معرفت بغیر اس علم کے ممکن ہے؟ کیا بغیر اس علم کے صحیح سمت قبلہ کا علم ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگرچہ مسجدوں کی عمارتیں ایک حد تک اس ضرورت سے لوگوں کو سبکدوش کرسکتی ہیں مگر مسجد بنانے کے لیے تو اس فن کا جاننا ضروری ہے، ورنہ صحیح سمت قبلہ کو نہ ہوں گی جیسا کہ بانکی پور پٹنہ کی بعض مسجدیں بالکل خلاف سمت قبلہ بنی ہوئی ہیں۔ مسجدوں کو جانچنے کے لیے بھی اس علم کی ضرورت ہے۔ کیا سفر حج میں کوئی شخص بغیر اس فن کی مدد کے سب نمازیں صحیح سمت پڑھ سکتا ہے؟ عام لوگوں کا خیال ہے کہ مکۂ معظمہ ہندوستان سے پچھم ہے اسی طرف جہاز جارہا ہے وہی سمت قبلہ ہے، حالاں کہ ایسا نہیں۔ جو جہاز بمبئی سے جدہ جاتا ہے دکھن مڑتا ہوا پچھم کی طرف جاتا ہے، یہاں تک کہ محاذات مکۂ معظمہ سے اور آگے نکل جاتا ہے تب جدہ میں آکر ٹھہرتا ہے، جہاں سمت قبلہ بالکل مشرق کی طرف ہوتا ہے اور جو جہاز بمبئی سے کراچی ہو کر جدہ جاتا ہے بمبئی سے اتر آتا ہے پھر دکھن کی طرف ہوتا ہوا جدہ پہنچتا ہے۔ تو بمبئی سے روانگی کے وقت سمت قبلہ پچھم ہے اور جدہ پہنچ کر پورب کی طرف۔ راستے میں نصف دور قطع کرنا پڑتا ہے۔ غیر ہیئت داں کیا بتا سکتا ہے کہ کس دن کتنا انحراف کرنا ہوگا، اور کہاں پر کس جانب مڑنا ہوگا۔ کیا صرف قطب نما رکھ لینا کافی ہوگا؟ وہ تو صرف سمت کو بتائے گا، مگر آج کس قدر انحراف کی ضرورت ہے، کل کس قدر بغیر ہیئت وتوقیت جانے معلوم نہیں ہوسکتا۔

کیا کوئی شخص بغیر اس علم کے صحیح منتہائے سحری، ضحوۂ کبریٰ، غروب آفتاب، جن تین وقتوں کی روزے میں حاجت ہوتی ہے بتا سکتا ہے؟

کیا کوئی شخص بغیر علم ہیئت جانے ہوئے صبح صادق، طلوع شمس، نصف النہار، ایک مثل، دو مثل، غروب شمس، غروب شفق جن کی ضرورت نمازوں میں ہوتی ہے بتا سکتا ہے؟

کیا کسی شخص سے یہ سوال ہو کہ ہندہ کا انتقال فلاں شہر میں طلوع آفتاب کے وقت ہوا اور اس کے شوہر نے دوسرے شہر میں اس کی حقیقی بہن سے طلوع آفتاب کے وقت اسی دن نکاح کیا تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟ یا ہندہ حاملہ کو اس کے شوہر نے کسی شہر میں طلوع آفتاب کے وقت طلاق دی اور ہندہ دوسرے شہر میں طلوع آفتاب کے وقت لڑکا جنی تو عدت منقضی ہوئی یا نہیں۔

یا زید کا انتقال ایک شہر میں طلوع آفتاب کے وقت ہوا اور اس کے بیٹے نے دوسرے شہر میں طلوع آفتاب کے وقت انتقال کیا تو کس کا ترکہ کس کو ملے گا۔ پھر ان دونوں شہروں میں تفاوت اگر فقط طول میں ہے یا فقط عرض میں یا طول عرض دونوں میں تفاوت ہے تو اس نکاح وطلاق وعدت وترکہ کے حکم میں کیا فرق ہوگا۔

نیز اگر یہی صورتیں غروب شمس کے وقت ہوں تو کس صورت میں کیا حکم ہوگا، اور اگر نصف النہار کے وقت ہوں تو اس کا کیا حکم ہوگا۔ پھر اگر زائد العرض بلد میں نکاح وطلاق اور باپ کی موت واقع ہو تو کیا حکم ہوگا، اور ناقص العرض شہر میں ہونے سے کیا فرق پڑے گا۔

نیز، اگر یہی سب صورتیں دو شہروں میں مثلاً چھ بجے واقع ہوئیں تو اگر دو شہروں کا وقت یکپاس ٹائم سے ہے تو کیا حکم ہوگا، لوکل ٹائم ہے تو کیا فرق ہوگا، اور ریلوے ٹائم ہونے کی صورت میں مسئلہ کا کیا جواب ہوگا۔ اور اگر ان دو شہروں میں اوقات مختلف رائج ہیں، ایک میں لوکل ٹائم دوسرے میں ریلوے یا یکپاس ٹائم تو مسئلہ پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔ پھر اگر تعدیل الایام زائد متزائد یا زائد متناقص ہے تو کیا حکم ہوگا، اور اگر ناقص متزائد یا ناقص متناقص ہے تو کیا جواب ہوگا۔

کیا کوئی شخص ان مسائل اور اسی قسم کے دیگر مسائل فقہیہ جن کا تعلق وقت سے ہے بغیر ہیئت و توقیت جانے صحیح و تشفی بخش جواب دے سکتا ہے، ہرگز نہیں۔"

ملک العلماء اس کتاب کی ترتیب کے سلسلے میں اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت قبلہ نے علم توقیت کے قواعد کتابی شکل میں مدون نہیں فرمائے، بلکہ میری تعلیم کے زمانے میں قواعد زبانی فرمایا کرتے تھے جس کو میں اردو زبان میں لکھ لیتا اور میرے دوست وہم سبق حکیم سید عزیز غوث صاحب بریلوی[1] فارسی میں لکھ لیا کرتے اور شرکائے درس میں کوئی ان سے کوئی مجھ سے سیکھا کرتا۔ بہر کیف ایک زمانے تک وہ سب ردی پرزے کی شکل میں رہے اس کے بعد میں نے بعض احباب کی فرمائش سے ان سب کو کتابی شکل میں جمع کر دیا، اور اس کو آسان سے آسان تر کرنے کے لیے مثالوں کے علاوہ تشریح مقامات متعلقہ کے عنوانات سے ہر قاعدے کو اتنا واضح کر دیا کہ اس کتاب کو پیش نظر رکھ کر ہر شخص اس فن کو بآسانی گھر بیٹھا سیکھ سکتا ہے کہیں شبہ ہو تو بذریعہ خط دریافت کر لینا کافی ہے۔" مکتوب مورخہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۴۹ء (مکاتیب ملک العلماء قلمی)

یہ کتاب جس کا تہدیہ انھوں نے اپنے مخلص دوست استاذ العلماء مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی (متوفی ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) بانیِ جامعہ نعیمیہ مرادآباد کے نام کیا ہے، حاجی محمد ظہور نعیمی کے زیر اہتمام اہلسنت برقی پریس مرادآباد سے جنوری ۱۹۴۳ء میں شائع ہوئی۔

(۴۸) <u>جواھر البیان</u>: ۱۳۳۳ھ (تاریخ)

<u>سیرت سرکار اعظم رضی اللہ عنہ پر علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی (متوفی ۹۷۳ھ) کی تصنیف الخیرات</u>

---

[1] مولانا حکیم سید عزیز غوث صاحب، والد رحمۃ اللہ علیہ کے دوستوں اور رفیقوں میں تھے، اور اعلیٰ حضرت کے ان تلامذہ میں جنھوں نے ان سے فن ہیئت و توقیت سیکھی۔ جب والد صاحب، اعلیٰ حضرت کی تصانیف و مسودات کی تبییض کے سلسلے میں بریلی میں مقیم تھے، میں علی گڑھ سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ایک بار جب وہ حکیم صاحب سے ملنے گئے تو میں ساتھ تھا، مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور بڑی شفقت سے پیش آئے۔ عمر اس وقت کوئی ۶۰ سال ہوگی۔

الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان کا اردو ترجمہ جو حاجی محمد لعل خاں صاحب قادری برکاتی رضوی کی فرمائیش پر کیا گیا تھا۔ اس کا پہلا اڈیشن اکھی کے مطبع اہلسنت وجماعت زکریا اسٹریٹ کلکتہ سے ۱۳۳۳ھ میں یا اس کے کچھ بعد نکلا۔ اصل نسخے کے آخر میں حاجی لعل خاں صاحب مرحوم کی لکھی ہوئی چند اوراق میں مترجم کتاب کی سوانح عمری بھی ہے جو کسی وجہ سے شائع نہیں ہوسکی۔ ملک العلماء اور حاجی صاحب کے بہت گہرے تعلقات اور دیرینہ مراسم تھے۔ اس لیے یہ مستند سوانح حیات ہے جس میں ۱۳۳۲ھ تک کے حالات درج ہیں اور ان کی تصانیف کی فہرست بھی۔ دوسرا اڈیشن ۱۱۷ صفحات پر مشتمل بھی ضرور شائع ہوا جیسا کہ مسودہ مصنف رح پر کسی مطبع کے کاپی نویس کے اشاروں سے ظاہر ہوتا ہے لیکن سال ومقام طباعت کے متعلق مجھے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ تیسرا اڈیشن پاکستان سے غالباً مکتبۂ نوریہ رضویہ گلبرگ، لائل پور نے چھاپا، اسی طباعت کا عکسی اڈیشن استانبول، ترکی سے حسین حلمی بن سعید استانبولی نے ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں شائع کیا جو علمائے احناف کی تصانیف ہزاروں کی تعداد میں چھاپ کر بغیر کسی قیمت کے تقسیم کرتے ہیں۔

(۴۹) گنجینۂ مناظرہ: ۱۳۳۴ھ (مناظرہ)

کلکتہ کے ایک عالم مولوی ولی اللہ صاحب نے ۱۳۳۴ھ میں حنفیوں کو مناظرے کا چیلنج دے رکھا تھا۔ حاجی محمد لعل خاں صاحب مدراسی نے فاضل بریلوی کو لکھ کر مولانا ظفر الدین قادری کو مناظرے کے لیے بلوایا۔ اس رسالے میں اسی کی روداد ہے جسے حاجی عبدالرحمٰن ڈواری نے کلکتہ سے اسی زمانے میں شائع کیا۔ یہ رسالہ اب نایاب ہے۔

(۵۰) مؤذن الاوقات: ۱۳۳۵ھ (توقیت)

ہندوستان کے لیے ۱۲ درجہ عرض سے ۳۴ درجہ عرض تک ۲۳ رسالوں کو مرتب کرنے کی ضرورت تھی مصنف نے دس رسالے مرتب کردیے تھے جن میں کلکتہ، بہار شریف، گوالیار، بریلی اور نینی تال کے رسالے شائع ہوچکے ہیں۔ بقیہ غیر مطبوعہ ہیں۔ کلکتہ کے لیے رسالہ حاجی محمد لعل خاں نے کلکتہ سے شائع کیا، بہار شریف کے لیے رسالے کے دس بارہ اڈیشن نکلے اور مؤذن الاوقات برائے بریلی اور نینی تال مولوی حسنین رضا خاں قادری نے مطبع حسنی بریلی سے ۱۳۴۷ھ میں شائع کیا۔

(۵۱) عافیہ: ۱۳۳۵ھ (صرف)

علم صرف میں ایک مقبول وعام پسندیدہ تصنیف 'میزان سے شافیہ تک' کے سب مسائل کو جامع۔ مطبع حسنی واقع آستانۂ عالیہ رضویہ محلہ سوداگران بریلی سے ۱۹۴۶ء میں شائع ہوئی۔ صفحات ۶۰۔

(۵۲) سرور القلب المحزون فی الصبر عن نور العیون: ۱۳۳۸ھ (اخلاق)

علامہ جلال الدین سیوطی رح (متوفی ۹۱۱ھ) کی شرح الصدور فی شرح حال الموتی فی القبور کا اردو زبان میں ترجمہ جو اواخر ۱۳۳۸ھ میں تمام ہوا، رجب ۱۳۲۶ھ میں مصنف کے دوستوں مولوی نعیم الحق ساکن منیر شریف ضلع پٹنہ اور حکیم محمد ہاشم کی فرمائش پر چند ضروری مسائل بطور تتمہ کا اضافہ کیا گیا۔ تاریخ تکمیل ۲۵ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ صفحات ۹۷ بخط مصنف محفوظ، دوسرا نسخہ مع اضافہ صفحات ۱۱۲ بھی کتاب خانے میں محفوظ ہے۔

یہ رسالہ، والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد ان کے جاں نثار معتقد ومسترشد حافظ عبدالحفیظ اشرفی صاحب

صدر مدرس مدرسۂ ادارۂ شرعیہ، پٹنہ نے ربیع الاول شریف ۱۴۰۳ھ میں پٹنہ سے شائع کر دیا ہے، لیکن وجہ تالیف و ترجمہ پر مشتمل اوراق جو ضروری تھے، حذف کر دیے گئے ہیں۔

(۵۳) جامع الرضوی المعروف بصحیح البہاری : ۱۳۴۵ھ (حدیث)

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

(۵۴) دلچسپ مکالمہ : ۱۳۴۷ھ (نصائح)

دینی و اخلاقی مسائل پر مشتمل بعض موضوعات مصنف کے ذہن میں تھے جن پر وہ رسائل لکھنا چاہتے تھے۔ ان میں ایک اہم مسئلہ عقد بیوگان کا تھا۔ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوا تھا کہ ہندوستان میں مسلمان بیوہ عورتوں کی تعداد ۴۵ لاکھ سے زیادہ ہے ان میں سے بیشتر غربت و پریشانی میں زندگی گذار رہی تھیں۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں تعداد ۵۰ لاکھ سے زائد ہو گئی ہو گی، پہلے انھوں نے ۱۳۴۵ھ میں تزویج الایامیٰ لکھی جس کا کوئی نسخہ مجھے نہیں مل سکا، پھر بہت عام فہم زبان میں قصے کے طور پر کہ کم تعلیم یافتہ عورتیں بھی دلچسپی سے پڑھ سکیں، انھوں نے یہ رسالہ لکھا جس کا نام تدبیر اکثریت ہے۔ اس کا پہلا اڈیشن ۱۳۴۷ھ میں برقی پریس، سبزی باغ، بانکی پور پٹنہ سے شائع ہوا (صفحات ۳۹) اور دوسرا اڈیشن بھی اس مطبع سے سید منظر علی ندوی کے زیر اہتمام ۱۳۵۵ھ / جنوری ۱۹۳۷ء میں نظر ثانی کے بعد اشاعت پذیر ہوا (صفحات ۳۳)

(۵۵) تنویر السراج فی ذکر المعراج : ۱۳۵۲ھ (سیرت)

جلسۂ رجبی شریف کے سلسلے میں واقعات و حقائق معراج پر ایک سلسلۂ تقاریر، رسالے کی شکل میں یہ سلسلہ ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں شروع ہوا اور ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء کے بعد تک کوئی پندرہ سال جاری رہا، ساری تقریریں غیر مطبوعہ ہیں، صرف جلسۂ یازدہم (رجب ۱۳۶۴ھ) کی تقریر مولوی عبدالمرتضیٰ سید محمد شمس الضحیٰ اعظم آبادی کے زیر اہتمام رضوی دار الکتب سرائے سلطان لاہور نے تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کی۔ یہی رسالہ ذکر معراج کے نام سے ادارۂ روضۃ المعارف گھوسی اعظم گڑھ نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔

(۵۶) نصرۃ الاصحاب باقسام ایصال الثواب : ۱۳۵۴ھ (فقہ)

بہار کے مشہور اہل قرآن عالم مولانا سید محی الدین تمنا عمادی مجیبی پھلواروی (۱۸۸۸-۱۹۷۴م) ماہر عروض و ادا اور مستند شاعر تھے۔ یہ شمشاد لکھنوی کے شاگرد، شاعری میں میرے استاد اور والد مرحوم کے دوستوں میں تھے۔ خانقاہ عمادیہ مجیبیہ پھلواری شریف کے خانوادے سے تعلق رکھتے تھے لیکن بعد کو صوفیاے کرام کے مسلک سے منحرف ہو گئے تھے۔ مذکورہ بالا رسالہ ان کے چار سوالوں کے جواب میں تصنیف کیا گیا تھا۔ سوالات یہ تھے: (۱) ایصالِ ثواب کا کوئی طریقہ قرآن پاک میں بتایا گیا ہے یا نہیں، اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ (۲) آپ کے اور خلفاے راشدین کے عہد ہاے مبارک میں مُردوں کے لیے ایصال ثواب کا کوئی معمول یا دستور تھا یا نہیں؟ (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اہلبیت و اصحاب میں سے جو وفات پاتے گئے مثلاً حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت خُبیب، حضرت حمزہ، حضرت جعفر طیار و دیگر شہداے جنگ بدر و حنین و تبوک وغیرہا، ان کے لیے آپ خود یا آپ کے حکم مبارک سے اور صحابۂ کرام یا اہل بیت نے کبھی ایصال ثواب کیا یا نہیں؟ اگر کیا تو

الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان کا اردو ترجمہ جو حاجی محمد لعل خاں صاحب قادری برکاتی رضوی کی فرمائش پر کیا گیا تھا۔ اس کا پہلا اڈیشن انھی کے مطبع اہلسنت و جماعت زکریا اسٹریٹ کلکتہ سے ۱۳۳۳ھ میں یا اس کے کچھ بعد نکلا۔ اصل نسخے کے آخر میں حاجی لعل خاں صاحب مرحوم کی لکھی ہوئی چند اوراق میں مترجم کتاب کی سوانح عمری بھی ہے جو کسی وجہ سے شائع نہیں ہو سکی۔ ملک العلماء اور حاجی صاحب کے بہت گہرے تعلقات اور دیرینہ مراسم تھے۔ اس لیے یہ مستند سوانح حیات ہے جس میں ۱۳۳۳ھ تک کے حالات درج ہیں اور ان کی تصانیف کی فہرست بھی۔ دوسرا اڈیشن ۱۱۷ صفحات پر مشتمل بھی ضرور شائع ہوا جیسا کہ مسودۂ مصنف رح پر کسی مطبع کے کاپی نویس کے اشاروں سے ظاہر ہوتا ہے لیکن سال و مقام طباعت کے متعلق مجھے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ تیسرا اڈیشن پاکستان سے غالباً مکتبۂ نوریہ رضویہ گلبرگ، لائل پور نے چھاپا، اسی طباعت کا عکسی اڈیشن استانبول، ترکی سے حسین حلمی بن سعید استانبولی نے ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں شائع کیا جو علمائے احناف کی تصانیف ہزاروں کی تعداد میں چھاپ کر بغیر کسی قیمت کے تقسیم کرتے ہیں۔

(۴۹) گنجینۂ مناظرہ : ۱۳۳۴ھ (مناظرہ)

کلکتہ کے ایک عالم مولوی ولی اللہ صاحب نے ۱۳۳۴ھ میں حنفیوں کو مناظرے کا چیلنج دے رکھا تھا۔ حاجی محمد لعل خاں صاحب مدراسی نے فاضل بریلوی کو لکھ کر مولانا ظفر الدین قادری کو مناظرے کے لیے بلوایا۔ اس رسالے میں اسی کی روداد ہے جسے حاجی عبدالرحمٰن ڈواری نے کلکتہ سے اسی زمانے میں شائع کیا۔ یہ رسالہ اب نایاب ہے۔

(۵۰) مؤذن الاوقات : ۱۳۳۵ھ (توقیت)

ہندوستان کے لیے ۱۲ درجہ عرض سے ۳۴ درجہ عرض تک ۲۳ رسالوں کو مرتب کرنے کی ضرورت تھی مصنف نے دس رسالے مرتب کر دیے تھے جن میں کلکتہ، بہار شریف، گوالیار، بریلی اور نینی تال کے رسالے شائع ہو چکے ہیں۔ بقیہ غیر مطبوعہ ہیں۔ کلکتہ کے لیے رسالہ حاجی محمد لعل خاں نے کلکتہ سے شائع کیا بہار شریف کے لیے رسالے کے دس بارہ اڈیشن نکلے اور مؤذن الاوقات برائے بریلی اور نینی تال مولوی حسنین رضا خاں قادری نے مطبع حسنی بریلی سے ۱۳۴۷ھ میں شائع کیا۔

(۵۱) عافیہ : ۱۳۳۵ھ (صرف)

علم صرف میں ایک مقبول و عام پسندیدہ تصنیف 'میزان' سے شافیہ تک کے سب مسائل کو جامع۔ مطبع حسنی واقع آستانۂ عالیہ رضویہ محلہ سوداگران بریلی سے ۱۹۴۶ء میں شائع ہوئی۔ صفحات ۶۰۔

(۵۲) سرور القلب المحزون فی الصبر عن نور العیون : ۱۳۳۸ھ (اخلاق)

علامہ جلال الدین سیوطی رح (متوفی ۹۱۱ھ) کی شرح الصدور فی شرح حال الموتی فی القبور کا اردو زبان میں ترجمہ جو اواخر ۱۳۳۸ھ میں تمام ہوا، رجب ۱۳۴۶ھ میں مصنف کے دوستوں مولوی نعیم الحق ساکن منیر شریف ضلع پٹنہ اور حکیم محمد ہاشم کی فرمائش پر چند ضروری مسائل بطور تتمہ کا اضافہ کیا گیا۔ تاریخ تکمیل ۲۵ رجب المرجب ۱۳۴۶ھ صفحات ۹۷ بخط مصنف محفوظ، دوسرا نسخہ مع اضافہ صفحات ۱۱۲ بھی کتاب خانے میں محفوظ ہے۔

یہ رسالہ، والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد ان کے جاں نثار معتقد و مسترشد حافظ عبدالحفیظ اشرفی صاحب

صدر مدرس مدرسۂ ادارۂ شرعیہ پٹنہ نے ربیع الاول شریف ۱۴۰۳ھ میں پٹنہ سے شائع کردیا ہے، لیکن وجہ تالیف و ترجمہ پر مشتمل اوراق جو ضروری تھے، حذف کر دیے گئے ہیں۔

(۵۳) جامع الرضوی المعروف بصحیح البہاری : ۱۳۴۵ھ (حدیث)

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

(۵۴) دلچسپ مکالمہ : ۱۳۴۷ھ (نصائح)

دینی و اخلاقی مسائل پر مشتمل بعض موضوعات مصنف کے ذہن میں تھے جن پر وہ رسائل لکھنا چاہتے تھے۔ ان میں ایک اہم مسئلہ عقد بیوگان کا تھا۔ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوا تھا کہ ہندوستان میں مسلمان بیوہ عورتوں کی تعداد ۴۵ لاکھ سے زیادہ ہے ان میں سے بیشتر غربت و پریشانی میں زندگی گذار رہی تھیں۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں تعداد ۵۰ لاکھ سے زائد ہوگئی ہوگی، پہلے انھوں نے ۱۳۴۵ھ میں زواج الایامیٰ لکھی جس کا کوئی نسخہ مجھے نہیں مل سکا، پھر بہت عام فہم زبان میں قصے کے طور پر کہ کم تعلیم یافتہ عورتیں بھی دلچسپی سے پڑھ سکیں، انھوں نے یہ رسالہ لکھا جس کا نام تدبیر اکثریت ہے۔ اس کا پہلا اڈیشن ۱۳۴۷ھ میں برقی پریس، سبزی باغ، بانکی پور پٹنہ سے شائع ہوا (صفحات ۲۹) اور دوسرا اڈیشن بھی اس مطبع سے سید منظر علی ندوی کے زیر اہتمام ۱۳۵۵ھ / جنوری ۱۹۳۷ء میں نظر ثانی کے بعد اشاعت پذیر ہوا (صفحات ۳۲)

(۵۵) تنویر السراج فی ذکر المعراج : ۱۳۵۳ھ (سیرت)

جلسۂ رجبی شریف کے سلسلے میں واقعات و حقائق معراج پر ایک سلسلۂ تقاریر رسالے کی شکل میں یہ سلسلہ ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں شروع ہوا اور ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء کے بعد تک کوئی پندرہ سال جاری رہا۔ ساری تقریریں غیر مطبوعہ ہیں، صرف جلسۂ یازدہم (رجب ۱۳۶۴ھ) کی تقریر مولوی عبدالمرتضیٰ سید محمد شمس الضحیٰ اعظم آبادی کے زیر اہتمام رضوی دارالکتب سرائے سلطان لاہور نے تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کی۔ یہی رسالہ ذکر معراج کے نام سے ادارۂ روضۃ المعارف گھوسی اعظم گڑھ نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔

(۵۶) نصرۃ الاصحاب باقسام ایصال الثواب : ۱۳۵۴ھ (فقہ)

بہار کے مشہور اہل قرآن عالم مولانا سید محی الدین تمنا عمادی مجیبی پھلواروی (۱۸۸۸ء م ۱۹۷۰ء) ماہر عروض و ادا اور مستند شاعر تھے۔ یہ شمشاد لکھنوی کے شاگرد، شاعری میں میرے استاد اور والد مرحوم کے دوستوں میں تھے۔ خانقاہ عمادیہ مجیبیہ پھلواری شریف کے خانوادے سے تعلق رکھتے تھے لیکن بعد کو صوفیائے کرام کے مسلک سے منحرف ہو گئے تھے۔ مذکورہ بالا رسالہ ان کے چار سوالوں کے جواب میں تصنیف کیا گیا تھا۔ سوالات یہ تھے: (۱) ایصالِ ثواب کا کوئی طریقہ قرآن پاک میں بتایا گیا ہے یا نہیں، اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ (۲) آپ کے اور خلفائے راشدین کے عہد ہائے مبارک میں مُردوں کے لیے ایصال ثواب کا کوئی معمول یا دستور تھا یا نہیں؟ (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اہلبیت و اصحاب میں سے جو وفات پاتے گئے مثلاً حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت خُبیب، حضرت حمزہ، حضرت جعفر طیار و دیگر شہدائے جنگ بدر و حنین و تبوک وغیرہا، ان کے لیے آپ خود یا آپ کے حکم مبارک سے اور صحابۂ کرام یا اہل بیت نے کبھی ایصال ثواب کیا یا نہیں؟ اگر کیا تو

کس طریقے سے ؟ اور ایک بار کیا یا بار بار کرتے تھے۔ (۴) فقہ حنفی میں کوئی طریقہ ایصال ثواب کا لکھا ہے یا نہیں۔ اگر لکھا ہے تو دکھایا ہے ؟ اور خود حضرت امام اعظم وصاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ سے کوئی روایت منقول ہے یا نہیں ؟

اس استفتا کے جواب میں مصنف علّام نے ایک مستقل رسالہ تصنیف کر کے شائع کیا کہ عام مسلمان اس سے مستفید ہوں۔ پہلے سوال کے جواب میں کوئی بیس۲۰ صفحوں میں وہ طریقے ایصال ثواب کے لکھے گئے جو سلفاً خلفاً مسلمانوں میں شائع ومروج ہیں۔ دوسرے سوال کے جواب میں ۴۶ صفحات میں حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد ہائے مبارک میں ایصال ثواب کے ۲۵ طریقے احادیث قولی وفعلی اور اقوال علمائے کرام سے صراحۃً ودلالۃً ثابت کیے۔ نیز مزید تائید وتقویت کے لیے علماء ومشائخ کے تعامل وتوارث کا تفصیل سے ذکر کیا گیا۔ اسی طرح تیسرے سوال کا جواب ۹ صفحوں میں اور چوتھے سوال کا جواب دس۱۰ میں مفصل طور پر دے کر مستفتی کے سارے شبہات کے ازالے کی کوشش کی گئی۔ یہ کتاب پہلی بار پٹنہ سے شائع ہوئی اور دوسری بار روضۃ المعارف گھوسی ضلع اعظم گڑھ سے اشاعت پذیر ہوئی، اب یہ بھی کمیاب ہے۔ ملک العلماء کے ایک مکتوب بنام مولوی سید شمس الضحیٰ اعظم آبادی مدرسہ حزب الاحناف لاہور (مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۵ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ نصرۃ الاصحاب کا مسودہ چھپوانے کے لیے انھوں نے لاہور بھیجا تھا، ۲۳ جون / ۱۱ رجب ۱۹۴۲ء کے خط میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے

(۵۷) مشرقی اور سمت قبلہ : ۱۳۵۸ھ (ہیئت)

خاکسار تحریک کے بانی جناب عنایت اللہ خاں مشرقی (۱۸۸۸-۱۹۶۳) کے رسالہ مولوی کا غلط مذہب نمبر ۹ کے رد میں ایک رسالہ ۱۹۳۹ء میں مشرقی کا غلط مسلک سپرد قلم ہوا تھا۔ یہ رسالہ معارف (اعظم گڑھ) کے دو شماروں (جنوری وفروری ۱۹۴۰ء) میں "مشرقی اور سمت قبلہ" کے عنوان سے چھپ گیا ہے۔

(۵۸) سد الفرار لمہاجری بہار : ۱۳۶۶ھ (نصائح)

یہ رسالہ ہجرت بنگال کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۹۴۶ء میں بہار کے شر پسند ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ جس بربریت، بہیمیت اور درندگی کا ثبوت دیا، اس سے مسلمان پریشان ہو کر خاصی تعداد میں بنگال اور سندھ جانے لگے۔ مصنف نے اس رسالے میں اس بھگدڑ کو روکنے کی اور انھیں سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ ہجرت نہیں فرار ہے، یہ نہ جانے والوں کے لیے مفید ہے نہ ان لوگوں کے لیے جنھیں وہ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ پھر جن صوبوں میں وہ جا رہے ہیں وہاں کی حکومتوں پر بڑا بار پڑیگا اور وہاں کے مقامی لوگوں کا بھی التفات اگر آج نہیں تو کل کم ہو جائے گا، بلکہ وہ آہستہ آہستہ ان مہاجروں سے، جب ان کے مفاد پر اثر پڑنا شروع ہوگا، بیزار ہونے لگیں گے۔ انھوں نے آخر میں تحریر کیا کہ "آپ خوف اور ہراس سے بھاگ کر اپنے اسلاف کے کارناموں پر پانی پھیر رہے ہیں، اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے ذلیل وخوار کر رہے ہیں، مسلمانوں کو جو یہاں اقلیت میں ہیں ان کو اقلیت در اقلیت میں مبتلا کر رہے ہیں۔ کیا آپ کی غیرت اس کی متقاضی ہے کہ آپ کے آبا واجداد نے تو دار الکفر میں آکر اسلام کا چراغ روشن کر کے خدا کے یہاں سرخروئی حاصل کی تھی، آپ اپنے اس فعل سے دار الاسلام سے اسلام کا چراغ بجھا کر اس کو دار الکفر بنا رہے ہیں۔ کیا آپ کی غیرت اس کی اجازت دیتی ہے کہ وہ مساجد جہاں آپ اور آپ کے آبا واجداد اپنی پیشانیاں گھسا کرتے تھے ان کو ویران کر کے چھوڑ جائیں۔ کیا آپ کی غیرت اس کی اجازت دیتی ہے کہ بزرگوں کے مزارات جن پر آپ صندل

لگاکر اور چادر چڑھاکر اپنی سعادت اور قلب وایمان کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں، آپ بھاگ کر ان کو کفار ومشرکین کی پامالی اور تذلیل کے لیے چھوڑ جائیں کہ ان کے جانور انھیں ناپاک کریں"!

یہ رسالہ ۲ ربیع الاول شریف ۱۳۶۶ھ کو تحریر کیا گیا اور اسی مہینے پٹنہ میں دو ہزار کی تعداد میں چھپوا کر دور دور تک تقسیم کرایا گیا۔ مطبوعہ لیتھو آرٹ پریس دریاپور پٹنہ صفحات ۳۳۔

(۵۹) چودھویں صدی کے مجدّد : ۱۳۶۷ھ (تاریخ)

اس رسالے میں حدیث شریف ان اللّٰہ تعالیٰ یبعث لھذہ الأمۃ علی رأس کل مٔۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کی صحت کی تصریح سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم، معرفۃ بیہقی، جامع صغیر سیوطی، مسند بزاز، معجم طبرانی، کامل ابن عدی اور حلیۃ ابونعیم سے کرنے کے بعد ابوالفضل عراقی اور ابن حجر کے اقوال سے اس حدیث کی مزید توثیق کی گئی ہے، پھر تجدید دین کا مفہوم واضح کرنے کے بعد مجدد کے اوصاف، مجدد کے اقسام اور مجدد کی شناخت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد مولانا عبدالحی فرنگی محلی کی ایک تحریر کے حوالے سے ابن حجر عسقلانی کے رسالہ الفوائد الحجۃ فی من یبعثہ اللّٰہ لھذہ الأمۃ اور سیوطی کی اسی موضوع پر ایک تصنیف سے دسویں صدی ہجری تک کے مجددین کے اسماے گرامی درج کیے ہیں۔ مصنف علام نے گیارہویں صدی کے مجددین میں حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی (متوفی ۱۰۳۴ھ)، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ)، میر عبدالواحد بلگرامی (متوفی ۱۰۱۷ھ)، بارہویں صدی کے مجددین میں سلطان دین پرور ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر (متوفی ۱۱۱۷ھ)، حضرت شاہ کلیم اللّٰہ چشتی دہلوی (متوفی ۱۱۴۳ھ)، قاضی ملک محب اللّٰہ بہاری (متوفی ۱۱۱۹ھ) کے اسماے گرامی لکھے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللّٰہ دہلوی (متوفی ۱۱۷۴/۱۱۷۶ھ) کو کچھ اصحاب نے بارہویں صدی کا مجدد کہا ہے لیکن تردید یہ ہے کہ مجدد کی اصل صفت یہ ہے کہ ایک صدی کے آخر اور دوسری صدی کے اول میں اس کے افاضہ وافادہ کا شہرہ ہو، حمایت دین ونکایت مفسدین میں موصوف ومشہور ہو۔ شاہ صاحب رحمۃ اللّٰہ علیہ کی شہرت علمی وسط صدی میں ہوئی کسی صدی کا آخر پایا نہ کسی صدی کا آغاز، لیکن شاہ صاحب رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مقام ومرتبت کی عظمت وجلالت ظاہر ہے، اسی لیے انھوں نے لکھا ہے کہ: "پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ صدی کے درمیان کوئی ایسا شخص بھی ہو جو مجدد سے افضل ہو لیکن مجدد جب ہوگا، رأس المئۃ پر ہوگا"۔ مصنف علام حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللّٰہ علیہ (۱۱۵۹-۱۲۳۹ھ) سے بہت متاثر ہیں لکھتے ہیں: "البتہ مجدد مئۃ ثالث عشر، ان (شاہ ولی اللّٰہ رح) کے فرزند دلبند وشاگرد رشید ومرید ومستفید وخلیفہ وجانشین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللّٰہ علیہ ہیں، اس لیے کہ مجدد کی ساری صفات ان میں پائی جاتی ہیں۔ وہ بارہویں صدی کے آخر میں صاحب علم وفضل وزہد وتقویٰ، مشہور دیار واطراف تھے اور تیرہویں صدی کے آغاز میں ان کا طوطی ہندوستان میں بولتا تھا اور ساری عمر دینی خدمت درس وتدریس، افتا وتصانیف، وعظ وپند، حمایت دین ونکایت مفسدین میں صرف اوقات فرماتے رہے"۔

چودھویں صدی کے مجدد، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی ہیں "جنھوں نے تیرہویں صدی کے ۸۴ سال پائے اور علم وفنون، درس وتدریس، تالیف وتصنیف، وعظ وتقریر میں مشہور دیار وامصار ہوئے اور چودہویں صدی کے ۳۹ سال پائے جس میں حمایت دین ونکایت مفسدین، احقاق حق وازہاق باطل، اعانت سنت واماتت بدعت میں جان ومال، علم وفضل صرف کیا، اور جس طرح بنا، ہمیشہ شرع ومذہب کی نصرت اور مخالفین دین متین کا رد وطرد کیا، اور اس میں کبھی نہ لومۃ لائم کی پروا کی اور نہ کسی بڑی

شخصیت کا خیال آڑے آیا، نہ کبھی شہرت و مدح کی پروا کی، نہ کسی کے طعن و قدح کے خیال سے حق کہنے میں کوتاہی فرمائی "پھر مصنف نے ذیلی عنوانات امام احمد رضا کا علمی مقام، امام احمد رضا مرجع العلما، وعظ کی ہمہ گیری، حق و صداقت کا کوہ بلند، حقیقت تبلیغ قائم کرکے مزید توضیح کی ہے۔ انھوں نے پھر ہندوستان کے ان ۲۷ اہم علمی شہرت رکھنے والے علمائے عرب و عجم کے اسمائے گرامی درج کیے ہیں جو فاضل بریلوی کو اس صدی کا مجدد مانتے تھے۔ آخر میں علامۂ جلیل حضرت سید اسمٰعیل خلیل مکی کی تحریر کا ایک حصہ نقل فرمایا ہے:

کیف لا وقد شہد لہ عالم المواکۃ بذلک ولم یکن بالمحل الارفع لما وقع منہم ذلک، بل أقول: لو قیل فی حقہ انہ مجدد ہذا القرن لکان حقاً وصدقاً ع ولیس علی اللہ بمستنکر أن یجمع العالم فی واحد"

اخبار دبدبۂ سکندری رام پور نے چھ قسطوں میں (۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تا ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۸ء) اس مضمون کو شائع کیا تھا پھر مولانا جلال الدین قادری رضوی کی تقدیم و تحشیے اور پروفیسر محمد مسعود احمد کی تمہید کے ساتھ مکتبۂ رضویہ لاہور سے ۱۹۸۰ء میں رسالے کی شکل میں شائع ہوا۔

(۶۰) حیات اعلیٰ حضرت: ۱۳۶۹ھ (سیرت)

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر ان کی رحلت کے ۱۷ سال بعد تک بھی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی۔ اس ضرورت کو محسوس کرکے والد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی سوانح حیات اور ان کے علمی کارناموں پر ایک کتاب لکھنے کا ڈول ڈالا۔ بریلی اور دوسرے مقامات پر اعلیٰ حضرت کے اعزہ و تلامذہ و متقدین کو خطوط لکھے کہ ان کے پاس جو کچھ معلومات یا تحریرات و مکاتیب اس سلسلے میں ہوں ان سے آگاہی بخشیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے صرف مولوی سید ایوب علی قادری بریلوی (متوفی ۱۹۷۰ء) نے جو والد رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے مخلص دوستوں میں تھے اور اعلیٰ حضرت کے مسترشد اور گہرے عقیدت مند تعاون کا ہاتھ بڑھایا۔ نہ صرف یہ کہ دوسروں سے بھی کچھ لکھوا کر بھیجا، بلکہ ان کے پاس جو معلومات تحریری شکل میں تھے وہ بھی پیش کر دیے۔ یہ مفید معلومات ان اصحاب کے حوالے سے کتاب میں درج کیے گئے ہیں۔ ملک العلماء کے ایک مکتوب (مورخہ ۵ شوال ۱۳۶۴ھ/ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۵ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ ہزاری باغ (بہار) کے ایک صاحب جناب خورشید احمد، آفتاب ہدایت کے نام سے اعلیٰ حضرت کی سوانح حیات مرتب کرنے کی فکر میں تھے۔ خورشید احمد صاحب یا ان کی کتاب کے بارے میں پھر کوئی اطلاع نہیں ملی غالباً کتاب مرتب اور شائع نہ ہو سکی۔ بارہ سال کی محنت کے بعد یہ کتاب چار جلدوں میں مکمل ہوئی، اس کی ابتداء ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء میں ہوئی اور اختتام ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۱ء میں۔ باعتبار ختم تالیف تاریخی نام مظہر المناقب تجویز ہوا۔ جلد اول کا مبیضہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۶۹ھ کو مکمل ہوا۔ یہ جلد مولوی سید ایوب علی مرحوم کی توجہ سے مکتبۂ رضویہ کراچی سے جولائی ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی، باقی جلدیں اب تک اشاعت پذیر نہ ہو سکیں۔ چاروں جلدوں کا مبیضہ بخط مصنف مولانا محمود قادری صاحب (خانقاہ قادریہ اشرفیہ بھوانی پور ضلع مظفر پور، بہار) کوئی بیس سال ہوئے اشاعت کے لیے مستعار لے گئے، لیکن اس کی کوئی جلد افسوس ہے اب تک وہ شائع نہ کر سکے۔ اس کی دوسری جلد خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے جس میں تصانیف اعلیٰ حضرت کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ جلد دوم اور جلد چہارم کا مبیضہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی نظر سے گذرا ہے، ان کی بعض تحریرات میں ان کے حوالے ملتے ہیں۔

(۶۱) عید کا چاند: ۱۳۷۰ھ (فقہ)

ایک جگہ چاند دیکھے جانے سے دوسری جگہ والوں کو روزہ رکھنے، روزہ کھولنے، عید کی نماز پڑھنے، قربانی کرنے کا حکم کب ہوگا۔ ٹیلیفون، تار، ریڈیو، وائرلیس، اخبارات یہ سب خبر رسانی کے لیے ہیں نہ شہادت کے واسطے۔ ان مسائل پر یہ رسالہ تصنیف کیا گیا جس میں ہندوستان کے مختلف مقامات، مختلف خیال اور مختلف مسلک کے ۱۹۵ مشہور علمائے سابقین ومعاصرین کی تحریرات فتاوی وتصدیقات بھی درج کیے گئے ہیں۔ ابتدا میں ایک دیندار نوجوان، ملک العلماء کے عقیدت مند ومسترشد قیس محمد خاں استاد محمڈن اینگلو عربک اسکول پٹنہ سٹی کی تمہید ہے، پھر ان کے چھ استفسارات مسئلہ رویت ہلال کے سلسلے میں، اس کے بعد ملک العلماء کا ۸۰ صفحات کا تفصیلی جواب ہے جو شوال ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۲ء کو سپرد قلم کیا گیا۔ اس میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا ۶ صفحوں کا نادر رسالہ ازکی الہلال بابطال ما احدث الناس فی امر الہلال نقل کر کے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ جن علما کے جوابات نقل کیے گئے ہیں ان میں ہر مدرسۂ فکر کے اصحاب ہیں مثلاً مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب بریلوی، حضرت شاہ بدر الدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف، مولانا مفتی محمد مظہر اللہ نقشبندی، مجددی، دہلوی[1]، مولانا عبدالقادر فرنگی محلی، مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی مولانا محمد شفیع دارالافتا، دارالعلوم دیوبند، مولانا عبدالخبیر عظیم آبادی صدر جماعت اہل حدیث پٹنہ، مولانا ابوالکلام، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا کفایت اللہ دہلوی، مولانا احمد سعید دہلوی۔ ان سارے علما کی رائے ہے کہ رویت ہلال کے بارے میں تار، ٹیلیفون، ریڈیو وغیرہ آلات کی دی ہوئی خبریں شرعاً غیر معتبر ہیں۔

مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ کتب خانے میں محفوظ ہے۔ یہ رسالہ قیس محمد خاں صاحب کی کوششوں سے شاہ محمد صابر حسن خاں صابری فاروقی کے ذریعہ برقی پریس دہلی سے ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا۔ صفحات ۱۱۱

(۶۲) تنویر المصباح عند حی علی الفلاح: ۱۳۷۱ھ (فقہ)

جماعت کی نماز میں امام اور مقتدی سبھوں کو مکبر کے حی علی الفلاح کہنے کے وقت اٹھنے اور اس سے قبل بیٹھے رہنے کے ندب واستحباب پر یہ رسالہ تصنیف کیا گیا۔ ۱۸۰ مشاہیر علمائے ہند کی تصدیقات بھی درج ہیں، آخر میں رسالۂ مبارکہ الوظیفۃ الکریمۃ مؤلفہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی سے منتخب ادعیہ ان سطور کے ساتھ درج کی گئی ہیں۔

"فقیر حقیر محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ المولی القوی اپنے سنی صحیح العقیدہ حنفی بھائیوں کو ان دعاؤں کے پڑھنے کی اجازت دیتا ہے کما اجازنی شیخی ومرشدی قدس سرہ بسندہ المتصل المرفوع، وھو حسبی ونعم الوکیل"

مرتبہ قیس محمد خاں قادری شائع کردہ شاہ محمد صابر حسن خاں صابری فاروقی۔ مطبع جید برقی پریس دہلی ۱۹۵۱ء۔ صفحات ۸۰۔

اس مضمون کی تحریر کے دوران ملک العلماء کے لکھے ہوئے کچھ اور رسائل کا پتا چلا، افسوس ہے ان کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں ہوسکیں۔

(۶۳) ظفر الدین الطیب: (مناظرہ)

یہ رسالہ ظفر الدین الجید کی اشاعت کے بعد مرتب ہوا جیسا کہ مصنف کی ایک تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔

[1] اس موضوع پر مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل رسالہ اقتناع المحال فی رویۃ الہلال (دہلی، ۱۳۷۰ھ) تصنیف کیا ہے۔

(۶۴) اصلاح الایضاح : (فقہ)

اس رسالے کے کچھ اوراق دستیاب ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی رسالہ ایضاح کے رد میں ہے۔ اس کی ابتدائی سطریں یہ ہیں :

"میں اس تحریر کو گیارہ حصوں : ایک تمہید، نو فصول اور ایک خاتمے پر ترتیب دیتا ہوں اور ازآنجا کہ یہ رسالہ مولوی صاحب کے رسالہ ایضاح کی اصلاح ہے اس لیے کہ اس کا نام اصلاح الایضاح رکھتا ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو عام مسلمان بھائیوں کے لیے نافع اور مولوی صاحب کے اوہام کا دافع بنائے۔ ویجعل ذالک خالصًا لوجهه انه علی ما یشاء قدیر وصلی الله تعالیٰ علی البشیر النذیر وآله وصحبه اجمعین۔"

ان مولوی صاحب کا نام کہیں مذکور نہیں ہوا، صرف یہ لکھا ہے کہ مدرسہ عزیزیہ بہار شریف ضلع پٹنہ کے مدرس اول ہیں۔ مدرسہ عزیزیہ صوبۂ بہار کے ایک مردم خیز قصبہ بہار شریف (جہاں حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے) میں جو اب ضلع بن گیا ہے، واقع ہے۔ یہ مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے بعد اس صوبے کی مشہور اور قدیم درسگاہ ہے اور اب بھی اسی جگہ اسی قدیم عمارت میں واقع ہے۔ یہ حکومت کے مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی نگرانی میں چل رہا ہے مسئلے کا تعلق کتاب النکاح سے ہے۔

(۶۵) مجموعۂ فتاویٰ : (فقہ)

فتاویٰ کی ایک اور جلد مل گئی ہے۔ اس کی سات ابتدائی سطریں ملک العلماء رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے لکھی ہوئی ملتی ہیں حمد و نعت کے بعد تحریر فرماتے ہیں :

"فقیر بارگاہ رضوی محمد ظفر الدین بہاری میجروی قادری برکاتی غفرلہ ملفتی بطاسیاقی ملتمس کہ یہ چند استفتاء جوابات ہیں جو بزمانۂ قیام بریلی شریف سائلوں کے جواب میں لکھے گئے۔ عام مسلمانوں کے فائدے کے لیے کتابی شکل میں ایک جگہ جمع کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کی توفیق بخشے اور اس سے مسلمانوں خصوصًا حنفی بھائیوں کو فائدہ پہنچائے۔ وما ذلک علی الله بعزیز وهو حسبی ونعم الوکیل"

یہ پورا مجموعہ مجھ کم سواد کا، نوعمری کے زمانے کا نقل کیا ہوا ہے جب عربی و فارسی کی ابتدائی کتابیں زیر درس تھیں اور ہنوز مدرسے میں داخل نہیں ہوا تھا۔ ابتدائی صفحات میں جا بجا ملک العلماء کے قلم سے اصلاحات ہیں، اور جہاں الفاظ و فقرات مجھ سے نہیں پڑھے گئے تھے اور جگہ سادہ چھوڑ دی تھی، یا کچھ عبارات سہواً مجھ سے چھوٹ گئے تھے وہاں مفتی علام نے اپنے قلم سے درست کر دیے ہیں یا اضافے کر دیے ہیں۔ پہلا استفتا حافظ عبدالکریم اعظم گڑھ کا ہے جس پر تاریخ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ درج ہے۔ استفسارات ۲۳ھ اور ۲۴ھ کے ہیں۔ آخر میں ایک استفسار اور اس کے جواب کی نقل بھی راقم الحروف کے قلم سے ہے جو ۲۰ ربیع الاول شریف ۱۳۵۹ھ کا تحریر کردہ ہے۔ دوسرا اعلام دستگیر خاں صدر جمعیت اہل السنت والجماعۃ بنگلور، جنوبی ہند کے جواب میں ۱۲ ربیع الثانی ۶۹ھ مطابق ۳۱ جنوری ۵۰ء کا تحریر کردہ ہے۔ یہ اعزہ میں کسی کا نقل کردہ ہے۔ صرف آخری دو

استفتا اوران کے جوابات بعد کے ہیں ورنہ پورا مجموعہ ۱۳۲۳ھ اور ۱۳۲۴ھ کے فتاووں پر مشتمل ہے۔ یہ اس زمانے کی تحریرات ہیں جب والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فارغ التحصیل نہیں ہوئے تھے، درس لے رہے تھے اور اعلیٰحضرت سے فتویٰ نویسی سیکھ رہے تھے۔ اس مجموعے میں دو تین مختصر فتادے اعلیٰحضرت کے لکھے ہوئے بھی ملتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اصل مسودات جن سے پچاس ساٹھ سال پہلے میں نے یہ نقل تیار کی تھی، تلاش کے باوجود نہیں ملے۔ کتب خانہ افسوس ہے کہ ایک جگہ جمع نہیں رہ سکا،

اعلیٰحضرت کے خلیفہ اور ملک العلماء کے قریبی دوست حاجی محمد لعل خاں صاحب کلکتہ نے ان کی مختصر سوانح حیات لکھی تھی جو الجواهر البیان فی ترجمہ خیرات الحسان کے آخر میں چھپنے والی تھی۔ کتاب تو حاجی صاحب نے کلکتہ سے ۱۹۱۹ء میں شائع کردی لیکن مترجم کے حالات زندگی کسی وجہ سے شائع نہیں ہو سکے۔ یہ اس نسخے کے آخر میں موجود ہے جو کلکتہ کے کاتب مطبع کے پاس رہا ہے۔ آخری صفحے پر تصانیف کی فہرست ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ تک (جب وہ مدرسہ کبیریہ سہسرام کے سربراہ تھے) ۳۵ کتابیں تصنیف و تالیف کر چکے تھے۔ ان میں حسب ذیل تین کتابوں کے نام درج ہیں جن کا ذکر کہیں اور نہیں ملا:

(۶۶) التحقیق المبین لکلمات التنوین ۱۳۳۰ھ

(۶۷) أطیب الاکسیر فی علم التکسیر ۱۳۳۰ھ یہ رسالہ نمبر (۴۰) کا ممکن ہے نقش اول ہو۔

(۶۸) ندوة العلماء ۱۳۳۸ھ

(۶۹) رسالہ:

ملک العلماء کے ایک علمی و دینی رسالے کا مسودہ ان کی رحلت کے بعد بعض اعزہ کو کتب خانے میں ملا تھا۔ یہ رسالہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے شائع ہونے والے رسالہ اشرفیہ میں شائع ہو گیا تھا۔

یہاں ملک العلماء کے مرتب کیے ہوئے ایک اور رسالے کا ذکر نامناسب نہ ہوگا۔

(۷۰) جامع الاقوال فی رویة الهلال: ۱۳۵۷ھ (فقہ)

مسئلہ رویت ہلال، اختلاف مطالع طریق موجب عدم اعتبار خطوط و تار وغیرہ میں علمائے سابق و حال کے تینتیس ۳۳ فتویٰ کا نایاب مجموعہ۔ یہ رسالہ ایک مقدمہ، تین فصول اور ایک خاتمے پر مرتب ہے۔ فصل اول میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا غیر مطبوعہ رسالہ طریق اثبات الهلال ۱۳۲۰ھ جس کی نقل ملک العلماء کے پاس تھی اور جو ۲۶ صفحات پر مشتمل ہے، پیش کیا گیا ہے۔ فصل دوم میں علمائے سابقین کے مطبوعہ فتاووں سے اختلاف مطالع و طریق موجب خطوط و تار کے متعلق استفسارات اور ان کے ارشادات درج کیے گئے ہیں اور فصل سوم میں علمائے عصر سے استفتا کے جوابات ہدیۂ ناظرین کیے گئے ہیں۔ خاتمہ میں شکریہ و شکایت ہے، اس میں استاذی حضرت مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری اجہری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۵۸ھ) سابق استاذ تفسیر مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے رسالہ احسن المقال فی رویة الہلال (پٹنہ، ۱۳۵۷ھ) کا علمی رد ہے اور آخر میں معاصرانہ چشمک اور قدیم رفاقت و بے تکلفی کی وجہ سے جو کچھ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھا تھا اس کا دلچسپ جواب۔ ان کی رحلت کے بعد ان کے صاحبزادے اور میرے بزرگ دوست مولانا سید احمد عروج قادری مرحوم (متوفی ۱۹۸۶ء) نے اسے دوبارہ پٹنہ سے ۱۳۶۶ھ میں چھاپا تو انھوں نے انھی کے لفظوں میں "پہلی اشاعت کی وہ تمام عبارتیں جو ذہنی تھیں اور اصل موضوع سے ان کا کچھ تعلق نہ تھا، اس اشاعت میں نکال دی ہیں"۔

جامع الاقوال کا مسودہ بخط ملک العلماء کتاب خانے میں محفوظ ہے۔ بعض وجوہ کی بنا پر یہ رسالہ شاہ محمود حسین (عرف شاہ بُودا) برادر شاہ حامد حسین سجادہ نشیں درگاہ شاہ ارزاں کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ مطبوعہ شمسی پریس، گورہٹہ پٹنہ سٹی، ۱۳۵۷ھ صفحات ۱۹۱۔

مولانا محمود احمد قادری (مصنف تذکرۂ علمائے اہلسنت) نے ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور میں چار قسطوں میں ایک مضمون ملک العلماء کی خدمت حدیث پر ۱۹۷۹ء میں شائع کیا تھا، مجھے اس کی صرف دو قسطیں دیکھنے کو ملیں۔ اس میں انھوں نے ملک العلماء کی کل تصانیف کی تعداد ایک سو ساٹھ [۱۶۰] لکھی ہے۔ مجھے فی الحال ان کی انھی تصانیف کا علم ہوسکا جن کا ذکر اوپر گزرا۔

اب کچھ ذکر اس کتاب کا ہوتا ہے جو ان کی تصانیف میں سب سے زیادہ اہم ہے اور جس پر عمر کا بڑا حصہ انھوں نے صرف کیا ہے۔

صحیح البہاری

ہندوستان کے مدارس اسلامیہ میں عام طور پر صحاح ستہ، مشکوٰۃ المصابیح اور بلوغ المرام وغیرہ کا درس دیا جاتا ہے، درس نظامی میں بھی یہی کتب احادیث رائج ہیں۔ ان کے مؤلفین شافعی المسلک ہیں اور ان کتابوں میں زیادہ تر وہی احادیث ملتی ہیں جو شافعی مسلک کی مؤید ہیں۔ ان میں "مختلف فیہ مسائل کے متعلق وہی روایات درج کی گئیں ہیں، یا ان کو ترجیح و تقدیم دی گئی ہے جو ان محدثین کے مسلک کے مؤید تھیں۔ مختارات مذہب حنفی کی بنیاد جن اخبار و آثار پر ہے ان کا ذکر نہیں کیا گیا یا کیا گیا تو ردّ و انکار کے ساتھ"[۱] شرحیں اور حواشی بھی انھی کتابوں کے لکھے گئے اور کچھ اردو ترجمے بھی ہوئے تو انھی کتب حدیث کے۔ اس طرح غیر منقسم ہندوستان میں کئی صدیوں تک شافعی علما کے تیار کردہ احادیث کے مجموعوں کی ترویج و اشاعت ہوتی رہی۔

گیارہویں صدی ہجری میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸-۱۰۵۲ھ) شاید پہلے حنفی عالم ہیں جنھوں نے مسلک احناف کی تائید میں ایک مجموعۂ احادیث فتح المنّان فی تائید مذهب النعمان کے نام سے مرتب کیا۔[۲] اس کے بعد علامہ سید مرتضیٰ زبیدی بلگرامی (۱۱۴۵-۱۲۰۵ھ) نے عقود الجواهر المنيفه في ادلة امام ابی حنیفه تصنیف کی۔ یہ دونوں رسالے مسلک حنفی کی تائید میں لکھے گئے۔

خالص محدثانہ انداز میں حنفی نقطۂ نظر سے ہندوستان میں جو پہلا مجموعۂ احادیث مرتب ہوا، وہ علامہ ظہیر احسن شوق نیموی بہاری (۱۲۷۸-۱۳۲۲ھ) کی آثار السنن ہے۔ یہ کتاب ۱۳۱۸ھ میں ۲۱۱ صفحات پر قومی پریس لکھنؤ میں چھپی، افسوس کہ یہ مکمل نہ ہوسکی، کتاب کا خاتمہ باب فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اچانک ختم ہوگیا ہے اس کے بعد کے ابواب وہ لکھنا چاہتے تھے لیکن بوجوہ اس میں تاخیر ہوتی گئی تا آں کہ مؤلف علّام کی وفات ہوگئی۔ یہ مختصر سی کتاب علمائے احناف میں قدر کی نظر سے دیکھی گئی اور میری طالب علمی کے زمانے میں بہار کے مدارس میں ہمارے درس میں شامل تھی، ممکن ہے کہیں کہیں اب بھی پڑھائی جاتی ہو۔

یہ دیکھ کر کہ یہ مختصر سی کتاب ہے اور اس سے احناف کی ضرورت پوری نہیں ہوتی، ملک العلماء فاضل بہار نے احادیث کا سارا ممکن الحصول مجموعہ کھنگال کر صرف وہی احادیث صحیحہ جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا جو مؤید مسلک اہل سنت و احناف ہوں اور فقہ حنفی کا ماخذ و مصدر۔ انھوں نے وہ تمام روایات جمع کیں جن پر مذہب حنفی کی عمارت کھڑی کی گئی ہے اور حتی الامکان فقہ حنفی کا شاید ہی کوئی مسئلہ

۱؎ تقریظ مولانا سید علی اصغر جعفری زینبی

۲؎ مشہور عالم و محدث اور محقق مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی حفظه اللہ کی اطلاع کے مطابق اس کے دو نسخے مؤناتھ بھنجن (اعظم گڑھ) اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ ان صفحات کی کتابت ہو چکی تھی کہ ۱۰ رمضان المبارک/۱۶ مارچ کو ان کی وفات حسرت آیات کی اطلاع آئی رحمه الله رحمة كاملة واسعة۔

الیسار ہا ہو جس کی سند یا استشہاد میں کوئی خبر اور اثر پیش نہیں کی گئی ہو۔

ملک العلماء نے اس کتاب کی جمع و تبویب میں عمر کا خاصا حصہ صرف کیا۔ فقہی ابواب کی ترتیب پر، انھوں نے اسے چھ جلدوں میں مکمل کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس کا نام الجامع الرضوی المعروف بصحیح البہاری[1] رکھا۔ ترتیب اس طرح تھی۔ جلد اول: کتاب العقائد۔ جلد دوم: کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوٰۃ۔ جلد سوم: کتاب الزکوٰۃ، کتاب الحج، کتاب الصوم۔ جلد چہارم: کتاب النکاح تا کتاب الوقف۔ جلد پنجم: کتاب البیوع تا کتاب الغصب۔ جلد ششم: کتاب الشفعہ تا کتاب الفرائض۔ ہر جلد ایک ہزار صفحات پر مرتب کرنے کا خیال تھا۔ جلد اول یعنی کتاب العقائد میں اختلافی مسائل تھے اس لیے اسے پہلے نہ شائع کر کے دوسری اور تیسری جلد جو طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ و حج پر مشتمل تھی شائع کرنے کا منصوبہ فاضل مؤلف نے بنایا، اس لیے کہ عام مسلمانوں کو ان مسائل کی واقفیت کی زیادہ ضرورت ہے۔

صحیح البہاری کی جلد دوم جو طہارت و صلوٰۃ کی احادیث پر مشتمل ہے، آسانی کے لیے چار حصوں میں شائع کی گئی۔ پہلا حصہ یعنی کتاب الطہارۃ ۲۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۲،۲۲۴ احادیث درج ہیں۔ یہ حصہ شیخ غفور بخش کے ابو العلائی الکٹرک پریس آگرہ سے ۱۹۳۱ء میں چھپا۔ بقیہ تین حصے جو کتاب الصلوٰۃ پر مشتمل ہیں، سید منظر علی وسنوی کے برقی پریس، سبزی باغ پٹنہ سے ۱۹۳۲ء میں چھپنے شروع ہوئے اور ۱۹۳۷ء میں اختتام پذیر ہوئے۔ دوسرا حصہ ۲۸۸ صفحات پر مکمل ہوا اس میں ۲،۶۷۶ حدیثیں ہیں۔ تیسرے حصے کے صفحات ۲۱۶ ہیں اور حدیثوں کی تعداد ۲،۳۱۶ ہے۔ چوتھے حصے کے صفحات کی تعداد ۲۳۹ ہے اور یہ ۱،۸۹۴ احادیث پر مشتمل ہے۔ مکمل جلد کے صفحات ۹۶۰ ہیں اور احادیث کی مجموعی تعداد ۹،۲۸۷ تک جا پہنچی ہے مختصر لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں صحیح البہاری کی مطبوعہ جلد تقریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور احادیث کی تعداد دس ہزار کے قریب ہے۔

مقدمہ جو ۲۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے ہر طرح قابل قدر ہے۔ اس میں اصول حدیث کے ضروری فوائد ۲۲ فصلوں میں لکھے گئے ہیں جن میں نہایت قیمتی علمی معلومات درج ہیں، جن کا جاننا حدیث شریف کے مطالعہ کرنے والوں کے لیے بیحد ضروری ہے۔ مقدمہ تحریر کرتے وقت مؤلف علام کے پیش نظر اصول حدیث کی امہات کتب تھیں لیکن سب سے زیادہ استفادہ انھوں نے اعلیٰ حضرت کے ان تفردات سے کیا ہے جنھیں برسوں پہلے انھوں نے بڑی توجہ وانہماک سے جمع کر کے الافادات الرضویہ کے نام سے مرتب فرمایا تھا۔

صحیح البہاری کی اشاعت کے بعد اسے عظیم الشان علمی و دینی کارنامہ قرار دیا گیا اور ہر مدرسۂ فکر کے لوگوں نے اس کتاب کی پذیرائی کی۔ علما نے اس پر تقریظات لکھیں، اور علمی و دینی اخبارات و رسائل میں بہت اچھے تبصرے شائع ہوئے۔ مولانا حکیم سید الرحمٰن خاں تلمیذ رشید اعلیٰ حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی، مولانا عبد القدیر پروفیسر حدیث و صدر شعبۂ دینیات جامعۂ عثمانیہ، مولانا سید شاہ محی الدین زیب سجادہ علیہ مجیبیہ امیر شریعت صوبہ بہار، مولانا حیدر شریف مہتمم امداد المعارف مدرسۂ نظامیہ

---

[1] جلد اول (کتاب العقائد) کے اس نسخے پر جو بخط مصنف ہے، جلی قلم سے نام سنن الرضوی لکھا ہوا ہے، ممکن ہے پہلے یہی نام رکھا ہو لیکن جب کام زیادہ پھیلا تو "سنن" پر "جامع" کو ترجیح دے کر مؤلف رحمہ نے نام الجامع الرضوی رکھ دیا ہو۔ جلد اول کا مسودہ بخط مؤلف رحمۃ اللہ علیہ راقم کے ذاتی کتب خانے میں محفوظ ہے۔ صفحات ۲۶۱، سطور ۲۱ فی صفحہ۔ اس میں تقریباً ۷۰۰ ابواب ہیں اور احادیث کی تعداد کا تخمینہ تین ہزار کے قریب ہے۔ اس جلد کی ترتیب کی ابتدا ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ کو ہوئی۔

حیدرآباد، مولانا سید حیدر ولی اللہ قادری ناظم دار العلوم لطیفیہ خانقاہ حضرت قطب ویلور، مدراس، مولانا شاہ عز الدین پھلواروی، ادیب دار العلوم ندوۃ العلما لکھنو، مولانا شاہ محمد حبیب الحق سجادہ نشین خانقاہ عمادیہ منگل تالاب پٹنہ، مولانا سید علی اصغر جعفری زینبی صدر مدرس مدرسۂ اصلاح المسلمین پٹنہ اور کچھ دوسرے علمانے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کو زبردست خراج تحسین ادا کی۔ مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبد الماجد دریا بادی، مولانا ثناء اللہ امرت سری، حکیم معراج احمد امرت سری نے علی الترتیب معارف، سچ، اہل حدیث اور الفقیہ میں بہت اچھے تبصرے لکھے اور اس کتاب کو علم حدیث و فقہ حنفی کی بہت مفید خدمت بتائی۔ حضرت مولانا شاہ سلیمان چشتی قادری پھلواروی، حافظ ملت حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث بانیِ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی اور مولانا سعید احمد اکبر آبادی تلمیذ رشید حضرت مولانا انور شاہ کشمیری صدر شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، کتاب کی قدر و قیمت کے معترف اور اس کے مؤلف کی تعریف میں رطب اللسان رہے۔

صحیح البہاری آج سے نصف صدی پہلے شائع ہوئی تھی۔ اس کے نسخے کمیاب ہی نہیں اب نایاب ہوگئے تھے۔ دوسرے اڈیشن شائع کرنے کی عرصے سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی لیکن کل امر مرھون باوقاتہ احادیث نبوی کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی سعادت، یعنی بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً (بخاری) والے ارشادِ گرامی کی تعمیل، پاکستان کے چند عزیز کرم فرما حضرات کے لیے مقدر ہو چکی تھی، جن کی توجہ و عنایت سے یہ کتاب دوبارہ شائع ہو کر منظرِ عام پر آرہی ہے۔ خدا انھیں جزائے خیر دے اور انھیں توانا و تندرست رکھے کہ وہ بدستور دینی و علمی خدمات انجام دیتے رہیں۔

یہ چند صفحات مصنفِ علام ملک العلماء فاضل بہار پر (بعض حضرات کی فرمائش پر) جن میں صرف اُن کی زندگی اور تصانیف پر گفتگو کی گئی ہے، ارتجالاً لکھ دیے گئے ہیں، یہ اوراق ان شاء اللہ ایک مکمل سوانح عمری کے لیے، جس کی ترتیب و اشاعت کی ضرورت ہے، پیش خیمہ ثابت ہوں گے۔

یکم رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ
۷؍ مارچ ۱۹۹۲ء
ناظر منزل ۴/۲۸۶ امیر نشان روڈ
علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲ (ہندوستان)

مختار الدین احمد
سابق صدر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

کتاب کی طباعت میں قریب ۸۵ ہزار روپیے خرچ ہوئے۔ ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب (حیدرآباد) نے دو ہزار۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب (سکھر) نے پانچ ہزار۔ سعید احمد پیرزادہ صاحب (لندن) نے ساڑھے چار ہزار۔ مولانا عبد الحکیم قادری صاحب (لاہور) نے دس ہزار۔ مولانا وجاہت رسول صاحب (کراچی) نے پانچ ہزار دیے بقیہ رقم حیدرآباد (سندھ) کی ایک جماعت نے خرچ کی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ فی الدارین احسن الجزاء۔

فہرس المضامین الواقعۃ فی جامع الرضوی المعروف بصحیح البہاری

فہرس المضامین الواقعة فی الحصة الثانیة من جامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری

كتاب المساجد ٣٠٤

ابواب ما نهى عنه المساجد ٣٢٤

ابواب مکروهات الصلاة ۴۸۹

ابواب ما يقطع الصلاة ۵۰۶

ابواب ما لا يقطع الصلاة ۵۰۸

فهرس المضامين الواقعة فى جامع الرضوى المعروف بصحيح البخارى

فہرس المضامین الواقعہ فی الحصۃ الرابعۃ للجلد الثانی من مجلدات صحیح البخاری

ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا

الحمد للہ تعالی الوہاب الذی من علی عبدہ الضعیف بطبع ہذا الکتاب المستطاب النافع لاولی الالباب وہو

المجلد الثانی من

جامع الرضوی

المعروف بہ

بصحیح البہاری

من اجل تالیفات

ملک العلماء الفاضل البہاری مولانا المولوی محمد ظفر الدین القادری الرضوی المجددی دامت فیوضہم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

له
الحمد لله المسلسل احسانه ÷ المتصل انعامه ÷ غير منقطع ولا مقطوع فضله واكرامه ÷ ذكره
سند من لا سند له ÷ واسمه احد من لا احد له ÷ وافضل الصلوت العوالى النزول ÷
واكمل السلام المتواتر الموصول ÷ على اجل مرسل ÷ كشاف كل معضل ÷ العزيز لا عز المعز
الجبيب ÷ الفرد فى وصل كل غريب ÷ فضله الحسن مشهور مستفيض ÷ وبالاستناد اليه
يعود صحيحا كل مريض ÷ قد جاء جوده المزيد ÷ فى متصل الاسانيد ÷ بل كل فضل اليه
مسند ÷ عنه يروى واليه يرد ÷ فسموط فضائله العلية ÷ مسلسلات بالاولية ÷ وكل
درجيد من بحره مستخرج ÷ وكل مدرج فى رسائليه مدرج ÷ فهو المخرج من كل حرج ÷
وهو الجامع ÷ وله الجوامع ÷ علمه مرفوع وحديثه مسموع ÷ ومتابعه مشفوع ÷ والامر عنه
موضوع ÷ وغيره من الشفاعة مقبله ممنوع ÷ فاليه الاسناد فى محشر الصفوف ولم الموقف
على رائه موقوف ÷ حوضه المورود ÷ لكل وارد مسعود ÷ فيا فوز من هو منهل ومعلول ÷ نبه
كل علة من معلل تزول ÷ حزبه المعتبر ÷ والشذوذ عنه منكر ÷ وطريق الشاذ الى شواظ سقر
حافظ الامة ÷ من الامور المدلهمة ÷ الذاب عنا كل تلبيس وتدليس ÷ والجابر لقلب بائس
مضطرب من عذاب بئيس ÷ الحاكم الحجة الشاهد البشير ÷ معجم فى مدحه كل بيان
وتقرير ÷ علوه لا يدرك ÷ وما عليه مستدرك ÷ مقبوله يقبل ومتروكه يترك ÷ تعدد طرق
الضعيف اليه ÷ ثمن ستة الصحاح التعطف عليه ÷ فيجبر باعتضاده قلبه الجريح ÷ ويرتقى
من ضعفه الى درجة الصحيح ÷ مدار اسانيد الجود والاكرام ÷ منتهى سلاسل الانبياء الكرام
صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم ÷ ملاء افاق السماء واطراف العالم ÷ وعلى اله وصحبه ÷ وكل

له خطبة عربية
اعلاحجا بحنا
نفعنا الله ببركات
الشيخ رضي الله عنه
بمنه غفله

صالح من رجاله وحزبه ÷ رواة علمه ودعاة شرعه ووعاة ادبه ÷ وعلى كل من له وجادة
ومناولة ÷ من افضال الوصلة الدارة المتواصلة ÷ بحسن ضبط محفوظ النظام ÷ من دون
وهم ولا ايهام ÷ ولا اختلاط بالاعداء اللئام ÷ ما روى خبر وحوى اجازة ÷ وغلب حقيقة الكلام
مجازة ÷ امين ÷ امين ÷ اله الحق امين ÷ **اما بعد** فيقول العبد الضعيف المفتقر الى رحمة
الله القوى ÷ ابو المرتضى محمد ظفر الدين القادرى الرضوى ÷ البهارى العظيم آبادى المجيبى غفر
له وحقق امله ÷ هذا مجلد ثان من المجلدات الصحاح الست لجامع الرضوى المعروف به صحيح
البهارى الذى اردت جمعه وترتيبه ÷ وتاليفه وتبويبه ÷ حاويا لعقائد اهل السنّة و
الجماعة ÷ وكافيا لفروع امام الائمة ÷ مالك الازمة ÷ امامنا الاعظم ÷ ابى حنيفة النعمان
ابن ثابت ÷ جعلنا الله ببركته ممن يثبتهم الله بالقول الثابت ÷ **فالمجلد الاول** فى
العقائد يشتمل على ايات واحاديث تتعلق بذات الله تعالى وصفاته واسمائه وما يجوز له
وما يمتنع عليه وكتبه وانبيائه لا سيما سيد المرسلين ÷ قائد الغر المحجلين ÷ عروس مملكة رب
العالمين ÷ صلى الله تعالى عليه وعليهم اجمعين ÷ وملائكته واوليائه ÷ والخلافة وخلفائه ÷
والعلم وعلمائه ÷ واليوم الاخر يوم البعث والنشور ولقائه ÷ وما يكون فيه لاحبائه واعدائه
والمجلد الثانى يشتمل على ايات واحاديث تتعلق بكتب الطهارة والصلاة **والمجلد الثالث**
يحتوى ايات واحاديث كتب الزكوة والصوم والحج **والمجلد الرابع** يتضمن كتب النكاح
والرضاع والطلاق والعتق والايمان والحدود والسير واللقيط واللقطة والاباق والمفقود و
الشركة والوقف **والمجلد الخامس** يجمع كتب البيوع والصرف والكفالة والحوالة والقضاء
والشهادة والرجوع عن الشهادة والوكالة والدعوى والاقرار والصلح والمضاربة والوديعة
والعارية والهبة والاجارة والمكاتب والولاء والاكراه والحجر والماذون والغصب **والمجلد
السادس** يكتنف احاديث كتب الشفعة والقسمة والمزارعة والمساقاة والذبائح و
الاضحية والحظر والاباحة واحياء الاموات والاشربة والصيد والرهن والجنايات والديات
والمعاقل والوصايا والخنثى والفرائض ÷ ولنقدم قبل الشروع فى المقصود مقدمة تشتمل فوائد
التقطتها من تصانيف العلماء لا سيما سيدى وملاذى ÷ شيخى واستاذى شيخ الاسلام والمسلمين
وارث علوم سيد المرسلين ÷ مؤيد الملة الطاهرة ÷ مجدد المائة الحاضرة ÷ مولانا
الشاه احمد رضا خان القادرى البركاتى البريلوى ÷ نفعنا الله ببركاته فى الدنيا والاخرة

الفائدة الاولى هذه المجلدات وان كانت فی بادی الرای مثل الصحاح الست صحیح البخاری ومسلم وجامع الترمذی وسنن ابی داود والنسائی وابن ماجة وغیرها من الکتب المشهورة یشتمل علی احادیث صحاح وحسان وضعاف کما صرح به الشیخ المحقق مولانا عبد الحق المحدث الدهلوی فی مقدمة اشعة اللمعات " درین کتب ستة اقسام احادیث از صحاح وحسان وضعاف موجود ست وتسمیه آن بصحاح ستة بطریق تغلیب ست آه لکن لا یخفی علی بالغ النظر وعمقه ان احادیث الکتاب اما صحاح او حسان لما صرح العلماء ان الحدیث المروی من طرق ضعیفة یصل الی درجة الحسن کما سیاتی فلما وصل الحدیث الضعیف بکثرة الطرق الی درجة الحسن لم یبق ضعیف اصلا ولذا لم ال جهدا فی تکثیر طرق الاحادیث ما استطعت لیرتقی الضعیف الی درجة الحسن والحسن الی الصحیح کما صرح به العلامة ابن حجر العسقلانی فی نخبة الفکر ونزهة النظر حیث قال وبکثرة طرقه یصحح (ای یحکم علیه بانه صحیح) وانما یحکم له بالصحة عند تعدد الطرق لان للصورة المجموعة قوة تجبر القدر الذی قصر به ضبط راوی الحسن عن راوی الصحیح ومن ثم یطلق الصحة علی الاسناد الذی یکون حسنا لذاته لو تفرد اذا تعدد اه علی ان الاحادیث کلها معتضد بعمل اهل العلم. **الفائدة الثانیة** اصحابنا العظام الحنفیة الکرام اشد اتباعا للحدیث واکثر استدلالا به کما لا یخفی علی من طالع کتب الجدل المهذب حیث استدلت الحنفیة بالحدیث وقال غیرهم برائهم والشغف بالحدیث قد اضطرهم الی قبول المراسیل وتقدیم الحدیث الضعیف علی رائهم قال الملا علی القاری علیه رحمة الله الباری فی شرح النقایة اعلم ان علماءنا رحمهم الله تعالی اکثر اتباعا للسنة من غیرهم وذلک انهم تبعوا السلف فی قبول المرسل معتقدین انه کالمسند فی المعتمد مع الاجماع علی قبول مراسیل الصحابة من غیر النزاع قال الطبری اجمع العلماء علی قبول المرسل ولم یات عن احد منهم انکاره الی راس المائتین قال الراوی کانه الشافعی واشار الی ذلک الحافظ ابو عمرو بن عبد البر فی التمهید فمن نسب اصحابنا الی مخالفة السنة واعتبار الرای والمقائسة فقد اخطا خطا عظیما لان الحدیث الموقوف عن الصحابة مقدم علی القیاس عندنا وکذا الحدیث الضعیف فمن خالفنا فیما ذکرنا فهو من رایه الفاسد وقیاسه الکاسد والحاصل ان المرسل حجة عند الجمهور ومنهم الامام مالک ونقل الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی فی التحقیق عن احمد وروی الخطیب فی کتاب الجامع انه قال ربما کان المرسل اقوی من المسند وجزم بذلک عیسی بن ابان من اصحابنا

وطائفة من اصحاب مالك ان المرسلات اولى من المسندات ووجهه ان من اسند لك فقد
احالك على البحث عن احوال من سماه لك ومن ارسل من الائمة حديثا مع علمه ودينه وثقته
فقد قطع لك على صحته وكفاك النظر وقالت طائفة من اصحابنا واصحاب مالك لسنا نقول
ان المرسل اقوى من المسند ولكنهما سواء فى وجوب الحجة واستدلوا بان السلف ارسلوا و
وصلوا واسندوا فلم يعب واحد منهم على صاحبه شيئا من ذلك ثم رد الشافعى المرسل
الا ان يجئ من وجه اخر مسندا او مرسلا ارسله واحد من غير رجال الاول او اعتضد بقول
الصحابى او بقول اكثر اهل العلم او كان المرسل لا يرسل الا عن عدل وقال فيه ثم اعلم ان
المتاخرين اصطلحوا على تقسيم الحديث الى صحيح وحسن وضعيف ومرسل ومنقطع ومعضل
وغير ذلك من الانواع المعروفة فى اصول الحديث ثم ردوا من ذلك المرسل وما يليه واما
المتقدمون من السلف فلم يردوا شيئا من ذلك كما فعل الامام مالك فى موطاه كذلك
وذلك لعدم الفرق عندهم بين المرسل والصحيح والحسن ويطلقون المرسل على المنقطع وعلى
المعضل فاذا رأى مخالفنا انا قد احتججنا باحاديث مرسلة اطلق عليها انها ضعيفة على
اصطلاحهم نسبنا الى العمل بالحديث الضعيف المعارض للحديث الصحيح او الحسن بزعمه
اه مختصرا **الفائدة الثالثة** فى مراتب الحديث واحكامها اعلى المراتب الصحيح لذاته
ثم الصحيح لغيره ثم الحسن لذاته ثم الحسن لغيره فهذه الاقسام الاربعة محتج بها مطلقا
ثم الضعيف بالضعف القريب وهذا صالح بالمتابعات والشواهد فيتقوى بالجابر حتى يرتقى درجة
الحسن لغيره بل الصحيح لغيره فيصح الاحتجاج به فى الاحكام والا يقبل فى الفضائل ثم الضعيف
بضعف قوى ووهن شديد كفسق الراوى لكن ما بلغ فى حد الكذب فهذا لا يحتج به فى الاحكام
واما فى الفضائل فعلى المذهب الراجح مطلقا وعند البعض يقبل بعد الانجبار بتعدد المخارج و
تنوع الطرق ثم بعده فى الدرجة السابعة الحديث المطروح الذى مداره على الوضاع الكذاب
او المتهم بالكذب ثم بعدها الموضوع وهذا لا يصلح للحجة لا فى الفضائل ولا فى غيرها من
الابواب بل الحق ان القول بانه حديث لا يجوز الا توسعة ومجازا بل هو مجعول ومفترى و
العياذ بالله تعالى **الفائدة الرابعة** الحديث المروى من طرق ضعيفة يصل الى درجة
الحسن قال الملا على القارى فى المرقاة اخر الفصل الثانى من باب ما لا يجوز العمل فى الصلاة
تعدد الطرق يبلغ الحديث الضعيف الى حد الحسن وقال فى اخر الموضوعات تعدد الطرق ولو

ضعفت يرتقی الحديث الی الحسن وقال المحقق علی الاطلاق الامام ابن الهمام فی فتح القدير
فی مسئلة السجود علی کور عمامته وثم تضعيف کلها کانت حسنة لتعدد الطرق وکثرتها وقال
فيه فی مسئلة التنفل بعد المغرب جاز فی الحسن ان يرتفع الی الصحة اذا کثرت طرقه و
الضعيف يصير حجة بذلك لان تعدده قرينة علی ثبوته فی نفس الامر وقال الامام
عبد الوهاب الشعرانی فی ميزان الشريعة الکبری فی الفصل الثالث من فصول
الاجوبة عن الامام ابی حنيفة رضی الله عنه قد احتج جمهور المحدثين بالحديث الضعيف
اذا کثرت طرقه والحقوه بالصحيح تارة وبالحسن اخری وهذا النوع من الضعيف يوجد
کثيرا فی کتاب السنن الکبری للبيهقی التی الفها بقصد الاحتجاج لاقوال الائمة و
اقوال اصحابهم وقال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة فی حديث التوسعة علی
العيال يوم العاشوراء نقلا عن الامام ابی بکر البيهقی هذه الاسانيد وان کانت
ضعيفة لکنها اذا ضم بعضها الی بعض احدثت قوة وقال الامام الجليل الجلال السيوطی
فی التعقبات باب المناقب تحت حديث النظر الی وجه علی عبادة المتروك او المنکر اذا
تعددت طرقه ارتقی الی درجة الضعيف الغريب بل ربما ارتقی الی الحسن **الفائدة**
الخامسة يکفی لقوة الحديث سند ان قال فی التيسير ضعيف لضعف عمرو بن واقد
لکنه يقوی بوروده من طريقين وفيه تحت حديث اکرموا المعزی وامسحوا برغامها
فانها من دواب الجنة ضعيف لکون يزيد النوفلی ثم ذکر له شاهدا برواية ابی سعيد
الخدری وقال اسناده ضعيف لکنه يجبره ما قبله فيتعاضدان وفيه وفی السراج المنير
وقد ذکر حديث اکرموا العلماء فانهم ورثة الانبياء من طريقين فکتب تحت الطريق
الاولی ضعيف لکنه يقويه ما بعده وتحت الطريق الثانية ضعيف لضعف الضحاك بن
حجرة لکن يعضده ما قبله **الفائدة السادسة** الحديث الضعيف يکون قويا
بعمل اهل العلم قال الملا علی القاری فی المرقاة اول الفصل الثانی من باب ما علی المأموم
من المتابعة رواه الترمذی وقال غريب والعمل علی هذا عند اهل العلم قال النووی اسناده
ضعيف نقله ميرك فکان الترمذی يريد تقوية الحديث بعمل اهل العلم والعلم عند الله
تعالی کما قال الشيخ محی الدين ابن العربی انه بلغنی عن النبی صلی الله عليه وسلم انه من قال
لا اله الا الله سبعين الفا غفر الله تعالی له ومن قيل له غفر له ايضا فکنت ذکرت التهليلة

بالعد والمروی من غیر ان انوی لاخذ بالخصوص فحضرت طعاما مع بعض الاصحاب وفیهم
شاب مشهور بالکشف فاذا هو فی اثناء الاکل اظهر البکاء فسألته عن السبب فقال اری
امی فی العذاب فوهبت فی باطنی ثواب التهلیلة المذکورة لها فضحك فقال انی اراها الآن
فی حسن المآب فقال الشیخ فعرفت صحة الحدیث بصحة کشفه وصحة کشفه بصحة الحدیث
وقال الامام السیوطی فی التعقبات باب الصلاة تحت حدیث صلوٰة التسبیح نقلا عن
الامام البیهقی تداولها الصالحون بعضهم عن بعض وفی ذلك تقویة للحدیث المرفوع
وفیه تحت حدیث من جمع بین الصلاتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر اخرجه
الترمذی وقال حسین ضعفه احمد وغیره والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم فاشار
بذلك الی ان الحدیث اعتضد بقول اهل العلم وقد صرح غیر واحد بان من دلیل صحة الحدیث
قول اهل العلم به وان لم یکن له اسناد یعتمد علی مثله اهـ هذه اقوال العلماء فی احادیث الاحکام
فما ظنك باحادیث الفضائل **الفائدة السابعة** قد یکون الحدیث ضعیفا غایته
الضعف من حیث السند لکن یصلح للعمل بتجربة العلماء والصلحاء فقد روی الحاکم من
طریق عمر بن هارون البلخی عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه
وسلم اذا کانت لك حاجة فصل اثنتی عشرة رکعة لیلا او نهارا وتتشهد علی کل رکعتین و
بعد التشهد الاخیر احمد الله وصل علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم اسجد واقرء فی السجدة
الفاتحة سبعا وآیة الکرسی سبعا ولا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو
علی کل شیء قدیر عشرا ثم قل اللهم انی اسألك بمعاقد العز من عرشك ومنتهی الرحمة
من کتابك واسمك الاعظم وجدك الاعلی وکلماتك التامة ثم سل حاجتك وارفع
راسك من السجدة وسلم ولا تعلموا السفهاء فانهم یدعون بها فیستجابون هذا الحدیث
فیه عمر بن هارون قد تکلم فیه فقال احمد والنسائی متروك الحدیث وقال الامام علی بن
المدینی والدارقطنی ضعیف اشد الضعف وقال صالح کذاب وقال یحیی بن معین لا شیء
کذاب خبیث ذکر کل ذلك فی المیزان وقال الامام حافظ الشان فی التقریب متروك و
کان حافظا وقال الذهبی کان من اوعیة العلم علی ضعفه وکثرة مناکیره وما اظنه ممن
یتعمد الباطل وقال فی تذکرة الحفاظ لا ریب فی ضعفه وقال الحافظ عبد العظیم المنذری
فی کتاب الترغیب فی صلاة الحاجة بعد نقل هذا الحدیث قد تفرد به عمر بن هارون البلخی

وهو متروك متهم اثنى عليه ابن مهدى وحده فيما اعلمه افاده حضرة الشيخ نفعنا الله ببركاته بل
اختلفت الرواية عن ابن مهدى ايضا فقال فى الميزان قال ابن مهدى واحمد والنسائى متروك
الحديث ثم قال وقال ابن حبان كان ابن مهدى حسن الرأى فى عمر بن هارون اه ومع ذلك قال
احمد بن حرب قد جربته فوجدته حقا وقال ابراهيم بن على الديلى قد جربته فوجدته حقا وقال الحافظ
المنذرى الاعتماد فى مثل هذا على التجربة لا على الاسناد" قال الحاكم قال لنا ابو زكريا قد جربته
فوجدته حقا ثم قال وقد جربته فوجدته حقا **الفائدة الثامنة** قد يكتفى بذكر الحديث
فى كتب العلماء بلا سند ايضا وهذا الذكر فقط يكون اعتمادا له فقد ذكره الامام ابو محمد
عبد الله بن على اللخمى الاندلسى المتوفى سنة ٦٦٠ فى كتابه اقتباس الانوار والتماس الازهار
ان امير المؤمنين الفاروق الاعظم رضى الله عنه اتى النبى صلى الله عليه وسلم بعد وفاته
وقال بابى انت وامى يا رسول الله لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان اقسم بحياتك
دون سائر الانبياء ولقد بلغ من فضيلتك عنده ان اقسم بتراب قدميك فقال لا اقسم
بهذا البلد ثم ذكره الامام محمد بن الحاج العبدرى المالكى المتوفى سنة ٧٣٠ فى المدخل ثم العلامة
ابو العباس القصار فى شرح البردة نقلا عن اقتباس الانوار ثم ذكر العلامة احمد القسطلانى
فى المواهب اللدنية وعزا الى شرح البردة للقصار والمدخل ثم ذكر العلامة الشهاب الخفاجى
فى نسيم الرياض والشيخ المحقق المحدث الدهلوى فى مدارج النبوة ذكر هذا الحديث تحت
الاية الكريمة لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد ونص النسيم فى الفصل الرابع من
الباب الاول هكذا قد قالوا ان هذا القسم داخل فى تعظيمه صلى الله عليه وسلم من القسم بذاته
وحياته كما اشار اليه عمر رضى الله عنه بقوله بابى انت وامى يا رسول الله قد بلغت من الفضيلة
عنده ان اقسم بتراب قدميك فقال لا اقسم بهذا البلد وقال الامام السيوطى فى مناهل
الصفا فى تخريج احاديث الشفا لم اجده فى شئ من كتب الاثر لكن صاحب اقتباس الانوار وابن
الحاج فى مدخله ذكراه فى ضمن حديث طويل وكفى بذلك سندا لمثله فانه ليس مما يتعلق
بالاحكام" **الفائدة التاسعة** قول المحدثين لا يصح فى هذا الباب شئ لا ينافى الحجية
قال الامام محمد بن محمد بن امير الحاج الحلبى فى الحلية شرح المنية فى مسئلة المسح بالمنديل
بعد الوضوء قول الترمذى لا يصح عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الباب شئ لا ينفى وجود الحسن
ونحوه والمطلوب لا يتوقف ثبوته على الصحيح بل كما يثبت به يثبت بالحسن ايضا وفيه اخر

صفة الصلاة تبيل فصل ما يكره فعله فی الصلاة علی المشئ علی مقتضی الاصطلاح الحديثی لا يلزم من نفی الصحة نفی الثبوت علی وجه الحسن" وقال الامام ابن حجر المكی فی الصواعق المحرقة فی حديث التوسعة علی العيال يوم العاشوراء فی اخر الفصل الاول من الباب الحادی عشر قبيل الفصل الثانی "قول احمد انه حديث لا يصح ای لذاته فلا ينفی كونه حسنا لغيره والحسن لغيره يحتج به كما بين فی الحديث" وقال الامام ابن حجر العسقلانی فی تخريج احاديث اذكار النووی "من نفی الصحة لا ينتفی الحسن" وقال فی نزهة النظر شرح نخبة الفكر هذا القسم من الحسن مشارك للصحيح فی الاحتجاج به وانكان دونه" وقال مولانا علی القاری فی موضوعات الكبير لا يصح لا ينافی الحسن" وقال سيدی نور الدين السمهودی فی جواهر العقدين فی فضل الشرفين قد يكون غير صحيح وهو صالح للاحتجاج به اذ الحسن رتبة بين الصحيح والضعيف وكان النبی صلی الله عليه وسلم ينهی ان ينتعل الرجل قائما رواه الترمذی عن جابر والنس وقال كلا الحديثين لا يصح عند اهل الحديث" افاد العلامة الباقی الزرقانی فی شرح المواهب فی المقصد الثالث من النوع الثانی فی ذكر نعله صلی الله عليه وسلم نفيه الصحة لا ينافی انه حسن كما علم" ونقل فی المرقاة عن المحقق علی الاطلاق رحمهما الله تعالی وقول من يقول فی حديث انه لم يصح ان سلم لم يقدح لان الحجية لا يتوقف علی الصحة بل الحسن كاف" وقال الشيخ المحقق عبد الحق المحدث الدهلوی "حكم ! صحت كردن بحسب اصطلاح محدثين غرابت ندارد چه صحت در حديث چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلی است و دائره آن تنگ تر جميع احاديث كه در كتب مذكور است حتی درين شش كتاب كه انرا صحاح سته گويند هم باصطلاح ايشان صحيح نيست بلكه تسميه انها صحاح باعتبار تغليب است"

الفائدة العاشرة

بون بعيد بين عدم الصحة والموضوعية قال الامام بدر الدين الزركشی فی كتاب النكت علی ابن الصلاح والامام جلال الدين السيوطی فی اللالی المصنوعة والعلامة علی بن محمد الكنانی فی تنزيه الشريعة المرفوعة عن الاخبار الشنيعة الموضوعة والعلامة محمد طاهر الفتنی فی خاتمة مجمع البحار "بين قولنا لم يصح وقولنا موضوع بون كبير فان الوضع اثبات الكذب والاختلاق وقولنا لم يصح لا يلزم منه اثبات العدم وانما هو اخبار عن عدم الثبوت وفرق بين الامرين" وزاد فی التنزيه "وهذا يجيئ فی كل حديث قال فيه ابن الجوزی لا يصح ونحوه" وقال الامام ابن حجر العسقلانی فی القول المسدد فی الذب عن مسند احمد "لا يلزم من كون الحديث لم يصح ان يكون موضوعا" وقال الامام السيوطی فی

التعقبات على الموضوعات اكثر ما حكم الذهبي على هذا الحديث انه قال متن لين بصحيح وهذا صادق بضعفه" وقال الملا علي القاري في الموضوعات تحت احاديث العقل لا يلزم من عدم الصحة وجود الوضع كما لا يخفى وفيه بعد ذكر حديث الاكتحال يوم العاشوراء" وقول الامام احمد لا يصح هذا الحديث قلت لا يلزم من عدم صحته ثبوت وضعه غايته انه ضعيف" وقال العلامة الطاهر في مجمع تذكرة الموضوعات عن الامام ابن حجر العسقلاني "ان لفظ لا يثبت الوضع فان الثابت يشمل الصحيح فقط والضعيف دونه" وقال على القارى في آخر موضوعات الكبير بعد ذكر حديث البطيخ قبل الطعام يغسل البطن غسلا ويذهب بالداء اصلا وقول ابن عساكر شاذ لا يصح هو يفيد انه غير موضوع كما لا يخفى" **الفائدة الحادية عشر** لو تنزلنا التنزل التام في مثل هذا المقام وسلمنا ان معنى قولهم لا يصح في هذا الباب شئ ان ما ذكروه موضوع باطل لكن لا يخفى ان الموضوعية عدم الحديث لا حديث العدم فمفاده انه لم يرد في هذا الباب شئ من الحديث فلا بد ان يعرض على القواعد الشرعية فان ثبتت حرمته يكون ممنوعا والا يبقى على الاباحة الاصلية ويكون مستحنا بالنية الحسنة كما هو شان المباحات جميعا كما نص عليه في الاشباه من القاعدة الاولى هكذا اما المباحات فانها تختلف صفتها باعتبار ما قصدت لاجله" وقال السيد احمد الطحطاوي المصري في حاشية الدر المختار تحت قوله اما الموضوع فلا يجوز العمل به بحال اي حيث كان مخالفا للقواعد الشرعية اما اذا كان داخلا في اصل عام فلا مانع منه لا لجعله حديثا بل لدخوله تحت الاصل العام وقد صرح العلماء باجازة الفعل مع اظهار الوضع و البطلان لحديث ورد فيه" وقال العلامة السخاوي في المقاصد الحسنة حديث لبس الخرقة الصوفية وكون الحسن البصري لبسها من علي قال ابن دحية وابن الصلاح انه باطل وكذا قال شيخنا انه ليس في شئ من طرقها ما يثبت ولم يرد في خبر صحيح ولا حسن ولا ضعيف ان النبي صلى الله عليه وسلم البس الخرقة المتعارفة بين الصوفية لاحد من اصحابه ولا امر احدا من اصحابه لفعل ذلك وكل ما يروى صريحا في ذلك باطل ثم ان ائمة الحديث لم يثبتوا للحسن سماعا من علي فضلا عن ان يلبسه الخرقة ولم ينفرد شيخنا بهذا بل سبقه اليه جماعة حتى من لبسها والبسها كالدمياطي والذهبي والهكاري وابي حيان والعلائي ومغلطائي و العراقي وابن الملقن والابناسي والبرهان الحلبي وابن ناصر الدين هذا مع الباسي اياها لجماعة من اعيان المتصوفة امتثالا لالزامهم لي بذلك حتى تجاه الكعبة المشرفة تبركا

بذكر الصلحين واتتفاء لمن اثبته من الحفاظ المعتمدين" اھ بتلخيص فهولاء العلماء العظام
والفضلاء الكرام يلبسون الخرقة ويُلبسونها مع علمهم بان حديث الخرقة موضوع .
باطل افاد حضرة الشيخ نفعنا الله ببركاته هذا انكار المحدثين على مبلغ علمهم وهم محذورون
فيه والحق اثبات السماع فقد اثبته المحققون من العلماء وصنف خاتم الحفاظ الامام
جلال الدين السيوطي في هذا الباب رسالة مستقلة سماها اتحاف الفرقة بوصل الخرقة وقال فيه
اثبته جماعة وهو الراجح عندي بوجوه وقد رجحه ايضا الحافظ ضياء الدين المقدسي في المختارة
وتبعه الحافظ ابن حجر في اطراف المختارة ثم ذكر دلائل الترجيح الى ان قال قال الامام ابن حجر و
في مسند ابي يعلى حدثنا جويرية بن اشرس قال اخبرنا عقبة بن ابي الصهباء الباهلي قال سمعت
الحسن يقول سمعت عليا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل امتي مثل المطر الحديث
وقال شيخ مشائخنا محمد بن حسن بن الصير في هذا الحديث نص صريح في سماع الحسن من .
علي ورجاله ثقات فالجويرية وثقه ابن حبان والعقبة وثقه الامام احمد ويحيى ابن
معين اھ وقال العلامة الطاهر الفتني في اخر مجمع بحار الانوار من شم الورد ولم يصل
على نقد جفاني وهو باطل كذب وكذا من شم الورد الاحمر الخ[له] قد كتبت في شان الصلوٰة
على النبي صلى الله عليه وسلم عند شم الطيب لشيخنا الشيخ على المتقي قدس سره هل له اصل فكتب
الجواب عن شيخنا الشيخ ابن حجر قدس سره او غيره بما نصه اما الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم
عند ذلك ونحوه فلا اصل لها ومع ذلك فلا كراهة عندنا اھ ملخصا ثم قال اما من استيقظ
عند اخذ الطيب او شمه الى ما كان عليه صلى الله عليه وسلم من محبته الطيب والاكثار
منه فتذكر ذلك الخلق العظيم فصلى عليه صلى الله عليه وسلم حينئذ لما وقر في قلبه من جلالته
واستحقاقه وعلى كل امته ان يلحظوه بعين نهاية الاجلال عند رؤية شيء من اثاره او ما
يدل عليها فهذا لا كراهة في حقه فضلا عن الحرمة بل هو آت بما فيه اكمل الثواب الجزيل و
الفضل الجميل وقد استحب العلماء لمن رأى شيا من اثاره صلى الله عليه وسلم ولا شك ان
من استحضر ما ذكرته عند شم الطيب يكون كالرائي لشيء من اثاره صلى الله عليه وسلم في المعنى
فليسن له الاكثار من الصلاة والسلام عليه صلى الله عليه وسلم ح اھ وكذلك قال في فتح الملك
المجيد باب الثامن عشر بعد ذكر احاديث الادعية واذكار الصبح والمساء ويشبههما ما تداولته
الصوفية من قول لا اله الا الله سبعين الف مرة يذكرون ان الله تعالى ليعتق بها رقبة من

له العلامة
يكتب ر علمائية
عند نفسه فلعلها
من الناسخ ۸

قالها واشترى نفسه من النار ويحافظون عليها لانفسهم ولمن مات من اهاليهم واخوانهم وقد ذكرها الامام اليافعي والعارف الكبير محي الدين بن العربي واوصى بالمحافظة عليها وذكروا انه قد ورد فيه خبر نبوي لكن قال بعض المشائخ لم ترد به السنة فيما اعلم وقد وقفت على صورة سوال للحافظ ابن حجر عن هذا الحديث وهو من قال لا اله الا الله سبعين الفا فقد اشترى نفسه من الله وصورة جوابه الحديث المذكور ليس بصحيح ولا حسن ولا ضعيف بل هو باطل موضوع اه هكذا قال النجم الغيطي وعقبه بقوله لكن ينبغي للشخص ان يفعل ذلك اقتداء بالسادة الصوفية وامتثالا لقول من اوصى بها وتبركا بافعالهم اه ملخصا فهذا العلامة النجم الغيطي تلميذ الامام شيخ الاسلام سيدي زكريا الانصاري وتلميذ التلميذ للامام حافظ الشان ابن حجر العسقلاني وشيخ السلسلة الشاه ولي الله والشاه عبد العزيز رحمهم الله تعالى امر بفعله اتباعا للسادة الصوفية وامتثالا لامرهم مع كون الحديث عنده موضوعا باطلا[له] كذلك قال الملا علي القاري في الموضوعات الكبير احاديث الذكر على اعضاء الوضوء كلها باطلة ومع ذلك قال ثم اعلم انه لا يلزم من كون اذكار الوضوء غير ثابتة عنه صلى الله عليه وسلم ان تكون مكروهة او بدعة مذمومة بل انها مستحبة استحبها العلماء الاعلام والمشائخ الكرام لمناسبة كل عضو بدعاء يليق في المقام **الفائدة الثانية عشر** ما يثبت بالحديث يكون على ثلثة اقسام الاول العقائد الاسلامية فهذه لابد فيها من حديث متواتر او مشهور ولا يعتبر الاحاد وان كان قويا قال العلامة التفتازاني في شرح العقائد النسفية خبر الواحد على تقدير اشتماله على جميع الشرائط المذكورة في اصول الفقه لا يفيد الا الظن ولا عبرة بالظن في باب الاعتقادات وقال الملا علي القاري في منح الروض الازهر "الاحاد لا يفيد الاعتقاد في باب الاعتقاد" الثاني الاحكام فلا بد لها ان يكون الحديث صحيحا لذاته او لغيره او حسنا لذاته ولا اقل ان يكون حسنا لغيره ولا يعتبر فيها الضعاف الثالث الفضائل والمناقب فيكفي فيها الضعاف ايضا باتفاق العلماء قال شيخ الوفا ابو طالب المكي في قوت القلوب في معاملة المحبوب في فصل الحادي والثلثين "الاحاديث في فضائل الاعمال وتفضيل الاصحاب متقبلة محتملة على كل حال مقاطيعها ومراسيلها لا تعارض ولا ترد كذلك كان السلف يفعلون" وقال النووي في الاربعين وابن حجر في شرح المشكوة وعلي القاري في المرقاة "قد اتفق الحفاظ ولفظ الاربعين قد اتفق العلماء على جواز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الاعمال" وقال في الحرز الثمين "جاز العمل به في فضائل الاعمال بالاتفاق" وقال في الفتح المبين بشرح الاربعين في شرح الخطبة

[له] هذا على زعم ابن القيم وعنده لعله الا ان التحقيق عند علي القاري كما مر فيه كلام ١٢ منه

"ايضاً العمل بالحديث الضعيف في فضائل الاعمال لانه ان كان صحيحاً في نفس الامر فقد اعطى حقه من العمل به والا لم يترتب على العمل به مفسدة تحليل ولا تحريم ولا ضياع حق الغير" وفي حديث الضعيف من بلغه عني ثواب عمل فعمله حصل له اجره وان لم اكن قلته او كما قال واشار المصنف رحمه الله بحكاية الاجماع على ما ذكره الى الرد على من نازع فيه وقال في المقاصد الحسنة في مسئلة تقديم الاورع "قد قال ابن عبد البر انهم يتساهلون في الحديث اذا كان في فضائل الاعمال وقال المحقق على الاطلاق في فتح القدير الضعيف غير الموضوع يعمل به في فضائل الاعمال" وفي مقدمة ابن الصلاح والمقدمة الجرجانية يجوز عند اهل الحديث وغيرهم التساهل في الاسانيد الضعيفة ورواية ما سوى الموضوع من الضعيف والعمل به من غير بيان ضعفه في فضائل الاعمال وغيرها مما لا تعلق له بالعقائد والاحكام وممن نقل عنه ذلك ابن حنبل وابن مهدي وابن المبارك قالوا اذا روينا في الحلال والحرام شددنا و اذا روينا في الفضائل ونحوها تساهلنا" **الفائدة الثالثة عشر** يستحب العمل بالحديث الضعيف في فضائل الاعمال قال الشيخ ابو زكريا في كتاب الاذكار "قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم يجوز ويستحب العمل في الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف ما لم يكن موضوعاً" وقال الامام المحقق على الاطلاق في فتح القدير قبيل فصل حمل الجنازة "الاستحباب يثبت بالضعيف غير الموضوع" وقال العلامة الحلبي في غنية المستملي في سنن الغسل "يستحب ان يمسح بدنه بمنديل بعد الغسل لما روت عائشة رضي الله عنها قالت كان للنبي صلى الله عليه وسلم خرقة يتنشف بها بعد الوضوء رواه الترمذي وهو ضعيف ولكن يجوز العمل بالضعيف في الفضائل" وقال الملا على القاري في الموضوعات الكبير بعد ذكر حديث مسح الرقبة "الضعيف يعمل به في فضائل الاعمال اتفاقاً ولذا قال ائمتنا ان مسح الرقبة مستحب او سنة" وقال الامام السيوطي في طلوع الثريا باظهار ما كان خفيا "استحبه ابن الصلاح وتبعه النووي نظرا الى ان الحديث الضعيف يتسامح به في فضائل الاعمال" وقال العلامة المحقق جلال الدين الدواني في انموذج العلوم "الذي يصلح للتعويل عليه ان يقال اذا وجد حديث في فضيلة عمل من الاعمال لا يحتمل الحرمة والكراهة يجوز العمل به ويستحب لانه مامون الخطر ومرجو النفع" وقال في الحلية شرح المنية في سنن الغسل مسئلة المنديل "الجمهور على العمل بالحديث الضعيف الذي ليس بموضوع في فضائل الاعمال فهو في البقاء الاباحة التي لم يتم دليل على انتفائها كما فيما نحن فيه اجدر" **الفائدة الرابعة عشر** دلت احاديث على ان يعمل بالحديث الضعيف في الفضائل عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من

بلغه عن الله عز وجل شئ فيه فضيلة فاخذ به ايمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله تعالى ذلك
كان مني او لم يكن رواه ابن حبان وابو عمر بن عبد البر في كتاب العلم وابو احمد بن عدي في
الكامل ورواه الدارقطني عن ابن عمر بلفظ اعطاه الله ذلك الثواب وان لم يكن ما بلغه حقا و
رواه الامام احمد وابن ماجة والعقيلي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ "ما جاءكم
عني من خير قلته او لم اقله فاني اقوله وما جاءكم عني من شر فاني لا اقول الشر" ولفظ ابن ماجة "ما
قيل من قول حسن فانا قلته" ولفظ العقيلي "خذوا به حدثت به او لم احدث به" وفي الباب عن
ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن ابن عباس رضي الله عنهم وروى الخلعي في
فوائده عن حمزة بن عبد المجيد قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم في الحجر
فقلت بابي انت وامي يا رسول الله انه قد بلغنا عنك انك قلت من سمع حديثا فيه ثواب
فعمل بذلك رجاء ذلك الثواب اعطاه الله ذلك الثواب وان كان الحديث باطلا فقال اي
ورب البلدة انه لمني وانا قلته وروى الطبراني وابو يعلى عن ابي حمزة انس رضي الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بلغه عن الله تعالى فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها وقال
الامام ابو عمر بن عبد البر بعد ذكر هذا الحديث اهل الحديث بجماعتهم يتساهلون في الفضائل فيروونها عن
كل وانما يتشددون في احاديث الاحكام اه اقول وحضرة الشيخ نفعنا الله ببركاته هذا اذا
لم يثبت بطلان الحديث واما بعد ثبوت البطلان فلا معنى للرجاء والامل نعم قول الحديث
وان لم يكن ما بلغه حقا ونحوه انما يعني به في نفس الامر لا بعد العلم به وهذا واضح فتثبت و
لا تزل اه **الفائدة الخامسة عشر** العقل يدل على قبول الضعاف في فضائل الاعمال فان
السند وان شمل على اي نقصان وضعف فلا دليل على الجزم بالبطلان فان الكذوب قد
يصدق فيمكن ان يروى هذا الحديث حقا مع كونه كاذبا بل كذوبا قال الامام ابو عمرو تقي
الدين الشهرزوري في المقدمة اذا قالوا في حديث انه غير صحيح فليس ذلك قطعا بانه كذب
في نفس الامر اذ قد يكون صدقا في نفس الامر وانما المراد به لم يصح اسناده على الشرط المذكور وقال
في التقريب والتدريب اذا قيل حديث ضعيف فمعناه لم يصح اسناده على الشرط المذكور لا انه
كذب في نفس الامر لجواز صدق الكاذب" وقال الامام ابن الهمام في فتح القدير مسألة التنفل
قبل المغرب "ان وصف الحسن والصحيح والضعيف انما هو باعتبار السند ظنا اما في الواقع فيجوز
غلط الصحيح وصحة الضعيف" وفيه في مسألة السجود على كور العمامة "ليس معنى الضعيف الباطل

فی نفس الامر بل مالم يثبت بالشروط المعتبرة عند اهل الحديث مع تجويز كونه صحيحا فی نفس الامر فيجوز ان يقترن قرينة تحقق ذلك وان الراوی الضعيف اجاد هذا المتن المعين فيحكم به" وقال فی الموضوعات الكبير المحققون على ان الصحة والحسن والضعف انما هی من حيث الظاهر فقط مع احتمال كون الصحيح موضوعا وعكسه كذا افاده الشيخ ابن حجر المكی" **الفائدة السادسة عشر** الحديث الضعيف يعمل به فی الاحكام ايضا اذا كان محلا للاحتياط واصله قوله صلی الله عليه وسلم كيف وقد قيل رواه البخاری عن عقبة بن الحارث النوفلی رضی الله عنه قال العلامة الشهاب الخفاجی فی نسيم الرياض فی شرح الخطبة اما الاحكام كالحلال والحرام والبيع والنكاح والطلاق وغير ذلك فلا يعمل فيها الا بالحديث الصحيح او الحسن الا ان يكون فی احتياط فی شیء من ذلك كما اذا ورد حديث ضعيف بكراهة بعض البيوع او الانكحة فان المستحب ان يتنزه عنه ولكن لا يجب" وقال الامام السيوطی فی التدريب ويعمل بالضعيف ايضا فی الاحكام اذا كان فيه احتياط" وقال العلامة الحلبی فی الغنية فی فصل سنن الصلاة الاصل ان الوصل بين الاذان والاقامة يكره فی كل الصلوة لما روی الترمذی عن جابر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بين اذانك واقامتك قدر ما يفرغ الآكل من اكله فی غير المغرب والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته وهو وان كان ضعيفا لكن يجوز العمل به فی مثل هذا الحكم" وقال فی اللآلی والتعقبات نقلا عن مسند الفردوس للديلمی سمعت ابی يقول سمعت ابا عمرو محمد بن جعفر بن مطر النيسابوری قال قلت يوما ان حديث من احتجم يوم الاربعاء ويوم السبت فاصابه برص فلا يلومن الا نفسه" ليس بصحيح فافتصدت يوم الاربعاء فاصابنی البرص فرأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم فی النوم فشكوت اليه حالی فقال اياك والاستهانة بحديثی فقلت تبت يا رسول الله صلی الله عليه وسلم فانتبهت وقد عافانی الله تعالى وذهب ذلك عنی وفی اللآلی اخرج ابن عساكر فی تاريخه من طريق ابی علی مهران بن هارون الحافظ الرازی قال سمعت ابا معين الحسين بن الحسن الطبری يقول اردت الحجامة يوم السبت فقلت للغلام ادع لی الحجام فلما ولی الغلام ذكرت خبر النبی صلی الله عليه وسلم فاصابه وضح فلا يلومن الا نفسه قال فدعوت الغلام ثم تفكرت فقلت هذا حديث فی اسناده بعض الضعف فقلت للغلام ادع الحجام لی فدعاه فاحتجمت فاصابنی البرص فرأيت رسول

الله صلی الله علیہ وسلم فی النوم فشکوت الیہ حالی فقال ایاك والاستهانة بحدیثی فنذرت
لله نذرا لئن اذهب الله مابی من البرص لم اتهاون فی خبر النبی صلی الله علیہ وسلم صحیحا کان
او سقیما فذهب الله عنی ذلك البرص وقال العلامة شهاب الدین الخفاجی فی نسیم الریاض
شرح الشفا للقاضی عیاض قص الاظفار وتقلیمها سنة وورد النهی عنه فی یوم الاربعاء
وانه یورث البرص وحکی عن العلماء انه فعله فنهی عنه فقال لم یثبت هذا فلحقه البرص من ساعته
فرأی النبی صلی الله علیہ وسلم فی منامه فشکی الیه فقال لما لم تسمع نهیی عنه فقال لم
یصح عندی فقال صلی الله علیہ وسلم یکفیك انه سمع ثم مسح بدنه بیده الشریفة فذهب
ما به فتاب عن مخالفة ما سمع اھ وقال العلامة الطحطاوی فی حاشیة الدر المختار ورد
فی بعض الآثار النهی عن قص الاظفار یوم الاربعاء فانه یورث البرص وعن ابن الحاج صاحب
المدخل انه هم بقص اظفاره یوم الاربعاء فتذکر ذلك فترك ثم رأی ان قص الاظفار
سنة حاضرة ولم یصح عنده النهی فقصها فلحقه ای اصابه البرص فرأی النبی صلی الله علیہ
وسلم فی النوم فقال الم تسمع نهیی عن ذلك فقال یارسول الله لم یصح عندی ذلك
فقال یکفیك ان تسمع ثم مسح صلی الله علیہ وسلم علی بدنه فزال البرص جمیعا قال ابن
الحاج رحمه الله تعالی فجددت مع الله توبة انی لا اخالف ما سمعت عن رسول الله صلی
الله علیہ وسلم ابدا اھ وقال العلامة الحلبی فی الحلیة اواخر کراهة الصلاة قبیل الفروع
بحث السترة ینبغی ان یجعلها حیال احد حاجبیه لما روی ابوداود من حدیث ضباعة
بنت المقداد بن الاسود عن ابیها رضی الله تعالی عنهما قال ما رأیت رسول الله صلی الله
علیہ وسلم یصلی الی عود ولا عمود ولا شجرة الاجعله علی حاجبه الایمن او الایسر ولا یصمد
له صمدا وقد اعل بالولید ابن کامل وبجهالة ضباعة لکن هذا الحکم یجوز العمل به بمثل هذا
لانه من الفضائل اھ مختصرا ونظیره ما فی سنن ابی داود وابن ماجة بطریق ابی محمد بن محمد
بن حریث عن جده حریث رجل من بنی عذرة عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن ابی
القاسم صلی الله علیہ وسلم فی سترة الصلاة فان لم یکن معه عصا فلیخطط خطا قال
ابوداود قال سفین بن عیینة لم نجد شیئا نشد به هذا الحدیث ولم یجیء الا من هذا
الوجه وقال فی المرقاة قد اشار الشافعی الی ضعفه واضطرابه ومع ذلك فقد صرح العلماء
ان الحدیث مع ضعفه مقبول فی هکذا الحکم الذی فیه نفع دون ضرر وقال البیهقی لا باس

بالعمل به وان اضطرب اسناده فی مثل هذا الحکم ان شاء الله تعالیٰ وقال فی الحلیة نظهر
ان الاشبه قول البیهقی ولا باس بالعمل بهذا الحدیث فی مثل هذا الحکم ان شاء الله تعالیٰ و
جزم به شیخنا رحمه الله تعالیٰ فقال" والسنة اولی بالاتباع" وقال فی الغنیة من جوزه استدل
بحدیث ابی داود وتقدم ما فیه لکن قد یقال انه یجوز العمل بمثله فی الفضائل کما مر انفا ولذا
قال ابن الهمام والسنة اولی بالاتباع وقال الطحطاوی فی حاشیة مراقی الفلاح ان سلم انه
یعنی الخط غیر مفید فلا ضرر فیه مع ما فیه من العمل بالحدیث الذی یجوز العمل به فی مثله" قال
فی رد المحتار لیسن الخط کما هو الروایة الثانیة عن محمد لحدیث ابی داؤد فان لم یکن معه عصا
فلیخط خطا وهو ضعیف لکنه یجوز العمل به فی الفضائل ولذا قال ابن الهمام والسنة اولیٰ
بالاتباع اه" **الفائدة السابعة عشر** یعتبر فی الفضائل الاحادیث کلها غیر الموضوع
قال العلامة الزرقانی فی شرح المواهب ذکر رضاعه صلی الله علیه وسلم تحت حدیث مناغاة القمر
له صلی الله علیه وسلم" عادة المحدثین التساهل فی غیر الاحکام والعقائد ما لم یکن موضوعاً
وقال العلامة الحلبی فی سیرة انسان العیون لا یخفی ان السیر تجمع الصحیح والسقیم والضعیف
والبلاغ والمرسل والمنقطع والمعضل دون الموضوع وقد قال الامام احمد وغیره من الائمة
اذا روینا فی الحلال والحرام شددنا واذا روینا فی الفضائل ونحوها تساهلنا" قلت اتری العلماء
رووا عن الکلبی وهو الشدید الضعف فقد کذبه ابن حبان والجوزجانی وقال البخاری ترکه
یحیی وابن مهدی وقال الدارقطنی وجماعة متروک وقال الحافظ فی التقریب متهم
بالکذب ورمی بالرفض ومع ذلک قال العلامة الشعرانی فی میزان الشریعة الکبریٰ
قال ابن عدی وقد حدث عن الکلبی سفیان وشعبة وجماعة ورضوه بالتفسیر واما فی الحدیث
فعنده مناکیر، وقال الامام ابن سید الناس فی عیون الاثر غالب ما یروی من الکلبی انساب
واخبار من احوال الناس وایام العرب وسیرهم وما یجری مجری ذلک مما سمح کثیر من الناس فی حمله
عمن لا یحمل عنه الاحکام" وممن حکی عنه الترخیص فی ذلک الامام احمد وکذلک الامام الواقدی
واستفاض توثیقه رجاعند الحنفیة کما افاده الامام ابن الهمام فی فتح القدیر فی باب الماء
الذی یجوز به الوضوء عن الواقدی قال کانت بئر بضاعة طریقا للماء الی البساتین" وهو ثقة
عندنا افاد ثقتنا الواقدی واما عند المخالف فلا لتضعیف ایاه" وقال فی فصل الاسار
قال فی الامام جمع شیخنا ابو الفتح الحافظ فی اول کتابه المغازی والسیر من ضعفه ومن وثقه

درجة توثيقهم وذكر الاجوبة عما قيل فيه لكن اهل الاثر ضعفوه وتركوه" قال في التقريب متروك مع سعة علمه ومع ذلك يوردون عنه المغازي والسير سلفا وخلفا كما لا يخفى على من طالع كتب القوم قال في الميزان كان الى حفظه المنتهى في الاخبار والسير والمغازي والحوادث وايام الناس والفقه وغير ذلك **الفائدة الثامنة عشر** ذكر حديث في الموضوعات لا يستلزم الضعف فان الكتب المصنفة في الموضوعات على قسمين الاول ما التزم فيه ايراد الموضوعات فقط مثل موضوعات ابن الجوزي واباطيل الجوزقاني وموضوعات الصغاني فذكر الحديث في هذه الكتب يدل على ان هذا الحديث موضوع عند المصنف متى لم يصرح بعدم موضوعيته لا في نفس الامر فانه لا يثبت عدم الصحة فضلا عن ضعف فضلا عن سقوط فضلا عن البطلان فان بعض احاديثها حسان بل صحاح كما نبه عليه العلماء الاعلام في تصانيفهم كالامام ابن الصلاح في المقدمة والامام النووي في التقريب والامام العراقي في الالفية والامام السخاوي في فتح المغيث وخاتم الحفاظ الامام السيوطي في التعقبات واللآلي المصنوعة والقول الحسن في الذب عن السنن والقول المسدد في الذب عن مسند احمد والثاني ما لم يلتزم فيها ذكر الموضوعات بل القصد منه التحقيق والتنقيح لما اورده في الموضوعات مثل اللآلي للامام السيوطي او يكون الغرض منه النظر والتنقيد لما حكموا عليه بالوضع مثل ذيل اللآلي له فقد صرح في خطبة الموضوعات الكبرى ان ابن الجوزي اكثر من اخراج الضعيف بل والحسن بل والصحيح كما نبه على ذلك الائمة الحفاظ وطال ما اختلج في ضميري انتقاءه وانتقاده فاورد الحديث ثم اعقب بكلامه ثم ان كان متعقبا نبهت عليه" وقال في خاتمته "واذ قد اتينا على جميع ما في كتابه فنشرع الان في الزيادات عليه فمنها ما يقطع بوضعه ومنها ما نص حافظ على وضعه ولي فيه نظر فاذكره لينظر فيه فالذكر في مثل هذه الكتب لا يثبت الموضوعية" ومن القسم الثاني موضوعات الشوكاني المسماة بالفوائد المجموعة فقد صرح في خطبة كتابه وقد اذكر ما لا يصح اطلاق الموضوع عليه بل غاية ما فيه انه ضعيف بمرة وقد يكون ضعيفا ضعفا خفيفا وقد يكون اعلى من ذلك والحامل على ذكر ما كان هكذا التنبيه على انه قد عده بعض المصنفين موضوعا كابن الجوزي فانه تساهل في الموضوعات حتى ذكر فيها ما هو صحيح فضلا عن الحسن فضلا عن الضعيف وقد تعقبه السيوطي بما فيه كفاية وقد اشرت الى تعقباته **الفائدة التاسعة عشر** لا يقال لحديث بمجرد ضعف الراوي انه موضوع قال الحافظ سيف الدين احمد بن ابي المجد

ثم تذنذة الفن شمس الدين الذهبي في تاريخه ثم خاتم الحفاظ في التعقبات تحت حديث من
قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا ان يموت صنف ابن الجوزي
كتاب الموضوعات فاصاب في ذكر احاديث مخالفة للنقل والعقل ومما لم يصب فيه اطلاقه الوضع
على احاديث بكلام بعض الناس في رواتها كقوله فلان ضعيف او ليس بالقوي او لين وليس
ذلك الحديث مما يشهد القلب ببطلانه ولا فيه مخالفة ولا معارضة لكتاب ولا سنة ولا
اجماع ولا حجة بانه موضوع سوى كلام ذلك الرجل في رواته وهذا عدوان ومجازفة "
الفائدة العشرون لا يقال لحديث غافل يقبل التلقين من اخوانه موضوع قال
الامام ابن حجر العسقلاني في نزهة النظر ثم الطعن يكون بعشرة اشياء بعضها اشد في
القدح من بعض خمسة منها تتعلق بالعدالة وخمسة تتعلق بالضبط وهي ترتيبها على الاشد
فالاشد في موجب الرد على التدلي لان الطعن اما ان يكون لكذب الراوي او تهمته بذلك
او فحش غلطه او غفلته او فسقه او وهمه او مخالفته للثقات او جهالته او بدعته او
سوء حفظه اه ومع ذلك صرح العلماء بان حديث الغافل شديد الطعن ايضا لا يكون
موضوعا قال خاتم الحفاظ في اواخر التعقبات فيه يزيد ابن ابي زياد وكان يلقن فيتلقن
قلت هذا لا يقتضي الحكم بالوضع اه **الفائدة الحادية والعشرون** الانقطاع لا يستلزم
الوضع قال الامام ابن الهمام في فتح القدير ضعف بالانقطاع وهو عندنا كالارسال بعد عدالة
الرواة وثقتهم لا يضر وقال الامام ابن امير الحاج في الحلية اول صفة الصلاة في الكلام على
زيادة جل ثناؤك في الثناء "لا يضر ذلك فان المنقطع كالمرسل في قبوله من الثقات" وقال علي
القاري في المرقاة تحت حديث ام المومنين الصديقة رضي الله عنها كان النبي صلى الله عليه وسلم
يقبل بعض ازواجه ثم يصلي ولا يتوضأ قال ابو داود وهذا مرسل اي نوع مرسل وهو المنقطع لكن
المرسل حجة عندنا وعند الجمهور وفيه تحت حديث اذا ركع احدكم فقال في ركوعه سبحان ربي العظيم
ثلث مرات فقد تم ركوعه قال الترمذي ليس اسناده بمتصل فقال ابن حجر "ولا يضر ذلك في
الاستدلال به ههنا لان المنقطع يعمل به في الفضائل اجماعا" **الفائدة الثانية و
العشرون** الحديث المضطرب بل المنكر لا يكون موضوعا قال الامام السيوطي في التعقبات
اخر باب الجنائز المضطرب من قسم الضعيف لا الموضوع وفيه اول باب الاطعمة المنكر نوع اخر
غير الموضوع وهو من قسم الضعيف وفيه اول باب البعث صرح ابن عدي بان الحديث منكر

فليس بموضوع وفيها اواخر الكتاب تحت حديث فضل قزوين المنكر من قسم الضعيف وهو محتمل
فى الفضائل" وفيه رأيت الذهبى قال فى تاريخه هذا حديث منكر لا يعرف الا ببشر وهو ضعيف
اھ فعلم انه ضعيف لا موضوع" وفيه اول باب اللباس حديث ابى امامة رضى الله عنه
عليكم بلباس الصوف تجدوا حلاوة الايمان فى قلوبكم الحديث بطوله" فيه الكديمى وضاع
قلت قال البيهقى فى شعب الايمان هذه الجملة من الحديث معروفة من غير هذا الطريق
وزاد الكديمى فيه زيادة منكرة ويشبه ان يكون من كلام بعض الرواة فالحق بالحديث اھ
والجملة المعروفة اخرجها الحاكم فى المستدرك والحديث المطول من قسم المدرج لا الموضوع۔

الفائدة الثالثة والعشرون حديث منكر الحديث ايضا لا يكون موضوعا ولو جرحه
بذلك الامام البخارى مع انه قال كل من قلت فيه انه منكر الحديث فلا تحل الرواية عنه كما
نقله ابن القطان عنه" ذكره العلامة الذهبى فى ميزان الاعتدال فى ابان بن جبلة الكوفى وفيه
فى سليمن بن داؤد اليمانى قد مر لنا ان البخارى قال من قلت فيه منكر الحديث فلا تحل رواية حديثه و
مع ذلك فقد صرح العلماء بانه لا يكون موضوعا" قال الامام جلال الدين السيوطى فى التعقبات باب
فضائل القرآن قال البخارى منكر الحديث فغاية امر حديثه ان يكون ضعيفا اھ **الفائدة الرابعة
والعشرون** حديث المتروك ايضا لا يكون موضوعا مع ان المتروك اشد ضعفا فى الضعفاء
وليس وراءه الا المتهم بالوضع او الكذاب والدجال قال فى الميزان عبارات الجرح دجال كذاب
او وضاع يضع الحديث ثم متهم بالكذب ومتفق على تركه ثم متروك" وقال امام الشان فى
تقريب التهذيب العاشرة من لم يوثق البتة وضعف مع ذلك ليس بقادح واليه الاشارة
بمتروك او متروك الحديث او واهى الحديث او ساقط الحادية عشر من اتهم بالكذب الثانية
عشر من اطلق عليه اسم الكذب والوضع ومع ذلك فقد صرح العلماء بان حديث المتروك ضعيف
فقط وليس بموضوع" قال الامام ابن حجر فى اطراف العشرة ثم خاتم الحفاظ فى اللآلى فى التوحيد
تحت حديث ابن عدى ان الله عز وجل قرء طٰہٰ ويٰسٓ قبل ان يخلق ادم زعم ابن حبان وتبعه
ابن الجوزى ان هذا المتن موضوع وليس كما قال فان الراوى وان كان متروكا عند الاكثر
ضعيفا عند البعض فلم ينسب للوضع" وقال الامام بدر الدين الزركشى فى كتاب النكت على ابن
الصلاح وخاتم الحفاظ فى اللآلى تحت حديث ابن عدى والذى نفسى بيده ما انزل الله من
وحى على نبى الا بالعربية بين قولنا لم يصح وقولنا موضوع بون كبير وسليمان ابن ارقم وان كان

متروكا فلم يتهم بكذب ولا وضع" وقال فی اللآلی تحت حدیث ابن شاهین لما کلم الله موسیٰ یوم الطور کلمه بغیر الکلام الذی کلمه یوم ناداه "فی الحکم بوضعه نظر فان الفضل لم یتهم بکذب" وقال فی التعقبات اول باب الصلاة اصبغ شیعی متروک عند النسائی فحاصل کلامه (ای الذهبی) انه ضعیف لا موضوع وبذلک صرح البیهقی" وقال فیه تحت حدیث ابی امامة من قال حین یمسی صلی الله علی نوح علیه السلام لم تلدغه عقرب تلک اللیلة "بشر لم یتهم بکذب" وقال تحت حدیث ابی هریرة اتخذ الله ابراهیم خلیلا الحدیث "مسلمة وان ضعف فلم یجرح بکذب" وقال تحت حدیث ابی هریرة ثلثة لا یعادون "لم یتهم بکذب والحدیث ضعیف لا موضوع" قاله السیوطی هکذا وقد اعل ابن الجوزی تلک الاحادیث بهولاء الرواة انه متروک **الفائدة الخامسة والعشرون** حدیث الراوی المجهول ایضا لا یکون موضوعا بل غایة اثر جهالة الراوی ان یکون الحدیث ضعیفا فان العلماء قد اختلفوا فی ان جهالة الراوی قادحة فی الصحة ومانعة من الحجیة ام لا وتفصیل المقام ان المجهول ثلثة الاول المستور وهو الذی تکون عدالته الظاهریة معلومة والباطنیة غیر متحققة ومثل هکذا الراوی کثیر فی صحیح مسلم بن الحجاج والثانی مجهول العین وهو الذی روی عنه واحد فقط وهذا علی نزاع فیه فان من العلماء من نفی الجهالة بروایة واحد معتمد مطلقا او اذا کان لا یروی الا عن عدل عنده کیحیی بن سعید القطان وعبد الرحمن بن مهدی والامام احمد فی مسنده وهنالک اقوال اخر والثالث مجهول الحال وهو الذی لا تکون عدالته الظاهریة ولا الباطنیة ثابتة وقد یطلق علی ما یشمل المستور فالقسم الاول اعنی المستور مقبول عند جمهور المحققین وهذا هو مذهب امامنا الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال فی فتح المغیث "قبله ابو حنیفة خلافا للشافعی" وقال النووی وهو الصحیح قاله فی شرح المهذب ذکره فی التدریب وکذلک مال الی اختیاره الامام ابو عمرو بن الصلاح فی مقدمته حیث قال فی المسئلة الثامنة من النوع الثالث والعشرین "یشبه ان یکون العمل علی هذا الرای فی کثیر من کتب الحدیث المشهورة فی غیر واحد من الرواة الذین تقادم العهد بهم وتعذرت الخبرة الباطنة بهم والاخران محتج بهما عند بعض الا یرد عند الجمهور موهنان للضعف قال الامام زین الدین العراقی فی الالفیة ؎ واختلفوا هل یقبل المجهول ❊ وهو علی ثلثة مجعول ❊ مجهول عین من له راو فقط ❊ رده الاکثر والقسم الوسط ❊ مجهول حال باطن وظاهر ❊ وحکمه الرد لدی الجماهر ❊ والثالث المجهول للعدالة ❊ فی باطن فقط فقد رای له

له حجية لبعض من منع مما قبله منهم سليم فقطعية كذا في تقريب النواوي وتدريب الراوي وغيرهما بل نسب الامام النواوي قبول مجهول العين الى اكثر المحققين حيث قال في مقدمة المنهاج المجهول اقسام مجهول العدالة ظاهرا وباطنا ومجهولها باطنا مع وجودها ظاهرا وهو المستور ومجهول العين فاما الاول فالجمهور على انه لا يحتج به واما الاخران فاحتج بهما كثيرون من المحققين وقال الامام العارف بالله سيدى ابوطالب المكي في قوت القلوب في معاملة المحبوب بعض ما يضعف به رواة الحديث وتعلل به احاديثهم لا يكون تعليلا ولا جرحا عند الفقهاء ولا عند العلماء بالله تعالى مثل ان يكون الراوي مجهولا لايثار الخمول وقد ندب اليه او لقلة الاتباع له اذ لم يقم لهم الاثرة عنه" وقال الملا على القارى في فضائل نصف شعبان جهالة بعض الرواة لا تقتضي كون الحديث موضوعا وكذا نكارة الالفاظ فينبغي ان يحكم عليه بانه ضعيف ثم يعمل بالضعيف في فضائل الاعمال" ونقل في المرقاة عن الامام ابن حجر المكي فيه رواة مجهول ولا يضر لانه من احاديث الفضائل" وفي الموضوعات الكبير عن الامام زين الدين العراقي انه ليس بموضوع وفي سنده مجهول وقال الامام بدر الدين الزركشي ثم الامام جلال الدين السيوطي في اللآلي المصنوعة لو ثبتت جهالته لم يلزم ان يكون الحديث موضوعا مالم يكن في اسناده من يتهم بالوضع" وقالا في تخريج احاديث الرافعي وفي اللآلي لا يلزم من الجهل بحال الراوي ان يكون الحديث موضوعا وقال الامام ابو الفرج ابن الجوزي في كتاب الموضوعات تحت حديث من قرض بيت شعر بعد العشاء الاخرة لم تقبل له صلاة تلك الليلة" واحد من رواته مجهول والثاني مضطرب فقال الامام ابن حجر العسقلاني في القول المسدد في الذب عن مسند احمد ثم الامام السيوطي في اللآلي والتعقبات ليس في شئ مما ذكره ابو الفرج ما يقتضي الوضع" قال الامام ابن حجر المكي في الصواعق المحرقة تحت حديث انس رضي الله عنه في تزويج فاطمة من على رضي الله عنهما كونه كذبا فيه نظر وانما هو غريب في سنده مجهول" وقال العلامة الزرقاني في شرح المواهب باب وفاة امه وما يتعلق بابويه صلى الله عليه وسلم قال السهيلي في اسناده مجاهيل وهو يفيد ضعفه فقط وقال ابن كثير منكر جدا وسنده مجهول وهو ايضا صريح في انه ضعيف فقط فالمنكر من قسم الضعيف ولذا قال السيوطي بعد ما اورد قول ابن عساكر منكر" هذا حجة لما قلته من انه ضعيف لا موضوع لان المنكر من قسم الضعيف وبينه وبين الموضوع فرق معروف في الفن

فالمنكر ما انفرد به الراوي الضعيف مخالفا لرواية الثقات فان انتفت كان ضعيفا فقط وهي مرتبة فوق المنكر اصلح حالا منه" اه ملخصا

الفائدة السادسة والعشرون

الحديث المبهم لا يكون موضوعا قال الامام ابن حجر العسقلاني في قوة الحجاج في عموم المغفرة للحجاج ثم خاتم الحفاظ في اللآلي "لا يستحق الحديث ان يوصف بالوضع بمجرد ان راويه لم يسم و قدم جوابا ان الحديث المبهم ايضا ينجبر بكثرة الطرق" قال في التعقبات تحت حديث اطلبوا الخير عند حسان الوجوه الذي رواه العقيلي بطريق يزيد بن هارون قال انبانا شيخ من قريش عن الزهري عن عائشة رضي الله عنها اورده يعني ابا الفرج من طرق في الاول رجل لم يسم و في الثاني عبد الرحمن بن ابي بكر المليكي متروك وفي الثالث الحكم بن عبد الله الايلي احاديثه موضوعة قلت عبد الرحمن لم يتهم بكذب ثم انه لم ينفرد به بل تابعه اسمعيل بن عباس كلاهما يجبران الابهام الذي في الطريق الاول اه مختصرا"

الفائدة السابعة والعشرون

الحديث المجهول والمبهم يكون حسنا اذا تعددت طرقه ويصلح ان يكون جابرا ومنجبرا مر قول الامام خاتم الحفاظ في الفائدة السابقة وقال الامام ابو الفرج في حديث ليث عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولد له ثلثة اولاد فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل الليث تركه احمد وغيره وقال ابن حبان مختلط فقال الامام السيوطي ذكر له شاهدا" برواية نضر بن الشفقي مرسلا عن مسند الحارث ونقل كون النضر مجهولا عن ابن القطان ثم قال هذا المرسل يعضد حديث ابن عباس ويدخله في القسم المقبول" وقال العلامة المناوي في التيسير تحت حديث ابنوا المساجد واخرجوا القمامة منها في اسناده جهالة لكنه اعتضد فصار حسنا -

الفائدة الثامنة والعشرون

الحكم بالوضع يكون على السند لا على المتن قال الذهبي في ميزان الاعتدال روى ابراهيم بن موسى المروزي عن مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما حديث طلب العلم فريضة" قال احمد بن حنبل هذا كذب يعني بهذا الاسناد والا فالمتن له طرق ضعيفة" وذكر الامام ابو عمر بن عبد البر في التمهيد عن ابن معين حديث صلاة بسواك خير من سبعين صلاة بغير سواك فقال العلامة شمس الدين السخاوي في المقاصد الحسنة "قول ابن عبد البر في التمهيد عن ابن معين انه حديث باطل هو بالنسبة لما وقع له من طرقه" وقال الامام احمد في حديث ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان امرأتي لا تدفع يد لامس قال طلقها قال اني احبها قال استمتع بها "ليس له

اصل ولا يثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم وتبعه الحافظ ابو الفرج فقال لا اصل له فقال امام الشان في اللآلي اواخر النكاح بعد تصحيح الحديث لا يلتفت الى ما وقع من ابي الفرج ابن الجوزي حيث ذكر هذا الحديث في الموضوعات ولم يذكر من طرقه الا الطريق التي اخرجها الخلال من طريق ابي الزبير عن جابر واعتمد في بطلانه على ما نقله الخلال عن احمد فابان ذلك عن قلة اطلاع ابن الجوزي وغلبة التقليد عليه حتى حكم بوضع الحديث بمجرد ما جاء عن امامه ولو عرضت هذه الطرق على امامه لاعترف بان للحديث اصلا ولكنه لم يقع له فلذلك لم ار في مسنده ولا فيما يروى عنه ذكرا اصلا لا من طريق ابن عباس ولا من طريق جابر سوى ما سال عنه الخلال وهو معذور في جوابه بالنسبة لتلك الطريق بخصوصها **الفائدة التاسعة والعشرون** لا يكون الحديث موضوعا بتعدد وجوه الطعن ايضا فقد ذكر العلامة ابن الجوزي في الموضوعات حديث قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى اذا بلغ عبدي اربعين سنة عافيته من البلايا الثلاث من الجنون والجذام والبرص واذا بلغ خمسين سنة حاسبته حسابا يسيرا واذا بلغ ستين سنة حببت اليه الانابة والتوبة واذا بلغ سبعين احبته الملئكة واذا بلغ ثمانين سنة كتبت حسناته والقيت سياته واذا بلغ تسعين سنة قالت الملائكة اسير الله في ارضه فغفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر و يشفع في اهله" بطرق عديدة وطعن على رواته فقال يوسف بن ابي ذره راوي المناكير ليس بشيء وفرج ضعيف منكر الحديث يوصل الحديث الواهي بالسند الصحيح ومحمد بن عامر يقلب الحديث يروي من الثقات ما ليس منهم وعزرمي متروك وعباد بن عباد يستحق الترك وعزرة ضعفه يحيى بن معين وابو الحسن الكوفي مجهول وعامر ضعيف وبمجرد وجوه الطعن حكم بان الحديث موضوع فقال العلامة الشوكاني هذا غاية ما ابدى ابن الجوزي دليلا على ما حكم به من الوضع وقد افرط وجازف فليس مثل هذه المقالات توجب الحكم بالوضع بل اقل احوال الحديث ان يكون حسنا لغيره انتهى والله الهادي الى سبيل الهدى **الفائدة الثلثون** الموضوع لا يصلح لشئ اصلا ولا يلتئم جرحه ابدا ولو كثرت طرقه ما كثرت فان زيادة الشر لا يزيد الشر الا شرا وايضا الموضوع كالمعدوم والمعدوم لا يقوى ولا يتقوى ومنه عند جمع منهم شيخ الاسلام ما جاء برواية الكذابين وعند اخرين منهم خاتم الحفاظ ما اتى من طريق المتهمين وسواهما السخاوي لشديد الضعف لا تى لذهابه

الى ان الوضع لا يثبت الا بالقرائن المقررة او تفرد به كذاب او وضاع كما نص عليه في هذا الكتاب وهو عندي مذهبا قوي اقرب الى الصواب اما الضعف بغير الكذب و التهمة من ضعف شديد يخرجه عن حيز الاعتبار كفحش غلط الراوي فهذا يعمل به في الفضائل على ما يعطيه كلام عامة العلماء وهو الاوفق بقضية الدليل والقواعد الا عند شيخ الاسلام على احدى الروايات عنه ومن تبعه كالسخاوي الا اذا كثرت طرقه الساقطة عن درجة الاعتبار فح يكون مجموعها كطريق واحد صالح له فيعمل بها في الفضائل ولكن لا يحتج بها في الاحكام ولا تبلغ بذلك درجة الحسن لغيره الا اذا انجبرت مع ذلك بطريق اخرى صالحة للاعتبار فان مجموع ذلك يكون كحديثين ضعيفين صالحين متعاضدين فح ترتقي الى الحسن لغيره فتصير حجة في الاحكام اما مطلقا على ما هو ظاهر كلام المصنف اعني العراقي او بشرط تعدد الجابرات الصالحات البالغة مع هذه الطرق القاصرة المتكثرة القائمة مقام صالح واحد حد الكثرة في الصوالح على ما فهمه السخاوي من كلام النووي وغيره والواقع فيه لفظ الكثرة مع نزاع لنا فيه ذكرناه بكلام شيخ الاسلام في القرهصد النخبة المكتفين بوحدة الجابر مع جواز ان تكون الكثرة في كلام النووي بمعنى مطلق التعدد وهو الاوثق بما رأينا من صنيعهم في غير مقام والضعيف بالضعف اليسير اعني ما لم ينزله عن محل الاعتبار يعمل به في الفضائل وحده وان لم ينجبر فان انجبر ولو بواحدة صار حسنا لغيره واحتج به في الاحكام على التفصيل وصفنا لك في الجابر فهذه هي انواع الضعيف اما الذي لا نقص فيه عن درجة الصحيح الا القصور في ضبط الراوي غير بالغ الى درجة الغفلة فهو الحسن لذاته المحتج به وحده حتى في الاحكام وهذا اذا كان معه مثله

الفائدة الحادي والثلثون

ما بين العمل بالموضوع والعمل بباقي الموضوع ما بين السماء والارض والثاني ليس بممنوع مطلقا ولو لا لزم ان يكون عنان التحريم والايجاب في ايدي المفترين الكذابين فان الافعال المباحة التي يعرفها الملائكة جائزة شرعا فلو وضعوا حديثا في ترغيب فعل لزم ان يكون حراما ولو وضعوا في الترهيب عنه يكون واجبا ولو وضعوا في الترغيب والترهيب كليهما لزم كونه واجبا وحراما معا قطعا هذا كما ترى والعمل بالموضوع ايضا ليس ممنوعا فعله مطلقا بل نظرا الى امتثاله واعتقاد ثبوته فان العمل بحديث ليس معناه الا امتثال ما فيه تعويلا عليه والجري على مقتضاه نظرا اليه ولا بد من هذا القيد الا ترى انه لو توافق حديثان صحيح وموضوع على فعل ففعل للامر

مه ولو وصل الى ادنى مراتب الحسن لغيره ودونه ما يليه فلا الا بمرة

في الصحيح لا يكون هذا عملا بالموضوع وكذلك فرق عظيم بين العمل بالضعيف والعمل بما في الضعيف **الفائدة الثانية والثلثون** كل ما مر في الفائدة السابقة من الفرق بين الحديث الضعيف الوارد في فضائل الاعمال والوارد في الاحكام كان في جواز العمل بالحديث الضعيف وعدمه واما رواية الحديث الضعيف والرواية عن الضعفاء فكتب الفن مشحونة عنه دع عنك توسع المسانيد التي تسند كل ما جاء عن الصحابي والمعاجيم التي تعي كل ما وعى عن شيخ بل والجامع التي تجمع امثل ما في الباب ورد وان لم يكن صحيح السند هذا الجبل الشامخ الامام البخاري يقول في صحيحه حدثنا علي بن عبد الله بن جعفر ثنا معن بن عيسى ثنا ابي ابن عباس بن سهل عن ابيه عن جده قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم في حائطنا فرس يقال له اللحيف اهـ قال في تذهيب التهذيب ابي بن عباس بن سهل قال الدولابي ليس بالقوي قلت وضعفه ابن معين وقال احمد منكر الحديث وبه ضعف الدارقطني هذا الحديث لا جرم قال الحافظ فيه ضعف قال ماله في البخاري غير حديث واحد اهـ على انه قد شاع وذاع ايراد الضعاف في المتابعات والشواهد لا اقول عن هذا وذاك بل عن هذين الجبلين الشامخين صحيحي الشيخين فقد تنزلا كثيرا عن شرطهما في غير الاصول قال الامام العيني في مقدمة شرحه لصحيح البخاري يدخل في المتابعة والاستشهاد رواية بعض الضعفاء وفي الصحيح جماعة منهم ذكروا في المتابعات والشواهد وقال الامام النووي في مقدمة شرحه لمسلم عاب عائبون مسلما بروايته في صحيحه عن جماعة من الضعفاء والمتوسطين الواقعين في الطبقة الثانية الذين ليسوا من شرط الصحيح ولا عيب عليه في ذلك بل جوابه من اوجه (الى ان قال) والثاني ان يكون ذلك واقعا في المتابعات والشواهد وقد اعتذر الحاكم ابو عبد الله بالمتابعة والاستشهاد في اخراجه من جماعة ليسوا من شرط الصحيح بل افاد حضرة الشيخ نفعنا الله ببركاته حيث قال ما ملخص الكلام بغير الاصول هذه قناطير مقنطرة من السقام مرمية في الاصول و[illegible] الاحكام ان لم تروها العلماء فمن جاء بها وكم منهم التزموا بيان ما هنا واما الرواة فلم يعهد منهم الرواية المقرونة بالبيان اللهم الا نادر الداع خاص قد اكثروا قديما وحديثا من الرواية عن الضعفاء والمجاهيل ولم يعد ذلك قدحا فيهم ولا ارتكاب ماثم اهـ وهذا نهر اصغر من البحر الاكبر من بحار علوم سيدي وشيخي نفعنا ببركاته في الدنيا والاخرة ولما فرغنا عن المقدمة فلنبتدئ في المقصود متوكلا على مفيض الجزء والجود وصلى الله تعالى على سيدنا محمد المحمود واله وصحبه الى يوم الموعود

كتاب الطهارات

بسم الله الرحمن الرحيم | ## كتاب الوضوء | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

باب في فضيلة الوضوء **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يقبل صلوة بغير طهور ولا
صدقة من غلول رواه مسلم والترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا اصح شئ في هذا الباب واحسن **وعن**
ابي بكر الصديق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يقبل الله صلوة بغير طهور ولا صدقة
من غلول وابن يمين تحول رواه ابو عوانة ورواه الطبراني في الكبير عن ابن مسعود **وعن** اسامة بن عمير
والد ابي المليح قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الله لا يقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة
من غلول رواه الامام احمد في مسنده وابوداود والنسائي وابن ماجه وابن حبان والطبراني في الصغير وابوداود
الطيالسي **وعن** جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلاة الوضوء ومفتاح الجنة
الصلاة رواه ابوداود الطيالسي **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يقبل الله
صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول رواه ابن ماجه عنه وعن ابي بكرة ورواه مسلم وابن ماجه عن ابن
عمر ورواه ابوداود وابن ماجه والنسائي عن والد ابي المليح **وعن** ابن عمر قال لا يقبل الله صلاة بغير طهور
ولا صدقة من غلول ولا نفقة من رياء رواه سعيد بن منصور **وعن** علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم رواه
الامام احمد وابوداود والترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا الحديث اصح شئ في هذا الباب واحسن
وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها
التسليم وفي كل ركعتين تسليمة رواه الترمذي ورواه الحاكم في المستدرك الى قوله التسليم وقال هذا حديث صحيح الاسناد
على شرط مسلم ولم يخرجاه **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تقبل صلاة
احدكم اذا احدث حتى يتوضأ رواه مسلم **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم لا يقبل الله صلاة احدكم اذا احدث حتى يتوضأ رواه البخاري ومسلم و
ابوداود والترمذي **وعن** عمارة بن عزية قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
لا صلاة لمن لا يتوضأ ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه رواه عبد الرزاق **وعن** سعيد
ابن زيد قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر

اسو الله عليه ولا يومن بالله من لا يومن بي ولا يومن بي من لا يحب الانصار رواه الامام احمد و
سعيد بن منصور والطحاوي والشاشي ورواه الطبراني في الكبير عن ابي سبرة ورواه الحاكم في المستدرك
عن اسماء بنت سعيد بن زيد انها سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى قوله لا يومن
بي وعن عيسى بن سبرة عن جدة قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يا ايها الناس
لا صلاة الا بوضوء ولا وضوء لمن لم يسم الله عز وجل الا عليه يومن بالله من لم يومن بي لم يومن بي من لم
يعرف حق الانصار رواه البغوي باب فضائل الوضوء عن ابي مالك الاشعري قال قال
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الطهور شطر الايمان والحمد لله تملأ الميزان وسبحان الله
والحمد لله تملآن ما بين السماء والارض والصلاة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن
حجة لك او عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه فمعتقها او موبقها رواه الامام احمد ومسلم
والترمذي وعن سلمان قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا توضأ العبد تحاتت عنه
ذنوبه كما تحات ورق هذه الشجرة رواه البيهقي في شعب الايمان وعن ابي امامة قال
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا توضأ الرجل المسلم خرجت خطاياه من سمعه وبصره
ويديه ورجليه فان قعد مغفورا له رواه الامام احمد والطبراني في الكبير وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المومن فغسل وجهه خرج
من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من
يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرجت كل
خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع اخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب رواه
الامام مالك والامام الشافعي ومسلم والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وعن عبد الله الصنابحي قال قال
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا توضأ العبد المومن فتمضمض خرجت الخطايا من
فيه فاذا استنثر خرجت الخطايا من انفه فاذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه حتى
تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من تحت
اظفار يديه فاذا مسح براسه خرجت الخطايا من راسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت الخطايا من
رجليه حتى تخرج من تحت اظفار رجليه ثم كان مشيه الى المسجد وصلاته نافلة له رواه الامام مالك
والامام احمد والنسائي وابن ماجة والحاكم في المستدرك وقال حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وليس له علة
وعن عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما منكم رجل يقرب وضوءه

فيمضمض ويمج ويستنشق فيستنثر الا خرجت خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم اذا غسل وجهه
كما امره الله عزوجل الا خرجت خطايا وجهه من اطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه الى المرفقين
الا خرجت خطايا يديه من اطراف انامله مع الماء ثم يمسح راسه كما امره الله الا خرجت خطايا راسه
من اطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه الى الكعبين كما امره الله الا خرجت خطايا رجليه
من اطراف انامله مع الماء فان هو قام فصلى فحمد الله واثنى عليه ومجده بالذى هو اهله و
فرغ قلبه لله الا انصرف من خطيئته كهيئته يوم ولدته امه رواه الامام احمد ومسلم وعن
امير المومنين عثمن الغنى رضى الله تعالى عنه انه قال بعد وضوئه من توضأ هكذا غفرله ما تقدم من
ذنبه وكانت صلاته ومشيه الى المسجد نافلة رواه مسلم وابوداود والترمذى والنسائى۔
وعن ابى امامة قال الوضوء يكفر ما قبله ثم يصير الصلاة نافلة رواه الامام احمد [9] وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ المسلم فغسل يديه كفر به ما عملته يداه فاذا
غسل وجهه كفر عنه ما نظرت اليه عيناه فاذا مسح براسه كفر عنه ما سمعت اذناه فاذا غسل
رجليه كفر عنه ما مشت اليه قدماه ثم يقوم الى الصلاة فهى فضيلة رواه الطبرانى فى الصغير
[10] وعن امير المومنين عثمان الغنى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت اظفاره رواه مسلم
[11] وعنه قال ايما رجل قام الى وضوئه يريد الصلاة ثم غسل كفيه نزلت خطيئته من كفيه
مع اول قطرة فاذا غسل وجهه نزلت خطيئته من سمعه وبصره مع اول قطرة فاذا غسل
يديه الى المرفقين ورجليه الى الكعبين سلم من كل ذنب هوله ومن كل خطيئة كهيئته يوم
ولدته امه فاذا قام الى الصلاة رفعه الله عزوجل بها درجة وان قعد قعد سالما رواه الامام
احمد [12] وعن حسان بن عطية مرسلا قال الوضوء شطر الايمان والسواك شطر الوضوء
رواه ابن ابى شيبة [13] وعن ابى امامة قال اذا تمضمض احدكم حط ما اصاب بيديه و
اذا غسل وجهه حط ما اصاب بوجهه واذا غسل يديه حط ما اصاب بيديه فاذا مسح
براسه تناثرت خطاياه من اصول الشعر واذا غسل قدميه حط ما اصاب برجليه رواه
الطبرانى فى الاوسط [14] وعن عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
اذا توضأ العبد فغسل يديه خرت خطاياه من يديه فاذا غسل وجهه خرت خطاياه
من وجهه واذا غسل ذراعيه خرت خطاياه من ذراعيه واذا غسل رجليه خرت خطاياه

من رجليه رواه ابن ابی شيبة ورواه الامام احمد عن مرة بن كعب [١٥] وعن ابی
امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا غسل يديه خرجت
خطاياه[عه] واذا غسل وجهه وتمضمض وتشوص واستنشق ومسح براسه خرجت خطايا
سمعه وبصره ولسانه واذا غسل ذراعيه وقدميه كان كيوم ولدته امه رواه الطبرانی
فی الاوسط [١٦] وعنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما من مسلم
يتمضمض فاه الا غفر الله له كل خطيئة اصابها بلسانه ذلك اليوم ولا يغسل يديه
الا غفر الله له ما قدمت يداه ذلك اليوم ولا يمسح براسه الا كان كيوم ولدته
امه رواه الطبرانی فی الاوسط [١٧] وعن انس قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم مثل المرأ المصلی مثل نهر يغتسل منه خمس مرات فما عسی ان يبقين
عليه من درنه يقوم الى الوضوء فيغسل يديه فيتناثر كل خطيئة نعلها بيديه
ويمضمض فيتناثر كل خطيئة تكلم بها لسانه ثم يغسل وجهه فيتناثر كل خطيئة نظرت بها عيناه
ثم يمسح براسه فيتناثر كل خطيئة سمعتها اذناه ثم يغسل قدميه فيتناثر كل خطيئة مشت بها
قدماه رواه ابو يعلى [١٨] وعن انس قال جئت تسألنی عن الصلاة فانك اذا غسلت وجهك
انتثرت الذنوب من اشفار عينيك واذا غسلت يديك انتثرت الذنوب من اظفار
يديك واذا مسحت براسك انتثرت الذنوب عن راسك واذا غسلت رجليك انتثرت
الذنوب من اظفار قدميك رواه مسدد [١٩] وعن ابی امامة قال ما من عبد يتوضأ
الا خرت خطاياه من وجهه ثم يغسل ذراعيه الا خرت خطاياه من ذراعيه ثم يمسح راسه
الا خرت خطاياه من راسه ثم يغسل رجليه الا خرت خطاياه من رجليه رواه الطبرانی
فی الكبير [٢٠] وعن امير المؤمنين عثمان الغنی رضی الله تعالى عنه قال ما من رجل يتطهر الا كانت خطاياه
اسرع انحدارا عنه من طهوره رواه الديلمی [٢١] وعن امير المؤمنين علی المرتضى كرم الله تعالى وجهه انه
قال ان الطهور نصف الايمان رواه عبد الرزاق وابن ابی شيبة ورستة فی الايمان
واللالكائی فی السنة وابن عساكر [٢٢] وعنه انه قال الطهور شطر الايمان رواه ابن ابی شيبة
[٢٣] وعن حمران قال اتيت عثمان بن عفان بوضوء فتوضأ ثم قال ان اناسا يتحدثون عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ادری ما هی الا انی رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
توضأ مثل وضوئی هذا ثم قال من توضأ هكذا غفر له ما تقدم من ذنبه وكانت صلاته

[عه] لعله سقط ههنا لفظ من بين يديه ١٢ مصحح غفرله

ومشيه الى المسجد نافلة رواه مسلم وفي رواية ابن عبدة اتيت عثمان فتوضأ وعن حمران قال رأيت عثمن قاعدا فدعا بوضوء فتوضأ ثم قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في مقعدي هذا توضأ مثل وضوئي هذا ثم قال من توضأ مثل وضوئي هذا غفر له ما تقدم من ذنبه وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تغتروا رواه ابن ماجة وابن حبان وعن عمرو بن ميمون قال سمعت عثمن بن عفان وكان قليل الحديث قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول من توضأ كما امر وصلى كما امر خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه ثم استشهد رهطا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقول هذا قالوا نعم رواه ابونعيم في الحلية وعن عكرمة بن خالد المخزومي قال حدثني رجل من اهل المدينة ان المؤذن اذن بصلوة العصر فدعا عثمن بن عفان بطهور فتطهر ثم قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول من توضأ كما امر كفر عنه ما تقدم من ذنبه ثم استشهد على ذلك اربعة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فشهدوا بذلك على رسول الله عليه وسلم رواه سعيد بن منصور

(ابواب فرائض الوضوء) قال الله تعالى يا يها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم الى الكعبين **باب غسل الذقن** عن انس قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جاءني جبريل وقال ان ربك يامرك ان تغسل الفنيك قال ما الفنيك قال الذقن رواه عبد الرزاق **باب مسح الرأس** عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسي مسح الراس فذكر وهو يصلي فان كان في لحيته بللا فليأخذ منه ويمسح به راسه فان ذلك يجزيه وان لم يجد بللا فليعد الوضوء والصلاة رواه الطبراني في الاوسط وعن ابن عباس قال ان نسي المسح اعاد الصلاة رواه عبد الرزاق وعن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ وعليه عمامة فمسح على عمامته مسح بناصيته رواه الطحاوي وعنه رفعه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فتوضأ للصلوة فمسح على عمامته وقد ذكر الناصية بشيء رواه الطحاوي وعن سالم عن ابيه انه كان يمسح بمقدم راسه اذا توضأ رواه الطحاوي۔ وعن نافع عن ابن عمر كان يدخل يديه في الوضوء فيمسح بهما مسحة واحدة اليافوخ فقط ثم يدخل اصبعيه في الماء ثم يدخلهما في اذنيه ثم يردهما على خلف اذنيه رواه عبد الرزاق وعن عطاء ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان في سفر فأخر العمامة ومسح هكذا واشار بشيق

الى مقدم راسه الى وجهه رواه سعيد بن منصور وعنه قال القى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عمامته بين كتفيه بين مكة والمدينة ومسح براسه مسحة واحدة وقال بيده على هامته فمسحها الى مقدم وجهه رواه سعيد بن منصور وعن نافع ان ابن عمر كان يضع بطن كفه اليمنى على الماء ثم لا ينفضها ثم يمسح بهما ما بين قرنته الى الجبين مرة واحدة لا يزيد عليها رواه عبد الرزاق وعن المغيرة بن شعبة ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ ومسح بناصيته وعلى العمامة وعلى الخفين رواه مسلم وابوداود والنسائى وابن ماجة وعن انس قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ وعليه عمامة قطرية فادخل يديه من تحت العمامة فمسح مقدم راسه رواه ابوداود وسكت عليه وعن عطاء انه صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح على الناصية ومسح مقدم راسه اوقال ناصية رواه البيهقى

باب

غسل الرجلين عن الامام الاعظم عن محارب بن دثار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعراقيب من النار فاذا غسلتم ارجلكم فبلغوا بالماء اصول العراقيب رواه ابو محمد البخارى وعن عبد الله بن عمرو قال تخلف النبى صلى الله عليه وسلم عنا فى سفرة فادركنا وقد ارهقنا العصر فجعلنا نتوضأ ونمسح على ارجلنا فنادى باعلى صوته ويل للاعقاب من النار مرتين اوثلاثة رواه البخارى وعن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا لم يغسل عقبه فقال ويل للاعقاب من النار رواه مسلم والترمذى وقال حديث حسن صحيح وعن امير المومنين ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه قال كنت عند النبى صلى الله تعالى عليه وسلم جالسا فجاء رجل وقد توضأ وبقى على ظهر قدمه قدر ظفر ابهامه لم يمسه الماء فقال له النبى صلى الله عليه وسلم ارجع فاتم وضوءك ففعل رواه ابن ابى حاتم فى العلل والعقيلى فى الضعفاء والدارقطنى والطبرانى فى الاوسط وعن امير المومنين عمر الفاروق رضى الله عنه قال رأيت رجلا توضأ للصلوٰة فترك موضع ظفر على ظهر قدمه فابصره النبى صلى الله عليه وسلم قال ارجع فاحسن وضوءك فرجع فتوضأ ثم صلى رواه الامام احمد ومسلم وابن ماجه وعن ابى قلابة ان عمر بن الخطاب رأى رجلا يصلى وقد ترك من رجليه موضع ظفرة فامره ان يعيد الوضوء والصلاة رواه عبد الرزاق وعن مجاهد ان عمر بن الخطاب رأى ابا الدرداء مبقع الرجلين فقال يا ابا الدرداء مالك قال القر يا امير المومنين فبعث اليه بخميصة وقال اجل لالك الطهور رواه ابن سعد وعن عبد بن عمير الليثى ان عمر بن الخطاب رأى رجلا وبظهر قدمه لمعة

لم يصبها الماء فقال له عمر أبهذا الوضوء تحضر الصلاة فقال يا امير المؤمنين البرد شديد وما معي ما يدفئني فرق له بعد ما هم به فقال له اغسل ما تركت من قدميك واعد الصلاة وامر له بخميصة رواه سعيد بن منصور والدارقطني [٩] وعن جابر قال رأى عمر بن الخطاب في قدم رجل مثل موضع الفلس لم يصبه الماء فامره ان يعيد الوضوء ويعيد الصلوٰة رواه سعيد بن منصور [١٠] وعن عثمان بن ابي سعيد انه ذكر لعمر بن عبد العزيز المسح على القدمين فقال لقد بلغني عن ثلاثة من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ادناهم ابن عمك المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم غسل قدميه رواه عبد الرزاق [١١] وعن قتادة ان ابن مسعود قال رجع الى غسل القدمين في قوله وارجلكم الى الكعبين رواه عبد الرزاق والطبراني في الكبير [١٢] وعن يحيى بن كثير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نظر الى رجل في رجله كموضع الدرهم لم يصبه الماء فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلق فاحسن وضوءك رواه سعيد بن منصور [١٣] وعن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ويل للعراقيب من النار رواه ابن ماجة والطحاوي ولفظه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم في قدم رجل لمعة لم يغسلها فقال ويل للعراقيب من النار [١٤] وعن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ويل للاعقاب وبطون الاقدام من النار رواه الامام احمد في مسنده والطحاوي والطبراني والحاكم وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجا ذكر بطون الاقدام [١٥] وعن ابي امامة قال رأى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قوما يتوضؤن فبقي على اقدامهم قدر الدرهم لم يصبه الماء فقال صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار فكان احدهم ينظر فان رأى موضعا لم يصبه الماء اعاد الوضوء رواه الدارقطني والطبراني في الاوسط [١٦] وعن خالد بن معدان عن بعض الصحابة ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلي وفي ظهر قدمه لمعة قدر الدرهم لم يصبها الماء فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يعيد الوضوء والصلوٰة رواه ابو داود [١٧] وعن عبد خير قال دخل علي رضي الله عنه الرحبة ثم قال لغلامه ائتني بطهور فاتاه بماء وطست فتوضأ فغسل رجليه ثلثا ثلثا وقال هكذا كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الطحاوي

باب غسل الرجلين الى الكعبين [١] عن عمرو بن ابي حسن سأل عبد الله بن زيد عن وضوء النبي صلى الله عليه وسلم فدعا بتور من ماء فتوضأ لهم وضوء النبي صلى الله عليه

وسلم فاكفأ على يديه من التور فغسل يديه ثلاثاً ثم ادخل يديه في التور فمضمض واستنشق و
استنثر ثلاث غرفات ثم ادخل يده فغسل وجهه ثلاثاً ثم غسل يديه مرتين الى المرفقين ثم
ادخل يده فمسح راسه فاقبل بهما وادبر مرة واحدة ثم غسل رجليه الى الكعبين رواه البخاري
٣ وعن حمران ان عثمان بن عفان رضي الله عنه دعا بوضوء فتوضأ وغسل كفيه ثلاث
مرات ثم مضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاث مرات ثم غسل يده اليمنى الى المرافق ثلاث مرات
ثم غسل اليسرى مثل ذلك ثم مسح راسه ثم غسل رجله اليمنى الى الكعبين ثلاث مرات ثم غسل
اليسرى مثل ذلك ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من توضأ نحو وضوئي هذا ثم قام فركع ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما
تقدم من ذنبه رواه مسلم ٤ وعن ابي حية قال رايت عليا توضأ فذكر وضوءه كله ثلثا ثلثا قال ثم
مسح راسه ثم غسل رجليه الى الكعبين ثم قال انما احببت ان اريكم طهور رسول الله صلى الله
عليه وسلم رواه ابوداود

ابواب سنن الوضوء

باب النية قال تعالى وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين ١ وعن امير المؤمنين عمر بن
الخطاب رضي الله تعالى عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما الاعمال
بالنيات رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارقطني و
ابن حبان والبيهقي **باب التسمية** ١ عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا ابا هريرة اذا توضأت فقل بسم الله والحمد لله فان حفظتك لا تستريح
تكتب لك الحسنات حتى تحدث من ذلك الوضوء رواه الطبراني في الاوسط والصغير
٢ وعنه قال من توضأ وذكر اسم الله على وضوئه تطهر جسده كله ومن توضأ ولم يذكر
اسم الله على وضوئه لم يتطهر الا موضع الوضوء رواه الدارقطني والبيهقي في السنن
وابو الشيخ ورواه الاولان عن ابن مسعود وابن عباس ٣ وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها
قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مس طهورا سمى الله رواه الدارقطني ٤ وعن
ابن مسعود قال اذا تطهر احدكم فليذكر اسم الله فانه يطهر جسده كله وان لم يذكر
احدكم اسم الله على طهوره لم يتطهر الا ما مر عليه الماء فاذا فرغ احدكم من طهوره
فليشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فاذا قال ذلك فتحت له ابواب

الرحمة رواه الشيرازی فی الالقاب والبیهقی فی السنن وعن الحسن الکوفی مرسلا قال من ذکر الله
عند الوضوء طهر جسده کله فان لم یذکر الله لم یطهر منه الا ما اصاب الماء رواه عبد الرزاق وعن
ابی هریرة قال لا صلوٰة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم یذکر اسم الله علیه رواه الامام احمد وابوداود
والطحاوی وابن ماجة والحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه وعن سهل بن
سعد قال لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم یذکر اسم الله علیه ولا صلاة لمن لم یصل علی
ولا صلاة لمن لم یحب الانصار رواه ابن ماجة والحاکم وعن سعید بن زید قال لا وضوء لمن
لم یذکر اسم الله علیه رواه الترمذی وقال قال محمد بن اسمعیل احسن شی فی هذا الباب حدیث رباح
بن عبد الرحمن ای عن جدته عن ابیها سعید بن زید ورواه فی العلل عن ابی هریرة ورواه الامام
احمد فی مسنده والحاکم فی المستدرک وابن ماجة عن ابی سعید وعن ابی بکر الصدیق رضی
الله عنه قال اذا توضأ العبد فذکر اسم الله طهر جسده کله وان لم یذکر لم یطهر الا ما اصاب به
الماء رواه ابن ابی شیبة وعن مکحول قال اذا تطهر الرجل وذکر اسم الله طهر جسده کله واذا
لم یذکر اسم الله حین یتوضأ لم یطهر منه الا مکان الوضوء رواه سعید بن منصور وعن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل امر ذی بال لا یبدأ فیه بسم الله فهو اجذم رواه ابوداود
والنسائی وابن ماجة والحافظ عبد القادر فی اربعینه **باب غسل الیدین الی الرسغین** عن
ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یغمس یده فی الاناء
حتی یغسلها ثلاث مرات فانه لا یدری این باتت یده رواه ابوداود وسعید بن منصور وابن
ابی شیبة وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان احدکم نائما ثم
استیقظ فاراد الوضوء فلا یضع یده فی الاناء حتی یصب علی یدیه فانه لا یدری این باتت
یده رواه عبد الرزاق وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استیقظ احدکم
من نومه فلا یدخل یده فی الاناء حتی یغسلها ثلثا فان احدکم لا یدری این باتت یده رواه
الائمة مالک والشافعی واحمد والبخاری ومسلم وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجة وقال
الترمذی هذا حدیث حسن صحیح وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استیقظ احدکم
من نومه فلا یدخل یده فی الاناء حتی یغسلها رواه ابن ماجة وعن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا استیقظ احدکم من منامه فلا یدخل یده فی الاناء حتی یغسلها فانه لا
یدری این باتت یده ولیسم قبل ان یدخلها رواه الطبرانی فی الاوسط وعن الحسین

بن علی قال دعا علی بوضوء فقرب له فغسل کفیه ثلاث مرات قبل ان یدخلهما فی وضوئه
ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل یده الیمنی الی المرفق ثلاثا
ثم الیسری کذلک ثم مسح براسه مسحة واحدة ثم غسل رجله الیمنی الی الکعبین ثلاثا
ثم الیسری کذلک ثم قام قائما فقال لی ناولنی فناولته الذی فیه فضل وضوئه فشربه قائما
فعجبت فلما رأی عجبی قال لا تعجب فانی رایت اباک النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یصنع
مثل ما رأیتنی یقول بوضوئه هذا وشرب فضل وضوئه قائما رواه النسائی والطحاوی
وابن جریر وابن ابی شیبة **وعن** الحارث قال دعا علی بماء فغسل یدیه ثلاثا قبل ان
یدخلهما الاناء ثم قال هکذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم صنع رواه ابن ماجة
وابن ابی شیبة **باب** السواک فصل فی فوائده ‌١ **عن** ابی بکر الصدیق رضی
الله عنه قال السواک مطهرة للفم مرضاة للرب رواه الامام احمد فی مسنده ورواه الامام
الشافعی والامام احمد والنسائی وابن حبان والحاکم والبیهقی عن ام المومنین عائشة رضی
الله عنها ورواه ابن ماجة عن ابی امامة **وعن** ابن عباس قال السواک مطهرة للفم مرضاة
للرب ومجلاة للبصر رواه الطبرانی فی الاوسط **وعنه** قال السواک یطیب الفم ویرضی الرب
رواه الطبرانی فی الکبیر **وعن** ابی هریرة قال السواک یزید الرجل فصاحة رواه العقیلی فی
الضعفاء وابن عدی فی الکامل والخطیب فی تاریخه **وعن** ام المومنین عائشة رضی
الله عنها قالت قال السواک شفاء من کل داء الا السام والسام الموت رواه الدیلمی فی مسند
الفردوس **وعن** ابن عمر قال علیکم بالسواک فانه مطیبة للفم مرضاة للرب رواه الامام
احمد فی مسنده والطبرانی فی الاوسط **وعن** انس قال علیکم بالسواک فنعم الشیء السواک
یذهب بالحفر وینزع البلغم ویجلو البصر ویشد اللثة ویذهب بالبخر ویصلح المعدة ویزید فی
درجات الخیر ویحمد الملئکة ویرضی الرب ویسخط الشیطان رواه عبد الجبار الخولانی فی
تاریخ داریا **وعن** ابن عباس قال فی السواک عشر خصال یطیب الفم ویشد اللثة و
یجلو البصر ویذهب البلغم ویذهب الحفر ویوافق السنة ویفرح الملئکة ویرضی الرب ویزید
فی الحسنات ویصحح المعدة رواه ابو الشیخ فی الثواب وابو نعیم فی کتاب السواک **وعن** ابن
عمر قال علیکم بالسواک فانه مطهرة للفم مرضاة للرب رواه ابن عساکر **وعن** ابن عباس
قال علیکم بالسواک فانه مطهرة للفم مرضاة للرب مفرحة للملئکة یزید فی الحسنات وهو

من السنة يجلو البصر ويذهب الحفر ويشد اللثة ويذهب البلغم ويطيب الفم ويصلح
المعدة رواه ابن عدى والبيهقى فى شعب الايمان **وعن** انس قال فى السواك عشر خصال
مطهرة للفم ومرضاة للرب ومسخطة للشيطان ومحبة للحفظة وتشد اللثة ويجلو البصر و
يضعف الحسنات سبعين ضعفا ويبيض الاسنان ويذهب الحفر ويشهى الطعام رواه
الحاكم فى تاريخه **وعنه** قال فى السواك عشر خصال مطهرة للفم ومرضاة للرب و
مسخطة للشيطان ومحبة للحفظة ويشد اللثة ويطيب الفم ويقطع البلغم ويطفو المرة
ويجلو البصر ويوافق السنة رواه الديلمى **فصل فى فضائل السواك** **عن** حسان
ابن عطية مرسلا قال السواك نصف الوضوء والوضوء نصف الايمان رواه رستة فى كتاب
الايمان **وعن** عبد الله بن جراد قال السواك من الفطرة رواه ابو نعيم **وعن** ابن
شهاب مرسلا قال اذا قام الرجل يتوضأ ليلا او نهارا فاحسن الوضوء واستن ثم قام فصلى
اطاف به الملك ودنا منه حتى يضع فاه على فيه فما يقرأ الا فى فيه فان لم يستن اطاف به
ولا يضع فاه على فيه رواه محمد بن نصر فى الصلوة **وعن** جابر قال اذا قام احدكم من الليل
فليستك فان احدكم اذا قرأ فى صلوته وضع ملك فاه على فيه ولا يخرج من فيه شئ الا دخل
فم الملك رواه البيهقى فى شعب الايمان وتمام والضياء والديلمى وسعيد بن منصور **وعن**
ابى عبد الرحمن السلمى عن على قال امرنا بالسواك وقال ان العبد اذا قام يصلى اتاه الملك فقام
خلفه يستمع القران ويدنو فلا يزال يستمع ويدنو حتى يضع فاه على فيه فلا يقرء اية
الا كان فى جوف الملك فطيبوا ما هنالك رواه ابن المبارك فى الزهد والآجرى فى اخلاق
حملة القران **وعنه** قال امر على بالسواك وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
العبد اذا تسوك ثم قام يصلى قام الملك خلفه يستمع القران فلا يزال عجبه بالقران يدنيه
منه حتى يضع فاه على فيه فما يخرج من فيه شئ من القران الا صار فى جوف الملك فطهروا
افواهكم رواه ابن المبارك **فصل فى فضل الصلاة بالسواك** **عن** ام الدرداء
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان بسواك خير من سبعين ركعة بغير سواك
رواه الدارقطنى فى الافراد **وعن** ابى هريرة قال ركعتان بسواك افضل من سبعين ركعة
بغير سواك ودعوة فى السر افضل من سبعين دعوة فى العلانية وصدقة فى السر افضل
من سبعين صدقة فى العلانية رواه ابن النجار **وعن** ام المومنين عائشة الصديقة

رضی اللہ عنہا قال صلوۃ بسواک افضل من سبعین صلاۃ بغیر سواک رواہ احمد وابن
زنجویہ **وعنہا** قال فضل الصلاۃ بالسواک علی الصلاۃ بغیر السواک بسبعین ضعفا رواہ
الامام احمد والحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ **وعنہا** قال
الرکعتان بعد السواک احب الی من سبعین رکعۃ قبل السواک رواہ ابن حبان **فصل فی**
استیاک النبی صلی اللہ علیہ وسلم **عن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تسوکوا فان السواک مطہرۃ للفم مرضاۃ للرب ما جاءنی جبرئیل الا اوصانی بالسواک حتی لقد
خشیت ان یفرضہ علی وعلی امتی ولولا انی اخاف ان اشق علی امتی لفرضتہ علیہم وانی
لاستاک حتی خشیت ان احفی مقادیم فی رواہ ابن ماجۃ **وعن** ام المؤمنین عائشۃ
الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد لزمت السواک حتی
تخوفت ان یدردنی رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی **وعن** خزیمۃ بن ثابت ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستاک فی اللیل مرارا رواہ ابن ابی شیبۃ **وعن** بریدۃ
ابن الخضیب الاسلمی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ من اہلہ دعا جاریۃ
یقال لہا بریرۃ بالسواک رواہ ابن ابی شیبۃ **وعن** عبد اللہ بن عباس کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتین ثم یستاک رواہ ابن ابی شیبۃ **وعن** ابی ہریرۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا ینام لیلۃ ولا یستیقظ حتی یستن رواہ ابن عساکر **وعن** ابن
عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل رکعتین ثم ینصرف فیستاک رواہ ابن عساکر
والحاکم فی المستدرک وقال ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ **وعن** شریح قال سألت
عائشۃ قلت اخبرینی بای شئ کان یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علیک قالت
کان یبدأ بالسواک رواہ مسلم وابوداؤد وابن ابی شیبۃ **وعن** جابر انہ کان یستاک
اذا اخذ مضجعہ واذا قام من اللیل واذا خرج الی الصبح فقیل لہ قد شققت بہذا السواک
فقال ان اسامۃ اخبرنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یستاک ہذا السواک
رواہ ابن ابی شیبۃ **وعن** ابی موسی قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطرف السواک
علی لسانہ رواہ مسلم **وعن** ابن عباس انہ بات عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ
فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من آخر اللیل فخرج فنظر الی السماء ثم تلا ہذہ الایۃ فی آل عمران ان فی خلق السموات
والارض واختلاف اللیل والنہار حتی بلغ فقنا عذاب النار ثم رجع الی البیت فتسوک وتوضأ ثم

قام فصلى ثم اضطجع ثم قام فخرج فنظر الى السماء فتلا هذه الاٰية ثم رجع فتسوك وتوضأ ثم قام
فصلى رواه مسلم وابوداود نحوه ١٢ وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يوضع له وضوءه وسواكه فاذا قام من الليل تخلى ثم استاك رواه ابو
داود - ١٣ وعن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قام من الليل يشوص فاه بالسواك
رواه البخاري والحاكم في المستدرك وفي رواية اذا قام ليتهجد رواه ابوداود والطيالسي ١٤ وعن
عائشة رضي الله عنها قال كان صلى الله عليه وسلم اذا دخل بيته بدأ بالسواك رواه مسلم ١٥ وعن
عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يستيقظ من ليل او نهار الا تسوك
قبل ان يتوضأ رواه ابوداود - ١٦ وعن عائشة قالت ما كان عليه السلام يخرج من بيته
لشيء من الصلوات حتى يستاك رواه الطبراني ١٧ وعن ابي موسى الاشعري قال اتيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم ومعي رجلان من قومي فانتهينا اليه ومعه مسواك يستاك به فسألاه
العمل فقال يا ابا موسى الهذا جئتم قال قلت يا رسول الله والله ما لهذا جئت ولا اطلعاني
على ما في انفسهما قال فرايته رفع بيده العليا بسواكه وقال والله لا نعطيها من طلبها منكم
فبعثني وتركهما رواه ابوداؤد والطيالسي - ١٨ وعن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها
قالت دخل عبد الرحمن بن ابي بكر ومعه سواك يستن به فقلت له اعطني هذا المسواك يا
ابا عبد الرحمن فاعطانيه فقضمته ثم مضغته فاعطيته رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاستن به وهو مستند الى صدري رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث
صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه **فصل في الامر بالسواك** ١ عن ابي هريرة قال السواك
سنة فاستاكوا اي وقت شئتم رواه الديلمي في مسند الفردوس ٢ وعن سليمن بن
صرد قال استاكوا وتنظفوا واوتروا فان الله عزوجل وتر يحب الوتر رواه ابن ابي شيبة و
الطبراني في الاوسط ٣ وعن واثلة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت بالسواك
حتى خشيت ان يكتب علي رواه الامام احمد في مسنده ٤ وعن ابن عباس قال امرت بالسواك
حتى خفت على اسناني رواه الطبراني في الكبير ٥ وعنه انه سئل عن السواك فقال ما زال
النبي صلى الله عليه وسلم يامرنا به حتى خشينا ان ينزل عليه فيه رواه ابوداود الطيالسي
٦ وعن ثوبان قال حق على كل مسلم السواك وغسل يوم الجمعة وان يمس من طيب اهله
ان كان رواه البزار ٧ وعن تمام بن العباس قال استاكوا ما لكم تدخلون على قلحا رواه الحكيم

وعن[٩] انس قال امرت بالسواك حتى خشيت ان ادرد رواه البزار وعن سهل بن سعد
قال امرني جبريل بالسواك حتى ظننت اني سادرد رواه الطبراني في الاوسط وعن[١٠]
ابن عباس قال لقد امرت بالسواك حتى خفت على اسناني رواه الطبراني في الاوسط۔
وعن[١١] انس قال اكثرت عليكم في السواك رواه الامام احمد والبخاري وعن[١٢] واثلة قال
لقد امرت بالسواك حتى خشيت ان يكتب علي رواه الطبراني في الكبير وعن[١٣] ابن عباس
قال لقد امرت بالسواك حتى ظننت انه سينزل علي قران رواه الامام احمد وعن[١٤] سعيد
قال لقد امرت بالسواك حتى خشيت على فمي رواه ابونعيم وعن[١٥] نافع بن جبير بن مطعم
قال لقد امرت بالسواك حتى خشيت ان يدردني[له] رواه ثابت السرقسطي في الدلائل وابونعيم
وعن[١٦] انس قال امرت بالسواك حتى خشيت ان ادرد وحتى خشيت على لثتي واسناني
رواه البزار وعن[١٧] ام سلمة قال مازال جبريل يوصيني بالسواك حتى خفت على اضراسي
رواه الطبراني في الكبير والبيهقي وعن[١٨] عبدالله بن حنظلة الغسيل ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم امر بالسواك عند كل صلاة رواه ابن جرير وعن[١٩] ابن عباس قال لقد كنا
نؤمر بالسواك حتى ظننا انه سينزل فيه رواه ابن ابي شيبة وعنه[٢٠] قال لم يزل رسول
الله صلى الله عليه وسلم يأمر بالسواك حتى ظننا انه سينزل عليه فيه رواه ابن ابي
شيبة فصل في وجوب السواك لولا خوف المشقة عن[١] الامام الاعظم عن ابي الحسن
علي بن الحسين الزراد عن تمام عن جعفر بن ابي طالب ان ناسا من اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم دخلوا على النبي صلى الله عليه وسلم فقال مالي اراكم قلحا استاكوا فلولا ان اشق على
امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلاة رواه ابو محمد البخاري في مسنده وعن[٢] ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك عند
كل صلاة رواه الامامان مالك واحمد والبخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجة
ورواه ابن خزيمة في صحيحه والحاكم في المستدرك ورواه الامام احمد وابوداود والنسائي
عن زيد بن خالد بزيادة ولاخرت العشاء الى ثلث الليل وعن[٣] ابي هريرة قال قال لولا
ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك مع كل وضوء رواه الامامان مالك والشافعي والبيهقي
ورواه الطبراني في الاوسط عن علي وعنه[٤] قال لولا ان اشق على امتي لامرتهم عند كل صلاة
بوضوء ومع كل وضوء بسواك رواه الامام احمد والنسائي وعن[٥] العباس بن عبد المطلب

له اي يذهب باسناني والدرد سقوط الاسنان ١٢ مجمع

قال لولا ان اشق على امتي لفرضت عليهم السواك عند كل صلاة كما فرضت عليهم الوضوء رواه
الحاكم في المستدرك - وعن [٦] ابي هريرة قال لولا ان اشق على امتي لفرضت عليهم السواك مع
الوضوء ولأخرت العشاء الاخرة الى اخر نصف الليل رواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرطهما
والبيهقي في السنن وعن [٧] مكحول مرسلا قال لولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك والطيب عند
كل صلاة رواه سعيد بن منصور وعن [٨] ابن عمر قال لولا ان اشق على امتي لامرتهم ان يستاكوا
بالاسحار رواه ابو نعيم في كتاب السواك وعن [٩] زيد بن خالد الجهني قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم لولا ان اشق على امتي لفرضت عليهم السواك عند كل صلاة رواه ابوداود والترمذي وقال
هذا حديث حسن صحيح ورواه ابن جرير بلفظ كل وضوء وعن [١٠] حسان بن عطية مرسلا قال الوضوء شطر
الايمان والسواك شطر الوضوء ولولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلاة ركعتان
يستاك فيهما العبد افضل من سبعين ركعة لا يستاك فيها رواه ابن ابي شيبة وعن [١١] عبد الرحمن
بن ابي ليلى عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا ان اشق على امتي لفرضت على امتي
السواك كما فرضت عليهم الطهور رواه ابن ابي شيبة وعن [١٢] ام حبيبة قال لولا ان اشق على
امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلاة كما يتوضؤن رواه ابن جرير ورواه الامام احمد عن زينب بنت
جحش وعن [١٣] ابن عباس قال لولا ان اشق على امتي لجعلت عليهم السواك عند كل صلاة رواه
الطبراني في ا... وعن [١٤] انس قال مالكم تدخلون علي قلحا لولا ان اشق على امتي لامرتهم
بالسواك عند كل صلاة لابد الناس من العريف والعريف في النار يؤتى بالجلواز يوم القيمة فيقال
له ضع سوطك وادخل النار رواه سمويه وعن [١٥] تمام بن العباس قال مالكم تدخلون علي قلحا
استاكوا فلولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك عند كل طهور رواه الطبراني في الكبير وعنه [١٦] قال
مالكم تدخلون علي قلحا استاكوا فلولا ان اشق على امتي لامرتهم ان يستاكوا عند كل صلاة رواه الطبراني
في الكبير وابو نعيم وعن [١٧] جعفر ابن تميم بن العباس قال مالي اراكم تاتوني قلحا استاكوا فلولا ان اشق
على امتي لفرضت عليهم السواك كما فرضت عليهم الصلوة رواه الطبراني في الكبير وابو نعيم وعن [١٨] جعفر
بن تمام بن العباس عن ابيه قال مالي اراكم تاتوني قلحا استاكوا فلولا ان اشق على امتي لفرضت عليهم
السواك عند كل صلاة كما فرضت عليهم الوضوء رواه الامام احمد والبغوي والباوردي
وابن قانع والضياء المقدسي في المختارة ورواه البزار والبغوي وسمويه والحاكم عنه عن ابيه عن
جده العباس بن عبد المطلب ورواه الامام احمد والباوردي عن تمام بن قثم عن ابيه

وعن ابی امامة قال لولا ان اشق علی امتی لجعلت السواک علیهم عزمة رواه ابن منیع
وعن ابی سعید قال لولا ان اثقل علی امتی لفرضت علیهم السواک رواه ابن جریر وعن
انس قال لولا ان تضیعوا لامرتکم بالسواک عند کل صلاة رواه البزار وعن امیر المومنین علی
المرتضی کرم الله وجهه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لولا ان اشق علی
امتی لامرتهم بالسواک عند کل صلاة ولاخرت العشاء الی ثلث اللیل الاول فانه اذا مضی
ثلث اللیل الاول هبط الله الی سماء الدنیا فلم یزل هنالک حتی یطلع الفجر فیقول الا سائل
یعطی سؤله الا داع یجاب الا سقیم یستشفی الا مذنب یستغفر فیغفر له رواه عثمن بن سعید
الدارمی فی الرد علی الجهمیة والدارقطنی فی احادیث النزول **فصل** فی سواک الزیتون و الاراک
عن معاذ قال نعم السواک الزیتون من شجرة مبارکة یطیب الفم ویذهب بالحفر وهو سواکی و
سواک الانبیاء قبلی رواه الطبرانی فی الاوسط وعن ابی خیرة الصباحی قال اعطانی النبی
صلی الله تعالی علیه وسلم اراکا وقال استاکوا بهذا رواه ابن سعد وعن ابی زید الغافقی قال
الاسوکة ثلاثة اراک فان لم یکن اراک فعنم او بطم رواه ابو نعیم فی کتاب السواک

باب کیف یستاک عن ابی بردة عن ابیه قال اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم
نستحمله فرأیته یستاک عن لسانه وهو یقول أه أه یعنی یتهوع رواه ابو داود۔ **فصل**
فی الاستیاک عرضا عن عطاء مرسلا قال اذا استکتم فاستاکوا عرضا رواه سعید بن
منصور وعن سعید بن المسیب عن بهز قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یستاک عرضا
ویشرب مصا ویتنفس ثلاثا ویقول هو اهنأ وامرأ رواه ابو نعیم وابن عساکر وقال
ابو نعیم رواه ابراهیم ابن العلاء الزبیدی عن عبادة بن یوسف عن ثبیت عن یحیی
بن سعید بن المسیب عن القشیری ورواه سلیمن بن مسلمة عن الیمان بن عدی عن
معاویة القشیری **باب** فی غسل السواک عن ام المومنین الصدیقة رضی الله عنها
انها قالت کان نبی الله صلی الله علیه وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسله فابدأ به فاستاک ثم
اغسله وادفعه الیه ابو داود **باب** الاستیاک بسواک الغیر عن ام المومنین الصدیقة
رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستن وعنده رجلان احدهما اکبر من الاخر
فاوحی الیه فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرهما رواه ابو داود **فصل** فی کفایة
الاصابع اذا لم یکن سواک عن عمرو بن عوف المزنی قال الاصابع تجزی مجزی السواک اذا

لم یکن مسواک رواہ ابونعیم فی کتاب السواک وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزی من السواک الاصابع رواہ البیہقی والضیاء المقدسی فی المختارۃ وعن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قالت قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذھب فوہ یستاک قال نعم قلت کیف یصنع قال یدخل اصبعہ فی فیہ رواہ الطبرانی

باب المضمضۃ والاستنشاق

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المضمضۃ والاستنشاق سنۃ والاذنان من الراس رواہ الخطیب فی تاریخہ وعنہ قال تمضمضوا واستنشقوا والاذنان من الراس رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وعنہ قال اذا تمضمض احدکم واستنثر فلیفعل ذلک مرتین بالغتین اوثلاثا رواہ البیہقی وعن عاصم قال اذا توضأت فابلغ فی المضمضۃ والاستنشاق مالم تکن صائما رواہ ابوبشر الدولابی فیما جمع من حدیث الثوری وعن ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قال المضمضۃ والاستنشاق من الوضوء الذی لاتتم الصلوۃ الابہ والاذنان من الراس رواہ البیہقی والدیلمی وعن ابی ھریرۃ قال اذا توضأ احدکم فلیستنشق بمنخریہ من الماء ثم یستنثر واذا استجمر فلیوتر رواہ عبدالرزاق وعن ابن عباس قال استنشق اثنتین اوثلاثا رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الکبیر وعن سلیمن بن موسی بلاغا قال من توضأ فلیستنشق ولیمضمض والاذنان من الراس رواہ عبدالرزاق وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وعن جابر قال من نسی المضمضۃ والاستنشاق فلیمض ولاینصرف رواہ الدیلمی وعن عمار بن یاسر قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق والسواک وقص الشوارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط والاستحداد وغسل البراجم والانتضاح والاختتان رواہ الامام احمد وابوداود وابن ماجۃ وابن ابی شیبۃ وعن ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قال عشرۃ من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال مصعب ونسیت العاشرۃ الاان تکون المضمضۃ رواہ الامام احمد وابن ابی شیبۃ ومسلم وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بالمضمضۃ والاستنشاق رواہ ابن عساکر

باب المضمضۃ ثلثا والاستنشاق ثلثا

عن الامام الاعظم عن الحارث عبدالرحمن عن الضحاک بن مزاحم عن علی بن ابی طالب انہ دعا بماء

فغسل كفيه ثلاثا ثم تمضمض ثلاثا ثم استنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وغسل ذراعيه ثلاثا ثم اخذ بكفه
اليمنى ماء فوضعه على راسه حتى جعل [illegible] ثم غسل رجليه ثلاثا رواه ابو محمد البخاري وعن رجل من
الانصار ان رجلا قال الا اريكم كيف كان وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا بلى فدعا بماء فمضمض
ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وذراعيه ثلاثا ومسح براسه وغسل قدميه ثم قال واعلموا
ان الاذنين من الراس ثم قال تحريت او توخيت لكم رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابن
ابي شيبة والعدني والخطيب في التاريخ وعن حمران قال رأيت عثمن توضأ فافرغ على
يديه ثلثا فغسلهما ثم مضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل يده
اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم غسل اليسرى مثل ذلك ثم مسح راسه ثم غسل قدمه اليمنى
ثلاثا ثم اليسرى ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ من نحو وضوئي هذا
ثم قال من توضأ مثل وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من
ذنبه رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابو داود والنسائي وابن خزيمة والعدني والدارقطني و
ابن حبان وعن ابي دارة قال رأيت عثمان دعا بوضوء فتمضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا
وغسل وجهه ثلاثا وذراعيه ثلاثا رواه الامام احمد والدارقطني وسعيد ابن منصور وعن
ابن ابي مليكة قال رأيت عثمن بن عفان سئل عن الوضوء فدعا بماء فاتي بميضاة فاصغاها
على يده اليمنى ثم ادخلها في الماء فتمضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا وغسل وجهه ثلثا ثم غسل
يده اليمنى ثلاثا وغسل يده اليسرى ثلاثا رواه ابو داود وعن عبد خير قال صلى علي الغداة
ثم دخل الرحبة فدعا بماء فاتاه الغلام باناء فيه ماء وطست قال فاخذ الاناء بيده اليمنى
فافرغ على يده اليسرى وغسل كفيه ثلاثا ثم ادخل يده اليمنى في الاناء فمضمض ثلاثا و
استنشق ثلاثا ثم ساق قريبا من حديث ابي عوانة ثم مسح راسه مقدمه ومؤخره مرة
ثم ساق الحديث نحوه رواه ابو داود باب المضمضة والاستنشاق بمياه عن كعب
بن عمرو اليامي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا ياخذ
لكل واحدة ماء جديدا وغسل وجهه ثلاثا فلما مسح راسه قال هكذا واوما بيديه من
مقدم راسه حتى بلغ بهما الى اسفل عنقه من قبل قفاه رواه الطبراني وعن طلحة عن ابيه
عن جده قال دخلت يعني على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتوضأ والماء يسيل من وجهه ولحيته
على صدره فرايته يفصل بين المضمضة والاستنشاق رواه ابو داود ورواه عن كعب بن عمرو

اليمنى ايضا وعن عبد الله بن زيد بن عاصم انه رأى وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم
وفيه مضمض واستنشق واستنثر ثلاثا بثلاث غرفات وفيه فمسح راسه فاقبل بهما وادبر
رواه البخاري ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة **باب الاستنثار** عن
سلمة بن قيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استنشقت فانتثر واذا
استجمرت فاوتر رواه الطبراني في الكبير والترمذي بلفظ اذا توضأت وقال حديث حسن صحيح
وعن ابي هريرة قال اذا استيقظ احدكم من منامه فتوضأ فليستنثر ثلاث مرات فان
الشيطان يبيت على خياشيمه رواه البخاري ومسلم والنسائي وعن ابن عباس قال
استنثروا مرتين بالغتين او ثلاثا رواه الامام احمد وابوداود وابن ماجة والحاكم وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ احدكم فليجعل في انفه ماء ثم ليستنثر
واذا استجمر فليوتر رواه الامامان مالك واحمد والبخاري ومسلم وابوداود والنسائي وعنه
اذا توضأ احدكم فليجعل في انفه ماء ثم ليستنثر ومن استجمر فليوتر رواه البخاري ومسلم و
ابونعيم في المستخرج وعن سلمة بن قيس الاشجعي اذا توضأت فاستنثر واذا استجمرت فاوتر
رواه الامام احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة وابن حبان وعن ابي هريرة قال من
توضأ فليستنثر ومن استجمر فليوتر رواه الامام احمد والبخاري ومسلم والنسائي وابن ماجة
والطبراني في الصغير ورواه مسلم عن ابي سعيد ايضا وعنه اذا توضأ احدكم فليستنثر و
اذا استجمر فليوتر رواه عبد الرزاق وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ
احدكم فليستنشق بمنخريه من الماء ثم لينتثر رواه مسلم وعن عمرو بن يحيى المازني ان
رجلا قال لعبد الله بن زيد هل تستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم يتوضأ قال نعم فدعا عبد الله بن زيد بوضوء فافرغ على يديه فغسلهما مرتين ثم مضمض
واستنثر ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه الى المرفقين ثم مسح راسه بيديه
فاقبل بهما وادبر وبدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي
بدأ منه ثم غسل رجليه رواه الامام مالك وعبد الرزاق وعن حبان بن واسع الانصاري
ان اباه حدثه انه سمع عبد الله بن زيد بن عاصم المازني يذكر انه رأى رسول الله
صلى الله عليه وسلم توضأ فتمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم يده اليمنى
ثلاثا والاخرى ثلاثا ومسح براسه بماء غير فضل يديه وغسل رجليه حتى انقاهما رواه سعيد

بن منصور ومسلم وابوداود والترمذي **باب تخليل اللحية** عن[1] انس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبريل فقال اذا توضأت فخلل لحيتك رواه ابن ابي شيبة
وعن[2] انس بن مالك قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم توضأ وخلل لحيته باصابعه من تحتها
وقال بهذا امرني ربي رواه الحاكم في المستدرك وعن[3] ام المومنين الصديقة رضي
الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ خلل لحيته رواه الحاكم في المستدرك
وعن[4] جابر قال خللوا لحاكم وقصوا اظفاركم فان الشيطان يجري ما بين اللحم والظفر
رواه الخطيب في الجامع وابن عساكر وعن[5] ابي وائل قال رأيت عثمن يتوضأ فخلل
لحيته ثلاثا وقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله رواه عبد الرزاق والبغوي
وعنه[6] قال رأيت عثمن يغسل كفيه ثلاثا ومضمض واستنشق ثلاثا وخلل اصابعه وخلل لحيته
حين غسل وجهه قبل ان يغسل قدميه ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل كالذي
رأيتموني فعلت رواه عبد الرزاق وابن منيع والدارمي وابوداود وابن خزيمة وابن الجارود
والطحاوي وابن حبان والبغوي في مسند عثمان وسعيد بن منصور ولفظ البغوي وخلل
اصابعه ثلاثا وخلل لحيته ثلاثا وعن[7] امير المومنين عثمن الغني رضي الله عنه ان النبي صلى
الله عليه وسلم كان يخلل لحيته رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي حسن صحيح وصححه ابن حبان
والحاكم وقال محمد بن اسمعيل اصح شي في هذا الباب وعن[8] حسان بن بلال ان عمار بن ياسر توضأ
فخلل لحيته فقيل ما هذا قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخلل لحيته رواه عبد الرزاق
وسعيد بن منصور وابن ابي شيبة والترمذي وعن[9] ابي حمزة مولى بني سعد قال رأيت ابن
عباس توضأ فخلل لحيته رواه عبد الرزاق والحاكم في المستدرك ولفظه فقيل له اتخلل لحيتك
فقال وما يمنعني وقد رأيت الخ وعن[10] الحسن بن محمد بن علي قال كان علي بن ابي طالب اذا توضأ
خلل لحيته رواه سعيد بن منصور وعن[11] انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ
خلل لحيته رواه ابن ماجة وابن ابي شيبة والحاكم والبزار وعن[12] ابن عباس قال دخلت على رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو يتوضأ وقال فيه وخلل لحيته فقلت يا رسول الله هكذا الطهور قال
هكذا امرني ربي رواه الطبراني في الاوسط وعن[13] ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا توضأ خلل لحيته رواه الطبراني في الاوسط وعن[14] ابي بكرة انه عليه السلام توضأ
وخلل رواه البزار وعن[15] جابر انه توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم غير مرة ولا مرتين ولا

ثلث مرات فرأيته يخلل لحيته باصابعه كانها اسنان المشط رواه ابن عدى وعن انس
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان اذا توضأ اخذ كفا من ماء تحت حنكه فخلل به لحيته و
قال بهذا امرني ربي رواه ابوداود وسكت عنه وعن حسان بن بلال قال رايت عمارا توضأ فخلل
لحيته وقال هكذا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل رواه ابوداود الطيالسي **باب**
تخليل الاصابع عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخللوا فانه نظافة
والنظافة تدعوا الى الايمان والايمان مع صاحبه في الجنة رواه الطبراني في الاوسط وعن ابي
ايوب قال حبذا المتخللون بالوضوء والمتخللون من الطعام اما تخليل الوضوء فالمضمضة
والاستنشاق وبين الاصابع واما تخليل الطعام فمن الطعام فانه ليس شئ اشد على الملكين
من ان يريا بين اسنان صاحبهما طعاما وهو قائم يصلى رواه الطبراني في الكبير وعن ابن عباس
قال رحم الله المتخللين والمتخللات رواه البيهقي في شعب الايمان وعن ابي ايوب قال
رحم الله المتخللين من امتى في الوضوء والطعام رواه القضاعي وعن ابن مسعود قال
لتنهكن الاصابع بالطهور او لتنهكنها النار رواه الطبراني في الاوسط وعن واثلة قال
من لم يخلل اصابعه بالماء خللها الله بالنار يوم القيمة رواه الطبراني في الكبير وعن ابن
عباس قال اذا توضأت خلل اصابع يديك ورجليك رواه الامام احمد في مسنده والترمذى
وابن ماجه وقال الترمذى حسن غريب والحاكم في المستدرك - وعن ام المومنين عائشة الصديقة
رضى الله عنها قال خللوا بين اصابعكم لا يخلل الله بينها بالنار ويل للاعقاب من النار رواه
الدارقطني وعن ابي هريرة قال خللوا بين اصابعكم لا يخللها الله بالنار يوم القيمة رواه
الدارقطني وعن ابي ايوب قال حبذا المتخللون ان تخلل بين اصابعك بالماء وان تخلل من الطعام رواه ابن
ابي شيبة وعن معمر بن يحيى بن ابي كثير ان ابا بكر كان يخلل اصابعه اذا توضأ رواه عبد الرزاق وعن ابي
بكر الصديق رضى الله عنه قال لتخللن اصابعكم بالماء او ليخللها الله بالنار رواه ابن ابي شيبة وعن عامر
بن شقيق قال توضأ عثمن فخلل اصابع رجليه ثم قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ذلك رواه ابوداود
والترمذى والنسائى وابن ماجه وعن مستورد بن شداد قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ
فخلل اصابع رجليه بخنصره رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب وابن ماجه وعن لقيط بن صبرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا توضأت فاسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع رواه الترمذى وقال حديث حسن صحيح والحاكم
في المستدرك ولفظه اذا توضأت فخلل الاصابع **باب** تثليث الغسل عن الامام الاعظم عن عطاء بن

الى ملج عن حمران مولى عثمان بن عفان ان عثمان بن عفان توضأ ثلاثا ثلاثا وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يتوضأ رواه احمد البخارى وعن امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه ان النبى صلى الله عليه وسلم
توضأ ثلاثا ثلاثا رواه الترمذى ار قال حديث على احسن شئ فى هذا الباب واصح وعنه قال الطهور ثلاثا ثلاثا
واجبة ومسح الرأس واحدة رواه الديلمى فى مسند الفردوس وعن سفيان بن سلمة قال شهدت عثمان
توضأ ثلاثا ثلاثا وافرد المضمضة من الاستنشاق ثلاثا ثم قال هكذا توضأ النبى صلى الله عليه وسلم رواه
البغوى فى مسند عثمان وابن عساكر وعن ابى وائل قال رأيت عثمان وعليا يتوضأن ثلاثا ثلاثا ويقولان
هكذا كان وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابوداود الطيالسى وابن ماجة والطحاوى وعن ابى
النظر عمن راى عثمان بن عفان ان عثمن دعا بوضوء وعنده على وطلحة والزبير وسعد فتوضأ ثلاثا ثم
قال انشدكم بالله تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ كما توضأت قالوا نعم رواه مسدد
وابوداود والترمذى والنسائى وابن ماجة وعن امير المومنين عثمان الغنى رضى الله عنه ان النبى
صلى الله عليه وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا رواه الدارقطنى والطبرانى فى الصغير وعن ابى علقمة عن عثمن بن
عفان انه دعا يوما بوضوء ثم دعا ناسا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فافرغ بيده اليمنى على
يده اليسرى وغسلهما ثلاثا ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه ثلثا
الى المرفقين ثم مسح براسه ثم غسل رجليه فانقاهما ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ
مثل هذا الوضوء الذى رايتمونى توضأته ثم قال من توضأ فاحسن الوضوء ثم صلى ركعتين كان من ذنوبه
كيوم ولدته امه ثم قال اكذلك يا فلان قال نعم ثم قال اكذالك يا فلان قال نعم حتى استشهد ناسا
من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال الحمد لله الذى وافقتمونى على هذا رواه الدار
قطنى وعن امير المومنين عثمان الغنى رضى الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ
ثلاثا ثلاثا ومسح راسه وغسل قدميه غسلا رواه سعيد بن منصور وعن ابن عمر انه توضأ ثلثا
ثلثا ورفع ذلك الى النبى صلى الله عليه وسلم رواه ابن ماجة وعن عبد الله بن ابى اوفى قال رايت
رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ثلثا ثلثا ومسح راسه مرة وعن ابى مالك الاشعرى قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ ثلثا ثلثا وعن ربيع بنت معوذ بن عفراء ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم توضأ ثلثا ثلثا وعن ابى امامة ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ ثلثا ثلثا رواها
الطحاوى وعن حمران مولى عثمان انه رأى عثمان بن عفان دعا باناء فافرغ على كفيه ثلاث مرار
فغسلهما ثم ادخل يمينه فى الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل وجهه ثلاثا ويديه الى المرفقين ثلاث مرار

ثم مسح برأسه ثم غسل رجليه ثلاث مرار الى الكعبين ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه رواه البخاري وروى الطبراني في الصغير نحوه وعن [١٤] ابراهيم بن ابي عبلة قال سألت انس بن مالك كيف اتوضأ قال انبأتني كيف توضأ لا تسألني كيف رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ ثلاثا ثلاثا وقال بهذا امرني ربي عز وجل رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن [١٥] عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف الطهور فدعا بماء في اناء فغسل كفيه ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل ذراعيه ثم مسح برأسه وادخل اصبعيه السباحتين في اذنيه ومسح بابهاميه على ظاهر اذنيه ثم غسل رجليه ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد او نقص فقد اساء وظلم رواه ابن ماجه والنسائي

باب مسح الرأس مرة

عن [١] الامام الاعظم عن خالد بن علقمة عن عبد خير عن علي بن ابي طالب انه دعا بماء فغسل كفيه ثلاثا وتمضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وغسل ذراعيه ثلاثا ومسح برأسه مرة واحدة وغسل قدميه ثلاثا ثم قال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو محمد البخاري وزاد في رواية ثم انه اخذ الماء بيده فمسح بهما رأسه مرة واحدة ثم غسل قدميه ثلاثا ثم غرف بكفه فشربه ثم قال من سره ان ينظر الى طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم فهذا طهوره وعن [٢] امير المؤمنين عثمان الغني رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح رأسه مرة رواه ابن ماجه وعن [٣] امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح رأسه مرة رواه ابن ماجه وعن [٤] سلمة بن الاكوع قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح رأسه مرة رواه ابن ماجه وعن [٥] امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه انه توضأ فمسح رأسه مسحة واحدة رواه عبد الرزاق وعن [٦] نافع ان ابن عمر كان يمسح رأسه مرة رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور وعن [٧] عطاء انه بلغه ان عثمان توضأ ثلاثا ومسح برأسه مسحة وغسل رجليه ثلاثا ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة وعن [٨] امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ ثلاثا ثلاثا الا المسح مرة مرة رواه ابن ابي شيبة وعن [٩] عبد الرحمن قال رأيت عليا توضأ فغسل وجهه ثلاثا وغسل ذراعيه ثلاثا ومسح برأسه مرة ثم قال هكذا توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو داود وسعيد بن منصور وعن [١٠] الربيع بنت معوذ بن عفراء الانصارية ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح برأسه مرة رواه الطبراني في الصغير وعن [١١] عبد الله بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح رأسه بيديه فاقبل بهما وادبر بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه رواه الترمذي وقال حديث عبد الله بن زيد اصح شيء في هذا الباب واحسن

١٢ وعن الربيع بنت معوذ بن عفراء انها رأت النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ قالت مسح راسه ومسح ما اقبل
منه وما ادبر وصدغيه واذنيه مرة واحدة رواه الترمذي وقال حديث الربيع حديث حسن صحيح وقد روي
من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مسح براسه مرة ١٣ وعن راشد ابي محمد الحماني قال رأيت انسا
فقلت اخبرني عن وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه بلغني انك كنت توضيه وساق الحديث الى ان قال ثم مسح
براسه مرة غير انه امرّهما على اذنيه فمسح عليهما رواه الطبراني في المعجم الاوسط ١٤ وعن ابن عباس انه صلى الله
عليه وسلم توضأ ثلثا ثلثا ومسح براسه واذنيه مسحة واحدة رواه ابو داود

باب مسح الاذنين

١ عن ابي امامة قال توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فغسل وجهه ثلثا ويديه ثلثا ومسح براسه وقال الاذنان
من الراس رواه الامام احمد وابو داود والترمذي وابن ماجة ورواه ابن ماجة عن ابي هريرة وعن عبد الله بن
زيد ورواه الدارقطني عن انس وعن ابي موسى وعن ابن عمر وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنهم ٢ وعن ابن عباس
انه صلى الله عليه وسلم مسح اذنيه فادخلهما السبابتين وخالف ابهاميه الى ظاهر اذنيه فمسح ظاهرهما وباطنهما رواه
ابن ماجة ٣ وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الاذنان من الراس رواه الدارقطني ٤ وعنه قال الا
اخبركم بوضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكره وفيه ثم غرف غرفة فمسح بها راسه واذنيه رواه ابن
خزيمة وابن حبان والحاكم ٥ وعن شقيق بن سلمة قال رأيت عثمان توضأ فغسل وجهه واستنشق ومضمض
ثلاثا ومسح براسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما وخلل لحيته ثلاثا حين غسل وجهه قبل ان يغسل قدميه ثم قال
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل الذي رأيتموني فعلت رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا اسناد
صحيح ٦ وعن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه توضأ فمسح باطن اذنيه وظاهرهما قال وكان ابن
مسعود يامر بذلك رواه الحاكم في المستدرك - ٧ وعن ربيع بنت معوذ ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح
اذنيه باطنهما وظاهرهما رواه الحاكم في المستدرك - ٨ وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح
براسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح ٩ وعن حمران انه سمع عثمان قال
هلموا اتوضأ لكم وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فغسل وجهه ويديه الى المرفقين حتى مس اطراف
العضدين ثم مسح براسه ثم امر بيديه على اذنيه ولحيته وغسل رجليه رواه ابن عساكر ١٠ وعن ابي
مالك الدمشقي قال حدثت ان عثمان بن عفان اختلف في خلافته في الوضوء فاذن للناس فدخلوا عليه
فدعا بماء فغسل يديه ثلاثا ثم غرف بيمينه ثم رفعها الى فيه فمضمض واستنشق بكف واحد واستنثر
بيساره فعل ذلك ثلاثا ثم غرف بيده اليمنى على ذراعه اليمنى فغسلها الى المرفقين ثلاثا ثم غرف بيمينه
فغسل يده اليسرى الى المرفقين ثلاثا ثم مسح مقدم راسه بيده مرة واحدة ولم يستانف له ماء جديدا

ثم ادخل يده في صماخ اذنيه فمسح ظاهرهما وباطنهما ثم غسل رجله اليمنى الى الكعبين وخلل اصابعه ثم
غسل رجله اليسرى الى الكعبين وخلل اصابعه ثلثا وقال ان النبي صلى الله عليه وسلم اذن لنا كما اذنت
لكم وتوضأ لنا كما توضأت لكم فمن كان سائلا عن وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فهذا وضوءه رواه
سعيد بن منصور **باب الترتيب** **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابدءوا بما بدأ الله
به رواه عبد بن حميد ومسلم **وعنه** قال قال رسول صلى الله عليه وسلم تبدأ بما بدأ الله رواه الامام
احمد وابوداود والترمذي والنسائي **وعن** الاسود بن الاسود بن يزيد قال بعثني عبد الله بن مسعود
الى عمر بن الخطاب فوافقته حين خرج من الخلاء فوضع له اناء فغسل كفيه ثلاثا ثم تمضمض واستنشق
ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا ويديه ثلاثا ومسح براسه واذنيه من ظاهر وباطن وغسل رجليه غسلا رواه
سعيد بن منصور **وعن** عبد خير قال اتى علي باناء فيه ماء وطست فاخذ بيمينه الاناء فاكفاه على يده
اليسرى ثم غسل كفيه ثم اخذ بيده اليمنى فافاض على يده اليسرى ثم غسل كفيه فعله ثلاث مرات كل
ذلك لايدخل يده في الاناء فاكفاه على يده اليسرى ثم غسل كفيه ثم اخذ بيده اليمنى فافاض على يده اليسرى
ثم غسل كفيه ثلاث مرات كل ذلك لايدخل يده في الاناء حتى غسلها ثلاث مرات ثم ادخل يده اليمنى في
الاناء فمضمض واستنشق ونثر بيده اليسرى فعل ذلك ثلاث مرات ثم ادخل يده اليمنى في الاناء فغسل
وجهه ثلاث مرات ثم غسل يده اليمنى ثلاث مرات الى المرفق ثم غسل يده اليسرى ثلاث مرات الى المرفق
ثم ادخل يده اليمنى حتى اغمرها الماء ثم رفعها بما حملت من ماء ثم مسحها بيده اليسرى ثم مسح راسه بيديه
كلتيهما مرة ثم صب بيده اليمنى ثلاث مرات على قدمه اليمنى ثم غسلها بيده اليسرى ثلاث مرات ثم
ادخل يده اليسرى فغرف بكفه فشرب ثم قال هذا طهور نبي الله صلى الله عليه وسلم من احب ان
ينظر الى طهور نبي الله صلى الله عليه وسلم فهذا طهوره رواه ابوداود والطيالسي وابن منيع والدارمي
وابوداود والنسائي وابن خزيمة وابويعلى وابن الجارود وابن حبان والدارقطني والضياء المقدسي في
المختارة **وعن** عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فغرف غرفة فمضمض منها
واستنثر ثم غرف غرفة فغسل وجهه ثم غرف غرفة فغسل يده اليمنى ثم غرف غرفة فغسل يده اليسرى
ثم غرف غرفة فمسح راسه واذنيه داخلهما بالسبابتين وخالف بابهاميه الى ظاهر اذنيه فمسح
ظاهرهما وباطنهما ثم غرف غرفة فغسل رجله اليمنى ثم غرف غرفة فغسل رجله اليسرى رواه ابن ابي شيبة
وعن ابي النضر ان عثمن دعا بوضوء وعنده طلحة والزبير وعلي وسعد ثم توضأ وهم ينظرون فغسل
وجهه ثلاث مرات ثم افرغ على يمينه ثلاث مرات ثم افرغ على يساره ثلاث مرات ثم رش في رجله اليمنى

ثم غسلها ثلاث مرات ثم رش على رجله اليسرى ثم غسلها ثلاث مرات ثم قال للذين حضروا انشدكم الله اتعلمون ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يتوضأ كما توضأت الآن قالوا نعم وذلك لشئ بلغه عن وضوء رجال رواه بن منيع والحارث وابو يعلى **باب** مسح اللحية **عن** حمران قال رأيت عثمان توضأ فغسل يديه ثم مضمض واستنشق اثنين ثم غسل وجهه ثلاث مرات ثم غسل يديه الى المرفقين ثلاث مرات ثم مسح براسه ومر بيديه على ظاهر اذنيه ومر بهما على لحيته ثم غسل رجليه الى الكعبين ثلاث مرات ثم قام فركع ركعتين ثم قال توضأت كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ثم ركعت ركعتين كما رأيته ركع ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين فرغ من ركعتيه من توضأ كما توضأت ثم ركع ركعتين لا يحدث نفسه فيهما غفر له ما كان بينهما وبين صلاته بالامس رواه ابن بشران فى اماليه **وعن** كعب بن عمرو قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح باطن لحيته رواه الطبرانى **باب** الموالاة **عن** امير المومنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه قال رأيت رجلا توضأ للصلاة فترك موضع ظفر على ظهر قدمه فابصره النبى صلى الله عليه وسلم فقال ارجع فاحسن وضوءك فرجع فتوضأ ثم صلى رواه الامام احمد ومسلم وابن ماجة **وعن** انس ان رجلا اتى النبى صلى الله عليه وسلم وقد توضأ وترك على قدمه مثل الظفر فقال له رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ارجع فاحسن وضوءك رواه ابوداود وابن ماجة

ابواب مستحبات الوضوء

باب التيامن **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأتم فابدؤا بميامنكم رواه ابوداود وابن ماجة وابن خزيمة وابن حبان **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ بدأ بميامنه رواه ابن النجار **وعن** ابى هريرة انه كان يبدأ بميامنه فى الوضوء فبلغ ذلك عليا فدعا بماء فتوضأ فبدأ بمياسره رواه سعيد بن منصور **وعن** ام عطية قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لهن فى غسل ابنته ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها رواه البخارى ومسلم والنسائى وابن ماجة **وعن** ام المومنين عائشة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع فى شانه كله فى طهوره وترجله ونعله رواه ابوداود وفى رواية له وسواكه **وعنها** قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحب التيامن ما استطاع فى طهوره ونعله وترجله رواه النسائى **وعنها** كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب التيمن فى شانه كله فى نعله وترجله وطهوره رواه مسلم **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه التيمن فى طهوره وترجله

وتنعله وفی شانه کله رواه البخاری وعنها[۹] قالت كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحب التیمن ما استطاع
وقالت مرة فی شانه کله فی طهوره اذا توضأ وفی انتعاله اذا انتعل وفی ترجله اذا ترجل رواه ابوداود والطیالسی

باب استقبال القبلة عند الوضوء **عن**[۱] ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکرم المجالس
ما استقبل به القبلة رواه ابو یعلی فی مسنده والطبرانی فی الاوسط **وعنه**[۲] قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم خیر المجالس ما استقبل به القبلة رواه ابو نعیم **وعن**[۳] ابن عباس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان لکل شیء شرفا وان شرف المجالس ما استقبل به القبلة رواه الحاکم فی المستدرک والبیهقی
فی کتاب الزهد **باب** الجلوس علی مکان مرتفع عند الوضوء **عن**[۱] محمد بن عبد الرحمن السلمانی عن ابیه
قال رأیت عثمن بن عفان بالمقاعد فمر به رجل فسلم علیه فلم یرد علیه فلما فرغ من وضوئه قال انه لم یمنعنی
ان ارد علیک الا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من توضأ فغسل یدیه ثم تمضمض
ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا ویدیه الی المرفقین ثلاثا ومسح براسه وغسل رجلیه ثم لم
یتکلم حتی یقول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله غفر له ما بین الوضوئین
رواه البغوی فی مسند عثمان **وعنه**[۲] انه شهد عثمان یتوضأ علی المقاعد فسلم علیه رجل فلم یرد علیه حتی فرغ
رد علیه وجعل یعتذر الیه ثم قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ فسلم علیه رجل فلم یرد علیه رواه
البغوی وسعید بن منصور **وعن**[۳] عبد خیر قال رایت علیا اتی بکرسی فقعد علیه ثم اتی بکوز من ماء
فغسل یده ثلثا ثم تمضمض الحدیث رواه ابوداود **باب** المضمضة والاستنشاق بالیمنی **عن**[۱]
ابراهیم بن محمد عن الحویرث مرسلا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یمینی لوجهی وشمالی لفرجی
رواه عبد الرزاق **وعن**[۲] ابی مالک الدمشقی قال حدثت ان عثمن بن عفان اختلف فی خلافته فی الوضوء
فاذن للناس فدخلوا علیه فدعا بماء فغسل یدیه ثلاثا ثم غرف بیمینه ثم رفعها الی فیه فمضمض واستنشق
بکف واحد واستنثر بیساره فعل ذلک ثلاثا الحدیث رواه سعید بن منصور **وعن**[۳] عبد خیر قال اتی علی
باناء فیه ماء وطست الی ان قال ثم ادخل یده الیمنی فی الاناء فمضمض واستنشق ونثر بیده
الیسری فعل ذلک ثلاث مرات الحدیث رواه الدارمی وابوداود والنسائی **وعن**[۴] عطاء بن یسار
ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یغسل وجهه بیمینه رواه سعید بن منصور **باب** المبالغة فی المضمضة
والاستنشاق لغیر الصائم **عن**[۱] ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا تمضمض
احدکم واستنثر فلیفعل ذلک مرتین بالغتین او ثلاثا رواه البیهقی **وعنه**[۲] قال استنثروا مرتین
بالغتین او ثلاثا رواه الامام احمد وابوداود وابن ماجة والحاکم فی المستدرک **وعن**[۳] عاصم قال فتوضأت

فابلغ فی المضمضة والاستنشاق مالم تکن صائما رواه ابو بشر الدولابی فیما جمع من حدیث الثوری وعن
لقیط بن صبرة قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما رواه الامام
الشافعی والامام احمد وابنه عبد الله فی زیادات المسند وابن حبان والحاکم فی المستدرك وعنه قال
قدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وافد قومی فسألته عن الوضوء فقال اذا توضأت فخلل الاصابع
وبالغ فی الاستنشاق مالم تکن صائما ولا تضرب ضعینتك کما تضرب امتك رواه ابوداود الطیالسی
وعن لقیط بن صبرة انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر اشیاء فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اسبغ
الوضوء وخلل الاصابع واذا استنشقت فبالغ الا ان تکون صائما رواه الحاکم فی المستدرك وقال هذا حدیث
صحیح ولم یخرجاه وعنه وکان وافد بنی المنتفق انه اتی عائشة هو وصاحب له یطلبان رسول الله صلی الله
علیه وسلم فلم یجداه فاطعمتهما عائشة تمرا وعصیدا فلم یلبثا ان جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم یتقلع
یتکفأ صلی الله علیه وسلم فقال هل اطعمکما احد فقلت نعم یا رسول الله ثم قلت یا رسول الله اخبرنا عن الصلاة
قال اسبغ الوضوء وخلل الاصابع واذا استنشقت فبالغ الا ان تکون صائما رواه الحاکم فی المستدرك
وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استنشقت فبالغ الا ان تکون صائما ولا تضرب ظعینتك
کما تضرب امتك رواه الحاکم فی المستدرك **باب الوضوء قبل دخول الوقت** عن ابی هریرة ان
النبی صلی الله علیه وسلم قال من اغتسل یوم الجمعة غسل الجنابة وراح فی الساعة الاولی فکانما قرب بدنة ومن
راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الثالثة فکانما قرب کبشا ومن راح فی الرابعة فکانما قرب
دجاجة ومن راح فی الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملائکة یستمعون الذکر رواه
النسائی وابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم الجمعة وقفت الملائکة
علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المهجر کمثل الذی یهدی بدنة ثم کالذی یهدی بقرة ثم کبشا ثم
دجاجة ثم بیضة فاذا خرج الامام طووا صحفهم ویستمعون الذکر رواه البخاری ومسلم **باب غسل
العذارین معا** عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا توضأ عرك عارضیه بعض العرك ثم شبك
یدیه فی لحیته من تحتها رواه ابن عساکر **باب ما جاء ان الاذنین من الرأس** عن ابی امامة قال توضأ
النبی صلی الله علیه وسلم فغسل وجهه ثلاثا ومسح برأسه وقال الاذنان من الرأس رواه الترمذی وعن ابن
عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المضمضة والاستنشاق سنة والاذنان من الرأس رواه الخطیب
باب مسح الاذنین معا عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ ساق الحدیث الی
ان قال مسح رأسه واذنیه داخلهما بالسبابتین وخالف بابهامیه الی ظاهر اذنیه فمسح ظاهرهما وباطنهما رواه

ابن ابي شيبة وابن ماجة باسناد صحيح وعن حمران انه سمع عثمن قال هلموا توضأ لكم وضوء رسول الله صلى
الله عليه وسلم فغسل وجهه ويديه الى المرفقين حتى مس اطراف العضدين ثم مسح براسه ثم امر بيديه
على اذنيه ولحيته ثم غسل رجليه رواه ابن عساكر

باب تعاهد طرفي العينين والاعقاب

عن خالد بن وليد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتموا الوضوء ويل للاعقاب من النار رواه
ابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعقب من النار رواه
النسائي وابن جرير وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار
رواه البيهقي وابوداود والنسائي وابن ماجة وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يمسح الماقين رواه ابوداود وعن ابي امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الاذنان
من الراس وكان يمسح براسه مرة وكان يمسح الماقين رواه ابن ماجة وعن ام المومنين
عائشة رضي الله عنها قالت يا ابا عبد الرحمن اسبغ الوضوء فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ويل للاعقاب من النار رواه مسلم وعن عبد الله بن عمر قال رجعنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم من مكة الى المدينة حتى اذا كنا بماء بالطريق تعجل قوم عند العصر فتوضؤا وهم عجال فانتهينا اليهم
واعقابهم تلوح لم يمسها الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء
رواه مسلم

باب تحريك الخاتم عند الوضوء

عن رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يحرك خاتمه عند الوضوء رواه الدارقطني وابن ماجة وعن الصنابحي ان
ابا بكر الصديق رضي الله عنه راى رجلا يتوضأ فقال عليك بالمغفلة والمنشلة رواه ابن قتيبة في
غريب الحديث والدينوري في المجالسة قال ابن قتيبة المغفلة العنفقة والمنشلة موضع الخاتم من
الخنصر وعن عبيد الله بن ابي رافع عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا توضأ حرك
خاتمه رواه ابن ماجة والدارقطني

باب الدلك عند الوضوء

عن المستورد بن شداد قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ يدلك اصابع رجليه بخنصره رواه الترمذي وابوداود وابن ماجة
وعن عبد الله بن زيد قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فدلك ذراعيه رواه ابوداود والطيالسي
وعنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى بثلثي مد فتوضأ فجعل يدلك ذراعيه رواه الحاكم وقال هذا
حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه وعن ابي ذر قال اشرف علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن
نتوضأ فقال ويل للعراقيب من النار فطفقت اغسلها غسلا وادلكها دلكا رواه سعيد بن منصور

باب اسباغ الوضوء

عن امير المومنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم اسباغ الوضوء فى المكاره واعمال الاقدام الى المسجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة يغسل الخطايا
غسلا رواه ابو يعلى والنسائى والبيهقى والحاكم فى المستدرك وقال صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه وعن[٢]
ابى مالك الاشعرى قال اسباغ الوضوء شطر الايمان والحمد لله تملؤ الميزان والتسبيح والتكبير تملأن
السموات والارض والصلاة نور والزكوة برهان والصبر ضياء والقران حجة لك او عليك كل الناس يغدو
فبائع نفسه فمعتقها او موبقها رواه الامام احمد والنسائى وابن ماجة وابن حبان وعن[٣] ابى هريرة
قال كفارات الخطايا اسباغ الوضوء على المكاره واعمال الاقدام الى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة رواه
ابن ماجة وعن[٤] امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال من اسبغ الوضوء فى البرد الشديد كان له من
الاجر كفلان رواه الطبرانى فى الاوسط وعن[٥] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
الا ادلكم على ما يمحو الله به الخطايا ويرفع به الدرجات اسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطا الى المسجد وانتظار
الصلاة بعد الصلاة فذلكم الرباط فذلكم الرباط رواه الامام احمد والترمذى ومسلم والنسائى وقال الترمذى
حديث حسن صحيح وعن[٦] امير المومنين عثمان الغنى رضى الله عنه قال لا يسبغ عبد الوضوء الا غفر له ما تقدم
من ذنبه وما تاخر رواه النسائى وابو بكر المروزى وعن[٧] امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال
من اسبغ الوضوء فى البرد الشديد كان له من الاجر كفلان ومن اسبغ الوضوء فى الحر الشديد كان له من الاجر
كفل رواه الخطيب وابن النجار وعن[٨] ابن عباس قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم باسباغ
الوضوء رواه ابن ماجه وعن[٩] اسامة بن زيد قال دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة حتى اذا
كان بالشعب نزل فبال ثم توضا ولم يسبغ الوضوء فقلت الصلاة يا رسول الله فقال الصلاة امامك فركب
فلما جاء المزدلفة نزل فتوضا فاسبغ الوضوء ثم اقيمت الصلاة فصلى المغرب ثم اناخ كل انسان بعيره فى منزله
ثم اقيمت العشاء فصلى ولم يصل بينهما رواه البخارى وعن[١٠] محمد بن زياد قال سمعت ابا هريرة وكان يمر بنا
والناس يتوضؤن من مطهرة قال اسبغوا الوضوء فان ابا القاسم صلى الله عليه وسلم قال ويل للاعقاب من
النار رواه البخارى وعن[١١] ابن عباس لما قيل له هل خصكم رسول الله صلى الله عليه وسلم بشئ لم يعم
به الناس فقال لا الا ثلاث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناكل الصدقة وان لا ننزى الحمار على الفرس رواه
ابو داود الطيالسى وعن[١٢] عائشة رضى الله عنها انها قالت يا عبد الرحمن اسبغ الوضوء فانى سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول ويل للاعقاب من النار رواه مسلم

باب اطالة الغرة والتحجيل

عن[١] ابى هريرة عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ان امتى يدعون يوم القيمة غرا محجلين من اثار الوضوء
فمن استطاع منكم ان يطيل غرته فليفعل رواه البخارى ومسلم وعنه[٢] قال انتم الغر المحجلون يوم القيمة

من أساغ الوضوء فمن استطاع منكم فليطل غرته وتحجيله رواه مسلم وعن ابی مجمر قال رأیت اباهریرة یتوضأ
مرة وکان اذا غسل ذراعیه کان ان یبلغ نصف العضد ورجلیه الی نصف الساق فقلت له فی ذلك
فقال ارید ان اطیل غرتی انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ان امتی الخ رواه الطحاوی وعن
ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اول من یوذن له یوم القیمة فی السجود
ثم یوذن لی برفع راسی فاعرف امتی یمینی وعن شمالی قیل کیف تعرفهم یارسول الله قال غیر محجلون
من الوضوء وذراریهم تو بین ایدیهم رواه الامام احمد والطبرانی وعن ابن مسعود قال قیل یارسول
الله کیف تعرف من لم تر من امتك قال غیر محجلون بلق من اثار الوضوء رواه ابن ماجة وعن ابی امامة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من امتی الا وانا اعرفه یوم القیمة قالوا یارسول الله من رایت و
من لم تر قال من رایت ومن لم ار غرا محجلین من اثار الوضوء رواه الامام احمد والطبرانی فی الکبیر وسعید
بن منصور وعن عبد الله بن بسر قال ما من امتی احد الا وانا اعرفه یوم القیمة قالوا کیف تعرفهم
یارسول الله فی کثرة الخلائق قال ارایت لو دخلت صبرة فیها خیل دهم بهم وفیها فرس اغر محجل اما
کنت تعرفه منها قالوا بلی قال فان امتی یومئذ غر من السجود محجلون من الوضوء رواه الامام احمد والطبرانی
فی الکبیر والبیهقی فی شعب الایمان وسعید بن منصور وعن نعیم المجمر قال رقیت مع
ابی هریرة علی ظهر المسجد فتوضأ فقال انی سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان امتی یدعون یوم
القیمة غر[illegible]لین من اثار الوضوء فمن استطاع ان یطیل غرته فلیفعل رواه البخاری وعن نعیم بن عبد الله
المجمر [illegible]یت اباهریرة یتوضأ فغسل وجهه واسبغ الوضوء ثم غسل یده الیسری حتی اشرع فی العضد
ثم مسح براسه ثم غسل رجله الیمنی حتی اشرع فی الساق ثم غسل رجله الیسری حتی اشرع فی الساق
ثم قال لی هکذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ وقال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم انتم الغر المحجلون یوم القیمة من اسباغ الوضوء من استطاع منکم فلیطل غرته وتحجیله رواه مسلم باب اخذ الماء

الجدید لمسح الراس عن عبد الله بن محمد بن عقیل قال ارسلنی علی بن الحسین الی الربیع بنت معوذ
اسالها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان کثیرا ما یتوضأ عندهم فاتیتها فسألتها فقالت رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ فاخذ لراسه ماء جدیدا رواه ابو داود الطیالسی وعن
نافع عن ابن عمر کان یدخل یدیه فی الوضوء فمسح بهما مسحة واحدة الیافوخ فقط رواه عبد الرزاق باب البدء

بمقدم الراس فی المسح عن عبد الله بن زید بن عاصم الانصاری انه قیل له توضأ لنا وضوء رسول الله
صلی الله علیه وسلم فدعا باناء (الی ان) مضمض واستنثر ثلاثا زاد بعد قوله فاقبل بهما

وادبر بيديه بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذى بدأ منه وغسل رجليه
رواه مسلم وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر بدأ بمقدم
راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما الى المكان الذى بدأ منه ثم غسل رجليه رواه الترمذى وقال
حديث عبد الله بن زيد اصح شئ فى هذا الباب واحسن وعن المقدام ابن معديكرب قال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم توضأ فلما بلغ مسح راسه وضع كفيه على مقدم راسه فامرهما حتى بلغ القفا
ثم ردهما الى المكان الذى منه بدأ رواه ابوداود وعن يزيد ابى مالك ان معاوية توضأ للناس كما
رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فلما بلغ راسه غرف غرفة من ماء فتلقاها بشماله حتى وضعها
على وسط راسه حتى قطر الماء اوكاد يقطر ثم مسح من مقدمه الى مؤخره ومن مؤخره الى مقدمه رواه
ابوداؤد **باب** جعل الاصبعين فى جحرى الاذنين **عن** الربيع بنت معوذ بن عفراء قالت توضأ النبى
صلى الله عليه وسلم فادخل اصبعيه جحرى اذنيه رواه ابن ماجة وابوداود وعن المقدام بن
معديكرب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح باذنيه ظاهرهما وباطنهما زاد هشام وادخل
اصابعه فى صماخ اذنيه رواه ابوداود وعن ابى مالك الدمشقى فى حديث طويل قال فيه حدثت
ان عثمان بن عفان اختلف فى خلافته فى الوضوء الى ان قال ثم مسح مقدم راسه بيده مرة واحدة و
لم يستانف له ماء جديدا ثم ادخل يده فى صماخ اذنيه فمسح ظاهرهما وباطنهما الحديث رواه سعيد بن
منصور وعن عبد خير قال كنا مع على يوما صلاة الغداة فلما انفرف دعا بالطست فتوضاء ثم
ادخل اصبعيه فى اذنيه ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ رواه ابن ابى شيبة
باب تكفل الوضوء بنفسه **عن** امير المؤمنين ابى بكر الصديق رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يا ابابكر انى لا احب ان يعيننى على طهورى غيرى رواه ابن النجار وعن امير
المؤمنين عمر الفاروق رضى الله عنه قال لا احب ان يعيننى على وضوئى احد رواه البزار وعن عاصم
بن ضمرة قال رأيت عليا امير المؤمنين ياخذ ماء لطهوره فبادرته اليه فقال مه فانى رأيت عمر بن الخطاب
ياخذ ماء لطهوره فبادرته اليه فقال مه فانى رأيت ابابكر الصديق ياخذ ماء لطهوره فبادرته اليه فقال
مه انى رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياخذ ماء لطهوره فبادرته اليه فقال يا ابابكر انى لا احب
ان يعيننى احد على طهورى رواه ابو القاسم الحانفى فى جزء ما اجتمع فى سنده اربعة من الصحابة وعن
امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستقى ماء لوضوئه
فبادرته استقى له فقال مه يا عمر فانى اكره ان يشركنى فى طهورى احد رواه البزار وابن جرير وابو يعلى

الدارقطني في الافراد **باب** غسل الرجلين بيساره **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا توضأ احدكم فلا يغسل اسفل رجليه بيده اليمنى رواه ابن عدي في الكامل والديلمي في مسند
الفردوس **باب** نضح الماء في مواضع الطهور **عن** الامام الاعظم عن منصور بن المعتمر عن مجاهد عن
رجل من ثقيف يقال له الحكم او ابن الحكم عن ابيه قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم فاخذ حفنة من
ماء فنضح في مواضع طهوره رواه ابو محمد البخاري **باب** ارسال الماء من فوق الوجه **عن** ابن عباس
قال دخل علي علي بيتي فدعا بوضوء فقال يا ابن عباس اتوضأ لك وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت
بلى فوضع له اناء فغسل يديه ثم مضمض واستنشق واستنثر ثم اخذ بيده فصك بها وجهه والقم
ابهاميه ما اقبل من اذنيه ثم عاد في مثل ذلك ثلاثا ثم اخذ كفا من ماء بيده اليمنى فافرغها على
ناصيته ثم ارسلها تسيل على وجهه ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم يده الاخرى مثل ذلك ثم
مسح رأسه واذنيه من ظهورهما ثم اخذ بكفه من الماء فصك بها على قدميه رواه الامام احمد
وابو داود وابو يعلى وابن خزيمة والطحاوي وابن حبان **باب** استصحاب النية الى اخر الوضوء **عن**
امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ ما نوى رواه البخاري ومسلم
وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة **باب** التسمية عند غسل كل عضو او مسحه **عن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امر ذي بال لم يبدأ ببسم الله الرحمن الرحيم فهو
اقطع وفي رواية بذكر الله وفي رواية فهو اقطع رواه الحافظ عبد القادر الرهاوي في اربعينه **باب**
الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم خلال الوضوء **عن** سهل بن سعد قال لا وضوء لمن لم يصل على
النبي صلى الله عليه وسلم رواه الطبراني في الكبير **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تجعلوني كقدح الراكب فان الراكب يملأ قدحه ثم يضعه ويرفع متاعه فان احتاج الى شرابه شربه او
الوضوء توضأ والا اهرقه لكن اجعلوني في اول الدعاء واوسطه واخره رواه الامام احمد **باب**
الادعية عند غسل عضو عضو **عن** الحسن بن علي قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم ثواب
الوضوء فقال اذا قدمت على وضوئك فقل بسم الله العظيم والحمد لله على الاسلام فاذا
غسلت فرجك فقل اللهم حصن فرجي واجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين واجعلني
من الذين اذا ابتليتهم صبروا واذا اعطيتهم شكروا واذا تمضمضت فقل اللهم اعني على تلاوة
ذكرك واذا استنشقت فقل اللهم لا تحرمني رائحة الجنة واذا غسلت وجهك فقل اللهم بيض
وجهي يوم تبيض وجوه وتسود وجوه واذا غسلت ذراعك اليمنى فقل اللهم اعطني كتابي

بيميني وحاسبني حسابا يسيرا واذا غسلت ذراعك اليسرى فقل اللهم لا تعطني كتابي بشمالي ولا
من وراء ظهري واذا مسحت براسك فقل اللهم غشني برحمتك واذا مسحت اذنيك فقل اللهم اجعلني
ممن يستمع القول فيتبع احسنه واذا غسلت رجليك فقل اللهم اجعله سعيا مشكورا وذنبا مغفورا و
عملا متقبلا اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين اللهم اني استغفرك
واتوب اليك ثم ارفع راسك الى السماء فقل الحمد لله الذي رفعها بغير عمد والملك قائم على راسك يكتب
ما تقول ويختم بخاتمه ثم يعرج الى السماء فيضعه تحت العرش فلا يفك ذلك الخاتم الى يوم القيمة رواه
ابو القاسم بن منده في كتاب الوضوء والديلمي والمستغفري في الدعوات وابن النجار وعن ابي اسحق
السبيعي رفعه الى علي بن ابي طالب قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات اقولهن عند الوضوء فلم انسهن
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى بماء فغسل يديه بمثل ما مر من حديث الحسن وفيه فاذا غسل
فرجه قال اللهم حصن فرجي ثلاثا واذا استنشق قال اللهم ارحني رائحة الجنة واذا غسل رجليه قال اللهم
اجعل لي سعيا مشكورا وذنبا مغفورا وتجارة لن تبور رواه المستغفري في الدعوات وعن محمد بن
الحنفية قال دخلت على والدي علي بن ابي طالب واذا عن يمينه اناء من ماء فسمى ثم سكب على يمينه ثم
استنجى وقال اللهم حصن فرجي واستر عورتي ولا تشمت بي الاعداء ثم تمضمض واستنشق وقال اللهم
لقني حجتي ولا تحرمني رائحة الجنة ثم غسل وجهه وقال اللهم بيض وجهي يوم تبيض وجوه وتسود
وجوه ثم سكب على يمينه وقال اللهم اعطني كتابي بيميني والخلد بشمالي ثم سكب على شماله وقال اللهم لا
تعطني كتابي بشمالي ولا تجعلها مغلولة الى عنقي ثم مسح براسه وقال اللهم غشنا برحمتك فانا نخشى
عذابك اللهم لا تجمع بين نواصينا واقدامنا ثم مسح عنقه وقال اللهم نجنا من مقطعات النيران و
اغلالها ثم غسل رجليه ثم قال اللهم ثبت قدمي على الصراط يوم تزل فيه الاقدام ثم استوى قائما
ثم قال اللهم كما طهرتنا بالماء فطهرنا من الذنوب ثم قال بيده هكذا يقطر الماء من انامله ثم قال
يا بني افعل هذا فانه ما من قطرة تقطر من انامله الا خلق الله منها ملكا يستغفر لك الى يوم
القيمة يا بني من فعل فعلي هذا تساقطت عنه الذنوب كما تتساقط الورق عن الشجر يوم الريح العاصف
رواه ابن عساكر في اماليه وفي الباب عن انس رضي الله عنه رواه ابو حاتم وابن حبان في التاريخ باب

التشهد بعد الوضوء عن امير المؤمنين عمر الفاروق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما منكم من احد يتوضا فيسبغ ثم يقول اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة
الثمانية يدخل من ايها شاء رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضا

ثم قال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله قبل ان يتكلم غفر له ما بين الوضوئين
رواه الدارقطني والخطيب **وعن** ابن مسعود قال اذا فرغ احدكم من طهوره فليشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا عبده ورسوله فاذا قال ذلك فتحت له ابواب الرحمة رواه الشيرازي في الالقاب
والبيهقي **وعن** امير المومنين عمر الفاروق رضي الله عنه قال من توضأ فاحسن الوضوء ثم رفع بصره
الى السماء فقال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله فتحت
له ثمانية ابواب الجنة يدخل من ايها شاء رواه النسائي وابن ماجة والحاكم **وعن** انس قال من
توضأ فاحسن الوضوء ثم قال ثلاث مرات اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد
ان محمدا عبده ورسوله فتح له ابواب الجنة ثمانية ابواب من ايها شاء دخل رواه الامام احمد وابن ماجة
وعن ابي مسعود قال اذا فرغ احدكم من طهوره فليقل اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده و
رسوله ثم ليصل على فاذا قال ذلك فتحت له ابواب الرحمة رواه ابو الشيخ في الثواب **وعن** امير
المومنين عمر الفاروق رضي الله تعالى عنه قال ما منكم من احد يتوضأ فيسبغ الوضوء ثم يقول حين
يفرغ من وضوئه اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله الا فتحت
له ابواب الجنة الثمانية يدخل من ايها شاء رواه الامام احمد وابوداود والترمذي والنسائي

باب قول سبحانك اللهم بعد الوضوء **عن** ابي سعيد قال من توضأ فقال بعد فراغه من وضوئه
سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك كتب في رق ثم جعل في
طابع فلم يكسر الى يوم القيمة رواه النسائي والحاكم **وعنه** قال من توضأ فاسبغ الوضوء ثم قال عند
فراغه سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك ختم عليها بخاتم
فوضعت تحت العرش فلم تكسر الى يوم القيمة رواه ابن السني **وعنه** قال من قال بسم الله حين يتوضأ
فاذا فرغ من وضوئه قال سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك
طبعت بطابع ثم جعلت تحت العرش حتى يوافي بها صاحبها يوم القيمة رواه ابن النجار **باب** قول
اللهم اجعلني من التوابين بعد الوضوء **وعن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا
بوضوء فساعة يفرغ من وضوئه يقول اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله اللهم
اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين فتحت له ثمانية ابواب الجنة يدخل من ايها شاء
رواه ابن السني في عمل اليوم والليلة والطبراني في الاوسط **وعن** امير المومنين عمر الفاروق رضي
الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قال اشهد ان

لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين فتحت له ثمانية ابواب الجنة يدخل من ايها شاء رواه الترمذي وعن ثوبان قال من توضأ فاسبغ الوضوء ثم قال عند فراغه من الوضوء اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين فتحت له ثمانية ابواب الجنة يدخل من ايها شاء رواه ابن السني والخطيب وابن النجار وعن البراء قال ما من عبد يقول حين يتوضأ بسم الله ثم يقول لكل عضو اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله ثم يقول حين يفرغ اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين الا فتحت له ثمانية ابواب الجنة يدخل من ايها شاء فان قام من فوره ذلك فصلى ركعتين يقرء فيهما ويعلم ما يقول انفتل من صلوته كيوم ولدته امه ثم يقال استانف العمل رواه المستغفري في الدعوات باب قراءة انا انزلنا بعد الوضوء عن انس قال من قرء في اثر وضوئه انا انزلناه في ليلة القدر واحدة كان من الصديقين ومن قرأها مرتين كان في ديوان الشهداء ومن قرأها ثلاثا يحشره الله محشر الانبياء رواه الديلمي باب قرائة اية الكرسي بعد الوضوء عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قراية الكرسي على اثر وضوئه اعطاه الله عز وجل ثواب اربعين عالما ورفع له اربعين درجة وزوجه اربعين حوراء رواه الديلمي باب الانتضاح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأت فانتضح رواه ابن ماجة وعن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواك واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء قال الراوي ونسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة رواه الامام احمد ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة وفي رواية انتضاح الماء وعن سفين بن الحكم قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا بال توضاء ونضح فرجه رواه ابوداود والنسائي وابن ماجة وابوداود الطيالسي وعن جابر بن عبد الله قال توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فنضح فرجه رواه ابن ماجة وعن اسامة بن زيد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبريل في اول ما اوحي الي فعلمني الوضوء والصلوة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه رواه الامام احمد والدارقطني والحاكم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علمني جبرئيل الوضوء وامرني ان انضح تحت ثوبي لما يخرج من البول بعد الوضوء رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءني جبريل فقال يا محمد اذا توضأت فانتضح رواه الترمذي
وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب ٨ وعن الحكم بن سفيان الثقفي انه رأى النبي صلى
الله عليه وسلم بال ثم توضأ ثم اخذ كفا من ماء فنضح به فرجه رواه سعيد بن منصور وابن ابي خيثمة
وابو نعيم ٩ وعن زيد بن حارثة ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ ثم اخذ كفا من ماء فنضح
به فرجه رواه ابن ابي شيبة ١٠ وعن ابن عباس انه شكا اليه رجل فقال اني اكون في الصلاة
فيتخيل الي ان بذكري بللا فقال قاتل الله الشيطان انه يمس ذكر الانسان في صلاته ليريه
انه قد احدث فاذا توضأت فانضح فرجك بالماء فان وجدت فقل هو من الماء ففعل الرجل فذهب
رواه عبد الرزاق ١١ وعن سفيان بن الحكم او الحكم بن سفيان قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا بال توضأ وينتضح رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين وانما تركاه
للشك فيه وليس ذلك مما يوهنه وقد رواه جماعة عن منصور عن مجاهد عن الحكم بن سفيان
١٢ وعن مجاهد عن رجل من ثقيف عن ابيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بال ثم نضح فرجه رواه
الحاكم **باب** شرب فضل الوضوء قائما ١ عن ابي حية قال رأيت عليا توضأ فغسل كفيه حتى انقاهما
ثم مضمض واستنشق ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا وذراعيه ثلاثا ومسح برأسه مرة ثم غسل قدميه الى
الكعبين ثلاثا ثم قام فشرب فضل وضوئه قائما ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل
الذي رأيتموني فاحببت ان اريكم رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة والامام احمد وابو داود والترمذي
والنسائي وابو يعلى والطحاوي والهروي في مسند علي والضياء في المختارة وقال الترمذي هذا حديث حسن
صحيح ٢ وعن الحارث ان عليا توضأ ثم قام فشرب فضل وضوئه قال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يتوضأ ثم شرب فضل وضوئه قائما رواه سعيد بن منصور وابن جرير ٣ وعن ابي امامة قال
الشرب من فضل وضوء المؤمن فيه شفاء من سبعين ادناها الهم رواه الديلمي ٤ وعن الحسين
بن علي قال دعا علي بوضوء فقرب له فغسل كفيه ثلاث مرات الى ان قال ثم قام قائما فقال لي ناولني
فناولته الذي فيه فضل وضوئه فشربه قائما فتعجبت فلما رأى عجبي قال لا تعجب فاني رأيت اباك
النبي صلى الله عليه وسلم يصنع مثل ما رأيتني يقول بوضوئه هذا ويشرب فضل وضوئه قائما
رواه النسائي والطحاوي وابن جرير وابن ابي شيبة **باب** في الشرب من وضوء المعظمين واستعماله
١ وعن السائب بن يزيد قال ذهبت بي خالتي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله
ان ابن اختي وقع فمسح رأسي ودعا لي بالبركة ثم توضأ فشربت من وضوئه ثم قمت خلف ظهره

فنظرت الى خاتم النبوة بين كتفيه مثل زر الحجلة رواه البخاري وعن ابی جحيفة قال خرج علينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهاجرة فاتى بوضوء فتوضأ فجعل الناس يأخذون من فضل
وضوئه فيتمسحون به فصلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة
وقال ابو موسى دعا النبي صلى الله عليه وسلم بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومج فيه ثم قال
لهما اشربا منه وافرغا على وجوهكما ونحوركما رواه البخاري وعن ابن شهاب قال اخبرني محمود ابن
الربيع قال وهو الذي مج رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه وهو غلام من بيرهم وقال عروة
عن المسور وغيره يصدق كل واحد منهما صاحبه واذا توضأ النبي صلى الله عليه وسلم كادوا يقتتلون
على وضوئه رواه البخاري وعن جابر قال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني وانا مريض لا
اعقل فتوضأ وصب علي من وضوئه فعقلت فقلت يا رسول الله لمن الميراث انما يرثني كلالة
فنزلت اية الفرائض رواه البخاري **باب** تسريح اللحى بالمشط عقيب الوضوء عن ابي هريرة
قال تسريح اللحى بالمشط عقيب الوضوء ينفي الفقر رواه الديلمي في مسند الفردوس **باب** الركعتين
بعد الوضوء عن امير المومنين عثمن الغني رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
توضأ فاحسن الوضوء ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم اتى المسجد فركع ركعتين غفر له ما تقدم من ذنبه
رواه البزار وعن حمران ان عثمن بن عفان توضأ ثلاثا ثلاثا ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ نحو وضوئي هذا ثم ركع ركعتين
لا يحدث فيهما نفسه الا بخير غفر له ما تقدم من ذنبه رواه الطبراني في الاوسط وعن حمران قال
كنت عند عثمان بن عفان اذ دعا بوضوء فلما فرغ قال توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم كما توضأت
ثم تبسم فقال هل تدرون فيم ضحكت قالوا الله ورسوله اعلم قال ان العبد المسلم اذا توضأ فاتم
وضوءه ثم دخل في صلاته خرج من صلاته كما خرج من بطن امه رواه سعيد بن منصور والحارث
وابو نعيم في المعرفة وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لبلال يا بلال حدثني
بارجى عمل عملته في الاسلام فاني سمعت دف[له] نعليك بين يدي في الجنة قال ما عملت عملا ارجى
عندي غير اني لم اتطهر طهورا في ساعة من ليل او نهار الا صليت بذلك الطهور ما كتب لي ان
اصلي رواه البخاري ومسلم وعن عقبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد
يتوضأ فيحسن الوضوء ويصلي ركعتين يقبل بوجهه وقلبه عليهما الا وجبت له الجنة رواه مسلم
وابوداود والنسائي وابن ماجة وابن خزيمة وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله

[له] قال التندري الدف صوت النعل حال المشي ١٢ منه

عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قام فصلى ركعتين او اربعا يحسن فيهن الركوع والخشوع ثم استغفر الله غفر له رواه الامام احمد فى سنده

باب ملاء الاناء بعد الوضوء

[١] **عن** ام المومنين الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يوضع له وضوءه وسواكه فاذا قام من الليل تخلى ثم استاك رواه ابوداود [٢] **وعن** ابى هريرة قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بتغطية الوضوء وايكاء السقاء واكفاء الاناء رواه احمد والضياء فى المختارة [٣] **وعن** ام المومنين الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت كنت اضع لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة انية من الليل مخمرة اناء لطهوره واناء لسواكه واناء لشرابه رواه ابن ماجة [٤] **وعن** سعيد بن جبير عن ابن عباس انه كان فى بيت ميمونة فوضع للنبى صلى الله عليه وسلم طهورا فقال النبى صلى الله عليه وسلم من وضع هذا قيل ابن عباس فضرب على منكبى وقال اللهم فقهه فى الدين وعلمه التاويل رواه الطبرانى فى الصغير

باب الوضوء على الوضوء

[١] **عن** ابى غطيف الهذلى قال سمعت عبدالله بن عمر بن الخطاب فى مجلسه فى المسجد فلما حضرت الصلاة قام فتوضأ فصلى ثم عاد الى مجلسه فلما حضرت العصر قام فتوضأ وصلى ثم عاد الى مجلسه فلما حضرت المغرب قام فتوضأ وصلى ثم عاد الى مجلسه فقلت اصلحك الله افريضة ام سنة الوضوء عند كل صلاة قال او فطنت الى والى هذا منى فقلت نعم فقال لا لو توضأت لصلاة الصبح لصليت به الصلوات كلها ما لم احدث ولكنى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من توضأ على طهر فله عشر حسنات وانما رغبت فى الحسنات رواه ابن ماجة والطحاوى [٢] **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ على طهر كتب له عشر حسنات رواه ابوداود والترمذى [٣] **وعن** على المرتضى كرم الله وجهه انه كان يتوضأ لكل صلاة رواه عبدالرزاق [٤] **وعن** سليمان بن بريدة عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ لكل صلاة فلما كان الفتح صلى الصلوات بوضوء واحد رواه الطحاوى [٥] **وعنه** قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة خمس صلوات بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال له عمر صنعت شيئا يا رسول الله لم تكن تصنعه فقال عمدا فعلته يا عمر رواه الامام احمد ومسلم وابوداود والترمذى والنسائى والدارمى وعبدالرزاق وابن خزيمة وابن الجارود وابن حبان [٦] **وعن** عمرو بن عامر عن انس قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فتوضأ منه فقلت لانس اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلاة قال نعم قلت فانتم قال كنا نصلى الصلوات بوضوء رواه الطحاوى [٧] **وعن** عبد الله بن عبد الله بن عمر قال قلت ارأيت توضى ابن عمر لكل صلاة طاهرا او غير طاهر عم ذلك فقال حدثتنيه اسماء بنت زيد بن الخطاب ان عبدالله بن حنظلة بن ابى عامر حدثها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالوضوء لكل صلاة طاهرا او غير طاهر فلما شق ذلك عليه امر بالسواك

لكل صلاة فكان ابن عمر يرى ان به قوة فكان لا يدع الوضوء لكل صلاة رواه ابو داود

ابواب مباحات الوضوء

باب الوضوء في النعلين **عن** عبيد بن جريج قال قلت لعبد الله بن عمر يا ابا عبد الرحمن رأيتك تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابك يصنعها قال وما هي يا ابن جريج قال رأيتك لم تمس من الاركان الا اليمانيين ورأيتك تلبس النعال السبتية ورأيتك تصبغ بالصفرة ورأيتك اذا كنت بمكة اهل الناس اذا رأوا الهلال ولم تهل انت حتى كان يوم التروية قال عبد الله اما الاركان فاني لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يمس الا اليمانيين واما النعال السبتية فاني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها فانا احب ان البسها واما الصفرة فاني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ بها فانا احب ان اصبغ بها واما الاهلال فاني لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته رواه البخاري **باب** التخفيف في الوضوء **عن** ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة ليلة فقام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل فلما كان في بعض الليل قام النبي صلى الله عليه وسلم فتوضأ من شن معلق وضوءا خفيفا يخففه عمرو ويقلله وقام يصلي فتوضأت نحوا مما توضأ ثم جئت فقمت عن يساره وربما قال سفيان عن شماله فحولني فجعلني عن يمينه ثم صلى ما شاء الله ثم اضطجع فنام حتى نفخ ثم اتاه المنادي فآذنه بالصلاة فقام معه الى الصلاة فصلى ولم يتوضأ رواه البخاري **باب** مسح العضو بعد الوضوء بالمنديل **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فمسح بثوب نظيف فلا بأس به ومن لم يفعل فهو افضل لان الوضوء يوزن يوم القيمة مع سائر الاعمال رواه تمام في فوائده وابن عساكر في تاريخه **وعن** ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة يتنشف بها بعد الوضوء رواه الترمذي والحاكم في المستدرك وروى نحوه الدارقطني في الافراد عن ابي بكر الصديق رضي الله عنه **وعن** معاذ بن جبل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه رواه الترمذي وابن عساكر وقال الترمذي هذا حديث غريب **وعن** سلمان الفارسي قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فقلب جبة صوف كانت عليه فمسح بها وجهه رواه ابن ماجة **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ثم قلب جبة كانت عليه فمسح بها وجهه رواه الطبراني في المعجم الصغير **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بأس بالمنديل بعد الوضوء رواه الامام ابو المحاسن محمد بن علي في الالمام

باب الوضوء مرة مرة عن ابن عباس قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم مرة مرة رواه البخاري والطحاوي والترمذي وقال حديث ابن عباس احسن شيء في هذا الباب واصح وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة وقال هذا الوضوء الذي لا تحل الصلاة الا به ثم توضأ مرتين مرتين وقال هذا وضوء من اراد ان يضاعف له الاجر مرتين ثم توضأ ثلاثا ثلاثا وقال هذا وضوئي ووضوء الانبياء قبلي رواه ابوداود الطيالسي والطحاوي الى قوله مرة مرة وعن عطاء قال قال ابن عباس الا اتوضأ لكم وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا بلى فتوضأ مرة مرة فمضمض مرة واستنشق مرة وغسل وجهه مرة ويديه الى المرفقين ومسح براسه وغسل رجليه عليهما نعلان مرة مرة رواه ابوداود الطيالسي وعن امير المومنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة رواه الطحاوي

باب الوضوء مرتين مرتين عن عبد الله بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين رواه البخاري وعن ابي غطفان قال رأيت ابن عباس توضأ فمضمض واستنشق مرتين مرتين رواه ابوداود الطيالسي وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ورواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب وهذا اسناد حسن صحيح

باب الوضوء بعضها مرتين وبعضها ثلاثا عن يحيى المازني ان رجلا قال لعبد الله بن زيد اتستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فقال نعم فدعا بماء فافرغ على يديه فغسل ثم مضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الى المرفقين ثم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر رواه البخاري وعن عبد الله بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فغسل وجهه ثلاثا وغسل يديه مرتين مرتين ومسح براسه وغسل رجليه رواه ورواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح

باب التماس الماء اذا حانت الصلوة عن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت حضرت الصبح فالتمس الماء فلم يوجد فنزل التيمم ذكره البخاري تعليقا وعن انس بن مالك انه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وحانت صلوة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوه فاتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك الاناء يده وامر الناس ان يتوضؤا منه قال فرأيت الماء ينبع من تحت اصابعه حتى توضؤا عن آخرهم رواه البخاري

باب صب الوضوء على صاحبه **عن** اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
لما افاض من عرفة عدل الى الشعب فقضى حاجته قال اسامة فجعلت اصب عليه
ويتوضأ فقلت يا رسول الله الصلى قال المصلى امامك رواه البخارى **وعن** المغيرة بن
بن شعبة انه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر وانه ذهب لحاجة له
وان مغيرة جعل يصب الماء عليه وهو يتوضأ فغسل وجهه ويديه ومسح براسه ومسح
على الخفين رواه البخارى **باب** وضوء الرجل مع امرأته **عن** عبد الله بن عمر انه قال كان
الرجال والنساء يتوضئون فى زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا رواه البخارى
وابوداود **وعنه** قال كنا نتوضأ رجال ونساء ونغسل ايدينا فى اناء واحد على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجا
بهذا اللفظ وابوداود وزاد ندلى فيه ايدينا **باب** الوضوء فى المخضب والقدح والتور
عن انس قال حضرت الصلاة وقام من كان قريب الدار الى اهله وبقى قوم فاتى رسول
الله صلى الله عليه وسلم بمخضب من حجارة فيه ماء فصغر المخضب ان يبسط فيه
كفه فتوضأ القوم كلهم قلنا كم كنتم قال ثمانين وزيادة رواه البخارى **وعن** ابى موسى
ان النبى صلى الله عليه وسلم دعا بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومج فيه رواه
البخارى **وعن** عبد الله ابن زيد قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخرجنا له
ماء فى تور من صفر فتوضأ فغسل وجهه ثلاثا ويديه مرتين مرتين ومسح براسه فاقبل
به وادبر وغسل رجليه رواه البخارى **وعن** عمرو بن يحيى عن ابيه قال كان عمى يكثر من
الوضوء فقال لعبد الله بن زيد اخبرنى كيف رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يتوضأ فدعا
بتور من ماء فكفأ على يديه فغسلهما ثلاث مرات ثم ادخل يده فى التور فمضمض
واستنثر ثلاث مرات من غرفة واحدة ثم ادخل يده فاغترف بها فغسل وجهه ثلاث
مرات ثم غسل يديه الى المرفقين مرتين مرتين ثم اخذ بيده ماء فمسح راسه فادبر
واقبل ثم غسل رجليه فقال هكذا رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يتوضأ رواه البخارى
وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا باناء من ماء فاتى بقدح رحراح فيه
شئ من ماء فوضع اصابعه فيه قال انس فجعلت انظر الى الماء ينبع من بين اصابعه
قال انس فحزرت من توضأ ما بين السبعين الى الثمانين رواه البخارى

بقیہ بر صفحہ ۶۶ — ۱۵

وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم فى الرجل يتوضأ فيمسح وجهه بالثوب قال لا باس به ثم قال ارأيت
لو اغتسل فى ليلة باردة اليوم حتى يجف قال محمد وبه نأخذ ولا نرى بذلك باسا وهو قول ابى حنيفة رواه
الامام محمد فى كتاب الآثار وعن ابن عباس عن خالته ميمونة قالت وضعت للنبى صلى الله عليه وسلم
غسلا يغتسل به من الجنابة فاكفأ الاناء على يده اليمنى فغسلها مرتين او ثلاثا ثم صب على فرجه فغسل
فرجه بشماله ثم ضرب بيده الارض فغسلها ثم تمضمض واستنشق وغسل وجهه ويديه ثم صب على راسه
وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم يأخذه وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرت
ذلك لابراهيم فقال كانوا لا يرون بالمنديل باسا ولكن كانوا يكرهون العادة قال مسدد فقلت لعبد الله بن
داود كانوا يكرهونه للعادة فقال هكذا هو ولكن وجدته فى كتابى هكذا رواه ابو داود وعنه عن ام المؤمنين
ميمونة رضى الله عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم اغتسل عندها واتت بمنديل فرمى به قال
الاعمش فذكرته لابراهيم فقال الحديث هكذا لولا باس بالمسح بالمنديل انما هو عادة رواه ابو داود
الطيالسى وعن نباتة قال كان عثمان يتنشف بعد الوضوء رواه ابن سعد وسعيد بن منصور

ابواب مكروهات الوضوء

باب الاسراف فى الماء عن ابى بن كعب عن النبى صلى الله عليه وسلم ان للوضوء شيطانا يقال له
الولهان فاتقوا وسواس الماء رواه الترمذى وابن ماجه والحاكم وعن يحيى بن ابى عمرو السيبانى مرسلا قال
فى الوضوء اسراف وفى كل شئ اسراف رواه سعيد بن منصور وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا خير فى صب الماء الكثير فى الوضوء وانه من الشيطان رواه ابو نعيم وعن الزهرى مرسلا قال لا
تسرف قيل يا رسول الله وفى الوضوء اسراف قال نعم وفى كل شئ اسراف رواه الحاكم فى الكنى وابن عساكر وعن
الزهرى قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل يتوضأ يسرف الماء فى وضوئه فقال يا عبد الله لا تسرف فقال
يا نبى الله وفى الوضوء اسراف قال نعم رواه سعيد بن منصور وعن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم مر بسعد وهو يتوضأ فقال ما هذا السرف يا سعد قال او فى الوضوء سرف قال نعم وان كنت على نهر جار
رواه الامام احمد وفى رواية على ضفة نهر جار وفى رواية على شط نهر جار رواه ابن ماجه ولفظه افى الوضوء اسراف
وعن ابن عمر قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يتوضأ فقال لا تسرف رواه مسلم **باب** التعدى فى
الطهور عن عبد الله بن المغفل انه سمع ابنه يقول اللهم انى اسألك القصر الابيض عن يمين الجنة اذا دخلتها قال
يا بنى سل الله الجنة وتعوذ به من النار فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه سيكون فى هذه الامة

توم يعتدون في الطهور والدعاء رواه ابوداود **باب التقتير في الماء** عن ثعلبة بن عبادة عن ابيه قال
ما ادري كم حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ازواجا وافرادا قال ما من عبد يتوضأ فيحسن الوضوء فيغسل
وجهه حتى يسيل الماء على ذقنه ثم يغسل ذراعيه حتى يسيل الماء على مرفقيه ثم يغسل رجليه حتى يسيل الماء
من كعبيه ثم يقوم فيصلي الا غفر له ما سلف من ذنبه رواه الطبراني والطحاوي وعن ابي هريرة يقول
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يتوضأ فيغسل سائر رجليه الا خرج مع قطر الماء
كل سيئة مشى بهما اليها رواه الطحاوي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد المسلم
او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل يديه
خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة
مشتها رجلاه مع الماء او مع اخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب رواه الامام مالك والشافعي ومسلم و
الترمذي وعن ابي امامة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل قام الى وضوئه يريد
الصلاة ثم غسل كفيه نزلت كل خطيئة من كفيه مع اول قطرة فاذا مضمض استنشق واستنثر نزلت كل خطيئة
من لسانه وشفتيه مع اول قطرة فاذا غسل وجهه نزلت كل خطيئة من سمعه وبصره مع اول قطرة
فاذا غسل يده الى المرفقين ورجله الى الكعبين سلم من كل ذنب كهيئة يوم ولدته امه رواه الامام احمد

فصل في مقدار ماء الطهور عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل بالصاع الى
خمسة امداد ويتوضأ بالمد رواه البخاري ومسلم وعن سفينة قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع رواه الامام احمد ومسلم والترمذي وابن ماجة والطحاوي ورواه الامام
احمد وابوداود وابن ماجة والطحاوي عن جابر بن عبد الله وعن انس قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يتوضأ من مد فيسبغ الوضوء وعسى ان يفضل منه رواه الطحاوي وعنه قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي رواه البخاري وابوداود والنسائي والطحاوي
وابوداود الطيالسي وعن ربيع بنت معوذ بن عفراء قالت وضأت رسول الله صلى الله عليه وسلم في اناء
وهي تشير الى ركوة فاخذ مدا او مدا وثلثا رواه سعيد بن منصور وعن عبد الله بن محمد بن عقيل
بن ابي طالب قال دخلت على الربيع بنت معوذ بن عفراء فقلت جئت اسألك عن وضوء رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله يصلنا ويزورنا وكان يتوضأ في هذا الاناء او في مثل هذا او اناء
وهو نحو مد وفي لفظ يكون مدا او مد او ربعا رواه ابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة وابن ابي شيبة
وسعيد بن منصور وعبد الرزاق وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجزئ من الغسل

الصاع ومن الوضوء المد رواه الامام احمد وابوبكر بن ابى شيبة وعبد بن حميد والاثرم والحاكم والبيهقى
وعن[6] عقيل بن ابى طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجزئ من الوضوء مد ومن الغسل
صاع فقال رجل لا يجزئنا فقال قد كان يجزئ من هو خير منك واكثر شعرا يعني النبى صلى الله عليه وسلم
رواه ابن ماجه وعن[7] عبد الله بن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه يجزئ
فى الوضوء مد وفى الغسل صاع رواه الطبرانى فى المعجم الاوسط وعن[8] انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يكفى احدكم مد من الوضوء رواه الامام احمد وعن[9] ام سعد بنت زيد بن ثابت قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يكفى من الوضوء مد والغسل صاع رواه ابونعيم فى معرفة الصحابة وعن[10] انس قال كان رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ بالمد وهو رطلان رواه الطحاوى وروى ابوداود نحوه وعن[11] جابر قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل بالصاع فقال له ابن الحنفية ان شعرى كثير فقال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اكثر شعرا منك واطيب رواه ابوداود الطيالسى وعن[12] ابى سلمة قال دخلت انا واخو
عائشة فسألها اخوها عن غسل النبى صلى الله عليه وسلم فدعت باناء نحو من صاع فاغتسلت و
افاضت على راسها وبيننا وبينها حجاب وفى رواية عن شيبة قدر صاع رواه البخارى وعن[13] ابى جعفر
انه كان عند جابر بن عبد الله هو وابوه وعنده قوم فسألوه عن الغسل فقال يكفيك صاع فقال رجل
ما يكفينى فقال جابر كان يكفى من هو اوفى منك شعرا وخير منك ثم امنا فى ثوب رواه البخارى
وعن[14] جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجزئ من الوضوء المد ومن الجنابة
الصاع فقال له رجل لا يكفينا ذلك يا جابر فقال قد كفى من هو خير منك واكثر شعرا رواه الحاكم فى المستدرك
وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذا اللفظ وعن[15] ام المومنين الصديقة رضى الله
عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بالصاع ويتوضأ بالمد رواه ابوداود وعن[16] ام عمارة
ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ فاتى باناء فيه ماء قدر ثلثى المد رواه ابوداود **باب الوضوء من الماء
المشمس** عن[1] ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت اسخنت ماء فى الشمس فقال النبى صلى الله
عليه وسلم لا تفعلى يا عائشة فان هذا يورث البياض رواه الطبرانى فى الاوسط وعن[2] انس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تغتسلوا بالماء الذى يسخن فى الشمس فانه يعدى البرص رواه العقيلى وعن[3]
ام المومنين الصديقة قالت اسخنت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ماء فى الشمس فقال لا تفعلى يا حميرا
فانه يورث البرص رواه ابونعيم **باب الوضوء بفضل ماء المرأة** عن[1] الحكم بن عمرو الغفارى قال نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ الرجل بفضل المرأة رواه ابوداود وابن ماجه والترمذى والطحاوى و

زادا وبسؤر المرأة وعنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سؤر المرأة رواه الطحاوي وعنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يتوضأ الرجل بفضل وضوء المرأة رواه ابن ماجة وابوداود وعنه
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ بفضل وضوء المرأة رواه ابونعيم **باب** الوضوء في الموضع
النجس **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ في موضع بوله فاصابه الوسواس
فلا يلومن الا نفسه رواه ابن عدي في الكامل **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا توضؤا في الكنيف الذي تبولون فيه فان وضوء المؤمن يوزن مع حسناته رواه الديلمي
وابن النجار **باب** الوضوء من النحاس الغير المطلي **عن** معاوية قال نهيت ان اتوضأ في النحاس
رواه ابن ابي شيبة **وعنه** قال نهيت ان اتوضأ في النحاس وان اتى اصلي في غرة الهلال رواه عبد الرزاق
وعن نافع ان ابن عمر كان يكره ان يتوضأ في النحاس رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور **وعن** عبد الله
ابن دينار ان ابن عمر كان لا يتوضأ في الصفر رواه عبد الرزاق **فصل** في الوضوء من النحاس
المطلي **عن** عبد الله بن زيد المازني قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخرجنا له ماء
في تور من صفر فتوضأ به رواه ابوداود وابن ابي شيبة والحاكم في المستدرك
وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه **وعن** زينب بنت جحش قالت توضأ
رسول الله صلى الله عليه وسلم في مخضبي هذا المخضب من صفر رواه سعيد بن منصور **وعن** عكرمة
ان ابن عباس كان يتوضأ في انية النحاس رواه عبد الرزاق **وعن** عبد الله بن دينار قال كان ابن عمر
يغسل قدميه في طست من نحاس رواه عبد الرزاق **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها
قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم في تور من شبه رواه الحاكم في المستدرك وابوداود
وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي
مات فيه صبوا علي من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن لعلي اعهد الى الناس قالت عائشة فاجلسناه
في مخضب لحفصة من نحاس وسكبنا اليه الماء فطفق يشير الينا ان قد فعلتن ثم خرج رواه الحاكم
في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه **باب** لطم الوجه بالماء **عن**
ابرهيم قال لم يكونوا يلطمون وجوههم بالماء في الوضوء رواه سعيد بن منصور **وعنه** قال لم يكونوا
يلطمون وجوههم بالماء وكانوا اشد استبقاء للماء منكم في الوضوء رواه سعيد بن منصور **باب** الزيادة على التثليث
في غسل الاعضاء **عن** ابن عمر في حديث طويل بين فيه طريق الوضوء وغسل الاعضاء ثلثا ثلثا هذا الوضوء فمن زاد
على هذا فقد اساء وتعدى او ظلم رواه الامام احمد وابن ماجة **وعنه** هكذا الوضوء فمن زاد على هذا او نقص

فقد اساء او ظلم رواه مسلم وابوداود والنسائی قال الترمذی الوضوء یجزی مرة مرة ومرتین افضل وافضله ثلث ولیس بعده شیء وقال ابن المبارک لا امن اذا زاد فی الوضوء علی الثلث ان یاثم وقال احمد واسحق لا یزید علی الثلث الا رجل مبتلی **باب** التقص من التثلیث فی غسل اعضاء الوضوء **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن الوضوء فدعا بماء فتوضأ ثلاثا ثلاثا ثم قال هکذا الطهور فمن زاد او نقص فقد تعدی وظلم رواه ابن ابی شیبة وسعید بن منصور **وعنه** ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله کیف الطهور فدعا بماء فی اناء فغسل کفیه ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل ذراعیه ثلثا ثم مسح براسه وادخل اصبعیه السباحتین فی اذنیه ومسح بابهامیه علی ظاهر اذنیه وغسل رجلیه ثلثا ثلثا ثم قال هکذا الوضوء فمن زاد علی هذا او نقص فقد اساء وظلم او ظلم واساء رواه ابوداود **باب** نفض الایدی فی الوضوء **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأتم فاشربوا اعینکم الماء من الوضوء ولا تنفضوا ایدیکم فانها مراوح الشیطان رواه الدیلمی فی مسند الفردوس **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشربوا اعینکم الماء عند الوضوء ولا تنفضوا ایدیکم من الماء فانها مراوح الشیطان رواه ابو یعلی وابن عدی فی الکامل **باب** تجفیف العضو بعد الوضوء **عن** جابر بن عبد الله قال اذا توضأت فلا تمندل رواه عبد الرزاق **وعن** سعید بن المسیب انه کره المندیل بعد الوضوء لان الوضوء یوزن رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه **وعن** الزهری قال انما اکره المندیل بعد الوضوء لان الوضوء یوزن رواه الترمذی **وعن** انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یمسح وجهه بالمندیل بعد الوضوء ولا ابو بکر ولا عمر ولا علی ولا ابن مسعود رواه ابن شاهین فی کتاب الناسخ والمنسوخ **وعن** ابن عباس انه [illegible] یمسح بالمندیل من الوضوء ولم یکره اذا اغتسل من الجنابة رواه عبد الرزاق۔

ابواب الوضوء المفروض

باب الوضوء للصلاة **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلاة رواه الترمذی وابوداود والنسائی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقبل الله صلاة احدکم اذا احدث حتی یتوضأ رواه البخاری ومسلم وابوداود والترمذی **باب** الوضوء لمس القرآن قال الله تعالی لا یمسه الا المطهرون **عن** عبد الله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی اهل الیمن کتابا وکان فیه ان لا یمس القرآن الا طاهر رواه الدارقطنی والاثرم ورواه مرسلا ان فی الکتاب الذی کتبه رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمرو بن حزم ان لا یمس القرآن الا طاهر **وعن** ابن عمر انه قال لا یمس المصحف الا علی الطهارة رواه الحاکم فی المستدرک والبیهقی فی الخلافیات **وعن** انس فی واقعة اسلام

عمران اخته قالت له قبل ان يسلم انه رجس ولا يمسه الا المطهرون رواه الدارقطنی وعنه قال خرج
عمر بن الخطاب متقلدا السيف فدخل على اخته وزوجها خباب وهم يقرؤن سورة طه فقال اعطونی
الكتاب الذی عندكم فاقرءه فقالت له اخته انك رجس ولا يمسه الا المطهرون فقم فاغتسل وتوضأ
فقام وتوضأ ثم اخذ الكتاب بيده رواه الدارقطنی فی سننه بسند صحيح متصل وعن سالم عن
ابيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمس القرآن الا طاهر رواه الدارقطنی بسند صحيح۔

ابواب الوضوء الواجب

باب الوضوء للطواف عن طاؤس عن رجل ادرك النبی صلى الله عليه وسلم ان النبی صلى الله
عليه وسلم قال انما الطواف بالبيت صلاة فاذا طفتم فاقلوا الكلام رواه الامام احمد والنسائی ورواه
الترمذی والحاكم والدارقطنی من حديث ابن عباس وابن السكن وابن خزيمة وابن حبان

ابواب الوضوء المسنون

باب الوضوء قبل غسل الجنابة عن ام المومنين الصديقة رضی الله عنها ان النبی صلى الله عليه
وسلم اغتسل من الجنابة نبدأ بغسل كفيه ثلاثا ثم توضأ وضوئه للصلاة ثم ادخل يديه فی الماء يخلل بها
اصول الشعر حتى يخيل الى انه استبرأ البشرة ثم صب على راسه الماء ثلاثا ثم افاض على سائر جسده الماء
رواه عبد الرزاق وابن ابی شيبة وسعيد بن منصور وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يبدأ فيتوضأ وضوئه للصلاة ثم يشرب راسه ثم يغترف على راسه باناء رواه سعيد بن
منصور وعن جميع بن عمير احد بنی تيم الله بن ثعلبة قال دخلت مع امی وخالتی على عائشة فسألتها
احداهما كيف تصنعون عند الغسل فقالت عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ وضوئه
للصلاة ثم يفيض على راسه ثلاث مرات ونحن نفيض على رؤسنا خمسا من اجل الضفر رواه
ابوداود **باب** وضوء الجنب اذا اراد النوم عن ام المومنين الصديقة رضی الله عنها قالت كان
النبی صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة رواه ابوداود وابن ماجة
وابن ابی شيبة والطحاوی وسعيد بن منصور وعن عمار بن ياسر قال قدمت على اهلی من سفر
فضمخونی بالزعفران فلما اصبحت اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه فلم يرحب بی
ولم يبش بی وقال اذهب فاغسل هذا عنك قال فغسلته عنی ثم جئت وقد بقی علی منه شیء فسلمت عليه

فلم يرحب بي ولم يبش بي وقال اذهب فاغسل هذا عنك فغسلته عني ثم اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه فرد علي السلام فرحب بي وقال ان الملائكة لا تحضر جنازة الكافر بخير ولا المتضمخ بالزعفران ولا الجنب ورخص للجنب اذا اراد ان ياكل او ينام ان يتوضأ رواه ابوداود الطيالسي وعن عبد الله بن عمر ان عمر سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم اينام احدنا وهو جنب قال اذا اراد ان ينام فليتوضأ وليطعم ان شاء رواه العدني وعنه انه قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه يصيبه الجنابة من الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغتسل ذكرك ثم نم رواه البخاري ومسلم وابوداود والطحاوي وابن ماجة وابوداود الطيالسي ولفظه ثم ارقد وعن عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للجنب اذا اكل او شرب او نام ان يتوضأ رواه ابوداود وابن ابي شيبة والطحاوي وزاد وضوئه للصلوة وعن ابي سلمة قالت قلت لعائشة هل كان رسول الله صلى الله عليه ينام وهو جنب قالت نعم ويتوضأ وضوئه للصلاة رواه ابوداود الطيالسي وعن ابي سعيد الخدري انه كان تصيبه الجنابة بالليل فيريد ان ينام فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ ثم ينام رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم ان من كانت به جنابة فلا يرقدن حتى يتوضأ وضوئه للصلاة رواه سعيد بن منصور

باب وضوء الجنب اذا اراد الاكل عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ياكل وهو جنب توضأ رواه ابن ماجة والطحاوي وعنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ياكل او ينام توضأ تعني وهو جنب رواه البخاري ومسلم وابوداود وعنها قالت اذا اصاب الرجل جنابة واراد ان ينام او يخرج او ياكل او يشرب يغسل فرجه ويتوضأ وضوئه للصلاة رواه ابن جرير وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان جنبا فاراد ان ياكل او ينام توضأ وضوئه للصلاة رواه ابن ابي شيبة وسعيد بن منصور وابوداود الطيالسي وعن ام سلمة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اجنب لم يطعم حتى يتوضأ وضوءه للصلاة رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن جابر بن عبد الله قال سئل النبي صلى الله عليه عن الجنب هل ينام او ياكل او يشرب قال نعم اذا توضأ وضوئه للصلاة رواه ابن ماجة وعن عبد الله بن عمر انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم هل ينام احدنا او يطعم وهو جنب قال نعم يتوضأ وضوئه للصلاة رواه عبد الرزاق

باب وضوء الجنب اذا اراد ان يعود عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان يعود فليتوضأ بينهما وضوءً رواه مسلم وابن ماجه وعنه ٢ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اتى احدكم اهله ثم بدا له ان يعاود فليتوضأ بينهما وضوءً رواه ابوداؤد وعنه ٣ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان يعود فليتوضأ رواه الطحاوى وابن خزيمة و ابن حبان والحاكم وزاد فانه انشط للعود وفى رواية للبيهقى وابن خزيمة فليتوضأ وضوءه للصلاة وعن ابن عمر قال الجنب اذا اراد ان يطعم او ينام او يعاود فليتوضأ رواه سعيد بن منصور وعنه ٥ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اراد احدكم العود فليتوضأ رواه ابوداود الطيالسى وعنه ٦ ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان يعاود فليتوضأ فانه انشط للعود رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذا اللفظ انما اخرجاه الى قوله فليتوضأ فقط ولم يذكرا فيه فانه انشط للعود وهذه لفظة تفرد بها شعبة عن عاصم والتفرد من مثله مقبول عندهما۔

ابواب الوضوء المستحب

باب الوضوء لمن اراد النوم **عن** البراء بن عازب قال قال لى النبى صلى الله عليه وسلم اذا اتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة ثم اضطجع على شقك الايمن ثم قل اللهم اسلمت وجهى اليك و فوضت امرى اليك والجأت ظهرى اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجاء ولا منجا منك الا اليك اللهم امنت بكتابك الذى انزلت وبنبيك الذى ارسلت فان مت من ليلتك فانت على الفطرة واجعلهن اخر ما تكلم به قال فرددتها على النبى صلى الله عليه وسلم فلما بلغت اللهم امنت بكتابك الذى انزلت قلت ورسولك قال لا ونبيك الذى ارسلت رواه البخارى ومسلم وابوداود فى الادب والترمذى والنسائى فى اليوم والليلة **وعن** ١ عمرو بن حريث قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاهر النائم كالصائم القائم رواه الديلمى فى مسند الفردوس **وعن** ٢ ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طهروا هذه الاجساد طهركم الله فانه ليس عبد يبيت طاهرا الا بات معه ملك فى شعاره ولا ينقلب ساعة من الليل الا قال اللهم اغفر لعبدك فانه بات طاهرا رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** ٣ ابى طيبة قال سمعت عمرو بن عبسة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اوى الرجل الى فراشه طاهرا على ذكر ثم توسد يمينه ثم تعار من الليل لم يسال الله من خير الدنيا والاخرة شيئا الا اعطاه اياه رواه ابن زنجويه **وعن** ٤ الاشعث بن قيس قال ضفت عمر بن الخطاب فقال يا اشعث احفظ عنى ثلاثا حفظتهن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسأل الرجل فيم ضرب امرأته ولا تنام الا على وضوء ونسيت الثالثة رواه ابوداود الطيالسى باب

الوضوء عند استيقاظه [١] عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلان من امتي يقوم احدهما من الليل فيعالج نفسه الى الطهور وعليه عقد فيتوضأ فاذا وضأ يده انحلت عقدة واذا وضأ وجهه انحلت عقدة واذا مسح راسه انحلت عقدة واذا وضأ رجليه انحلت عقدة فيقول الرب تعالى انظروا الى عبدي هذا يعالج نفسه ما سألني عبدي فهو له رواه الامام احمد والطبراني في الكبير [٢] وعن عبادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعار من الليل فقال حين يستيقظ لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير سبحان الله والحمد لله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله ثم دعا رب اغفر لي استجيب له فان قام فتوضأ ثم صلى قبلت صلاته رواه ابو داؤد [٣] وعن ابي هريرة مرفوعا يعقد الشيطان على قافية راس احدكم اذا هو نام ثلث عقد يضرب على كل عقدة عليك ليل طويل فارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضأ انحلت عقدة فان صلى انحلت عقدة اخرى فاصبح نشيطا طيب النفس والا اصبح خبيث النفس كسلان رواه البخاري ومسلم

باب الوضوء لمن حمل الميت

[١] عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل ميتا فليغتسل ومن حمله فليتوضأ رواه الامام احمد وابو داود [٢] وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من غسله الغسل ومن حمله الوضوء يعني الميت رواه الترمذي [٣] وعنه مرفوعا من غسل الميت فليغتسل ومن حمله فليتوضأ رواه ابن حبان

باب الوضوء لمن غضب

عن عطية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الغضب من الشيطان وان الشيطان من النار وانما تطفى النار بالماء فاذا غضب احدكم فليتوضأ رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة

باب الوضوء على الوضوء

[١] عن ابي غطيف الهذلي قال كنت عند ابن عمر فلما نودي بالصلاة توضأ فصلى فلما نودي بالعصر توضأ وصلى فقلت له فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ على طهر كتب له عشر حسنات رواه ابو داود ورواه الطحاوي وزاد قال ابن عمر ان كان لكاف وضوئي لصلاة الصبح صلاتي كلها ما لم احدث ولكني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من توضأ الحديث [٢] وعن امير المومنين علي المرتضى كرم الله وجهه انه كان يتوضأ لكل صلاة رواه عبد الرزاق [٣] وعن انس ان اصحاب ابي موسى الاشعري توضؤا وصلوا الظهر فلما حضرت العصر قاموا ليتوضؤا فقال لهم احدثتم فقالوا لا فقال الوضوء من غير حدث ليوشك ان يقتل الرجل اباه واخاه وعمه وابن عمه وهو يتوضأ من غير حدث رواه الطحاوي [٤] وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ عند كل صلاة قلت كيف كنتم تصنعون قال يجزي احدنا الوضوء ما لم يحدث رواه البخاري وابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

باب الوضوء لمن مس فرجه

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل مس فرجه فليتوضأ وايما

امرأة مست فرجها فلتتوضأ رواه الامام احمد والدارقطنی [٢] وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا افضی احدکم بیده الی فرجه لیس بینه وبینها حجاب ولا ستر فقد وجب علیه الوضوء فلیتوضأ رواه الامام
الشافعی وابن حبان والدارقطنی والحاکم والبیهقی والعقیلی [٣] وعن هشام بن عروة عن ابیه انه کان
یقول من مس ذکره فلیتوضأ رواه مالک [٤] وعن سالم بن عبد الله انه قال رأیت ابی عبد الله ابن عمر
یغتسل ثم یتوضأ فقلت له یا ابت اما یجزیک الغسل من الوضوء قال بلی ولکن احیانا امس ذکری فاتوضأ
رواه مالک [٥] وعن مصعب بن سعد بن وقاص یقول کنت امسک المصحف علی ابی فمسست فرجی فامرنی
ان اتوضأ رواه الطحاوی [٦] وعن ابی ایوب قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من مس
فرجه فلیتوضأ رواه ابن ماجة [٧] وعن ام حبیبة ام المومنین رضی الله عنها قالت سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول من مس فرجه فلیتوضأ رواه ابن ماجة والطبرانی وصححه الحاکم والترمذی والطحاوی
[٨] وعن اروی بنت انیس قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من مس فرجه فلیتوضأ رواه ابو نعیم
وابن منده وابن السکن والدارقطنی [٩] وعن زید بن خالد قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
من مس فرجه فلیتوضأ رواه الامام احمد والبزار والطبرانی والطحاوی [١٠] وعن بسرة قالت سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مس احدکم ذکره فلیتوضأ والمرأة مثل ذلک رواه ابن حبان ورواه
الشافعی فی مسنده عن مالک باسناده ومتنه ورواه البیهقی من طریق الشافعی [١١] وعن عروة بن الزبیر
ان مروان ارسل الی بسرة بنت صفوان یسألها فحدثت عن النبی صلی الله علیه وسلم قالت من مس ذکره
فلیتوضأ رواه ابو داود الطیالسی [١٢] وعن بسرة بن صفوان وکانت قد صحبت النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال من مس فرجه فلیتوضأ رواه الحاکم فی المستدرک [١٣] وعنها قالت قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من مس ذکره فلیتوضأ رواه الحاکم فی المستدرک [١٤] وعنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اذا مس احدکم ذکره فلا یصل حتی یتوضأ رواه الحاکم فی المستدرک والترمذی وقال حدیث حسن
صحیح [١٥] وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من مس فرجه فلیتوضأ رواه الحاکم
فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح [١٦] وعن ام المومنین الصدیقة رضی الله عنها انها قالت اذا مست
المرأة فرجها توضأت رواه الحاکم فی المستدرک **باب** الوضوء لمن اکل لحم الابل [١] عن البراء بن عازب قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأوا من لحوم الابل ولا توضأوا من لحوم الغنم وصلوا فی مرابض الغنم
ولا تصلوا فی مبارک الابل رواه الامام احمد وابو داود والنسائی [٢] وعن ابن عمر قال قال رسول الله
صلی الله علیه توضأوا من لحوم الابل ولا توضأوا من لحوم الغنم وتوضأوا من البان الابل ولا توضأوا من البان

الغنم وصلوا فی مراح الغنم ولا تصلوا فی معاطن الابل رواه ابن ماجة وعن اسید بن حضیر قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم توضاءوا من لحوم الابل ولا تصلوا فی مناخها ولا توضؤا من لحوم الغنم وصلوا فی
مرابضها رواه الطبرانی فی الاوسط وعن البراء بن عازب قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
الوضوء من لحوم الابل فقال توضؤا منها رواه ابن ابی شیبة والترمذی وزاد وسئل عن الوضوء من لحوم الغنم
فقال لا تتوضؤا منها وقال قال اسحق اصح ما فی هذا الباب حدیثان عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیث
البراء وحدیث جابر بن سمرة وعن جابر بن سمرة قال کنا نتوضأ من لحوم الابل ولا نتوضأ من لحوم الغنم رواه
مسلم وابن ابی شیبة وعنه قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نتوضأ من لحوم الابل ولا نتوضأ
من لحوم الغنم وان نصلی فی دمن الغنم ولا نصلی فی اعطان الابل رواه ابن ابی شیبة

باب الوضوء لمن جس امرأة

عن ابن عمر قال قبلة الرجل امرأته وجسها بیده من الملامسة فمن قبل امرأته او جسها
بیده فعلیه الوضوء رواه الامام الشافعی فی الام وعبد الرزاق وابن المنذر ورواه البیهقی وعنه انه
کان یتوضأ من قبلة المرأة ویقول هی من اللماس رواه ابن ابی شیبة وعن سالم بن عبد الله بن
عمر عن ابیه انه کان یقول قبلة الرجل امرأته وجسها بیده من الملامسة رواه مالک فی الموطاء
وعن عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه ان القبلة من اللمس فتوضأوا منها رواه الدارقطنی والحاکم
والبیهقی وعن الحکم وحماد قالا اذا قبل او لمس فعلیه الوضوء رواه ابن ابی شیبة وعن معاذ
بن جبل قال اتی رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأله عن رجل اتی امرأة لا تحل
له فاصاب منها ما یصیب الرجل من امرأته الا الجماع فقال النبی صلی الله علیه وسلم یتوضأ
وضوءا حسنا رواه عبد الملک بن عمیر وعن ابی الیسر قال اتتنی امرأة تبتاع تمرا فقلت ان فی البیت
تمرا اطیب منه فدخلت معی البیت فاهویت الیها فقبلتها فاتیت ابا بکر فذکرت ذلک له فقال
استر علی نفسک وتب فاتیت عمر فذکرت ذلک له فقال استر علی نفسک وتب ولا تخبر احدا
فلم اصبر فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلک له فقال اخلفت غازیا فی سبیل
الله فی اهله مثل هذا حتی تمنی انه لم یکن اسلم الا تلک الساعة حتی ظن انه من اهل النار و
اطرق رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اوحی الیه واقم الصلاة الایة فاتیته فقرأها علی فقال اصحابه
یا رسول الله الهذا خاصة ام للناس کافة قال بل للناس کافة رواه الترمذی والبزار وابن جریر
وابن مردویه وعنه قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما تری فی رجل
لقی امرأة لا یعرفها فلیس یاتی الرجل من امرأته الا وقد اتی منها غیر انه لم یجامعها فانزل الله

تعالى واقم الصلوة طرفي النهار الاية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ وضوءً حسنا ثم قم فصل رواه الامام احمد والترمذي والنسائي وابن جرير وابو الشيخ والدارقطني والحاكم وابن مردويه .

باب الوضوء لمن مس صنما **عن**[1] عبد الله بن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مس صنما فليتوضأ رواه النسائي **باب** الوضوء لمن مس صليبا **عن**[1] ابن عمرو الشيباني ان عليا استتاب المستورد العجلي وهو يريد الصلاة قال اني استعين بالله عليك فقال اني استعين بالمسيح عليك فاهوى علي بيده الى عنقه فاذا هو بصليب فقطعه فلما دخل في الصلاة قدم رجلا وذهب ثم اخبر الناس انه لم يحدث ذلك لحدث احدثه ولكن من هذه الانجاس فاحب ان يحدث منها وضوءً رواه عبد الرزاق **باب** الوضوء لمن مس الابط **عن**[1] امير المومنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال من مس الابط فليتوضأ رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور والدارقطني **باب** الوضوء لمن تكلم بكلام فحش **عن**[1] ابن عباس قال الحدث حدثان حدث اللسان وحدث الفرج واسلوا حدث اللسان اشد من حدث الفرج وفيهما الوضوء رواه الديلمي **وعن**[2] ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت يتوضأ احدكم من الطعام الطيب ولا يتوضأ من الكلمة العوراء يقولها رواه عبد الرزاق **وعن**[3] ابن مسعود قال لان اتوضأ من الكلمة الخبيثة احب الي من ان اتوضأ من الطعام الطيب رواه الطبراني في الكبير **باب** الوضوء من الغيبة **عن**[1] امير المومنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغيبة تنقض الوضوء والصلاة رواه الديلمي في مسند الفردوس **وعن**[2] ابن عباس ان رجلين صليا صلاة الظهر والعصر وكانا صائمين فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم قال اعيدا وضوءكما وصلاتكما وامضيا في صومكما واقضيا يوما اخر قالا لم يا رسول الله قال اغتبتما فلانا رواه البيهقي في شعب الايمان **وعن**[3] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس يفطرن الصائم وينقضن الوضوء الكذب والنميمة والغيبة والنظر بشهوة واليمين الكاذب رواه الازدي في كتاب الضعفاء **باب** الوضوء لمن مس كافرا **عن**[1] الزبير قال استقبل النبي صلى الله عليه وسلم جبريل فناوله يده فابى ان يتناولها فدعى النبي صلى الله عليه وسلم بماء فتوضأ ثم ناوله يده فتناولها فقال يا جبريل ما منعك ان تاخذ بيدي فقال انك اخذت بيد يهودي فكرهت ان تمس يدي يدا مسها كافر رواه الطبراني في الاوسط **باب** الوضوء لمن مس ابرصا **عن**[1] ابن مسعود قال كنا نتوضأ من الابرص اذا مسنا رواه الطبراني في الكبير والاوسط

باب الوضوء من الغائط قال تعالى او جاء احد منكم من الغائط او لامستم النساء فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا **عن** صفوان بن عسال قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا اذا كنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثة ايام ولياليهن الا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم رواه الامام احمد والنسائى وابن ماجه والترمذى وابن خزيمة وابن حبان والطبرانى **وعن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء مما يخرج وليس مما يدخل من الخرلوة والبول والحدث رواه سعيد بن منصور **وعن** انس قال كنت مع النبى صلى الله عليه وسلم فى سفر فتنحى لحاجة ثم جاء فدعا بوضوء فتوضأ رواه ابن ماجه **وعن** ابن عباس قال بت عند خالتى ميمونة فقام النبى صلى الله عليه وسلم يصلى من الليل فاتى الحاجة ثم جاء فغسل وجهه ويديه ثم نام ثم قام يصلى من الليل فاتى القربة ثم توضأ وضوء من لم يكثر وقد ابلغ ثم قام فصلى فتمطيت كراهية ان يرانى ابقيه يعنى اراقبه ثم قمت ففعلت كما فعل فقمت عن يساره فاخذ بما يلى اذنى حتى ادارنى فكنت عن يمينه وهو يصلى فتتامت صلوته الى ثلثة عشرة ركعة منها ركعتا الفجر ثم اضطجع فنام حتى نفخ ثم جاء بلال فاذنه بالصلاة فقام فصلى ولم يتوضأ وكان فى دعائه اللهم اجعل فى قلبى نورا وفى سمعى نورا وفى بصرى نورا وعن يمينى نورا وعن يسارى نورا ومن فوقى نورا ومن تحتى ومن بين يدى نورا ومن خلفى نورا واعظم لى نورا قال كريب وست عندى فى التابوت وعصبى ولحمى ودمى وشعرى وبشرى وعظامى رواه عبد الرزاق **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء مما خرج وليس مما دخل رواه الدارقطنى

باب الوضوء من البول **عن** عكرمة عن ابن عباس قال بت عند خالتى ميمونة فقلت لانظرن الى النبى صلى الله عليه وسلم فقام من الليل فقمت معه فبال وتوضأ وضوء خفيفا ثم عاد ثم قام فبال وتوضأ فاحسن الوضوء ثم توضأت ثم قام يصلى من الليل فقمت خلفه فاهوى بيده واخذ براسى فاقامنى عن يمينه الى جنبه فصلى اربعا اربعا ثم اوتر بثلاث ثم نام حتى سمعته ينفخ ثم اتاه المؤذن فخرج الى الصلاة ولم يحدث وضوء رواه ابن جرير **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينقض الوضوء الا ما خرج من قبل او دبر رواه الدارقطنى فى كتاب غرائب مالك **وعن** ابى هريرة قال يعاد الوضوء من سبع اقطار البول والدم السائل والقئ ومن دسعة يملاء الفم والنوم المضطجع وقهقهة الرجل فى الصلاة ومن خروج الدم رواه البيهقى فى السنن

باب الوضوء من الودى **عن** ابن عباس قال من المنى الغسل ومن الودى والمذى الوضوء يغسل حشفته ويتوضأ منه رواه عبد الرزاق وسعيد

ابن منصور، **باب** الوضوء من المنی عن[١] المقداد بن الاسود قال ان کل فحل یمذی فاذا کان
المذی ففیہ الغسل واذا کان المذی ففیہ الوضوء رواہ ابن ابی شیبۃ وعن[٢] امیر المومنین علی
المرتضی کرم اللہ وجہہ انہ قال فی المذی فیہ الوضوء وفی المنی الغسل رواہ ابن ماجۃ وعنہ[٣]
انہ قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی فقال فیہ الوضوء وفی المنی الغسل رواہ سعید
بن منصور و ابن ابی شیبۃ والترمذی وابو یعلی والطحاوی وعنہ[٤] قال کنت اجل مذیا فامرت
المقداد ان یسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک لان ابنتہ عندی فاستحییت ان اسألہ
لان ابنتہ تحتی فسألہ فقال ان کل فحل یمذی فاذا کان المنی ففیہ الغسل واذا کان المذی
ففیہ الوضوء رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن منصور، وعنہ[٥] قال من المذی الوضوء ومن المنی
الغسل رواہ الترمذی وعن[٦] ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقض الوضوء
الا ما خرج من قبل او دبر رواہ الدارقطنی فی غرائب مالک **باب** الوضوء من المذی عن[١] المقداد
بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجد احدکم ذلک یعنی المذی فلینضح
فرجہ ولیتوضأ وضوئہ للصلاۃ رواہ الامامان مالک واحمد وابن ماجۃ وابن حبان وعن[٢]
سہل بن حنیف قال کنت القی من المذی شدۃ وعناء فکنت اکثر منہ الغسل فذکرت ذلک لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسألتہ عنہ فقال انما یجزیک من ذلک الوضوء یعنی المذی رواہ
الامام احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وابن خزیمۃ وابو یعلی والطبرانی فی الکبیر وسعید
بن منصور وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وعنہ[٣] معقل بن یسار قال ذلک المذی وکل
فحل یمذی تغسلہ بالماء وتوضأ وصل رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن[٤] عمار بن یاسر قال اخذالکم
المذی فاذا وجد احدکم فلیغسل منہ ثم لیتوضأ ولیحسن وضوئہ ثم لینضح فی فرجہ رواہ
عبد الرزاق وعن[٥] امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ قال کنت مذاء فامرت رجلا ان
یسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمکان ابنتہ فسأل فقال توضأ واغسل ذکرک رواہ البخاری
وعنہ[٦] انہ قال استحییت ان اسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی من اجل فاطمۃ فامرت
المقداد فسألہ فقال منہ الوضوء رواہ مسلم وعنہ[٧] انہ قال ارسلنا المقداد بن الاسود الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ عن المذی یخرج من الانسان کیف یفعل بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم توضأ وانضح فرجک رواہ مسلم وعنہ[٨] قال کنت رجلا مذاء فکنت استحیی ان اسأل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لمکان ابنتہ فامرت المقداد فسألہ فقال یغسل ذکرہ ویتوضأ رواہ الامام احمد

احمد والبخاري ومسلم والنسائي وابوداود الطيالسي وابن جرير وابن خزيمة والطحاوي و
الدورقي والبيهقي وعنه انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن المذي ولم يجامع قال ليغسل
من كيره وليتوضأ وضوءه للصلاة رواه النسائي وابن ماجة وعن عروة ان علي بن ابي طالب قال للمقداد سل
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المذي فسأله المقداد فقال رسول الله صلى الله عليه ليغسل
ذكره وانثييه وليتوضأ وضوءه للصلاة رواه ابوداود والنسائي والبيهقي وعن ابن عباس انه
اتى ابيا ومعه عمر فخرج عليهما قال اني وجدت مذيا فغسلت ذكري وتوضأت فقال او يجزئ ذلك
قال نعم قال اسمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم رواه ابن ابي شيبة وابن ماجة وعن ابي
سعيد الخدري قال بعث علي رجلا الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن الرجل يمر في الطريق فيرى
المرأة فيمذي أعليه الغسل وكره علي ان يسأله لمكان فاطمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك يلقاها
فحول الرجال يجزئه من ذلك الوضوء رواه الضياء في المختارة وعن محمد بن الحنفية قال قال علي
كنت رجلا مذاء فاستحييت ان اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت المقداد بن الاسود
فسأله فقال فيه الوضوء رواه البخاري **باب** الوضوء من الحدث عن قرة بن اياس قال قال
رسول الله صلى الله عليه اذا فسى احدكم في الصلاة فلينصرف فليتوضأ وليعد الصلاة ولا تأتوا النساء
في اعجازهن فان الله لا يستحيي من الحق رواه الامام احمد وابوداود والترمذي والنسائي وابن
حبان وعن قيس بن طلق قال اذا فسا احدكم او ضرط فليتوضأ فان الله لا يستحيي من الحق رواه
عبد الرزاق وعن علي بن سابة قال من فسا او ضرط فليعد الوضوء رواه عبد الرزاق وعن
عبد الله بن زيد قال شكى الى النبي صلى الله عليه وسلم الرجل يخيل اليه انه يجد الشيء في الصلاة
فقال لا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه البخاري ومسلم وابوداود والنسائي وعن
علي بن طلق قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم اعرابي فقال يا رسول الله الرجل منا يكون بارض
الفلاة فتكون منه الرويحة وتكون في الفلاة وفي الماء قلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله لا يستحيي من الحق اذا فسا احدكم فليتوضأ رواه ابن جرير وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال اذا فسا احدكم في الصلاة فلينصرف فليتوضأ ثم ليعد الصلاة رواه ابن جرير وعن ابن عمر قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا وجد احدكم وهو في صلاته رزا فلينصرف فليتوضأ
رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يزال العبد
في صلاة ما كان ينتظر الصلاة ما لم يحدث فقال رجل اعجمي ما الحدث يا ابا هريرة قال الصوت يعني الضرطة

رواہ البخاری وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وضوء الا من صوت او ریح رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یقبل صلاۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضأ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح وابوداود - باب

الوضوء من الدم السائل عن تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء من کل دم سائل رواہ الدارقطنی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی القطرتین من الدم وضوء حتی یکون دما سائلا رواہ الدارقطنی وعن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء من کل دم سائل رواہ ابن عدی فی الکامل وعن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی المستحاضۃ تدع الصلاۃ ایام اقرائھا ثم تغتسل وتصلی والوضوء عند کل صلاۃ رواہ ابوداود وابن ماجۃ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاءت فاطمۃ بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلاۃ قال لا انما ذلک عرق ولیس بالحیضۃ اجتنبی الصلاۃ ایام محیضک ثم اغتسلی و توضئ لکل صلاۃ وان قطر الدم علی الحصیر رواہ ابن ماجۃ باب الوضوء من الرعاف عن ام

المؤمنین عائشۃ رضی اللہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابہ قیئ او رعاف او قلس او مذی فلینصرف فلیتوضأ رواہ ابن ماجۃ وعن نافع ان ابن عمر کان اذا رعف انصرف فتوضأ ثم رجع فبنی ولم یتکلم رواہ مالک فی الموطا وعن یزید بن قسیط اللیثی انہ رای سعید بن المسیب رعف وھو یصلی فاتی حجرۃ ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بوضوء فتوضأ ثم رجع فبنی علی ما قد صلی رواہ مالک وعن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قاء او رعف فی صلاتہ فلینصرف ولیتوضأ ولیبن علی صلاتہ ما لم یتکلم رواہ ابن ماجۃ وعن نافع عن ابن عمر قال من رعف فی صلاتہ فلینصرف فلیتوضأ فان لم یتکلم بنی علی صلاتہ وان تکلم استانف رواہ ابن شیبۃ وعن سالم عن ابن عمر قال اذا رعف الرجل فی الصلاۃ او ذرع القیئ فانہ ینصرف فیتوضأ ثم یرجع فیتم ما بقی علی ما مضی ما لم یتکلم رواہ عبد الرزاق وعن ابن عباس رفعہ قال اذا رعف احدکم فی صلاتہ فلینصرف فلیغسل عنہ الدم ثم لیعد وضوئہ رواہ الطبرانی فی الکبیر باب الوضوء

من القیئ عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراھیم قال اذا قلست ملاء فیک فاعد وضوئک وان کان اقل من ملاء فیک فلا تعد وضوئک رواہ الامام محمد فی کتاب الآثار وعن ابن جریج عن ابیہ

مفصلا قال الوضوء من القيء وان كان قلسا يغلبه فليتوضأ رواه عبد الرزاق وعن علي بن طلق قال اعرابي يا رسول الله الرجل منا يكون في الفلاة فتكون منه رويحة ويكون في الماء قلة فقال صلى الله عليه وسلم اذا فاء احدكم فليتوضأ رواه الترمذي وابو داود وعن ابي الدرداء ان النبي صلى الله عليه وسلم قاء وكان صائما فتوضأ قال معدان فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فسألته فقال صدق وانا صببت له وضوءه رواه الامام احمد والترمذي وابو داود والنسائي وقال الترمذي وهو اصح شيء في هذا الباب وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قاء احدكم او رعف وهو في الصلاة او احدث فلينصرف وليتوضأ رواه الدارقطني وعن زيد بن علي عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القلس حدث رواه الدارقطني في سننه وعن علي المرتضى كرم الله وجهه قال اذا وجد احدكم قيئا فلينصرف فليتوضأ فان تكلم استقبل والا اعتد بما مضى رواه عبد الرزاق في مصنفه وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابه قيء او رعاف او قلس او مذي فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن على صلاته ما لم يتكلم رواه الدارقطني باب الوضوء من النوم عن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وكاء السه العينان فمن نام فليتوضأ رواه ابو داود والامام احمد وعن معاوية عن النبي صلى الله عليه واله وسلم العين وكاء السه فاذا نامت العين استطلق الوكاء رواه البيهقي والطبراني وزاد فمن نام فليتوضأ والدارمي بلفظ انما العينان وكاء السه وابو نعيم في حلية الاولياء وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وعلى اله وسلم قال وجب الوضوء على كل نائم الا من خفق براسه خفقة او خفقتين رواه الدارقطني وعن زيد بن اسلم ان عمر بن الخطاب قال اذا نام احدكم مضطجعا فليتوضأ رواه الامام مالك في الموطا وعن ابن عباس انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم نام وهو ساجد حتى غط او نفخ ثم قام يصلي فقلت يا رسول الله انك قد نمت فقال ان الوضوء لا يجب الا على من نام مضطجعا فانه اذا نام مضطجعا استرخت مفاصله رواه الترمذي وابو داود والامام احمد والدارقطني في سننه والطبراني في معجمه الكبير وابن ابي شيبة في مصنفه ورواه البيهقي في سننه بلفظ لا يجب الوضوء على من نام جالسا او قائما او ساجدا حتى يضع جنبه فاذا اضطجع استرخت مفاصله وعن نافع ان ابن عمر كان ينام وهو جالس فلا يتوضأ واذا نام مضطجعا اعاد الوضوء رواه عبد الرزاق وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال من نام مضطجعا فليتوضأ رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة والحارث والبيهقي

باب الوضوء من القهقهة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضحك في الصلاة

رواه الخطيب والدارقطنی وعن ابی العالیة عن رجل من الانصار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان
یصلی باصحابه فمر رجل فی بصره سوء فتردی فی بیر فضحک طوائف من القوم فامر رسول الله صلی الله علیه
وسلم من ضحک ان یعید الوضوء والصلوٰة رواه سعید بن منصور والطبرانی والدارقطنی وعن الامام الاعظم
عن منصور بن زاذان الواسطی عن الحسن عن معبد بن ابی معبد الخزاعی عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال بینما هو فی الصلاة اذا اقبل اعمی یرید الصلاة فوقع فی زبیة فاستضحک القوم فقهقهوا فلما
انصرف صلی الله علیه وسلم قال من کان منکم قهقه فلیعد الوضوء والصلاة رواه الدارقطنی و
رواه الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یقهقه فی
الصلاة قال یعید الوضوء والصلاة ولیستغفر فانه اشد الحدث رواه الامام محمد فی کتاب الآثار
وعن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قهقه فی الصلاة قهقهة
شدیدة فعلیه الوضوء والصلوٰة رواه ابو القاسم حمزة بن یوسف فی تاریخ جرجان وعن
عطاء عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ضحک فی الصلاة قهقهة فلیعد
الوضوء والصلوٰة رواه ابن عدی فی الکامل وعن ابی موسی الاشعری قال بینما النبی صلی الله
علیه وسلم یصلی بالناس اذ دخل رجل فتردی فی حفرة کانت فی المسجد وکان فی بصره ضرر
فضحک کثیر من القوم وهم فی الصلاة فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم من ضحک ان
یعید الوضوء والصلاة رواه الطبرانی فی الکبیر وعن جابر قال قال لنا رسول الله صلی الله علیه
وسلم من ضحک منکم فی صلاته فلیتوضأ ثم لیعد الصلاة رواه الدارقطنی وعن عمران بن
حصین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ضحک فی الصلاة قهقهة فلیعد
الوضوء والصلاة رواه الدارقطنی وعن امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لرجل ضحک فی الصلاة اعد وضوءک رواه ابن عدی وعن
ابی العالیة مرسلا ان اعمی تردی فی البیر والنبی صلی الله علیه وسلم یصلی باصحابه فضحک من
کان یصلی معه فامر من ضحک منهم ان یعید الوضوء والصلاة رواه عبد الرزاق فی مصنفه
والدارقطنی وابن ابی شیبة وابو داود فی مراسیله

باب الوضوء من المباشرة الفاحشة

عن معاذ بن جبل قال اتی رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأله عن رجل اتی امرأة
لا تحل له فاصاب منها ما یصیب الرجل من امرأته الا الجماع فقال النبی صلی الله علیه وسلم
یتوضأ وضوء حسنا رواه الامام احمد رواه الترمذی والنسائی وابن جریر وابو الشیخ والدارقطنی

والحاكم وابن مردويه وعنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما ترى في رجل لقي امرأة
لا يعرفها فليس يأتي الرجل من امرأته الا وقد اتى منها غير انه لم يجامعها فانزل الله تعالى واقم الصلاة
طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ
وضوءً حسناً ثم قم فصل رواه احمد وعن ابن مسعود قال قال رجل يا رسول الله اني لقيت امرأة في البستان
فضممتها الي وقبلتها وباشرتها وفعلت بها كل شيء الا اني لم اجامعها فسكت رسول الله صلى الله عليه
وسلم فانزل الله واقم الصلاة طرفي النهار الاية فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأها عليه فقال
عمر يا رسول الله اله خاصة فقال بل للناس كافة رواه احمد وعنه قال جاء رجل فقال يا رسول الله اني وجدت
امرأة في بستان ففعلت بها كل شيء غير اني لم اجامعها وقبلتها ولزمتها ولم افعل غير ذلك فافعل بي
ما شئت فلم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فذهب الرجل فقال عمر لقد ستر الله عليه
لو ستر على نفسه فاتبعه رسول الله صلى الله عليه وسلم بصره وقال ردوه علي فردوه فقرأ عليه واقم
الصلاة الاية فقال معاذ يا رسول الله اله وحده ام للناس كافة فقال بل للناس كافة رواه الامام
احمد ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم وابن حبان والطبراني
وابو الشيخ وابن مردويه والبيهقي في شعب الايمان وعن ابن عباس قال ان رجلا كان يحب امرأة
فاستأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة فاذن له فانطلق في يوم مطير فاذا هو بالمرأة على
غدير ماء تغتسل فلما جلس منها مجلس الرجل من المرأة ذهب يحرك ذكره فاذا هو كانه هدبة
فندم فاتى رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم فذكر ذلك له فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم صل اربع ركعات فانزل الله واقم الصلوة الاية رواه البزار وابن مردوية والبيهقي في شعب الايمان

ابواب ما لا ينقض الوضوء

باب نوم النبي صلى الله عليه وسلم والانبياء عليهم السلام عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله
عنها مرفوعا ان عيني تنام ولا ينام قلبي رواه البخاري ومسلم وعن ابن عباس قال بت عند خالتي
ميمونة ليلة والنبي صلى الله عليه وسلم عندها فتحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم مع اهله
ساعة ثم رقد فلما كان ثلث الليل الآخر او بعضه قعد فنظر الى السماء فقرأ ان في خلق السموات و
الارض واختلاف الليل والنهار لايات لاولي الالباب حتى ختم السورة ثم قام الى القربة فاطلق
شناقها ثم صب في الجفنة ثم توضأ وضوءا حسنا بين الوضوئين ولم يكثر وقد ابلغ فقام فصلى ففهمت ٥٠٩

وتوضأت فقمت عن يساره فاخذ باذني فادارني عن يمينه فتتامت صلاته ثلث عشرة ركعة ثم
اضطجع فنام حتى نفخ وكان اذا نام نفخ فاذنه بلال بالصلاة فصلى ولم يتوضأ رواه البخاري ومسلم
وعنه قال بت عند خالتي ميمونة ليلة فقام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل فلما كان في بعض
الليل قام النبي صلى الله عليه وسلم فتوضأ من شن معلق وضوءا خفيفا يخففه عمرو ويقلله وقام يصلي
فتوضأت نحوا مما توضأ ثم جئت فقمت عن يساره وربما قال سفيان عن شماله فحولني فجعلني عن
يمينه ثم صلى ما شاء الله ثم اضطجع فنام حتى نفخ ثم اتاه المنادي فاذنه بالصلاة فقام معه
الى الصلاة فصلى ولم يتوضأ قلنا لعمرو ان ناسا يقولون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تنام
عينه ولا ينام قلبه قال عمرو سمعت عبيد بن عمير يقول رؤيا الانبياء وحي ثم قرأ اني ارى في المنام اني
اذبحك رواه البخاري **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الانبياء تنام
اعينهم ولا تنام قلوبهم رواه البخاري ومسلم **وعن** ابن عباس قال زرت خالتي ميمونة فوافقت
ليلة النبي صلى الله عليه وسلم فقام من الليل يصلي ثم نام فلقد سمعت صفيره ثم جاء
بلال يؤذنه بالصلاة فخرج الى الصلاة ولم يتوضأ ولم يمس ماء رواه ابن ابي شيبة **وعن** ام المؤمنين
عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام حتى ينفخ ثم يقوم فيصلي ولا يتوضأ
رواه ابن ماجة وابن ابي شيبة **وعن** عكرمة عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة فقمت
لانظر الى النبي صلى الله عليه وسلم فقام من الليل فقمت معه فبال وتوضأ وضوءا خفيفا ثم عاد ثم
قام فبال فتوضأ فاحسن الوضوء ثم توضأت ثم قام يصلي من الليل فقمت خلفه فاهوى بيده واخذ
برأسه فاقامني عن يمينه الى جنبه فصلى اربعا اربعا ثم اوتر بثلاث ثم نام حتى سمعته ينفخ ثم اتاه
المؤذن فخرج الى الصلاة ولم يحدث وضوءا رواه ابن جرير **وعن** ابي سلمة بن عبد الرحمن انه سأل
عائشة رضي الله عنها كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا
فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا قالت
عائشة فقلت يا رسول الله اتنام قبل ان توتر قال يا عائشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي وله
الطحاوي **باب** من نام وهو ساجد **عن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا نام العبد
في سجوده يباهي الله به ملائكته فيقول انظروا الى عبدي روحه عندي وجسده في طاعتي
رواه البيهقي **وعن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا نام العبد وهو ساجد يباهي الله

به الملائكة يقول انظروا الى عبدى روحه عندى وهو ساجد رواه ابن شاهين فى الناسخ والمنسوخ
والدارقطنى فى العلل وعن ابن عباس انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم وهو ساجد حتى غط او
نفخ ثم قام يصلى فقلت يا رسول الله انك قد نمت قال ان الوضوء لا يجب الا على من نام مضطجعا فانه
اذا اضطجع استرخت مفاصله رواه الترمذى وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ليس على من
نام ساجدا وضوء حتى يضطجع فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله رواه الامام احمد **باب** من نام
جالسا عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا وضوء على من نام قاعدا انما الوضوء
على من نام مضطجعا رواه الدارقطنى وعن انس قال لقد رأيت اصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوقظون للصلاة وانى لاسمع لبعضهم غطيطا يعنى وهو جالس فما يتوضؤن رواه
عبد الرزاق والبيهقى وعنه قال اقيمت الصلاة والنبى صلى الله عليه وسلم يناجى رجلا فلم يزل
يناجيه حتى نام اصحابه ثم جاء فصلى بهم رواه مسلم وعنه قال كان اصحاب رسول الله صلى
الله عليه وسلم يخفقون برؤسهم ينتظرون العشاء ثم يقومون فيصلون ولا يتوضؤن
رواه سعيد بن منصور وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخر العشاء ذات
ليلة حتى نام القوم واستيقظوا ثم ناموا ثم استيقظوا فجاء عمر بن الخطاب فقال الصلاة يا
رسول الله فخرج فصلى بهم ولم يذكر انهم توضؤا رواه الامام احمد وعن انس قال كان اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم ينامون ثم يقومون فيصلون ولا يتوضؤن رواه مسلم والترمذى
وقال هذا الحديث حسن صحيح **باب** من نام قائما عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على نام قائما او قاعدا وضوء حتى يضطجع جنبه الى الارض
رواه ابن عدى وعن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم وعن ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجب الوضوء على نام جالسا او قائما او ساجدا حتى يضع جنبه
فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله رواه البيهقى **باب** من مس فرجه عن عن الامام
الاعظم عن ايوب بن عتبة قاضى اليمامة عن قيس بن طلق ان اباه حدثه قال سئل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن مس الرجل ذكره بعد ما يتوضأ قال وهل هو الا بضعة رواه الحافظ محمد بن المظفر
فى مسنده ورواه ابو داود والترمذى والنسائى وروى ابن ماجة نحوه وقال الترمذى هذا الحديث احسن شئ
روى فى هذا الباب وعنه عن ابيه قال قلت يا رسول الله يكون احدنا فى الصلاة فيمس ذكره
اعليه الوضوء قال لا انما هو منك رواه ابو داود الطيالسى والامام احمد فى مسنده ولفظه انما هو بضعة

منك وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم النخعي عن علي انه قال في مس الذكر ما ابالي مسسته او طرف انفي رواه الامام محمد في كتاب الآثار وعن جرهد ان رجلا اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني اكون في صلاتي فيقع يدي على فرجي فقال امض في صلاتك رواه ابن منده وعن ابي امامة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مس الذكر قال انما هو جزء منك رواه ابن ماجه وابن ابي شيبة وعن سيف بن عبد الله قال دخلت انا ورجال معي على عائشة فسالناها عن الرجل يمس فرجه او المرأة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ابالي اياه مسست او انفي رواه ابو يعلى الموصلي في مسنده وعن ابي ظبيان عن علي انه قال ما ابالي انفي مسست او ذكري او اذني رواه الطحاوي وعن ابي هذيل ان اخاه سأل ابن مسعود فقال اني احك بيدي الى فرجي فقال ابن مسعود ان علمت ان منك بضعة نجسة فاقطعها رواه ابن ابي شيبة وعن قيس بن سكن قال قال عبد الله ما ابالي مسست ذكري او اذني او ابهامي او انفي رواه ابن ابي شيبة وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم ان ابن مسعود سئل عن الوضوء من مس الذكر فقال ان كان نجسا فاقطعه رواه الامام محمد في كتاب الآثار والموطا وعن قيس بن طلق عن ابيه انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم افي مس الذكر وضوء قال لا رواه الطحاوي وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سأله رجل فقال يا نبي الله ما ترى في مس الرجل ذكره بعد ما توضأ فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل هو الا بضعة منك او مضغة منك رواه الطحاوي وعن مصعب بن سعد قال كنت آخذ على ابي المصحف فاحتككت فاصبت فرجي فقال اصبت فرجك قلت نعم احتككت فقال اغمس يدك في التراب ولم يامرني ان اتوضأ رواه الطحاوي وعن قيس بن حازم قال سئل سعد عن مس الذكر فقال ان كان نجسا فاقطعه لا باس به رواه الطحاوي وعن عطاء عن ابن عباس قال ما ابالي اياه مسست او انفي رواه الطحاوي وعن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه كان لا يرى في مس الذكر وضوءا رواه الطحاوي وعن عمير بن سعيد قال كنت في مجلس فيه عمار بن ياسر فذكر مس الذكر فقال انما هو بضعة منك مثل انفك او انفك وان لكفك موضعا غيره رواه الطحاوي وعن البراء بن قيس قال سمعت حذيفة يقول ما ابالي اياه مسست او انفي رواه الطحاوي وعن علي بن قيس بن ابي حازم قال قال رجل لسعد انه مس ذكره وهو في الصلاة قال انما هو بضعة منك رواه سعيد بن منصور وعن ابي الدرداء انه سئل عن مس الذكر فقال انما هو بضعة منك رواه سعيد بن منصور وعن عصمة بن مالك الخطمي وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رجلا قال يا رسول الله اني احتككت في الصلاة فاصابت يدي فرجي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا افعل ذلك رواه الدارقطني في المجتبى وعن

الاشعث عن الحسن انه كان يكره مس الفرج فان فعله لم ير عليه وضوء رواه الطحاوى **باب** من مس امرأته
عن ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت كنت انام بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاى
فى قبلته فاذا سجد غمزنى فقبضت رجلى فاذا قام بسطتهما والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح رواه
البخارى ومسلم والنسائى وعنها قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلى وانى معترضة بين يدى
رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتراض الجنازة حتى اذا اراد ان يوتر مسنى برجله رواه النسائى وعنها قالت
لقد رايتمونى بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلى فاذا اراد ان يسجد غمز رجلى فضممتها الى ثم
يسجد رواه النسائى وعنها قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فجعلت اطلبه بيدى
فوقعت يدى على قدميه وهما منصوبتان وهو ساجد يقول اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك
واعوذ بك منك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك رواه النسائى وعنها قالت بئس ما عدلتمونا
بالحمار والكلب ولقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى وانا معترضة بين يديه فاذا اراد ان يسجد
غمز رجلى فضممتها الى ثم يسجد رواه ابوداود وعنها قالت قام رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة يصلى
فاطال السجود حتى ظننت انه قد قبض فلما رأيت ذلك قمت حتى حركت ابهاميه فتحرك فرجعت فلما رفع
راسه من السجود وفرغ من صلاته قال يا عائشة او يا حميراء ظننت ان رسول الله قد خان بك قلت لا
والله يا رسول الله ولكنى ظننت انك قد قبضت لطول سجودك فقال اتدرين اى ليلة هذه قلت الله و
رسوله اعلم قال هذه ليلة النصف من شعبان ان الله يطلع على عباده فيها فيغفر المستغفرين ويرحم المسترحمين
ويؤخر اهل الحقد كما هم رواه البيهقى **باب** من قبل امرأته عن الامام الاعظم عن سليمان بن يسار عن ام
المومنين ام سلمة رضى الله عنها انه كان صلى الله عليه وسلم يقبل نسائه فى رمضان وما يجدد وضوء رواه ابو محمد
البخارى وعن الامام الاعظم عن عطية بن روق الهمدانى الكوفى عن ابراهيم بن يزيد التيمى عن ام المومنين
حفصة رضى الله تعالى عنها انه كان يتوضأ للصلاة ثم يقبلنى ولا يحدث وضوءً رواه الحافظ طلحة بن محمد
فى مسنده وعن الامام الاعظم عن هشام عن الزهرى عن عروة عن ام المومنين عائشة رضى الله عنها
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقبل ولا يجدد وضوءه ويصلى رواه الحافظ طلحة بن محمد فى مسنده وعن
الامام الاعظم عن ابى روق عطية بن الحارث الهمدانى عن ابراهيم بن يزيد التيمى عن ام المومنين حفصة رضى الله
عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ للصلاة ثم يقبل ولا يجدد وضوء رواه ابو عبد الله الحسين بن محمد
بن خسرو البلخى فى مسنده وعن الامام الاعظم عن محمد بن عبيد الله بن ابى سليمان العرزمى عن عمرو بن شعيب
عن ابيه عن جده عن زينب بنت ام سلمة رضى الله عنها عن ام المومنين الصديقة رضى الله عنها ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم توضاء ثم خرج الى الصلاة فمر بها فقبلها ثم صلى ولم يتوضأ رواه القاضي عمير بن الحسن الاشنانى
وعن [٨] بشر عن عروة عن عائشة انه بلغها قول ابن عمر فى القبلة الوضوء فقالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقبل وهو صائم ولا يتوضأ رواه الدارقطنى وعن [٩] ام المؤمنين عائشة رضى الله تعالى عنها ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ ثم يقبل ويصلى ولا يتوضأ وربما فعله بى رواه ابن ماجة وعن [١٠] الامام الاعظم عن
عطاء بن ابى رباح عن ابن عباس انه قال ليس فى القبلة وضوء رواه الحافظ طلحة بن محمد فى مسنده وعن [١١]
ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم قبل بعض نسائه ثم خرج الى الصلاة ولم يتوضأ قال عروة
فقلت من هى الا انت فضحكت رواه الترمذى وابن ابى شيبة وعنها [١٢] قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتوضأ ثم يخرج الى الصلاة فيقبلنى ثم يمضى الى الصلاة فما يحدث وضوء رواه عبد الرزاق وعن [١٣] عروة ان رجلا سأل
عائشة عن الرجل يقبل امرأته ايعيد الوضوء فقالت قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل بعض نسائه ثم
لا يعيد الوضوء فقلت لها لئن كان ذلك ما كان الا منك فسكتت رواه ابن عساكر وعن [١٤] ام المؤمنين عائشة
رضى الله عنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم يقبل بعض ازواجه ثم يصلى ولا يتوضأ رواه ابو داود والترمذى
والنسائى وابن ماجة **باب** ما مسته النار عن [١] الامام الاعظم عن ابى الزبير عن جابر قال اكل النبى صلى الله
عليه وسلم مرقا اللحم ثم صلى ولم يتوضأ رواه ابو محمد البخارى فى مسنده وعن [٢] الامام الاعظم عن عبد الرحمن
بن شرحبيل عن ابى هريرة قال ليس فيما مست النار وضوء رواه طلحة بن محمد فى مسنده وعن [٣] الامام الاعظم
عن داود بن عبد الرحمن عن شرحبيل عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه اكل عند هم لحما
مشويا ثم غسل يديه وعمه ثم صلى ولم يتوضأ رواه فى مسنده وعن [٤] الامام الاعظم عن ابى على عن شرحبيل عن
ابى سعيد الخدرى انه قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بيتى فاتيته بلحم قد شوى فطعم منه فدعا
بماء فغسل كفيه ثم تمضمض وصلى ولم يحدث وضوءا رواه الحافظ حسين بن خسرو فى مسنده وعن [٥]
الامام الاعظم عن شيبة بن المساور قال كنت قاعدا عند عدى بن ارطاة اذ سئل الحسن البصرى اتوضأ
مما مست النار فقال نعم فقال بكر بن عبد الله المزنى دخل النبى صلى الله عليه وسلم على عمته صفية
بنت عبد المطلب فقربت له من كتف بارد فطعم منها ولم يحدث وضوءا رواه الامام محمد فى كتاب الآثار
وعن [٦] الامام الاعظم عن يحيى بن عبد الله التيمى عن ابى ماجد الحنفى قال بينما نحن قعود فى المسجد مع
عبد الله بن مسعود اذ اقبلوا بجفنة وقلة من ماء من باب الفيل نحونا فقال ابن مسعود انى لاراكم
تلاذون بهذه فقال رجل من القوم اجل يا ابا عبد الرحمن مادبة كانت فى الحى فوضعت فطعم منها وشرب
من الماء ثم صب على يديه فغسلهما ومسح وجهه وذراعيه ببلل يديه ثم قال هذا وضوء من لم يحدث رواه

الامام محمد فی کتاب الآثار [٨] وعن الامام الاعظم عن عبد الرحمن بن زاذان عن شرحبیل عن ابی سعید الخدری قال دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم زائراً فاتیته بلحم مشوی فاکل منه ثم غسل یدیه ولم یتوضأ رواه الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده [٩] وعن الامام الاعظم عن داود بن عبد الرحمن بن شرحبیل عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم انه اکل لحما مشویا ثم غسل یدیه وفمه وصلی ولم یتوضأ رواه الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده [١٠] وعن الامام الاعظم عن شیبة بن المستور وعن مکحول بن عبد الله المزنی عن ام المومنین عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علیها فطعم من کتف بارد ثم صلی ولم یحدث وضوءا رواه الامام حسن بن زیاد اللؤلؤی [١١] وعن ابن عباس قال اکل رسول صلی الله علیه وسلم کتفا ثم مسح یده بمسح کان تحته ثم قام فصلی رواه ابو داود وابن ماجة [١٢] وعن ام المومنین ام سلمة رضی الله عنها انها قالت قربت الی النبی صلی الله علیه وسلم جنبا مشویا فاکل منه ثم قام الی الصلاة ولم یتوضأ رواه الامام احمد والطحاوی [١٣] وعن ابی رافع قال اشهد لقد کنت اشوی لرسول الله صلی الله علیه وسلم بطن شاة ثم صلی ولم یتوضأ رواه مسلم وابن ابی شیبة [١٤] وعنه قال اهدیت له شاة فجعلها فی القدر فدخل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما هذا یا ابا رافع فقال شاة اهدیت لنا یا رسول الله فطبختها فی القدر فقال ناولنی الذراع یا ابا رافع فناولته الذراع ثم قال ناولنی الذراع الآخر فناولته الذراع الآخر ثم قال ناولنی الذراع الآخر فقال یا رسول الله انما للشاة ذراعان فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انک لو سکت لناولتنی ذراعا فذراعا ما سکت ثم دعا بماء فتمضمض فاه وغسل اطراف اصابعه ثم قام فصلی ثم عاد الیهم فوجد عندهم لحما باردا فاکل ثم دخل المسجد فصلی ولم یمس ماء رواه الامام احمد ورواه الدارمی عن ابی عبید الا انه لم یذکر ثم دعا بماء الی آخره [١٤] وعن انس بن مالک قال کنت انا وابی وابو طلحة جلوسا فاکلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضأ فقلت لهذا الطعام الذی اکلنا فقالا اتتوضأ من الطیبات لم یتوضأ منه من هو خیر منک رواه الامام احمد [١٥] وعن ابن عباس قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اکل کتف شاة ثم صلی ولم یتوضأ رواه الامام مالک فی البخاری ومسلم والنسائی والطحاوی [١٦] وعن جابر بن عبد الله ان ابا بکر اکل کتف شاة ثم قام الی الصلاة ولم یتوضأ فقیل له ناتیک الوضوء فقال انی لم احدث رواه عبد الرزاق [١٧] وعن ابی الملیح قال کنا مع ابی بکر قد خرج لصلاة المغرب واذن الموذن فتلقی بقصعة فیها ثرید ولحم فقال اجلسوا فکلوا فانما صنع الطعام لیوکل فاکل ثم دعا بماء فغسل اطرافه ومضمض وصلی رواه ابن ابی شیبة [١٨] وعن ربیعة بن عبد الله الهدیر انه تعشی مع عمر بن الخطاب ثم صلی ولم یتوضأ رواه الامام مالک [١٩] وعن عمرو بن امیة

الضمري ان النبي صلى الله عليه وسلم احتز من كتف شاة فدعى الى الصلاة فالقى السكين ثم صلى ولم يتوضأ
رواهما البخاري وابوداود الطيالسي وعبدالرزاق وابن ابي شيبة ٢٠ وعن ابن عباس ان رسول الله صلى
الله صلى الله عليه وسلم خرج وهو يريد الصلاة فمر بقدر تفور فاخذ منها عرقا او كتفا فاكله ثم مضى الى
الصلاة ولم يتوضأ رواه سعيد بن منصور وابن ابي شيبة ٢١ وعن انس قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم
بعضو من لحم شواء وعنده ابوبكر الصديق ودخل عليهم عمر بن الخطاب فاكلوا جميعا ثم مسحوا بخرقة
ثم انتظروا حتى اتاهم المؤذن بالمغرب فقاموا جميعا فصلوا ولم يتوضأ النبي صلى الله عليه وسلم
وابوبكر وعمر رواه ابن عساكر ٢٢ وعن عبدالكريم بن ابي امية ان عليا كان لا يتوضأ مما مست النار
رواه عبدالرزاق ٢٣ وعن عطاء الخراساني قال سمعت سعيد بن المسيب يقول ان عثمان بن
عفان اكل طعاما قد مسته النار ثم مضى الى الصلاة ولم يتوضأ ثم قال توضأت كما توضأ رسول
الله صلى الله عليه وسلم واكلت كما اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم وصليت كما صلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم رواه عبدالرزاق والامام احمد والعدني وسعيد بن منصور ٢٤ وعن
سعيد بن المسيب عن عمر انه قعد على باب مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكل لحما ثم صلى
ولم يتوضأ وقال قعدت مقعد رسول الله صلى الله عليه وسلم واكلت طعام رسول الله صلى الله
عليه وسلم وصليت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابوبكر الديباجي في فوائده ٢٥ وعن
جابر بن عبدالله قال اكلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر وعمر وعثمان خبزا ولحما
فصلوا ولم يتوضؤا رواه سعيد بن منصور وابن ابي شيبة وابوداود الطيالسي ٢٦ وعن سعيد بن
النعمان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام خيبر حتى اذا كنا بالصهباء وهي من ادنى
خيبر صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر فدعى بالاطعمة فلم يؤت الا بسويق فامر به فثرى
فاكل واكلنا ثم قام الى المغرب فمضمض ومضمضنا ولم يتوضأ رواه مالك والبخاري والنسائي
والطحاوي ٢٧ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه دخل على ابن عباس يوما في بيت ميمونة فضرب
على يدي وقال عجبت من ناس يتوضؤن مما مست النار والله لقد جمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوما ثيابه ثم اتى بثريد فاكل منها ثم قام فخرج الى الصلاة ولم يتوضأ رواه الطحاوي
٢٨ وعن محمد بن اسلم قال دخلت على بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فقلت حدثيني في
شئ مما غيرت النار فقالت قل ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتينا الا قلينا له جبن يكون
بالمدينة فياكل منها ويصلي ولا يتوضأ رواه الطحاوي ٢٩ وعن ام المومنين ميمونة رضي الله عنها

ان النبي صلى الله عليه وسلم اكل عندها كتفا ثم صلى ولم يتوضأ رواه البخاري وعن [30] ابن عباس قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل عظما او لحما ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم الى الصلوة وما توضأ ولا تمضمض
رواه ابوداود الطيالسي وعن [31] ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل كتف شاة ثم مضمض
وغسل يده وصلى رواه ابوداود الطيالسي وعن [32] جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا
معه فدخل على امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاكل واتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توضأ للظهر
وصلى ثم انصرف فاتته بعلالة من علالة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ رواه الترمذي باب شبهة
الحدث عن [1] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا وضوء الا من صوت او ريح رواه الامام
احمد والترمذي وابن ماجة وابوداود الطيالسي وعن [2] ابي سعيد قال ان الشيطان ليأتي احدكم وهو
في صلاته فيأخذ بشعرة من دبره فيمدها فيرى انه احدث فلا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه
الامام احمد وابويعلى وعن [3] ابي هريرة قال اذا كان احدكم في الصلاة فوجد حركة في دبره احدث
او لم يحدث فاشكل عليه فلا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه ابوداود والبيهقي في
شعب الايمان وعنه [4] قال اذا وجد احدكم في بطنه شيئا فاشكل عليه اخرج منه شيء ام لا فلا
يخرجن من المسجد حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه مسلم وعنه [5] قال اذا كان احدكم في المسجد
فوجد ريحا بين اليتيه فلا يخرج حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه الترمذي والبيهقي وعن [6] ابن
عباس من خيل له في صلاته انه قد احدث فلا ينصرفن حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه الطبراني وعن [7]
عبادة بن تميم عن عمه انه شكا الى النبي صلى الله عليه وسلم الرجل يخيل اليه انه يجد الشيء في الصلاة فقال
لا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابوداود والنسائي وابن ماجة
وابن خزيمة وابن حبان ورواه سعيد بن منصور عن ابي سعيد ورواه الخطيب عن ابي هريرة
وعن [8] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احدكم اذا كان في الصلاة جاءه الشيطان
فابس به كما يبس الرجل بدابته فاذا سكن له اضرط بين اليتيه ليفتنه عن صلاته فاذا وجد شيئا من
ذلك فلا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه الامام احمد وفي رواية فاذا سكن له زنقه او الجمه
قال ابوهريرة فانتم ترون ذلك اما المزنوق فتراه مائلا واما الملجوم فتراه فاتحا فاه لا يذكر الله
وعن [9] ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يتلطف بالرجل في صلاته
ليقطع عليه صلاته فاذا اعياه نفخ في دبره فاذا احس احدكم من ذلك شيئا فلا ينصرف حتى يسمع
صوتا او يجد ريحا رواه الطبراني في الكبير وعن [10] عياض قال سألت ابا سعيد الخدري فقلت احدنا يصلي

رواه الخطيب

ابواب فرائض الغسل

باب المضمضة **عن** الامام الاعظم عن عثمان بن راشد عن عائشة بنت عجرد قالت قال ابن عباس
اذا اغتسل الجنب ونسى المضمضة والاستنشاق فليعد الوضوء بالمضمضة والاستنشاق رواه الحافظ
طلحة بن محمد فى مسنده والدارقطنى بسند الامام الاعظم **وعن** ام المومنين ميمونة رضى الله
تعالىٰ عنها قالت صببت للنبى صلى الله عليه وسلم غسلا فافرغ بيمينه على يساره ثم غسل فرجه ثم
قال بيده الارض فمسحها بالتراب ثم غسلها ثم تمضمض واستنشق ثم غسل وجهه وافاض على راسه
ثم تنحى فغسل قدميه رواه البخارى **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
المضمضة والاستنشاق للجنب فريضة رواه الدارقطنى والبيهقى والامام ابوبركة الخطيب
وعن ابن عباس انه سئل عمن نسى المضمضة والاستنشاق قال لايعيد الصلاة الا ان يكون
جنبا رواه البيهقى والدارقطنى بسند الامام الاعظم **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان تحت كل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة رواه ابوداود والترمذى وابن ماجه
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمضمضة والاستنشاق انهما فرضان فى الجنابة
سنتان فى الغسل ذكره فى كنز العمال **باب** الاستنشاق **عن** ابن سيرين قال امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم بالاستنشاق من الجنابة رواه الدارقطنى **وعن** ابن عباس ان النبى
صلى الله عليه وسلم قال اذا نسيت المضمضة والاستنشاق وانت جنب فاعد صلاتك رواه
عبدالرزاق وسعيد بن منصور والدارقطنى نحوه **وعن** عروة اذا نسى المضمضة والاستنشاق
ان كانت من جنابة انصرف فتمضمض واستنشق واعاد الصلاة رواه الدارقطنى **باب** غسل تمام البدن **عن**
ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة ان على كل
شعرة جنابة رواه الامام احمد **وعن** ميمونة بنت سعد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تبل اصول الشعر وتنقى البشرة فان مثل الذين لا يحسنون الغسل كمثل شجرة اصابها ماء فلا ورقها
ينبت ولا اصلها يروى فاتقوا الله واحسنوا الغسل فانها من الامانة التى حملتم والسرائر التى
استودعتم رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال جاء رجل
الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال انى اغتسلت من الجنابة وصليت الفجر ثم اصبحت فرأيت
قدر موضع الظفر لم يصبه الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت مسحت عليك

وسلم حمد الله واثنى عليه ثم قال ما من شئ كنت لم اره الا قد رأيته فى مقامى هذا حتى الجنة والنار ولقد اوحى الى انكم تفتنون فى القبور مثل او قريبا من فتنة الدجال لا ادرى اى ذلك قالت اسماء يؤتى احدكم فيقال له ما علمك بهذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادرى اى ذلك قالت اسماء فيقول هو محمد رسول الله جاءنا بالبينات والهدى فاجبنا وآمنا واتبعنا فيقال نم صالحا فقد علمنا ان كنت لمؤمنا واما المنافق او المرتاب لا ادرى اى ذلك قالت اسماء فيقول لا ادرى سمعت الناس يقولون شيئا فقلته رواه البخارى

باب لا حاجة الى الوضوء بعد الغسل **عن**[١] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى الركعتين بعد صلاة الغداة ولا يحدث وضوء بعد الغسل رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه **وعنها**[٢] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يتوضأ بعد الغسل رواه الحاكم فى المستدرك **وعن**[٣] ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم سئل عن الوضوء بعد الغسل فقال واى وضوء افضل من الغسل رواه الحاكم فى المستدرك

باب لا حاجة الى الوضوء لقراءة القران من دون مسه **عن**[١] علقمة قال كنا مع سلمان الفارسى فى سفر فقضى حاجته فقلنا له توضأ حتى نسئلك عن آية من القران فقال سلونى انى لست امسه فقرأ علينا ما اردنا ولم يكن بيننا وبينه ماء رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه **وعن**[٢] ابى الغريف الهمدانى قال كنا مع على فى الرحبة فخرج الى اقصى الرحبة فوالله لا ادرى ابولا احدث او غائطا ثم جاء فدعا بكوز من ماء فغسل كفيه ثم قبضهما اليه ثم قرأ صدرا من القران ثم قال اقرؤا القران ما لم يصب احدكم جنابة فان اصابته جنابة فلا ولا حرفا واحدا هو صحيح عن على رواه الدارقطنى

بسم الله الرحمن الرحيم	**كتاب الغسل**	نحمده ونصلى على رسوله الكريم

باب فى فوائد الغسل وفضائله **عن**[١] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تنظفوا بكل ما استطعتم فان الله تعالى بنى الاسلام على النظافة ولن يدخل الجنة الا كل نظيف رواه ابو الصعاليك الطرسوسى فى جزئه **وعن**[٢] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام نظيف فتنظفوا فانه لا يدخل الجنة الا نظيف رواه الطبرانى فى الاوسط والخطيب **وعن**[٣] جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب الناسك النظيف رواه الخطيب **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غسل الاناء وطهارة الفناء يورثان الغناء

فلا يدري كم صلى قال فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فلم يدر كم صلى فليسجد سجدتين وهو جالس واذا جاء احدكم الشيطان فقال انك احدثت فليقل كذبت الا ما وجد ريحا بانفه او سمع صوتا باذنه رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

باب من شرب اللبن **عن**[١] الامام الاعظم عن عدي بن ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه شرب لبنا فتمضمض وصلى ولم يتوضأ رواه ابو محمد البخاري ورواه البخاري ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وسعيد بن منصور وابن جرير بلفظ قوله وصلى ولم يتوضأ لكن قال ان له دسما وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح **وعن**[٢] الامام الاعظم عن عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه قال لو اتيت بجفنة من خبز ولحم وفاكلت منه حتى اشبع ثم اتيت بعس من لبن فشربت منه حتى اشبع واما على وضوء لم ابال ان لا امس ماء رواه الحسين بن خسرو في مسنده **وعن**[٣] ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال مضمضوا من اللبن فان له دسما رواه ابن ماجة **وعن**[٤] ام المومنين ام سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شربتم اللبن فمضمضوا فان له دسما رواه ابن ماجة **وعن**[٥] سهل بن سعد الساعدي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مضمضوا من اللبن فان له دسما رواه ابن ماجة **وعن**[٦] انس بن مالك قال حلب رسول الله صلى الله عليه وسلم شاة وشرب من لبنها ثم دعا بماء فمضمض فاه وقال ان له دسما رواه ابن ماجة

باب من يطاء الاذى برجله **عن**[١] شقيق قال قال عبد الله لا نتوضأ من موطئ ولا نكف شعرا رواه ابو داود **وعن**[٢] ابن مسعود قال كنا لا نتوضأ من موطئ ولا نكشف سترا ولا نكف شعرا قال ابن جريج قوله لا نكشف سترا يقول اذا ما كان عليها الثوب في الصلاة رواه عبد الرزاق **وعنه**[٣] قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نكشف سترا او نكف شعرا او نحدث وضوء قال يحيى بن ابي كثير ان نكشف سترا يقول لا نكشف الثوب عن يده اذا سجد او نحدث وضوءا قال اذا وطئ نتنا وكان متوضأ رواه عبد الرزاق **وعن**[٤] عبد الله قال كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم فلا نتوضأ من موطئ رواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه والترمذي **وعن**[٥] شقيق قال قال عبد الله كنا لا نتوضأ من موطئ ولا نكف شعرا ولا ثوبا رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ذكر الموطئ

باب الغشي الغير المثقل **عن**[١] اسماء بنت ابي بكر انها قالت اتيت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين خسفت الشمس فاذا الناس قيام يصلون واذا هي قائمة تصلي فقلت ما للناس فاشارت بيدها نحو السماء وقالت سبحان الله فقلت آية فاشارت ان نعم حتى تجلاني الغشي وجعلت اصب فوق راسي ماء فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه

بيده في اجزائي رواه ابن ماجة والشاشي وسعيد بن منصور وعن عبد الله بن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اغتسل من جنابة فرأى لمعة لم يصبها الماء فقال بجمته فبلها به رواه ابن ابي شيبة

ابواب سنن الغسل

باب غسل اليدين الى الكفين عن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة ثم يدخل اصابعه في الماء فيخلل بها اصول شعره ثم يصب على راسه ثلث غرفات بيديه ثم يفيض الماء على جلده كله رواه البخاري ومسلم وفي رواية يبدأ فيغسل يديه قبل ان يدخلهما الاناء ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يتوضأ رواه البخاري ومسلم وابوداود والنسائي وعن ابن عباس قال قالت ميمونة وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فسترته بثوب وصب على يديه فغسلهما ثم صب على يديه فغسلهما ثم صب بيمينه على شماله فغسل فرجه فضرب بيده الارض فمسحها ثم غسلها فمضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعيه ثم صب على راسه وافاض على جسده ثم تنحى فغسل قدميه فناولته ثوبا فلم ياخذه فانطلق وهو ينفض يديه رواه البخاري ومسلم وعبد الرزاق وابن ابي شيبة وسعيد بن منصور وعن ام المومنين ميمونة رضي الله عنها قالت سكبت لرسول الله صلى الله عليه وسلم وضوء من الجنابة فغسل يده مرتين او ثلاثا فافرغ على فرجه فغسله بشماله وضرب بشماله الارض فدلكها دلكا شديدا ثم توضأ وضوئه للصلاة ثم افرغ على راسه ثلاث حفنات ملئ كفيه ثم غسل سائر جسده ثم تنحى من مقامه فغسل رجليه ثم اتيته بمنديل فرده رواه ابن عساكر وعن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم اغتسل من الجنابة فبدأ فغسل كفيه ثلاثا ثم توضأ وضوئه للصلاة ثم ادخل يده في الماء يخلل بها اصول الشعر حتى يخيل الى انه استبرء البشرة ثم صب على راسه الماء ثلاثا ثم افاض على سائر جسده الماء رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة وسعيد بن منصور وعن ابي سلمة عن عائشة رضي الله عنها وعن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب رضي الله عنهم سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الغسل من الجنابة فيفرغ على يديه اليمنى مرتين او ثلاثا ثم يدخل يده اليمنى في الاناء فيصب بها على فرجه بيده اليسرى فيغسل ما هنالك حتى ينقيه ثم يضع يده اليسرى على التراب ان شاء ثم يصب على يده اليسرى حتى ينقيها ثم يغسل يده ثلثا ويستنشق ويمضمض ويغسل وجهه وذراعيه ثلاثا ثلاثا حتى اذا بلغ راسه لم يمسحه وافرغ عليه الماء فهكذا كان غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ذكر رواه ابن عساكر والنسائي **باب** غسل كل عضو ثلثا عن ام هاني قالت

اي يكفي ذلك عن غسل باطن الجمال ولعله سقط منها سطر وهو قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل من الجنابة فيفرغ الخ ابعد ذلك اثبت في سنن النسائي والسقط لاحاديث على هذا ابدء فيفرغ الخ عفى عنه غفر له

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل احدكم فليغسل كل عضو منه ثلاث مرات رواه الديلمي وعن[٢]
ام المومنين الصديقة رضى الله تعالى عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة وضع له
الاناء فيصب على يديه قبل ان يدخلهما فى الاناء اذا غسل يديه ادخل يده اليمنى فى الاناء فصب باليمنى
وغسل فرجه باليسرى فاذا فرغ صب باليمنى على اليسرى فغسلها ثم تمضمض واستنشق ثلاثا ثم يصب
على راسه ملاء كفيه ثلاث مرات ثم يغسل سائر جسده رواه ابن ابى شيبة وعن[٣] ابى سلمة بن عبد الرحمن
قال وصفت عائشة غسل النبى صلى الله عليه وسلم من الجنابة قالت كان يغسل يده ثلاثا ثم يفيض بيده
اليمنى على اليسرى فيغسل فرجه وما اصابه قال عمرو ولا اعلمه الا قال يفيض بيده اليمنى على اليسرى
ثلاث مرات ثم يتمضمض ثلاثا ويستنشق ثلاثا ويغسل وجهه ثلاثا ثم يفيض على راسه ثلاثا ثم يصب عليه
الماء رواه النسائى **باب** غسل المغتسل فرجه عن[١] عاصم بن عمرو البجلى عن احد النفر الذين اتوا عمر بن
الخطاب فقالوا يا امير المومنين جئنا نسألك عن ثلاث خصال ما يحل للرجل من امرأته وهى حائض وعن
الغسل من الجنابة وعن قرأة القرآن فى البيوت فقال عمر سبحان الله اسحرة انتم لقد سألتمونى ما سألت عنه
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سألنى عنه احد بعد فقال اما ما يحل للرجل من امرأته وهى حائض
فما فوق الازار واما الغسل من الجنابة فيغسل يده وفرجه ثم يتوضأ ويفيض على راسه وجسده الماء
واما قراءة القرآن فنور فمن شاء نور بيته رواه ابو داود الطيالسى وعن[٢] حرام بن حكيم عن عمه عبد الله
بن سعد الانصارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يستحيى من الحق اما انا فاذا فعلت
كذا وكذا اغتسل الوضا وضوئى للصلاة اغسل فرجى ثم ذكر الغسل واما الماء يكون بعد الماء فذلك
المذى وكل فحل يمذى فاغسل من ذلك فرجى واتوضأ واما الصلاة فى المسجد والصلاة فى بيتى فقد ترى
ما اقرب بيتى من المسجد فلان اصلى فى بيتى احب الى من ان اصلى فى المسجد الا ان تكون صلاة مكتوبة
واما مواكلة الحائض فواكلها رواه الامام احمد وابن خزيمة والبيهقى وسعيد بن منصور وروى
بعضه ابو داود والترمذى وابن ماجة وعن[٣] ام المومنين ميمونة رضى الله عنها قالت توضأ رسول
الله صلى الله عليه وسلم وضوءه للصلاة غير رجليه وغسل فرجه وما اصابه ثم افاض عليه الماء ثم نحى رجليه
فغسلهما قالت هذه غسله من الجنابة رواه النسائى وعن[٤] ام المومنين عائشة رضى الله عنها ان النبى
صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة يبدأ فيغسل يديه ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه
ثم يتوضأ وضوءه للصلاة ثم ياخذ الماء فيدخل اصابعه فى اصول الشعر حتى اذا رأى انه قد استبرأ حفن
على راسه ثلاث حفنات ثم افاض على سائر جسده ثم غسل رجليه رواه البخارى ومسلم وابو داود

والنسائي والترمذي وابن ماجه واللفظ لمسلم وقالت الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعنها قالت في اغتسال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب على يديه قبل ان يدخلهما الاناء حتى اذا غسل يديه ادخل يده اليمنى في الاناء ثم صب باليمنى وغسل فرجه باليسرى حتى اذا فرغ صب باليمنى على اليسرى فغسلهما ثم تمضمض واستنشق ثلاثا ثم يصب على رأسه ملأ كفيه ثلاث مرات رواه مسلم وعنها قالت في اغتساله صلى الله عليه وسلم يفرغ على يديه ثلاثا ثم يغسل فرجه ثم يغسل يديه رواه مسلم باب افراغ الماء بيمينه على شماله عن ميمونة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه اذا اغتسل من الجنابة يبدأ فيغسل يديه ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يضرب بيده الارض ثم يمسحها ثم يغسلها ثم يتوضأ وضوءه للصلاة ثم يفرغ على رأسه وعلى سائر جسده ثم يتنحى فيغسل رجليه رواه النسائي وعن ميمونة بنت حارث قالت وضعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم غسلا وسترته فصب على يده فغسلها مرة او مرتين قال سليمان لا ادري اذكر الثالثة ام لا ثم افرغ بيمينه على شماله فغسل فرجه ثم دلك يده بالارض او بالحائط ثم تمضمض واستنشق وغسل وجهه ويديه وغسل رأسه ثم صب على جسده ثم تنحى فغسل قدميه فناولته خرقة فقال بيده هكذا ولم يردها رواه البخاري باب دلك اليد بالارض بعد غسل الفرج عن ام المومنين ميمونة رضي الله عنها قالت وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم ماء فافرغ على يديه فجعل يغسل بها فرجه فلما فرغ مسحها بالارض او بحائط شك سليمن ثم تمضمض واستنشق فغسل وجهه وذراعيه وصب على رأسه وجسده فلما فرغ تنحى فغسل رجليه فاعطيته ملحفة فابى وجعل ينفض بيده قالت فسترته حتى اغتسل قال سليمان فذكر سالم ان غسل النبي صلى الله عليه وسلم هكذا كان من الجنابة رواه الدارمي والبخاري وعنها قالت وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا يغتسل به من الجنابة فاكفأ الاناء على يده اليمنى فغسلها مرتين او ثلاثا ثم صب على فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب بيده الارض فغسلها ثم تمضمض واستنشق وغسل وجهه ويديه ثم صب على رأسه وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم يأخذه وجعل ينفض الماء عن جسده رواه ابوداود والبخاري وعن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ بكفيه فغسلهما ثم غسل مرافغه وافاض عليه الماء فاذا انقاهما اهوى بهما الى حائط ثم يستقبل الوضوء ويفيض الماء على رأسه رواه ابوداود وعنها قالت لئن شئتم لاريتكم اثر يد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحائط حيث كان يغتسل من الجنابة رواه ابوداود باب ازالة النجاسة من البدن عن ام المومنين

له تغير البيت كسلق الفواء وغيرها ... العجيبة ... البدن اى ... الاو وساخ كالابطين واصول ... فى الكلتا ... عفى عنه

ميمونة رضي الله عنها قالت سترت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يغتسل من الجنابة فغسل يديه
ثم صب بيمينه على شماله فغسل فرجه وما اصابه ثم مسح بيده على الحائط او الارض ثم توضأ وضوءه
للصلاة غير رجليه ثم افاض على جسده الماء ثم تنحى فغسل قدميه رواه البخاري ومسلم **وعنها** رضي الله عنها
قالت توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وضوءه للصلاة غير رجليه وغسل فرجه وما اصابه ثم افاض عليه
الماء ثم نحى رجليه فغسلهما قالت هذه غسله من الجنابة رواه البخاري ومسلم وابوداود والترمذي
والنسائي وابن ماجة وابن ابي شيبة ولفظ البخاري وما اصابه من الاذى **وعن** ام المومنين الصديقة
رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم اخذ بيمينه
فصب على شماله فغسل فرجه حتى ينقيه ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وذراعيه ثلاثا ثلاثا
ثم صب على راسه وصب الماء فاذا فرغ غسل قدميه رواه ابوداود الطيالسي - **باب** الوضوء للمغتسل
الا رجليه الا ان يكون على مكان مرتفع **عن** ام المومنين ميمونة رضي الله عنها قالت وضعت للنبي صلى الله
عليه وسلم ماء يغتسل به فافرغ على يديه فغسلهما مرتين او ثلاثا ثم افرغ بيمينه على شماله فغسل
مذاكيره ثم دلك يده بالارض ثم مضمض واستنشق ثم غسل وجهه ويديه ثم غسل راسه ثلاثا ثم
افرغ على جسده ثم تنحى عن مقامه فغسل قدميه رواه البخاري ومسلم والترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح **وعنها** قالت صببت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فافرغ بيمينه على يساره فغسلهما ثم غسل
فرجه ثم قال بيده فمسحها بالتراب ثم غسلها ثم تمضمض واستنشق ثم تنحى فغسل قدميه رواه
البخاري **وعن** ام المومنين عائشة الصديقة رضي الله عنها كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يبدأ فيتوضأ وضوءه للصلاة ثم يشرب راسه ثم يفرغ على راسه بالماء رواه سعيد بن منصور
وعن سعيد بن المسيب قال كان عثمان اذا اغتسل من الجنابة تنحى عن مكان فغسل رجليه رواه
عبدالرزاق **وعن** حمران ان عثمان بن عفان كان اذا اغتسل فخرج من مغتسله يغسل بطون قدميه
رواه سعيد بن منصور **وعن** ام المومنين ميمونة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
اذا اغتسل تنحى من المغتسل فغسل قدميه رواه ابوداود الطيالسي **وعن** ام المومنين عائشة رضي الله
عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ
للصلاة ثم يدخل اصابعه في الماء فيخلل بها اصول شعره ثم يصب على راسه ثلاث غرف بيديه ثم
يفيض الماء على جلده كله رواه البخاري **وعن** ام المومنين ميمونة رضي الله عنها قالت توضأ رسول
الله صلى الله عليه وسلم وضوءه للصلاة غير رجليه وغسل فرجه وما اصابه من الاذى ثم افاض

عليه الماء ثم نحى رجليه فغسلهما هذه غسله من الجنابة رواه البخاري **باب** صب الماء ثلاثا على الرأس
والجسد عن جبير بن مطعم قال ذكرنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل من الجنابة قال اما انا
فاتوضأ وضوئي للصلاة ثم اخذ ملء كفي ثلاث مرات فاصب على راسي ثم افيض بعد على سائر جسدي
رواه الطبراني في الكبير وعن المعرور قال قال عمر اما انا فاحثي على راسي ثلاث حثيات رواه مسدد
وعن يعلى بن امية انه قال بينا عمر بن الخطاب يغتسل الى بعيره وانا استر عليه بثوب اذ قال يا يعلى
اصبب على راسي فقلت امير المومنين اعلم قال عمر والله ما يزيد الماء الشعر الا شعثا فسمى الله
ثم افاض على راسه رواه الشافعي والبيهقي وعن ابي امامة الباهلي عن عمر بن الخطاب رضي الله
عنه انه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الغسل من الجنابة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فالي افرغ على راسي ثلاث مرات اعرك راسي كل مرة رواه ابن عساكر وعن امير المومنين علي
المرتضى كرم الله وجهه قال من غسل راسه بغسل وهو جنب فقد بلغ ثم يغسل سائر جسده بعد
رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور وعن ابي هريرة انه ساله رجل كم افيض على راسي وانا
جنب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحثو على راسه ثلاث حثيات فقال الرجل ان شعري
طويل فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر شعرا منك واطيب رواه ابن ابي شيبة وابن ماجه
وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل
من الجنابة غسل يديه ثم توضأ وضوءه للصلاة ثم اغتسل ثم يخلل بيده شعره حتى اذا ظن انه
قد اروى بشرته افاض عليه الماء ثلث مرات ثم غسل سائر جسده رواه النسائي وعنها قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشيء نحو الحلاب فاخذ بكفه فبدأ بشق
راسه الايمن ثم الايسر ثم اخذ بكفيه فقال بهما على راسه رواه ابو داود والنسائي وعن جابر قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل افرغ على راسه ثلثا رواه البخاري والنسائي وعنه ان وفد ثقيف
قالوا يا رسول الله ان ارضنا ارض باردة فكيف بالغسل قال اما انا فافرغ على راسي ثلاثا رواه ابن ابي
شيبة وابن ماجه وعن جبير بن مطعم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انا فافيض على
راسي ثلاثا واشار بيديه كلتيهما رواه البخاري وعن ابي جعفر قال قال لي جابر اتاني ابن عمك يعرض
بالحسن بن محمد بن الحنفية قال كيف الغسل من الجنابة فقلت كان النبي صلى الله عليه وسلم ياخذ ثلثة اكف
ويفيضها على راسه ثم يفيض على سائر جسده فقال لي الحسن اني رجل كثير الشعر فقلت كان النبي صلى الله عليه
وسلم اكثر منك شعرا رواه البخاري **باب** من ادخل اصبعه في سرته عن ابن عمر انه كان اذا اغتسل

نتح عينيه وادخل اصبعه فى سرته رواه الطبرانى فى الكبير۔

ابواب مستحبات الغسل

باب التستر عند الغسل **عن** يعلى بن امية قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يغتسل بالبراز الفضاء فصعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله حيى ستير يحب الحياء والستر فاذا اغتسل احدكم فليستتر رواه امام احمد ابوداود والنسائى وفى رواية قال ان الله ستير فاذا اراد احدكم ان يغتسل فليتوار بشئ **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسلن احدكم بارض فلاة ولا فوق سطح لا يواريه فان لم يكن يرى فانه يُرى رواه ابن ماجه والعزوينى **وعن** ابى السمح قال كنت اخدم النبى صلى الله عليه وسلم فكان اذا اراد ان يغتسل قال ولنى قفاك فاوليه قفاى فاستره به رواه النسائى وابن ماجه **وعن** ام هانى قالت نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح باعلى مكة فاتيته فجاء ابوذر بجفنة فيها ماء وانى لارى فيها اثر العجين فستره ابوذر فاغتسل ثم ستر النبى صلى الله عليه وسلم اباذر فاغتسل رواه الامام احمد **وعن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله حيى عليم ستير فاذا اغتسل احدكم فليستتر ولو بجذم حائط رواه ابن عساكر **وعن** عطاء مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله حيى يحب الحياء ستير يحب الستر فاذا اغتسل احدكم فليتوار رواه عبد الرزاق **وعن** يعلى بن شبه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يايها الناس ان ربكم حيى كريم فاذا اغتسل احدكم فليستتر رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** عامر بن ربيعة قال اتى علينا على ونحن نغتسل يصب بعضنا على بعض فقال اتغتسلون ولا تستترون والله انى لاخشى ان تكونوا خلف الشر رواه عبد الرزاق **وعن** ام هانى بنت ابى طالب انه قدم عام الفتح فامر بستر فستر عليه فاغتسل ثم سبح ثمانى ركعات رواه ابن ماجه **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل احدكم بالعراء فليستتر بثوبه او بجذمة حائط او ببعيره رواه البزار **وعن** ام المومنين ميمونة رضى الله عنها قالت سترت النبى صلى الله عليه وسلم وهو يغتسل من الجنابة فغسل يديه ثم صب بيمينه على شماله فغسل فرجه وما اصابه ثم مسح بيده على الحائط والارض ثم توضأ وضوءه للصلوٰة غير رجليه ثم افاض على جسده الماء ثم تنحى فغسل قدميه رواه البخارى **وعن** ابى ذر قال اجتمعت غنيمة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا اباذر ابد فيها فبدوت الى الربذة فكانت تصيبنى الجنابة فامكث الخمسة والستة فاتيت

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابوذر فسكت فقال ثكلتك امك يا ابا ذر لامك الويل فدعا
بجارية فجاءت بعس من ماء فسترتني بثوب واستترت بالراحلة فاغتسلت فكانى القيت عنى جبلا
فقال الصعيد الطيب وضوء المسلم ولو الى عشر سنين فاذا وجدت الماء فامسه جلدك فان ذلك خير
رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه وعنها قالت ذهبت الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره فقال من هذه فقلت انا ام هانى رواه البخاري۔
وعن ابى هريرة قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم موسى عليه السلام فقال كان من حيائه
لا يغتسل الا مستترا رواه ابوداود الطيالسى **باب** تخليل الشعر **عن** ام المومنين الصديقة رضى
الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة غسل يديه وتوضا وضوءه للصلاة
ثم اغتسل ثم يخلل شعره بيده حتى اذا ظن انه قد اروى بشرته افاض عليه الماء ثلاث مرات ثم غسل
سائر جسده وقالت كنت اغتسل انا والنبى صلى الله عليه وسلم من اناء واحد نغترف منه جميعا رواه البخاري
باب البدء بشق راسه الايمن **عن** ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت كنا اذا اصاب احدنا
جنابة اخذت بيديها ثلاثا فوق راسها ثم تاخذ بيدها على شقها الايمن وبيدها الاخرى على شقها
الايسر رواه البخاري **باب** التسمية **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستر ما بين اعين
الجن وبين عورات بنى ادم اذا وضع احدهم ثوبه ان يقول بسم الله رواه الطبرانى فى الاوسط **باب**
يدخل الماء بمئزر **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخلوا الماء الا بمئزر فان للماء
عينين رواه الديلمى **وعن** انس ان موسى بن عمران كان اذا اراد ان يدخل الماء لم يلق ثوبه حتى
يوارى عورته فى الماء رواه الامام احمد **وعن** جابر قال نهى ان يدخل الماء الا بمئزر رواه الحاكم فى
المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

ابواب مباحات الغسل

باب غسل الرجل وامرأته من اناء واحد **عن** ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت كنت
اغتسل انا والنبى صلى الله عليه وسلم من اناء واحد من قدح يقال له الفرق رواه البخاري **وعن** ابن
عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم وميمونة كانا يغتسلان من اناء واحد رواه البخاري **وعن** عائشة
قالت كنت اغتسل انا والنبى صلى الله عليه وسلم من اناء واحد تختلف ايدينا فيه رواه البخاري
وعن انس بن مالك قال كان النبى صلى الله عليه وسلم والمرأة من نسائه يغتسلان من اناء واحد فى

رواية عن شعبة من الجنابة رواه البخاري وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن عائشة ام
المؤمنين رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل هو وبعض ازواجه من اناء واحد يتنازعانه
جميعا رواه الحافظ محمد بن خسرو في مسنده وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من القدح
وهو الفرق كنت اغتسل انا وهو من اناء واحد رواه الامام الشافعي والبخاري والدارمي ومسلم والنسائي وابوداود
والطحاوي والطيالسي وعنها قالت كنت اغتسل انا والنبي صلى الله تعالى عليه وسلم من اناء واحد رواه
الامام الشافعي والبخاري والنسائي وابوداود والدارمي وزادوا من جنابة وعن ابن عباس عن ميمونة رضي
الله عنها انها كانت تغتسل هي والنبي صلى الله عليه وسلم من اناء واحد رواه الامام الشافعي والبخاري و
مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه وابوداود وابن ابي شيبة والنسائي والطحاوي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن
ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد حتى
قلت له ابق لي ابق لي رواه الامام الشافعي والطحاوي والطبراني في الصغير وزاد لعبد اناء واحد في تور من شبه
وعنها قالت كنت اغتسل انا والنبي صلى الله عليه وسلم من اناء واحد تختلف ايدينا فيه رواه البخاري و
مسلم والطحاوي وابوعوانة وابن حبان وزاد ابو داود قوله تختلف ايدينا فيه وتلتقي وفي رواية البيهقي تختلف
ايدينا فيه بادرني حتى اقول دع لي وفي رواية للبخاري من جنابة [11] وعن عبد الله بن جبير قال سمعت
انس بن مالك يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم والمرأة من نسائه يغتسلان من اناء واحد رواه البخاري
وزاد وهب عن شعبة من الجنابة والطحاوي [12] وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت كنت اغتسل
انا من اناء واحد نغترف منه جميعا رواه البخاري والنسائي [13] وعنها قالت كنت انا ورسول الله صلى الله عليه
وسلم نغتسل من اناء واحد من الجنابة قال ابوداود وقال شعبة يعجبني لانه قال من الجنابة رواه ابوداود الطيالسي
[14] وعن ناعم مولى ام سلمة سئلت اتغتسل المرأة مع الرجل قالت نعم اذا كانت كيسة رأيتني ورسول الله
صلى الله عليه وسلم نغتسل من مركن واحد نفيض على ايدينا حتى ننقيها حتى نفيض عليها الماء رواه النسائي
والطحاوي [15] وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه
وسلم من اناء واحد يبادرني وابادره حتى يقول دعي لي واقول انا دع لي قال سويد يبادرني وابادره
فاقول دع لي دع لي رواه النسائي والبخاري ومسلم وزاد بيني وبينه وقالت هما جنبان [16] وعن انس قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو واهله يغتسلون من اناء واحد رواه ابوداود الطيالسي

باب

استدفاء الجنب بامرأته قبل ان تغتسل [1] عن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله
عليه وسلم يغتسل من الجنابة ثم يستدفئ بي قبل ان اغتسل رواه سعيد بن منصور وابن ابي شيبة

وابن ماجه وروى الترمذي نحوه وعن علي المرتضى كرم الله وجهه قال لا باس ان يبتدئ الرجل بامرأته اذا اغتسل من الجنابة قبل ان تغتسل هي رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور وعن ابراهيم قال كانوا لا يرون باسا ان يغتسل الرجل قبل امرأته ثم يباشرها قال وكانوا يتدفؤن بهن رواه سعيد بن منصور

باب عدم نقض شعرها للغسل عن ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله اني امرأة اشد ضفر راسي افانقضه لغسل الجنابة قال لا انما يكفيك ان تحثي على راسك ثلاث حثيات من ماء ثم تفيضي على سائر جسدك الماء فتطهرين او قال فاذا انت قد طهرت رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح

باب البدء بالحلاب ونحوه عند الغسل عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشيء نحو الحلاب فاخذ بكفه فبدأ بشق راسه الايمن ثم الايسر فقال بهما على راسه رواه البخاري

ابواب محظورات الغسل

باب التعري عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ينهاكم عن التعري فاستحيوا من ملئكة الله تعالى الذين لا يفارقونكم الا عند ثلاث حالات الغائط والجنابة والغسل رواه البزار وعنه قال نهيت عن التعري رواه ابو داود الطيالسي وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والتعري فان معكم من لا يفارقكم الا عند الغائط وحين يفضي الرجل الى اهله فاستحيوهم واكرموهم رواه الترمذي وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احفظ عورتك الا من زوجتك او ما ملكت يمينك قيل اذا كان القوم بعضهم في بعض قال ان استطعت ان لا يرينها احد فلا يرينها قيل اذا كان احدنا خاليا قال الله احق ان يستحيى منه من الناس رواه الامام احمد وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه وعن علي المرتضى كرم الله وجهه قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم ناسا يغتسلون في النهر عراة ليس عليهم ازر فوقف فنادى باعلى صوته ما لكم لا ترجون لله وقارا رواه عبد الرزاق

باب نظر المغتسل الى صاحبه عن عبد الله بن عامر بن ربيعة قال اغتسلت انا واخو فزارة عمر بن الخطاب وانا انظر الى صاحبه فقال اني لاخشى ان تكون من الخلف الذي قال الله عز وجل فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلاة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا رواه البيهقي وعبد الرزاق وعن عامر بن ربيعة قال اتى علينا علي ونحن نغتسل يصيب بعضنا على بعض فقال اتغتسلون ولا تستترون والله اني لاخشى ان تكونوا خلف الشر رواه عبد الرزاق **باب** الغسل

عرياناً فى الخلوة عن[١] ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو اسرائيل يغتسلون عراة ينظر بعضهم الى بعض وكان موسى يغتسل وحده فقالوا والله ما يمنع موسى ان يغتسل معنا الا انه آدر فذهب مرة يغتسل فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه فخرج موسى فى اثره يقول ثوبى يا حجر ثوبى يا حجر حتى نظرت بنو اسرائيل الى موسى فقالوا والله ما بموسى من بأس واخذ ثوبه فطفق بالحجر ضرباً فقال ابو هريرة والله انه لندب بالحجر ستة او سبعة ضرباً بالحجر رواه البخارى

وعنه[٢] عن النبى صلى الله عليه وسلم قال بينا ايوب يغتسل عرياناً فخر عليه جراد من ذهب فجعل ايوب يحتثى فى ثوبه فناداه ربه يا ايوب الم اكن اغنيتك عما ترى قال بلى وعزتك ولكن لا غنى بى عن بركتك رواه البخارى

باب غسل الرجل والمرأة بفضل الآخر عن[١] ابى الشعثاء ان ابن عباس اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بفضل ميمونة رواه مسلم وعن[٢] ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبى صلى الله عليه وسلم فى جفنة فاراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ منه فقالت يا رسول الله انى كنت جنبا فقال ان الماء لا يجنب رواه الترمذى وابو داود وابن ماجة والطحاوى بنحوه و فى شرح السنة عنه عن ميمونة بلفظ المصابيح وعنه[٣] قال قامت امرأة من نساء النبى صلى الله عليه وسلم فاغتسلت فى جفنة من جنابة فقام النبى صلى الله عليه وسلم الى فضلها ليتوضأ منه[؟] يغتسل فقالت انى قد اغتسلت فيه قبلك فقال النبى صلى الله عليه وسلم انه ليس فى الماء جنابة رواه الدارمى وعن[٤] ابن عباس قال ليس على الثوب جنابة ولا على الارض جنابة ولا على الرجل يمسه الرجل الجنب جنابة ولا على الماء جنابة رواه عبد الرزاق وابن جرير

باب الغسل فى مكان يبال فيه عن[١] سهيمة بنت ابى طالب قالت اغتسلت فاقعدت فلم استطع ان اقوم فاخبر بذلك على بن ابى طالب فجاء فوضع يده على رأسى يدعو حتى قمت فقال لا تغتسلى فى الحش ولا فى مكان يبال فيه ولا فى قمر رواه الدينورى وابن عساكر وعن[٢] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت ما طهر الله احدا بال فى مغتسله رواه سعيد بن منصور وعن[٣] عمران بن الحصين قال من بال فى مغتسله لم يتطهر رواه عبد الرزاق وعن[٤] ام المؤمنين عائشة رضى الله تعالى عنها قالت ما طهر الله رجلا يبول فى مغتسله رواه عبد الرزاق وعن[٥] عبد الله بن مغفل قال البول فى المغتسل يأخذ منه الوسواس رواه سعيد بن منصور وعن[٦] انس قال البول فى المغتسل يأخذ منه اللمم رواه عبد الرزاق وعن[٧] عبد الله بن سرجس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمتشط احدنا كل يوم او يبول فى مغتسل رواه ابن ماجة

باب الغسل فى الماء الراكد الذى بال فيه عن[١] الامام الاعظم عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم فى الماء الدائم ثم يتوضأ منه رواه الامام ابو محمد البخارى وعن[٢] ابى هريرة ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن احدكم في الماء الراكد ثم يغتسل منه رواه النسائي وعنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه رواه البخاري ومسلم
وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة وفي رواية لا يبولن احدكم في الماء الدائم ولا يغتسل فيه من الجنابة

باب اغتسال الجنب في الماء الدائم عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل
احدكم في الماء الدائم وهو جنب رواه النسائي وعن ابي هريرة قال لا يغتسل احدكم في الماء الدائم
وهو جنب قالوا كيف يفعل يا ابا هريرة قال يتناوله تناولا رواه مسلم **باب** طهارة الرجال والنساء
جميعا في حوض عن ابي سلامة الجنيني قال رأيت عمر بن الخطاب اتى حياضا عليها الرجال والنساء
يتوضاؤن جميعا فضربهم بالدرة ثم قال لصاحب الحوض اجعل للرجال حياضا وللنساء حياضا رواه عبدالرزاق **باب** دخول
الحمام بالمئزر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا بيتا يقال له الحمام فمن
دخله فليستتر رواه الطبراني في الكبير والحاكم والبيهقي وعن ام المومنين الصديقة رضي الله تعالى
عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الحمام حرام على نساء امتي لا يحل الرجل ان
يدخله الا بمنديل مر المسلمين لا يفتنون نساءهم الرجال قوامون على النساء علموهن ومروهن
بالتسبيح رواه البيهقي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انشد الله رجال امتي
لا يدخل الحمام الا بمئزر وانشد الله نساء امتي لا يدخلن الحمام رواه ابن عساكر وعن ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم تفتح لكم ارض الاعاجم وستجدون فيها بيوتا يقال لها الحمامات فلا
يدخلها الرجال الا بازار وامنعوا النساء ان يدخلنها الا مريضة او نفساء رواه ابن ماجه وعن جابر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يدخل الحمام الا بمئزر
رواه النسائي وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شر البيت الحمام تعلو فيه
الاصوات وتكشف فيه العورات فمن دخله فلا يدخل الا مستترا رواه الطبراني في الكبير وعن انس
قال من دخل الحمام بغير مئزر لعنه الملكان رواه الشيرازي وعن طاؤس مرسلا قال من دخل الحمام
منكم فليستتر رواه ابن ابي شيبة وعن انس قال من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يدخل الحمام
الا بمئزر رواه الخطيب ورواه ابوداود الطيالسي وابن ابي شيبة عن ابن عمر وعن عمر بن الخطاب رضي
الله عنه قال من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يقعدن على مائدة يدار عليها الخمر ومن كان يؤمن
بالله واليوم الاخر فلا يدخل الحمام الا بازار ومن كانت تؤمن بالله واليوم الاخر فلا تدخل الحمام رواه الامام
احمد وابويعلى والبيهقي وعن ابن عباس شر البيت الحمام تعلو فيه الاصوات وتكشف فيه العورات

قيل ينادى فيه المريض ويذهب فيه الوسخ قال فمن دخله فلا يدخل الا مستترا رواه الطبرانى
وعن عبد الرحمن قال سألت محمد بن سيرين عن دخول الحمام فقال كان عمر بن الخطاب يكرهه رواه
مسدد وعن ابن زغبان ان حبيب بن مسلمة الفهرى دخل الحمام بحمص فقال هذا من نعيم ما
ينعم به اهل الدنيا لو مكثت فيه ساعة لهلكت ما انا بخارج منه حتى استغفر الله للفهرى رواه ابو نعيم
وعن ام المومنين عائشة رضى الله عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم انه نهى الرجال والنساء عن
دخول الحمام ثم رخص الرجال ان يدخلوا وعليهم الازر رواه البزار وعن ابن طاوس عن ابيه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم احذروا بيتا يقال له الحمام قالوا يا رسول الله انه ينقى من الوسخ ولاذى
قال فمن فعله منكم فليستتر رواه سعيد بن منصور باب دخول النساء الحمام الا بمرض عن عمرو بن العاص
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستفتح لكم ارض العجم ستجدون فيها بيوتا يقال لها الحمامات فلا
يدخلنها الرجال الا بازار وامنعوا منها النساء الا مريضة او نفساء رواه ابوداود وعن جابر قال قال رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يدخل الحمام بغير ازار ومن كان يومن بالله
واليوم الاخر فلا يدخل حليلته الحمام من غير عذر ومن كان يومن بالله واليوم الاخر فلا يجلس على مائدة
يدار عليها الخمر رواه الترمذى والنسائى وعن ابى مليح الهذلى ان نساء اهل حمص او من اهل الشام دخلن
على عائشة فقالت انتن اللاتى تدخل نساءكم الحمامات سمعت رسول الله صلى الله عليه يقول ما من امرأة
تضع ثيابها فى غير بيت زوجها الا هتكت الستر بينها وبين الله رواه ابوداود الطيالسى وعن ام المومنين
عائشة رضى الله عنها انها دخل عليها نسوة من اهل الشام فقالت لعلكن من الكورة التى تدخل نساءها
الحمامات قلن نعم قالت اما انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من امرأة تخلع ثيابها فى
غير بيت زوجها الا هتكت ما بينها وبين الله من حجاب رواه ابوداود والترمذى وعن ام الدرداء
قالت خرجت من الحمام فقال النبى صلى الله عليه وسلم من اين يا ام الدرداء فقلت من الحمام فقال
والذى نفسى بيده ما من امرأة تضع ثيابها فى بيت غير احد من امهاتها الا وهى هاتكة كل ستر بينها
وبين الرحمن رواه الامام احمد والطبرانى فى الكبير وعن امير المومنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه
قال لا تدخلن امرأة مسلمة الحمام الا من سقم وعلموا نساءكم سورة النور رواه عبد الرزاق وابن ابى
شيبة وعنه قال لا يحل للمومن ان يدخل الحمام الا بمنديل ولا مؤمنة الا من سقم فانى سمعت عائشة
تقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة وضعت خمارها فى غير بيتها فقد هتكت الحجاب فيما بينها
وبين ربها رواه البيهقى وعن قبيصة بن ذويب قال سمعت عمر بن الخطاب يقول لا يحل لرجل ان يدخل

الحمام الا بمئزر ولا يحل لامرأة ان تدخل الحمام فقام رجل فقال لقد منعتها من حيث سمعتك تنهى عن ذلك
وانها السقيمة فقال عمر الا من سقم رواه البيهقي وعبد الرزاق وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله تعالى
عنها ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى النساء عن الحمامات الا مريضة او نفساء رواه ابن ابي شيبة -
وعن ابي عبيدة بن الجراح قال اللهم ايما امرأة دخلت الحمام من غير علة ولا سقم تريد بذلك ان تبيض
وجهها فسود وجهها يوم تبيض الوجوه رواه عبد الرزاق وعن ابن عمر قال انها ستفتح عليكم الشام
وتجدون فيها بيوتا يقال لها الحمامات وهي حرام على امتي الا بالازر وعلى نساء امتي الا النفساء او سقيمة
رواه ابن عدي والخطيب في المتفق وابو القاسم البخاري في كتاب الحمام وابن عساكر **باب** ذكر الله عند الغسل
عن مسروق العجلي قال شهدت كتاب عمر الى ابي موسى الاشعري انه بلغني ان اهل الامصار اتخذوا
الحمامات فلا يدخلن احد الا بمئزر لا يذكر الله تعالى فيه اسم حتى يخرج منها ولا ينتفع اثنان في
حوض رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة والبيهقي وعن قتادة ان عمر بن الخطاب كتب لا يدخل
احد الحمام الا بمئزر ولا يذكر الله فيه حتى يخرج رواه سعيد بن منصور **باب** الوضوء بعد الغسل عن
ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل رواه
الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة وابن ابي شيبة وسعيد بن منصور وعن ابن عمر ان
النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الوضوء بعد الغسل قال واي وضوء افضل من الغسل رواه الحاكم
وعن نافع قال سئل ابن عمر عن الوضوء بعد الغسل فقال اي وضوء افضل وفي رواية اتم من الغسل رواه
عبد الرزاق وعن سالم قال كان ابي يغتسل ثم يتوضأ فاقول له اما يجزيك الغسل قال اي وضوء اتم
من غسل الجنب ولكني يخيل الي انه يخرج من ذكري الشيء فامسه فاتوضأ لذلك رواه عبد الرزاق
وعن نافع ان ابن عمر كان يقول اذا لم تمس فرجك بعد ان تقضي غسلك فاي وضوء اسبغ من
الغسل رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور

ابواب الغسل المفروض

باب التقاء الختانين قال الله تعالى وان كنتم جنبا فاطهروا وان كنتم مرضى او على سفر او جاء
احد منكم من الغائط او لامستم النساء فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا وقال تعالى يا ايها الذين امنوا
لا تقربوا الصلاة وانتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون ولا جنبا الا عابري سبيل حتى تغتسلوا عن
الامام الاعظم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما يوجب الغسل

التقاء الختانين وغيبوبة الحشفة انزل او لم ينزل رواه الحافظ طلحة بن محمد فى مسنده وعن الامام الاعظم عن عون بن عبد الله عن الشعبى عن على بن ابى طالب رضى الله عنه انه قال اذا التقاء الختانين يوجب الصداق ويهدم الثلاث ويوجب العدة ولا يوجب صاعا عن الماء رواه الامام محمد بن الحسن فى الاثار وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن ام المومنين عائشة رضى الله تعالى عنها انها قالت اذا التقى الختانان وجب الغسل انزل او لم ينزل رواه الامام حسين بن محمد بن خسرو فى مسنده وعن الامام الاعظم عن محمد بن عمرو بن شعيب عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سائلا سأله الا يوجب الماء يا رسول الله الا الماء فقال اذا التقى الختانان وغابت الحشفة وجب الغسل انزل او لم ينزل رواه الحافظ حسين بن محمد بن خسرو فى مسنده وعن الامام الاعظم عن محمد بن عبد الله بن ابى سليمان العرزمى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رجلا قال يا رسول الله ايوجب الغسل غير الماء قال نعم اذا التقى الختانان وتوارت الحشفة انزل او لم ينزل رواه الحافظ محمد بن المظفر فى مسنده وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس احدكم بين شعبها الاربع ثم جهدها فقد وجب الغسل انزل او لم ينزل رواه الامام احمد والبخارى ومسلم وابوداود وابن ماجة والنسائى والدارمى الى قوله وجب الغسل والطحاوى وابوداود الطيالسى وعن ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل فعلته انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتسلنا رواه الترمذى وابن ماجة وعن ابى موسى قال ذكر رهط من المهاجرين والانصار ما يوجب الغسل فاختلفوا فقال الانصار لا يجب الا من الدفق او من الماء وقال المهاجرون بل اذا خالط فقد وجب قلت فانا اشفيكم من ذلك فقمت فاستاذنت على عائشة فاذن لى فقلت لها يا اماه انى اريد ان اسألك عن شئ وانى استحييك فقالت لا تستحيى ان تسألنى عما كنت سائلا عنه امك التى ولدتك فانما انا امك قلت فما يوجب الغسل قالت على الخبير سقطت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس بين شعبها الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل رواه مسلم والطحاوى وعن ام كلثوم عن عائشة رضى الله عنها ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجامع اهله ثم يكسل هل عليهما الغسل وعائشة جالسة فقال صلى الله عليه وسلم انى لافعل ذلك انا وهذه ثم نغتسل رواه مسلم والطحاوى ولمالك اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل فقال لا اسئل عن هذا احدا بعدك ابدا ورواه الامام الشافعى ايضا عن مالك ورواه البيهقى من طريقه وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا التقى الختانان و

انزلت الحشفة فقد وجب الغسل رواه الامام احمد وابن ابي شيبة القزويني وعن[12] ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا التقى الختانان فقد وجب الغسل رواه ابن ماجة وعنه[13] قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا التقى الختانان وغابت الحشفة فقد وجب الغسل انزل او لم
ينزل رواه الطبراني في الاوسط وعن[14] ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل رواه مسلم والترمذي وقال حديث حسن
صحيح ورواه الطبراني عن ابي امامة وعن رافع بن خديج والشيرازي في الالقاب عن معاذ وعن[15] معاذ
قال قال رسول الله صلى الله عليه اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل واما الصلاة في ثوب
واحد فتوشحوا به واما ما يحل من الحائض فانه يحل منها فوق الازار رواه الاستغناء عن ذلك فضل
رواه الطبراني وعن[16] ابن عباس قال اذا جاوز الختان الختان انزل او لم ينزل وجب الغسل رواه
الدارقطني في الافراد وعن[17] ابي هريرة قال اذا جلس بين فروجها الاربع ثم اجتهد فقد وجب الغسل
انزل او لم ينزل رواه سعيد بن منصور وابن ابي شيبة وعن[18] ابن عمر قال اذا مس الختان الختان
فقد وجب الغسل رواه العقيلي وعن[19] حجر ان ابا بكر وعمر وعليا قالوا اوجب الحد اوجب الجلد والرجم
اوجب الغسل رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة وعن[20] ابن شهاب ان ابا بكر الصديق وعمر وعثمان و
ازواج النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يوجبون الغسل اذا جاوز الختان الختان رواه سعيد بن منصور
وعن[21] امير المومنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال اذا اختلط الرجل اهله فقد وجب الغسل
رواه ابن ابي شيبة وعن[22] سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعائشة والمهاجرين
الاولين كانوا يقولون اذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل رواه الامام مالك وعبد الرزاق
والطحاوي وعنه[23] قال سمعت عمر بن الخطاب على المنبر وهو يقول لا احد جامع فلم يغتسل انزل او لم
ينزل الا عاقبته رواه سعيد بن منصور وابن سعد وعن[24] سهل بن سعد الساعدي قال انما كان
قول الانصار الماء من الماء انما كانت رخصة في اول الاسلام ثم كان الغسل بعد في لفظ ثم اخذنا
بالغسل بعد ذلك اذا مس الختان الختان رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة وعن[25] ابي هريرة
قال اذا غابت المدورة فقد وجب الغسل رواه سعيد بن منصور وعن[26] رفاعة بن رافع قال ان
الفتيا التي كانوا يفتون ان الماء من الماء كانت رخصة رخصها رسول الله صلى الله عليه
وسلم في بدء الاسلام ثم امر بالاغتسال بعد رواه الامام احمد والدارمي وابن منيع وابو داود
والترمذي وابن ماجة وابن خزيمة وابن الجارود والطحاوي وابن حبان والدارقطني والباوردي

والطبراني في الكبير وسعيد بن منصور [27] وعن مجاهد قال اختلف المهاجرون والانصار فيما يوجب الغسل فقالت الانصار الماء من الماء وقالت المهاجرون اذا مس الختان الختان وجب الغسل فحكموا بينهم علي بن ابي طالب فاختصموا اليه فقال علي بن ابي طالب ارايتم رجلا يدخل ويخرج ايجب عليه الحد قالوا نعم قال فيوجب الحد ولا يوجب الغسل صاعا من ماء فقضى للمهاجرين فبلغ ذلك عائشة فقالت ربما فعلنا ذلك انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فقمنا واغتسلنا رواه عبد الرزاق [28] وعن امير المومنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال في التقاء الختانين كما يجب الحد كذالك يجب الغسل ايوجب الحد ولا يوجب قدحا من الماء رواه الطبراني في الكبير [29] وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها انها سئلت عن الرجل يجامع فلا ينزل فقالت فعلته انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتسلنا منه جميعا رواه الطحاوي والترمذي [30] وعن حبيب بن شهاب عن ابيه قال سألت ابا هريرة ما يوجب الغسل فقال اذا غابت المدورة رواه الطحاوي [31] وعن عبيد الله بن عدي بن الخيار قال تذاكر اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عند عمر بن الخطاب الغسل من الجنابة فقال بعضهم اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل فقال بعضهم الماء من الماء فقال عمر قد اختلفتم علي وانتم اهل بدر الاخيار فكيف بالناس بعدكم فقال علي بن ابي طالب يا امير المومنين ان اردت ان تعلم ذلك فارسل الى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فسلهن عن ذلك فارسل الى عائشة فقالت اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل فقال عمر عند ذلك لا اسمع احدا يقول الماء من الماء الا جعلته نكالا رواه الطحاوي

فصل في نسخ ان الماء من الماء

[32] عن ابي بن كعب قال انما كان الماء من الماء رخصة في اول الاسلام ثم نهي عنها رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وانما كان الماء من الماء في اول الاسلام ثم نسخ بعد ذلك وهكذا روى غير واحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب خروج المني

[33] عن الامام الاعظم حدثنا علقمة عن عبد ربه بن موسى عن امه انها سألت عائشة عن المذي فقالت ان كل فحل يمذي وانه المذي والودي والمني فاما المذي فالرجل يلاعب امرأته فيظهر على ذكره شيء فيغسل ذكره وانثييه ويتوضأ ولا يغتسل واما الودي فانه يكون بعد البول يغسل ذكره وانثييه ويتوضأ ولا يغتسل واما المني فانه الماء الاعظم الذي منه الشهوة وفيه الغسل قاله ابن المنذر وروى عبد الرزاق في مصنفه عن قتادة وعكرمة نحوه [34] وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل من اربع من الجنابة والحجامة وغسل الميت وغسل الجمعة رواه ابن ابي شيبة

وعن ابن الزبير قال يغتسل من اربع من الجنابة ويوم الجمعة ومن غسل الميت والحجامة رواه الامام احمد و
ابن ابي شيبة وابن خزيمة وعن سليمان بن يسار قال خطب عمر الناس فقال يا ايها الناس انه يكون مني ومذي
وان كل فحل يمذي فيغتسل من المني ويتوضأ من المذي رواه سعيد بن منصور وعن علي المرتضى
كرم الله وجهه قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن المذي قال فيه الوضوء وفي المني الغسل رواه
الطحاوي وعنه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن المذي فقال من المذي الوضوء ومن المني
الغسل رواه الترمذي وعنه قال كنت اجد مذيا فامرت المقداد ان يسأل النبي صلى الله عليه
وسلم عن ذلك واستحييت ان اسأله لان ابنته عندي فسأله عن ذلك فقال ان كل فحل يمذي فاذا كان
المني ففيه الغسل واذا كان المذي ففيه الوضوء رواه الطحاوي ورواه مسلم ايضا نحوه وعنه قال كنت
رجلا مذاء فسألت النبي صلى الله عليه فقال اذا رأيت المذي فتوضأ واغسل ذكرك واذا رأيت المني
فاغتسل رواه الطحاوي وعنه قال اذا رأيت المذي فاغسل ذكرك وتوضأ وضوءك للصلاة واذا
فضخت الماء فاغتسل رواه ابوداود والنسائي وابن حبان وعنه قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم وقد
شحبت فقال يا علي لقد شحبت فقلت شحبت من اغتسالي بالماء وانا رجل مذاء فاذا رأيت منه شيئا
اغتسلت منه فقال لا تغتسل منه الا من الحذف فان رأيت منه شيئا فلا تعدان تغسل ذكرك ولا
تغتسل الا من الحذف رواه ابن السني

فصل في نجاسة المني وغسله

عن ام المؤمنين عائشة
رضي الله عنها قالت كنت اغسل المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلوة وان
بقع الماء لفي ثوبه رواه الطحاوي والدارقطني وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل
المني من ثوبه فيخرج وهو اجد بقع رواه ابوداود الطيالسي وعنها انها غسلت منيا من ثوب رسول الله
صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وعن معاوية بن ابي سفيان انه
سأل اخته ام حبيبة اكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في الثوب الذي يضاجعك فيه فقالت نعم
اذا لم يصبه اذى رواه الطحاوي وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها انها قالت في المني اذا
اصاب الثوب اذا رأيته فاغسله وان لم تره فانضحه رواه الطحاوي وعن يحيى بن عبد الرحمن
بن حاطب انه اعتمر مع عمر بن الخطاب رضي الله عنه في ركب فيهم عمرو بن العاص وان عمر عرس ببعض
الطريق قريبا من بعض المياه فاحتلم عمر بن الخطاب وقد كاد ان يصبح فلم يجد ماء في الركب فركب
حتى جاء الماء فجعل يغسل ما رأى من الاحتلام حتى اسفر فقال له عمرو اصبحت ومعنا ثياب فدع
ثوبك فقال عمر بل اغسل ما رأيت وانضح ما لم اره رواه الطحاوي وعن زيد بن الصلت انه قال

خرجت مع عمر بن الخطاب الى الجرف فنظر فاذا هو قد احتلم ولم يغتسل فقال والله ما اراني الا قد احتلمت وما شعرت وصليت وما اغتسلت، فاغتسل وغسل ما رأى فى ثوبه ونضح ما لم يره. رواه الطحاوى وعن[٩] ابى هريرة قال فى المنى يصيب الثوب ان رأيته فاغسله والا فاغسل الثوب كله رواه الطحاوى وعن[١٠] جبلة بن سحيم قال سألت ابن عمر عن المنى يصيب الثوب قال انضحه بالماء رواه الطحاوى وعن[١١] عبد الملك بن عمير قال سئل جابر بن سمرة وانا عنده عن الرجل يصلى فى الثوب الذى يجامع فيه اهله قال صل فيه الا ان ترى فيه شيئا فتغسله ولا تنضحه فان النضح لا يزيده الا شرا رواه الطحاوى وعن[١٢] عبد الكريم بن رشيد قال سئل انس بن مالك عن قطيفة اصابتها جنابة لا يدرى اين موضعها قال اغسلها رواه الطحاوى وعن[١٣] ام المومنين عائشة رضى الله عنها قالت كنت افرك المنى من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يابسا واغسله اذا كان رطبا رواه الدارقطنى وعنها[١٤] قالت ان كنت لاتبعه من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاغسله رواه الدارقطنى وعن[١٥] عمرو بن ميمون قال سألت سليمان بن يسار عن المنى يصيب ثوب الرجل ايغسله ام يغسل الثوب فقال اخبرتنى عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغسل المنى ثم يخرج الى الصلاة فى ذلك الثوب وانا انظر الى اثر الغسل فيه رواه مسلم بطريق بشر ورواه ايضا بطريق ابن المبارك وعبد الواحد وفى حديثهما قالت كنت اغسله من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب الاحتلام اذا انزل عن[١] ام المومنين عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من نومه فرأى بللا ولم ير انه احتلم اغتسل واذا رأى انه احتلم ولم ير بللا فلا غسل عليه رواه عبد الرزاق والبيهقى فى شعب الايمان وعن[٢] الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم قال اخبرنى من سمع ام سليم انها سألت النبى صلى الله عليه وسلم عن المرأة ترى ما يرى الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تغتسل رواه ابو محمد البخارى وعن[٣] عروة بن الزبير عن عائشة ان ام سليم قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله المرأة ترى فى المنام مثل ما يرى الرجل تغتسل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فلتغتسل فقالت لها عائشة اف لك وهل ترى ذلك المرأة قال فالتفت اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تربت يمينك ومن اين يكون الشبه رواه الامام محمد فى الموطا بطريق الامام مالك وابو داود والنسائى وعن[٤] ام المومنين ام سلمة رضى الله عنها قالت جاءت ام سليم امرأة ابى طلحة الى النبى صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان الله

له النضح محمول على من
شك وصب الماء فلا
[illegible] بين الطحاوى
[illegible] وحديث جابر
[illegible] منه

لا يستحيي من الحق هل على المرأة من غسل اذا هي احتلمت قال نعم اذا رأت الماء رواه الامام الشافعي
بطريق مالك والبخاري ومسلم وزاد فغطت ام سلمة وجهها قالت يا رسول الله او تحتلم المرأة قال نعم
تربت يمينك فبم يشبهها ولدها رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة وابو داود ورواه عبد الرزاق و
ابن ابي شيبة وقال الترمذي حديث حسن صحيح ورواه الطبراني في المعجم الصغير وفيه فضحكت اتحتلم المرأة
فقال صلى الله عليه وسلم لولا ذلك لما كان يشبه امه. وعن زبيد بن الصلت انه قال خرجت
مع عمر بن الخطاب رضي الله عنه الى الجرف فنظر فاذا هو قد احتلم وصلى ولم يغتسل فقال والله ما اراني
الا قد احتلمت وما شعرت وصليت وما اغتسلت قال فاغتسل وغسل ما رأى في ثوبه ونضح ما لم
يره واذن واقام ثم صلى بعد ارتفاع الضحاء متمكنا رواه الامام الشافعي بطريق مالك وعن سليمان
بن يسار ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه غدا الى ارضه بالجرف فرأى في ثوبه احتلاما فقال لقد ابتليت بالاحتلام
منذ وليت امر الناس فاغتسل وغسل ما رأى في ثوبه من الاحتلام ثم صلى بعد ان طلعت الشمس رواه
الامام مالك وعنه ان عمر بن الخطاب صلى بالناس الصبح ثم غدا الى ارضه بالجرف فوجد في ثوبه احتلاما فقال
انا لما اصبنا الودك لانت العروق فاغتسل وغسل الاحتلام من ثوبه وعاد لصلاته رواه مالك وعن يحيى بن
عبد الرحمن بن حاطب انه اعتمر مع عمر بن الخطاب في ركب فيهم عمرو بن العاص وان عمر بن الخطاب عرس ببعض
الطريق قريبا من بعض المياه فاحتلم عمر وقد كاد ان يصبح فلم يجد مع الركب ماء فركب حتى جاء الماء فجعل يغسل
ما رأى من ذلك الاحتلام حتى اسفر فقال له عمرو بن العاص اصبحت ومعنا ثياب فدع ثوبك يغسل فقال
عمر بن الخطاب واعجبا لك يا ابن العاص لئن كنت تجد ثيابا افكل الناس يجد ثيابا والله لو فعلتها لكانت سنة
بل اغسل ما رأيت وانضح ما لم ار رواه مالك وعن انس قال اذا رأت المرأة في المنام ما يجد الرجل
فلتغتسل رواه سمويه وعن خولة بنت حكيم انها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المرأة ترى في منامها
ما يرى الرجل قال ليس عليها غسل حتى تنزل كما انه ليس على الرجل غسل حتى ينزل رواه النسائي وابن ماجة والطبراني
في الكبير وابن ابي شيبة وسعيد بن منصور وعن انس قال من رأت منكن ذلك فانزلت فلتغتسل
رواه الامام احمد ومسلم والنسائي وابن ماجة وعن انس ان ام سليم سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن المرأة تحتلم قال اذا انزلت المرأة فلتغتسل رواه النسائي وسعيد بن منصور وعنه قال سألت امرأة
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل في منامه قال اذا كان منها
ما يكون من الرجل فلتغتسل رواه مسلم وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا رأت الماء الاصفر فلتغتسل رواه الامام احمد والطبراني في الكبير وعن عمرو بن شعيب عن ابيه

عن خيثمة قال جاءت امرأة يقال لها بسرة فقالت يا رسول الله احدنا ترى انه يجامعها زوجها في المنام قال اذا وجدت
بللا فاغتسلي يا بسرة رواه ابن ابي شيبة وعن انس قال اذا انزلت كما ينزل الرجل فعليها الغسل وان لم تنزل فلا شيء
عليها رواه البيهقي وعن عبد العزيز بن رفيع عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن ومجاهد وعطاء قالوا دخلت
ام سليم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله المرأة ترى في منامها كما يرى الرجل فيجب عليها الغسل
قال هل تجد شهوة قالت لعله قال هل تجد بللا قالت لعله قال فلتغتسل فلقيها النسوة فقلن لها يا ام سليم فضحتنا عند رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالت ما كنت انتهي حتى اعلم اني في حلال انا ام في حرام رواه سعيد بن منصور وابن ابي شيبة

فصل تحويك المني من ثوب ينام فيه ولا يصلي فيه عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن همام
بن الحارث ان عائشة رضي الله عنها اضافت رجلا فارسلت اليه ملحفة فالتحف بها في ليلتها فاصابته
جنابة فغسل الملحفة كلها فبلغ عائشة فقالت ما اراد بغسل الملحفة انما كان يجزئه ان يفركه
لقد كنت افركه عن ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو محمد البخاري وعن همام بن الحارث
قال نزل بعائشة ضيف فامرت له بملحفة لها صفراء فاحتلم فيها فاستحيى ان يرسل بها وفيها اثر
الاحتلام فغمسها في الماء ثم ارسل بها فقالت عائشة لم افسدت علينا ثوبنا انما كان يكفيه ان يفركه
باصبعه ربما فركته من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم باصبعي رواه ابن ماجة والترمذي وقال
هذا حديث حسن صحيح وعن همام بن الحارث انه كان نازلا على عائشة فاحتلم فرأته جارية لعائشة وهو يغسل اثر الجنابة من ثوبه او
يغسل ثوبه فاخبرت بذلك عائشة فقالت عائشة لقد رأيتني وما ازيد على ان افركه من ثوب رسول
الله صلى الله عليه وسلم رواه الطحاوي وعن عائشة رضي الله عنها مثله غير انه قال لقد رأيتني وما
ازيد على ان احته من الثوب فاذا جف دلكته رواه الطحاوي وعن الاسود قال لقد رآني عائشة
وانا اغسل جنابة من ثوبي فقالت لقد رأيتني وانه ليصيب ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فما
نزيد على ان نفعل به هكذا تعني يفركه رواه الطحاوي وعن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت
كنت افرك المني من مرط رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مروطنا يومئذ الصوف رواه الطحاوي
وعن عبد الله بن شقيق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يصلي في لحف نسائه وفي رواية بطريق محمد لحفنا رواه الطحاوي **فصل** كيف مني الرجل ومني
المرأة عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت قائما عند رسول الله صلى الله
عليه وسلم فجاء حبر من احبار اليهود فقال السلام عليك يا محمد فدفعته دفعة كاد يصرع منها
فقال لم تدفعني فقلت الا تقول يا رسول الله فقال اليهودي انما ندعوه باسمه الذي سماه به

اهاه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسمى محمد الذى سمانى به اهلى فقال اليهودى
جئت اسئلك فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اينفعك شئ ان حدثتك قال اسمع
باذنى فنكت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعود معه فقال سل فقال اليهودى اين يكون
الناس يوم تبدل الارض غير الارض والسموات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هم فى
الظلمة دون الجسر قال فمن اول الناس اجازة قال فقراء المهاجرين قال اليهودى فما تحفتهم حين
يدخلون الجنة قال زيادة كبد النون قال فما غذاءهم على اثرها قال ينحر لهم ثور الجنة الذى ياكل من اطرافها
قال فما شرابهم عليه قال من عين فيها تسمى سلسبيلا قال صدقت قال وجئت اسألك عن شئ لا يعلمه
احد من اهل الارض الا نبى او رجل او رجلان قال ينفعك ان حدثتك قال اسمع باذنى قال
جئت اسئلك عن الولد قال ماء الرجل ابيض وماء المرأة اصفر فاذا اجتمعا فعلا منى الرجل منى
المرأة اذكرا باذن الله وان علا منى المرأة منى الرجل انثا باذن الله فقال اليهودى لقد صدقت وانك لنبى
ثم انصرف فذهب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد سألنى هذا عن الذى سألنى عنه وما لى علم
بشئ منه حتى اتانى الله عز وجل به رواه مسلم وعن[٣] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ماء الرجل
غليظ ابيض وماء المرأة رقيق اصفر فايهما سبق كان الشبه رواه النسائى وعن[٣] ام سليم انها سألت نبى الله
صلى الله عليه وسلم عن المرأة ترى فى منامها ما يرى الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأت ذلك المرأة
فلتغتسل فقالت ام سلمة واستحييت من ذلك قالت وهل يكون هذا فقال نبى الله صلى الله عليه وسلم
نعم فمن اين يكون الشبه ان ماء الرجل غليظ ابيض وماء المرأة رقيق اصفر فمن ايهما علا او سبق يكون منه
الشبه رواه مسلم

باب انقطاع الحيض

قال الله تعالى ويسئلونك عن المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء
فى المحيض ولا تقربوهن حتى يطهرن على قراءة عاصم برواية ابى بكر وحمزة والكسائى بتشديد الطاء والهاء
فاذا تطهرن فأتوهن من حيث امركم الله ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين عن[١] الامام الاعظم
عن حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود انهما قالا فى الحائض اذا انقطع دمها فهى حائض ما
لم تغتسل رواه الحافظ حسين بن خسرو فى مسنده وعن[٢] الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم قال
اذا اجنبت المرأة ثم حاضت فليس عليها غسل فان ما بها من الحيض اشد مما بها من الجنابة رواه
الامام محمد بن الحسن فى الآثار وعن[٣] الامام الاعظم عن هشام عن عروة عن ابيه عن عائشة ان فاطمة
بنت ابى حبيش قالت يا رسول الله انى احيض الشهر والشهرين فقال لها انما هو عرق فاذا اقبلت
حيضتك فدعى الصلاة واذا ادبرت فاغتسلى لطهرك ثم توضئى لكل صلاة وصلى رواه الحافظ طلحة

بن محمد في مسنده وعن الامام الاعظم عن ايوب بن عتبة عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة بن عبد الرحمن
عن ام حبيبة بنت ابي سفيان قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المستحاضة فقال تغتسل
غسلا اذا مضت ايام اقرائها وتتوضأ لكل صلاة وتصلي رواه الحافظ محمد بن المظفر في مسنده وعن
ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت ان امرأة من الانصار سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها
من المحيض فامرها كيف تغتسل ثم قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف اتطهر بها
قال تطهري بها قالت كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتذبتها الي فقلت تتبعي بها اثر الدم
رواه الامام الشافعي والبخاري ومسلم وابوداود والنسائي وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها
قالت ان هذه ليست بالحيضة لكن هذا عرق فاذا ادبرت الحيضة فاغتسلي وصلي واذا اقبلت فاتركي الصلاة
رواه النسائي وابن ماجة والحاكم وعن فاطمة بنت ابي حبيش انها شكت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الدم
قال انما ذلك عرق فانظري فاذا اتى قرؤك فلا تصلي واذا مر قرؤك فتطهري ثم صلي ما بين القرء الى القرء رواه
ابوداود والنسائي وعن دينار قال المستحاضة تدع الصلاة ايام اقرائها ثم تغتسل وتصلي رواه ابوداود والترمذي
والنسائي وابن ماجة وعن ام سلمة قال لتنظر عدة الليالي والايام التي كانت تحيضهن من الشهر
قبل ان يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلاة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم
لتستثفر بثوب ثم لتصل رواه ابوداود والنسائي وعن عدي بن ثابت قال المستحاضة تدع الصلاة ايام
حيضها في كل شهر فاذا كان عند انقضائها اغتسلت وصلت وصامت وتوضأت عند كل صلاة رواه
الدارمي وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها ان فاطمة بنت ابي حبيش كانت تستحاض
فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال ذلك عرق وليست بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلاة
واذا ادبرت فاغتسلي وصلي رواه البخاري وعن ابن سيرين قال ابن عباس تغتسل وتصلي ولو
ساعة ويأتيها زوجها اذا صلت الصلاة اعظم رواهما ابوبكر بن ابي شيبة والبخاري تعليقا وعن علقمة
بن ابي علقمة قال اخبرتني امي ان نسوة سألت عائشة عن الحائض تغتسل اذا رأت الصفرة وتصلي فقالت
عائشة لا حتى ترى القصة البيضاء رواه عبد الرزاق **باب** طرح الملح في ماء الغسل عن امية
بنت ابي الصلت عن امرأة من بني غفار قد سماها لي قالت اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم على
حقيبة رحله قالت فوالله لنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الصبح فاناخ ونزلت من حقيبة رحله
فاذا بها دم مني وكانت اول حيضة قالت فتقبضت الى الناقة واستحييت فلما رأى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما بي ورأى الدم قال ما لك نفست قلت نعم قال فاصلحي من نفسك ثم خذي اناء من ماء

فامرني فيه ملحا ثم اغسلي ما اصاب الحقيبة من الدم ثم عودي لمركبك قالت فلما فتح رسول الله صلى الله
عليه وسلم خيبر رضخ لنا من الفئ قالت وكانت لا تطهر من حيضة الا جعلت في طهورها ملحا واوصت
به ان يجعل في غسلها حين ماتت رواه ابو داود **باب** نقض الحائض الشعر **عن** انس قال اذا
اغتسلت المرأة من حيضها نقضت شعرها نقضا وغسلته بخطمي واشنان واذا اغتسلت من الجنابة صبت
الماء على راسها وعصرته رواه الدارقطني في الافراد والطبراني في الكبير والبيهقي وسعيد بن منصور و
الخطيب في التلخيص **وعن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لها في الحيض انقضي شعرك
واغتسلي رواه ابن ابي شيبة **وعنها** رضي الله عنها قالت خرجنا موافين لهلال ذي الحجة فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من احب ان يهل بعمرة فليهلل فاني لولا اني اهديت لاهللت بعمرة فاهل بعضهم بعمرة
واهل بعضهم بحج وكنت انا ممن اهل بعمرة فادركني يوم عرفة وانا حائض فشكوت الى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال دعي عمرتك وانقضي راسك وامتشطي واهلي بحج ففعلت حتى اذا كان ليلة الحصبة ارسل معي اخي
عبد الرحمن بن ابي بكر فخرجت الى التنعيم فاهللت بعمرة مكان عمرتي رواه البخاري **باب** امتشاط المرأة عند
غسلها من الحيض **عن** عائشة قالت اهللت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فكنت ممن تمتع
ولم يسق الهدي فزعمت انها حاضت ولم تطهر حتى دخلت ليلة عرفة فقالت يا رسول الله هذه ليلة عرفة و
انما كنت تمتعت بعمرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انقضي راسك وامتشطي وامسكي عن عمرتك
ففعلت فلما قضيت الحج امر عبد الرحمن ليلة الحصبة فاعمرني من التنعيم مكان عمرتي التي نسكت رواه البخاري
باب الطيب للمرأة عند غسلها من الحيض **عن** ام عطية قالت كنا ننهى ان نحد على ميت فوق
ثلث الا على زوج اربعة اشهر وعشرا ولا نكتحل ولا نتطيب ولا نلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب وقد رخص
لنا عند الطهر اذا اغتسلت احدانا من محيضها في نبذة من كست اظفار وكنا ننهى عن اتباع الجنائز رواه
البخاري **باب** انقطاع النفاس **عن** معاذ قال اذا مضى للنفساء سبع ثم رأت الطهر فلتغتسل و
لتصل رواه الحاكم **وعن** مكحول عن ابي الدرداء وابي هريرة معا قالا تنتظر النفساء اربعين يوما الا
ان ترى الطهر قبل ذلك فان بلغت اربعين يوما ولم تر الطهر فلتغتسل وهي بمنزلة المستحاضة رواه ابن
عدي وابن عساكر **وعن** ابن عمر قال تنتظر النفساء اربعين ليلة فان رأت الطهر قبل ذلك فهي طاهرة
وان جاوزت الاربعين فهي بمنزلة المستحاضة تغتسل وتصلي رواه ابن عساكر **وعن** انس قال لا تنتظر
البكر اذا ولدت ويتطاول بها الدم اربعين ليلة ثم تغتسل رواه عبد الرزاق **وعن** امير المومنين
عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال تنتظر النفساء اربعين ليلة ثم تغتسل رواه عبد الرزاق والدارقطني

وعن جابر بن عبد الله فی حدیث اسماء بنت عمیس حین نفست بذی الحلیفة ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال لابی بکر مرها ان تغتسل وتهل رواه النسائی وعن ام المومنین عائشة رضی الله عنها قالت
نفست اسماء بمحمد بن ابی بکر بذی الحلیفة بالشجرة فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم ابا بکر ان یامرها ان
تغتسل وتهل رواه والدارمی فی سننه **باب** فی مقدار ماء الغسل عن عائشة ام المومنین ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغتسل من اناء هو الفرق من الجنابة رواه الامام مالک فی الموطا
والنسائی وابوداود وعن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسة امداد
رواه البخاری ومسلم وفی روایة یغتسل بخمسة مکاکیک ویتوضأ بمکوک رواه البخاری ومسلم والنسائی
والترمذی والدارمی وعن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال یجزیء من الغسل صاع ومن الوضوء المد فقال رجل لا یکفینی فقال قد کفی خیرا منک واکثر شعرا رواه
سعید بن منصور وعن ابی سلمة قال دخلت انا واخو عائشة رضی الله عنها فسالها اخوها عن غسل
رسول الله صلی الله علیه وسلم فدعت باناء نحو من صاع فاغتسلت وافاضت علی راسها بیننا وبینها حجاب
رواه البخاری والنسائی وعن ابی جعفر انه کان عند جابر بن عبد الله هو وابوه وعنده قوم فسألوا عن
الغسل فقال یکفیک صاع فقال رجل ما یکفینی فقال جابر کان یکفی من هو اوفی منک شعرا وخیر منک ثم
امنا فی ثوب رواه البخاری والنسائی وعن ام المومنین عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله
علیه وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفه فبدأ بشق راسه الایمن ثم الایسر
فقال بهما علی وسط راسه رواه البخاری ومسلم وابوداود والنسائی وعن سفینة قال کان النبی
صلی الله علیه وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع رواه الدارمی وسعید بن منصور وابن ابی شیبة
وعن موسی الجهنی قال اتی مجاهد بقدح حزرته ثمانیة ارطال فقال حدثتنی عائشة ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان یغتسل بمثل هذا رواه النسائی وعن ام المومنین عائشة رضی الله عنها قالت کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم یغتسل فی القدح وهو الفرق وکنت اغتسل انا وهو فی الاناء الواحد
فی حدیث سفیان من اناء واحد قال قتیبة قال سفیان والفرق ثلاثة اصع رواه مسلم وعن ام
کلثوم بنت عبد الله بن زمعة ان جدتها ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم دفعت الیها مخضبة من
صفر قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یغتسل فیه وکان نحوا من صاع او اقل رواه الطبرانی فی الکبیر
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکفی من غسل الجنابة ستة امداد رواه
البزار وعن ابن عمر قال الغسل صاع والوضوء مد رواه الطبرانی فی الاوسط وعن الحسن ان رجلا

حدثتهم قال دخلت على عائشة فقلت يا ام المؤمنين ما كان يقضي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
من الجنابة فدعت بما فحزرته صاعا بصاعكم هذا رواه سعيد بن منصور وابن ابي شيبة وعن[١٣] قتادة عن
قال سألت ام سلمة كم قدر الغسل قالت صاع للجنب ومد للوضوء رواه عبد الرزاق وعن يزيد الرقاشي
قال حدثتني امرأة من قومي قالت دخلت على ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فاخرجت الي اناء
فقالت بهذا كان يتوضأ النبي صلى الله عليه وسلم فحزرته مكوكا بالعقبي قالت واخرجت الي اناء فقالت
بهذا كان يغتسل فحزرته قفيزا بالعقبي رواه سعيد بن منصور وعن[١٥] عكرمة ان رجلا سأل ابن عباس
كم يكفي من غسل الجنابة من الماء والوضوء فقال صاع للغسل ومد للوضوء فقال الرجل ان ذلك لا يكفيني
فقال ابن عباس لا ام لك كفى من كان خيرا منك قال من قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه عبد الرزاق

ابواب الغسل الواجب

باب من اسلم عن قيس بن عاصم انه اسلم فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يغتسل بماء
وسدر رواه الترمذي وابو داود والنسائي وعن ابي هريرة ان ثمامة بن اثال الحنفي انطلق الى نخل
قريب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله يا
محمد والله ما كان على وجه الارض وجه ابغض الي من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه كلها رواه
النسائي وعن واثلة ابن الاسقع قال لما اسلمت اتيت النبي صلى الله عليه فقال اغتسل بماء وسدر
واحلق عنك شعر الكفر رواه ابو نعيم في الحلية والطبراني في الصغير **باب** من غسل كافرا او واراه عن
علي المرتضى كرم الله وجهه قال لما مات ابوه ابو طالب قال انطلقت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له
ان عمك الشيخ الضال قد مات قال اذهب فوار اباك ثم لا تحدثن شيئا حتى تأتيني فذهبت فواريته و
جئته فامرني فاغتسلت ودعا لي رواه ابو داود والنسائي واسحق بن راهويه وابن ابي شيبة وابو يعلى والبزار
في مسانيدهم وعنه قال لما اخبرت رسول الله صلى الله عليه وسلم بموت ابي طالب قال لي اذهب
فاغسله وكفنه وواره ففعلت واتيته فقال لي اذهب فاغتسل رواه ابن سعد في الطبقات وعنه قال
قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان عمك الشيخ الكافر قد مات فما ترى فيه قال اری ان تغسله وامره
بالغسل رواه ابن ابي شيبة وعنه قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ان عمك الشيخ الضال
قد مات فقال اذهب فواره ولا تحدث شيئا حتى تاتيني فواريته فقال اذهب فاغتسل فاغتسلت
ثم اتيته فدعا لي بدعوات ما يسرني ان لي بها حمر النعم رواه ابو يعلى ورواه الامام الشافعي وابو داود

الطبرانی والبیهقی وعنه انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم وقال ان ابا طالب مات فقال له اذهب فوارہ فقال انه مات مشرکا قال فوارہ قال فلما واریته رجعت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لی اغتسل رواه الامام احمد

ابواب الغسل المسنون

باب غسل الجمعة **عن** الامام الاعظم عن یحیی بن سعید الانصاری عن عمرة عن عائشة رضی الله عنها قالت کان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یعالجون ارضهم بایدیهم فکان الرجل یروح الی الجمعة وقد عرق وتلطخ بالطین فکان یقال من راح الی الجمعة فلیغتسل رواه الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده **وعنه** الامام الاعظم عن ابان بن ابی عیاش عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ یوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فهو افضل رواه الحافظ حسین بن محمد خسرو فی مسنده وابو داود والترمذی والنسائی عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ورواه الامام احمد فی مسنده والبیهقی فی سننه وابن ابی شیبة فی مصنفه والدارمی فی سننه **وعنه** الامام الاعظم عن ابان عن ابی نضرة عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اغتسل یوم الجمعة فقد احسن ومن لم یغتسل فبها ونعمت رواه ابن خسرو فی مسنده **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اتی احدکم الجمعة فلیغتسل رواه الامام مالک ومحمد فی الموطا **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال غسل یوم الجمعة واجب علی کل محتلم رواه الامام محمد عن مالک فی الموطا **وعن** ابن السباق ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا معشر المسلمین هذا یوم جعله الله عیدا للمسلمین فاغتسلوا ومن کان عنده طیب فلا یضره ان یمس منه وعلیکم بالسواک رواه الامام محمد عن مالک فی الموطا **وعن** ابن عمر کان لا یروح الی الجمعة الا اغتسل رواه الامام محمد فی الموطا عن مالک **وعنه** ان رجلا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل المسجد یوم الجمعة وعمر بن الخطاب یخطب فقال ای ساعة هذه فقال الرجل انقلبت من السوق فسمعت النداء فما زدت علی ان توضأت ثم اقبلت قال عمر والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یامر بالغسل رواه الامام محمد عن مالک فی الموطا **وعن** انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ یوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواه الامام محمد فی الموطا **وعن** حماد عن ابراهیم النخعی قال سألته عن الغسل یوم الجمعة والغسل من الحجامة والغسل فی العیدین قال ان اغتسلت فحسن وان ترکت

فليس عليك فقلت له الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من راح الى الجمعة فليغتسل قال بلى ولكن
ليس من الامور الواجبة وانما هو كقوله تعالى واشهدوا اذا تبايعتم فمن اشهد فقد احسن ومن
ترك فليس عليه وكقوله تعالى فاذا قضيت الصلاة فانتشروا فى الارض فمن انتشر فلا باس ومن
جلس فلا باس رواه الامام محمد فى الموطا وعن[11] عطاء بن ابى رباح قال كنا جلوسا عند عبد الله
بن عباس فحضرت الصلاة اى الجمعة فدعا بوضوء فتوضأ فقال له بعض اصحابه الا تغتسل قال اليوم يوم
بارد فتوضأ رواه الامام محمد فى الموطا وعن[12] عبد الله بن ابى قتادة عن ابيه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة لم يزل طاهرا الى الجمعة الاخرى رواه ابن حبان فى صحيحه وعن[13] ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم الجمعة فاغتسل الرجل وغسل راسه ثم تطيب من اطيب
طيبه ولبس من صالح ثيابه ثم خرج الى الصلاة ولم يفرق بين اثنين ثم استمع الامام غفر له من الجمعة
الى الجمعة وزيادة ثلثة ايام رواه ابن خزيمة وعن[14] ابى ايوب الانصارى قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول من اغتسل يوم الجمعة ومس من طيب ان كان عنده ولبس من احسن ثيابه ثم خرج حتى
ياتى المسجد فيركع ما بدا له ولم يؤذ احدا ثم انصت حتى يصلى كان كفارة لما بينها وبين الجمعة الاخرى
رواه الامام احمد والطبرانى وابن خزيمة وعن[15] ابى الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من اغتسل يوم الجمعة ثم لبس من احسن ثيابه ومس طيبا ان كان عنده ثم مشى الى الجمعة وعليه السكينة
ولم يتخط احدا ولم يؤذه ثم ركع ما قضى له ثم انتظر حتى ينصرف الامام غفر له ما بين الجمعتين رواه الامام
احمد والطبرانى وعن[16] عطاء الخراسانى قال كان نبيشة الهذلى يحدث عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم انه قال ان المسلم اذا اغتسل يوم الجمعة ثم اقبل الى المسجد لا يؤذى احدا فان لم يجد الامام
خرج صلى ما بدا له وان وجد الامام قد خرج جلس فاستمع وانصت حتى يقضى الامام جمعته ان لم
يغفر له فى جمعته تلك ذنوبه كلها ان تكون كفارة للجمعة التى تليها رواه الامام احمد وعن[17] امير المؤمنين
ابى بكر الصديق رضى الله عنه وعمران بن حصين قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم
الجمعة كفرت عنه ذنوبه وخطاياه فاذا اخذ فى المشى كتب له بكل خطوة عشرون حسنة رواه الطبرانى
فى الكبير والاوسط وعن[18] عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل
واغتسل ودنى واقترب واستمع كان له بكل خطوة يخطوها قيام سنة وصيامها رواه الامام احمد وعن[19]
اوس بن اوس الثقفى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من غسل واغتسل وبكر وابتكر
ومشى ولم يركب ودنا من الامام فاستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها رواه

الامام احمد وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وابن خزيمة وابن حبان والحاكم وعن عكرمة
قال سئل ابن عباس عن الغسل يوم الجمعة اواجب هو قال لا ولكنه طهور وخير لمن اغتسل فحسن ومن لم يغتسل
فليس بواجب وساخبركم كيف بدء كان. الناس مجهودين يلبسون الصوف ويعملون على ظهورهم وكان المسجد
ضيقا مقارب السقف انما هو عريش فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم حار وقد عرق الناس
في ذلك الصوف حتى ثارت رياح حتى اذى بعضهم بعضا فوجد النبي صلى الله عليه وسلم تلك الرياح
فقال يا ايها الناس اذا كان هذا اليوم فاغتسلوا وليمس احدكم امثل ما يجد من دهنه وطيبه قال
ابن عباس ثم جاء الله بخير ولبسوا غير الصوف وكفوا العمل ووسع مسجدهم رواه ابو داود والطحاوي وعن
عمرة انها سمعت عائشة تقول كان الناس عمال انفسهم فيروحون بهيئتهم فقال لو اغتسلتم رواه الطحاوي
وعن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت وقد ادى الفرض
ومن اغتسل فالغسل افضل رواه الطحاوي **باب غسل العيدين** عن ابن عباس قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يغتسل يوم الفطر ويوم الاضحى رواه ابن ماجة وعن عروة ابن الزبير انه
اغتسل للعيد وقال انه السنة رواه البيهقي وعن يزيد بن ابي عبيد مولى سلمة بن الاكوع عن سلمة
بن الاكوع انه كان يغتسل يوم العيد رواه الامام الشافعي **باب غسل يوم عرفة** عن زاذان
قال سألت امير المؤمنين عليا عن الغسل فقال اغتسل اذا شئت فقلت انما اسالك عن الغسل
الذي هو الغسل قال يوم الجمعة ويوم عرفة ويوم الفطر ويوم الاضحى رواه الطحاوي وعن
الفاكه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل يوم الجمعة ويوم الفطر ويوم النحر ويوم عرفة رواه
الامام احمد في مسنده والطبراني في الكبير وابن ماجة وعن جعفر بن محمد عن ابيه ان عليا كان يغتسل يوم
العيدين ويوم عرفة واذا اراد ان يحرم رواه الامام الشافعي **باب الغسل للاحرام** عن زيد بن
ثابت عن ابيه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم تجرد لاهلاله واغتسل رواه الترمذي والدارمي
في سننه والدارقطني والعقيلي وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
اذا خرج مكة اغتسل حين يريد ان يحرم رواه الطبراني في الاوسط وعن ابن عباس قال اغتسل
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لبس ثيابه فلما اتى ذا الحليفة صلى ركعتين ثم قعد على بعيره فلما استوى
محرما بالحج رواه الحاكم في المستدرك وعن ابن عمر قال من السنة ان يغتسل اذا اراد ان يحرم رواه
ابن ابي شيبة في مصنفه والبزار في مسنده والدارقطني في سننه والحاكم في المستدرك والنسائي

باب من غسل الميت عن ام المومنين الصديقة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة ویوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل المیت رواه ابوداود وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من غسل المیت فلیغتسل رواه الامام احمد وابوداود والترمذی وابن ماجة **باب من اراد ان یعود فی الجماع** عن ابی رافع ان رسول الله صلی الله علیه وسلم طاف ذات یوم علی نسائه یغتسل عند هذه وعند هذه فقلت یا رسول الله الا تجعله غسلا واحدا قال هذا ازکی واطیب واطهر رواه ابوداود

ابواب ما یجوز للجنب

باب مجالسة الجنب ومصافحته عن الامام الاعظم عن ابرهیم عن رجل عن حذیفة ان النبی صلی الله علیه وسلم مد یده الیه فدفعها عنه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم مالك فقال انی جنب یا رسول الله فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ارنا یدك فان المومن لا ینجس رواه ابومحمد البخاری الحارثی فی مسنده بهذا اللفظ وعن ابی هریرة قال لقینی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معه حتی قعد فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال این کنت یا ابا هریرة فقلت له فقال سبحان الله ان المومن لا ینجس هذا لفظ البخاری ومسلم معناه وزاد بعد قوله فقلت له لقد لقیتنی وانا جنب فکرهت ان اجالسك حتی اغتسل وکذا البخاری فی روایة اخری ورواه ابوداود والترمذی والطحاوی والنسائی وابن ماجة عن ابی بکر بن ابی شیبة وقال الترمذی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وعن حذیفة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا لقی الرجل من اصحابه ماسحه ودعا له قال فرأیته یوما بکرة فحدت عنه ثم اتیته حین ارتفع النهار فقال انی رأیتك فحدت عنی فقلت انی کنت جنبا فخشیت ان تمسنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المسلم لا ینجس رواه النسائی وعن عبدالله ان النبی صلی الله علیه وسلم لقیه وهو جنب فاهوی الی فقلت انی جنب فقال ان المسلم لا ینجس رواه النسائی وعن حذیفة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لقیه وهو جنب فحاد عنه فاغتسل ثم جاء فقال کنت جنبا قال ان المسلم لا ینجس رواه مسلم **باب اکل الجنب** عن ام المومنین عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام توضأ وضوءه للصلاة رواه مسلم والنسائی والطحاوی وابن ابی شیبة وسعید بن منصور وعنها اذا اراد ان یاکل وهو جنب غسل یدیه رواه ابوداود وعنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اراد ان

يأكل او ينام توضأ تعني وهو جنب رواه ابو داود وعن عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للجنب اذا اكل او شرب او نام ان يتوضأ رواه ابو داود والطحاوي وابن ابي شيبة وزاد وضوءه للصلاة وقال علي بن ابي طالب وابن عمر وعبد الله بن عمرو الجنب اذا اراد ان يأكل توضأ ذكره ابو داود وعن ابن عمر قال اذا اجنب الرجل واراد ان يأكل او يشرب او ينام غسل كفيه ومضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعيه وغسل فرجه ولم يغسل قدميه رواه الطحاوي وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يأكل او يشرب وهو جنب غسل يديه وتمضمض ثم شرب او اكل رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور وعنها قالت اذا اصاب الرجل جنابة واراد ان ينام او يخرج او يأكل او يشرب يغسل فرجه ويتوضأ وضوءه رواه ابن جرير وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة واذا اراد ان يأكل غسل يديه ثم اكل رواه النسائي وسعيد بن منصور وابن ابي شيبة وعن عبد الله بن عمر ان عمر قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم هل ينام احدنا او يطعم وهو جنب قال نعم يتوضأ وضوءه للصلاة رواه عبد الرزاق وعن عبيد الله بن مالك قال اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال استر علي حتى اغتسل فقلت له اكنت جنبا يا رسول الله فقال نعم فاخبرت بذلك عمر بن الخطاب فجاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان هذا زعم انك اكلت وانت جنب قال نعم اذا توضأت وانا جنب اكلت وشربت ولا اصلي رواه الديلمي

باب نوم الجنب

عن الامام الاعظم عن ابي اسحق السبيعي عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيب من اهله من اول الليل فينام ولا يصيب ماء فاذا استيقظ من اخر الليل عاد واغتسل رواه ابو محمد البخاري في مسنده والامام محمد وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة رواه الامام ابو محمد البخاري والدارمي والنسائي وابن ماجه ورواه البخاري وزاد غسل ومسلم وزاد فرجه قبل ان ينام وعن ابي سلمة قال سألت عائشة اكان النبي صلى الله عليه وسلم يرقد وهو جنب قالت نعم ويتوضأ رواه البخاري وعن ابن عمر قال استفتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم اينام احدنا وهو جنب قال نعم اذا توضأ رواه البخاري وعن عبد الله بن عمر انه قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم رواه الامام مالك والامام محمد في الموطا والبخاري ومسلم والنسائي وابو داود وعن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها كانت تقول اذا اصاب

احدكم المرأة ثم اراد ان ينام قبل ان يغتسل فلا ينم حتى يتوضأ وضوءه للصلاة رواه مالك وعن
نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا اراد ان ينام او يطعم وهو جنب غسل وجهه ويديه الى المرفقين ومسح
براسه ثم طعم او نام رواه مالك وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه
وسلم اذا كان جنبا فاراد ان ياكل او ينام توضأ وضوءه للصلاة رواه البخاري ومسلم وعن ابن عمر
ان عمر بن الخطاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ايرقد احدنا وهو جنب قال نعم اذا توضأ احدكم
فليرقد وهو جنب رواه البخاري ومسلم والنسائي والدارمي وابن ماجه والترمذي وقال حديث عمر احسن
شيء في هذا الباب واصح وعنه ان عمر استفتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال هل ينام احدنا وهو جنب
قال نعم ليتوضأ ثم لينم حتى يغتسل اذا شاء رواه مسلم وعن ام المؤمنين الصديقة قالت كان النبي صلى الله
عليه وسلم ينام وهو جنب ولا يمس ماء رواه الترمذي وعنها قالت ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان كانت له الى اهله حاجة قضاها ثم ينام كهيئته لا يمس ماء رواه ابن ماجه والطحاوي
وسعيد بن منصور وعبد الرزاق وابن ابي شيبة وابن جرير وعنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة رواه الحاكم وسعيد بن منصور وابن ابي شيبة
وعن شداد بن اوس الصحابي قال اذا اجنب احدكم من الليل ثم اراد ان ينام فليتوضأ فانه
نصف غسل الجنابة رواه ابن ابي شيبة وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها انه صلى الله
عليه وسلم كان اذا اجنب فاراد ان ينام توضأ او تيمم رواه البيهقي وعن ابي سعيد الخدري انه كان
تصيبه الجنابة بالليل فيريد ان ينام فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ ثم ينام
رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم ان من كانت به جنابة فلا يرقد
حتى يتوضأ وضوءه للصلاة رواه سعيد بن منصور وعن يحيى بن يعمر قال سألت عائشة
هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام وهو جنب قالت ربما اغتسل قبل ان ينام وربما نام قبل
ان يغتسل ولكنه يتوضأ رواه عبد الرزاق وعن غضيف بن الحارث قال قلت لعائشة ارايت
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من الجنابة في اول الليل او في آخره قالت ربما اغتسل في
اول الليل وربما اغتسل في آخره قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في الامر سعة رواه ابو داود وابن ابي
شيبة وسعيد بن منصور والحاكم في المستدرك وعن علي المرتضى كرم الله وجهه قال اذا اجنب الرجل
فاراد ان ينام او يطعم فليتوضأ وضوءه للصلاة رواه النسائي وعن عبد الله بن ابي قيس قال سألت ٩٢٩
عائشة قلت كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع في الجنابة اكان يغتسل قبل ان ينام او ينام

قبل ان يغتسل قالت كل ذلك قد كان يفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام قلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة رواه مسلم **وعن** غضيف بن الحارث قال سألت عائشة عن غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجنابة فقالت ربما اغتسل قبل ان ينام وربما نام قبل ان يغتسل رواه الحاكم في المستدرك

باب عود الجنب قبل مس الماء **عن** الامام الاعظم عن ابي اسحاق عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيب من اهله من اول الليل فينام ولا يصيب ماء فان استيقظ من آخر الليل اعاد واغتسل رواه ابو محمد البخاري في مسنده والامام محمد في الموطا **وعن** انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف على نسائه في غسل واحد رواه ابو داود والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي حديث حسن صحيح **وعن** ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يجامع ثم يعود ولا يتوضأ رواه الطحاوي **وعن** الحسن انه كان لا يرى بأسا ان يجامع الرجل امرأته ثم يعود قبل ان يتوضأ رواه ابن ابي شيبة **وعن** ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه قال ذكرته لعائشة فقالت يرحم الله ابا عبد الرحمن كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيطوف على نسائه ثم يصبح محرما ينضخ طيبا رواه البخاري ومسلم والنسائي **وعن** انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدور على نسائه في الساعة الواحدة من الليل والنهار وهن احدى عشرة قلت لانس اوكان يطيقه قال كنا نتحدث انه اعطي قوة ثلاثين رواه البخاري والنسائي وابن ماجة نحوه والدارمي ولفظه على نسائه في ليلة واحدة **وعن** ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطوف على نسائه بغسل واحد رواه مسلم

باب عود الجنب بعد الوضوء **عن** محارب بن دثار قال سمعت ابن عمر يقول اذا اراد ان يعود توضأ رواه ابن ابي شيبة **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان يعود فليتوضأ بينهما وضوءا رواه مسلم والنسائي وابن ماجة وابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح **وعن** ابن عمر قال الجنب اذا اراد ان يطعم او ينام او يعود فليتوضأ رواه سعيد بن منصور

باب عود الجنب بعد الغسل **وعن** ابي رافع ان النبي صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه وعند هذه قال [redacted] يا رسول الله الا تجعله غسلا واحدا قال هذا ازكى واطيب رواه احمد وابو داود والنسائي وابن ماجة

ابواب ما لا يجوز للجنب واخته

باب قراءة القرآن ١ عن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم انه قال اربعة لا يقرئون القرآن الاٰية ونحوها الجنب والذى على الغائط والذى يجامع وفى الحمام رواه الامام محمد فى كتاب الآثار والدارمى ٢ وعن عبد الله بن سلمة قال دخلت على على المرتضى كرم الله وجهه انا ورجلان رجل منا ورجل من بنى اسد احسب فبعثهما على بعثا وقال انكما علجان فعالجا عن دينكما ثم قام فدخل المخرج ثم خرج فدعا بماء فاخذ منه حفنة فتمسح بها ثم جعل يقرء القرآن فانكروا ذلك فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجئ من الخلاء فيقرؤنا القرآن ويأكل معنا اللحم ولم يكن يحجبه او يحجزه عن القرآن شئ ليس الجنابة رواه ابوداود والترمذى والنسائى وابن ماجة والطحاوى والحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ٣ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقرء الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن رواه الترمذى وابن ماجة والدارقطنى ٤ وعن جابر قال لا يقرء الحائض ولا الجنب ولا النفساء القرآن رواه الدارقطنى وابن عدى فى الكامل ٥ وعن عبد الله بن سلمة عن على قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء القرآن على كل حال الا الجنابة رواه النسائى والترمذى وقال حديث حسن صحيح ٦ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقرء القرآن الجنب ولا الحائض رواه ابن ماجة ٧ وعن سفيان قال بلغنى عن ابرهيم وسعيد بن جبير انهما قالا لا يقرء الجنب والحائض اية تامة يقرأن الحرف رواه الدارمى ٨ وعن عامر الجنب والحائض لا يقرأن القرآن رواه الدارمى ٩ وعن ابراهيم قال كان عمر يكره او ينهى ان يقرء الجنب والحائض قال شعبة وجدت فى الكتاب والحائض رواه الدارمى ١٠ وعن ابى الغريف الهمدانى قال كنا مع على فى الرحبة فخرج الى اقصى الرحبة فوالله ما ادرى ابولا احدث او غائطا ثم جاء فدعا بكوز من ماء فغسل كفيه ثم قبضهما اليه ثم قرأ صدرا من القرآن ثم قال اقرء والقرآن ما لم يصب احدكم جنابة فان اصابته جنابة فلا ولا حرفا واحدا هو صحيح عن على رواه الدارقطنى ١١ وعن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا على انى ارضى لك ما ارضى لنفسى واكره لك ما اكره لنفسى لا تقرء القرآن وانت جنب ولا انت راكع ولا انت ساجد ولا تصل وانت عاقص شعرك ولا تدبح تدبيح الحمار رواه الدارقطنى ١٢ وعن عبد الله الغافقى انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعمر بن الخطاب اذا توضأت وانا جنب اكلت وشربت ولا اصلى ولا اقرأ حتى اغتسل رواه الدارقطنى ١٣ وعن عبد الله بن رواحة ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نهى

ان يقرأ احدنا القرآن وهو جنب رواه الدارقطني وعن[14] عكرمة قال كان ابن رواحة مضطجعا الى جنب
امرأته فقام الى جارية له في ناحية الحجرة فوقع عليها وفزعت امرأته فلم تجده في مضجعه فقامت
وخرجت فرأته على جاريته فرجعت الى البيت فأخذت الشفرة ثم خرجت وفرغ فقام فلقيها تحمل
الشفرة فقال مهيم فقالت مهيم لو ادركتك حيث رأيتك لوجأت بين كتفيك بهذه الشفرة
قال واين رأيتني قالت رأيتك على الجارية فقال ما رأيتني وقد نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان يقرأ احدنا القرآن وهو جنب قالت فاقرأ فقال ؎ اتانا رسول الله يتلو كتابه كما
لاح مشهور من الفجر ساطع ؎ اتى بالهدى بعد العمى فقلوبنا ؎ به موقنات ان ما قال واقع ؎
يبيت يجافي جنبه عن فراشه اذا استثقلت بالمشركين المضاجع ؎ فقالت امنت بالله وكذبت
بصري ثم غدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فضحك حتى رأيت نواجذه صلى الله
عليه وسلم رواه الدارقطني وعن[15] ابن عباس قال دخل عبد الله بن رواحة فذكر نحوه وقال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يقرأ احدنا القرآن وهو جنب رواه الدارقطني **باب**
دخول المسجد عن[1] ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وجهوا هذه البيوت عن المسجد فاني لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواه ابو داود وابن ماجة و
البخاري في تاريخه الكبير وعن[2] ابي هريرة قال اقيمت الصلاة وعدلت الصفوف قياما فخرج
الينا رسول الله صلى الله عليه فلما قام في مصلاه ذكر انه جنب فقال لنا مكانكم ثم رجع
فاغتسل ثم خرج الينا وراسه يقطر فكبر وصلينا معه رواه البخاري ومسلم وابو داود والنسائي
وعن[3] ابي بكرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل في صلاة الفجر فاومأ بيده ان مكانكم
ثم جاء وراسه يقطر فصلى بهم رواه ابو داود **باب الطواف** عن[1] جابر بن عبد الله قال
كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلبينا بالحج وقدمنا مكة الى ان قال وكانت عائشة قدمت
مكة وهي حائض فامرها النبي صلى الله عليه وسلم ان تنسك المناسك كلها غير انها لا تطوف
ولا تصلي حتى تطهر رواه البخاري وعن[2] ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت خرجنا مع النبي
صلى الله عليه وسلم لا نذكر الا الحج فلما جئنا سرف طمثت فدخل علي النبي صلى الله عليه
وسلم وانا ابكي فقال ما يبكيك قال لوددت والله اني لم احج العام قال لعلك نفست قلت نعم
قال فان ذلك شئ كتبه الله على بنات ادم فافعلي ما يفعل الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت
حتى تطهري رواه البخاري وعنها[3] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر صفية بنت حيي فقيل

انها قد حاضت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلها حابستنا فقالوا يا رسول الله انها قد افاضت
فقال فلا اذاً رواه ابوداود **باب** دخول الملئكة عليهم والتقرب منهم **عن** على المرتضى كرم الله
وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخل الملئكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا
جنب رواه ابوداود والنسائى **وعن** عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلثة لا تقربهم الملئكة جيفة الكافر والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان يتوضأ رواه ابوداود **وعن**
ضمام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الملئكة لا تحضر جنازة الكافر بخير ولا
جنبا حتى يغتسل او يتوضأ وضوءه للصلاة ولا متضمخا بصفرة رواه عبد الرزاق والطبرانى فى الكبير۔

بسم الله الرحمن الرحيم | **كتاب المياه** | نحمده ونصلى على رسوله الكريم

ابواب المياه التى تجوز بها الطهارة

باب ماء نبع من اصابعه صلى الله عليه وسلم **عن** انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه
وسلم كان فى بعض مخارجه ومعه ناس من اصحابه فحضرت الصلاة فلم يجد القوم ما يتوضؤن به فقالوا
يا رسول الله ما نجد ما نتوضأ به فانطلق رجل من القوم فجاء بقدح ماء يسير فتوضأ رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثم مد اصابعه على القدح فتوضؤا كلهم حتى بلغوا ما يريدون قال انس كانوا قريبا من
سبعين رواه الطبرانى فى الصغير **وعنه** قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وحانت صلاة العصر
والتمس الناس الوضوء فلم يجدوا فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلى
الله عليه وسلم يده فى ذلك الاناء وامر الناس ان يتوضؤا منه قال فرأيت الماء ينبع من تحت اصابعه
فتوضأ الناس حتى توضؤا من عند آخرهم رواه الترمذى وقال حديث انس حسن صحيح **وعن** عبد الله
قال انكم تعدون الآيات عذابا وانا كنا نعدها على رسول الله صلى الله عليه وسلم بركة لقد كنا ناكل
الطعام مع النبى صلى الله عليه وسلم ونحن نسمع تسبيح الطعام قال واتى النبى صلى الله عليه وسلم
باناء فوضع يده فيه فجعل الماء ينبع من بين اصابعه فقال النبى صلى الله عليه وسلم حى على الوضوء المبارك والبركة من السماء
حتى توضأنا كلنا رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن صحيح **وعن** جابر قال عطش الناس يوم الحديبية فاتوا رسول الله
صلى الله عليه وسلم وبين يديه ركوة وقالوا ليس عندنا ماء نتوضأ به ولا نشرب الا ما فى ركوتك فوضع صلى الله عليه وسلم يده
فى الركوة فجعل الماء يفور من بين اصابعه كامثال العيون فتوضأنا وشربنا قيل لجابر كم كنتم يومئذ قال لو كنا مائة الف

لكفانا كنا خمس عشرة مائة رواه البخاري ومسلم وعن انس قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم
في غزوة تبوك فقال المسلمون يا رسول الله عطشت دوابنا وابلنا فقال هل من فضلة ماء
فجاء رجل في شن بشيء فقال هاتوا صحفة فصب الماء ثم وضع راحته في الماء قال فرأيتها تخلل
عيونا بين اصابعه قال فسقينا ابلنا ودوابنا وتزودنا فقال اكتفيتم فقالوا نعم اكتفينا يا نبي الله رواه ابو يعلى والطبراني
والضياء والبزار وابن شاهين وعن جابر قال اشتكى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليه العطش فدعا بعس فصب فيه شيئا من الماء ووضع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يده فيه ثم قال استقوا فاستقى الناس قال فكنت ارى العيون تخرج من بين اصابعه صلى الله عليه وسلم رواه الامام احمد
تخرج من بين اصابعه صلى الله عليه وسلم رواه الامام احمد **باب** ماء السماء قال تعالى و
انزلنا من السماء ماء طهورا وقال تعالى وينزل عليكم من السماء ماء ليطهركم به ويذهب عنكم رجز
الشيطان عن ابن عباس ان المشركين غلبوا المسلمين يوم بدر في اول امرهم على الماء فظمئ المسلمون
وصلوا مجنبين محدثين وكانت بينهم رمال فالقى الشيطان في قلوبهم الحزن وقال اتزعمون ان
فيكم نبيا وانكم اولياء الله وتصلون مجنبين محدثين فانزل الله من السماء ماء فسال عليهم وادي
ماء فشرب المسلمون وتطهروا رواه ابن المنذر وابو الشيخ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من على الوضوء بالبارد من ماء السماء رواه الترمذي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من على الطهور والبركة من الله رواه النسائي وعن كميل قال رأيت عليا يخوض المطر ثم دخل المسجد
فصلى لم يغسل رجليه رواه سعيد بن منصور **باب** ماء البحر عن ابي هريرة قال سأل رجل
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول انا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان
توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماؤه الحل
ميتته رواه الامام الشافعي والامام محمد في الموطا عن الامام مالك وابو داؤد والترمذي و
النسائي وابن ماجة وابن خزيمة وابن حبان وابن الجارود والحاكم في المستدرك والدارقطني و
البيهقي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعنه اتى رجال من بني مدلج الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله انا اصحاب هذا البحر نعالج الصيد على رمث فنعزب فيه
الليلة والليلتين والثلث والاربع ونحمل معنا من العذب لشفاهنا فان نحن توضأنا به خشينا
على انفسنا وان نحن آثرنا بانفسنا وتوضأنا من البحر وجدنا في انفسنا من ذلك فخشينا ان لا يكون
طهورا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم توضؤا منه فانه الطاهر ماؤه الحلال ميتته رواه
الدارمي وعن جابر قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن ماء البحر فقال هو الطهور ماؤه الحل
ميتته رواه ابن ماجة وابن حبان والحاكم في المستدرك والدارقطني والامام احمد في مسنده وابو نعيم

فى الحلية وعن[٤] على المرتضى نحوه رواه الدارقطنى والحاكم فى المستدرك وعن[٥] انس عن النبى صلى الله
عليه وسلم فى ماء البحر قال الحلال ميتة الطهور ماءه رواه الدارقطنى فى سننه وعبد الرزاق
فى مصنفه وعن[٦] ابن عباس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ماء البحر فقال ماء البحر
طهور رواه الدارقطنى والحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم وعن[٧] عمرو بن
شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ميتة البحر حلال وماءه طهور
رواه الدارقطنى والحاكم وعن[٨] امير المومنين ابى بكر الصديق رضى الله عنه ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم سئل عن ماء البحر فقال هو الطهور ماءه الحل ميتته رواه الدارقطنى وابن حبان
وعن[٩] ابى الطفيل عامر بن واثلة ان ابا بكر الصديق رضى الله عنه سئل عن ماء
البحر فقال هو الطهور ماءه الحل ميتته رواه الدارقطنى وابن مردويه وعن[١٠] ابى هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لم يطهره ماء البحر فلا طهره الله رواه الدارقطنى والبيهقى وعن[١١] ابن
عباس قال لقد ذكر لى ان رجالا يغتسلون من البحر بحرا لا خضر ثم يقولون ان علينا الغسل من ماء غيره
ومن لم يطهره ماء البحر فلا طهره الله رواه الدارقطنى وعن[١٢] الفراسى قال كنت اصيد فى البحر على
ارماث وكنت احمل قربة لى فيها ماء فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقصصت عليه
القصة فقال هو الطهور ماءه الحل ميتته رواه ابن عبد البر فى التمهيد وعن[١٣] ابن الفراسى
قال كنت اصيد وكانت لى قربة اجعل فيها ماء وانى توضأت من ماء البحر فذكرت ذلك لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال هو الطهور ماءه الحل ميتته رواه ابن ماجة وعن[١٤] ايوب بن ابى
يزيد المدنى قال حدثنى رجل من الصيادين الذين يكونون بالبحار كان من اهل المدينة يوم توفى
من البحار فوجد حبا منثورا فجعل عمر يلتقطه حتى جمع منه مدا او قريبا من مد ثم قال الا ارى تضيع
مثل هذا وهذا قوت رجل مسلم حتى الليل قال فقلت له يا امير المومنين لو ركبت تنظر كيف
نصطاد فركب معهم فجعلوا يصطادون فقال عمر بالله ان رأيت كاليوم كسبا اطيب او قال احل
قال ثم صنعنا له طعاما فقلت يا امير المومنين ان شئت سقيناك لبنا وان شئت ماء فان
اللبن اليسر عندنا من الماء انا نستعذب من مكان كذا وكذا فطعم ثم دعا بالذى اراد فقلنا يا
امير المومنين انا نخرج الى همنا فنتزود من الماء يشغلنا ثم نتوضأ من ماء البحر فقال سبحن الله
واى ماء اطيب من ماء البحر رواه عبد الرزاق وعن[١٥] امير المومنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه
قال اغتسلوا من ماء البحر فانه مبارك رواه ابن ابى شيبة وابن عبد الحكم فى فتوح مصر والبيهقى

وعن عكرمة ان عمر سُئل عن الوضوء من ماء البحر فقال سبحان الله فاى ماء اطهر من ماء البحر رواه
عبد الرزاق وابن ابى شيبة **باب** ماء الثلج عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا افتتح الصلاة سكت هنيهة فقلت بابى انت وامى يا رسول الله ما تقول فى سكوتك بين التكبير
والقراءة قال اقول اللهم باعد بينى وبين خطاياى كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقنى من
خطاياى كما ينقى الثوب الابيض من الدنس اللهم اغسلنى من خطاياى بالثلج والماء والبرد
رواه النسائى وعن ام المومنين عائشة رضى الله عنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم يقول
اللهم اغسل خطاياى بماء الثلج والبرد ونق قلبى من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس
رواه النسائى **باب** ماء البرد عن جبير بن نفير قال شهدت عوف بن مالك يقول سمعت النبى
صلى الله عليه وسلم يصلى على ميت فسمعت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه
واعف عنه واكرم نزله واوسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب
الابيض من الدنس رواه النسائى **باب** ماء البحر عن ابن عباس قال بحران لا يضرك من ايهما
توضأت ماء البحر وماء الفرات رواه ابن ابى شيبة **باب** الماء الجارى وما فى حكمه عن ابى سعيد الخدرى قال
قيل يا رسول الله انتوضأ من بئر بضاعة وهى بئر يلقى فيه الحيض ولحوم الكلاب والنتن فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الماء طهور لا ينجسه شئ رواه الامام الشافعى واحمد والترمذى وابو داود
والنسائى وابن ابى شيبة والدارقطنى والحاكم والبيهقى والطحاوى وقال الترمذى هذا حديث حسن
وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقال له انه يستقى لك من بئر بضاعة
وهو بئر يلقى فيها لحوم الكلاب والمحائض وعذر الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الماء طهور لا ينجسه شئ رواه ابو داود والدارقطنى والطحاوى وقال ابو داود سمعت قتيبة
بن سعيد قال سألت قيم بئر بضاعة عن عمقها قال اكثر ما يكون فيها الماء الى العانة قلت فاذا
نقص قال دون العورة قال ابو داود وقدرت انا بئر بضاعة بردائى مددته عليها ثم ذرعته
فاذا عرضها ستة اذرع وسألت الذى فتح لى باب البستان فادخلنى فيه هل غير بناؤها عما
كانت عليه قال لا ورأيت فيها ماء متغير اللون وعنه قال انتهيت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو يتوضأ من بئر بضاعة فقلت يا رسول الله اتتوضأ منها وهى يلقى فيها من لحوم الكلاب والنتن فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم الماء طهور لا ينجسه شئ رواه الطحاوى وعبد الرزاق وعنه قال قيل يا رسول
الله [illegible] بئر بضاعة وهى يلقى فيها الحيض والنتن وقال يوسف والجيف وقالوا ولحوم

الكلاب فقال ان الماء طهور لا ينجسه شئ رواه الدارقطني وعن[٥] ابى المهزم قال سألنا ابا هريرة
عن الرجل يمر بالغدير ايبول فيه قال لا فانه يمر به اخوه المسلم فيشرب منه ويتوضأ وان كان جاريا
فليبل فيه ان شاء رواه الطحاوى وعن[١] محمد بن ابى يحيى الاسلمى عن امه قالت دخلنا على سهل بن
سعد فى اربع نسوة فقال لو سقيتكم من بئر بضاعة لكرهتم ذلك وقد سقيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم بيدى منها رواه الطحاوى وقال كانت بئر بضاعة طريقا للماء الى البساتين فكان
الماء لا يستقر فيها فكان حكم مائها كحكم ماء الانهار وهكذا نقول فى كل موضع كان على الصفة
وقعت فى مائه نجاسة فلا ينجس ماؤه الا ان يغلب على طعمه او لونه او ريحه او يعلم ان الماء
الذى يوخذ منها فان علم ذلك كان نجسا وان لم يعلم ذلك كان طاهرا وقد حكى هذا القول الذى
ذكرناه فى بئر بضاعة عن الواقدى حدثنيه ابو جعفر احمد بن ابى عمران عن ابى عبد الله محمد بن شجاع
الثلجى عن الواقدى انها كانت كذلك **باب الوضوء من المطاهر وفضله** عن[١] ابن عمر قلت يا
رسول الله انتوضأ من جر جديد مخمر احب اليك ام من المطاهر قال لا بل من المطاهر ان دين
الله يسر الحنيفية السمحاء قال وكان النبى صلى الله عليه وسلم يبعث الى المطاهر فيؤتى بالماء فيشربه
يرجو بركة ايدى المسلمين رواه الطبرانى فى الاوسط **باب الحوض الكبير** عن[١] ابن عمر قال سئل
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الماء يكون فى الفلاة من الارض وما ينوبه من الدواب والسباع
فقال اذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث رواه الامام احمد وابو داود والترمذى والنسائى والدارمى
والدارقطنى والحاكم وقال هكذا رواه الشافعى والحاكم فى المستدرك والطحاوى وابن ماجة
وسعيد بن منصور وفى آخرى لابى داود لا ينجس وعنه[٢] رضى الله عنه قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو يسأل عن الماء بالفلاة من الارض وما ينوبه من الدواب والسباع
فقال اذا بلغ الماء قلتين لم ينجسه شئ رواه الدارمى وابو داود والطحاوى والحاكم فى المستدرك
وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين وقد احتجا جميعا بجميع رواته ولم يخرجاه وعن[٣] عاصم قال
دخلت مع عبيد الله بن عمر بستانا فيه مقرى ماء فيه جلد بعير ميت فتوضأ منه فقلت اتوضأ منه
وفيه جلد بعير ميت فحدثنى عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ الماء قلتين
او ثلاثا لم ينجسه شئ رواه الدارقطنى والحاكم فى المستدرك وعنه[٤] قال كنا فى بستان لنا او لعبيد الله
بن عبد الله بن عمر فحضرت الصلاة فقام عبيد الله الى مقرى فى البستان فجعل يتوضأ منه وفيه جلد بعير
ميت فقلت اتوضأ منه وفيه جلد بعير ميت فقال حدثنى ابى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ الماء قلتين او ثلاثا لم ينجس

رواه الدارقطني والطحاوي وعن مجاهد ان ابن عباس قال اذا كان الماء قلتين فصاعدا لم
ينجسه شئ رواه الدارقطني وعن ابي سعيد قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتينا
على غدير فيه جيفة فتوضأ بعض القوم حتى يجئ النبي صلى الله عليه وسلم فجاء النبي صلى الله
عليه وسلم في اخريات الناس فقال توضؤا واشربوا فان الماء لا ينجسه شئ رواه ابو داود الطيالسي
وعن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بلغ الماء اربعين قلة فانه لا يحمل الخبث
رواه الدارقطني وابن عدي والعقيلي وعن ابن عمرو قال اذا بلغ الماء اربعين قلة لم ينجس. رواه الدارقطني
وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل عن القليب يلقى فيه الجيف ويشرب منه
الكلاب والدواب فقال ما بلغ الماء قلتين فما فوق ذلك لم ينجسه شئ رواه الدارقطني وعن[١٠]
ابن جريج اخبرني احمد ان يحيى بن عقيل اخبره ان يحيى بن يعمر اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال اذا كان الماء قلتين لم يحمل نجسا ولا باسا فقلت ليحيى بن عقيل قلال هجر قال قلال هجر فاظن
ان كل قلة تاخذ فرقين رواه الدارقطني وعن[١١] عبد الله بن عمرو قال اذا كان الماء اربعين قلة لم
ينجسه شئ رواه الدارقطني وعن[١٢] ابي هريرة قال اذا كان الماء قدر اربعين قلة لم يحمل خبثا وفي
رواية اربعين غربا رواه الدارقطني وعن[١٣] ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان الماء قلتين
لا ينجس رواه ابو داود وابن عدي وزاد من قلال هجر **باب** الماء المسخن عن[١] اسلم ان عمر كان يتوضأ
بالماء المسخن رواه سعيد بن منصور وعنه[٢] ان عمر كان يتوضأ بالحميم ويغتسل به رواه سعيد بن
منصور وعنه[٣] ان عمر بن الخطاب كان يسخن له ماء في قمقمة ويغتسل به رواه الدارقطني و
البيهقي وعن[٤] سلمة بن الاكوع انه كان يسخن له الماء فيتوضأ رواه الطبراني في الكبير وابن
ابي شيبة وعن[٥] زيد بن اسلم عن ابيه ان عمر كان له قمقمة يسخن فيها الماء رواه ابو بكر
بن ابي شيبة وعنه[٦] عن ابيه ان عمر كان يغتسل بالحميم رواه عبد الرزاق وعلقه البخاري وعن[٧]
ابن عمر انه كان يتوضأ بالماء الحميم رواه عبد الرزاق وعن[٨] ابي سلمة قال قال ابن عباس انا
نتوضأ بالحميم وقد اغلي على النار رواه ابن ابي شيبة وعن[٩] مجاهد قال لا باس ان يغتسل بالحميم و
يتوضأ منه رواه عبد الرزاق وعن[١٠] الاسلع بن شريك قال كنت ارحل ناقة النبي صلى الله
عليه وسلم فاصابتني جنابة في ليلة باردة واراد رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحلة
فكرهت ان ارحل ناقته وانا جنب وخشيت ان اغتسل بالماء البارد فاموت او امرض فامرت
رجلا من الانصار فرحلها ووضعت احجارا فاسخنت ماء فاغتسلت ثم لحقت رسول الله

عليه وسلم واصحابه فقال يا اسلع مالي ارى راحلتك تغيرت فقلت يا رسول الله لم ارحلها رحلها رجل من الانصار قال ولم قلت اصابتني جنابة فخشيت على نفسي فامرته فرحلها ووضعت احجارا فاسخنت ماء فاغتسلت به فانزل الله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تقربوا الصلاة وانتم سكارى (الى قوله) عفوا غفورا رواه الطبراني

باب فضل المرأة **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم في جفنة فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ليغتسل منها او ليتوضأ فقالت يا رسول الله اني كنت جنبا فقال ان الماء لا يجنب رواه الترمذي وابو بكر بن ابي شيبة **وعنه** ان امرأة من نساء النبي صلى الله عليه وسلم استحمت من جنابة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فتوضأ من فضلها فقالت اني اغتسلت منه فقال ان الماء لا ينجسه شيء رواه عبد الرزاق **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بفضل ميمونة رواه عبد الرزاق والدار قطني۔ **وعنه** قال لا باس بفضل المرأة حائضا كانت او غير حائض رواه عبد الرزاق **وعنه** ان امرأة من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اغتسلت من جنابة فتوضأ النبي صلى الله عليه وسلم او اغتسل من فضلها رواه الحاكم في المستدرك **وعنه** قال اراد النبي صلى الله عليه ان يتوضأ من اناء فقالت امرأة من نسائه يا رسول الله اني قد توضأت من هذا فتوضأ النبي صلى الله عليه وسلم وقال الماء لا ينجسه شيء رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح في الطهارة ولم يخرجاه ولا يحفظ له علة **وعنه** عن ميمونة بنت الحارث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اغتسل او قالت توضأ بفضل غسلها من الجنابة رواه ابو داود الطيالسي **وعن** ام المومنين ميمونة رضي الله عنها قالت اجنبت فاغتسلت في جفنة ففضلت فيها فضلة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم يغتسل منه فقلت اني قد اغتسلت منه فقال الماء ليس عليه جنابة فاغتسل منه رواه الدار قطني **باب** ماء مات فيه ما لا دم له **عن** سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا سلمان كل طعام وشراب وقعت فيه دابة ليس لها دم فماتت فيه فهو حلال اكله وشربه ووضوءه رواه الدار قطني وابن عدي **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقع الذباب في اناء احدكم فليغمسه ثم لينزعه فان في احد جناحيه داء وفي الاخر شفاء رواه البخاري ورواه النسائي وابن ماجه وابن حبان والامام احمد عن ابي سعيد نحوه **وعن** مغيرة عن ابراهيم انه كان يقول كل نفس سائلة لا يتوضأ منها ولكن رخص في الخنفساء والعقرب والجراد والجدجد اذا وقعن في الماء فلا باس به قال شعبة واظنه قد ذكر الوزغة رواه الدار قطني

باب ماء في اسقية المشركين **عن** جابر بن عبد الله قال كنا نغزو مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ارض المشركين فلا نمتنع ان ناكل من انيتهم ونشرب في اسقيتهم رواه ابن ابي شيبة **وعن** عمران ابن

حصين ان النبى صلى الله عليه وسلم دعا باناء فافرغ فيه من افواه مزادتى المرأة المشركة واوكا افواههما واطلق العزالى ونودى فى
الناس ان اسقوا واستقوا رواه البخارى ومسلم مطولا وعن عبدالله بن مليكة قال بكر عمر بن الخطاب الى اجياد ثم رجع
فاستوهب وضوء فلم يجدوا له قالت ام مهزول وهى من البغايا التسع اللواتى كن فى الجاهلية يا
امير المومنين هذا ماء ولكنه فى علبة والعلبة التى لم تدبغ فقال عمر لخالد بن طحيل هى قال نعم قال
هلم فان الله جعل الماء طهورا رواه عبد الرزاق وعن ابى مليكة قال قدم عمر بن الخطاب مكة
فكان يتوضاء باجياد فذهب يوما الى حاجته فلقى طحيل بن رباح اخا بلال بن رباح فقال من انت
قال انا طحيل بن رباح قال بل انت خالد بن رباح فاخذ بيده حتى مضى ثم قال اطلب لى ماء اتوضاء
به فذهب ثم جاء فقال لم اجد الا ماء فى بيت بغى من بغايا الجاهلية قال اذهب فأتنى به فان الماء لا
ينجسه شئ رواه ابن السنى فى الاخوة وعنه قال سالت النبى صلى الله عليه وسلم عن انية المشركين
فقال اغسلوها ثم اطبخوا فيها رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم
يخرجاه وعنه انه سال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله انا بارض المشركين فنحتاج
الى انية فنطبخ فيها فقال اغسلوا بالماء ثم اطبخوا فيها وانتفعوا بها رواه الحاكم فى المستدرك
وقال كلا الاسنادين صحيح على شرط الشيخين **باب** ماء اهل الكتاب عن زيد بن اسلم عن ابيه
قال لما كنا بالشام اتيت عمر بن الخطاب رضى الله عنه بماء فتوضأ منه فقال من اين جئت بهذا
الماء ما رايت ماء عذبا ولا ماء سماء اطيب منه قال قلت جئت به من بيت هذه العجوز
النصرانية فلما توضأ اتاها فقال ايتها العجوز اسلمى تسلمى بعث الله محمدا صلى الله عليه وسلم
بالحق قال فكشفت راسها فاذا مثل الثغامة فقالت عجوز كبيرة وانما اموت الان فقال عمر
رضى الله عنه اللهم اشهد رواه الدارقطنى وابن عساكر وعنه ان عمر رضى الله عنه توضأ من بيت
نصرانية اتاها فقال ايتها العجوز اسلمى تسلمى بعث الله بالحق محمدا صلى الله عليه وسلم فكشف
عن راسها فاذا هى مثل الثغامة فقالت عجوز كبيرة وانا اموت الان فقال عمر رضى الله عنه اللهم اشهد
وعنه انه التمس لعمر وضوء فلم يجده الا عند نصرانية ثم استوهبها ثم جاء الى عمر فاعجبه حسنه فقال عمر من
اين هذا فقال من عند هذه النصرانية فتوضأ ثم دخل عليها فقال اسلمى فكشفت عن راسها فاذا هو كانه ثغامة بيضاء اعتقت
البعد هذه السن رواه عبد الرزاق وعنه انه سال النبى صلى الله عليه وسلم فقال انا بارض عامة اهل كتاب
فكيف نصنع بانيتهم فقال دعوا ما وجدتم منه بدا فان لم تجدوا منها بدا فاغسلوها بالماء ثم اطبخوا رواه الحاكم
فى المستدرك وعنه انه قال يا رسول الله انا بارض اهل الكتاب فنطبخ فى قدورهم ونشرب فى انيتهم قال ان

لم تجدوا غيرها فاخرجوها رواه الحاكم في المستدرك **باب** ما لو خالطه شيء طاهر **عن** ابن عباس قال بينما
رجل واقف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة اذ وقع من راحلته قال ايوب فاوقصته او قال فاقعصته
وقال عمرو فوقصته فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبين ولا تحنطوه
ولا تخمروا راسه قال ايوب فان الله يبعثه يوم القيمة ملبيا وقال عمرو فان الله يبعثه يلبي رواه البخاري ومسلم
وعن ام عطية قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفيت ابنته اغسلنها بماء وسدر رواه
الامام مالك في الموطاء **وعن** قيس بن عاصم انه لما اسلم امره النبي صلى الله عليه وسلم ان يغتسل بماء وسدر
رواه ابو داود والنسائي **وعن** ام هانئ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اغتسل هو وميمونة من اناء
واحد في قصعة فيها اثر العجين رواه النسائي **باب** الوضوء بالنبيذ **عن** عبد الله بن مسعود قال سألني
النبي صلى الله عليه وسلم ما في اداوتك فقلت نبيذ فقال تمرة طيبة وماء طهور قال فتوضأ منه رواه الترمذي
وابو داود **باب** ما في اهاب دبغ **عن** يزيد بن ابي حبيب ان ابا الخير حدثه قال رأيت على ابن وعلة
السبئي فروا فمسسته فقال ما لك تمسه قد سألت عبد الله بن عباس قلت انا نكون بالمغرب ومعنا البربر و
المجوس نؤتى بالكبش قد ذبحوه ونحن لا ناكل ذبائحهم ويأتونا بالسقاء يجعلون فيه الودك فقال ابن
عباس قد سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال دباغه طهوره رواه مسلم **وعن** جعفر
بن ربيعة عن ابي الخير حدثه قال حدثني ابن وعلة السبئي قال سألت عبد الله بن عباس قلت انا نكون
بالمغرب فيأتينا المجوس بالاسقية فيها الماء والودك فقال اشرب فقلت أرأي تراه فقال ابن
عباس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول دباغه طهوره رواه مسلم **وعن**
سلمة بن المحبق ان نبي الله صلى الله عليه وسلم دعا في غزوة تبوك بماء من عند امرأة
فقالت ما عندي ماء الا في قربة لي ميتة فقال أليس قد دبغتها قالت بلى قال فان ذكاتها دباغها
رواه الدارقطني **وعن** الامام الاعظم عن سماك بن حرب البكري عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم مر بشاة ميتة لسودة فقال ما على اهلها لو انتفعوا باهابها قال فسلخوا
جلد تلك الشاة فجعلوه سقاء في البيت حتى صار شنا رواه الامام ابو محمد البخاري في مسنده **وعنه**
بالسند المذكور ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما اهاب دبغ فقد طهر رواه ابو محمد البخاري
في مسنده **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن ابن عمر انه قال ذكاة كل مسك دباغه
رواه الامام محمد بن الحسن في كتاب الآثار وبالسند المذكور ان ابراهيم رأى على حماد قلنسوة ثعالب
وكان لا يرى باسا بجلود النمر رواه الامام محمد بن الحسن في كتاب الآثار **وعن** ابن عباس ان

قوله اى تمرة حلوة
في الاداوة ... ابن
مسعود رضى الله
عنه ان القصة في
... النبى
صلى الله عليه وسلم
ليلة الجن

النبي صلى الله عليه وسلم مر بشاة ميتة فقال هلا انتفعتم باهابها قالوا يا رسول الله انها ميتة
قال انما حرم اكلها زاد عقيل اوليس في الماء والدباغ ما يطهرها وقال ابن هانى اوليس في الماء
والقرظ ما يطهرها رواه الدارقطني وعنه قال تصدق على مولاة لميمونة بشاة فمر بها رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال هلا اخذ تم اهابها فدبغتموه فانتفعتم به فقالوا انها ميتة فقال انما حرم
اكلها رواه مسلم وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا دبغ الاهاب فقد طهر
رواه مسلم **باب الغدير العظيم** وعن نافع عن ابن عمر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض
اسفاره فسار ليلا فمروا على رجل جالس عند مقراة له فقال عمر يا صاحب المقراة اولغت السباع في مقراتك
فقال له النبي صلى الله عليه وسلم يا صاحب المقراة لا تخبره هذا متكلف لها ما حملت في بطونها ولنا ما بقى
شراب وطهور رواه الدارقطني وعن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب بن ابي بلتعة ان عمر بن الخطاب رضي
الله عنه خرج في ركب فيهم عمرو بن العاص حتى وردوا حوضا فقال عمرو بن العاص يا صاحب الحوض
هل ترد حوضك السباع فقال عمر بن الخطاب يا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد على السباع وترد علينا
رواه الامام محمد في الموطا عن الامام مالك وزاد رزين قال زاد بعض الرواة في قول عمر واني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لها ما اخذت في بطونها وما بقى فهو لنا طهور وشراب رواه
عبد الرزاق والدارقطني وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الحياض
التي بين مكة والمدينة وترد ها السباع والكلاب والحمر عن الطهر منها فقال لها ما حملت في بطونها ولنا
ما غبر طهور رواه ابن ماجة ورواه الدارقطني عن ابي هريرة وعن عكرمة ان عمر بن الخطاب ورد
ماء فقيل له ان الكلاب والسباع تلغ فيه قال قد ذهبت بما ولغت في بطونها رواه عبد الرزاق
وعنه ان عمر بن الخطاب ورد حوض مجنة فقيل يا امير المومنين انما ولغ فيه الكلب انفا قال انما
ولغ بلسانه فاشربوا منه وتوضؤا رواه عبد الرزاق وعن ابي هريرة انه سئل عن سورة الحوض
تردها الكلاب ويشرب فيها الحمار فقال لا يحرم الماء شئ رواه سعيد بن منصور وعن عبد الرحمن
بن زيد بن اسلم حدثني ابي ان بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال يا رسول الله ان
هذه الحياض التي تكون بيننا وبين مكة تردها السباع والكلاب فقال ما حملت في بطونها فهو
لها وما بقى فهو لنا طهور رواه سعيد بن منصور والدارقطني وعن سعيد بن المسيب سألناه
عن الغدير ان هذه الحياض تلغ فيها الكلاب قال انزل الله ماء طهورا لا ينجسه شئ رواه الدارقطني
وعن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يسأل عن الماء يكون في الفلاة من الارض وما ينوبه من

الدواب والسباع فقال اذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث رواه الترمذي وابو داؤد وعن جابر بن عبد الله قال انتهينا الى غدير فاذا فيه جيفة حمار قال فكففنا عنه حتى انتهى الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الماء لا ينجسه شيء فاستقينا وارتوينا وحملنا رواه ابن ماجة قلت قال محمد اذا كان الحوض عظيما ان حركت منه ناحية لم تتحرك به الناحية الاخرى لم يفسد ذلك الماء ما ولغ فيه من سبع ولا ما وقع فيه من قذر الا ان يغلب على ريح او طعم فاذا كان حوضا صغيرا ان حركت منه ناحية تحركت الناحية الاخرى فولغ فيه السباع او وقع فيه القذر لا يتوضأ منه

ابواب المياه التي لا تجوز بها الطهارة

باب الماء القليل التي وقعت فيه النجاسة **عن** الامام الاعظم عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضأ منه رواه ابو محمد البخاري **وعن** الامام الاعظم عن الهيثم بن حبيب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبال في الماء الدائم ثم يغتسل منه رواه ابو محمد البخاري في مسنده **وعن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يغتسل منه رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابو داؤد **وعن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبل في الماء الدائم الذي لا يجري ثم تغتسل منه رواه مسلم **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل احدكم في الماء الدائم وهو جنب فقال كيف يفعل يا ابا هريرة قال يتناوله تناولا رواه الدارقطني والطحاوي ومسلم **وعنه** عن رسول الله صلى الله عليه قال لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضأ منه رواه النسائي والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم في الماء الدائم ولا يغتسل فيه من الجنابة رواه ابو داؤد والطحاوي **وعنه** قال نهى او نهي ان يبول الرجل في الماء الدائم او الراكد ثم يتوضأ منه او يغتسل منه رواه الطحاوي **وعنه** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن احدكم في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه رواه الطحاوي **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضأ منه او يشرب رواه الطحاوي **وعن** جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يبال في الماء الراكد ثم يتوضأ فيه رواه الطحاوي **وعن** ابي المهزم قال سألنا ابا هريرة عن الرجل يمر بالغدير ايبول فيه قال لا فانه يمر به اخوه المسلم فيشرب منه ويتوضأ وان كان جاريا فليبل ان شاء رواه الطحاوي

باب ماء غيرت النجاسة لونه وريحه **عن** ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينجس الماء شيء الا ما غير ريحه او طعمه رواه الطبراني في الكبير والاوسط والقزويني ولفظه الا ما غلب على ريحه وطعمه ولونه.

وعن راشد بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينجس الماء الا ما غير طعمه او ريحه رواه الدارقطني
وقال واسنده الغضيضي عن ابي امامة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الماء لا ينجسه شئ الا
ما غلب على ريحه او طعمه رواه الدارقطني وعن ابي عون و راشد بن سعد قالا الماء لا ينجسه شئ الا ما غير
ريحه او طعمه رواه الدارقطني وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الماء طهور لا ينجسه الا
ما غلب على ريحه وطعمه ولونه رواه ابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الماء طاهر الا
ان يتغير ريحه او طعمه او لونه بنجاسة تحدث رواه البيهقي ورواه عبد الرزاق عن راشد بن سعد مرسلا وعن
ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الماء طهور الا ما غلب على ريحه او طعمه رواه الدارقطني

ابواب ما يكره منه الوضوء

باب الماء المشمس عن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت اسخنت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم ماء في الشمس ليغتسل به فقال لي يا حميراء لا تفعلي فانه يورث البرص رواه الدارقطني والبيهقي في
سننهما وابن حبان وعنها قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتوضأ بالماء المشمس او يغتسل به
وقال انه يورث البرص رواه الدارقطني وعن انس انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تغتسلوا
بالماء الذي يسخن في الشمس رواه العقيلي في كتاب الضعفاء وعن جابر ان عمر كان يكره الاغتسال بالماء
المشمس وقال انه يورث البرص رواه الامام الشافعي وعن حسان بن ازهر قال قال عمر لا تغتسلوا بالماء
المشمس فانه يورث البرص رواه الدارقطني والبيهقي وعن حبان بن منقذ الانصاري قال قال عمر لا
تغتسلوا بالماء المشمس فانه يورث البرص رواه ابن حبان في كتاب الثقات وعن انس مرفوعا لا تغسلوا
صبيانكم بالماء الذي يسخن بالشمس فانه يورث البرص رواه الدارقطني في الافراد وعنه مرفوعا لا تخللوا
بالقصب ولا بعود الريحان ولا تغتسلوا بماء مسخن في الشمس فان ذلك يورث الاكلة رواه ابو بكر بن المقري
في فوائده وعن ابن عباس مرفوعا من اغتسل بالماء المشمس فاصابه وضح فلا يلومن الا نفسه رواه
في مشيخة قاضي المرستان وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت سخنت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ماء في الشمس
يغتسل به فقال لا تفعلي يا حميراء فانه يورث البرص رواه الدارقطني في كتابه غرائب مالك وعنها قالت اسخنت ماء في الشمس
فاتيت به النبي صلى الله عليه وسلم ليتوضأ به فقال لا تفعلي يا عائشة فانه يورث البياض رواه الطبراني في المعجم الاوسط بضعف

ابواب الاسآر التي تجوز بها الطهارة

باب سور بنی آدم. **عن**[1] ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها قالت كنت اتعرق العرق فيضع رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاه حيث وضعت وانا حائض وكنت اشرب من الاناء فيضع فاه حيث وضعت
وانا حائض رواه النسائی **وعنها**[2] قالت كنت اوتى بالاناء فاضع فمی فاشرب وانا حائض فيضع رسول الله
صلى الله عليه وسلم فمه على المكان الذی وضعت فيشرب واوتى بالعرق فانتهش فيضع فاه على المكان
الذی وضعت فينتهش ثم يامرنی فاتزر وانا حائض وكان يباشرنی رواه الدارمی **وعن**[3] كثير بن
شنظير عن الحسن انه سئل عن امرأة حائض شربت من ماء ايتوضأ به فضحك وقال نعم رواه الدارمی
وعن شريح عن عائشة قال سألتها هل تاكل المرأة مع زوجها وهی طامث قالت نعم كان رسول صلى الله
عليه وسلم يدعونی فاكل معه وانا عارك وكان ياخذ العرق فيقسم على فيه فاعترق منه ثم اضعه فياخذه
فيعترق منه ويضع فمه حيث وضعت فمی من العرق ويدعو بالشراب فيقسم على فيه قبل ان يشرب منه فاخذه
فاشرب منه ثم اضعه فياخذه فيشرب منه ويضع فمه حيث وضعت فمی من القدح رواه النسائی **وعنه**
عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع فاه على الموضع الذی اشرب منه فيشرب من فضل
سوری وانا حائض رواه النسائی **باب** سور الهرة **عن**[1] الامام الاعظم عن الشعبی عن مسروق عن
عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ذات يوم فجاءت الهرة فشربت من الاناء
فتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم منه وشرب ما بقی رواه الامام ابو محمد البخاری فی مسنده **وعن**[2]
الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم فی السنور تشرب من الاناء قال هی من اهل البيت لا باس بان يشرب
فضلها قلت له ايتطهر بفضلها للصلاة فقال ان الله تعالى قد رخص الماء ولم يامره ولم ينهه رواه
الامام محمد بن الحسن فی كتاب الآثار **وعن** كبشة بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن ابی قتادة
ان ابا قتادة دخل علينا فسكبت له وضوءً فجاءت هرة فشربت منه فاصغى لها الاناء حتى شربت قالت
كبشة فرآنی انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخی فقلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال انها ليست بنجس انها من الطوافين عليكم او الطوافات رواه الامام مالك والامام الشافعی و
الامام احمد والامام محمد فی الموطا. وقال والطوافات والترمذی وابو داود والنسائی والدارمی والطحاوی
والحاكم فی المستدرك وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه وقال الترمذی هذا حديث حسن صحيح **وعن**[3]
كبشة وكانت تحت بعض ولد ابی قتادة انها صبت لابی قتادة ماء يتوضأ به فجاءت هرة تشرب فاصغى
لها الاناء فجعلت انظر اليه فقال يا ابنة اخی اتعجبين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ليست
بنجس هی من الطوافين او الطوافات رواه ابن ماجة وابن حبان والحاكم والدارقطنی والبيهقی وابو يعلی

وابن خزيمة وابن مندة فى صحيحهما وعن داود بن صالح بن دينار التمار عن امه ان امها
ارسلتها بهريسة الى عائشة فوجدها تصلى فاشارت الى ان ضعيها فجاءت هرة فاكلت منها فلما
انصرفت اكلت من حيث اكلت الهرة وقالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس
انما هى من الطوافين عليكم وقد رأيت رسول الله يتوضأ بفضلها رواه ابوداود والدارقطنى وعن
ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها قالت كنت اتوضأ انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء
واحد وقد اصابت الهرة من قبل ذلك رواه ابن ماجة والدارقطنى والخطيب من وجه آخر والطحاوى
ولفظه كنت اغتسل وعبد الرزاق وابن ابى شيبة وعنها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
انها ليست بنجس انها كبعض اهل البيت رواه ابن خزيمة فى صحيحه والحاكم فى المستدرك وقال على
شرط الشيخين ورواه الدارقطنى بلفظ كبعض متاع البيت وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يصغى الاناء للهر ويتوضأ بفضلها رواه الطحاوى وعنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم تمر به
الهرة فيصغى لها الاناء فتشرب ثم يتوضأ بفضلها رواه الدارقطنى وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يصغى الهرة الاناء حتى تشرب منه ثم يتوضأ بفضلها رواه الدارقطنى وعن جابر قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصغى الاناء للسنور يلغ فيه ثم يتوضأ من فضله رواه ابن شاهين فى الناسخ والمنسوخ وعن
انس قال خرج رسول الله صلى الله عليه الى ارض بالمدينة يقال لها بطحان فقال يا انس اسكب لى وضوءً فسكبت
له فلما اقبل الى الاناء وقد اتى هر فولغ فى الاناء فوقف له وقفة حتى شرب الهر ثم سألته فقال يا انس
ان الهر من متاع البيت لن يقذر شيئا ولن ينجسه رواه الطبرانى فى المعجم الصغير وعن عكرمة قال قرب
ابو قتادة اناء على الهر فولغ فيه فتوضأ من فضله وقال انما هو من متاع البيت رواه عبد الرزاق وعنه
قال سئل ابن عباس عن ولوغ الهر فى الاناء يغسل قال انما هو من متاع البيت رواه عبد الرزاق
وعن مولى للانصار ان حبدة اخبرته ان مولاتها ارسلتها بحشيش او رز الى عائشة تهديه
فجاءت به وعائشة تصلى فوضعته فدنت منه هرة فاكلت منه وعند عائشة نساء فلما انصرفت
دعت به فرأت النساء يتوقين المكان الذى اكلت منه الهرة فوضعت عائشة يدها فى المكان الذى
اكلت منه الهرة وقالت ليست بنجس رواه عبد الرزاق وعن جعفر بن محمد عن ابيه ان عليا سئل
عن سور السنور فقال هى من السباع ولا بأس به رواه الدارقطنى قلت قال الترمذى بعد ذكر حديث
كبشة ابنة كعب وهو قول اكثر العلماء من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل الشافعى واحمد
واسحق لم يروا بسؤر الهرة بأسا وهذا احسن شىء فى هذا الباب وقد جود مالك هذا الحديث عن اسحق بن عبد الله ولم يأت به احد اتم من مالك

ابواب الاسآر التي لا تجوز الطهارة بها

باب سؤر الكلب تطهير الاناء منه **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليرقه ثم ليغسله سبع مرار رواه مسلم والنسائي والدارقطني **وعنه** عن ابي هريرة قال اذا ولغ الكلب في الاناء فاهرقه ثم اغسله ثلاث مرات رواه الدارقطني والبيهقي في المعرفة **وعنه** انه كان اذا ولغ الكلب في الاناء اهراقه وغسله ثلاث مرات رواه الدارقطني والطحاوي ورواه مرفوعا ابن عدي في الكامل ولفظه اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليهرقه وليغسله ثلاث مرات **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شرب الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات رواه الامام مالك والبخاري ومسلم والنسائي وابن ماجة **وعنه** قال طهور اناء احدكم اذا ولغ فيه الكلب ان يغسله سبع مرات اولاهن بالتراب رواه مسلم **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليرقه ثم ليغسله سبع مرار رواه مسلم والنسائي **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طهور اناء احدكم اذا ولغ فيه الكلب ان يغسله سبع مرات اولاهن بالتراب رواه مسلم وابو داود **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات رواه النسائي وابن ماجة ورواه البزار عن ابن عباس ورواه ابن ماجة عن ابن عمر **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات اولاهن بالتراب رواه الامام احمد والنسائي **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شرب الكلب من اناء احدكم فليغسله سبع مرات رواه الامام الشافعي عن مالك ومسلم والنسائي وابن ماجة والدارقطني والطحاوي **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات اولاهن او اخراهن بالتراب رواه الامام الشافعي والطحاوي ولفظه اولهن او السابعة بالتراب **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طهور اناء احدكم اذا ولغ فيه الكلب ان يغسله سبع مرات اولاهن بالتراب رواه مسلم وابو داود والدارقطني والطحاوي **وعن** عبد الله ابن المغفل قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الكلاب ثم رخص في كلب الصيد وكلب الغنم وقال اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع مرات وعفروه الثامنة في التراب رواه مسلم وابو داود والنسائي والدارقطني والطحاوي وابن ماجة ورواه الدارمي قوله اذا ولغ الكلب وفي رواية اخرى لمسلم ورخص في كلب الغنم والصيد والزرع **وعن** ابي هريرة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع مرات السابعة بالتراب رواه ابو داود والدارقطني **وعن** ابي رزين قال رأيت ابا هريرة يضرب جبهته بيده ويقول يا اهل العراق انتم تزعمون اني

الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم ليكون لكم الهناء وعلى الاثم اشهد اشهد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا ولغ الكلب فى اناء احدكم فليغسله سبع مرات رواه ابن ماجة وعن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الكلب يلغ فى الاناء انه يغسله ثلثا او خمسا او سبعا رواه الدارقطنى باب سور البغل والحمار عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم انه قال لا خير فى سور البغل والحمار ولا يتوضأ بسور البغل والحمار ويتوضأ بسور الفرس والبرذون والشاة والبعير رواه محمد فى الآثار

ابواب طهارة البير

باب بير مات فيها انسان عن ابى الطفيل ان غلاما وقع فى بير زمزم فنزحت رواه الدارقطنى والطحاوى ورواه البيهقى عن ابن عباس وعن ابن سيرين ان زنجيا وقع فى بير زمزم يعنى فمات فامر به ابن عباس رضى الله عنهما فاخرج وامر بها ان تنزح قال فغلبتهم عين جاءتهم من الركن فامر بها فدست بالقباطى والمطارف حتى نزحوها فلما نزحوها انفجرت عليهم رواه الدارقطنى وعن عطاء ان حبشيا وقع فى زمزم فمات فامر به ابن الزبير فنزح ماؤها فجعل الماء لا ينقطع فنظر فاذا عين تجرى من قبل الحجر الاسود فقال ابن الزبير حسبكم رواه ابن ابى شيبة والطحاوى وعن عمرو بن دينار ان زنجيا وقع فى زمزم فمات فامر به ابن عباس فاخرج وسدت عيونها ثم نزحت رواه البيهقى وعن قتادة عن ابن عباس ان زنجيا وقع فى زمزم فمات فانزل اليه رجلا فاخرجه ثم قال انزحوا ما فيها من ماء رواه البيهقى باب بير ماتت فيها سنور عن الشعبى فى الطير والسنور ونحوهما يقع فى البير قال ينزح منها اربعون دلوا رواه الطحاوى وعن عبد الله بن سبرة الهمدانى عن الشعبى قال يدلو منها سبعين دلوا رواه الطحاوى وعن ابراهيم فى البير يقع فيه الجرذ والسنور فيموت قال يدلوا منها اربعين دلوا رواه الطحاوى باب بير ماتت فيها دجاجة عن حماد بن سليمان انه قال فى دجاجة وقعت فى بير فماتت قال ينزح منها قدر اربعين دلوا او خمسين ثم يتوضأ منها رواه الطحاوى وعن عبد الله بن سبرة الهمدانى عن الشعبى قال سألناه عن الدجاجة تقع فى البير فتموت فيها قال ينزح منها سبعون دلوا رواه الطحاوى باب بير ماتت فيها فارة اى و تفسخت عن ميسرة ان عليا رضى الله عنه قال فى بير وقعت فيها فارة فماتت قال ينزح ماؤها رواه الطحاوى وعن ميسرة وزاذان عن على رضى الله عنه قال اذا سقطت الفارة او الدابة فى البير فانزحها حتى يغلبك الماء رواه الطحاوى باب بير ماتت فيها فارة التى لم تتفسخ عن انس انه قال فى الفارة اذا ماتت فى البير واخرجت من ساعتها ينزح منها عشرون دلوا قال الشيخ علاء الدين رواه الطحاوى وعن ابراهيم فى البير تقع فيها الفارة قال ينزح منها دلاء رواه الطحاوى

بسم الله الرحمن الرحيم | **كتاب التيمم** | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

باب بدء التيمم

قال الله تعالى وان كنتم مرضى او على سفر او جاء احد منكم من الغائط فلم تجدوا ماء
فتيمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم وايديكم **عن** عائشة ام المومنين رضي الله عنها انها قالت خرجنا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع
عقد لي فاقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فاتى
الناس الى ابي بكر الصديق فقالوا الا ترى ما صنعت عائشة اقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم وبالناس و
ليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فجاء ابو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع راسه على
فخذي قد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء
قالت عائشة فعاتبني ابو بكر وجعل يطعن بيده في خاصرتي فلا يمنعني من التحرك الا مكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم على فخذي فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح على غير ماء فانزل الله اية التيمم
فقال اسيد بن الحضير وهو احد النقباء ما هي باول بركتكم يا ال ابي بكر قالت فبعثنا البعير الذي كنت
عليه فوجدنا العقد تحته رواه الامام مالك والامام محمد في الموطا والبخاري في صحيحه ومسلم والنسائي
وعنها انها استعارت من اسماء قلادة فهلكت فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناسا من اصحابه
في طلبها فادركتهم الصلاة فصلوا بغير وضوء فلما اتوا النبي صلى الله عليه وسلم شكوا ذلك اليه فنزلت
اية التيمم فقال اسيد بن الحضير جزاك الله خيرا فوالله ما نزل بك امر قط الا جعل الله لك منه مخرجا
وجعل للمسلمين فيه بركة رواه البخاري ومسلم وابن ماجة **وعنها** قالت بعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم اسيد بن حضير واناسا معه في طلب قلادة ضلتها عائشة فحضرت الصلاة فصلوا بغير وضوء فاتوا النبي
صلى الله عليه وسلم فذكروا ذلك له فانزلت اية التيمم زاد ابن نفيل فقال لها اسيد يرحمك الله ما
نزل بك امر تكرهينه الا جعله الله للمسلمين ولك فيه فرجا رواه ابو داود والنسائي **وعن** عمار بن
ياسر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرس باولات الجيش ومعه عائشة فانقطع عقد لها من
جزع ظفار فحبس الناس ابتغاء عقدها ذلك حتى اضاء الفجر وليس مع الناس ماء فتغيظ عليها
ابو بكر وقال حبست الناس وليس معهم ماء فانزل الله تعالى ذكره على رسوله صلى الله عليه
وسلم رخصة التطهر بالصعيد الطيب رواه ابو داود والنسائي **وعنه** قال هلك عقد لعائشة من
جزع ظفار في سفر من اسفار رسول الله صلى الله عليه وسلم فالتمست عائشة عقدها حتى ابتهار الليل فجاء

ابوبكر نتغيظ وقال حبست الناس بمكان ليس فيه ماء قال فانزلت اٰية الصعيد فى ابى بكر فقال انت والله
يا بنية ما علمت مباركة فقال عبيد الله وكان عمار يحدث ان الناس طفقوا يومئذ يمسحون باكفهم الارض
فيمسحون بها وجوههم ثم يعودون فيضربون ضربة اخرى فيمسحون بها ايديهم الى المناكب والاباط
ثم يصلون رواه ابوداود الطيالسى وعن ام المومنين عائشة رضى الله عنها قالت اقبلنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم من غزوة له حتى اذا كنا بالمعرس قريبا من المدينة نعست من الليل و
كانت على قلادة تدعى السمط تبلغ السرة فجعلت انعس فخرجت من عنقى فلما نزلت مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم لصلاة الصبح قلت يا رسول الله خرت قلادتى من عنقى فقال ايها الناس ان امكم
قد ضلت قلادتها فابتغوها فابتغاها الناس ولم يكن معهم ماء فاشتغلوا بابتغائها الى ان حضرتهم
الصلاة ووجدوا القلادة ولم يقدروا على ماء فمنهم من تيمم الى الكف ومنهم من تيمم الى المنكب
وبعضهم على جسده فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزلت اٰية التيمم رواه الطحاوى وعنها
قالت لما كان من امر عقدى ما كان وقال اهل الافك ما قالوا خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فى غزوة اخرى فسقط ايضا عقدى حتى حبس الناس على التماسه وطلع الفجر فلقيت من ابى بكر ما شاء
الله وقال يا بنية فى كل سفر تكونين عناء وبلاء ليس مع الناس ماء فانزل الله الرخصة فى التيمم
فقال ابوبكر انك ما علمت لمباركة رواه الطبرانى واسناده جيد حسن

باب جعل لنا الصعيد طهورا

[١] عن جابر بن عبد الله ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلى نصرت بالرعب
مسيرة شهر وجعلت لى الارض مسجدا وطهورا فايما رجل من امتى ادركته الصلاة فليصل واحلت لى
الغنائم ولم تحل لاحد قبلى واعطيت الشفاعة وكان النبى يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس
عامة رواه البخارى ومسلم وابن ابى شيبة والنسائى [٢] وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم وختم بى النبيون وجعلت لى الارض
مسجدا وطهورا رواه مسلم وابن ماجة [٣] وعن حذيفة فضلنا على الناس بثلاث جعلت صفوفنا
كصفوف الملائكة وجعلت لنا الارض كلها مسجدا وجعلت تربتها لنا طهورا اذا لم نجد الماء رواه
مسلم والدارقطنى ولفظه وترابها طهورا [٤] وعن ابى امامة ان نبى الله صلى الله عليه وسلم قال
ان الله تعالى قد فضلنى على الانبياء او قال امتى على الامم باربع جعل الارض كلها لى ولامتى
طهورا ومسجدا فايما ادركت الرجل من امتى الصلاة فعنده مسجده وعنده طهوره رواه
ابن الجارود فى المنتقى [٥] وعن على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اعطيت مفاتيح الارض وجعل لی التراب طهوراً وجعل امتی خیر الامم رواه الامام احمد وعن عمران
قال کنا فی سفر مع النبی صلی الله علیه وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلاته اذا هو برجل معتزل لم
یصل مع القوم فقال ما منعک یا فلان ان تصلی مع القوم قال اصابتنی جنابة ولا ماء قال علیک
بالصعید فانه یکفیک رواه البخاری ومسلم والنسائی والترمذی وابن ابی شیبة وعنه قال کنا
فی سفر مع النبی صلی الله علیه وسلم وانا اسرینا حتی اذا کنا فی اخر اللیل وقعنا وقعة ولا وقعة احلی عند المسافر منها
فما ایقظنا الا حر الشمس وکان اول من استیقظ فلان ثم فلان یسمیهم ابو رجاء فنسی عوف
ثم عمر بن الخطاب الرابع وکان النبی صلی الله علیه وسلم اذا نام لم یوقظ حتی یکون هو یستیقظ لانا
لا ندری ما یحدث له فی نومه فلما استیقظ عمر ورأی ما اصاب الناس وکان رجلا جلیدا فکبر ورفع صوته
بالتکبیر فما زال یکبر ویرفع صوته بالتکبیر حتی استیقظ بصوته النبی صلی الله علیه وسلم فلما استیقظ شکوا
الیه الذی اصابهم قال لا ضیر او لا یضیر ارتحلوا فارتحل فسار غیر بعید ثم نزل فدعا بالوضوء فتوضأ ونودی
بالصلوة فصلی بالناس فلما انفتل من صلاته اذا هو برجل معتزل لم یصل مع القوم قال ما منعک
یا فلان ان تصلی مع القوم قال اصابتنی جنابة ولا ماء قال علیک بالصعید فانه یکفیک ثم سار النبی صلی الله
علیه وسلم فاشتکی الیه الناس من العطش فنزل فدعا فلانا کان یسمیه ابو رجاء نسیه عوف ودعا علیا
فقال اذهبا فابتغیا الماء فانطلقا فتلقیا امرأة بین مزادتین او سطیحتین من ماء علی بعیر لها فقالا لها
این الماء قالت عهدی بالماء امس هذه الساعة ونفرنا خلوفا قالا لها انطلقی اذا قالت الی این قالا الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم قالت الذی یقال له الصابئ قالا هو الذی تعنین فانطلقی فجاءا بها الی النبی صلی الله علیه
وسلم وحدثاه الحدیث قال فاستنزلوها عن بعیرها ودعا النبی صلی الله علیه وسلم باناء ففرغ فیه من افواه
المزادتین او السطیحتین واوکأ افواههما واطلق العزالی ونودی فی الناس اسقوا واستقوا فسقی من سقی
واستقی من شاء وکان اخر ذلک ان اعطی الذی اصابته الجنابة اناء من ماء قال اذهب فافرغه علیک وهی
قائمة تنظر الی ما یفعل بمائها وایم الله لقد اقلع عنها وانه لیخیل الینا انها اشد ملاءة منها حین ابتدأ فیها
فقال النبی صلی الله علیه وسلم اجمعوا لها فجمعوا لها من بین عجوة ودقیقة وسویقة حتی جمعوا لها طعاما فجعلوه
فی ثوب وحملوها علی بعیرها ووضعوا الثوب بین یدیها قال لها تعلمین ما رزئنا من مائک شیئا ولکن الله هو الذی
اسقانا فاتت اهلها وقد احتبست عنهم قالوا ما حبسک یا فلانة قالت العجب لقینی رجلان فذهبا بی الی هذا
الذی یقال له الصابئ ففعل کذا وکذا فوالله انه لاسحر الناس من بین هذه وهذه وقالت باصبعیها الوسطی والسبابة
فرفعتهما الی السماء تعنی السماء والارض وانه لرسول الله حقا فکان المسلمون بعد ذلک یغیرون علی من حولها من

المشركين ولا يصيبون الصرم الذي هي منه فقالت يومًا لقومها ما ارى ان هؤلاء القوم يدعونكم عمدًا فهل لكم في الاسلام فاطاعوها فدخلوا في الاسلام رواه البخاري

باب التيمم لمن لم يجد الماء ولو عشر سنين عن[1] ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصعيد الطيب وضوء المسلم وان لم يجد الماء عشر سنين فاذا وجد الماء فليمسه بشرته فان ذلك خير رواه الامام احمد والترمذي وابوداود والدارقطني وروى النسائي نحوه الى قوله عشر سنين وابن حبان وعن[2] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصعيد وضوء المسلم وان لم يجد الماء عشر سنين واذا وجد الماء فليتق الله وليمس بشرته فان ذلك خير رواه البزار وعن[3] ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصعيد الطيب طهور ما لم يوجد الماء ولو الى عشر حجج فاذا وجدت الماء فامس بشرتك رواه ابن ابي شيبة وعن[4] رجل من بني عامر قال نعت لي ابو ذر فاتيته فقلت انت ابو ذر قال ان اهلي الربذة ذلك فقال هلكت يا رسول الله هلكت قال وما اهلكك قلت اني اعزب عن الماء ومعي اهلي فتصيبني الجنابة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصعيد الطيب طهور ما لم يجد الماء ولو الى عشر حجج فاذا وجدت الماء فامسه بشرتك رواه الدارقطني وعن[5] عمرو بن بجدان قال سمعت ابا ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الصعيد الطيب وضوء المسلم ولو الى عشر حجج فاذا وجد الماء فليمس بشرته الماء فان ذلك هو خير رواه الدارقطني وعن[6] رجاء بن عامر انه سمع ابا ذر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصعيد الطيب وضوء ولو عشر سنين فاذا وجدت الماء فامسه جلدك رواه الدارقطني وعن[7] رجل من بني عامر قال رأيت ابا ذر في مسجد قباء يصلي وعليه رداء قطري فسلمت عليه فلم يرد علي فلما قضى صلاته رد علي قلت انت ابو ذر قال نعم اجتويت المدينة فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بذود وامرني ان اشرب من البانها وابوالها ثم سكت ايوب عند ابوالها ورأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفر من اصحابه في ظل المسجد فلما رآني قال يا ابا ذر قلت هلكت يا رسول الله قال وما اهلكك او قال ما ذلك قلت يا رسول الله اني اعزب عن الماء فتصيبني الجنابة فاصلي بغير وضوء او قال بغير طهور فدعا لي بماء فجاءت جارية حبشية بعس فيه ماء يتخضخض ما هو بملآن فاستترت بالبعير واغتسلت قال وقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر ان الصعيد الطيب كافيك وان لم تجد الماء عشر سنين فاذا وجدت الماء فامسه جلدك رواه ابوداود والطيالسي

باب التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين عن[1] الامام الاعظم قال حدثنا حماد عن ابراهيم في التيمم قال تضع راحتيك في الصعيد فتمسح وجهك ثم تضعهما الثانية فتمسح يديك وذراعيك الى المرفقين رواه محمد وعن[2] نافع انه اقبل هو وعبد الله بن عمر من الجرف حتى اذا كانا بالمربد نزل عبد الله فتيمم صعيدًا طيبًا فمسح بوجهه ويديه الى المرفقين ثم صلى رواه مالك ومحمد في الموطا وعن[3] نافع

ان عبدالله بن عمر كان يتيمم الى المرفقين رواه مالك والدارقطني وقال يحيى سئل مالك كيف التيمم واين
يبلغ به فقال يضرب ضربة لوجهه وضربة ليديه ويمسحهما الى المرفقين وعن عمار بن ياسر حين
تيمموا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر المسلمين فضربوا باكفهم التراب ولم يقبضوا من التراب
شيئا فمسحوا بوجوههم مسحة واحدة ثم عادوا فضربوا باكفهم الصعيد مرة اخرى فمسحوا بايديهم رواه ابن ماجة
وابو داود وعن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة
لليدين الى المرفقين رواه الحاكم في المستدرك والدارقطني ورواه الطحاوي موقوفا - وعن جابر عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال التيمم ضربة للوجه وضربة للذراعين الى المرفقين رواه الدارقطني والبيهقي
والحاكم وقال هذا اسناد صحيح والطحاوي وابن ابي شيبة موقوفا وعن الحسن انه قال ضربة للوجه
والكفين وضربة للذراعين الى المرفقين رواه الطحاوي وعن طاؤس قال التيمم ضربتان ضربة للوجه
وضربة للذراعين الى المرفقين رواه ابن ابي شيبة وعن الشعبي قال التيمم ضربة للوجه وضربة لليدين
الى المرفقين رواه ابن ابي شيبة وعن الربيع بن بدر عن ابيه عن جده الاسلع قال اراني كيف علمه
رسول الله صلى الله عليه وسلم التيمم فضرب بكفيه الارض ثم نفضهما ثم مسح بهما وجهه ثم امرّ على اللحية ثم اعادهما
الى الارض فمسح بهما الارض ثم دلك احدهما بالاخرى ثم مسح ذراعيه ظاهرهما وباطنهما رواه الدارقطني
والطحاوي والطبراني والبيهقي وعن سالم عن ابيه قال تيممنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ضربنا بايدينا
على الصعيد الطيب ثم نفضنا ايدينا فمسحنا بها وجوهنا ثم ضربنا ضربة اخرى الصعيد الطيب ثم
نفضنا ايدينا فمسحنا بايدينا من المرافق الى الاكف على منابت الشعر من ظاهر وباطن رواه الدارقطني والحاكم
وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين رواه
الدارقطني والحاكم وعن جابر قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اصابتني جنابة واني
تمعكت في التراب قال اضرب هكذا فضرب بيده فمسح وجهه ثم ضرب بيديه اخرى فمسح بهما يديه
الى المرفقين رواه الدارقطني والحاكم في المستدرك وعن امير المومنين علي المرتضى كرم الله وجهه
قال ضربتان ضربة للوجه وضربة للذراعين رواه الدارقطني وعن ابي البختري ان عليا قال في التيمم
ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين رواه البيهقي **باب** النفخ بعد الضربتين عن عبدالرحمن
بن ابزى قال جاء رجل الى عمر بن الخطاب فقال اني اجنبت فلم اصب الماء فقال عمار بن ياسر لعمر
بن الخطاب اما تذكر انا كنا في سفر انا وانت فاما انت فلم تصل واما انا فتمعكت فصليت فذكرت
ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما كان يكفيك هكذا فضرب النبي صلى الله ١٣٣٣

عليه وسلم بكفيه الارض ونفخ فيهما ثم مسح بهما وجهه وكفيه رواه البخاري وابن ماجة وعن الحكم وسلمة
بن كهيل انهما سألا عبد الله بن ابى اوفى عن التيمم فقال امر النبي صلى الله عليه وسلم عمارا ان يفعل هكذا وضرب
بيديه الارض ثم نفضهما ومسح على وجهه قال الحكم ويديه وقال سلمة بن كهيل ومرفقيه رواه ابن ماجة

باب نفض الايدى بعد الضربتين عن ابن عمر قال تيممنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فضربنا بايدينا
على الصعيد الطيب ثم نفضنا ايدينا فمسحنا بها وجوهنا ثم ضربنا ضربة اخرى الصعيد الطيب ثم نفضنا ايدينا
فمسحنا بايدينا من المرفق الى الكف على منابت الشعر من ظاهر وباطن رواه الحاكم في المستدرك

باب التيمم لمن معه ماء يكفي للشرب عن امير المؤمنين على كرم الله وجهه قال اذا اجنب الرجل في فلاة من
الارض ومعه الماء اليسير فليوثر نفسه بالماء وليتيمم بالصعيد رواه ابن ابى شيبة وعنه في الرجل
يكون في السفر فتصيبه الجنابة ومعه الماء القليل يخاف ان يعطش قال يتيمم ولا يغتسل رواه الدارقطني

باب التيمم بعد انتظار الماء عن على المرتضى رضى الله عنه اذا اجنبت فاسأل عن الماء جهدك فان لم
تقدر عليه فتيمم وصل فاذا قدرت على الماء فاغتسل رواه عبد الرزاق وعنه كرم الله وجهه قال يتلوم
الماء ما لم يفته وقت تلك الصلاة رواه عبد الرزاق وعنه كرم الله وجهه قال اذا لم يجد الماء فليؤخر
التيمم الى الوقت الآخر رواه عبد الرزاق وعنه قال اذا اجنب الرجل فليطلب الماء الى آخر الوقت
فان لم يجده فليتيمم فيصل فان قدر على الماء اغتسل ولم يعد الصلاة رواه خلف العكبري وعنه قال
اذا اجنب الرجل في السفر تلوم ما بينه وبين آخر الوقت فان لم يجد الماء تيمم وصلى رواه الدارقطني

باب التيمم في موضع يرى سواد البلد عن ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم تيمم
بموضع يقال له مربد الغنم ويرى بيوت المدينة رواه الدارقطني وابن عساكر والحاكم في المستدرك
وقال هذا الحديث صحيح ولم يخرجاه وعن نافع ان ابن عمر تيمم بمربد النعم وصلى وهو على ثلاثة اميال من
المدينة ثم دخل المدينة والشمس مرتفعة فلم يعد الصلاة رواه الدارقطني ورزين وروى مالك نحو
وعنه قال تيمم ابن عمر على رأس ميل او ميلين من المدينة فصلى العصر فقدم والشمس مرتفعة فلم يعد
الصلاة رواه الدارقطني والحاكم **باب** التيمم للمريض عن ابن عباس قال رخص للمريض التيمم بالصعيد
رواه الدارقطني وعنه قال ان رخصة المريض في التيمم بالتراب وهو يجد الماء رواه عبد الرزاق

باب التيمم لمن به جرح عن جابر قال خرجنا في سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه في رأسه ثم احتلم فسأل اصحابه
فقال هل تجدون لى رخصة في التيمم قالوا ما نجد لك رخصة وانت تقدر على الماء فاغتسل فمات فلما
قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم اخبر بذلك فقال قتلوه قتلهم الله الا سألوا اذا لم يعلموا فانما

شفاء العى السؤال انما كان يكفيه ان يتيمم ويعصر او يعصب شك موسى على جرحه خرقة ثم يمسح عليها ويغسل سائر جسده رواه ابوداود والدارقطنى وعن ابن عباس رضه فى قوله عزوجل وان كنتم مرضى او على سفر قال اذا كان لرجل الجراحة فى سبيل الله او القروح او الجدرى فيجنب فيخاف ان اغتسل ان يموت فليتيمم رواه الحاكم وعن ابن عباس قال اصاب رجلا جرح فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم احتلم فامر بالاغتسال فمات فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قتلوه قتلهم الله الم يكن شفاء العى السؤال رواه ابوداود وابن ماجة والدارقطنى والدارمى والحاكم وزادوا قال عطاء وبلغنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو غسل جسده وترك راسه حيث اصابه الجراح وفى رواية الدارقطنى اجزأ ورواه الحاكم فى المستدرك

باب التيمم للمجدور عن عطاء ان قوما غسلوا مجدورا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضيعوه ضيعهم الله قتلوه قتلهم الله رواه سعيد بن منصور وعن ابن عباس قال اذا كان بالرجل الجراحة فى سبيل الله او القرح او الجدرى فيجنب فيخاف ان اغتسل ان يموت فليتيمم رواه الحاكم والبيهقى وعن سعيد بن جبير عن ابن عباس فى قوله وان كنتم مرضى او على سفر قال اذا كانت بالرجل الجراحة فى سبيل الله او قروح او الجدرى فيجنب فيخاف ان اغتسل ان يموت تيمم رواه الدارقطنى

باب التيمم لمن خاف ان يموت او مرض ان اغتسل عن عبد الرحمن بن جبير عن عمرو بن العاص قال لما بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام ذات السلاسل احتلمت فى ليلة باردة شديدة البرد فاشفقت ان اغتسلت ان اهلك فتيممت ثم صليت باصحابى صلاة الصبح فلما قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال يا عمرو صليت باصحابك وانت جنب فقلت نعم يا رسول الله انى احتلمت فى ليلة باردة شديدة البرد فاشفقت ان اغتسلت ان اهلك وذكرت قول الله عزوجل ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما فتيممت ثم صليت فضحك النبى صلى الله عليه وسلم ولم يقل شيئا رواه الامام احمد وابوداود والحاكم فى المستدرك نحوه وعن ابى امامة بن سهل بن حنيف وعبد الله بن عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص انه اصابته جنابة وهو امير الجيش فترك الغسل من اجل انه قال ان اغتسلت مت فصلى بمن معه جنبا فلما قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم عرفه بما فعل وانباه بعذره فاقره وسكت رواه عبد الرزاق والخطيب فى المتفق وعن الاسلع بن شريك قال كنت ارحل ناقة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاصابتنى جنابة فى ليلة باردة واراد رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحلة فكرهت ان ارحل ناقته وانا جنب وخشيت ان اغتسل بالماء البارد فاموت او امرض فامرت

رجلا من الانصار فرحلها ثم رضفت احجارا فاسخنت بها ماء فاغتسلت ثم لحقت رسول الله صلى الله عليه
وسلم واصحابه فقال يا اسلع مالي ارى راحلتك تغيرت وفي لفظ مضطربة قلت يا رسول الله لم ارحلها
رحلها رجل من الانصار قال لم قلت اني اصابتني جنابة فخشيت القر على نفسي فامرته ان يرحلها ورضفت
احجارا فاسخنت بها ماء فاغتسلت به فانزل الله يا ايها الذين امنوا لا تقربوا الصلوٰة الى قوله غفورا
رحيما رواه الحسن بن سفيان والبغوي والباوردي والطبراني وابن مردويه وابو نعيم والبيهقي
والضياء في المختارة وعن[٤] عمرو بن العاص انه اجنب في ليلة باردة فتيمم وتلا ولا تقتلوا انفسكم
ان الله كان بكم رحيما فذكر للنبي صلى الله عليه وسلم فلم يعنف ذكره البخاري تعليقا وعن[٥] ابن عباس
ان رجلا اجنب في شتاء فسأل وامر بالغسل فاغتسل فمات فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ما
لهم قتلوه قتلهم الله ثلاثا قد جعل الله الصعيد او التيمم طهورا رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث
صحيح وعن[٦] ابي قيس مولى عمرو بن العاص ان عمرو بن العاص كان على سرية وانهم اصابهم برد شديد
لم ير مثله فخرج لصلاة الصبح فقال والله لقد احتلمت البارحة ولكني والله ما رأيت بردا مثل هذا هل
مر على وجوهكم مثله قالوا لا فغسل مغابنه وتوضأ وضوءه للصلاة ثم صلى بهم فلما قدم على رسول الله
صلى الله عليه وسلم سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف وجدتم عمرا واصحابه لكم فاثنوا عليه
خيرا وقالوا يا رسول الله صلى بنا وهو جنب فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمرو فسأله فاخبره
بذلك وبالذي لقي من البرد فقال يا رسول الله ان الله قال ولا تقتلوا انفسكم ولو اغتسلت مت
فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمرو رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث
صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

باب التيمم للجنب وكيف يتيممه

عن[١] عمار قال جاء رجل
الى عمر بن الخطاب فقال اني اجنبت فلم اصب الماء فقال عمار لعمر اما تذكر انا كنا في سفر انا وانت
فاما انت فلم تصل واما انا فتمعكت فصليت فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال انما
يكفيك هكذا فضرب النبي صلى الله عليه وسلم بكفيه الارض ونفخ فيهما ثم مسح بهما وجهه وكفيه
رواه البخاري ولمسلم نحوه وفيه قال انما يكفيك ان تضرب بيديك الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما
وجهك وكفيك ورواه ابو داود والطيالسي وعن[٢] عبد الرحمن بن ابزى ان رجلا اتى عمر فقال
اني اجنبت فلم اجد الماء فقال عمر لا تصل فقال عمار بن ياسر يا امير المؤمنين اما تذكر اذ انا وانت
في سرية فاجنبنا فلم نجد الماء فاما انت فلم تصل واما انا فتمعكت في التراب فصليت فاتينا النبي
صلى الله عليه وسلم فذكرنا ذلك له فقال انما كان يكفيك فضرب النبي صلى الله عليه وسلم بيديه

الى الارض ثم نفخ فيهما ثم مسح بهما وجهه وكفيه رسلمة شك لا يدرى فيه الى المرفقين او الكفين فقال عمر
وليك ما توليت رواه ابوداود والنسائى وعن عمار بن ياسر قال اجنبت وانا فى الابل فلم اجد ماء فتمعكت
فى التراب تمعك الدابة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بذلك فقال انما كان يجزيك
من ذلك التيمم رواه النسائى وابوداود الطيالسى وعن عمران بن حصين ان رجلا قال يا رسول الله
اصابتنى جنابة ولا ماء قال عليك بالصعيد فانه يكفيك رواه ابن ابى شيبه والبخارى ومسلم والترمذى
وعنه قال قام رسول الله صلى الله عليه ليلة فاصبحوا وقد طلعت الشمس فقام فركب راحلته ثم
سار قليلا ثم نزل فامر الموذن فاذن واقام فصلى ورجل فى ناحية فقال ما منعك ان تصلى فقال اصابتنى
جنابة يا رسول الله وليس معى ماء فقال تيمم بالصعيد ثم صل فاذا اتيت الماء فاغتسل رواه الطبرانى
فى المعجم الصغير وعن جابر قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال اصابتنى جنابة وانى
تمعكت فى التراب فقال ضرب هكذا وضرب بيديه الارض فمسح وجهه ثم ضرب بيديه فمسح بهما الى المرفقين
رواه الحاكم فى المستدرك وعن مجاهد قال بعث النبى صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب ورجلا
من الانصار يحرسان المسلمين فاجنبا حين اصابهما برد السحر فتمرغ عمر بالتراب وتيمم الانصارى صعيدا
طيبا فذكره فقال النبى صلى الله عليه وسلم اصاب الانصارى رواه عبد الرزاق ورواه الرافعى عن
ابى ذر وعن شقيق قال كنت جالسا بين عبد الله وابى موسى فقال ابوموسى يا ابا عبد الرحمن ارايت
لو ان رجلا اجنب فلم يجد الماء شهرا اما كان يتيمم قال لا وان لم يجد الماء شهرا فقال كيف تصنعون
بهذه الاية التى فى سورة المائدة فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فقال عبد الله لو رخص لهم فى
هذا لاوشكوا اذا برد عليهم الماء ان يتيمموا بالصعيد فقال له ابوموسى وانما كرهتم هذا لهذا قال نعم
فقال له ابوموسى الم تسمع قول عمار بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حاجة فاجنبت فلم
اجد الماء فتمرغت فى الصعيد كما تتمرغ الدابة ثم اتيت النبى صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له
فقال انما يكفيك ان تصنع هكذا فضرب بيده على الارض فنفضها ثم ضرب بشماله على يمينه وبيمينه
على شماله على الكفين ثم مسح وجهه فقال له عبد الله افلم تر عمر لم يقنع بقول عمار رواه مسلم وابوداود
والدارقطنى وعن الاسقع قال كنت ارحل النبى صلى الله عليه وسلم فاصابتنى جنابة فقال النبى
صلى الله عليه وسلم ارحل لنا يا اسقع فقلت بابى انت وامى اصابتنى جنابة وليس فى المنزل ماء فقال
تعال يا اسقع اعلمك التيمم مثل ما علمنى جبريل فاتيته فنحانى عن الطريق قليلا فعلمنى التيمم قال
ابوعبد الرحمن علمنى الربيع مثل ما علمه ابوه مثل ما علمه جده مثل ما علمه الاسقع مثل ما علمه النبى

صلى الله عليه وسلم مثل ما علمه جبرئيل قال عبد الملك وعلمنا ابو سليمان قال الحسين وعلمنا عبد الله
قال غالب وعلمنا الحسين بن احمد مثل ما علمه عبد الملك قال الخطيب وعلمنا غالب مثل ما علمه الحسين
ضرب بيديه الارض ثم مسح بهما وجهه ثم ضرب الارض ومسح ذراعيه المرفقين رواه الخطيب في التلخيص
انبانا ابو مسلم غالب بن علي بن محمد الرازي بنيسابور حدثنا الحسين احمد بن محمد الصفار بهراة ثنا
عبد الملك بن محمد بن عبد الوهاب ابو محمد ثنا داود بن احمد ابو سليمان البغدادي وكان يسكن
دمياط املاء علينا حدثنا ابو عبد الرحمن معمر بن مخلد الشيباني ثنا الربيع بن بدر عن ابيه عن جده
عن الاسقع رضي الله عنه وعنهم اجمعين وعن عطاء قال اخبرني رجل ان ابا ذر اصاب اهله ولم يكن
معه ماء فمسح وجهه ويديه ثم وقع في نفسه شيء فذهب الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو منه على مسيرة
ثلاث فوجد الناس قد صلوا الصبح فسال عن النبي صلى الله عليه وسلم فاذا هو يتبوء للخلاء فاتبعه فالتفت
النبي صلى الله عليه وسلم فرآه فاهوى النبي صلى الله عليه وسلم بيديه الى الارض فوضعهما ثم نفضهما ثم مسح
بهما وجهه ويديه رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور **باب التيمم للحائض والنفساء** عن ابي هريرة
قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله عليه وسلم انا
نكون في الرمل اربعة اشهر او خمسة فيكون منا النفساء او الحائض او الجنب فما ترى قال عليك بالتراب
رواه عبد الرزاق وعنه ان ناسا من اهل البادية اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا انا نكون
بالرمال الاشهر الثلاثة والاربعة ويكون منا الجنب والنفساء والحائض ولسنا نجد الماء فقال عليكم
بالارض ثم ضرب بيده الارض لوجهه ضربة واحدة ثم ضرب ضربة اخرى فمسح على يديه الى المرفقين رواه الامام احمد و
سعيد بن منصور **باب التيمم لصلاة الجنازة** عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا فجئتك الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم رواه ابن عدي في الكامل وابن ابي شيبة والطحاوي و
قال ابن عدي الصواب موقوف وعن ابن عمر انه اتى بجنازة وهو على غير وضوء فتيمم وصلى عليها رواه الدارقطني

باب التيمم في الحضر لرد السلام	**ابواب التيمم المستحب**	

عن نافع قال انطلقت مع ابن عمر الى ابن عباس في حاجة لابن عمر في يومئذ ان رجلا سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلم يرد عليه فانطلق فلما كاد ان يغيب تناول الحائط فقال بيده ثم مسح وجهه ويديه ثم عاد الثانية فمسح
الى ذراعيه ثم رد على الرجل ثم قال ما منعني ان ارد عليك الا اني كنت غير طاهر رواه ابو داود والطيالسي -
وعن ابن عمر قال مر رجل على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه قال ابو داود وروي عن

ابن عمر وغيره ان النبي صلى الله عليه وسلم تيمم ثم رد على الرجل السلام وعن[٣] حنظلة الانصاري
ان رجلا سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يرد عليه حتى تيمم قال لم يمنعني ان ارد عليك الا اني كنت
متوضيا او قال لم يرد عليه حتى تيمم فرد عليه رواه ابو داود الطيالسي وعن[٤] ابي الجهيم بن الحارث
بن الصمة قال مررت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلمت عليه فلم يرد علي حتى قام الى جدار
فحته بعصا كانت معه ثم وضع يديه على الجدار فمسح وجهه وذراعيه ثم رد علي ذكره في شرح السنة
وقال هذا حديث حسن وعنه[٢] قال اقبل النبي صلى الله عليه وسلم من نحو بئر جمل فلقيه رجل فسلم عليه
فلم يرد النبي صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الجدار فمسح بوجهه ويديه ثم رد عليه السلام رواه البخاري
ومسلم وابو داود والنسائي والدارقطني وعن[٣] ابن الهاد قال لي ان نافعا حدثه عن ابن عمر قال اقبل
رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغائط فلقيه رجل عند بئر جمل فسلم عليه فلم يرد عليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الحائط فوضع يديه على الحائط ثم مسح وجهه ويديه ثم رد رسول
الله صلى الله عليه وسلم على الرجل السلام رواه ابو داود والدارقطني **باب التيمم للتكبير والتسبيح** عن[١]
ابن عباس قال رأيت عمر بن الخطاب بال ثم اتى الحائط فمسح به ثم مسح احدى يديه بالاخرى ثم قال
هكذا للتكبير والتسبيح حتى تلقى الماء رواه سعيد بن منصور وابن جرير وعن[٢] الحسن ان عمر بن الخطاب
رضي الله تعالى عنه كان في بعض طرق المدينة فبال فدنا من جدار فتمسح وقال حل لي التسبيح رواه
سعيد بن منصور **باب من صلى بتيمم ثم وجد الماء** عن[١] ابي سعيد قال خرج رجلان في
سفر فحضرت الصلاة وليس معهما ماء فتيمما صعيدا طيبا فصليا ثم وجدا الماء في الوقت فاعاد
احدهما الصلاة والوضوء ولم يعد الاخر ثم اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلك له
فقال للذي لم يعد اصبت السنة واجزأتك صلاتك وقال للذي توضأ واعاد لك الاجر مرتين رواه ابو داود والحاكم
وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين والدارمي ورواه ابو داود عن عطاء مرسلا وعنه[٢] ان رجلين تيمما وصليا
ثم وجدا ماء في الوقت فتوضأ احدهما وعاد لصلاته ما كان في الوقت ولم يعد الاخر فسألا النبي صلى الله عليه
وسلم فقال للذي لم يعد اصبت السنة واجزأتك صلاتك وقال للاخر اما انت فلك مثل سهم جمع رواه النسائي
وفي رواية عن عطاء بن يسار مرسلا **باب التيمم في الحضر اذا لم يجد الماء وخاف فوت الصلاة** عن[١] عطاء قال اذا كنت
في الحضر وحضرت الصلاة وليس عندك ماء فانتظر الماء فان خشيت فوت الصلاة فتيمم وصل رواه عبد الرزاق ونحوه
ابن ابي شيبة وذكره البخاري تعليقا **باب المريض عنده ماء ولا يجد من يناوله** عن[١] الحسن وابن سيرين قالا يتيمم
ما رجا ان يقدر على الماء في الوقت رواه ابن ابي شيبة وذكره البخاري تعليقا حيث قال وقال الحسن في المريض عنده الماء ولا يجد من يناوله يتيمم

بسم الله الرحمن الرحيم — نحمده ونصلي على رسوله الكريم

كتاب المسح على الخفين

باب سنية المسح على الخفين **عن** الامام الاعظم عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح في السفر على الخفين ولم يوقت رواه ابو محمد البخاري في مسنده **وعن** الامام الاعظم عن الحكم بن عتبة عن ابن ابي ليلى عن بلال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمسح على الخفين رواه ابو محمد البخاري في مسنده **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن همام بن الحارث انه رأى جرير بن عبد الله البجلي توضأ ومسح على خفيه فسأله عن ذلك فقال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعه وانما صحبته بعد نزول المائدة رواه القاضي ابو بكر محمد بن عبد الباقي **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن الشعبي عن المغيرة بن شعبة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه جبة شامية ضيقة الكمين فاخرج يديه من تحتها فتوضأ ومسح على خفيه رواه الحافظ طلحة بن محمد في مسنده **وعن** الامام الاعظم عن الهيثم بن حبيب الصيرفي عن عامر الشعبي عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مسح على الخفين وعليه جبة شامية ضيقة الكمين فاخرج يديه من اسفل جبته رواه الحافظ محمد بن المظفر في مسنده **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن الشعبي عن ابراهيم بن ابي موسى الاشعري عن المغيرة بن شعبة انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فتوضأ ومسح على خفيه فلم ينزعهما ثم قام فصلى رواه ابو محمد البخاري في مسنده وفي رواية اخرى عن المغيرة انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق نبي الله صلى الله عليه وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة له رومية ضيقة الكمين فرفعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضيق كميها وكنت اصب بيدي على رسول الله صلى الله عليه وسلم الماء فتوضأ وضوءه للصلاة ومسح على خفيه ولم ينزعهما **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن سالم بن عبد الله بن عمر قال اختلف عبد الله بن عمر وسعد بن ابي وقاص رضي الله عنهم في المسح على الخفين فقال سعد امسح وقال عبد الله ما يعجبني فاجتمعا عند عمر فقال عمر عمك افقه منك سنة رواه ابو محمد البخاري في مسنده **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم انه كان يمسح على الخفين رواه الامام محمد بن الحسن في الآثار **وعن** الامام الاعظم عن ابي بكر عبد الله بن ابي الجهم القرشي العوفي الكوفي عن عبد الله بن عمر

انه قال رأيت سعدا يمسح فقلت ما هذا فقال سل عمر فسألته فقال رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم فعل ذلك رواه الحافظ طلحة بن محمد فى مسنده [١٠] وعن الامام الاعظم عن عبد الكريم بن ابى المخارق
عن ابرهيم قال حدثنى من سمع جرير بن عبد الله البجلى يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يمسح على الخفين بعد ما نزلت سورة المائدة رواه الحافظ طلحة بن محمد فى مسنده [١١] وعن
الامام الاعظم عن الهيثم الصراف عن الزهرى عن عروة عن المغيرة بن شعبة ان النبى صلى الله
عليه وسلم مسح على الخفين رواه القاضى ابوبكر محمد بن عبد الباقى [١٢] وعن المغيرة بن شعبة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب لحاجته فى غزوة تبوك فذهبت معه بماء فجاء رسول
الله صلى الله عليه وسلم فسكبت عليه الماء فغسل وجهه ثم ذهب يخرج يديه من كمى جبته فلم
يستطع من ضيق كمى الجبة فاخرجهما من تحت الجبة فغسل يديه ومسح براسه ومسح على الخفين
فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وعبد الرحمن بن عوف يؤمهم وقد صلى ركعة فصلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم الركعة التى بقيت عليهم ففزع الناس فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلوته قال احسنتم رواه الامام مالك والشافعى ومحمد ورواه مسلم [١٣] وعن نافع ان عبد الله بن عمر
بال فى السوق ثم توضأ وغسل وجهه ويديه ومسح براسه ثم دعى لجنازة ليصلى عليها حين دخل المسجد
فمسح على خفيه ثم صلى عليها رواه الامام مالك والشافعى ومحمد [١٤] وعن سعيد بن عبد الرحمن بن
رقيش الا . . . انه قال رأيت انس بن مالك اتى قباء فبال ثم اتى بوضوء فتوضأ فغسل وجهه
ويديه الى المرفقين ومسح براسه ومسح على الخفين ثم جاء المسجد فصلى رواه الامام مالك
ومحمد [١٥] وعن اسامة بن زيد قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم وبلال فذهب
لحاجته ثم خرجا قال اسامة فسألت بلالا ماذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بلال
ذهب لحاجته ثم توضأ فغسل وجهه ويديه ثم مسح براسه ومسح على خفيه رواه الامام الشافعى
والحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم [١٦] وعن جرير انه بال ثم توضأ فمسح
على الخفين وقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا انما كان ذلك قبل نزول المائدة
قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدة رواه ابوداود وابن خزيمة [١٧] وعنه انه كان مع النبى صلى الله
عليه وسلم فى حجة الوداع فذهب يتبرز فرجع فتوضأ ومسح على خفيه رواه الطبرانى [١٨] وعن سعد بن
ابى وقاص ان النبى صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين وان عبد الله بن عمر سأل عمر عن ذلك
فقال نعم اذا حدثك سعد شيئا عن النبى صلى الله عليه وسلم فلا تسأل غيره رواه البخارى نح

ابن ماجة من وجه أخر وفيه فقال سعد نعم انت ابن اخى فقال عمر كنا نحن مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم نمسح على خفافنا لا نرى بذلك باسا فقال ابن عمر وان جاء من الغائط قال نعم [19] وعن عمرو
ابن امية انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين رواه البخارى وابوداود الطيالسى
[20] وعن حذيفة قال كنت مع النبى صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث وفيه فتوضا ومسح على
خفيه رواه مسلم [21] وعن بلال قال دخلت الاسواق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب
لحاجته قال فجاء فناولته ماء فتوضاء ثم ذهب ليخرج ذراعيه من جبيه فلم يقدر فاخرجهما من تحت
الجبة فتوضأ ومسح على خفيه رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح من حديث مالك بن انس
وهو صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه [22] وعن المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
مسح على الخفين فقلت يا رسول الله نسيت قال لا بل انت نسيت بهذا امرنى ربى عز وجل رواه
الحاكم فى المستدرك وقال قد اتفق الشيخان على اخراج طرف حديث المغيرة بن شعبة فى المسح ولم
يخرجا قوله بهذا امرنى ربى واسناده صحيح [23] وعن المغيرة بن شعبة ان النبى صلى الله عليه وسلم توضا
فمسح بناصيته وعلى العمامة وعلى الخفين رواه مسلم [24] وعن شهر ابن حوشب قال رأيت جرير بن
عبد الله توضأ ومسح على خفيه فقلت له فى ذلك فقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ
ومسح على خفيه فقلت له أقبل المائدة او بعد المائدة فقال ما اسلمت الا بعد المائدة رواه الترمذى
[25] وعن سهل بن سعد ان النبى صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين رواه ابن ماجة ورواه ابن
السكن باسناد صحيح بلفظ رأيت من هو خير منى ومنك يفعله رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يفعله [26] وعن انس بن مالك قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر فقال هل
من ماء فتوضاء ومسح على خفيه ثم لحق بالجيش فامهم رواه ابن ماجة ورواه ابن حبان والطبرانى
من وجه اخر [27] وعن عوف بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم امر بالمسح على الخفين فى
غزوه تبوك رواه الامام احمد واسحاق والبزار والطبرانى فى الاوسط وقال احمد هذا من
اجود حديث فى المسح [28] وعن ابى ايوب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين
ويامر به رواه اسحق والطبرانى [29] وعن ابى برزة ان النبى صلى الله عليه وسلم توضاء ومسح على خفيه
رواه البزار [30] وعن ابن عباس قال اشهد ان النبى صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين
رواه البزار [31] وعن جابر قال مازال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين رواه
الطبرانى واصله فى البزار واخرجه الترمذى بلفظ السنة [32] وعن سلمان انه رأى رجلا توضاء

وهو يريد ان ينزع خفيه فامره ان يمسح عليها وقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على
خفيه وعلى خماره رواه ابن حبان واسناده حسن وعن [٣٣] ربيعة بن كعب قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يمسح على خفيه رواه الطبراني والعقيلي وعن [٣٤] عوسجة بن مسلم عن ابيه قال
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بال ثم توضأ ومسح على خفيه رواه الطبراني والبزار وعن [٣٥] ابي طلحة
ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الخفين والخمار رواه الطبراني في الصغير وعن [٣٦]
يعلى بن عطاء عن اوس بن اوس قال قام ابي فبال وتوضأ ومسح على خفيه وقال لا ازيد على
ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله رواه ابن ابي شيبة وعن [٣٧] ام سعد الانصارية
قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين رواه ابن عدي وعن [٣٨]
عبادة بن الصامت قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح
على خفيه رواه الطبراني وعن [٣٩] عبد الله بن رواحة ان رسول الله عليه
وسلم توضأ ومسح على الخفين رواه الطبراني وعن [٤٠] حذيفة قال كنت
مع النبي صلى الله عليه وسلم فانتهى الى سباطة قوم فبال
فتنحيت فقال ادنه فدنوت حتى قمت عند عقبيه فتوضأ فمسح على خفيه رواه مسلم والطبراني
في الصغير ولفظه ودعاني وقال لم تنحيت عني فجئت حتى كنت عند عقبيه ثم اتى بماء فتوضأ ومسح
على الخفين وعن [٤١] همام قال بال جرير ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل له اتفعل هذا وقد بلت قال
نعم رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بال ثم توضأ ومسح على خفيه قال الاعمش قال ابرهيم
فكان يعجبهم هذا الحديث لان جريرا كان اسلامه بعد نزول المائدة رواه الدارقطني ومسلم
والترمذي قال حديث جرير حديث حسن صحيح وعن [٤٢] ابي زرعة بن عمرو بن جرير ان جريرا بال ثم توضأ
ومسح على الخفين وقال ما يمنعني ان امسح وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح قالوا انما كان
ذلك قبل نزول المائدة قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدة رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث
صحيح ولم يخرجاه بهذا اللفظ المحتاج اليه وعن [٤٣] عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يمسح على الخفين رواه ابو داود الطيالسي وابن ابي شيبة والامام احمد والبزار وابو نعيم
في الحلية والبيهقي وسعيد بن منصور وعنه [٤٤] قال كنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نمسح
على خفافنا لا نرى بذلك بأسا قال ابن عمر وان جاء من الغائط والبول قال نعم وان جاء من الغائط
والبول رواه الامام احمد وعبد الرزاق وابن جرير في تهذيب الآثار وعن [٤٥] عبد الرحمن بن ابي ليلى قال

كنت مع عمر فاتاه رجل فقال انى رأيت الهلال هلال شوال فقال عمر يا ايها الناس افطروا ثم قام الى
عس فيه ماء فتوضأ ومسح على خفيه فقال الرجل والله يا امير المومنين ما اتيتك الا لاسألك
عن هذا أرأيت غيرك فعل قال نعم رأيت خيرا منى وخير الامة رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل
مثل الذى فعلت وعليه جبة شامية ضيقة الكمين فادخل يده من تحت الجبة ثم صلى المغرب رواه عبد الرزاق
وابن سعد والبزار **باب المسح على الخفين اذا لبسهما طاهرا** عن المغيرة بن شعبة قال قلت يا رسول
الله المسح على الخفين قال نعم ان ادخلتهما وهما طاهرتان رواه الامام الشافعى وعن عبد الله بن دينار
ان عبد الله بن عمر قدم الكوفة على سعد بن ابى وقاص وهو اميرها فرأه عبد الله وهو يمسح على الخفين
فانكر ذلك عليه فقال له سل اباك اذا قدمت عليه فنسى عبد الله ان يسأله حتى قدم سعد فقال اسألت
اباك فقال لا فسأله عبد الله فقال اذا ادخلت رجليك فى الخفين وهما طاهرتان فامسح عليهما قال عبد الله
وان جاء احدنا من الغائط قال وان جاء احدكم من الغائط رواه الامام محمد فى الموطا عن الامام مالك
وعن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال له وضئنى قال فاتيته بوضوء فتوضأ ومسح
على خفيه قلت يا رسول الله لم تغسل رجليك قال انى ادخلتهما وهما طاهرتان رواه الامام احمد والبيهقى
وعن المغيرة بن شعبة انه غزا مع رسول الله صلى الله عليه غزوة تبوك قال المغيرة فتبرز رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبل الغائط فحملت معه اداوة قبل الفجر فلما رجع اخذت اهريق على يديه من الاداوة
فغسل يديه ووجهه وعليه جبة من صوف ذهب يحسر عن ذراعيه فضاق كم الجبة فاخرج يديه من
تحت الجبة والقى الجبة عن منكبيه وغسل ذراعيه ثم مسح بناصيته وعلى العمامة ثم اهويت
لانزع خفيه فقال دعهما فانى ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما ثم ركب وركبت فانتهينا الى القوم وقد
قاموا الى الصلاة ويصلى بهم عبد الرحمن بن عوف وقد ركع بهم ركعة فلما احس بالنبى صلى الله عليه
وسلم ذهب يتأخر فاومى اليه فادرك النبى صلى الله عليه وسلم احدى الركعتين معه فلما سلم قام
النبى صلى الله عليه وسلم وقمت معه فركعنا الركعة التى سبقتنا رواه مسلم وعن ابى بكرة عن النبى
صلى الله عليه وسلم انه رخص للمسافر ثلثة ايام ولياليهن وللمقيم يوما وليلة اذا تطهر فلبس خفيه
ان يمسح عليهما رواه الاثرم فى سننه وابن خزيمة والدارقطنى وقال الخطابى هو صحيح الاسناد هكذا
فى المنتقى وعن المغيرة بن شعبة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ركبة ومعى
اداوة فخرج لحاجته ثم اقبل فتلقيته بالاداوة فافرغت عليه فغسل كفيه ووجهه ثم اراد ان
يخرج ذراعيه وعليه جبة من صوف من جباب الروم ضيقة الكمين فضاقت فادرعهما ادراعا ثم

له ان يخرج ذراعيها عن كميه ونضعها من تحت الجبة ١٢ منه

اهويت الى الخفين لانزعهما فقال لى دع الخفين فانى ادخلت القدمين الخفين وهما طاهرتان فمسح عليهما رواه ابوداود والدارمى وعنه[٧] قال قلت يا رسول الله اتمسح على خفيك قال انى ادخلتهما وهما طاهرتان رواه الدارقطنى وعنه[٨] قال كنت مع النبى صلى الله عليه وسلم فى سفر فاهويت لانزع خفيه فقال دعهما فانى ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما رواه البخارى وعن[٩] ثوبان قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاصابهم البرد فلما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم ان يمسحوا على العصائب والتساخين رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه بهذا اللفظ وعن[١٠] زر بن حبيش قال جئت صفوان بن عسال المرادى فقال ما جاء بك فقلت جئت اطلب العلم قال فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من خارج يخرج من بيته فى طلب العلم الا وضعت له الملائكة اجنحتها رضا بما يصنع قال جئت اسألك عن المسح على الخفين قال نعم كنت فى الجيش الذى بعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرنا ان نمسح على الخفين اذ نحن ادخلناهما على طهر ثلثا اذا سافرنا ويوما وليلة اذا اقمنا ولا نخلعهما من بول ولا غائط ولا نوم ولا نخلعهما الا من جنابة قال وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان بالمغرب بابا مفتوحا للتوبة مسيرة سبعون سنة لا يغلق حتى تطلع الشمس من نحوه رواه الدارقطنى وعنه[١١] قال غدوت على صفوان بن عسال فقلت انه حاك فى نفسى من المسح على الخفين شىء فهل سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ذلك شيئا قال كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم سفرا او مسافرين فامرنا ان نمسح عليهما ثلاثة ايام ولياليهن من غائط وبول ونوم الا من جنابة رواه ابوداود والطيالسى وعن[١٢] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ادخل احدكم رجليه فى خفيه وهما طاهرتان فليمسح عليهما ثلاثا للمسافر ويوما للمقيم رواه ابن ابى شيبة وعن[١٣] خزيمة بن ثابت قال للمسافر ثلثة ايام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة يمسح على خفيه اذا ادخلهما وقدماه طاهرتان رواه الطبرانى فى الكبير وعن[١٤] ابى سلمة بن عبد الرحمن ان عمر قال لعبد الله بن عمر عمك اعلم منك يعنى سعدا اذا ادخلت رجليك فى الخفين وهما طاهرتان فامسح عليهما وان جئت من الغائط رواه عبد الرزاق وعن[١٥] امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنهما اذا توضأ احدكم ولبس خفيه فليمسح عليهما وليصل فيهما ولا يخلعهما ان شاء الا من جنابة رواه الدارقطنى وعن[١٦] ابرهيم ان عمر قال اذا ادخلت رجليك فى الخفين وهما طاهرتان ثلاثة للمسافر ويوم وليلة للمقيم رواه ابن جرير وعن[١٧] ابن عمر قال سألت عمر ايتوضأ الرجل ورجلاه فى الخفين قال نعم اذا ادخلهما وهما طاهرتان رواه سعيد بن منصور وعن[١٨] رجاء الزبيدى قال رأيت البراء بن عازب توضأ ومسح على خفيه فقلت ان لا تنزعهما قال انى لبستهما وقدمى طاهرتان رواه سعيد بن منصور وعن[١٩]

طاؤس عن ابن عباس قال امسح اذا دخلت رجليك وهما طاهرتان رواه ابن جرير **باب المسح على ظاهر الخفين** عن[١] هشام بن عروة عن ابيه انه رأى اباه يمسح على الخفين على ظهورهما لا يمسح بطونهما قال ثم يرفع العمامة فيمسح براسه رواه الامام محمد فى الموطاء عن الامام مالك وعن[٢] المغيرة بن شعبة قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين على ظاهرهما رواه الترمذى وابوداود وعن[٣] على المرتضى كرم الله وجهه قال لوكان الدين بالراى لكان اسفل الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على ظاهر خفيه رواه ابوداود وعبد الرزاق وابن ابى شيبة والطحاوى والدارقطنى وللدارمى معناه وعن[٤] امير المومنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يامر بالمسح على ظهر الخف للمسافر ثلثة ايام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة رواه ابويعلى وابن خزيمة والدارقطنى وسعيد بن منصور وعنه[٥] قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بالمسح على ظهر الخفين اذا لبسهما وهما طاهرتان رواه ابويعلى وعن[٦] على المرتضى كرم الله وجهه قال كنت ارى ان باطن القدمين وفى لفظ ان باطن الخفين احق بالمسح من ظاهرهما حتى رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على ظاهرهما رواه ابوداود وابويعلى وعبد الله بن احمد فى زيادات مسنده والدارقطنى وسعيد بن منصور وعن[٧] ابن عمر رضى الله عنه ان سعد بن ابى وقاص سأل عمر فقال عمر سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا بالمسح على ظاهر الخف للمسافر ثلثة ايام وللمقيم يوم وليلة رواه البزار وابويعلى۔

باب كيف المسح على الخفين عن[١] المغيرة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه بال ثم جاء حتى توضأ ومسح على خفيه ووضع يده اليمنى على خفه الايمن ويده اليسرى على خفه الايسر ثم مسح اعلاهما مسحة واحدة حتى كانى انظر الى اصابع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الخفين رواه ابن ابى شيبة وعنه[٢] قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين على ظاهرهما رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن وعن[٣] جابر قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل يتوضأ ويغسل خفيه فقال بيده كانه يدفعه انما امرت بالمسح هكذا من اطراف الاصابع الى اصل الساق وخطط بالاصابع رواه ابن ماجة والطبرانى وعن[٤] الحسن قال المسح على الخفين خطوطا بالاصابع رواه سعيد بن منصور وعن[٥] ابى العلاء عريم بن سعد قال رأيت سعد بن عبادة وكان خدم النبى صلى الله عليه وسلم عشر سنين بال ثم اتى دجلة فمسح على خفيه فمسح اصابعه على الخف وفرج بينهما فرأيت اثر اصابعه فى الخف رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور والبخارى فى التاريخ وابن جرير وابن عساكر وعن[٦] عبد الرحمن بن ابى ليلى قال رأيت عمر بال قائما ثم دعا بماء فتوضأ ومسح على الخفين فكانى انظر الى اثر اصابعه على خفيه خطوطا رواه سعيد بن

منصور ومسدد **باب توقيت المسح على الخفين عن** الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم عن ابى
عبد الله الجدلى عن خزيمة بن ثابت الانصارى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال فى المسح
على الخفين للمقيم يوم وليلة وللمسافر ثلاثة ايام ولياليهن رواه حسين بن خسرو فى مسنده
وابوداود والنسائى وصححه ابن حبان والطحاوى وابوداود الطيالسى والطبرانى فى الصغير وروى الترمذى
نحوه وقال هذا حديث حسن صحيح **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن محمد بن عمرو بن الحارث
بن ابى ضرار قال صحبت عبد الله بن مسعود فى سفر فانت عليه ثلاثة ايام ولياليهن لا ينزع خفيه
رواه الامام محمد بن الحسن فى الآثار **وعن** الامام الاعظم عن سعيد بن مسروق الثورى عن
ابرهيم التيمى عن عمرو بن ميمون عن ابى عبد الله الجدلى عن خزيمة بن ثابت الانصارى ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم سئل عن المسح على الخفين فقال للمسافر ثلاثة ايام ولياليهن وللمقيم يوم و
ليلة رواه ابو محمد البخارى فى مسنده **وعن** ابى بكرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ارخص
للمسافر ان يمسح على الخفين ثلثة ايام ولياليهن وللمقيم يوما وليلة رواه الامام الشافعى **وعن**
زر بن جبيش قال اتيت صفوان بن عسال فقال ما جاء بك قلت ابتغاء العلم قال ان الملئكة لتضع
اجنحتها لطالب العلم رضى بما يطلب قلت انه حاك فى نفسى المسح على الخفين بعد الغائط والبول وكنت
امرأ من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيتك اسألك هل سمعت من رسول الله صلى الله
فيه شيئا قال نعم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا اذا كنا سفرا او مسافرين ان لا ننزع خفافنا ثلثة
ايام ولياليهن الا من جنابة لكن من غائط وبول ونوم رواه الامام الشافعى والامام احمد والترمذى و
النسائى من قوله كان وابن خزيمة وابن حبان والطبرانى والدارقطنى والبيهقى وقال البخارى انه اصح
شئ فى التوقيت وصححه الخطابى **وعن** شريح بن هانى قال سألت على بن ابى طالب عن المسح
على الخفين فقال جعل رسول الله صلى الله ثلثة ايام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم رواه مسلم
والنسائى والدارمى والطحاوى **وعنه** قال سألت عائشة عن المسح على الخفين فقالت ايت عليا فانه
اعلم بذلك منى فاتيت عليا فسألته عن المسح فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا
ان يمسح المقيم يوما وليلة والمسافر ثلاثا رواه مسلم والنسائى وابن ماجه والطحاوى **وعن**
ابى هريرة قال قالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الطهور على الخفين قال للمسافر ثلاثة
ايام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة رواه ابن ماجه **وعن** عوف بن مالك الاشجعى ان رسول ۱۵۵۸
الله صلى الله عليه وسلم امرنا بالمسح على الخفين فى غزوة تبوك ثلثة ايام ولياليهن للمسافر

المقيم يوما وليلة رواه الدارقطني وعن[١٠] المغيرة قال خرجنا غزوة غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا
ان نمسح على خفافنا للمسافر ثلثة ايام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة رواه الطبراني وعن[١١] ام المومنين
الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا ان نمسح على الخفين
يوما وليلة للمقيم وللمسافر ثلثة رواه النسائي والدارقطني وعن[١٢] عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت في المسح على الخفين ثلاثة ايام ولياليهن للمسافر وللمقيم يوما
وليلة رواه ابن حبان والامام احمد واسحق والبزار وابن خزيمة والطبراني وقال الترمذي عن البخاري
حديث حسن وعن[١٣] اسامة بن شريك كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر لا ننزع خفافنا
ثلثة ايام ولياليهن وتكون معه في الحضر نمسح على خفافنا يوما وليلة رواه ابو يعلى وعن[١٤] عبد الله بن مسعود
كنا نمسح على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحضر يوما وليلة وفي السفر ثلثة ايام رواه ابن عدي
والبزار والطبراني في الاوسط من طرق في بعضها التصريح برفعه وعن[١٥] خالد بن عرفطة عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه قال في المسح على الخفين للمسافر ثلثة ايام ولياليهن وللمقيم يوما وليلة رواه اسلم بن سهل في تاريخ
واسط وعن[١٦] مالك بن سعد انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول وسئل عن المسح على الخفين فقال ثلاثة
ايام للمسافر ويوم وليلة للمقيم رواه ابو نعيم في المعرفة وعن[١٧] يزيد بن ابي مريم عن ابيه قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على خفيه وقال للمسافر ثلثة ايام وللمقيم يوم وليلة رواه ابو نعيم وعن[١٨] نافع
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسح على الخفين للمقيم يوم وليلة وللمسافر ثلثة ايام
ولياليهن رواه الطبراني وعن[١٩] سويد بن غفلة قال قلنا لنباتة الجعفي وكان اجرأنا على عمر سله عن المسح على
الخفين فسأله فقال للمسافر ثلثة ايام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة رواه الطحاوي وعن[٢٠] زيد بن وهب قال
كتب الينا عمر في المسح على الخفين للمسافر ثلثة ايام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة رواه الطحاوي وعبد الرزاق
وسعيد بن منصور وعن[٢١] الحارث بن سويد قال جعل عبد الله المسح على الخفين ثلثة ايام للمسافر و
للمقيم يوما رواه الطحاوي وعبد الرزاق وعن[٢٢] عمرو بن الحارث قال سافرت مع عبد الله فكان لا ينزع خفيه
ثلثا رواه الطحاوي وعن[٢٣] موسى بن سلمة قال سألت ابن عباس عن المسح على الخفين قال للمسافر ثلثة
ايام ولياليهن وللمقيم يوم وليلة رواه الطحاوي وعبد الرزاق وابن ابي شيبة وسعيد بن منصور وعن[٢٤]
ابرهيم ان عبد الله بن مسعود وحذيفة بن اليمان كانا يقولان يمسح المسافر على الخفين ثلاثة ايام ولياليهن
والمقيم يوم وليلة رواه عبد الرزاق وعن[٢٥] عبد الله بن عمران رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالمسح
على الخفين يوما وليلة في الحضر وللمسافر ثلاثا رواه الخطيب في المتفق والمتفرق وعن[٢٦] عمرو بن امية

الضمري قال للمسافر ثلثة ايام ولياليهن وللمقيم يوما وليلة في المسح على الخفين رواه ابوبكر النيسابوري وعن[٢٧]
صفوان بن عسال المرادي قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أمسح على الخفين يا رسول الله فقال نعم
ثلاثة ايام للمسافر ولا ينزع من غائط ولا بول ولا نوم ويوما للمقيم رواه الطبراني في الصغير والترمذي وقال
حديث حسن صحيح وعنه[٢٨] قال كنا اذا سافرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم امرنا ان نمسح على الخفين ثلاثة ايام ولياليهن
وللمقيم يوم وليلة رواه الطبراني في الصغير **باب** المسح على الجوربين والنعلين **عن**[١] المغيرة بن شعبة قال توضأ
النبي صلى الله عليه وسلم ومسح على الجوربين والنعلين رواه الامام احمد والترمذي وابوداود وابن ماجة وقال
الترمذي هذا حديث حسن صحيح **وعن**[٢] ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مسح على الجوربين
رواه ابوداود **وعن**[٣] ابن عمر انه كان يمسح على جوربيه ونعليه رواه العقيلي في الضعفاء **وعن**[٤] كعب بن عبد الله
قال رأيت عليا بال فمسح على جوربيه ونعليه ثم قام فصلى رواه عبد الرزاق **وعن**[٥] رجل عن ابيه قال رأيت البراء
بن عازب يمسح على جوربيه ونعليه رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور **وعن**[٦] خالد بن سعد وهمام بن الحارث
قالا كان ابو مسعود الانصاري يمسح على الجوربين والنعلين رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور **وعن**[٧] سعيد بن
عبد الله بن فرار قال رأيت انس بن مالك اتى الخلاء ثم خرج وعليه قلنسوة بيضاء مزرورة فمسح على
القلنسوة وعلى جوربين له مرعزى اسودين ثم صلى رواه عبد الرزاق **وعن**[٨] عبد خير قال رأيت عليا
وهو يعرض اهل السجون بال ثم توضأ ومسح على جوربيه رواه سعيد بن منصور **باب** المسح على
الخمر والموقين **عن**[١] بلال قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يمسح على الموقين والخمار رواه سعيد بن
منصور وابن ابي شيبة **وعنه**[٢] انه سئل عن وضوء النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان يخرج يقضي
حاجته فآتيه بالماء فيتوضأ ويمسح على عمامته وموقيه رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث
صحيح وانما الشيخان فانهما لم يخرجا ذكر المسح على الموقين **وعن**[٣] عطاء بن يسار عن عبد الله بن رواحة و
اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل دار رجل هو وبلال فخرج اليهما بلال فاخبرهما ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الموقين رواه ابن عساكر **وعن**[٤] بلال قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم امسحوا على الخفين والموق رواه الطبراني في الكبير والبغوي **وعنه**[٥] قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم امسحوا على النصيف والموق رواه سعيد بن منصور **وعن**[٦] ابي ذر قال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الموقين والخمار رواه الطبراني في الاوسط **وعن**[٧] ابي عبد الرحمن انه شهد
عبد الرحمن بن عوف يسأل بلالا عن وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان يخرج يقضي حاجته
فآتيه بالماء فيتوضأ ويمسح على عمامته وموقيه رواه ابن خزيمة وابوداود وعبد الرزاق وابن ابي شيبة

وعن امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال زعم بلال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمسح على الموقين والخمار رواه الطبرانى ورواه ابن خزيمة عن ابى ادريس الخولانى عن بلال ورواه البيهقى عن انس بن مالك رضى الله عنهم وعن بلال قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الموقين والخمار رواه سعيد بن منصور وابن ابى شيبة

باب المسح على الجبائر

عن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم فى الرجل اذا اغتسل من الجنابة قال يمسح على الجبائر رواه الامام محمد فى كتاب الآثار وعن جابر قال خرجنا فى سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه فى راسه فاحتلم فسأل اصحابه هل تجدون لى رخصة فى التيمم قالوا ما نجد لك رخصة وانت تقدر على الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا على النبى صلى الله عليه وسلم اخبر بذلك قال قتلوه قتلهم الله الا سألوا اذ لم يعلموا فانما شفاء العى السؤال انما كان يكفيه ان يتيمم ويعصب على جرحه خرقة ثم يمسح عليها ويغسل سائر جسده رواه ابو داود وعن امير المومنين على بن ابى طالب قال انكسرت احدى زندى فسألت النبى صلى الله عليه وسلم فامرنى ان امسح على الجبائر رواه ابن ماجة والدارقطنى وعبد الرزاق وابن السنى وابو نعيم وسنده حسن وعن عطاء بن ابى رباح قال سمعت ابن عباس يخبر ان رجلا اصابه جرح فى راسه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اصابه احتلام فامر بالاغتسال فاغتسل فكز فمات فبلغ ذلك النبى صلى الله عليه وسلم فقال قتلوه قتلهم الله اولم يكن شفاء العى السؤال قال عطاء بلغنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو غسل جسده وترك راسه حيث اصابه الجرح رواه ابن ماجة والدارمى وعن ابن عمر كان النبى صلى الله عليه وسلم يمسح على الجبائر رواه الدارقطنى وعن امير المومنين على بن ابى طالب كرم الله وجهه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجبائر تكون على الكسر كيف يتوضأ صاحبها وكيف يغتسل اذا اجنب قال يمسح بالماء عليها رواه الدارقطنى وعن ابى امامة ان النبى صلى الله عليه وسلم لما رماه ابن قمية يوم احد رأيت النبى صلى الله عليه وسلم اذا توضأ حل عن عصابته ومسح عليها بالوضوء رواه الطبرانى وعن ابن عمر قال اذا كان الجرح معصبا فامسح حول العصابة رواه عبد الرزاق وعن امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال اصابنى جرح فى يدى فعصبت عليه الجبائر فاتيت النبى صلى الله عليه وسلم فقلت امسح عليها ام انزعها قال قبل امسح عليها رواه ابن السنى

باب الصلوات بمسح واحد

عن الامام الاعظم عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الخفين وصلى خمس صلوات رواه ابو محمد البخارى بالسند المذكور عن بريدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة صلى خمس صلوات بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال له عمر ما رأيناك صنعت

هذا قبل اليوم فقال النبي صلى الله عليه وسلم عمدا صنعته يا عمر رواه ابو محمد البخاري ومسلم وابو داود
والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة **باب** لا يجوز المسح على الخفين عن جنابة **عن**[١] ابن عمر عن
عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال اذا توضأ احدكم ولبس خفيه فليمسح عليهما وليصل فيهما ولا
يخلعهما ان شاء الا من جنابة رواه الدارقطني **وعن**[٢] صفوان بن عسال قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الخفين لا تنزعه من نوم ولا بول ولا غائط الا من جنابة رواه الطبراني **وعنه**[٣] قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا اذا كنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلاثة ايام ولياليهن الا من
جنابة رواه الامام احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة وابن خزيمة وابن حبان **وعن**[٤] انس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا توضأ احدكم ولبس خفيه فليصل فيهما وليمسح عليهما ان شاء
الا من جنابة رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا اسناد صحيح على شرط مسلم والدارقطني **باب** لا يجوز المسح
على العمامة **عن**[١] ابي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر قال سئل جابر بن عبد الله عن المسح على الخفين
فقال السنة فقلت المسح على العمامة فقال امس الماء الشعر رواه الترمذي وسعيد بن منصور **وعن**[٢] جابر
بن عبد الله انه سئل عن العمامة فقال لا حتى يمس الشعر الماء رواه الامام والاثر محمد في الموطا وقال محمد وبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الدماء المختصة بالنساء

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

باب في فوائد الحيض ومبدئه **عن**[١] امير المومنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرني جبريل ان الله عز وجل بعثه الى امنا حواء حين دميت فنادت
ربها جاء مني دم لا اعرفه فناداها لادمينك وذريتك ولاجعلنه لك كفارة وطهورا رواه
الدارقطني في الافراد والديلمي **وعن**[٢] ابن عباس ان ابتداء الحيض كان على حواء على نبينا
وعليها الصلاة والسلام بعد ان اهبطت من الجنة رواه ابن المنذر **وعن**[٣] القاسم قال سمعت عائشة
رضي الله عنها تقول خرجنا لا نرى الا الحج فلما كنت بسرف حضت فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانا ابكي فقال ما لك انفست قلت نعم قال ان هذا امر كتبه الله على بنات ادم فاقضي ما يقضي الحاج
غير ان لا تطوفي بالبيت قالت وضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه بالبقر رواه البخاري ٢٧٠
ومسلم والنسائي وابن ماجه وابن ابي شيبة **باب** مدة الحيض **عن**[١] ابي امامة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اقل الحيض ثلاث واكثره عشرة رواه الطبراني في الكبير **وعنه**[٢] اقل الحيض
للجارية البكر والثيب ثلاثة ايام واكثره عشرة ايام رواه الدارقطني **وعن**[٣] واثلة قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم اقل الحیض ثلاثۃ ایام واکثرہ عشرۃ رواہ الدارقطنی وعن معاذ بن جبل عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لاحیض دون ثلاثۃ ایام ولاحیض فوق عشرۃ ایام فما زاد علی ذلک فھی مستحاضۃ
تتوضأ لکل صلاۃ الی ایام اقرائھا رواہ ابن عدی وعنہ لاحیض اقل من ثلاث ولا فوق عشر رواہ العقیلی
وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحیض ثلثۃ ایام فاذا جاوزت العشر فھی مستحاضۃ رواہ ابن
عدی وعن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر الحیض عشر
واقلہ ثلث رواہ ابن حبان فی الضعفاء وعن ابی امامۃ قال لایکون الحیض للجاریۃ والثیب التی
قد ایست من الحیض اقل من ثلثۃ ایام ولا اکثر من عشرۃ ایام رواہ الدارقطنی وعن الحسن قال
الحیض عشرۃ فما زاد فھی مستحاضۃ رواہ الدارمی وعن انس بن مالک قال الحیض عشرۃ فما زاد
فھی مستحاضۃ رواہ الدارمی وعنہ انہ قال ادنی الحیض ثلثۃ ایام رواہ الدارمی وعن الحسن
قال ادنی الحیض ثلث رواہ الدارمی **باب فی اقل الطھر** عن المغیرۃ عن ابراھیم قال اذا حاضت
المرأۃ فی شھر او فی اربعین لیلۃ ثلث حیض فاذا شھد لھا الشھود العدول من النساء انھا رأت ما یحرم
علیھا الصلوٰۃ من طموث النساء الذی ھو الطمث المعروف فقد خلا اجلھا قال ابو محمد سمعت یزید
بن ھارون یقول استحب الطھر خمس عشرۃ رواہ الدارمی وعن ابی سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقل
الحیض ثلث واکثرہ عشر واقل ما بین الحیضتین خمسۃ عشر رواہ ابن الجوزی فی العلل المتناھیۃ

ابواب الوان الحیض

باب الطھر کیف ھو عن یحیی بن سعید عن مولاۃ عمرۃ قالت کانت عمرۃ تامر النساء ان لایغتسلن
حتی تخرج القطنۃ بیضاء رواہ الدارمی وعن عبد اللہ بن ابی بکر عن صاحبتہ فاطمۃ بنت محمد وکان
فی حجر عمرۃ قالت ارسلت امرأۃ من قریش الی عمرۃ بکرسفۃ قطن فیھا کالصفرۃ تسألھا ھل تری اذا لم
المرأۃ من الحیضۃ الا ھذا ان قد طھرت فقالت لا حتی تری البیاض خالصا رواہ الدارمی وعن محمد بن
اسحٰق قال حدثتنی فاطمۃ عن اسماء قالت کنا نکون فی حجرھا فکانت احدانا تحیض ثم تطھر فتغتسل
وتصلی ثم تنکسھا الصفرۃ الیسیرۃ فتامرنا ان نعتزل الصلاۃ حتی لا تری الا البیاض خالصا رواہ الدارمی
وعن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت اذا رأت الدم فلتمسک عن الصلاۃ حتی تری الطھر
ابیض کالفضۃ ثم تغتسل وتصلی رواہ الدارمی وعن علقمۃ بن ابی علقمۃ عن امہ مولاۃ عائشۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت کان النساء یبعثن الی عائشۃ بالدرجۃ فیھا الکرسف فیہ الصفرۃ

من الحيض فتقول لا تعجلن حتى ترين القصة البيضاء تريد بذلك الطهر من الحيض رواه الامام مالك والامام الشافعي والامام محمد في الموطاء وذكره البخاري تعليقا وعنه قال اخبرتني امي ان نسوة سألت عائشة عن الحائض تغتسل اذا رأت الصفرة وتصلي فقالت عائشة لا حتى ترى القصة البيضاء رواه عبد الرزاق وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها انها كانت اذا جاءها النساء فسألنها عن الحيضة تقول ويلكن لا تصلين حتى ترين القصة البيضاء رواه سعيد ابن منصور وعن اسماء بنت ابي بكر الصديق رضي الله تعالى عنهما انها كانت تقول اعتزلن الصلاة ما رأيتن ذلك حتى لا ترين الا البياض خالصا رواه ابن ابي شيبة

باب في الحائض ترى الصفرة والكدرة بعد الطهر

عن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المرأة ترى ما يريبها بعد الطهر قال انما هي عرق او عروق قال محمد بن يحيي يريد بعد الطهر بعد الغسل رواه ابن ماجة وعن ام عطية قالت لم تكن ترى الصفرة والكدرة شيئا رواه ابن ماجة وعنها قالت كنا لا نعد الصفرة والكدرة شيئا رواه البخاري وابن ماجة والدارمي وزاد بعد الغسل وعبد الرزاق وسعيد ابن منصور والحاكم في المستدرك وعن محمد بن الحنفية في المرأة ترى الصفرة بعد الطهر قال تلك الترية تغسله وتوضأ وتصلي رواه الدارمي وعن الحسن قال ليس في الترية شئ بعد الغسل الا الطهور قال عبد الله الترية الصفرة والكدرة رواه الدارمي وعن علي المرتضى كرم الله وجهه قال اذا رأت المرأة الترية بعد الغسل بيوم او يومين فانها تطهر وتصلي رواه الدارمي وعن ام عطية قالت كنا لا نرى الترية شيئا رواه ابن ابي شيبة وعنها وكانت بايعت النبي صلى الله عليه وسلم قالت كنا لا نعد الكدرة والصفرة بعد الطهر شيئا رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن امير المومنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال اذا رأت المرأة بعد الطهر ما يريبها مثل غسالة اللحم او مثل غسالة السمك او مثل قطرة الدم قبل الرعاف فان تلك ركضة من ركضات الشيطان في الرحم فتنتضح بالماء ولتتوضأ ولتصل فان كان دما عبيطا لا خفاء به فلتدع الصلاة رواه عبد الرزاق والدارمي

ابواب ما يجوز للحائض

باب اتخاذ الحائض ثوبا عليحدة

عن ام سلمة رضي الله عنها قالت بينا انا مع النبي صلى الله عليه وسلم مضطجعة في الخميلة حضت فأخذت ثياب حيضتي فقال انفست فقلت نعم فدعاني فاضطجعت معه في الخميلة رواه البخاري ومسلم والنسائي والدارمي وعن زينب ابنة ابي سلمة

حدثته ان ام سلمة قالت حضت وانا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخميلة فانسللت فخرجت
منها فاخذت ثياب حيضتي فلبستها فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم انفست قلت نعم فدعاني
فادخلني معه في الخميلة قالت وحدثتني ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبلها وهو صائم رواه البخاري
ومسلم **باب** دواء يقطع الحيض **عن** واصل مولى بن عيينه عن رجل سأل ابن عمر عن امرأة تطاول
بها دم الحيضة فارادت ان تشرب دواء يقطع عنها فلم ير ابن عمر به باسا ونعت ابن عمر ماء الاراك رواه
عبد الرزاق **باب** تقبيل الحائض **عن** زينب بنت ابي سلمة قالت قالت ام سلمة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم قالت حضت وانا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخميلة (الى قولها) وكان يقبلها وهو صائم
رواه البخاري **باب** يجوز كل شيء الا النكاح **وعن** انس بن مالك قال ان اليهود كانوا اذا حاضت
المرأة فيهم لم يؤاكلوها ولم يجامعوهن في البيوت فسأل اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله
تعالى ويسألونك عن المحيض الاية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصنعوا كل شيء الا النكاح فبلغ
ذلك اليهود فقالوا ما يريد هذا الرجل ان يدع من امرنا شيئا الا خالفنا فيه فجاء اسيد بن حضير وعباد
بن بشر فقالا يا رسول الله ان اليهود تقول كذا وكذا افلا نجامعهن فتغير وجه رسول الله صلى الله
عليه وسلم حتى ظننا ان قد وجد عليهما فخرجا فاستقبلتهما هدية من لبن الى النبي صلى الله عليه وسلم
فارسل في آثارهما فسقاهما فعرفنا انه لم يجد عليهما رواه مسلم وابوداود والنسائي والدارمي **باب**
المباشرة بعد شد الازار والتعفف منه۔ **عن** معاذ بن جبل قال قلت يا رسول الله ما يحل لي من
امرأتي وهي حائض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلك افضل رواه ابوداود ورزين قال محي السنة اسناده
ليس بقوي **وعن** زيد بن اسلم قال ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يحل لي من امرأتي وهي
حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تشد عليها ازارها ثم شأنك باعلاها رواه الامام مالك
والامام محمد والدارمي مرسلا **وعن** ام المؤمنين ميمونة رضي الله عنها قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يباشر المرأة من نسائه وهي حائض اذا كان عليها ازار الى انصاف الفخذين او الركبتين يحتجز به
رواه ابوداود والنسائي والدارمي **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يباشر
امرأة من نسائه امرها فاتزرت وهي حائض رواه البخاري **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يباشر نساءه فوق الازار وهن حيض رواه مسلم **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يضطجع معي وانا حائض وبيني وبينه ثوب رواه مسلم **وعن** ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها
قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر احدنا اذا كانت حائضا ان تتزر ثم يضاجعها

زوجها وقالت مرة يباشرها رواه ابوداود في سننه وابوداود الطيالسي في مسنده وعن عكرمة عن بعض
ازواج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد من الحائض شيئا
القى على فرجها ثوبا رواه ابوداود وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يامرنا في فور حيضنا ان نتزر ثم يباشرنا وايكم يملك اربه كما كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يملك اربه رواه مسلم ابوداود وابن ابي شيبة وابن ماجة والحاكم في المستدرك
وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذا اللفظ وعنها قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يامر احدىنا اذا كانت حائضا ان تتزر ثم يباشرها رواه البخاري ومسلم والنسائي
وابن ماجة وزاد البخاري وايكم يملك اربه كما كان رسول الله يملك اربه وسعيد بن منصور وعنها
انها سئلت ما يحل للرجل من امرأته وهي حائض قالت ليعتزل الرجل امرأته عن فور الحيض
فاذا سكن فورة فليجعل بينه وبينها ازارا رواه سعيد بن منصور وعنها قالت ليباشر الرجل
امرأته اذا كانت حائضا تجعل على سفلتها ثوبا رواه عبد الرزاق وعن نافع ان ابن عمر ارسل الى
عائشة يستفتيها في الحائض ايباشرها فقالت عائشة نعم يجعل على سفلتها ثوبا رواه عبد الرزاق
والدارمي عن الامام مالك والامام محمد وعن مسروق قال دخلت على عائشة فقلت يا ام المؤمنين
ما يحل للرجل من امرأته حائضا قالت ما دون الفرج قلت فما يحل لي منها صائما قالت كل شيء الا الجماع
رواه عبد الرزاق والدارمي وعن عطاء بن يسار قال قال رجل يا رسول الله ما يحل لي من امرأتي وهي
حائض قال تشد ازارها ثم شأنك باعلاها رواه الدارمي وعن ابراهيم قال الحائض يأتيها زوجها
في مراقها وبين افخاذها فاذا دفق غسلت ما اصابها واغتسل هو رواه الدارمي وعن ام المؤمنين
عائشة رضي الله عنها قالت كنت اذا حضت امرني النبي صلى الله عليه وسلم فاتزر وكان يباشرني
رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي حديث عائشة حديث حسن صحيح وعن ميمون بن مهران
قال سئلت عائشة ما يحل للرجل من امرأته وهي حائض قالت ما فوق الازار رواه الدارمي
وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كنت اغتسل انا والنبي صلى الله عليه وسلم
من اناء واحد كلانا جنب وكان يأمرني فاتزر فيباشرني وانا حائض وكان يخرج رأسه الي وهو
معتكف وانا حائض فاغسله رواه البخاري ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة
وابن ابي شيبة وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فوق الازار
حلال وما تحت الازار منها حرام يعني من الحائض رواه الطبراني في الكبير وعن يزيد بن بابنوس

قال دخلنا على عائشة ومعنا رجل فسألها فقال يا ام المومنين ما تقولين في العراك فقالت الحيض ثم قالت يا اهل العراق اما تقولون كما قال الله عز وجل ثم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوشحني و ينال من راسي وانا حائض وعلى الازار رواه ابوداود الطيالسي **باب** الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد عن ام المومنين ميمونة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضطجع معي وانا حائض وبيني وبينه ثوب رواه مسلم وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها انها كانت تنام مع النبي صلى الله عليه وسلم في لحاف وهي حائض رواه سعيد بن منصور وعنها قالت كنت انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نبيت في الشعار الواحد وانا حائض طامث فان اصابه مني شئ غسل مكانه لم يعده ثم صلى فيه ثم يعود فان اصاب تعني ثوبه منه شئ غسل مكانه ولم يعده ثم صلى فيه رواه ابوداود والنسائي والدارمي وعن عمارة بن غراب قال ان عمة له حدثته انها سألت عائشة قالت احدنا تحيض وليس لها ولزوجها الا فراش واحد قالت اخبرك بما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل فمضى الى مسجده قال ابوداود تعني مسجد بيته فلم ينصرف حتى غلبتني عيني واوجعه البرد فقال ادني مني فقلت اني حائض فقال وان اكشفي عن فخذيك فكشفت فخذي فوضع خده وصدره على فخذي وحنيت عليه حتى دفئ ونام رواه ابوداود وعن ام المومنين ام سلمة رضي الله عنها قالت بينا انا مع النبي صلى الله عليه وسلم مضطجعة في خميصة اذ حضت فانسللت فاخذت ثياب حيضتي قال انفست قلت نعم فدعاني فاضطجعت معه في الخميلة رواه البخاري ومسلم **باب** استدفاء الزوج بالحائض عن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يستدفئ بها بعد الغسل رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه **باب** الصلاة في مرط بعضه على الحائض عن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا على جنبه وانا حائض وعلي مرط وعليه بعضه رواه ابن ماجة وعن ام المومنين ميمونة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى وعليه مرط عليه بعضه وعليها بعضه وهي حائض رواه ابن ماجة **باب** مناولة الحائض الخمرة من المسجد وبسطها فيه عن نافع ان ابن عمر كان يغتسل جواريه رجليه ويعطينه الخمرة وهن حيض رواه الامام محمد عن الامام مالك عن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد قالت اني حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليست حيضتك في يدك رواه مسلم والنسائي والدارمي وابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعنها قالت امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اناوله الخمرة

من المسجد فقلت انی حائض فقال تناولیها فان الحیضة لیست فی یدک رواه مسلم وعن ام المؤمنین میمونة
رضی الله عنها قالت تقوم احدنا بالخمرة الی المسجد فتبسطها وهی حائض رواه النسائی وعن ابی هریرة
قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد فقال یا عائشة ناولینی الثوب فقالت انی حائض فقال
ان حیضتک لیست فی یدک فناولته رواه مسلم والنسائی وعن ابن مسعود قال الحائض تضع فی المسجد
الشئ وتاخذ منه رواه عبد الرزاق وسعید بن منصور وعن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال
لها اعطینی الخمرة فی المسجد فقالت انی حائض فقال ان حیضتک لیست بیدک رواه ابوداود الطیالسی

باب اتکاء الزوج فی حجر امرأته وهی حائض وتلاوة القرآن فیه عن ام المؤمنین عائشة رضی الله
عنها انها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتکئ فی حجری وانا حائض فیقرأ القرآن رواه البخاری و
مسلم وابوداود والنسائی وابن ماجة وعن میمونة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یضع راسه
فی حجر احدنا فیتلو القرآن رواه النسائی وعن عائشة قالت کان راس رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی حجر احدنا وهی حائض وهو یتلو القرآن رواه النسائی **باب** غسل الحائض راس زوجها
وترجیله عن ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها قالت کنت ارجل راس رسول الله صلی الله علیه وسلم
وانا حائض رواه البخاری والترمذی والنسائی عن الامام مالک وعن منصور عن ابیه ان ابن عباس
دخل علی میمونة رضی الله عنها فقالت ای بنی ما لی اراک شعث الراس فقال ان عمارة ترجلنی وهی
الآن حائض فقالت ای بنی لیست الحیضة بالید کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیضع راسه فی حجر
احدنا وهی مضطجعة حائض رواه عبد الرزاق وعن عروة انه سئل اتخدم منی او تدنو منی المرأة وهی جنب فقال عروة
کل ذلک علی هین وکل ذلک تخدمنی ولیس علی احد فی ذلک باس اخبرتنی عائشة رضی الله عنها
انها کانت ترجل رسول الله صلی الله علیه وسلم وهی حائض ورسول الله صلی الله علیه وسلم حینئذ
مجاور فی المسجد یدنی لها راسه وهی فی حجرتها فترجله وهی حائض رواه البخاری وعن محمد بن سیرین
قال نبئت ان النبی صلی الله علیه وسلم کانت ترجله الحائض ویقول ان حیضتها لیست فی
یدها رواه ابن ابی شیبة وعن ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها قالت کنت اغتسل
انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد کلانا جنب وکان یامرنی فاتزر فیباشرنی
وانا حائض وکان یخرج راسه الی وهو معتکف فاغسله وانا حائض رواه البخاری ومسلم وعنها قالت ١٦٩٠
کان النبی صلی الله علیه وسلم یومئ الی راسه وهو معتکف فاغسله وانا حائض رواه النسائی وعنها
قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج الی راسه من المسجد وهو مجاور فاغسله وانا حائض

رواه النسائي وعنها قالت ان كنت لادخل البيت للحاجة والمريض فيه فما اسأل عنه الا وانا مارة وان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدخل على راسه وهو في المسجد فارجله وكان لا يدخل البيت الا لحاجة اذا كان معتكفا وقال ابن رمح اذا كانوا معتكفين رواه مسلم وعنها انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدني الى راسه وانا في حجرتي فارجل راسه وانا حائض رواه مسلم وعنها قالت كنت اغسل راس رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا حائض رواه مسلم

باب مواكلة الحائض ومشاربتها

عن ام المومنين عائشة رضي الله عنها سألتها هل تاكل المرأة مع زوجها وهي طامث قالت نعم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعوني فاكل معه وانا عارك وكان ياخذ العرق فيقسم على فيه فاعترق عنه ثم اضعه فياخذه فيعترق منه ويضع فمه حيث وضعت فمي من العرق ويدعو بالشراب فيقسم على فيه قبل ان يشرب منه فآخذ فاشرب منه ثم اضعه فياخذه فيشرب منه ويضع فمه حيث وضعت فمي من القدح رواه النسائي وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع فاه على الموضع الذي اشرب منه فيشرب من فضل سوري وانا حائض رواه النسائي وعنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يناولني الاناء فاشرب منه وانا حائض ثم اعطيه فيتحرى موضع فمي فيضعه على فيه رواه النسائي وعنها قالت كنت اشرب وانا حائض واناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع في فيشرب واتعرق العرق وانا حائض واناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع في رواه النسائي ومسلم وابو بكر بن ابي شيبة وعنها قالت كنت اتعرق العظم وانا حائض فياخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم فيضع فمه حيث كان فمي واشرب من الاناء فياخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم فيضع فمه حيث كان فمي وانا حائض رواه ابن ماجة وعن عبد الله بن سعد قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مواكلة الحائض فقال واكلها رواه ابن ماجة والترمذي وقال حديث حسن غريب وعن امير المومنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن مواكلة الحائض فقال واكلها رواه ابو نعيم في الحلية

باب من ادخلت يدها في الوضوء وهي حائض

عن الحسن قال سئل عمر بن الخطاب عن المرأة الحائض تناول الرجل وضوءه فتدخل يدها فيه قال ان حيضتها ليست في يدها رواه عبد الرزاق

باب الاختضاب للحائض

عن نافع ان نساء ابن عمر كن يختضبن وهن حيض رواه الدارمي وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها ان تختضب الحائض فقالت قد كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نختضب فلم يكن ينهانا عنه رواه ابن ماجة

وعن معاذة ان امرأة سألت ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت تختضب الحائض فقالت
قد كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نختضب فلم يكن ينهانا عنه رواه ابن ماجه **باب**
مجامعة الحائض اذا طهرت في اكثر المدة قبل ان تغتسل اذا شبق عن ليث بن ابي سليم عن
عطاء في المرأة ينقطع عنها الدم قال ان ادركه الشبق غسلت فرجها ثم يأتيها رواه الدارمي
وعن فروة بن ابي المغراء قال سمعت شريكا وساله رجل فقال المرأة ينقطع عنها الدم ايأتيها
زوجها قبل ان تغتسل فقال قال عبد الملك عن عطاء انه رخص في ذلك الشبق رواه الدارمي
وعن هشيم انبأ ليث عن عطاء وطاوس انهما قالا اذا طهرت المرأة من الدم وادرك الرجل الشبق
فليأمرها ان تتوضأ ثم يصيب منها ان شاء رواه سعيد بن منصور **باب** اتباع اثر الدم بالخلوق
عن ام المومنين عائشة رضي الله عنها انها كانت تأمر النساء اذا طهرن من الحيض ان يتبعن اثر
الدم بالصفرة يعني بالخلوق او بالذريرة الصفراء رواه عبد الرزاق وعنها قالت سألت امرأة من الانصار
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحيض قال خذي ماءك وسدرك ثم اغتسلي وانقي ثم
صبي على راسك حتى يبلغ شؤون الرأس ثم خذي فرصة ممسكة قالت كيف اصنع بها يا رسول الله
فسكت قالت فكيف اصنع بها يا رسول الله فسكت فقالت عائشة خذي فرصة ممسكة فتتبعي بها آثار
الدم ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسمع فما انكر عليها رواه الدارمي **باب** تطهير ثوب من دم الحيض
ثم الصلاة فيه عن اسماء قالت سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن دم الحيض يصيب الثوب
فقال حتيه ثم اقرصيه بالماء ثم رشيه وصلي فيه رواه الامام الشافعي وعنها قالت سألت امرأة
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ارأيت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة
كيف تصنع فقال النبي صلى الله عليه وسلم لها اذا اصاب ثوب احدكن الدم من الحيضة فلتقرصه
ثم لتنضحه بالماء ثم تصلي فيه رواه الامام الشافعي ومسلم وعنها قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اصاب ثوب احدكن الدم من الحيض فلتقرصه ثم لتنضحه بماء ثم لتصلي فيه
رواه البخاري ومسلم وابو داود وعن ام قيس بنت محصن انها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن دم الحيض يصيب الثوب قال حكيه بضلع واغسليه بماء وسدر رواه النسائي وابن ماجه وعن
اسماء ان امرأة استفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن دم الحيض يصيب الثوب فقال
حتيه ثم اقرصيه بالماء ثم انضحيه وصلي فيه رواه النسائي وابن ماجه وعن ام المومنين
عائشة رضي الله عنها انها قالت ان كانت احدانا لتحيض تقرص الدم من ثوبها عند طهرها

فتغسله وتنضح على سائره ثم تصلي فيه رواه ابن ماجة.

ابواب ما لا يجوز للحائض

باب الصلاة وقضاءها **عن** معاذة بنت عبد الله العدوية قالت سألت عائشة رضي الله عنها ما بال الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة فقالت احرورية انت قلت لست بحرورية ولكني اسأل قالت كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة رواه البخاري ومسلم والترمذي وابوداود والنسائي وابن ماجة وعبد الرزاق وسعيد بن منصور والدارمي وابن ابي شيبة وقال الترمذي حديث حسن صحيح **وعن** ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يأمر امرأة منا ان تقضي الصلاة رواه عبد الرزاق والدارمي ونظير رد الصلوة **وعن** ابرهيم قال كان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وبناته اذا حضن لم يأمرهن بقضاء الصلاة كما يأمرهن بقضاء الصيام رواه سعيد بن منصور **وعنه** قال كن ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وبناته ونساء المومنين لا يعدن الصلاة ايام حيضهن رواه سعيد بن منصور **وعن** ابي غالب عجلان قال سألت ابن عباس عن النفساء والحائض هل تقضيان الصلاة اذا طهرن قال هؤلاء ازواج النبي صلى الله عليه وسلم لو فعلن ذلك امرنا نساءنا بذلك رواه الدارمي **وعن** كثير بن اسمعيل قال قلت لفاطمة بنت علي اتقضين الصلاة ايام حيضك قالت لا رواه الدارمي **باب** الصوم **عن** ابي سعيد الخدري قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في اضحى او فطر الى المصلى فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فاني اريتكن اكثر اهل النار فقلن ولم يا رسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل ودين اذهب للب الرجل الحازم من احداكن قلن وما نقصان ديننا وعقلنا يا رسول الله قال اليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلن بلى قال فذلك من نقصان عقلها اليس اذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلى قال فذلك من نقصان دينها رواه البخاري **باب** دخول المسجد **عن** ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ووجوه بيوت اصحابه شارعة في المسجد فقال وجهوا هذه البيوت عن المسجد ثم دخل النبي صلى الله عليه وسلم ولم يصنع القوم شيئا رجاء ان ينزل فيهم رخصة فخرج اليهم فقال وجهوا هذه البيوت عن المسجد فاني لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواه ابوداود وهو حديث حسن **وعن** ام المومنين ام سلمة رضي الله عنها قالت دخل رسول

الله صلى الله عليه وسلم صرحة هذا المسجد فنادى باعلى صوته ان المسجد لا يحل لجنب ولا لحائض رواه
ابن ماجة عن ابي ابن شيبة والطبراني في معجمه ورجح ابو زرعة انه عن عائشة لا عن ام سلمة وعن
ابراهيم قال تتناول الحائض الشئ من المسجد ولا تدخله رواه الدارمي **باب** قراءة القران عن
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقرء الجنب والحائض شيئاً من القران رواه الامام
احمد والترمذي وابن ماجة وابن عدي والبيهقي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقرء
القران الجنب ولا الحائض رواه ابن ماجة وعن سعيد بن جبير قال الحائض لا تقرء من القران شيئا
ولكن تذكر الله متى شاءت رواه سعيد بن منصور وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تقرء الحائض ولا الجنب شيأ من القران رواه الدارقطني في سننه وابن عدي وفيه محمد
بن الفضل وهو ضعيف وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقرء الجنب ولا الحائض
شيئا من القران رواه الدارقطني عن موسى بن عقبة وعن سفيان قال بلغني عن ابراهيم وسعيد
بن جبير انهما قالا لا يقرء الجنب والحائض اية تامة يقرء ان الحرف رواه الدارمي وعن عامر قال الجنب
والحائض لا يقرآن القران رواه الدارمي وعن ابراهيم قال كان عمر يكره او ينهى ان يقرء الجنب والحائض
قال شعبة وجدت في الكتاب والحائض رواه الدارمي وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم قال اربعة
لا يقرءون القران الا اية ونحوها الجنب والذي على الغائط والذي يجامع وفي الحمام رواه الامام محمد في
كتاب الآثار وعن ابي العالية في الحائض قال لا تقرء القران رواه الدارمي وعن ابي وائل قال
كان يقال لا يقرء الجنب ولا الحائض ولا يقرء في الحمام وحالان لا يذكر العبد فيهما الله عند الخلاء و
عند الجماع الا ان الرجل اذا اتى اهله بدء فسمى الله رواه الدارمي وعن عطاء في المرأة الحائض تقرء
قال لا الا طرف الاية رواه الدارمي **باب** مس القران قال الله تعالى لا يمسه الا المطهرون عن
عبد الله بن ابي بكر عن ابيه عن جده قال كان فيما اخذ عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يمس
القران الا طاهر رواه الدارقطني وعن عبد الله بن ابي بكر عن ابيه قال كان في كتاب النبي صلى الله
عليه وسلم ان لا يمس القران الا طاهر رواه عبد الرزاق في مصنفه في باب الحيض وعن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمس القران الا طاهر رواه الطبراني والدارقطني والبيهقي
وعن عمرو بن حزم ان في الكتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل اليمن في
السنن والفرائض والديات ان لا يمس القران الا طاهر رواه الامام احمد والنسائي في سننه وابو داود
في مراسيله وابن حبان في صحيحه والحاكم في المستدرك وقال هو من قواعد الاسلام واسناده من شرط

هذا الكتاب والطبرانی فی معجمه والدارقطنی والبیهقی فی سننهما وابن راهویه [٥] وعن حکیم بن حزام قال لما
بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن قال لا تمس القرآن الا وانت طاهر رواه الحاکم فی المستدرک
وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه ورواه الطبرانی والدارقطنی والبیهقی فی سننهما [٦] وعن عثمان ابن ابی العاص
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یمس القرآن الا طاهر رواه الطبرانی فی معجمه [٧] وعن ثوبان قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یمس القرآن الا طاهر رواه ابن القطان فی الوهم والایهام وابن
عبد العزیز فی منتخبه وقال ابن القطان اسناده فی غایة الضعف [٨] وعن انس بن مالک قال خرج عمر
متقلدا بالسیف فقیل له ان ختنک واختک قد صبوا فاتاهما عمر وعندهما رجل من المهاجرین یقال
له خباب وکانوا یقرءون طه فقال اعطونی الذی عندکم فاقرءه وکان عمر یقرء الکتب فقالت له اخته
انک رجس ولا یمسه الا المطهرون فقم فاغتسل او توضأ فقام عمر فتوضأ ثم اخذ الکتاب فقرء طه
رواه الدارقطنی ورواه ابو یعلی الموصلی فی مسنده مطولا [٩] وعن عبد الرحمن بن یزید قال کنا مع سلمان
فخرج فقضی حاجته ثم جاء فقلت یا ابا عبد الله لو توضأت لعلنا نسألک عن آیات قال انی لست امسه
انه لا یمسه الا المطهرون فقرأ علینا ما شئنا رواه الدارقطنی وصححه

باب سجدة القرآن [١] عن
ابن عباس انه سئل عن الحائض تسمع السجدة قال لا تسجد لانها صلاة رواه الدارمی [٢] وعن الزهری فی
المرأة تری الطهر فتسمع السجدة قال لا تسجد حتی تغتسل رواه الدارمی [٣] وعن ابراهیم فی الحائض تسمع
السجدة قال لا تقضی رواه الدارمی [٤] وعن عامر قال اذا سمعت الحائض السجدة فلا تسجد رواه الدارمی
[٥] وعن ابی قلابة قال لا تسجد المرأة الحائض اذا سمعت السجدة رواه الدارمی

باب طواف البیت
[١] عن ام المومنین عائشة رضی الله عنها قالت خرجنا مع النبی صلی الله علیه وسلم لا نذکر الا الحج فلما
جئنا سرف طمثت فدخل علی النبی صلی الله علیه وسلم وانا ابکی فقال ما یبکیک قلت لوددت والله انی لم احج
العام قال لعلک نفست قلت نعم قال فان ذلک شئ کتبه الله علی بنات آدم فافعلی ما یفعل الحاج غیر ان
لا تطوفی بالبیت حتی تطهری رواه البخاری ومسلم وابو بکر بن ابی شیبة والنسائی وابن ماجه [٢] وعنها انها قالت
لرسول الله صلی الله علیه وسلم یا رسول الله ان صفیة بنت حیی قد حاضت قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لعلها تحبسنا الم تکن طافت معکن فقالوا بلی قال فاخرجی رواه البخاری [٣] وعن جابر بن عبد الله
قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم نلبی بالحج وقدمنا مکة الی ان قال وکانت عائشة قدمت و
هی حائض فامرها النبی صلی الله علیه وسلم ان تنسک المناسک کلها غیر انها لا تطوف ولا تصلی حتی
تطهر رواه البخاری

باب اتیان الحائض قال تعالی ویسئلونک عن المحیض قل هو اذی فاعتزلوا النساء

فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن فاذا تطھرن فأتوھن من حیث امرکم اللہ ان اللہ یحب التوابین و
یحب المتطھرین ٥ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی حائضا او امرأۃ فی
دبرھا او کاھنا فقد کفر بما انزل علی محمد رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وفی روایتھما
فصدقہ بما یقول فقد کفر وعن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کنت اذا حضت نزلت
عن المثال علی الحصیر فلم نقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ندن منہ حتی نطھر رواہ
ابوداود وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فوق الازار حلال
وما تحت الازار منھا حرام یعنی من الحائض رواہ الطبرانی فی الکبیر **باب مجامعۃ الحائض**
بعد الطھر قبل الاغتسال عن ابراھیم عن عمر بن الخطاب وابن مسعود انھما قالا فی الحائض اذا
انقطع دمھا ھی حائض ما لم تغتسل رواہ ابن الضیاء فی مسند الامام ابی حنیفۃ والدارقطنی
وعن مجاھد فی الحائض اذا طھرت من الدم لا یقربھا زوجھا حتی تغتسل رواہ الدارمی وعن
سفیان انہ سئل ایجامع الرجل امرأتہ اذا انقطع عنھا الدم قبل ان تغتسل فقال لا فقیل ارأیت
ان ترکت الغسل یومین او ایاما قال تستتاب رواہ الدارمی وعنہ عمن حدثہ عن مجاھد
ولا تقربوھن حتی یطھرن قال حتی ینقطع الدم فاذا تطھرن قال اذا اغتسلن رواہ الدارمی وفی
روایۃ اخری لہ عن سفیان عن ابن ابی نجیح عن مجاھد حتی یطھرن قال اذا انقطع الدم فاذا
تطھرن قال اغتسلن رواہ الدارمی وعن عثمان بن الاسود قال سألت مجاھدا عن امرأۃ
رأت الطھر یحل لزوجھا ان یأتیھا قبل ان تغتسل قال لا حتی یحل لھا الصلاۃ رواہ الدارمی وعن
ابراھیم قال لا یغشاھا حتی تغتسل رواہ الدارمی وعن عطاء فی المرأۃ تری الطھر ایأتیھا زوجھا قبل
ان تغتسل قال لا حتی تغتسل رواہ الدارمی **باب کفارۃ من اتی حائضا** عن ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امرأتہ وھی حائض قال یتصدق بدینار او نصف دینار رواہ ابوداود
قال ھکذا الروایۃ الصحیحۃ والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی والحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث
صحیح وعنہ قال اذا اصابھا فی اول الدم فدینار واذا اصابھا فی انقطاع الدم فنصف دینار رواہ
۱۲۷۵ ابوداود والدارمی وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض
فلیتصدق بنصف دینار رواہ ابوداود والدارمی والحاکم فی المستدرک وعن عبد الحمید بن زید بن
الخطاب قال کان لعمر بن الخطاب امرأۃ تکرہ الجماع فکان اذا اراد ان یأتیھا اعتلت علیہ بالحیض فوقع
علیھا فاذا ھی صادقۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یتصدق بخمس دینار رواہ الدارمی وعن

ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی الرجل امرأته وهی حائض فان کان
الدم عبیطا فلیتصدق بدینار وان کان صفرة فلیتصدق بنصف دینار رواه الدارمی وعنه
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواه
الترمذی وعنه انه سئل عن الذی یاتی امرأته وهی حائض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار
رواه الدارمی وعن انس قال کانت المرأة من الیهود اذا حاضت لم یواکلوها ولم یشاربوها ولم
یجامعوها فی البیت فانزل اللہ عزوجل یسئلونک عن المحیض قل هو اذی الی قوله حتی یطهرن فامر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یواکلوهن وان یشاربوهن وان یجامعوهن فی البیوت و
یفعلوا ما شاءوا الا الجماع فقالت الیهود ما یرید هذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا خالفنا فیه فجاء
اسید بن حضیر وعباد بن بشر فذکرا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قول الیهود فقالوا
یا رسول اللہ افلا نجامعهن فتمعر وجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیهما
فخرجا من عنده فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هدیة لبن فبعث فی آثارهما حتی سقاهما من اللبن
فظننا انه لم یجد علیهما رواه ابوداود الطیالسی وعن عطاء فی رجل جامع امرأته وهی حائض قال
یتصدق بدینار رواه الدارمی وعن الاوزاعی فی رجل یغشی امرأته وهی حائض او بعد الطهر
لم تغتسل قال یستغفر اللہ ویتصدق بخمس دینار رواه الدارمی وعن عطاء قال اذا وقع الرجل
علی امرأته وهی حائض یتصدق بنصف دینار فقال له رجل من القوم فان الحسن یقول یعتق
رقبة قال ما نهاکم ان تقربوا الی اللہ ما استطعتم رواه الدارمی **باب المرأة تجنب ثم
تحیض** عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهیم قال اذا اجنبت المرأة ثم حاضت فلیس علیها
غسل فان ما بها من الحیض اشد مما بها من الجنابة رواه الامام محمد بن الحسن فی الآثار وقال
وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة لا غسل علیها حتی تطهر من حیضها فتغتسل غسلا واحدا لهما جمیعا
وعن عطاء قال الحیض اکبر رواه الدارمی **باب المرأة تطهر عند الصلاة** عن الامام الاعظم
عن حماد عن ابراهیم قال اذا حاضت المرأة فی وقت الصلاة فلیس علیها ان تقضی تلک الصلاة
وان طهرت فی وقت الصلاة فلتصل رواه الامام محمد بن الحسن فی الآثار وعن الامام الاعظم
عن حماد عن ابراهیم قال اذا طهرت المرأة فی وقت الصلاة ولم تغتسل حتی ذهب الوقت لان
تکون مشغولة فی غسلها فلیس علیها قضاء رواه الامام محمد بن الحسن فی الآثار **باب
فی الحائض کیف تغتسل** عن ام المومنین عائشة رضی اللہ عنها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

بها وكانت حائضا انقضي شعرك واغتسلي قال علي في حديثه انقضي رأسك رواه ابن ماجة عن
ابن ابي شيبة وعنها ان اسماء سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الغسل من المحيض فقالت
تأخذ احداكن ماءها وسدرها فتطهر فتحسن الطهور او تبلغ في الطهور ثم تصب على رأسها فتدلكه دلكا
شديدا حتى يبلغ شؤون رأسها ثم تصب عليها الماء ثم تأخذ فرصة ممسكة فتطهري بها قالت اسماء
كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها قالت عائشة كانها تخفي ذلك تتبعي بها اثر الدم وسألته
عن الغسل من الجنابة فقال تأخذ احداكن ماءها فتطهر فتحسن الطهور او تبلغ في الطهور حتى تصب الماء
على رأسها فتدلكه حتى يبلغ شؤون رأسها ثم تفيض الماء على جسدها فقالت عائشة نعم النساء
نساء الانصار لم يمنعهن الحياء ان يتفقهن في الدين رواه مسلم وابن ماجة ورواه سعيد
بن منصور و ابن ابي شيبة الى قوله اثر الدم وعنها انها قالت نعم النساء نساء الانصار لم يكن
يمنعهن الحياء ان يتفقهن في الدين وان يسألن عنه ولما نزلت سورة النور شققن حجر مناطقهن
فاتخذنه خمرا وجاءت فلانة فقالت يا رسول الله ان الله لا يستحيي من الحق كيف اغتسل من الحيض
قال لتأخذ احداكن سدرتها وماءها ثم تطهر فتلمس الطهور ثم لتفض على رأسها ولتدلك شؤون
رأسها ثم تفيض على جسدها ولتأخذ فرصة ممسكة فلتطهر بها قالت كيف اتطهر بها فاستحيى منها
رسول الله صلى الله عليه وسلم واستتر منها وقال سبحان الله تطهري بها فلحقت الذي قال فاخذت
بجيبها فقلت تتبعين بها آثار الدم رواه عبد الرزاق وعنها ان امرأة سألت النبي صلى الله
عليه وسلم عن غسلها من المحيض فامرها كيف تغتسل قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها
قالت كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتذبتها الي فقلت تتبعي بها اثر الدم رواه البخاري ومسلم
والنسائي وعنها ان امرأة من الانصار قالت للنبي صلى الله عليه وسلم كيف اغتسل من المحيض قال خذي
فرصة ممسكة وتوضئي ثلاثا ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم استحيى فاعرض بوجهه او قال توضئي بها
فاخذتها فجذبتها فاخبرتها بما يريد النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري

باب مدة النفاس

عن انس قال تنتظر البكر اذا ولدت وتطاول بها الدم اربعين ليلة ثم تغتسل رواه حنبل
وعن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال تنتظر النساء اربعين ليلة ثم تغتسل رواه
عبد الرزاق والدارقطني وعن ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها قالت كانت النفساء تجلس على
عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعين يوما وكنا نطلي وجوهنا بالورس من الكلف
رواه ابن ماجة والدارمي والترمذي وابوداود وابن عساكر والحاكم وحسن البيهقي وعن عثمان

بن ابى العاص قال وقت للنفساء اربعين يوما رواه الدارمى وابن عدى وضعّفه وقال الحاكم فإن ابن سليم
هذا الاسناد فانه مرسل صحيح ولفظه وقت النساء فى نفاسهن اربعين يوما والدارقطنى وسعيد بن منصور
وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت للنفساء اربعين يوما الا ان ترى الطهر
قبل ذلك رواه ابن ماجة والدارقطنى فى سننه وعن معاذ بن جبل عن النبى صلى الله عليه وسلم
قال اذا مضى للنفساء سبع ثم رأت الطهر فلتغتسل ولتصل رواه الحاكم فى المستدرك وعن سمرة
قال تنتظر النفساء اربعين يوما الا ان ترى الطهر قبل ذلك فان بلغت اربعين يوما ولم تر الطهر فلتغتسل
وهى بمنزلة المستحاضة رواه ابن عدى وابن عساكر وعن ابن عمر قال تنتظر النفساء اربعين ليلة فان
رأت الطهر قبل ذلك فهى طاهرة وان جاوزت الاربعين فهى بمنزلة المستحاضة تغتسل وتصلى فان
غلبها الدم توضأت لكل صلاة رواه ابن عساكر وعن عمر انه كان يقول للمرأة من نسائه اذا نفست لا تقربينى
اربعين ليلة رواه عبد الرزاق وعن عثمان ابن ابى العاص انه كان لا يقرب النفساء اربعين يوما
رواه الدارمى وعن الحسن قال اذا رأت الدم عند الطلق يوما او يومين فهو من النفاس رواه الدارمى
وعن مكحول قال المرأة تنتظر من الغلام ثلثين يوما ومن الجارية اربعين يوما يعنى النفساء قال
مروان هو قول سعيد بن عبد العزيز وقال الاوزاعى هما سواء رواه الدارمى وعن ام المومنين ام سلمة
رضى الله عنها انها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم كم تجلس المرأة اذا ولدت قال اربعين يوما
الا ان ترى الطهر قبل ذلك رواه الدارقطنى وعن ابن عباس قال تنتظر النفساء اربعين يوما او نحوها
رواه الدارمى بسند صحيح وعن عبد الله بن عمرو قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تنتظر النفساء
اربعين ليلة فان رأت الطهر قبل ذلك فهى طاهر وان جاوزت الاربعين فهى بمنزلة المستحاضة تغتسل
وتصلى فان غلبها الدم توضأت لكل صلاة رواه الحاكم فى المستدرك والدارقطنى فى سننه وقال
عمرو بن الحصين وابن علاثة متروكان ضعيفان وعن ام المومنين عائشة رضى الله عنها ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت للنساء فى نفاسهن اربعين يوما رواه الدارقطنى وابن
حبان وعنها قالت وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم للنفساء اربعين يوما الا ان ترى الطهر
فتغتسل وتصلى ولا يقربها زوجها فى الاربعين رواه ابن حبان وقال الطبرانى عطاء بن عجلان كوفى
ضعيف وجابر قال وقت للنفساء اربعين يوما رواه الطبرانى فى الاوسط -

باب لا يقضى النفساء الصلاة

عن مسة الازدية قالت حججت فدخلت على ام سلمة فقلت يا ام المومنين
ان سمرة بن جندب يامر النساء يقضين صلاة المحيض فقالت لا يقضين كانت المرأة من نساء

النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقعد فی النفاس اربعین لیلۃ الا ... رها النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقضاء صلاۃ النفاس رواہ ابوداود والحاکم فی المستدرک وقال حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔

ابواب الاستحاضۃ

باب مستحاضۃ قد استمر بها الدم وایام حیضها معروفۃ **عن** الامام الاعظم عن الاعمش سلیمان بن مهران عن حبیب بن ابی ثابت عن عروۃ عن عائشۃ ان فاطمۃ بنت ابی جیش قالت یا رسول اللہ انی استحاض افادع الصلاۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذالک عرق ولیس بحیض فاذا اقبلت ایام عادتک فدعی الصلاۃ ثم اغتسلی ثم توضئی لکل صلاۃ قلت وان قطر الدم قال نعم وان قطر علی الحصیر رواہ الحافظ طلحۃ بن محمد فی مسندہ وابن ماجۃ والطحاوی وابن ابی شیبۃ **وعن** الامام الاعظم عن حماد ان قمیر امرأۃ مسروق سألت عائشۃ رضی اللہ عنها فامرتها بمثل مقالۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المستحاضۃ رواہ ابو محمد البخاری فی مسندہ **وعن** الامام الاعظم عن هشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنها ان فاطمۃ بنت ابی جیش قالت یا رسول اللہ انی احیض الشهر والشهرین فقال لها انما عرق هو فاذا اقبلت حیضتک فدعی الصلاۃ واذا ادبرت فاغتسلی لطهرک ثم توضئی لکل صلاۃ وصلی رواہ الحافظ طلحۃ بن محمد فی مسندہ وابن حبان فی صحیحہ والطحاوی **وعن** الامام الاعظم عن اسمعیل بن ابی خالد الاحمسی البجلی عن عامر الشعبی عن امرأۃ مسروق عن عائشۃ رضی اللہ عنها انها امرت المستحاضۃ ان تدع الصلاۃ ایام حیضها وان تتوضأ لکل صلاۃ بعد ان تغتسل لکل طهر رواہ الحافظ ابن خسرو فی مسندہ **وعن** ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنها ان امرأۃ کانت تهراق الدم علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لها ام سلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر اللیالی والایام التی کانت تحیض من الشهر قبل ان یصیبها الذی اصابها فلتترک الصلاۃ قدر ذلک من الشهر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل رواہ الامام مالک والامام محمد فی الموطاء وابوداود والدارمی وروی النسائی معناہ وقال محمد وبهذا ناخذ وتتوضأ لوقت کل صلاۃ وتصلی الی الوقت الاخر وان سال دمها **وعن** سمی مولی ابی بکر بن عبد الرحمن ان القعقاع بن حکیم وزید بن اسلم ارسلاہ الی سعید بن المسیب یسأله عن المستحاضۃ کیف تغتسل فقال سعید تغتسل من طهر الی طهر وتتوضأ لکل صلاۃ فان غلبها الدم استثفرت بثوب رواہ الامام مالک والامام محمد فی الموطاء **وعن** عروۃ

له قال الساجی هو غلط فیه ابو حنیفۃ ١٢ منه

قال ليس على المستحاضة ان تغتسل الا غسلا واحدا ثم توضأ بعد ذلك للصلاة رواه ابن ماجه
والامام محمد فى الموطاء وعن عدى بن ثابت عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم
قال فى المستحاضة تدع الصلاة ايام اقرائها ثم تغتسل وتصلى رواه ابوداود والترمذى وابن ماجه
وعن عروة عن ام المومنين عائشة رضى الله عنها قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن المستحاضة فقال تدع الصلاة ايام اقرائها ثم تغتسل غسلا واحدا ثم تتوضأ عند كل صلاة
رواه ابن حبان فى صحيحه وعن سليمان بن يسار ان فاطمة بنت ابى حبيش استحيضت فامرت
ام سلمة ان تسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تدع الصلاة ايام اقرائها ثم تغتسل
وتستثفر بثوب وتصلى رواه الدارقطنى فى سننه وقال رواته كلهم ثقات ورواه ابن ابى شيبة فى
مسنده وعنه ان امرأة اتت ام سلمة تسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم لها عن المستحاضة
فقال عليه السلام تدع الصلاة ايام اقرائها ثم تغتسل وتستثفر بثوب وتتوضأ لكل صلاة وتصلى
الى مثل ذلك رواه ابن ابى شيبة وعن سودة بنت زمعة قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم المستحاضة تدع الصلاة ايام اقرائها التى كانت تجلس فيها ثم تغتسل غسلا واحدا
ثم تتوضأ لكل صلاة رواه الطبرانى فى الاوسط وعن عدى بن ثابت عن ابيه عن جده عن
النبى صلى الله عليه وسلم قال المستحاضة تدع الصلاة ايام اقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلاة
وتصوم وتصلى رواه ابن ماجه والطحاوى ورواه ابوداود بلفظه والوضوء عند كل صلاة ورواه الترمذى
بلفظه وتتوضأ عند كل صلاة وعن جابر ان النبى صلى الله عليه وسلم امر المستحاضة بالوضوء لكل صلاة
رواه ابويعلى الموصلى فى مسنده والبيهقى فى المعرفة وعن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة
رضى الله عنها قالت جاءت فاطمة بنت ابى حبيش الى النبى صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول
الله انى امرأة استحاض فلا اطهر افادع الصلاة قال لا انما ذلك عرق وليست بالحيضة فاذا
اقبلت الحيضة فدعى الصلاة واذا ادبرت فاغسلى عنك الدم وصلى قال وقال ابى ثم توضئى
لكل صلاة حتى يجئ ذلك الوقت رواه البخارى ورواه المسلم الى قوله وصلى ورواه الترمذى
عن ابن معاوية متصلا وقال قال ابومعوية فى حديثه وقال توضئى لكل صلاة حتى يجئ
ذلك الوقت وقال حديث حسن صحيح وعن فاطمة بنت ابى حبيش انها كانت تستحاض فقال
لها النبى صلى الله عليه وسلم اذا كان دم الحيض فانه دم اسود يعرف فاذا كان ذلك فامسكى
عن الصلوة فاذا كان الآخر فتوضئى وصلى فانما هو عرق رواه ابوداود والنسائى والحاكم فى المستدرك

وعن فاطمة بنت قيس انها اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت انها تستحاض فزعمت انه
قال ذلك عرق فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلاة واذا ادبرت فاغتسلي واغسلي عنك الدم ثم صلي رواه
الطبراني في المعجم الصغير وعن جابر ان فاطمة بنت قيس سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
المستحاضة فقال تقعد ايام اقرائها ثم تغتسل عند كل طهر ثم تحتشي وتصلي رواه الطبراني في الصغير
وعن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت استحيضت بنت ابي حبيش فسألت النبي صلى الله
عليه وسلم يا رسول الله اني استحاض فلا اطهر افادع الصلاة فقال رسول الله عليه انما ذلك عرق
وليست بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلاة واذا ادبرت فاغسلي عنك اثر الدم وتوضئي
فانما ذلك عرق وليست بالحيضة رواه النسائي والطحاوي وعن ابن عباس قال تدع المستحاضة
الصلاة ايام حيضها ثم تغتسل ثم تتوضأ عند كل صلاة فانما هو عرق عاند او قال ركضة من الشيطان
رواه سعيد بن منصور وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها انها سئلت عن المستحاضة
فقالت تجلس ايام اقرائها ثم تغتسل غسلا واحدا وتتوضأ لكل صلاة رواه عبد الرزاق و
سعيد بن منصور وعن دينار قال المستحاضة تدع الصلاة ايام اقرائها ثم تغتسل وتتوضأ
عند كل صلاة وتصوم وتصلي رواه الترمذي والنسائي وابو داود وابن ماجه وعن
ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها ان فاطمة بنت ابي حبيش وابو حبيش هو ابن عبد المطلب
بن اسد قالت يا رسول الله اني امرأة استحاض فلا اطهر قال انما ذلك عرق وليس بحيض اذا
اقبلت حيضتك فدعي الصلاة واذا ادبرت فاغسلي عنك الدم وصلي وتوضئي لكل صلاة
حتى يجيء ذلك الوقت رواه البخاري ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه
وعنها عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في المستحاضة تدع الصلاة ايام اقرائها ثم تغتسل
مرة ثم توضأ الى مثل ايام اقرائها فان رأت صفرة انتضحت وتوضأت وصلت رواه الطبراني
في الصغير وعن ابن ابي مليكة قال جاءت خالتي فاطمة بنت ابي حبيش الى عائشة فقالت
اني اخاف ان اقع في النار اني ادع الصلاة السنة والسنتين لا اصلي فقالت انتظري حتى يجيء
النبي صلى الله عليه وسلم فجاء فقالت عائشة هذه فاطمة تقول كذا وكذا فقال لها النبي
صلى الله عليه وسلم قولي لها فلتدع الصلاة في كل شهر ايام قرئها ثم لتغتسل في كل يوم غسلا
واحدا ثم الطهور عند كل صلاة ولتنظف ولتحتشي فانما هو داء عرض او ركضة من الشيطان
او عرق انقطع رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه بهذا اللفظ باب خلت

قوية قد استمر بها الدم فلا ينقطع وقد نسيت ايام حيضها [١] وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها
ان ام حبيبة كانت تستحاض فتمكث السنين وانها كانت تدخل المركن حتى يعلو الدم فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليست بالحيضة انما هو عرق وكانت تغتسل لكل صلوة رواه سعيد بن منصور [٢] وعن
ام حبيبة انها استحيضت سبع سنين فاشتكت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي
صلى الله عليه وسلم ليست تلك بحيضة ولكن عرق فاغتسلي فكانت تغتسل عند كل صلاة و
كانت تغتسل في المركن فيرى صفرة الدم في المركن رواه عبد الرزاق [٣] وعن ابي سلمة ان ام حبيبة
بنت جحش كانت تهراق الدم وانها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها ان تغتسل عند
كل صلاة وتصلي رواه سعيد بن منصور [٤] وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها انها قالت
استفتت ام حبيبة بنت جحش رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني استحاض فقال انما ذلك
عرق فاغتسلي ثم صلي فكانت تغتسل عند كل صلاة رواه مسلم والدارمي والترمذي [٥] وعنها ان ام حبيبة
بنت جحش ختنة رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت تحت عبد الرحمن بن عوف استحيضت
سبع سنين فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان هذه ليست بالحيضة ولكن هذا عرق فاغتسلي وصلي قالت عائشة فكانت تغتسل
في مركن في حجرة اختها زينب بنت جحش حتى تعلو حمرة الدم الماء رواه مسلم وابو داود وفي رواية
له فكانت تغتسل لكل صلاة [٦] وعنها قالت ان ام حبيبة استحيضت سبع سنين فامرها رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل فكانت تغتسل لكل صلاة رواه ابو داود [٧] وعنها قالت ان
ام حبيبة بنت جحش استحيضت في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها بالغسل لكل صلاة
رواه ابو داود [٨] وعنها قالت استحيضت زينب بنت جحش فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم
اغتسلي لكل صلاة رواه ابو داود [٩] وعن زينب بنت ابي سلمة ان امرأة كانت تهراق الدم
وكانت تحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرها ان تغتسل عند كل صلاة
وتصلي رواه ابو داود [١٠] وعن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كتبت اليه امرأة اني قد استحضت
منذ كذا وكذا فبلغني ان عليا قال تغتسل عند كل صلاة قال ابن عباس ما نجد لها غير ما قال علي
رواه الدارمي [١١] وعن عكرمة قال كانت زينب تعتكف مع النبي صلى الله عليه وسلم وهي ترى
الدم فامرها ان تغتسل عند كل صلاة رواه الدارمي [١٢] وعن يحيى بن ابي كثير ان عليا وابن مسعود
كانا يقولان في المستحاضة تغتسل عند كل صلاة رواه الدارمي وعن ابي سلمة ان ام حبيبة قال

حبيبة بنت جحش كانت تهراق الدم وانها سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن ذالك
فامرها ان تغتسل عند كل صلاة وتصلى رواه الدارمي [١٤] وعن سعيد بن جبير قال كتبت امرأة الى ابن
الزبير انى استحاض فلا اطهر وانى اذكرك الله الا افتيتنى وانى سألت عن ذلك فقالوا كان علي يقول
تغتسل لكل صلاة فقرأت وكتبت الجواب بيدي ما اجد لها الا ما قال علي فقال ان الكوفة ارض باردة
فقال لو شاء الله لابتلاها باشد من ذلك رواه الدارمي [١٥] وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها
ان ام حبيبة بنت جحش التي كانت تحت عبد الرحمن بن عوف وانها استحيضت لا تطهر فذكر
شانها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انها ليست بالحيضة ولكنها ركضة من الرحم
فلتنظر قدر قرئها التي كانت تحيض لها فلتترك الصلاة ثم تنظر ما بعد ذلك فلتغتسل عند كل
صلاة رواه النسائي والطحاوي وزاد وتصلى [١٦] وعنها ان ام حبيبة بنت جحش كانت تستحاض سبع
سنين فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال ليست بالحيضة انما هو عرق فامرها ان تترك الصلاة
قدر اقرائها وحيضتها وتغتسل وتصلى فكانت تغتسل عند كل صلاة رواه النسائي [١٧] وعنها ان ام
حبيبة بنت جحش كانت استحيضت في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها رسول الله صلى
الله عليه وسلم بالغسل لكل صلاة فان كانت لتنغمس في المركن وهو مملوء ماء ثم تخرج منه وان الدم
لغالبه ثم تصلى رواه الطحاوي [١٨] وعنها ان ام حبيبة بنت جحش كانت تحت عبد الرحمن بن عوف
وانها استحيضت سبع سنين فقال رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم ان هذا ليست بالحيضة
ولكنه عرق فاغتسلى رواه الحاكم في المستدرك [١٩] وعنها قالت استحيضت ام حبيبة وهي تحت
عبد الرحمن بن عوف سبع سنين فامرها النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اقبلت الحيضة فدعى
الصلاة واذا ادبرت فاغتسلى وصلى رواه الحاكم في المستدرك وقال حديث عمرو بن الحارث و
الاوزاعي صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه [٢٠] وعن سعيد بن جبير ان امرأة اتت ابن عباس بكتاب
بعد ما ذهب بصره فدفعه الى ابنه فتترترنيه فدفعه الى فقرأته فقال لابنه الا هذرمته
كما هذرمه الغلام المصري فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من امرأة من المسلمين انها استحيضت
فاستفتت عليا فامرها ان تغتسل وتصلى فقال اللهم لا اعلم القول الا ما قال علي ثلث مرات
قال قتادة واخبرني عذرة عن سعيد انه قيل له ان الكوفة ارض باردة وانه يشق عليها الغسل
لكل صلاة فقال لو شاء الله لابتلاها بما هو اشد منه رواه الطحاوي

باب المستحاضة التي

حفظت ايامها ولم تقدر على الغسل لكل صلاة [٢١] عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم انه قال في

المستحاضة انما تترك الظهر حتى اذا كان فى آخر الوقت اغتسلت ثم صلت الظهر ثم صلت العصر ثم
تمكث حتى اذا دخل وقت المغرب تركت الصلاة حتى اذا كان آخر وقتها اغتسلت وصلت المغرب
والعشاء حتى تفرغ رواه الامام محمد بن الحسن فى الآثار، **وعن** اسماء بنت عميس قالت قلت
يا رسول الله ان فاطمة بنت ابى حبيش استحيضت منذ كذا وكذا فلم تصل فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم سبحان الله ان هذا من الشيطان لتجلس فى مركن فاذا رأت صفارة فوق الماء
فلتغتسل للظهر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتوضأ فيما بين ذلك رواه
الطحاوى والحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه بهذه الالفاظ قال
ابوداود روى مجاهد عن ابن عباس لما اشتد عليها الغسل امرها ان تجمع بين الصلاتين **وعن**
حمنة بنت جحش قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة فاتيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم استفتيه واخبره فوجدته فى بيت اختى زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله انى امرأة
استحاض حيضة كثيرة شديدة فما ترى فيها قد منعتنى الصلاة والصوم فقال انعت لك الكرسف
فانه يذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال فتلجمى قالت هو اكثر من ذلك قال فاتخذى ثوبا فقالت
هو اكثر من ذلك انما اثج ثجا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سآمرك بامرين ايهما فعلت اجزى
عنك من الآخر فان قويت عليهما فانت اعلم قال لها انما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضى
ستة ايام فى علم الله ثم اغتسلى حتى اذا رأيت انك طهرت واستنقات فصلى ثلاثا وعشرين ليلة
او اربعة وعشرين ليلة وايامها وصومى فان ذلك يجزيك وكذلك فافعلى كل شهر كما تحيض النساء
وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن فان قويت على ان تؤخرى الظهر وتعجلى العصر فتغتسلين
وتجمعين بين الصلاتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين
بين الصلاتين فافعلى وتغتسلين مع الفجر فافعلى وصومى ان قدرت على ذلك قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهذا اعجب الامرين الى رواه الامام احمد وابوداود والترمذى والنسائى و
ابن ماجة والحاكم وابن ابى شيبة وعبد الرزاق وقال الترمذى حسن صحيح **وعن** ام المومنين
عائشة رضى الله عنها قالت استحيضت امرأة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت
ان تعجل العصر وتؤخر الظهر وتغتسل لهما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا و
تغتسل لصلاة الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا احدثك الا
عن النبى صلى الله عليه وسلم رواه ابوداود والدارمى **وعنها** قالت ان سهلة بنت سهيل استحيضت

فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فامرها ان تغتسل عند كل صلاة فلما جهدها ذلك امرها ان تجمع
بين الظهر والعصر بغسل والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل للصبح رواه ابوداود والطحاوي والطبراني
في الصغير بمعناه وعن حمنة بنت جحش انها استحيضت على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني استحضت حيضة منكرة شديدة قال لها احتشي
كرسفا قالت له انه اشد من ذلك اني اثج ثجا قال تلجمي وتحيضي في كل شهر في علم الله ستة ايام
او سبعة ايام ثم اغتسلي غسلا فصلي وصومي ثلثة وعشرين واخري الظهر وقدمي العصر و
اغتسلي لهما غسلا واخري المغرب وعجلي العشاء واغتسلي لهما غسلا وهذا احب الامرين الي
رواه ابن ماجه وعن القاسم ان امرأة من المسلمين استحيضت فسألت النبي صلى الله
عليه وسلم فقال انما هو عرق تترك الصلاة قدر حيضتها ثم تجمع بين الظهر والعصر بغسل واحد
والمغرب والعشاء بغسل واحد وتغتسل للصبح غسلا رواه عبد الرزاق والطحاوي وعن ابن
عباس قال اذا استحيضت المرأة فتقعد ايام اقرائها التي كانت تقعد بعد يوما او يومين و
تؤخر الظهر الى العصر وتغتسل لهما وتؤخر المغرب الى العشاء وتغتسل لهما وتغتسل للصبح
ويأتيها زوجها رواه سعيد بن منصور وعن الامام الاعظم عن حماد عن سعيد بن جبير
عن ابن عباس انه قال في المستحاضة تدع الصلاة ايام حيضها وتغتسل اذا مضت و
تؤخر من الظهر وتقدم من العصر ولتغتسل غسلا واحدا وتصليهما جميعا وتؤخر المغرب وتقدم
العشاء ثم تغتسل غسلا واحدا فتصليهما رواه ابو عروبة الحراني في مسند القاضي ابي يوسف
وعن زينب بنت جحش قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم انها مستحاضة فقال تجلس
ايام اقرائها ثم تغتسل وتؤخر الظهر وتعجل العصر وتغتسل وتصلي وتؤخر المغرب وتعجل العشاء
وتغتسل وتصلي وتغتسل للفجر رواه الطحاوي وعن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جاءته
امرأة مستحاضة تسأله فلم يفتها وقال لها سلي غيري قال فاتت ابن عمر فسألته فقال لها
لا تصلي ما رأيت الدم فرجعت الى ابن عباس فاخبرته فقال رحمه الله ان كاد ليكفرك
قال ثم سألت علي بن ابي طالب فقال تلك ركضة من الشيطان او قرحة في الرحم اغتسلي
عند كل صلوتين مرة وصلي قال فلقيت ابن عباس بعد فسألته فقال ما اجد لك الا ما قال
علي رواه الطحاوي وعن مجاهد قال قيل لابن عباس ان ارضها ارض باردة قال تؤخر الظهر
وتعجل العصر وتغتسل لهما غسلا واحدا وتؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا وتغتسل

للفجر غسلا رواه الطحاوى **وعن** القاسم عن ام المومنين عائشة قالت انما هى فلانة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان امرها بالغسل لكل صلاة فلما شق ذلك عليها امرها ان تجمع بين الظهر والعصر بغسل واحد وبين المغرب والعشاء بغسل واحد وتغتسل للفجر رواه الدارمى **وعنه** انما هى سهلة بنت سهيل بن عمرو استحيضت وان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان امرها بالغسل عند كل صلاة فلما جهدها ذلك امرها ان تجمع بين الظهر والعصر فى غسل واحد والمغرب والعشاء فى غسل واحد وتغتسل للصبح رواه الدارمى **وعن** عطاء وسعيد وعكرمة قالوا فى المستحاضة تغتسل كل يوم لصلاة الاولى والعصر فتصليهما وتغتسل المغرب والعشاء فتصليهما وتغتسل لصلاة الغداة رواه الدارمى۔

باب حامل رأت الدم

عن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم قال اذا رأت الحبلى الدم فليست بحائض فلتتصل ولتصم وليأتها زوجها ولتصنع ما يصنع الطاهر رواه الامام محمد بن الحسن فى الآثار **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم قال الحبلى تصلى ابدا ما لم تضع وان رأت الدم لان دم الحبل لا يكون حيضا وان رأت وهى تطلق ثم ماتت فوصيتها من الثلث رواه الامام محمد فى الآثار **وعن** على المرتضى كرم الله وجهه انه قال ان الله تعالى رفع الحيض عن الحبلى وجعل الدم رزقا للولد مما تغيض الارحام رواه ابو حفص بن شاهين **وعن** ام المومنين عائشة رضى الله عنها فى الحامل ترى الدم فقالت الحبلى لا تحيض وتغتسل وتصلى رواه الدارقطنى والاثرم **وعن** عثمن بن الاسود قال سألت مجاهدا عن امرأتى انت دما وانا اواقعها حاملا قال ذلك غيض الارحام الله يعلم ما تحمل كل انثى وما تغيض الارحام وما تزداد فما غاضت من شئ زادت مثله فى الارحام الحمل رواه الدارمى **وعن** عكرمة فى هذه الاية الله يعلم ما تحمل كل انثى وما تغيض الارحام وما تزداد وكل شئ عنده بمقدار قال ذلك الحيض على الحبل لا تحيض يوما فى حملها الا ازدادت طاهرا فى حملها رواه الدارمى **وعن** ام المومنين عائشة رضى الله عنها فى الحامل ترى الدم قالت لا يمنعها ذلك من صلاة رواه الدارمى **وعنها** قالت ان الحبلى لا تحيض فاذا رأت الدم فلتغتسل ولتصل رواه الدارمى

باب الكبيرة اذا رأت الدم

عن عطاء والحكم بن عتيبة انهما قالا فى الحبلى والتى قعدت عن المحيض اذا رأت الدم توضأتا وصلتا ولا تغتسلان رواه الدارمى **وعن** عطاء فى الكبيرة ترى الدم فقال لا تراه حيضا رواه الدارمى **وعن** عطاء فى امرأة تركها الحيض ثلثين سنة ثم رأت الدم فامرها ان تكون بمنزلة المستحاضة رواه الدارمى **وعنه** فى الكبيرة

ترى الدم قال هي بمنزلة المستحاضة تفعل كما تفعل المستحاضة رواه الدارمي **باب** اتيان المستحاضة
عن ابن عباس قال المستحاضة لا باس ان يجامعها زوجها رواه عبد الرزاق **وعن** عكرمة قال كانت
ام حبيبة تستحاض فكان زوجها يغشاها رواه ابو داود **وعن** حمنة بنت جحش انها كانت مستحاضة
وكان زوجها يجامعها رواه ابو داود **وعن** ابن عباس في المستحاضة لم ير باسا ان ياتيها زوجها
رواه الدارمي **وعن** سالم الافطس قال سئل سعيد بن جبير اتجامع المستحاضة فقال الصلاة
اعظم من الجماع رواه الدارمي **وعن** الحسن في المستحاضة قال يغشاها زوجها رواه الدارمي **وعن**
على المرتضى كرم الله وجهه قال المستحاضة يجامعها زوجها رواه الدارمي **باب** دخول المستحاضة
المسجد **عن** عمار بن عمار قال كان ابن عباس من اشد الناس قولا في المستحاضة ثم رخص بعد ما انته
امرأة فقالت ادخل الكعبة وانا حائض قال نعم وان كنت تنجينه ثجا تحتشي استدخلي ثم استثفري ثم
ادخلي رواه الدارمي **باب** الاعتكاف للمستحاضة **عن** ام المومنين الصديقة رضي الله عنها ان
النبي صلى الله عليه وسلم اعتكف معه بعض نسائه وهي مستحاضة ترى الدم فربما وضعت الطست تحتها
من الدم وزعم عكرمة ان عائشة رأت ماء العصفر فقالت كان هذا شئ كانت فلانة تجده رواه البخاري
وعنها قالت اعتكفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من ازواجه فكانت ترى الدم والصفرة
والطست تحتها وهي تصلي رواه البخاري **وعنها** ان بعض امهات المومنين اعتكفت وهي مستحاضة
رواه البخاري

ابواب الانجاس وتطهيرها

باب البول والاستبراء عنه **عن** ابي هريرة قال دخل اعرابي المسجد والنبي صلى الله عليه وسلم جالس
فصلى فلما فرغ قال اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فالتفت اليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال لقد
تحجرت واسعا فلم يلبث ان بال في المسجد فتناوله الناس فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم دعوه
واهريقوا على بوله سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين رواه البخاري
والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح **وعن** انس قال بينما نحن في المسجد مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذ جاء اعرابي فقام يبول في المسجد فقال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مه مه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزرموه دعوه فتركوه حتى بال ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
دعاه فقال له ان هذه المساجد لا تصلح لشئ من هذا البول والقذر انما هي لذكر الله والصلوة وقراءة

القرآن او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وامر رجلا من القوم فجاء بدلو من ماء فشنه عليه
رواه البخاري ومسلم وعنه ان اعرابيا بال في المسجد فقام اليه بعض القوم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم دعوه لا تزرموه قال فلما فرغ دعا بدلو من ماء فصبه عليه رواه مسلم وعنه ان اعرابيا قام
الى ناحية في المسجد فبال فيها فصاح به الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه فلما فرغ امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم بذنوب فصب على بوله رواه مسلم وعن لبابة بنت الحارث قالت كان الحسين
ابن علي في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فبال على ثوبه فقلت البس ثوبا واعطني ازارك حتى اغسله
قال انما يغسل من بول الانثى وينضح من بول الذكر رواه الامام احمد وابو داود وابن ماجه والحاكم
في المستدرك وعن ابن عباس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على قبرين فقال اما انهما ليعذبان
وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان يمشي بالنميمة واما الآخر فكان لا يستتر من بوله قال فدعا بعسيب
رطب فشقه باثنين ثم غرس على هذا واحدا وعلى هذا واحدا ثم قال لعله ان يخفف عنهما ما لم
ييبسا رواه البخاري ومسلم وفي رواية لمسلم وكان الآخر لا يستنزه عن البول او من البول وعن
ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بصبي يرضع فبال في
حجره فدعا بماء فصبه عليه رواه مسلم وعن ام قيس بنت محصن انها اتت رسول الله صلى الله
عليه وسلم بابن لها لم يبلغ ان ياكل الطعام قال عبيد الله اخبرتني ان ابنها ذاك بال في حجر رسول
الله صلى الله عليه وسلم فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بماء فنضحه على بوله ولم يغسله غسلا رواه مسلم وعن ام المومنين عائشة
رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتى بالصبيان فيدعو لهم فاتي بصبي مرة فبال
عليه فقال صبوا عليه الماء صبا رواه الطحاوي وعنها [١٠] ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بصبي فبال عليه
فاتبعه الماء ولم يغسله رواه الطحاوي وعنها [١١] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يؤتى بالصبيان
فيبرك عليهم ويحنكهم فاتي بصبي فبال عليه فدعا بماء فاتبعه بوله ولم يغسله رواه مسلم وعن [١٢] ابي
ليلى قال كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئ بالحسن رضي الله عنه فبال عليه فاراد القوم
ان يعجلوه فقال ابني ابني فلما فرغ من بوله صب عليه الماء رواه الطحاوي وعن [١٣] انس قال بينما رسول
الله صلى الله عليه وسلم راقد اذ جاء الحسن يدرج حتى قعد على صدر النبي صلى الله عليه وسلم ثم بال
على صدره فجئت اسيغه عنه فانتبه وقال ويحك يا انس دع ابني وثمرة فؤادي فانه من اذى هذا فقد
اذاني ومن اذاني فقد اذى الله ثم دعا بماء فصبه على البول صبا قال يصب على بول الغلام ويغسل
بول الجارية رواه الطبراني في الكبير بضعف وعن [١٤] علي ابن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

في بول الغلام الرضيع ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح
على شرطهما ولم يخرجاه وعن ابي السمح قال كنت خادم النبي صلى الله عليه وسلم فجيء بالحسن او الحسين
فبال على صدره فارادوا ان يغسلوه فقال رشوه رشا فانه يغسل بول الجارية ويرش بول الغلام
رواه الحاكم في المستدرك وعن ام قيس بنت محصن قالت دخلت بابن لي على النبي صلى الله عليه
وسلم لم ياكل الطعام فبال عليه فدعا بماء فرشه عليه رواه الترمذي **باب التنزه عن اصابة البول** عن
ابن عباس ان عامة عذاب القبر من البول فتنزهوا منه رواه عبد بن حميد والبزار و الطبراني
في الكبير والحاكم وعن ابي امامة قال اتقوا البول فانه اول ما يحاسب به العبد في القبر رواه
الطبراني في الكبير وعن ابي هريرة قال اكثر عذاب القبر من البول رواه الحاكم والامام احمد في مسنده
وعن ابي بكرة قال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فيعذب في البول واما الآخر فيعذب
في الغيبة رواه الامام احمد وابن ماجة وعن الحسن مرسلا استنزهوا من البول فان عامة عذاب
القبر من البول رواه سعيد بن منصور وهناد وعن ابن عمر قال اما احدهما فكان يعذب في النميمة
واما الآخر فلا يتقي البول ولن يعذبا ما دامت هذه رطبة رواه الطبراني في الكبير وعن عمرو بن العاص
ان بني اسرائيل كانوا اذا اصاب الشيء من احدهم البول قرضه فنهاهم صاحبهم فهو يعذب في قبره رواه
عبد الرزاق وعن عبد الرحمن بن حسنة قال انطلقت انا وعمرو بن العاص الى النبي صلى الله عليه وسلم
فخرج ومعه درقة ثم استتر بها ثم بال فقلنا انظروا اليه يبول كما تبول المرأة فسمع ذلك فقال الم تعلموا
ما لقي صاحب بني اسرائيل كانوا اذا اصابهم البول قطعوا ما اصابه البول فنهاهم عن ذلك فعذب في
قبره رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة وابن حبان والحاكم والبيهقي وعنه قال لو ما علمتم ما اصاب
صاحب بني اسرائيل كانوا اذا اصابهم شيء من البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم صاحبهم فعذب
في قبره رواه الامام احمد والنسائي وعن ابي موسى قال ان بني اسرائيل كان اذا اصاب احدهم البول
قرضه بالمقاريض فاذا اراد احدكم ان يبول فليرتد لبوله رواه الامام احمد والحاكم وعن ابن عباس قال
مر النبي صلى الله عليه وسلم على قبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستنزه من البول
واما الآخر فكان يمشي بالنميمة قال فدعا بعسيب رطب فشقه باثنين ثم غرس على هذا واحدا وعلى هذا
واحدا ثم قال لعله ان يخفف عنهما ما لم ييبسا رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابو داود والترمذي
والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن ورواه الامام احمد عن ابي امامة ايضا وعنه قال
مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستنزه

من البول واما الآخر فكان يمشي بالنميمة رواه ابن ابي شيبة والبخاري ومسلم وابوداود والترمذي
والنسائي وابن ماجة وفي اخرى فاخذ جريدة رطبة فشقها نصفين فغرز في كل قبر واحدة وقال لعله
يخفف عنهما ما لم ييبسا ورواه الامام احمد والطبراني في الكبير وابن ماجة عن ابي امامة ورواه
الطبراني في الكبير عن يعلى بن مرة وفي الاوسط عن ام المومنين عائشة رضي الله عنها وعن
انس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبر فنفرت بغلته الشهباء فاخذ القوم فقال
خلوا عنها فان صاحب القبر يعذب فانه كان لا يستنزه من البول رواه البيهقي في كتاب عذاب القبر
وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت دخلت على امرأة من اليهود فقالت ان عذاب
القبر من البول قلت كذبت قالت انه ليقرض منه الجلد والثوب فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى الصلاة وقد ارتفعت اصواتنا فقال ما هذا فاخبرته فقال صدقت رواه ابن ابي شيبة

باب المني وتطهير الثوب منه

عن سليمان بن يسار قال سألت عائشة عن المني يصيب
الثوب فقالت كنت اغسله من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلاة واثر الغسل في ثوبه
رواه البخاري ومسلم والنسائي ولفظه وان لفي ثوبه بقع الماء وعن ام المومنين الصديقة رضي الله
عنها قالت كنت افرك المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم بالثمامة رواه الطبراني في الصغير
وعن عمرو بن ميمون قال سألت سليمان بن يسار عن المني يصيب ثوب الرجل اليغسله ام يغسل
الثوب فقال اخبرتني عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغسل المني ثم يخرج الى الصلاة
في ذلك الثوب وانا انظر الى اثر الغسل فيه رواه مسلم وعن الاسود ان رجلا نزل بعائشة
رضي الله عنها فاصبح يغسل ثوبه فقالت عائشة انما كان يجزيك ان رأيته ان تغسل مكانه فان
لم تره نضحت حوله ولقد رأيتني افركه من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم
وعن عبد الله بن شهاب الخولاني قال كنت نازلا على عائشة رضي الله عنها فاحتلمت في ثوبي
فغمستهما في الماء فرأتني جارية لعائشة فاخبرتها فبعثت الي عائشة فقالت ما حملك على ما
صنعت بثوبيك قلت رأيت ما يرى النائم في منامه قالت هل رأيت فيهما شيئا قلت لا قالت
فلو رأيت شيئا غسلته رواه مسلم وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها انها كانت تغسل
المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ثم اراه فيه بقعة او بقعا رواه ابوداود وعنها
قالت كنت افرك المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يابسا واغسله اذا
كان رطبا رواه الدارقطني في سننه والبزار في مسنده وعنها قالت كنت افرك المني من ثوب

رسول الله صلى الله عليه وسلم ويصلي فيه رواه الطبراني في الصغير وعن ابراهيم ان همام بن الحارث
كان نازلا على عائشة فاحتلم فابصرته جارية لعائشة يغسل اثر الجنابة من ثوبه فخبرت عائشة
فارسلت اليه عائشة لقد رأيتني وما ازيد ان افركه من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم
رواه ابوداود الطيالسي وعن عمار قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اسقي راحلة
لي في ركوة اذ تنخمت فاصابت نخامتي ثوبي فاقبلت اغسلها فقال يا عمار ما نخامتك ولا دموع عينيك
الا بمنزلة الماء الذي في ركوتك انما يغسل الثوب من خمس من البول والغائط والمني والدم والقيء
رواه الدارقطني في سننه والطبراني في الكبير والموصلي والبزار بضعف وقال لم يروه غير ثابت بن حماد
وهو ضعيف جدا وعن معاوية بن ابي سفيان انه سأل ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في الثوب الذي كان يجامع فيه قالت نعم اذا لم
ير فيه اذى رواه النسائي **باب التطهير من دم الحيض** عن اسماء بنت ابي بكر قالت سألت
امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ارأيت احدنا اذا اصاب ثوبها الدم
من الحيضة كيف تصنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب ثوب احداكن الدم من
الحيض فلتقرصه ثم لتنضحه بماء ثم لتصلي فيه رواه البخاري ومسلم وابوداود في سننه ورواه
ابوداود الطيالسي ولفظه فقال تقرصيه بالماء وانضحي ما حوله وعن ام قيس بنت محصن
انها سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن دم الحيض يكون في الثوب قال حكيه بضلع واغسليه بماء و
سدر رواه الامام احمد وابوداود والنسائي وابن ماجه وعبد الرزاق وابن حبان وعن اسماء بنت
ابي بكر قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن دم الحيض يكون في الثوب فقال حتيه ثم اقرصيه
بالماء واغسليه وصلي فيه رواه الامام الشافعي وسعيد بن منصور وعبد الرزاق وابن ابي شيبة والنسائي
وابن حبان والبيهقي وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت كانت احدنا تحيض فيكون
في ثوبها الدم فتحته بالحجر او بالعود او بالعظم ثم ترشه وتصلي رواه عبد الرزاق وعنها قالت كانت
احدانا تحيض ثم تقرص الدم من ثوبها عند طهرها فتغسله وتنضح على سائره ثم تصلي فيه رواه البخاري
وعنها قالت ما كان لاحدانا الا ثوب واحد تحيض فيه فاذا اصابه شيء من دم قالت بريقها فمصعته
بظفرها رواه البخاري وعنها انها سئلت عن دم الحيضة يغسل بالماء فلا يذهب اثره قالت جعل
الله الماء طهورا رواه عبد الرزاق وعنها قالت تغسله بالماء فقيل لها لا يذهب اثره قالت فتلطخه
بزعفران رواه عبد الرزاق وعن معاذة قالت سألت عائشة عن الحائض يصيب ثوبها الدم

قالت تغتسل فان لم يذهب اثره فلتغيره بشئ من صفرة رواه ابوداود وعن ام سلمة رضي الله
عنها قالت قد كان يصيبنا الحيض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلبث احدنا ايام
حيضها ثم تطهر فتنظر الثوب الذى كانت تقلب فيه فان اصابه دم غسلناه وصلينا فيه وان لم
يكن اصابه شئ تركناه ولم يمنعنا ذلك ان نصلى فيه رواه ابوداود وعن ام حجن العامرية انها
سألت عائشة عن دم الحيض يصيب الثوب فقالت كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلينا
شعارنا وقد القينا فوقه كساء فلما اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ الكساء فلبسه ثم خرج
فصلى الغداة ثم جلس فقال رجل يا رسول الله هذه لمعة من دم فقبض رسول الله صلى الله
عليه وسلم على ما يليها فبعث بها الى مصرورة فى يد الغلام فقال اغسلى هذا واجفيها وارسلى
بها الى فدعوت بقصعتى فغسلتها ثم اجففتها فاحرتها اليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
بنصف النهار وهى عليه رواه ابوداود **باب طهارة النعل من اذى يصيبه** عن ابى هريرة عن النبى
صلى الله عليه وسلم قال اذا وطئ احدكم بالاذى بخفيه فطهورهما التراب رواه ابوداود وابن حبان
فى صحيحه والطحاوى والحاكم فى المستدرك وقال حديث صحيح على شرط مسلم وعن ابى سعيد الخدرى
قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى باصحابه اذ خلع نعليه فوضعهما عن يساره فلما
رأى القوم ذلك القوا نعالهم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته قال ما حملكم
على القائكم نعالكم قالوا رأيناك القيت نعليك فالقينا نعالنا فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان جبريل اتانى واخبرنى ان فيهما قذرا وقال اذا جاء احدكم الى المسجد فلينظر فان
رأى فى نعليه قذرا واذى فليمسحه وليصل فيهما رواه ابوداود وابن حبان فى صحيحه وعبد بن حميد
واسحق بن راهويه وابويعلى الموصلى فى مسانيدهم وعن ام المومنين عائشة رضي الله
عنها قالت سألت النبى صلى الله عليه وسلم عن الرجل يطأ بنعليه فى الاذى قال التراب
لهما طهور رواه ابن عدى فى الكامل ورواه ابوداود بمعناه والبغوى وضعفه وعبد الرزاق
وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الرجل يطأ بنعليه الاذى قال التراب
له طهور رواه عبد الرزاق **باب طهارة الارض** عن ابى جعفر محمد بن على قال ذكاة الارض
يبسها رواه ابن ابى شيبة وعن ابى قلابة قال جفوف الارض طهورها رواه عبد الرزاق
باب الطهارة المسجد عن ابى هريرة قال بال اعرابى فى المسجد فتناوله الناس فقال
لهم النبى صلى الله عليه دعوه واهريقوا على بوله سجلا من ماء فانما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا

مصبر بن رواه الامام احمد والبخاري وابوداود والنسائي وابن حبان وفي رواية وامر رجلا من القوم فجاء بدلو
من ماء فسنه عليه وعن انس قال بينما نحن في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء اعرابي فقام
يبول في المسجد فقال اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مه مه فقال صلى الله عليه لا تزرموه فتركوه حتى
بال ثم دعاه فقال له ان هذه المساجد لا تصلح لشئ من البول والقذر انما هي لذكر الله والصلاة وقراءة القرآن
وامر رجلا من القوم فجاء بدلو من ماء فشنه عليه رواه البخاري وعن يحيى بن سعيد قال دخل اعرابي
المسجد فكشف عن فرجه ليبول فصاح الناس به حتى علا الصوت فقال صلى الله عليه وسلم اتركوه فتركوه فبال ثم
امر بذنوب من ماء فصب على ذلك المكان رواه الامام مالك **باب** الدم قدر الدرهم عن ابي هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال تعاد الصلاة من قدر الدرهم من الدم وفي لفظ اذا كان في الثوب قدر الدرهم
من الدم غسل الثوب واعيدت الصلاة رواه الدارقطني في سننه وعنه قال الدم مقدار الدرهم يغسل و
تعاد منه الصلاة رواه الخطيب وعنه قال تعاد الصلاة من مقدار الدرهم من الدم رواه ابن عدي
والبيهقي **باب** غسل الاواني من ولوغ الهرة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا ولغ الكلب في الاناء غسل سبع مرات اولهن بالتراب واذا ولغ الهرة غسل مرة رواه ابن عساكر وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل الاناء اذا ولغ فيه الكلب سبع مرات اخراهن او اولهن
بالتراب واذا ولغت الهرة غسل مرة رواه الترمذي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طهور
الاناء اذا ولغ فيه الكلب ان يغسل سبع مرات الاولى بالتراب والهرة مرة او مرتين قرة يشك رواه الحاكم
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الهرة مرة او مرتين يعني غسل الاناء اذا ولغ فيه الهرة
رواه الحاكم في المستدرك وعنه في الهرة يلغ في الاناء قال يغسل مرة او مرتين رواه الحاكم في المستدرك
باب تطهير اواني المشركين عن ابي ثعلبة الخشني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تطبخوا
في قدور المشركين فاذا لم تجدوا غيرها فارحضوها رحضا حسنا ثم اطبخوا وكلوا رواه ابن ماجه وعن عبد الله
بن الحارث قال ما كان من فخار فاغلوا فيها الماء ثم اغسلوها وما كان من النحاس فاغسلوه فالماء طهور
لكل شئ رواه الحاكم وعن ابن عمر قال اذا اضطررتم اليها فاغسلوها بالماء واطبخوا فيها يعني آنية المجوس
رواه الامام احمد وعن ابي ثعلبة الخشني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن قدور المجوس فقال
انقوها غسلا واطبخوا فيها رواه الترمذي وعنه انه قال يا رسول الله انا بارض قوم اهل كتاب نأكل
في آنيتهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان وجدتم غير آنيتهم فلا تأكلوا فيها فان لم تجدوا فاغسلوها
وكلوا فيها رواه الترمذي وقال حسن صحيح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوها ما وجدتم

منها بدلا فان لم تجدوا منها بدلا فارحضوها بالماء ثم اطبخوا فيها وكلوا واشربوا رواه الامام الشافعي في
سنن حرملة وابوداود الطيالسي والحاكم والبيهقي **باب** اواني النصارى عن[1] هلب قال لا يتخلجن
في صدرك شئ ضارعت فيه النصرانية رواه الامام احمد وابوداود والنسائي وابن ماجة وعن[2] ابي قبيصة
قال لا يتخلجن في نفسك شئ ضارعت فيه النصرانية رواه الامام احمد وعن[3] عدي بن حاتم قال لا تدع
شيئا ضارعت فيه النصرانية رواه الطبراني في الكبير **باب** تطهير السمن عن[1] ام المومنين ميمونة
رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الفارة تقع في السمن قال ان كان جامدا
فالقوها وما حولها وكلوا ما بقي وان كان مائعا فاستصبحوا به فلا تقربوه رواه عبد الرزاق ورواه
الامام احمد وعبد الرزاق عن ابي هريرة وعنها[2] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن فارة سقطت
في سمن فقال القوها وما حولها فاطرحوه وكلوا سمنكم رواه البخاري وعن[3] ابن عباس ان فارة وقعت
في سمن جامد لآل ميمونة فامر النبي صلى الله عليه وسلم ان توخذ الفارة وما حولها رواه ابوداود الطيالسي
وعن[4] عطاء بن يسار مرسلا قال ان كان جامدا اخذ ما حولها قدر الكف وكل بقيته رواه عبد الرزاق
وعن[5] ابن المسيب مرسلا قال ان كان جامدا اخذ ما حولها قدر الكف رواه عبد الرزاق وعن[6] ابي
سعيد قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الفارة تقع في السمن قال ان كان مائعا فلا تقربوه رواه
عبد الرزاق وعن[7] عكرمة قال جاء رجل الى ابن عباس فقال ما تقول في جرة من سمن وقعت فيها
فارة فماتت فقال ابن عباس ان كان مائعا فاستصبحوا به وان كان جامدا فالقوها وما حولها ثم شانكم
بالبقية رواه ابن جرير وعن[8] امير المومنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال اذا وقعت الفارة في السمن
وهو جامد فماتت فخذها وما حولها من السمن فالقه وكل السمن واذا وقعت في السمن وهو ذائب
فخذوها والقوها وانتفعوا بالسمن ولا تاكلوه رواه ابن جرير **باب** تطهير جلد الميتة عن[1]
جون بن قتادة التميمي قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره فمر بعض اصحابه بسقاء
معلق فيه ماء فاراد ان يشرب فقال له صاحب السقاء انه جلد ميتة فامسك حتى لحقهم النبي
صلى الله عليه وسلم فذكروا له فقال اشربوا فان دباغ الميتة طهورها رواه ابن منده وابن عساكر
وقال هكذا حدث هشيم بهذا الحديث فلم يجاوز به جون ابن قتادة وليس لجون صحبة ورواه غيره عن هشيم
فقال عن جون عن سلمة بن المحبق وعن[2] عبد الرحمن بن وعلة قال قلت لابن عباس انا نغزو المغرب
فنوتى باسقية لا ندري ما هي قال ما ادري ما اقول لك غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول كل اهاب دبغ فقد طهر رواه ابوداود الطيالسي وعن[3] عبد الله بن عباس قال تصدق على مولاة

لميمونة بشاة فماتت فمر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلا اخذتم اهابها فدبغتموه فانتفعتم
به فقالوا انها ميتة فقال انما حرم اكلها رواه البخاري ومسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ايما اهاب دبغ فقد طهر رواه الطبراني في الصغير وعنه قال اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان
يتوضأ من سقاء فقيل له انه ميتة فقال دباغته يذهب بخبثه او نجسه او رجسه رواه الحاكم في المستدرك
وقال هذا حديث صحيح ولا اعرف له علة ولم يخرجاه وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اذا دبغ الاهاب فقد طهر رواه مسلم وعن ام المومنين سودة رضي الله تعالى عنها
قالت ماتت لنا شاة فدبغنا مسكها ثم مازلنا ننبذ فيه حتى صار شنا رواه البخاري وعن ام المومنين
ميمونة رضي الله عنها قالت مر على النبي صلى الله عليه وسلم رجال من قريش يجرون شاة لهم مثل الحمار
فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اخذتم اهابها قالوا انها ميتة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يطهرها الماء والقرظ رواه الامام احمد وابوداود وعن سلمة بن المحبق قال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء في غزوة تبوك على اهل بيت فاذا قربة معلقة فسال
الماء فقالوا له يا رسول الله انها ميتة فقال دباغها طهورها رواه الامام احمد وابوداود وعن
ام المومنين عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في جلود الميتة اذا
دبغت او قال طهورها رواه ابوداود الطيالسي **باب عدم الانتفاع بالاهاب** عن عبد الله بن
حكيم قال قرئ كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بارض جهينة ان لا تستمتعوا من الميتة بشئ
اهاب ولا عصب رواه ابوداود الطيالسي وعنه قال كتب الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى ارض جهينة ان لا تستنفعوا من الميتة باهاب ولا عصب رواه الطبراني في المعجم الصغير
باب طهارة عرق الجنب عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم لقيه في بعض
طرق المدينة وهو جنب فانخنست منه فذهب فاغتسل ثم جاء فقال اين كنت يا ابا هريرة
قال كنت جنبا فكرهت ان اجالسك وانا على غير طهارة فقال سبحان الله ان المومن لا ينجس
رواه البخاري والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي حديث حسن صحيح وعن حذيفة قال خرج النبي
صلى الله عليه وسلم فلقيني وانا جنب فحدت عنه فاغتسلت ثم جئت فقال ما لك قلت
كنت جنبا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسلم لا ينجس رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة
قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وانا جنب فاخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت
فاتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا ابا هريرة فقلت له فقال سبحان

الله يا ابا هريرة ان المومن لا ينجس رواه البخاري

كتاب الاستنجاء

باب وجوب الاستنجاء عن ام المومنين عائشة رضى الله تعالى عنها قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من غائط قط الا مس ماء رواه ابن ماجة في سننه وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغسل مقعدته ثلاثا قال ابن عمر فعلناه فوجدناه دواء وطهورا رواه ابن ماجة وعنها قالت مروا ازواجكن ان يغسلن اثر الغائط والبول فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعله وانا استحييهم رواه البيهقي في سننه وابن ابي شيبة في مصنفه وعن ابي عمار عن ام المومنين عائشة رضى الله عنها ان نسوة من اهل البصرة دخلن عليها فامرتهن ان يستنجين وقالت مرن ازواجكن بذلك فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعله وقالت هو شفاء من الباسور رواه البيهقي وعن معاذ عن عائشة انها قالت مرن ازواجكن ان يغسلوا اثر الغائط والبول فاني لولا ان استحي لامرتهم بذلك رواه سعيد بن منصور وعبد الرزاق **باب** التباعد للبراز عن المغيرة بن شعبة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا ذهب المذهب ابعد رواه ابو داود وابن ماجة والنسائي والحاكم في المستدرك وقال هذا الحديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه وعن انس قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فتنحى لحاجته ثم جاء فدعا بوضوء فتوضأ رواه ابن ماجة وعن يعلى بن مرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا ذهب الى الغائط ابعد رواه ابن ماجة وعن عبد الرحمن بن ابي قراد قال حججت مع النبي صلى الله عليه وسلم فذهب لحاجته فابعد رواه ابن ماجة وابن ابي شيبة والنسائي وعن جابر قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ياتي البراز حتى يتغيب فلا يرى رواه ابن ماجة وعن بلال بن الحارث المزني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد الحاجة ابعد رواه ابن ماجة وعن جابر بن عبد الله قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد البراز انطلق حتى لا يراه احد رواه ابو داود والحاكم في المستدرك وعن المغيرة بن شعبة قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب الى الحاجة ابعد رواه الدارمي وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا تبرز

تباعد قال ابو محمد هو الادب رواه الدارمي وعنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم
في سفر فاتى النبي صلى الله عليه وسلم حاجته فابعد في المذهب رواه الترمذي وقال هذا
حديث حسن صحيح **باب** الحياء من الله اذا ذهب لحاجة **عن** ابن شهاب ان ابا بكر
الصديق قال يوما وهو يخطب استحيوا من الله فوالله ما خرجت لحاجة منذ بايعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم الا مقنعا راسي حياء من ربي رواه ابن حبان في روضة
العقلاء وهو منقطع **وعن** ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت قال ابو بكر اني
لاقنع راسي اذا دخلت الكنيف رواه عبد الرزاق **باب** وضع الماء لاحد في الخلاء **عن**
ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل الخلاء فوضعت له وضوءً قال من وضع هذا
فاخبر فقال اللهم فقهه في الدين رواه البخاري **باب** ما يقول اذا دخل الخلاء **وعن**
انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء قال اعوذ بالله من
الخبث والخبائث رواه البخاري وابو داود وفي رواية قال اللهم اني اعوذ بك رواه النسائي
والدارمي والطبراني في الصغير والترمذي وابن ماجة وقال حديث انس اصح شيء في هذا
الباب واحسن **وعن** زيد بن ارقم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان هذه الحشوش
محتضرة فاذا اتى احدكم الخلاء فليقل اعوذ بالله من الخبث والخبائث رواه الامام احمد و
ابن ابي شيبة والنسائي وابن حبان والحاكم وابو داود الطيالسي وفي رواية من الرجس النجس
الشيطان الرجيم وقال كلا الاسنادين من شرط الصحيح ولم يخرجاه **وعن** علي المرتضى كرم الله وجهه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستر ما بين الجن وعورات بني ادم اذا دخل الكنيف
ان يقول بسم الله رواه الامام احمد والترمذي وابن ماجة **وعن** ابي امامة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا يعجز احدكم اذا دخل مرفقه ان يقول اللهم اني اعوذ بك من الرجس
النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم رواه ابن ماجة **وعن** الحسن البصري قال ان هذه
الحشوش محتضرة فاذا دخل احدكم فليقل اعوذ بالله من الرجس النجس الخبيث المخبث الشيطان
الرجيم رواه عبد الرزاق **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الحشوش
محتضرة فاذا دخل احدكم فليقل بسم الله رواه ابن السني **وعن** انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم الغائط فقولوا بسم الله اعوذ بالله من الخبث والخبائث رواه
العمري في عمل اليوم والليلة وصح **وعنه** قال ستر ما بين اعين الجن وعورات بني ادم

ان يقول الرجل المسلم اذا اراد ان يطرح ثيابه بسم الله الذي لا اله الا هو رواه ابن السني وعنه
قال ستر ما بين اعين الجن وعورات بني آدم اذا جلس احدكم على الخلاء فليقل بسم الله
حين يجلس رواه ابن السني **باب** حكم خاتم يكون فيه ذكر اسم الله ورسوله عند دخول الخلاء
عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل الخلاء وضع خاتمه رواه
ابن ماجة وابوداود ورواه الحاكم في المستدرك وعن علي المرتضى كرم الله وجهه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل الخلاء حول خاتمه في يمينه فاذا خرج
توضأ حوله في يساره رواه ابن الجوزي في الواهيات وقال لا يصح وعن الزهري ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس خاتما نقشه محمد رسول الله فكان اذا دخل الخلاء وضعه رواه
الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه **باب** كيف التكشف
عند الحاجة عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا ذهب لقضاء حاجة
لا يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض رواه ابوداود والترمذي وعنه كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اراد الحاجة تنحى حتى لا يراه احد وكان لا يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض رواه
ابن ابي شيبة وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض
رواه الدارمي والترمذي **باب** الاستتار عند الحاجة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من اتى الغائط فليستتر فان لم يجد الا ان يجمع كثيبا من رمل فليستدبره فان
الشيطان يلعب بمقاعد بني آدم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج رواه ابوداود وابن ماجة
والدارمي وعن عبد الرحمن ابن حسنة قال خرج علينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم وفي يده كهيئة الدرقة فوضعها ثم جلس خلفها فبال اليها فقال بعض القوم
انظروا يبول كما تبول المرأة فسمعه فقال او ما علمت ما اصاب صاحب بني اسرائيل كانوا
اذا اصابهم شيء من البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم صاحبهم فعذب في قبره رواه ابوداود
النسائي والحاكم في المستدرك وعن يعلى بن مرة عن ابيه قال كنت مع النبي صلى الله عليه
وسلم في سفر فاراد ان يقضي حاجته فقال لي ائت تلك الاشاءتين قال وكيع يعني النخل الصغار
فقل لهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامركما ان تجتمعا فاجتمعتا فاستتر بهما فقضى
حاجته ثم قال لي ائتهما فقل لهما لترجع كل واحدة منكما الى مكانها فقلت لهما فرجعتا رواه
ابن ماجة وعن عبد الله بن جعفر قال كان احب ما استتر به النبي صلى الله عليه وسلم

لحاجة فهدف او حائش نخل رواه ابن ماجة والدارمي **باب** التشديد في البول عن[1]
ابي وائل قال قيل لحذيفة ان اباموسى يشدد في البول قال ابوداود قال جرير في هذا الحديث ان
اباموسى كان يبول في قارورة ويشدد في البول وقال حذيفة وددت انه لا يفعل هذا اني
كنت مع رسول الله صلى الله عليه فاتى سباطة قوم فبال قائما رواه ابوداود الطيالسي وعنه[2]
قال كان ابوموسى الاشعري يشدد في البول ويقول ان بني اسرائيل كان اذا اصاب احدهم
قرضه فقال حذيفة ليته امسك اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم سباطة قوم فبال قائما
رواه البخاري وعن[3] ابي وائل قال كان ابوموسى يشدد في البول ويبول في قارورة ويقول
ان بني اسرائيل كان اذا اصاب جلد احدهم بول قرضه بالمقاريض فقال حذيفة لوددت ان
صاحبكم لا يشدد هذا التشديد فلقد رأيتني انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نتماشى فاتى
سباطة قوم خلف حائط فقام كما يقوم احدكم فبال فانتبذت منه فاشار الي فجئت فقمت عند
عقبه حتى فرغ رواه مسلم **باب** التفريج عند الحاجة عن[1] ابن عباس قال عدل رسول الله
صلى الله عليه وسلم الى الشعب فبال حتى اني آوي له من فك وركيه حين بال رواه ابن ماجة وعن[2]
الحسن قال اخبرني من رأى النبي صلى الله عليه وسلم بال قاعدا تفرج حتى ظننت ان وركه سينفك رواه
عبد الرزاق وابن ابي شيبة وسعيد بن منصور وعنه[3] قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا
بال تفاج حتى نأوي له رواه سعيد بن منصور وعن[4] زيد بن وهب قال رأيت عمر بن الخطاب
يبول قائما فرج حتى رحمته رواه عبد الرزاق

ابواب ما ينهى عنه في التخلي

باب النهي عن استقبال القبلة عند الخلاء واستدبارها عن[1] ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس احدكم على حاجته فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها رواه مسلم
وعن[2] عبد الله بن سرجس قال لا يبولن احدكم مستقبل القبلة رواه ابن ماجة وعن[3] ابي هريرة
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم انما انا لكم بمنزلة الوالد اعلمكم فاذا اتى احدكم الغائط فلا
يستقبل القبلة ولا يستدبرها ولا يستطيب بيمينه وكان يامر بثلثة احجار وينهى عن الروث و
الرمة رواه ابوداود والامام احمد والنسائي وابن ماجة وابن حبان وعن[4] ابي ايوب قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولا تستدبروها

ولكن شرقوا او غربوا قال ابو ايوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض قد بنيت قبل القبلة فكنا ننحرف عنها
ونستغفر الله رواه الامام احمد والبخاري ولفظه ولا يولها ظهره ومسلم وابو داود والترمذي
والنسائي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي حديث ابي ايوب احسن شيء في هذا الباب واصح
وعن[٥] معقل بن ابي معقل الاسدي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلتين
ببول او غائط رواه الامام احمد وابو داود وابن ماجة وعن[٦] عبد الرحمن بن يزيد عن سلمان قال
قيل له لقد علمكم نبيكم كل شيء حتى الخراءة قال اجل لقد نهانا صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة
بغائط او بول وان نستنجي باليمين وان لا يستنجي احدنا باقل من ثلاثة احجار او نستنجي برجيع او
عظم رواه ابو داود والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي حديث سلمان حديث حسن صحيح وعن[٧]
عبد الله بن الحارث الزبيدي يقول انا اول من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يبولن احدكم
مستقبل القبلة وانا اول من حدث الناس بذلك رواه ابن ماجة وعنه[٨] قال لا يتغوط احدكم
لبوله ولا لغيره مستقبل القبلة ولا مستدبرها شرقوا او غربوا رواه الخطيب وعنه[٩] لا يبولن احدكم مستقبل
القبلة رواه الامام احمد والطحاوي وابن حبان والطبراني في الكبير وعن[١٠] ابي ايوب الانصاري قال نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يستقبل الذي يذهب الغائط القبلة وقال شرقوا او غربوا
رواه ابن ماجة وعنه[١١] قال اذا بال احدكما او تغوط فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها بفرجه رواه
الامام مالك والشافعي والطبراني في الكبير والبيهقي في المعرفة وعنه[١٢] قال اذا ذهب احدكم الى الغائط او
البول فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها بفرجه رواه الامام مالك والشافعي وعنه[١٣] قال لا
تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها لغائط او بول ولكن شرقوا او غربوا رواه النسائي والطبراني في الكبير
وعنه[١٤] قال لا تستقبلوا القبلة بفروجكم ولا تستدبروها رواه الطبراني في الكبير وسموية وعنه[١٥]
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا القبلة لغائط ولا بول رواه الطبراني في
المعجم الصغير وعن[١٦] ابي سعيد الخدري انه شهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى
ان يستقبل القبلة لغائط او بول رواه ابن ماجة وعنه[١٧] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهاني ان اشرب قائما وان ابول مستقبل القبلة رواه ابن ماجة وعن[١٨] سهل بن حنيف ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال له انت رسولي الى اهل مكة فقل ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقرئ عليكم السلام ويامركم اذا خرجتم فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها رواه الدارمي
وعن[١٩] سهل بن سعد قال اذا ذهب احدكم الى الخلاء فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها

رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن[20] اسامة بن زید قال لا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول رواہ البزار
وعن[21] ابی ہریرة قال من لم یستقبل القبلة ولم یستدبرہا فی الغائط کتب لہ حسنة ومحی عنہ
سیئة رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال حسن وعن[22] طاؤس مرسلا قال اذا اتی احدکم البراز
فلیکرم قبلة اللہ فلا یستقبلہا ولا یستدبرہا رواہ عبد الرزاق والدارقطنی والبیہقی فی المعرفة
وعن[23] ابی مجلز مرسلا قال نہی ان یبال فی قبلة المسجد رواہ ابوداود فی مراسیلہ **باب**
النہی عن التحدث عند الخلاء عن[1] ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یتناجی اثنان علی غائطہما ینظر کل واحد منہما الی عورة صاحبہ فان اللہ عز وجل یمقت
ذلک رواہ ابن ماجة وعنہ[2] قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتغوطین ان یتحدثا
فان اللہ یمقت علی ذلک رواہ الحاکم وعنہ[3] قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی
المتغوطین ان یتحدثا وقال فان اللہ یمقت علی ذلک رواہ الحاکم وعنہ[4] قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین علی عورتہما
یتحدثان فان اللہ عز وجل یمقت ذلک رواہ ابوداود ورواہ الامام احمد والنسائی وابن حبان والحاکم
فی المستدرک وقال ہذا حدیث صحیح وعنہ[5] قال اذا تغوط الرجلان فلیتوار احدہما عن صاحبہ
ولا یتحدثان علی طوفہما فان اللہ یمقت علیہ رواہ ابن حبان وعن[6] جابر قال اذا تغوط الرجلان
فلیتوار کل واحد منہما عن صاحبہ رواہ ابن السکن وصححہ ہو وابن القطان **باب النہی**
عن مس الذکر بیمینہ عن[1] ابی قتادة قال لا یمسکن احدکم ذکرہ بیمینہ وہو یبول ولا
یتمسح من الخلاء بیمینہ ولا یتنفس فی الاناء رواہ البخاری ومسلم وعن[2] جابر قال
نہی ان یمس الرجل ذکرہ بیمینہ وان یمشی فی نعل واحد وان یشتمل الصماء وان یحتبی
فی ثوب لیس علی فرجہ منہ رواہ النسائی وعن[3] ابی قتادة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی
ان یمس الرجل ذکرہ بیمینہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح وعنہ[4] قال قال
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال احدکم فلا یمس ذکرہ بیمینہ واذا اتی الخلاء فلا یتمسح
بیمینہ واذا شرب فلا یشرب نفسا واحدا رواہ ابوداود **باب النہی عن التخلی فی الطریق**
والظل عن[1] ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما
اللاعنان یا رسول اللہ قال صلی اللہ علیہ وسلم الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلہم رواہ
الامام احمد ومسلم وابوداود والحاکم فی المستدرک وقال ہذا حدیث صحیح علی شرط مسلم

وعنه[٢] قال اتقوا اللعانين الذى يتخلى فى طريق الناس وافنيتهم رواه ابن حبان وعن[٣] محمد بن
سيرين قال قال رجل بابى هريرة افتيتنا فى كل شئ حتى يوشك ان تفتينا فى الخراءة قال فقال ابوهريرة
كل شئ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سل سخيمته على طريق عامر
من طرق المسلمين فعليه لعنة الله وملائكته والناس اجمعين رواه الطبرانى فى الاوسط والحاكم
فى المستدرك وعن[٤] معاذ بن جبل قال اتقوا الملاعن الثلاث البراز فى الموارد وقارعة الطريق والظل
رواه ابوداود والطبرانى فى الكبير والحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه وعن[٥]
ابن عباس قال اتقوا الملاعن الثلاث ان يقعد احدكم فى ظل يستظل فيه او فى طريق او فى نقع ماء
رواه الامام احمد وعن[٦] الشعبى مرسلا قال ابعدوا الاثار اذا ذهبتم للغائط واعدوا النبل واتقوا
الملاعن لا يتغوط احدكم تحت شجرة ينزل تحتها ولا عند ماء يشرب منه فيدعو الله عليكم
رواه عبد الرزاق وعن[٧] عون بن عبد الله قال كنا عند ابى هريرة وهم يستفتونه فقال اعرابى انى
لا اراهم لو استفتوك افتيتهم فى الخراءة قال وانا افتيك يا ابن اخى انها هى الملاعن قارعة
الطريق وظل الحائط وظل الشجرة حيث ينزل المسافر رواه عبد الرزاق وعن[٨] ابن عمر انه كان يكره ان
يتغوط على الطريق او يصلى عليها رواه عبد الرزاق وعن[٩] ابى سعيد الحميرى قال كان معاذ بن جبل
يحدث بما لم يسمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ويسكت عما سمعوا فبلغ عبد الله بن عمرو ما
يحدث به فقال والله ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا واوشك معاذ ان
يفتنكم فى الخلاء فبلغ ذلك معاذا فلقيه فقال معاذ يا عبد الله ابن عمرو ان التكذيب بحديث
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نفاق وانما اثمه على من قاله لقد سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول اتقوا الملاعن الثلث البراز فى الموارد والظل وقارعة الطريق رواه ابن ماجة
وعن[١٠] جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والتعريس على جواد الطريق
والصلاة عليها فانها ماوى الحيات والسباع وقضاء الحاجة عليها فانها الملاعن رواه ابن ماجة
وعن[١١] سالم عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى ان يصلى على قارعة الطريق او يضرب
الخلاء عليها او يبال فيها رواه ابن ماجة

باب النهى عن التخلى على ضفة النهر

عن[١٢] ابى هريرة
قال من تغوط على ضفة نهر يتوضأ عنه ويشرب فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين رواه
الامام مالك وعن ابن عمر قال نهى ان يتخلى على ضفة نهر جار رواه ابوداود والترمذى والنسائى وابن ماجة

ابواب اداب التخلى

باب الاستنجاء بثلثة احجار

عن[١] ام المومنين عائشة رضى الله عنها قالت

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ذهب احدكم الى الغائط فليذهب معه بثلاثة
احجار يستطيب بهن فانها تجزئ عنه رواه الامام احمد وابو داود والنسائي والدارقطني وقال اسناده
صحيح وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما انا لكم مثل الوالد اذا ذهب احدكم
الى الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها بغائط ولا بول وليستنج بثلاثة احجار رواه البيهقي
وعنه قال اتبعت النبي صلى الله عليه وسلم وخرج لحاجته فكان لا يلتفت فدنوت منه فقال
ابغني احجارا استنفض بها او نحوه ولا تأتني بعظم ولا روث واتيته باحجار بطرف ثيابي
فوضعتها الى جنبه واعرضت عنه فلما قضى اتبعه بهن رواه البخاري وعن ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى احدكم حاجته فليستنج بثلاثة احجار او ثلاثة
اعواد او ثلث حثيات من تراب رواه الدارقطني وعن السائب ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال اذا دخل احدكم الخلاء فليستنج بثلاثة احجار رواه ابن عدي وعن ابي ايوب
الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فليتمسح بثلاثة فان ذلك كافيه
رواه الطبراني وعن جابر قال اذا تغوط احدكم فليمسح ثلاث مرات رواه الامام احمد و
رواه الطبراني في الاوسط والضياء عن السائب بن خلاد وعن السائب بن الخلاد الجهني
قال اذا دخل احدكم الخلاء فليتمسح بثلاثة احجار رواه البغوي والطبراني في الكبير وعن
عروة مرسلا قال الا يجد احدكم اذا اتى الغائط ثلاثة احجار رواه عبد الرزاق وعنه الا
يتخذ احدكم ثلاثة احجار نقيات غير رجيعات رواه عبد الرزاق وعن خزيمة بن ثابت
قال الاستطابة بثلاثة احجار ليس فيها رجيع رواه ابو داود وعن ابي امامة قال الطهور
من ثلاثة احجار والماء طهور رواه الطبراني في الكبير **باب** الاكتفاء في الاستنجاء بحجرين
بعذر عن عبد الله قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم لحاجته فقال التمس لي ثلاثة احجار
قال فاتيته بحجرين وروثة فاخذ الحجرين والقى الروثة وقال انها ركس رواه الترمذي وابو داود
الطيالسي وعنه قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم الغائط فامرني ان آتيه بثلاثة احجار فوجدت
حجرين والتمست الثالث فلم اجده فاخذت روثة فاتيته بها فاخذ الحجرين والقى الروثة
وقال هذا ركس رواه البخاري **باب** الاستجمار وترا عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من استجمر فليوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج رواه ابو داود وابن ماجه
ورواه الامام احمد في مسنده والبيهقي في سننه وابن حبان في صحيحه وعنه قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم من استجمر فليوتر رواه البخاري ومسلم والطحاوي وفي لفظ لمسلم من استجمر فليستجمر
وترا وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استجمر احدكم فليوتر فان الله وتر
يحب الوتر اما ترى السموات سبعا والارضين سبعا والطواف وذكر اشياء رواه
البيهقي والطبراني في الكبير وابن حبان والحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط
الشيخين ولم يخرجاه بهذه الالفاظ وعن سلمة بن قيس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
من استجمر فليوتر رواه الطحاوي وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا
بثلثة احجار يعني في الاستجمار رواه الطحاوي وعن سلمة بن قيس الاشجعي قال قال لي رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأت فانتثر واذا استجمرت فاوتر رواه ابو داود الطيالسي
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استجمر احدكم فليوتر رواه الامام
احمد ومسلم وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استجمر فليستجمر ثلاثا
رواه الطبراني في الكبير وعن ابن مسعود قال قال رسول صلى الله عليه وسلم ان الله وتر
يحب الوتر فاذا استجمرت فاوتر رواه ابو يعلى وعن جابر قال اذا استجمر احدكم فليستجمر ثلاثا
رواه الامام احمد وسعيد بن منصور وابن ابي شيبة وعن قبيصة بن هلب عن ابيه قال
من استجمر فليوتر ومن اكتحل فليوتر رواه ابن النجار **باب الانقاء** عن ابن عمر قال قال عليكم
بانقاء الدبر فانه يذهب بالباسور رواه ابو يعلى ورواه ابن السني وابو نعيم بلفظ عليكم
بغسل الدبر فانه مذهبة للباسور **باب الاستنجاء بالماء** قال تعالى فيه رجال يحبون
ان يتطهروا والله يحب المطهرين عن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم استنجوا بالماء البارد فانه مصحة للبواسير رواه الطبراني في الاوسط وعنها
قالت مرن ازواجكن ان يستطيبوا بالماء فاني استحييهم فان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يفعله رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وعن المسور بن رفاعة القرظي
قال استنجوا بالماء وانه مصحة من الباسور رواه عبد الرزاق وعنه قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا خرج لحاجة تبعته انا وغلام منا معنا اداوة من ماء رواه البخاري
وعن عويم بن ساعدة الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل قباء
اني اسمع الله قد احسن الثناء عليكم في الطهور قالوا والله يا رسول الله ما نعلم شيئا الا ان
جيراننا من اليهود رأيناهم يغسلون ادبارهم من الغائط فغسلنا كما غسلوا رواه الطبراني

في المعجم الصغير والحاكم في المستدرك باسناد صحيح و[٦]عن نافع قال حدثني ابو ايوب وجابر
بن عبد الله وانس بن مالك الانصاريون رضي الله عنهم عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
هذه الاية فيه رجال يحبون ان يتطهروا والله يحب المطهرين فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا معشر الانصار ان الله تعالى قد اثنى عليكم خيرا في الطهور فما طهوركم هذا
قالوا يا رسول الله نتوضأ للصلاة ونغتسل من الجنابة فقال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم هل ذلك غيره قالوا لا غير ان احدنا اذا خرج من الغائط احب ان يستنجي بالماء
قال هو ذلك رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث كبير صحيح في كتاب الطهارة و[٧]عن
ابن عباس في قوله فيه رجال يحبون ان يتطهروا قال لما نزلت هذه الاية بعث رسول الله
صلى الله عليه وسلم الى عويم بن ساعدة فقال ما هذا الطهور الذي اثنى الله عليكم به فقالوا
يا نبي الله ما خرج منا رجل ولا امرأة من الغائط الا غسل دبره او قال مقعدته
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ففي هذا رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح
على شرط مسلم و[٨]عن ابي ايوب قال قالوا يا رسول الله من هؤلاء الذين فيه رجال يحبون
ان يتطهروا والله يحب المطهرين قال كانوا يستنجون بالماء وكانوا لا ينامون الليل كله رواه الحاكم
و[٩]عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل حائطا وتبعه غلام معه ميضاة وهو
اصغرنا فوضعها عند سدرة فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجته فخرج علينا وقد استنجى بالماء
رواه مسلم وابو داود و[١٠]عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الخلاء فاحمل انا وغلام
نحوي اداوة من ماء وعنزة فيستنجي بالماء رواه البخاري ومسلم والنسائي و[١١]عنه قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يتبرز لحاجته فاتيه بالماء فيغتسل به رواه مسلم و[١٢]عن ابي هريرة
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتى الخلاء اتيته بماء في تور او ركوة فاستنجى ثم مسح يده على
الارض ثم اتيته باناء اخر فتوضأ رواه ابو داود و[١٣]عن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت
اذا خرجت من الغائط نتطهر بالماء فانه طهور بركة رواه سعيد بن منصور و[١٤]عن ابي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قالت نزلت هذه الاية في اهل قباء فيه رجال يحبون ان يتطهروا قال كانوا
يستنجون بالماء فنزلت فيهم هذه الاية رواه ابو داود و[١٥]عن المسيب بن نجبة قال حدثتني عمتي وكانت
تحت حذيفة ان حذيفة كان يستنجي بالماء رواه الدارمي و[١٦]عن عثمان بن عبد الرحمن التيمي
قال رأيت عمر بن الخطاب بالبادية وهو يستنجي من الغائط بالماء رواه سعيد بن منصور و[١٧]عن

مجاهد قال غسل الدبر من الفطرة رواه سعيد بن منصور **باب** دلك اليد بالارض بعد الاستنجاء
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتني بوضوء ثم دخل غيضة فاتيته بطرف فاستنجى
ثم مسح يده بالتراب ثم غسل يديه رواه الدارمي وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فلما استنجى
دلك يده بالارض رواه النسائي وعن جرير قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فاتى الخلاء فقضى
الحاجة ثم قال يا جرير هات طهورا فاتيته بالماء فاستنجى بالماء وقال بيده فدلك بها الارض رواه النسائي
وابن ماجة وعن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى حاجته ثم استنجى من تور ثم دلك يده
بالارض رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتى الخلاء اتيته بماء
في تور او ركوة فاستنجى ثم مسح يده على الارض ثم اتيته باناء آخر فتوضأ رواه ابوداود -

باب النهي عن الاستنجاء باليمين عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم ان المشركين
كانوا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لقوا المسلمين فقالوا نرى ان صاحبكم يعلمكم كيف تاتون
الخلاء استهزاء بهم فقال المسلمون نعم فسألوهم فقالوا امرنا ان لا نستقبل القبلة بفروجنا
ولا نستنجي بايماننا ولا نستنجي بعظم ولا رجيع وان نستنجي بثلاثة احجار رواه الامام محمد في الآثار
وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بال احدكم فلا يمس ذكره بيمينه
واذا اتى الخلاء فلا يتمسح بيمينه واذا شرب فلا يشرب نفسا واحدا رواه البخاري ومسلم و
ابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتنفس
في الاناء وان يمس ذكره بيمينه وان يستطيب بيمينه رواه مسلم وعن ام المؤمنين حفصة
رضي الله عنها قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجعل يمينه لطعامه وشرابه وثيابه
ويجعل شماله لما سوى ذلك رواه ابوداود وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت
كانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليمنى لطهوره وطعامه وكانت يده اليسرى لخلائه
وما كان من اذى رواه ابوداود وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا استطاب احدكم فلا يستطيب بشماله رواه ابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انما انا لكم بمنزلة الوالد اعلمكم فاذا اتى احدكم الغائط فلا يستقبل القبلة
ولا يستدبرها ولا يستطب بيمينه رواه الامام احمد وابوداود والنسائي وابن ماجة وابن حبان

باب النهي عن الاستنجاء ببعرة او عظم عن جابر قال نهى ان يستنجى ببعرة او عظم رواه
الامام احمد ومسلم وابوداود وابن ماجة وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانه زاد اخوانكم من الجن رواه الترمذى وعنه ان الجن سألوا
رسول الله صلى الله عليه وسلم الزاد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكم كل عظم ذكر اسم
الله عليه يقع فى ايديكم اوفر ما يكون لحما وكل بعرة علف لدوابكم فلا تستنجوا بهما فانهما طعام
اخوانكم رواه مسلم وابوداود والطيالسى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابغنى احجارا استنفض بها ولا تاتنى بعظم ولا روث رواه البخارى وعن عمارة بن خزيمة بن
ثابت قال سئل النبى صلى الله عليه وسلم عن الاستطابة فقال بثلاثة احجار ليس فيهن رجيع
رواه الامام الشافعى والامام احمد وابوداود والترمذى فى العلل وابن ماجة والطحاوى والبيهقى
وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يستنجى احدكم اذا خرج الى الخلاء
بعظم ولا ببعرة ولا بروثة رواه ابن عساكر وعن رويفع بن ثابت قال قال لى رسول
الله صلى الله عليه وسلم يا رويفع لعل الحيوة ستطول بك بعدى فاخبر الناس انه من عقد لحيته
او تقلد وترا او استنجى بعظم او رجيع فمحمد برى منه وما انزل على محمد رواه ابوداود والديلمى وعن
ابراهيم قال جاء سراقة من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم الى قومه فقالوا جئت من عند صاحبكم
هذا الذى يعلمكم كيف ياتى احدكم الغائط فقال لئن قلتم ذلك لقد نهانا ان يستقبل احدنا القبلة
او يستدبرها ببول او غائط او يستنجى بروثة او عظم او يستنجى بدون ثلاثة احجار رواه سعيد بن منصور
وعن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الروث والرمة يعنى العظام ونهى ان
يستطيب الرجل بيمينه رواه عبد الرزاق وعن عبد الرحمن بن الاسود عن رجل من اصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم ان رجلا قال علمكم صاحبكم كل شئ حتى يوشك ان يعلمكم كيف تاتون الغائط و
البول قال وذلك قد امرنا ان لا نستقبل القبلة بغائط ولا بول وان نستنجى بثلاثة احجار وامرنا
ان لا نستنجى بروث ولا رجيع ولا نستنجى احدنا بيمينه رواه عبد الرزاق وعن عبد الرحمن بن يزيد
قال قال رجل من اهل الكتاب لرجل من اصحاب النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قد علمكم صاحبكم حتى
علمكم كيف تاتون الخلاء فقال نعم نهانا ان نستقبل القبلة بفروجنا او نستدبرها وامرنا ان
نستنجى بثلاثة احجار ليس فيها عظم ولا رجيع رواه ابوداود الطيالسى فى مسنده ورواه مسلم
وعن سهل بن حنيف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستنجوا بعظم ولا ببعرة رواه
عبد الرزاق وعن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينهى عن الروث
والرمة رواه النسائى وسعيد بن منصور وعن عبد الله بن مسعود قال قدم وفد الجن على

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا محمد انہ امتک ان یستنجوا بعظم او روثۃ او حممۃ فان اللہ
عزوجل جعل لنا فیہا رزقا قال فنہی النبی صلی اللہ رواہ ابوداود **باب** النہی عن الاستنجاء
بالجلد عن عبد اللہ بن عبد الرحمن عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ نہی ان یستطیب احدکم بعظم او روثۃ او جلد رواہ الدارقطنی **باب** النہی عن الاستنجاء
بما استنجی بہ مرۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستنجاء بثلثۃ احجار و
بالتراب اذا لم یجد حجرا ولا یستنجی بشیء قد استنجی بہ مرۃ رواہ البیہقی **باب** النہی عن الاستنجاء
بالروثۃ عن عبد اللہ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الغائط فوضعت لہ حجرین وروثۃ
قال فخرج فاخذ الحجرین ورمی بالروثۃ وقال انہ رکس رواہ ابوداود الطیالسی وعنہ قال اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الغائط فامرنی ان اتیہ بثلاثۃ احجار فوجدت حجرین والتمست الثالث
فلم اجدہ فاخذت روثۃ فاتیتہ بہا فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال ہذا رکس رواہ البخاری
وعن سلمان قال قال لنا المشرکون انی اری صاحبکم یعلمکم حتی یعلمکم الخراءۃ فقال اجل انہ
نہانا ان یستنجی احدنا بیمینہ او یستقبل القبلۃ ونہانا عن الروث والعظام وقال لا یستنجی احدکم
بدون ثلثۃ احجار رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانہ زاد اخوانکم من الجن رواہ الترمذی **باب** ما یقول اذا خرج
من الخلاء عن طاوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج احدکم من الخلاء
فلیقل الحمد للہ الذی اذہب عنی ما یوذینی وامسک ما ینفعنی رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی
وعن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ان نوحا کبیر الانبیاء لم یقم عن خلاء قط
الا قال الحمد للہ الذی اذاقنی لذتہ وابقی فی منفعتہ واخرج عنی اذاہ رواہ العقیلی والبیہقی
والدیلمی وعن الحسن البصری انہ کان یقول اذا استنجی الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی
وعافانی اللہم اجعلنی من المتطہرین رواہ عبد الرزاق وعن ابی ذر انہ کان اذا خرج من الخلاء
قال الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی رواہ عبد الرزاق وسعید بن منصور وعن
ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من
الغائط قال غفرانک رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجۃ وابوداود والدارمی والحاکم فی المستدرک
والترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی رواہ ابن ماجۃ۔

ابواب ما نهى عنه فى البول

باب البول فى الماء الراكد عن[1] جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يبال فى الماء الراكد ثم يتوضأ فيه رواه مسلم والنسائى والطحاوى وابن ماجة وعن[2] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم فى الماء الدائم الذى لا يجرى ثم يغتسل فيه رواه البخارى ومسلم وابوداود والنسائى وعنه[3] عن محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبل فى الماء الدائم الذى لا يجرى ثم تغتسل منه رواه مسلم وعن[4] ابى السائب انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل احدكم فى الماء الدائم وهو جنب فقال كيف يفعل يا ابا هريرة قال يتناوله تناولا رواه مسلم والطحاوى وعنه[5] قال لا يبولن احدكم فى الماء الدائم ثم يتوضأ منه رواه الامام احمد والترمذى والنسائى وابن حبان وعن[6] قال لا يبولن احدكم فى الماء الراكد رواه ابن ماجة وعن[7] ابى هريرة قال لا يبولن احدكم فى الماء الدائم ولا يغتسل فيه من الجنابة رواه ابوداود وابن حبان وعنه[8] قال لا يبولن احدكم فى الماء الدائم الذى لا يجرى ثم يتوضأ منه رواه عبد الرزاق والطحاوى وعن[9] قال لا يبولن احدكم فى الماء الدائم ثم يتوضأ منه او يشرب رواه الطحاوى وابن حبان **باب** البول فى المستحم عن[1] عبد الله بن مغفل قال ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى ان يبول الرجل فى مستحمه رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب وقال ان عامة الوسواس منه وعنه[2] قال لا يبولن احدكم فى مستحمه ثم يغتسل فيه او يتوضأ فيه فان عامة الوسواس منه رواه الامام احمد وابوداود والترمذى والنسائى وابن ماجة والحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وابن حبان وعبد الرزاق ولفظه ثم يغتسل او يتوضأ وعن[3] ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها قالت ما طهر الله احدا بال فى مغتسله رواه سعيد بن منصور وعن[4] ابن عبد الرحمن قال لقيت رجلا صحب النبى صلى الله عليه وسلم كما صحبه ابو هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمتشط احدنا كل يوم او يبول فى مغتسله رواه ابوداود وعن[5] حميد بن عبد الرحمن الحميرى اظنه عن ابى هريرة مثله رواه الحاكم فى المستدرك وعن[6] عبد الله بن مغفل قال نهى او زجر ان يبال فى المغتسل رواه الحاكم **باب** البول قائما عن[1] جابر قال نهى رسول الله

صلى الله عليه وسلم ان يبول الرجل قائما رواه ابن ماجة وعن امير المومنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابول قائما فقال يا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواه عبد الرزاق وابن ماجة والحاكم وذكره الترمذي تعليقا وضعفه قال قال عمر ما بلت قائما منذ اسلمت قال الترمذي وهذا اصح من حديث عبد الكريم وعن ام المومنين عائشة رضي الله عنها قالت من حدثكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بال قائما فلا تصدقوه ما كان يبول الا قاعدا رواه الترمذي النسائي وابن ماجة وقال الترمذي حديث عائشة احسن شيء في هذا الباب واصح وعن سفيان الثوري في حديث عائشة انا رأيته يبول قاعدا قال الرجل اعلم بهذا منها قال احمد بن عبد الرحمن وكان من شان العرب البول قائما الا تراه في حديث عبد الرحمن بن حسنة يقول قعد يبول كما تبول المرأة رواه ابن ماجة وعنها قالت ما بال رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما منذ انزل عليه الفرقان رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن عمر ابن الخطاب انه قال ما بلت قائما منذ اسلمت رواه الحاكم وعن عبد الله بن مسعود قال من الجفاء ان تبول وانت قائم رواه الحاكم وعن عائشة تقسم بالله ما رأى احد رسول الله صلى الله عليه وسلم يبول قائما منذ انزل عليه الفرقان رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه **باب** البول على باب المسجد عن مكحول مرسلا قال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يبال بابواب المساجد رواه ابوداود في مراسيله **باب** البول في جحر عن عبد الرحمن بن سرجس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم في جحر رواه النسائي وابن ماجة والحاكم وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يبال في الجحر رواه ابوداود والحاكم وعن عبد الله بن سرجس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم في الجحر واذا نمتم فاطفئوا السراج فان الفارة تاخذ الفتيلة فتحرق اهل البيت واوكوا الاسقية وخمروا الشراب وغلقوا الابواب بالليل رواه الامام احمد وابو يعلى وابن الجارود والحاكم في المستدرك وزاد فقيل لقتادة وما يكره من البول في الجحر فقال انها مساكن الجن وسعيد بن منصور وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن احدكم في جحر قالوا لقتادة ما يكره من البول في الجحر فقال يقال انها مساكن الجن رواه ابوداود والنسائي والحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين **باب** البول على المقابر عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم باكم

والبول على المقابر فانه يورث البرص رواه الديلمي وعن ابي امامة قال من جلس على قبر يبول عليه
او يتغوط فكانما جلس على جمرة نار رواه الروياني وضعف ورواه ابن منيع عن ابي هريرة رضي الله عنه

باب البول في المساجد عن انس بن مالك قال بينما نحن في المسجد مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذ جاء اعرابي فقام يبول في المسجد فقال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مه مه قال فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا تزرموه دعوه فتركوه حتى بال ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاه فقال له ان هذه المساجد
لا تصلح لشيء من هذا البول ولا القذر انما هي لذكر الله والصلاة وقراءة القران او كما قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال فامر رجلا من القوم فجاء بدلو من ماء فشنه عليه رواه مسلم والطحاوي

باب جواز البول قائما للعذر عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم بال قائما من جرح
كان بمابضه رواه الحاكم والبيهقي وقال هذا حديث صحيح ورواته كلهم ثقات وعن مجاهد قال ما
بال رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما الا مرة في كثيب اعجبه رواه ابن ابي شيبة وعن حذيفة
قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم سباطة قوم فبال قائما ثم دعا بماء فتوضأ فمسح على خفيه
رواه ابو داود والنسائي والبخاري ومسلم وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى سباطة
قوم فبال عليها قائما فاتيته بوضوء فذهبت لاتأخر عنه فدعاني حتى كنت عند عقبيه فتوضأ ومسح
على خفيه رواه الترمذي وقال حديث ابي وائل عن حذيفة اصح

باب جواز البول في الطست ليلا
عن اميمة بنت رقيقة قالت كان للنبي صلى الله عليه وسلم قدح من عيدان تحت سريره
يبول فيه بالليل رواه ابو داود والنسائي وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت
يقولون ان النبي صلى الله عليه وسلم اوصى الى علي لقد دعا بالطست ليبول فيها فانخنثت نفسه
وما اشعر فالى من اوصى رواه النسائي

باب ترك رد السلام عند البول عن ابن عمر قال
مر رجل على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه رواه ابو داود والنسائي
والحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه وعن المهاجر بن قنفذ قال
اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلمت عليه فلم يرد علي فلما فرغ قال انه لم
يمنعني ان ارد عليك الا اني كنت على غير وضوء رواه ابو داود وابن ماجة وابن حبان في صحيحه
وعن نافع قال انطلقت مع عبد الله بن عمر في حاجة الى ابن عباس فلما قضى حاجته كان من
حديثه قال مر النبي صلى الله عليه وسلم في سكة من سكك المدينة وقد خرج من غائط او بول
اذ سلم عليه رجل فلم يرد عليه السلام ثم انه ضرب بيديه الحائط فمسح وجهه مسحا ثم ضرب

فمسح ذراعيه الى المرفقين ثم كفه وقال انه لم يمنعني ان ارد عليك الا اني لم اكن على طهارة رواه ابوداود **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم اقبل من نحو بئر جمل فلقيه رجل فسلم عليه فلم يرد عليه السلام حتى اقبل على الجدار فمسح وجهه ويديه ثم رد عليه السلام رواه البخاري **وعن** ابي بكر رجل من آل عمر بن الخطاب مثله وزاد وقال انما رددت عليك خشية ان تقول سلمت عليه فلم يرد علي فاذا رأيتني هكذا فلا تسلم علي فاني لا ارد عليك رواه البزار **وعن** جابر ان رجلا مر عليه عليه السلام وهو يبول فسلم عليه فقال اذا رأيتني على هذه الحالة فلا تسلم علي فاني لا ارد عليك رواه ابن ماجة

ابواب من الاستنجاء

باب في خروج النساء للحاجة ليلا اذا لم تكن الكنف في البيوت

عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم كن يخرجن بالليل اذا تبرزن الى المناصع وهو صعيد افيح فكان عمر رضي الله عنه يقول للنبي صلى الله عليه وسلم احجب نساءك فلم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل فخرجت سودة بنت زمعة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ليلة من الليالي عشاء وكانت امرأة طويلة فناداها عمر رضي الله عنه الا قد عرفناك يا سودة حرصا على ان ينزل الحجاب فانزل الله آية الحجاب رواه البخاري ومسلم **وعنها** رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قد اذن ان تخرجن في حاجتكن قال هشام تعني البراز رواه البخاري ومسلم بطريق ابي بكر بن ابي شيبة

باب في كنف بنيت الى القبلة

عن رافع بن اسحق انه سمع ابا ايوب الانصاري وهو بمصر يقول والله ما ادري كيف اصنع بهذه الكرابيس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب احدكم الى الغائط او البول فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها رواه النسائي **وعن** ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولا تستدبروها ولكن شرقوا او غربوا قال ابو ايوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض قد بنيت مستقبل القبلة فننحرف عنها ونستغفر الله رواه البخاري ومسلم والترمذي وقال حديث ابي ايوب احسن شيء في هذا الباب واصح

باب استعمال المدر بعد البول

عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال رأينا عمر بن الخطاب رضي الله عنه بال ثم مسح ذكره بالتراب ثم التفت الينا فقال هكذا علمنا رواه الطبراني في الاوسط وابو نعيم في الحلية **وعن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه كان يبول ثم يمسح ذكره بحجر ثم يمسه الماء رواه عبد الرزاق

وهذا آخر ما اردنا ايراده وتبويبه وجمعه وترتيبه من الاحاديث في كتب الطهارت وصلى الله تعالى على خير خلقه وزينة عرشه سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين

كتاب الصلوٰة

باب فرضية الصلوٰة

بسم الله الرحمٰن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم

قال الله تعالى اقيموا الصلوٰة ولا تكونوا من المشركين ٥ وقال تعالى اقيموا الصلاة واتوا الزكوة وقال تعالى واركعوا مع الراكعين ٥ وقال تعالى وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلاة ويوتوا الزكوة وذلك دين القيمه عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات افترضهن الله تعالى من احسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد ان يغفر له ومن لم يفعل فليس له على الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه رواه الامام احمد وابو داؤد وروى مالك والنسائي والبيهقي في السنن نحوه وعن طلحة بن عبيد الله ان اعرابيا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثائر الراس فقال يا رسول الله اخبرني ما فرض الله علي من الصلاة قال الصلوات الخمس الا ان تطوع شيئا قال اخبرني ما فرض الله علي من الصيام قال شهر رمضان الا ان تطوع شيئا قال اخبرني ما فرض الله علي من الزكوة قال فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرائع الاسلام كلها فقال والذي اكرمك لا اتطوع شيئا ولا انقص مما فرض الله علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق ودخل الجنة ان صدق رواه الامام مالك في الموطا والشافعي في مسنده والبخاري ومسلم وابو داؤد والنسائي وعن انس بن مالك في حديث الاسراء قال النبي صلى الله عليه وسلم ففرض الله على امتي خمسين صلاة فرجعت بذلك حتى مررت على موسى عليه الصلاة والسلام فقال ما فرض الله لك على امتك قلت فرض خمسين صلاة قال فارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعت فوضع شطرها فرجعت الى موسى فقلت وضع شطرها قال ارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعته فوضع شطرها فرجعت اليه فقال ارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعت فقال هن خمس وهن خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت

الى موسى فقال ارجع الى ربك قلت استحييت من ربى رواه البخارى ومسلم والترمذى والنسائى
والبيهقى فى السنن الكبرى **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت فرض الله
الصلاة حين فرضها ركعتين ركعتين فى السفر والحضر فاقرت صلاة السفر وزيد فى صلاة
الحضر رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والنسائى **وعنها** رضى الله عنها قالت فرضت
الصلاة ركعتين ثم هاجر النبى صلى الله عليه وسلم ففرضت اربعا رواه الامام احمد
والبخارى **وعنها** رضى الله عنها قالت ان اول ما فرضت الصلاة ركعتين فلما
قدم النبى صلى الله عليه وسلم المدينة واطمأن زاد ركعتين غير المغرب فانها وتر الغداة قالت
وكان اذا سافر صلى الصلاة الاولى رواه ابن خزيمة والبيهقى وابن حبان **وعن** ابن عباس
قال فرض الله الصلاة على لسان نبيكم فى الحضر اربع ركعات وفى السفر ركعتين وفى
الخوف ركعة رواه مسلم والنسائى **وعنه** افترض رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين
فى السفر كما افترض فى الحضر اربعا رواه الطبرانى **وعنه** فى حديث هرقل قال وسألتك
بما يأمركم فذكرت انه يأمركم ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وينهاكم عن عبادة
الاوثان ويأمركم بالصلاة والصدق والعفاف رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والترمذى
والنسائى **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول ما افترض الله على امتى
الصلوات الخمس واول ما يرفع من اعمالهم الصلوات الخمس واول ما يسألون عنه الصلوات
الخمس فمن كان ضيع شيئاً منها يقول الله انظروا هل تجدون لعبدى نافلة من صلاة تتمون
بها ما نقص من الفريضة (الى ان قال) فيوخذ ذلك على فرائض الله وذلك برحمة الله وعدله
فان وجد فضلا وضع فى ميزانه وقيل له ادخل الجنة مسرورا فان لم يوجد له شئ من ذلك
امرت به الزبانية فاخذ بيديه ورجليه ثم قذف به فى النار رواه الحاكم فى الكنى **وعن** عبادة
ابن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات كتبهن الله على العباد فمن جاء
بهن لم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد ان يدخله الجنة ومن لم يأت
بهن فليس له عند الله عهد ان شاء عذبه وان شاء ادخله الجنة رواه الامام مالك والامام
احمد وابوداؤد والنسائى وابن حبان والحاكم **وعن** ابى ادريس الخولانى قال كنت فى مجلس
من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم فيهم عبادة بن الصامت فذكروا الوتر فقال بعضهم
واجب وبعضهم سنة فقال عبادة بن الصامت اما انا فاشهد انى سمعت رسول الله صلى الله

علیہ وسلم یقول اتانی جبرئیل علیہ السلام من عند اللہ تبارک وتعالیٰ فقال یا محمد ان اللہ
عز وجل قال لک انی قد فرضت علی امتک خمس صلوات من وافاهن علی وضوئهن ومواقیتهن
وسجودهن فان له عند اللہ بهن عهدا ان ادخله بهن الجنة ومن لقینی قد انقص من
ذلک شیئا او کلمة نسیتها فلیس له عند اللہ عهد ان شئت عذبته وان شئت
رحمته رواه ابو داؤد الطیالسی فی مسنده وعن[١٣] طاؤس قال جاء رجل الی ابن عمر فقال
یا ابا عبد الرحمٰن الا تغزو فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بنی الاسلام
علی خمس شهادة ان لا اله الا اللہ واقام الصلاة وایتاء الزکوٰة والحج وصوم رمضان
رواه البیهقی فی السنن الکبری وقال رواه البخاری فی الصحیح عن عبد اللہ بن موسیٰ ورواه
مسلم عن ابن نمیر عن ابیه عن حنظلة وعن[١٤] عثمان بن عفان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من علم ان الصلاة حق واجب او مکتوب دخل الجنة رواه البیهقی فی سنن الکبریٰ
وعن[١٥] ابی قتادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ افترضت علی امتک
خمس صلوات وعهدت عندی عهدا انه من یحافظ علیهن لوقتهن ادخلته الجنة
ومن لم یحافظ علیهن فلا عهد له عندی رواه ابن ماجة وعن[١٦] عبادة بن الصامت
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل من عند اللہ تبارک وتعالیٰ فقال یا محمد
ان اللہ عز وجل یقول انی افترضت علی امتک خمس صلوات من اوفی بهن علی وضوئهن
ومواقیتهن ورکوعهن وسجودهن کان له بهن عهد ان ادخله بهن الجنة ومن لقینی
وقد انتقص من ذلک شیئا فلیس له عندی عهد ان شئت عذبته وان شئت رحمته
رواه ابو داؤد الطیالسی ومحمد بن نصر فی کتاب الصلاة والطبرانی فی الکبیر والضیاء فی
المختارة وعن[١٧] ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ افترض علی العباد خمس صلوات فی کل یوم ولیلة رواه الطبرانی فی الاوسط
وعن[١٨] ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ علی العباد خمس صلوات فمن
اتی بهن وقد ادی حقهن کان له عند اللہ عهد ان یدخله الجنة ومن اتی بهن وقد ضیع
حقهن استخفافا لم یکن له عند اللہ عهد ان شاء عذبه وان شاء رحمه رواه ابن نصر
وعن[١٩] ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لم یفترض شیئا افضل
من التوحید والصلاة ولو کان شیء افضل منه لافترضه علی ملائکته منهم راکع ومنهم ساجد

رواه الديلمي **باب** متى يوم الصبي بالصلاة عن عبد الله بن خبيب الجهني ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال اذا عرف الغلام يمينه عن شماله فمروه بالصلاة رواه الطبراني في الصغير
وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مروا
الصبيان بالصلاة لسبع سنين واضربوهم عليها في عشر سنين وفرقوا بينهم
في المضاجع رواه الحاكم في المستدرك **باب** الامر بالضرب على الصلاة
عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر
سنين وفرقوا بينهم في المضاجع رواه احمد وابوداود وكذا رواه في شرح السنة.
وعن سبرة ابن معبد رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ اولادكم سبع
سنين ففرقوا بين فرشهم فاذا بلغوا عشر سنين فاضربوهم على الصلاة رواه
الدارقطني والحاكم في المستدرك وقال الصحيح على شرط مسلم ولم يخرج واحد منهما
هذا الحديث وعنه مرفوعا مروا صبيانكم بالصلاة لسبع واضربوهم عليها
لعشر وفرقوا بينهم في المضاجع رواه الدارقطني وعن انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم مروهم بالصلاة لسبع واضربوهم عليها لثلث عشرة رواه الدارقطني
باب اين فرضت الصلاة عن انس بن مالك ان الصلوات فرضت بمكة
وان ملكين اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهبا به الى زمزم فشقا بطنه واخرجا
حشوه في طست من ذهب فغسلاه بماء زمزم ثم كبسا جوفه حكمة وعلما
رواه النسائي وعن عبد الله قال لما اسري برسول الله صلى الله عليه وسلم انتهى به
الى سدرة المنتهى وهي في السماء السادسة واليها ينتهي ما عرج به من تحتها واليها
ينتهي ما اهبط به من فوقها حتى يقبض منها قال اذ يغشى السدرة ما يغشى قال فراش من
ذهب فاعطي ثلثا الصلوات الخمس وخواتيم سورة البقرة ويغفر لمن مات من امته لا يشرك
بالله شيئا رواه النسائي **باب** كم فرضت في اليوم والليلة عن انس قال سأل
رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كم افترض الله عز وجل على عباده
من الصلوات قال افترض الله على عباده صلوات خمس قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
هل قبلهن او بعدهن شيئا قال افترض الله على عباده صلوات خمس فحلف الرجل لا يزيد

عليه شيئا ولا ينقص منه شيئا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان صدق ليدخل الجنة رواه النسائي والحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه وعن طلحة بن عبيد الله قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الراس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة قال هل على غيرهن قال لا الا ان تطوع قال وصيام شهر رمضان قال هل على غيره قال لا الا ان تطوع وذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة قال هل على غيرها قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق رواه البخاري ومسلم وابوداؤد والنسائي والبيهقي في السنن وعن انس قال قال رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم كم افترض الله على عباده من الصلوات قال خمس صلوات قال هل قبلهن او بعدهن شئ قال افترض الله على عباده صلوات خمسا فحلف الرجل بالله لا يزيد عليهن شيئا ولا ينقص فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان صدق دخل الجنة رواه الدارقطني وعن الحسن في قوله تعالى فسبحن الله حين تمسون قال صلاة المغرب والعشاء وحين تصبحون صلاة الغداة وله الحمد في السموات والارض وعشيا قال العصر وحين تظهرون قال الظهر رواه البيهقي في السنن وعن ابي رزين قال جاء نافع بن الازرق الى ابن عباس فقال الصلوات الخمس في القران فقال نعم فقرء فسبحن الله حين تمسون قال صلوة المغرب وحين تصبحون صلاة الفجر وله الحمد في السموات والارض وعشيا صلاة العصر وحين تظهرون صلاة الظهر وقرء من بعد صلاة العشاء ثلاث عورات لكم رواه البيهقي في السنن الكبرى۔

ابواب فضائل الصلوة

باب من صلى فقد عصم نفسه عن القتل **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله و يقيموا الصلاة ويؤتوا الزكوة فاذا فعلوا ذلك عصموا مني دماءهم واموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم على الله رواه البخاري ومسلم ورواه الامام احمد والدارقطني مثله

من حديث ابی هريرة وعند مسلم عنه حتى يشهدوا ان لا اله الا الله ويومنوا بی وبما جئت
به فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحقها وعن انس بن مالک قال لما توفی
رسول الله صلی الله عليه وسلم ارتدت العرب فقال عمر يا ابا بکر کيف تقاتل العرب فقال ابو بکر
انما قال رسول الله صلی الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله و
انی رسول الله ويقيموا الصلاة ويوتوا الزکاة رواه النسائی والبيهقی فی السنن وعن ابی
سعيد الخدری قال بعث علی وهو باليمن الی النبی صلی الله عليه وسلم بذهيبة فقسمها بين
اربعة فقال رجل يا رسول الله اتق الله فقال ويلک اولست احق اهل الارض ان يتقی الله ثم
ولی الرجل فقال خالد بن الوليد يا رسول الله الا اضرب عنقه فقال لا لعله ان يکون يصلی فقال
خالد وکم من مصل يقول بلسانه ما ليس فی قلبه فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم انی لم اومران
انقب عن قلوب الناس ولا اشق بطونهم رواه البخاری ومسلم وتمامه ثم نظر اليه وهو مقف
فقال انه يخرج من ضئضئ هذا قوم يتلون کتاب الله لينا رطبا لئن ادرکتهم لاقتلنهم قتل
ثمود وفی رواية اخری فی الصحيح انه قال والله ان هذه قسمة ما عدل فيها وما اريد فيها وجه الله
وعن عبيد الله بن عدی بن الخيار ان رجلا من الانصار حدثه انه اتی رسول الله صلی الله عليه
وسلم وهو فی مجلس يساره يستاذنه فی قتل رجل من المنافقين فجهر رسول الله صلی الله عليه
وسلم فقال اليس يشهد ان لا اله الا الله قال الانصاری بلی يا رسول الله ولا شهادة له قال اليس
يشهد ان محمدا رسول الله قال بلی ولا شهادة له قال اليس يصلی قال بلی ولا صلوة له قال اولئک
الذين نهانی الله عن قتلهم رواه الامام مالک فی الموطا والشافعی واحمد فی مسنديهما وعن انس بن
مالک قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا
قالوها وصلوا صلاتنا واستقبلوا قبلتنا وذبحوا ذبيحتنا فقد حرمت علينا دماءهم واموالهم
الا بحقها وحسابهم علی الله رواه البخاری وابوداود والترمذی والنسائی وعن حميد قال سال
ميمون بن سياه انس بن مالک فقال يا ابا حمزة وما يحرم دم العبد وماله فقال من شهد ان لا اله
الا الله واستقبل قبلتنا وصلی صلاتنا واکل ذبيحتنا فهو المسلم له ما للمسلم وعليه ما علی المسلم
رواه البخاری وعن معاذ بن جبل ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال امرت ان اقاتل الناس
حتى يقيموا الصلاة ويوتوا الزکوة ويشهدوا الحديث رواه الدارقطنی وعن انس قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم امرت ان اقاتل المشرکين حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا

له قال الشيخ کان فی قتل الاول وظاهر الحديث استدل به علی الخوارج لا يعقوب المراد دون نقوله فيا خرج قوم يتلون الکتاب ... الحديث وغيره ١٢

رسول الله فاذا شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وصلوا صلاتنا واستقبلوا قبلتنا
واكلوا ذبائحنا حرمت علينا اموالهم ودماءهم الا بحقها ولهم ما للمسلم وعليهم ما على المسلم
رواه الدارقطني **باب** من حافظ على الصلوات **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه ذكر الصلوة يوما فقال من حافظ عليها كانت له نورا وبرهانا ونجاة يوم
القيمة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وكان يوم القيمة مع قارون و
فرعون وهامان وابي بن خلف رواه الامام احمد والبيهقي في شعب الايمان والدارمي ورواه
الامام احمد وابن نصر والطبراني في الكبير والبيهقي **وعن** ابن عمر بلفظ خمس صلوات من حافظ
عليهن **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علم الاسلام الصلاة فمن فرغ
لها قلبه وحافظ عليها بحدها ووقتها وسننها فهو مؤمن رواه الخطيب وابن النجار **وعن**
كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتدرون ما يقول ربكم فان ربكم عز وجل يقول
من صلى الصلاة لوقتها وحافظ عليها ولم يضيعها استخفافا بحقها فله عهد ان ادخل الجنة
ومن لم يصلها لوقتها ولم يحافظ عليها وضيعها استخفافا بحقها فلا عهد له ان شئت عذبته
وان شئت غفرت له رواه الطبراني في الاوسط **وعن** ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جاء بالصلوات الخمس يوم القيامة قد حافظ على وضوئها
ومواقيتها وركوعها وسجودها لم ينقص منها شيئا جاء وله عند الله عهد ان لا يعذبه ومن
جاء قد انتقص منهن شيئا فليس له عند الله عهد ان شاء رحمه وان شاء عذبه رواه الطبراني
في الاوسط **وعن** عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جاء بالصلوات
الخمس قد اكملهن لم ينتقص من حقوقهن شيئا كان له عند الله عهد ان لا يعذبه ومن جاء
بهن قد انتقص من حقوقهن شيئا فليس له عند الله عهد ان شاء رحمه وان شاء عذبه
رواه ابن حبان **وعن** جبير بن نفير مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ
على المكتوبات فليس من الغافلين ومن قرء في ليلة ثلاثين اية كتب من القانتين رواه سعيد
بن منصور ورواه الديلمي عن ابي هريرة بلفظ من صلى الصلوات الخمس فليس من الغافلين **وعن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على هؤلاء الصلوات المكتوبات
لم يكتب من الغافلين ومن قرء في ليلة مائة اية كتب من القانتين رواه الحاكم والبيهقي
في شعب الايمان **وعن** حنظلة بن الربيع الكاتب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من حافظ على الصلوات الخمس المكتوبات على ركوعهن وسجودهن ووضوئهن مواقيتهن
وعلم انهن حق من عند الله دخل الجنة او قال وجبت له الجنة وفي لفظ حرم على النار
رواه الامام احمد والطبراني في الكبير والبيهقي في شعب الايمان وعن امير المؤمنين علي
المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الشيطان ذعرا من
المومن ما حافظ على الصلوات الخمس فاذا ضيعهن تجرأ عليه واوقعه في العظائم وطمع فيه
رواه ابو نعيم وابو بكر محمد بن الحسين البخاري في اماليه والرافعي وعن طارق بن شهاب
انه بات عند سلمان ينظر اجتهاده فقام يصلي من اخر الليل فكانه لم ير الذي كان يظن
فذكر له ذلك فقال سلمان حافظوا على الصلوات الخمس فانهن كفارات لهذه الجراحات
ما لم يصب المقتلة فاذا امسى الناس كانوا على ثلاث منازل فمنهم من له ولا عليه ومنهم من
عليه ولا له ومنهم من لا له ولا عليه فرجل اغتنم ظلمة الليل وغفلة الناس فقام يصلي حتى اصبح
فذلك له ولا عليه ورجل اغتنم غفلة الناس وظلمة الليل فركب راسه في المعاصي فذلك عليه
ولا له ورجل صلى العشاء فذلك لا له ولا عليه فاياك والحقحقة وعليك بالقصد وداومه رواه
عبد الرزاق وعن ابن مسعود قال من سره ان يلقى الله غدا مسلما فليحافظ على هولاء الصلوات
المكتوبات حيث ينادى بهن فانهن من سنن الهدى وان الله قد شرع لنبيكم صلى الله عليه وسلم
سنن الهدى ولعمري ما الخال احدكم الا وقد اتخذ مسجدا في بيته ولو انكم صليتم في بيوتكم
كما يصلي هذا المتخلف في بيته لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم
لضللتم لقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق معلوم بنفاقه ولقد رايت الرجل يهادى بين
الرجلين حتى يقام في الصف فما من رجل يتطهر فيحسن الطهور فيخطو خطوة يعمد الى المسجد من
مساجد الله الا كتب له بها حسنة ورفعه بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتى ان كنا لنقارب
في الخطا رواه عبد الرزاق والضياء في المختارة -

باب اول ما يحاسب به العبد

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة
الصلوة فان صلحت صلح سائر عمله وان فسدت فسد سائر عمله رواه الطبراني في الاوسط
وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول ما يحاسب به العبد الصلوة
واول ما يقضى بين الناس في الدماء رواه النسائي وعن تميم الداري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة صلوته فان كانت اتمها كتبت له تامة وان لم يكن

اتمها قال الله عز وجل لملئكته انظروا هل تجدون لعبدي من تطوع فتكملون بها فريضته
ثم الزكوة كذلك ثم تؤخذ الاعمال على حسب ذلك رواه الامام احمد وابوداود والنسائي
وابن ماجة والحاكم وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يحاسب
به العبد يوم القيمة من عمله الصلوة فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب
وخسر فان انتقص من فريضته قال الرب انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص
من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذلك رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول ما يحاسب به الناس يوم القيمة من اعمالهم
الصلوة يقول ربنا عز وجل لملائكته وهو اعلم انظروا في صلوة عبدي اتمها ام نقصها فان
كانت تامة كتبت له تامة وان كان انتقص منها شيئا قال انظروا هل لعبدي من تطوع فان
كان له تطوع قال اتموا لعبدي فريضته من تطوعه ثم تؤخذ الاعمال على ذلكم رواه الامام
احمد وابوداود والنسائي والحاكم وعن الحسن قال قدم رجل المدينة فلقي اباهريرة
فقال له ابوهريرة كأنك لست من اهل البلد قال اجل قال افلا احدثك حديثا سمعته من
رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله ينفعك به قال بلى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان اول ما يحاسب به العبد الصلاة وساق الحديث بمثل ما مر رواه ابوداود الطيالسي
وزاد وسمعت شيخا من المسجد الحرام يحدث بهذا الحديث فقال الحسن وهو في مجلس
ابي هريرة للمحدث هذا الحديث والله لهذا لابن آدم خير من الدنيا وما فيها رواه ابوداود
الطيالسي وعن تميم الداري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول ما يحاسب
به العبد الصلاة ثم سائر الاعمال رواه الطبراني في الكبير و[٨]عن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة صلاته فان تمت صلاته فقد افلح
وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر رواه الطبراني في الاوسط و[٩]عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يحاسب به العبد صلاته فان صلحت صلح سائر
عمله وان فسدت فسد سائر عمله ثم يقول انظروا هل لعبدي من نافلة فان كانت له نافلة اتم
بها الفريضة ثم الفرائض كذلك لعائدة الله ورحمته رواه ابن عساكر و[١٠]عن غنم الداري
قال اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة الصلاة المكتوبة فان اتمها والا قيل انظروا هل
له من تطوع فاكملت الفريضة من تطوعه فان لم يكمل الفريضة ولم يكن له تطوع اخذ

لم فيه فيقذف به في النار ذكره في كنز العمال من قسم الافعال **باب فتح ابواب الجنان لمن قام الى الصلاة** عن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا قام الى الصلاة فتحت له ابواب الجنان وكشفت له الحجب بينه وبين ربه واستقبلته الحور العين ما لم يتمخط او يتنخع رواه الطبراني في الكبير وعن ابى سعيد الخدري وابى هريرة يخبران عن النبي صلى الله عليه وسلم انه جلس على المنبر ثم قال والذي نفسي بيده ثلاث مرات ثم سكت فاكب كل رجل منا يبكي حزينا ليمين رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال ما من عبد ياتي الصلوات الخمس ويصوم رمضان ويجتنب الكبائر السبع الا فتحت له ابواب الجنة يوم القيمة حتى انها لتصطفق ثم تلا ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيئاتكم رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه. **باب دخول الجنة بالصلاة** عن امير المؤمنين عثمان الغني رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم ان الصلاة حق واجب دخل الجنة رواه الامام احمد والحاكم وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا الله وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وادوا زكوة اموالكم واطيعوا اذا امركم تدخلوا جنة ربكم رواه الامام احمد والترمذي وابن حبان والحاكم وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم فيصلي ركعتين فيقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة رواه مسلم وابوداود وزاد احمد وغفر له وعن خريم بن فاتك قال ما من مسلم توضأ فاحسن الوضوء ثم صلى صلوة يحفظها ويعقلها الا دخل الجنة رواه الطبراني وعن ربيعة بن كعب الاسلمي قال كنت ابيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته بوضوئه وحاجته فقال لي سل فقلت اسئلك مرافقتك في الجنة قال او غير ذلك قلت هو ذاك قال فاعني على نفسك بكثرة السجود رواه الامام احمد ومسلم وابوداود والترمذي وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما يقول ربكم تعالى قال وعزتي وجلالي لا يصليها عبد لوقتها الا ادخلته الجنة ومن صلاها لغير وقتها ان شئت رحمته وان شئت عذبته رواه الطبراني في الكبير. **باب الصلوات كفارات** عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان

مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر رواه احمد ومسلم والترمذی وعن انس قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوات الخمس كفارات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر
والجمعة الی الجمعة وزيادة ثلاثة ايام رواه ابو نعيم فی الحلية وعن امير المؤمنين عثمن
الغنی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من امرء مسلم تحضره صلوة
مكتوبة فيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها الا كانت له كفارة لما قبلها من ذنوب مالم
يات كبيرة وذلك الدهر كله رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من اتم الوضوء كما امره الله فالصلوات المكتوبات كفارة لما بينهن رواه مسلم والنسائی
وابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضا فاحسن وضوءه
ثم صلی فاتم ركوعها وسجودها كفر عنه ما بينه وبين الصلوة الاخری مالم يركب مقتلة
رواه الطبرانی فی الكبير وابن حبان وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من توضأ فاحسن الوضوء ثم صلی صلاة غير ساه ولا لاه كفر عنه ما قبلها من سيئة رواه
سعيد بن منصور والامام احمد والطبرانی فی الكبير وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم الصلوة المكتوبة الی الصلوة المكتوبة تكفر ما قبلها الی الصلاة الاخری والجمعة
تكفر ما قبلها الی الجمعة الاخری وشهر رمضان يكفر ما قبله الی شهر رمضان والحج يكفر ما قبله الی الحج
لا يحل لامرءة مسلمة ان تحج الا مع زوج اوذی محرم رواه الطبرانی فی الكبير وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوة المكتوبة الی الصلاة التی قبلها كفارة لما بينهما
والجمعة الی الجمعة التی قبلها كفارة لما بينهما والشهر الی الشهر كفارة لما بينهما الا من ثلاث
الاشراك بالله وترك السنة ونكث الصفقة قيل يا رسول الله اما الاشراك بالله فقد عرفناه
فما نكث الصفقة وترك السنة قال اما نكث الصفقة فان تبايع رجلا بيمينك ثم تخالف
اليه فتقاتله بسيفك واما ترك السنة فالخروج من الجماعة رواه الامام احمد والحاكم والبيهقی
فی شعب الايمان وعن ابی بكرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوات الخمس
والجمعة الی الجمعة كفارات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر رواه ابن حبان والطبرانی فی الكبير
وعن امير المؤمنين عثمان الغنی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما من مسلم يتطهر فيتم الطهور الذی كتب الله عليه فيصلی هذه الصلوات الخمس
الا كانت كفارة لما بينهن رواه مسلم وعن امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله وجهه

قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ننتظر الصلاة فقام رجل فقال اني
اصبت ذنبا فاعرض عنه فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة قام الرجل فاعاد
القول فقال النبي صلى الله عليه وسلم اليس قد صليت معنا هذه الصلاة واحسنت لها
الطهور قال بلى قال فانها كفارة ذنبك رواه الطبراني في الاوسط والصغير وعن ابن مسعود
قال ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فانزل الله تعالى
واقم الصلاة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات فقال الرجل
يا رسول الله الي هذا قال لجميع امتي كلهم وفي رواية لمن عمل بها من امتي رواه البخاري
ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه وعن انس قال جاء رجل فقال يا رسول الله
اني اصبت حدا فاقمه علي قال ولم يسأله عنه وحضرت الصلوة فصلى مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة قام الرجل فقال يا رسول الله اني
اصبت حدا فاقم في كتاب الله قال صليت معنا قال نعم قال
فان الله قد غفر لك ذنبك او حدك رواه البخاري ومسلم وعن عبد الله بن مسعود
قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني عالجت امرأة في اقصى المدينة
واني اصبت منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقض في ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله
لو سترت على نفسك قال ولم يرد النبي صلى الله عليه وسلم عليه شيئا فقام الرجل فانطلق
فاتبعه النبي صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه وتلا عليه هذه الاية واقم الصلاة طرفي النهار
وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين فقال رجل من القوم
يا نبي الله هذا له خاصة فقال بل للناس كافة رواه مسلم وعن ابي اليسر قال اتتني
امرأة تبتاع تمرا فقلت ان في البيت تمرا اطيب منه فدخلت معي في البيت فاهويت
اليها فقبلتها فاتيت ابا بكر فذكرت ذلك له فقال استر على نفسك وتب فاتيت
عمر فذكرت له ذلك فقال استر على نفسك وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال اخلفت غازيا في سبيل الله في اهله
بمثل هذا حتى تمنى انه لم يكن اسلم الى تلك الساعة حتى ظن انه من اهل النار قال فاطرق
رسول الله صلى الله عليه وسلم طويلا حتى اوحى الله تعالى اليه اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا
من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين قال ابو اليسر فاتيته

فقرءها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اصحابه يا رسول الله الهذا خاصة ام للناس عامة قال بل للناس عامة رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب وعن ابن مسعود قال الصلوات كفارات لما بعدهن ان ادم خرجت به شاقة فی ابهام رجله ثم ارتفعت الی اصل قدميه ثم ارتفعت الی ركبتيه ثم ارتفعت الی اصل حقويه ثم ارتفعت الی اصل عنقه فقام فصلی فنزلت عن منكبيه ثم صلی فنزلت الی حقويه ثم صلی فنزلت الی ركبتيه ثم صلی فذهبت رواه ابن عساكر وعن ابی وائل قال قال عبد الله بن مسعود الصلوات كفارات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر رواه عبد الرزاق

باب احب الاعمال الصلاة

عن ابن مسعود قال سألت النبی صلی الله عليه وسلم ای الاعمال احب الی الله قال الصلوة لوقتها قلت ثم ای قال بر الوالدين قلت ثم ای قال الجهاد فی سبيل الله قال حدثنی بهن ولو استزدته لزادنی رواه البخاری ومسلم وابو داود والنسائی وعن امير المؤمنين عمر الفاروق رضی الله عنه قال جاء رجل فقال يا رسول الله ای شیٔ احب عند الله فی الاسلام قال الصلاة لوقتها ومن ترك الصلاة فلا دين له الصلاة عماد الدين رواه البيهقی وعن حذيفة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما من حالة يكون عليها العبد احب الی الله تعالی من ان يراه ساجدا يعفر وجهه بالتراب رواه الطبرانی فی الاوسط.

باب افضل الاعمال الصلاة

عن ام فروة قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم افضل الاعمال الصلوة فی اول وقتها رواه ابو داود والترمذی والحاكم وعن انس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم افضل الاعمال الصلوة لوقتها وبر الوالدين والجهاد فی سبيل الله رواه الخطيب وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم افضل الرباط الصلاة ولزوم مجالس الذكر وما من عبد يصلی ثم يقعد فی مصلاه الا لم تزل الملائكة تصلی عليه حتی يحدث او يقوم رواه ابو داود والطيالسی وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم افضل الاعمال الصلاة علی ميقاتها ثم بر الوالدين ثم ان يسلم الناس من لسانك رواه البيهقی فی شعب الايمان وعن ابی عمرو الشيبانی ان رجلا قال لابن مسعود ای العمل افضل قال سألت عنه رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال الصلاة علی مواقيتها قلت وماذا يا رسول الله قال وبر الوالدين قلت وماذا قال الجهاد فی سبيل الله رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح وعن عبد الله بن مسعود قال سألت رسول الله صلی الله عليه وسلم ای العمل افضل قال الصلاة فی اول وقتها

رواه الحاكم في المستدرك وقال هو صحيح على شرط الشيخين لم يخرجاه وعن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الاعمال افضل قال الصلاة في اول وقتها رواه الحاكم

باب خير الاعمال الصلاة - عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استقيموا ولن تحصوا واعلموا ان خير اعمالكم الصلاة ولا يحافظ على الوضوء الا مومن رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الاعمال الصلاة في اول وقتها رواه الحاكم في المستدرك -

باب متى يكون العبد اقرب الى ربه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء رواه ابن حبان وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرب ما يكون العبد الى الله وهو ساجد رواه البزار -

باب الصلاة ترفع الدرجة وتحط الخطيئة عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم انك لا تسجد لله سجدة الا رفع لك بها درجة وحط عنك بها خطيئة رواه الامام احمد وابو يعلى وابن حبان والطبراني في الكبير - وعن ابي فاطمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر من السجود فانه ليس من مسلم يسجد لله تعالى سجدة الا رفعه الله بها درجة في الجنة وحط بها خطيئة رواه ابن سعد والامام احمد وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يسجد لله سجدة الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة رواه الامام احمد والترمذي والنسائي وابن حبان وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يسجد لله سجدة الا كتب الله له بها حسنة وحط عنه بها سيئة ورفع له بها درجة فاستكثروا من السجود - رواه ابن ماجة وسمويه وسعيد بن منصور والطبراني في الكبير والترمذي والضياء في المختارة - وعن رجل من الانصار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ احدكم فاحسن الوضوء ثم خرج الى الصلاة لم يرفع قدمه اليمنى الا كتب الله عز وجل له حسنة ولم يضع قدمه اليسرى الا حط الله عز وجل عنه سيئة فليقرب احدكم او ليبعد فان اتى المسجد فصلى في جماعة يغفر له فان اتى المسجد وقد صلوا وبقي بعض صلى ما ادرك واتم ما بقي كان كذلك فان اتى المسجد وقد صلوا فاتم الصلوة كان كذلك رواه ابو داؤد والبيهقي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تطهر في بيته ثم مشى الى بيت من بيوت الله ليقضي فريضة من فرائض الله كانت خطوتاه احدهما تحط خطيئة والاخرى

ترفع درجة رواه مسلم. وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا توضاء الرجل فاحسن الوضوء ثم خرج الى الصلاة لا يخرجه ولا ينهزه الا اياها لم يخط خطوة الا رفعه الله عز وجل بها درجة وحط عنه بها خطيئة رواه ابوداود الطيالسي وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ركع ركعة او سجد سجدة رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة رواه الامام احمد والطحاوي والروياني وسعيد بن منصور وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يسجد لله سجدة الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة وكتب له بها حسنة رواه عبد الرزاق. وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يسجد لله سجدة الا رفع الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة رواه الطبراني في الكبير وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله عن ابي ذر انه صلى صلوة فخففها واكثر الركوع والسجود فلما انصرف قال له رجل انت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وتصلي هذه الصلاة فقال ابوذر الم اتم الركوع والسجود قال بلى قال فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سجد لله سجدة رفع بها درجة في الجنة فاحببت ان تؤتى لي درجات او تكتب لي درجات وفي رواية عن ابراهيم النخعي عمن حدثه انه مر بابي ذر بالربذة وهو يصلي صلاة خفيفة يكثر فيها الركوع والسجود فلما سلم ابوذر قال له الرجل تصلي هذه الصلاة وقد صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابوذر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سجد لله سجدة رفعه الله بها درجة في الجنة فلذلك اكثر فيها السجود رواه الحصكفي في مسنده وعن [١٢] ابي المخارق قال خرجنا حجاجا بالربذة فوجدنا اباذر قائما يصلي فرأيته لا يطيل القيام ويكثر الركوع والسجود فقلت له في ذلك فقال ما الوت ان احسن اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ركع ركعة وسجد سجدة رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة رواه الطحاوي بسند صحيح وعن [١٣] معدان بن طلحة اليعمري قال لقيت ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له دلني على عمل ينفعني الله به ويدخلني الله الجنة فسكت عني مليا ثم التفت الي فقال عليك بالسجود فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يسجد لله سجدة الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة قال معدان فلقيت ابا الدرداء فسألته عما سألت عنه ثوبان فقال عليك بالسجود

فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یسجد للہ سجدة الا رفعہ
اللہ بہا درجة وحط عنه بہا خطیئة رواہ الترمذی وقال حدیث ثوبان وابی الدرداء
فی کثرة الرکوع والسجود حدیث حسن صحیح

باب الصلاة تحت الذنوب وتسقطه

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا قام یصلی اتی بذنوبه کلها فوضعت علی راسه وعاتقه فکلما رکع او سجد تساقطت عنه رواہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیة والبیهقی۔ وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کل صلاة تحط ما بین یدیها من خطیئة رواہ الامام احمد والطبرانی فی الکبیر وعن سلمان قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان العبد المومن اذا قام الی الصلوة وضعت ذنوبه علی راسه فتفرق عنه کما تفرق عذوق النخل یمینا وشمالا رواہ الطبرانی فی الکبیر۔ وعنه قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان المسلم یصلی وخطایاه مرفوعة علی راسه فکلما سجد تحاتت فیفرغ عنه حین یفرغ من صلاته وقد تحاتت خطایاه رواہ الطبرانی فی الکبیر والصغیر والبیهقی فی شعب الایمان وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر ان العبد المسلم یصلی الصلوة یرید بها وجه اللہ عز وجل فتتهافت عنه ذنوبه کما تتهافت هذه الورق عن هذه الشجرة رواہ الامام احمد والرویانی وسعید بن منصور۔ وعن سلمان قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا توضاء فاحسن الوضوء ثم صلے الصلوات الخمس تحاتت خطایاه کما تحاتت هذه الورق رواہ الدارمی والبغوی والطبرانی فی الکبیر وعن ابی عثمان قال کنت مع سلمان تحت شجرة فاخذ غصنا منها یابسا فهزه فتحاتت ورقه فقال الا تسالنی لم افعل هذا قلت ولم تفعله قال هکذا فعله رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم قال یا سلمان الا تسالنی لم افعل هذا قلت ولم تفعل هذا یا رسول اللہ قال ان المسلم اذا توضا فاحسن الوضوء ثم صلے الصلوات الخمس قال احسبه قال فی جماعة تحاتت خطایاه کما یتحات ورق هذه الشجرة وتلا رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم اقم الصلاة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات رواہ ابو داؤد الطیالسی وعن طلحة بن نافع قال حدثنی انس بن مالک وجابر بن عبد اللہ قالا خرج علینا النبی صلے اللہ علیه وسلم وبیده قضیب فضرب به فجعل ورقه یتناثر فقال هل تدرون ما مثل هذا قالوا اللہ ورسوله اعلم قال ان مثل احدکم اذا قام الی صلاته جعلت خطایاه فوق راسه فاذا خر ساجدا

تناثرت عنه كما يتناثر ورق هذا العذق رواه ابن زنجويه وعن ابي وائل قال قال سلمان اذا صلى
العبد اجتمعت خطاياه فوق راسه فاذا سجد تحاتت كما يتحات ورق الشجرة رواه ابن زنجويه
وعن ابي ذر ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج زمن الشتاء والورق يتهافت فاخذ بغصنين من شجرة
قال فجعل ذلك الورق يتهافت قال فقال يا اباذر قلت لبيك يا رسول الله قال ان العبد المسلم
ليصلي الصلاة يريد بها وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما تهافت هذا الورق عن هذه الشجرة رواه
الامام احمد - **باب** الصلاة تجعل كيوم ولدته امه عن عقبة بن عامر قال توضأت فدخلت
المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فسمعته يقول من توضأ فاحسن الوضوء ثم صلى صلاة
مكتوبة يحفظها ويعقلها حتى يقضيها كان كيوم ولدته امه رواه ابو داؤد الطيالسي . **باب**
الصلاة مغفرة عن امير المؤمنين عثمان الغني رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من امرئ يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يصلي الصلاة الا غفر الله له ما بينه وبين الصلاة الاخرى حتى
يصليها رواه النسائي وابن حبان وعن زيد بن خالد الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من توضأ فاحسن الوضوء ثم صلى ركعتين لا يسهو فيهما غفر الله له ما تقدم من ذنبه رواه الامام
احمد وابو داؤد والحاكم وعن امير المؤمنين عثمان الغني رضي الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من توضأ للصلاة فاسبغ الوضوء ثم مشى الى الصلاة المكتوبة فصلاها مع
الناس غفر الله له ذنوبه رواه الامام احمد ومسلم والترمذي وعن عقبة بن عامر قال قال رسول
صلى الله عليه وسلم يعجب ربك من راعي غنم في راس شظية بجبل يؤذن للصلاة ويصلي فيقول الله
عز وجل انظروا الى عبدي هذا يؤذن ويقيم الصلاة يخاف مني قد غفرت لعبدي وادخلته الجنة
رواه الامام احمد وابو داؤد والنسائي وعن امير المؤمنين عثمان الغني رضي الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يتوضأ رجل فيحسن وضوءه ثم يصلي الصلاة الا غفر له ما بينه وبين
الصلاة التي تليها رواه البخاري ومسلم وعنه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من توضأ مثل وضوئي هذا ثم قام فصلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه بشيء غفر له ما تقدم من ذنبه
رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابو داؤد والنسائي وعنه رضي الله عنه من توضأ مثل هذا
الوضوء ثم اتى المسجد فركع ركعتين ثم جلس غفر له ما تقدم من ذنبه ولا تغتروا رواه البخاري
وابن ماجة وعنه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ هكذا ثم
خرج الى المسجد لا ينهزه الا الصلاة غفر له ما خلا من ذنبه رواه البخاري ومسلم

وعن ٩ ابی ایوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ کما امر وصلی کما امر غفر له ما تقدم
من عمله رواه الامام احمد والدارمی والنسائی والطبرانی فی الکبیر وابن حبان وعبد بن حمید و
سعید بن منصور ولفظ ابن حبان غفر له ما تقدم من ذنبه وعن ١٠ ابی امامة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم تحضره صلاة مکتوبة فیقوم فیتوضأ فیحسن الوضوء ویصلی فیحسن الصلاة
الا غفر الله له بها ما کان بینه وبین الصلاة التی کانت قبلها من ذنوبه رواه الامام احمد
وابو یعلی والطبرانی فی الکبیر وسعید بن منصور وعن ١١ ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من ادی خمس صلوات ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواه الحاکم فی تاریخه وابو الشیخ
وعن ١٢ امیر المومنین عثمان الغنی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ
مثل وضوئی هذا ثم قام فصلی صلوة الظهر غفر له ما کان بینها وبین صلاة الصبح ثم صلی العصر
غفر له ما کان بینها وبین صلاة الظهر ثم صلی المغرب غفر له ما کان بینها وبین صلاة العصر
ثم صلی العشاء غفر له ما بینها وبین صلاة المغرب ثم لعله ان یبیت یتمرغ لیلته ثم ان قام فتوضأ
وصلی الصبح غفر له ما کان بینها وبین صلاة العشاء وهن الحسنات یذهبن السیئات قالوا
هذه الحسنات فما الباقیات الصالحات قال هی لا اله الا الله وسبحان الله والحمد لله والله اکبر
ولا حول ولا قوة الا بالله رواه الامام احمد وابو یعلی والبیهقی فی شعب الایمان وعن ١٣ ابی امامة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ فاسبغ الوضوء غسل یدیه ووجهه ومسح رأسه
واذنیه ثم قام الی صلاة مفروضة غفر الله له فی ذلک الیوم ما مشت الیه رجلاه وقبضت
علیه یداه وسمعت الیه اذناه ونظرت الیه عیناه وحدثت به نفسه من سوء رواه الامام
احمد والطبرانی فی الکبیر وسعید بن منصور

باب مثل الصلوات کمثل نهر جار

عن ١ ابی هریرة
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ارأیتم لو ان نهرا بباب احدکم یغتسل فیه
کل یوم خمس مرات ما تقولون ابقی ذلک من درنه شیئا قالوا لا یبقی ذلک من درنه
شیئا قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو الله بها الخطایا رواه البخاری ومسلم
والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وقال عبد الله حدیث ابی هریرة عندی اصح
والبیهقی فی السنن وعن ٢ سعد بن ابی وقاص قال کان رجلان اخوان فهلک احدهما قبل
صاحبه باربعین لیلة فذکرت فضیلة الاول منهما عند رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال النبی صلی الله علیه وسلم الم یکن الآخر مسلما قالوا بلی وکان لا باس به فقال صلی الله علیه وسلم

ومايدريكم مابلغت صلوته بعده انما مثل الصلاة كمثل نهر عذب غمر بباب احدكم يقتحم فيه
كل يوم خمس مرات فماترون ذلك يبقي من درنه فانكم لا تدرون مابلغت به صلاته رواه
الامام مالك والامام احمد وابن خزيمة والطبراني فى الاوسط والحاكم والبيهقي فى شعب الايمان
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الصلوات المكتوبات كمثل نهر جار عذب
على باب احدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات رواه مسلم والدارمي والرامهرمزي والامام احمد زاد
احمد فى مسنده فما يبقي ذلك من الدنس وعن امير المؤمنين عثمن الغني رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصلوات الخمس يذهبن بالذنوب كما يذهب الماء الدرن
رواه محمد بن نصر والامام احمد وابن ماجة والشاشي وابو يعلى والبيهقي فى شعب الايمان ورواه
سعيد بن منصور ولفظه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيت لو كان بفناء احدكم نهر يجري
يغتسل منه كل يوم خمس مرات ماكان يبقى من درنه قالوا لا شئ قال فان الصلوات الخ وعن ابي سعيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوات الخمس كفارة لما بينهما ارأيتم لو ان رجلا كان له
مغتسل بين منزله ومعتمله خمسة انهار فاذا انطلق الى معتمله عمل ماشاء الله فاصابه الوسخ
والعرق فكلما مر بنهر اغتسل ماكان يبقى من درنه وكذلك الصلوات كلما عمل خطيئة اوماشاء
الله ثم صلى صلاة ودعا واستغفر غفر له ماكان قبله رواه الطبراني فى الاوسط وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما مثل الصلوات الخمس كمثل نهر على باب احدكم يغتسل
كل يوم خمس مرات فماذا يبقى من درنه رواه البيهقي فى شعب الايمان **باب** الصلوة

قرة عين رسول الله صلى الله عليه وسلم عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلت
قرة عيني فى الصلوة رواه الطبراني فى الصغير وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
حبب الي من دنياكم النساء والطيب جعلت قرة عيني فى الصلوة رواه الامام احمد والنسائي
والحاكم والبيهقي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما حبب الي من دنياكم
النسأ والطيب جعلت قرة عيني فى الصلوة رواه البيهقي **باب** حب النبي صلى الله عليه وسلم

الصلوة وتكثيره عن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يقوم من الليل حتى تفطر قدماه فقالت عائشة اتصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك
وما تاخر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلا اكون عبدا شكورا رواه الطبراني فى
المعجم الصغير **باب** اول من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم عن زيد بن ارقم قال

اول من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم علىٌّ رواه ابوداؤد الطيالسي **باب** صلوة النبي صلى
الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه عن المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي
حتى ترم قدماه فقيل له يارسول الله اتصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلا اكون عبدا شكورا رواه ابوداؤد الطيالسي وعن سعد
ابن هشام انه دخل على عائشة فقال يا ام المومنين نبئيني عن قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت الست تقرء يا ايها المزمل قال قلت بلى قال فقالت فان الله تعالى افترض القيام في اول
هذه السورة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه حولا حتى انتفخت اقدامهم وامسك
الله خاتمتها اثنى عشر شهرا في السماء ثم انزل الله التخفيف في اخر السورة فصار قيام الليل
تطوعا بعد فريضة رواه مسلم عن ابي بكر بن ابي شيبة والبيهقي في السنن الكبرى **باب**
الصلوة برهان عن كعب بن عجرة الانصاري قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا كعب اعاذك الله من امراء يكون بعدي قلت يارسول الله وما ذاك قال من دخل عليهم
فصدقهم بكذبهم واعانهم على ظلمهم فليس مني ولست منه ولن يرد على الحوض ومن
لم يدخل عليهم ولم يصدقهم بكذبهم ولم يعنهم على ظلمهم فذاك مني وانا منه وسيرد على
الحوض لا يدخل الجنة لحم نبت من سحت وكل لحم نبت من سحت فالنار اولى به الناس غاديان
فبائع نفسه فموبقها وفاد نفسه فمعتقها والصلوة برهان والصوم جنة والصدقة تطفئ
الخطيئة كما يطفئ النار الماء رواه الطبراني في المعجم الصغير **باب** كان اخر كلام النبي
صلى الله عليه وسلم الوصية بالصلوة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة
وما ملكت ايمانكم رواه الامام احمد والنسائي وابن ماجة وابن حبان ورواه الامام احمد وابن ماجة
عن ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها ورواه الطبراني عن ابن عمر وعنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اتقوا الله في الصلوة اتقوا الله في الصلوة اتقوا الله في الصلوة اتقوا الله في ما ملكت
ايمانكم اتقوا الله في الضعيفين المرءة الارملة والصبي اليتيم رواه البيهقي في شعب الايمان وعن امير
المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال كان اخر كلام النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة الصلوة واتقوا الله
فيما ملكت ايمانكم رواه الامام احمد والبخاري في الادب وابوداؤد وابن ماجة وابن جرير وصححه وابو يعلى
والبيهقي والضياء في المختارة وعن ام المومنين ام سلمة رضي الله عنها قالت كان عامة وصية النبي
صلى الله عليه وسلم الصلوة الصلوة وما ملكت ايمانكم حتى جعل يلجلجها في صدره وما يفيض بها لسانه

رواه ابن جرير. **باب** الصلوة راس الايمان وعموده عن[١] ابن عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم موضع الصلوة من الدين كموضع الراس من الجسد رواه الديلمي وعن ابى سعيد قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة علم الاسلام فمن فرغ لها قلبه وحافظ عليها بحدها ووقتها
وسننها فهو مومن رواه الخطيب وابن النجار وعن[٣] امير المومنين عمر الفاروق رضى الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة عماد الدين رواه مسلم والبيهقى فى شعب الايمان وعن[٤] امير
المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة عماد الدين والجهاد
سنام العمل والزكوة بين ذلك رواه الديلمى فى المسند الفردوس وعن[٥] معاذ بن جبل قال قلت يا رسول الله
اخبرنى عن عمل يدخلنى الجنة قال بخ بخ لقد سألت عن عظيم وانه ليسير على من يسره الله صل
الصلوة المكتوبة وادّ الزكوة المفروضة اولا اخبرك براس الامر وعموده وذروة سنامه اما راس الامر
فالاسلام من اسلم سلم وعموده الصلوة وذروة سنامه الجهاد فى سبيل الله الا ادلك على ابواب
الخير الصوم جنة والصدقة تكفر الخطيئة وقيام العبد فى جوف الليل يكفر الخطايا وتلا تتجافى
جنوبهم عن المضاجع الى اخر الاية الا اخبرك باملك ذلك كله قال فاطلع راكب او راكب فخشيت
ان يشغلوا عنى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال شعبة او كلمة نحوها قال فقلت يا رسول الله ما
الاول الا اولك على املك ذلك كله قال فاشار رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده الى لسانه قال فقلت
يا رسول الله وانا لنواخذ بما نتكلم بالسنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثكلتك امك يا معاذ
ال يكب الناس على مناخرهم فى النار الا حصائد السنتهم رواه ابو داود الطيالسى فى مسنده
باب الصلوة تطفئ النار عن[١] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى ملكا
ينادى عند كل صلاة يا بنى آدم قوموا الى نيرانكم التى اوقدتموها على انفسكم فاطفئوها بالصلاة
رواه الطبرانى فى الكبير والصغير والضياء وعن[٢] ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يبعث مناد عند حضرة كل صلوة فيقول يا بنى آدم قوموا فاطفئوا عنكم ما اوقدتم على انفسكم فيقومون
فيتطهرون فتسقط خطاياهم من اعينهم ويصلون فيغفر لهم ما بينهما ثم يوقدون فيما بين
ذلك فاذا كان عند صلوة الاولى نادى يا بنى آدم قوموا فاطفئوا ما اوقدتم على ما انفسكم فيقومون
فيتطهرون ويصلون فيغفر لهم ما بينهما فاذا حضرت العصر فمثل ذلك فاذا حضرت المغرب
فمثل ذلك فاذا حضرت العتمة فمثل ذلك فينامون وقد غفر لهم فمدلج فى خير و
مدلج فى شر رواه الطبرانى فى الكبير وعن[٣] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ما حضرت صلوة الا نادت الملائكة يا بني آدم قوموا الى ناركم التي اوقدتموها على انفسكم
فاطفئوها بالصلوة رواه ابن النجار **باب** صرف البلاء بالمصلين **عن** انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا اراد بقوم عاهة نظر الى اهل المساجد فصرف عنهم
رواه ابن عدي والديلمي في مسند الفردوس **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الله تعالى اذا انزل عاهة من السماء على اهل الارض صرفت عن عمار المساجد
رواه ابن عساكر **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عاهة نزلت من السماء
صرفت عن عمار المساجد رواه البيهقي في شعب الايمان **باب** اقبال الله على المصلين
عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرجل اذا دخل في صلوته اقبل
الله عليه بوجهه فلا ينصرف عنه حتى ينقلب او يحدث حدث سوء رواه ابن ماجة **وعنه**
قال ان العبد اذا توضأ فاحسن وضوئه ثم قام الى الصلوة استقبله الله بوجهه ويناجيه فلم
يصرفه عنه حتى يكون هو الذي ينصرف او يلتفت يمينا او شمالا رواه عبد الرزاق **باب** فضل
الصلوة على سائر الاعمال **عن** معاذ بن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصلوة
والصيام والذكر يضاعف على النفقة في سبيل الله تعالى بسبعمائة ضعف رواه ابو داؤد والحاكم
وعن ام انس قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بالصلوة فانها افضل الجهاد واهجر
المعاصي فانه افضل الهجرة رواه المحاملي في اماليه **باب** فضل السجود **عن** سالم بن ابي الجعد قال
قيل لثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا قال كذبتم علي وقلتم علي ما لم اقل فقالوا حدثنا
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يسجد سجدة الا رفعه الله عز وجل بها درجة
وحط عنه بها خطيئة رواه ابو داؤد الطيالسي **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم تاكل النار ابن آدم الا اثر السجود حرم الله عز وجل على النار ان تاكل اثر السجود رواه ابو داؤد وابن
ماجة **وعن** ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد العبد
طهر سجوده ما تحت جبهته الى سبع ارضين رواه الطبراني في الاوسط **وعن** ام المؤمنين عائشة
رضي الله عنها قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة اما علمت ان العبد اذا سجد لله
سجدة طهر الله موضع سجوده الى سبع ارضين رواه ابو الحسن القطان في منتخباته والطبراني في
الاوسط **باب** خصال المصلي **عن** الحسن مرسلا قال المصلي ثلاث خصال يتناثر البر
من عنان السماء الى مفرق راسه وتحف به الملائكة من لدن قدميه الى عنان السماء ويناديه مناد

لويعلم المصلي من يناجي ما انفتل رواه محمد بن نصر في الصلاة وعن عمار بن سلام قال اذا قام العبد
في صلاته ذر البر على رأسه حتى يركع فاذا ركع علته رحمة الله حتى يسجد والساجد على قدمي الله
تعالى فليسأل وليرغب رواه سعيد بن منصور **باب** الصلوة ميزان عن ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة ميزان فمن اوفى استوفى رواه البيهقي في شعب الايمان
باب الصلوة تسود وجه الشيطان عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة
تسود وجه الشيطان والصدقة تكسر ظهره والتحابب في الله والتودد في العمل يقطع دابره فاذا
فعلتم ذلك تباعد منكم كمطلع الشمس من مغربها رواه الديلمي في مسند الفردوس **باب**
افتخار البقعة بالصلوة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صباح ولا رواح
الا وبقاع الارض تنادي بعضها بعضا يا جارة هل مر بك اليوم عبد صالح صلى عليك او ذكر الله
فان قالت نعم رأت ان لها بذلك فضلا رواه الطبراني في الاوسط وابو نعيم في الحلية وعن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من بقعة يذكر الله فيها بصلاة الا فخرت على
ما حولها من البقاع واستبشرت لذكر الله منتهاها الى سبع ارضين رواه الطبراني في الكبير **باب**
انتظار الصلوة عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء في صلوة ما انتظرها رواه
عبد بن حميد وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القاعد على الصلوة
كالقانت ويكتب من المصلين من حين يخرج من بيته حتى يرجع الى بيته رواه ابن حبان
وعن عبد الله بن سلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى وجلس ينتظر الصلوة
لم يزل في صلوة حتى تاتيه الصلوة التي تليها رواه النسائي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يزال العبد في صلوة ما دام في المسجد ينتظر الصلوة ما لم يحدث رواه
البخاري ومسلم وابوداؤد والنسائي وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابشروا
هذا ربكم قد فتح بابا من ابواب السماء يباهي بكم الملائكة يقول انظروا الى عبادي قد قضوا فريضة
وهم ينتظرون اخرى رواه الامام احمد وابن ماجة وعن رجل من الصحابة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فقضى صلاته ثم قعد في مصلاه وذكر الله فهو في صلاة وان الملائكة
يصلون عليه يقولون اللهم ارحمه واغفر له وان هو دخل في مصلاه ينتظر كان مثل ذلك رواه ابن
ابي شيبة وعنه قال قال رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل في الصلوة ما كانت الصلوة
تحبسه رواه ابو داود الطيالسي وعن عبد الله بن سلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من جلس مجلسا ينتظر الصلوة فهو فى صلوة حتى يصلے رواه الامام مالک وابن حبان والطبرانى فى الكبير
والحاكم وسعيد بن منصور والبيهقى فى شعب الايمان وعن[9] عمران بن حصين قال قال رسول الله
صلے الله عليه وسلم لا يزال احدكم فى صلاة ماكانت الصلاة تحبسه رواه الطبرانى فى الكبير وعن[10] ابى هريرة
قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم لا يزال احدكم فى صلاة ما انتظر الصلوة لا يمنعه ان
ينقلب الى اهله الا انتظار الصلاة رواه الدار قطنى فى الافراد وعنه[11] قال قال رسول الله صلے
الله عليه وسلم منتظر الصلاة كفارس يشد به فرسه فى سبيل الله على كشحه تصلے عليه الملائكة مالم
يحدث او يقيم وهو فى الرباط الاكبر رواه الطبرانى فى الكبير وعن[12] معاوية قال قال رسول الله
صلے الله عليه وسلم لو رأيتم ان ربكم فتح بابا من السماء فادى مجلسكم ملائكته يباهى بكم وانتم
ترقبون الصلاة رواه الطبرانى فى الكبير **باب** الجلوس على المصلے بعد الصلاة عن[1] ابى هريرة
قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم اذا صلے احدكم ثم ثبت فى مجلسه ينتظر الصلوات لم تزل
الملائكة تصلے عليه ما كان فى مجلسه اللهم اغفر له اللهم ارحمه مالم يحدث او يوذ رواه ابن
جرير وعن[2] امير المومنين على المرتضے كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم
اذا صلے الرجل المسلم ثم جلس بعد الصلاة صلت عليه الملائكة ما دام فى مصلاه وصلاتهم
عليه اللهم اغفر له اللهم ارحمه واذا جلس ينتظر الصلاة صلت عليه الملائكة وصلوتهم عليه اللهم
اغفر له اللهم ارحمه رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن[3] ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله
صلے الله عليه وسلم الا ادلكم على ما يكفر الله به الخطايا ويزيد فى الحسنات قالوا بلے يا رسول الله قال اسباغ
الوضوء فى المكاره وانتظار الصلاة بعد الصلاة ما منكم رجل يخرج من بيته فيصلے مع الامام ثم يجلس
ينتظر الصلاة الاخرى الا والملائكة تقول اللهم اغفر له اللهم ارحمه رواه الحاكم فى المستدرك
وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن[4] ابى هريرة قال قال رسول الله صلے
الله عليه وسلم ان الملائكة تصلے على احدكم ما دام فى مصلاه الذى صلے فيه مالم يحدث اللهم
اغفر له اللهم ارحمه رواه الامام مالک وابن زنجويه والبيهقى وابن حبان **وعنه** قال قال
رسول الله صلے الله عليه وسلم افضل الرباط انتظار الصلاة بعد الصلاة ولزوم مجالس الذكر ما من
عبد يصلے ثم يجلس فى مجلسه الا صلت عليه الملائكة حتے يحدث رواه عبد الرزاق وابن جرير
باب ما بين الايمان والكفر عن[1] جابر قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم بين الرجل
وبين الشرک والكفر ترک الصلاة رواه مسلم والترمذى وابوداؤد وابن ماجه **وعنه**

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الايمان والكفر ترك الصلاة رواه الترمذى وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بين العبد وبين الشرك او بين الكفر الا ترك الصلاة
رواه الدارمى ورواه الطبرانى فى الصغير بلفظ بين العبد وبين الكفر من دون شك وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بين العبد والشرك الا ترك الصلاة فان تركها
فقد اشرك رواه ابن ماجة

باب من ترك الصلاة

عن بريدة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم العهد الذى بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر رواه الامام احمد والترمذى
والنسائى وابن ماجة وابن حبان والحاكم وقال الترمذى حسن صحيح غريب وعن انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الصلاة متعمدا فقد كفر جهارا رواه الطبرانى فى الاوسط
وعن نوفل بن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فاتته الصلاة فكانما وتر اهله
وماله رواه الامام الشافعى والبيهقى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا سهم فى الاسلام لمن لا صلاة له ولا صلاة لمن لا وضوء له رواه البزار وعن ام ايمن قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتركن الصلاة متعمدا فانه من ترك الصلاة متعمدا فقد
برئت منه ذمة الله ورسوله رواه الامام احمد وعن امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه
قال والله يا معشر قريش لتقيمن الصلاة ولتؤتن الزكوة او لابعثن عليكم رجلا فيضرب اعناقكم
على الدين رواه الحاكم وعن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الصلاة متعمدا
كتب اسمه على باب النار ممن يدخلها رواه ابو نعيم وعن نوفل بن معاوية قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من ترك الصلاة فكانما وتر اهله وماله رواه الدارقطنى والبيهقى فى المعرفة وابو داؤد
الطيالسى وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ترك الصلاة فكانما وتر اهله
وماله قال الزهرى فذكرت ذلك لسالم فقال حدثنى ابى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ترك
صلاة العصر رواه ابو داؤد الطيالسى وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الذى
تفوته صلاة العصر كانما وتر اهله وماله رواه ابو داؤد الطيالسى وعن ابى الدرداء قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من ترك صلاة مكتوبة حتى تفوته من غير عذر فقد حبط عمله رواه ابن ابى شيبة
والبزار ولفظه من ترك الصلاة متعمدا فقد كفر وعنه قال اوصانى خليلى صلى الله عليه وسلم ان لا تشرك
بالله وان قطعت وحرقت وان لا تترك صلاة مكتوبة متعمدا فمن تركها متعمدا فقد برئت منه الذمة
ولا تشرب الخمر فانها مفتاح كل شر رواه ابن ماجة والحاكم فى المستدرك والامام احمد والبيهقى

رواه الطبرانی عن عبادة بن الصامت وعن عبد اللہ بن شقیق العقیلی قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایرون شیئاً من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلاة رواه الترمذی والحاکم وصححه علی شرطهما وعن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ وجهه انه قیل له یا امیر المومنین ما تری فی امرء لا یصلی قال من لم یصل فهو کافر رواه عبد الرزاق وابن عساکر فی تاریخه والبیهقی فی شعب الایمان

ابواب فضائل الصلوٰت موقتة

باب صلاة الفجر عن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الفجر فهو فی ذمة اللہ فلا یطلبنکم اللہ بشیٔ من ذمته رواه ابن ماجة وعن ابی هریرة وابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قول اللہ تعالیٰ ان قرآن الفجر کان مشهوداً قال تشهده ملائکة اللیل وملائکة النهار تجتمع فیها رواه الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه وعن جندب البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی للہ الصبح فهو فی ذمة اللہ فلا یطلبنکم اللہ من ذمته بشیٔ فانه من یطلبه من ذمته بشیٔ یدرکه ثم یکبه علی وجهه فی نار جهنم رواه الامام احمد والمسلم والترمذی وعن والد ابی مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الفجر فهو فی ذمة اللہ وحسابه علی اللہ رواه الطبرانی فی الکبیر وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی البردین دخل الجنة رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلاة عند اللہ صلاة الصبح یوم الجمعة فی جماعة رواه ابو نعیم فی الحلیة والبیهقی فی شعب الایمان والطبرانی فی الکبیر والدیلمی وعن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غدا الی صلاة الصبح غدا برایة الایمان ومن غدا الی السوق غدا برایة ابلیس رواه ابن ماجة وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شهد صلاة الصبح محتسباً فکانما قام اللیلة ومن شهد صلاة العشاء فکانما قام نصف اللیل رواه البیهقی ورواه مالک عنه موقوفاً وعن ابی بکرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الصبح فی جماعة فهو فی ذمة اللہ فمن اخفر ذمة اللہ کبه اللہ فی النار علی وجهه رواه الطبرانی فی الکبیر وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعین یوماً صلاة الفجر والعشاء الآخرة فی جماعة اعطاه اللہ براءتین براءة من النار وبراءة من النفاق رواه الخطیب وابن عساکر وابن النجار وعن ابی عبیدة ابن الجراح قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الصلوات الخمس صلاة افضل من صلاة الفجر یوم الجمعة فی الجماعة وما احسب من شهدها منکم الا مغفوراً له رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط

وابونعيم في المعرفة **باب** صلاة الظهر عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اربع ركعات تركعهن حين تزول الشمس عن كبد السماء تعدل احياء ليلة في يوم حرام من شهر
حرام رواه ابو الشيخ في الثواب وعن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابواب
السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتى يصلى الظهر فاحب ان يصعد لي فيها خير رواه الامام
احمد وعن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الهجير من صلاة
الليل رواه ابن نصر والطبراني في الكبير وعن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ساعات السبحة حين تزول الشمس عن كبد السماء وهي صلاة المخبتين افضلها في شدة الحر
رواه ابن عساكر وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يحسن وضوءه
ويكمله ثم يخرج الى صلاة الظهر حين يؤذن بها فيكمل ركوعها وسجودها وخشوعها الا كفرت
ما كان قبلها وما هو كائن بعدها في ذلك اليوم رواه البيهقي في شعب الايمان وعن مالك
ابن اوس بن الحدثان قال قال عمر بن الخطاب اشبه صلاة النهار بصلاة الليل صلاة الهجير
رواه عبد الرزاق **باب** صلاة العصر. قال تعالى حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
وقوموا لله قانتين عن بريدة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض غزواته فقال
بكروا بالصلاة في يوم الغيم فانه من ترك العصر حبط عمله رواه النسائي والامام احمد وعن ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي تفوته صلاة العصر كانما وتر اهله وماله رواه الامام
مالك والبخاري ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي حديث حسن
صحيح وعن نوفل بن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلوات صلاة من فاتته
فكانما وتر اهله وماله يعني العصر رواه النسائي وعن ابي بصرة الغفاري قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان هذه الصلاة يعني العصر فرضت على من كان قبلكم فضيعوها فمن حافظ منكم اليوم عليها
كان له اجره مرتين ولا صلاة بعدها حتى يطلع الشاهد رواه مسلم والنسائي وعن ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي يفوته العصر كانما وتر اهله وماله رواه عبد الرزاق وابن ابي
شيبة وعن ابي بصرة الغفاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الصلاة فرضت
على من كان قبلكم فتوانوا فيها وتركوها فمن صلاها منكم ضعف له اجرها مرتين ولا صلاة بعدها
حتى يرى الشاهد والشاهد النجم رواه مسلم والبيهقي في شعب الايمان والنسائي وابو يعلى وابن
قانع والباوردي والطبراني في الكبير ورواه الطبراني في الكبير ايضا وسعيد بن منصور عن ابي ايوب

وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذه الصلاة عرضت علی من کان قبلکم فابوها وثقلت علیهم وفضلت علی من سواها بست وعشرین درجة یعنی العصر رواه عبد الرزاق وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترک صلاة العصر متعمدا حتی تفوته فقد حبط عمله رواه الامام احمد وابن ابی شیبة وعن نوفل بن معاویة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یوتر احدکم اهله وماله خیر له من ان یفوت وقت صلاة العصر رواه عبد الرزاق والطبرانی فی الاوسط وعن امیر المومنین عمر رضی الله عنه قال من فاتته صلاة العصر فکانما وتر اهله وماله رواه الامام ابن جریر فی تهذیبه ورواه الامام الشافعی فی مسنده عن نوفل بن معاویة وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترک صلاة العصر حتی تغیب الشمس من غیر عذر فکانما وتر اهله وماله رواه ابن ابی شیبة وعن جریر بن عبد الله قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فنظر الی القمر لیلة البدر فقال انکم سترون ربکم کما ترون هذا القمر لا تضامون فی رؤیته فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرء فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب قال اسمعیل افعلوا لا یفوتنکم رواه البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجة والبیهقی فی السنن وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یتعاقبون فیکم ملائکة باللیل وملائکة بالنهار ویجتمعون فی صلاة الفجر وصلاة العصر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألهم وهو اعلم بهم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناهم وهم یصلون واتیناهم وهم یصلون رواه البخاری ومسلم والنسائی بطریق مالک وعن فضالة بن عبید قال علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فکان مما علمنی حافظ علی الصلوات الخمس فقلت ان هذه ساعات لی فیها اشغال فمرنی بامر جامع اذا انا فعلته اجزء عنی فقال حافظ علی العصرین وما کانت من لغتنا فقلت وما العصران قال صلاة قبل طلوع الشمس وصلاة قبل غروبها رواه الحاکم فی المستدرک قال هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه

باب صلاة المغرب عن ام المومنین الصدیقة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الصلاة عند الله المغرب ومن صلی بعدها رکعتین بنی الله له بیتا فی الجنة یغدو ویروح رواه الطبرانی فی الاوسط وعن انس قال قال صلی الله علیه وسلم من صلی المغرب فی جماعة کتب له حجة مبرورة وعمرة متقبلة وکانما قام لیلة القدر رواه الدیلمی.

باب صلاة العشاء عن عثمان الغنی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شهد صلاة الصبح محتسبا فکانما قام اللیلة ومن شهد صلاة العشاء فکانما قام نصف اللیل

رواه البيهقي وعنه[٢] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة العشاء في جماعة
تعدل بقيام ليلة وصلاة الفجر في جماعة تعدل بقيام ليلة رواه الطبراني في الصغير وعنه[٣] قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء والغداة في جماعة فكانما قام الليل رواه ابن حبان
وعن[٤] معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتموا بهذه الصلاة فانكم قد فضلتم بها
على سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم رواه ابو داود وعن[٥] ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ابشروا ان من نعم الله عليكم انه ليس احد من الناس يصلي هذه الساعة غيركم رواه البخاري
وعن[٦] ام المومنين الصديقه رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم الناس
ما في العشاء وصلاة الفجر لاتوهما ولو حبوا رواه ابن ماجة وعن[٧] امير المومنين عمر الفاروق رضى الله
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في مسجد جماعة اربعين ليلة لا تفوته الركعة
الاولى من صلاة العشاء كتب الله بها عتقا من النار رواه ابن ماجة وعن[٨] امير المومنين عثمان الغنى
رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء في جماعة كان كقيام نصف ليلة
ومن صلى العشاء والفجر في جماعة كان كقيام ليلة رواه الترمذي والنسائي وابو داود وعنه[٩] قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء في جماعة فكانما قام نصف ليلة ومن صلى الصبح في جماعة
فكانما صلى الليل كله رواه الامام احمد ومسلم وعن[١٠] ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى العشاء في جماعة فقد اخذ حظه من ليلة القدر رواه الطبراني وعن[١١] مجاهد مرسلا قال شهود
هما العشاء والصبح افضل من قيام ما بينهما رواه عبد الرزاق وعن[١٢] ابن عمر قال كنا اذا فقدنا الانسان
في صلاة العشاء الآخرة والصبح اسانا به الظن رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح
على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن[١٣] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم
المتخلفون عن صلاة العشاء او صلاة الغداة ما لهم فيهما لاتوهما ولو حبوا رواه الامام احمد بن راهويه
وعن[١٤] ابن ام مكتوم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم القاعد عنهما ما فيهما لاتوهما
ولو حبوا يعني العشاء والصبح رواه الحاكم وعن[١٥] عمرو بن دينار مرسلا قال من نام عن صلاة العشاء
حتى يفوته وقتها فلا نامت عينه رواه ابن عساكر وعن[١٦] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من صلى العشاء في جماعة وصلى اربع ركعات قبل ان يخرج من المسجد كان كعدل
ليلة القدر رواه الطبراني

باب صلاة الوتر

عن[١] خارجة بن حذافة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قد امدكم بصلاة هي خير لكم من حمر النعم الوتر جعلها الله لكم

بين صلاة العشاء الى ان يطلع الفجر رواه الامام احمد وابوداؤد والترمذى وابن ماجة والدارقطنى
والحاكم وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا رواه الامام
احمد وابوداؤد والحاكم وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوتروا يا اهل القرآن
فان الله وتر يحب الوتر رواه ابوداؤد وعن ابى ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر حق
على كل مسلم رواه ابوداؤد وابن ماجة وابن حبان والحاكم وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله زادكم صلاة فحافظوا عليها وهى الوتر رواه الامام احمد وعن امير المؤمنين على
المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى وتر يحب الوتر فاوتروا
يا اهل القرآن رواه الترمذى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يوتر فلا
صلاة له رواه الطبرانى فى الاوسط۔ وعن ابى بصرة الغفارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله زادكم صلاة فصلوها فيما بين العشاء الى صلاة الفجر الوتر الوتر رواه الامام احمد وابن قانع والباوردى
والطبرانى فى الكبير وسعيد بن منصور وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله زادكم صلاة الى صلاتكم فحافظوا عليها وهى الوتر رواه عبدالرزاق
وابن ابى شيبة وعن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عزوجل زادكم
صلاة خير لكم من حمر النعم الوتر وهى لكم فيما بين صلاة العشاء الى طلوع الفجر رواه محمد بن نصر
والطبرانى فى الكبير وابونعيم فى الحلية وعن الحسن مرسلا قال ان الله وتر يحب الوتر فمن لم يوتر
فليس منا رواه عبدالرزاق **باب** مراعاة ادلة المواقيت عن ابن ابى اوفى قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان خيار عباد الله الذين يراعون الشمس والقمر والنجوم والاظلة لذكر الله عزوجل
رواه البيهقى [illegible] الكبرى وعن ابى الدرداء انه قال احب عباد الله الى الله الذين يحبون الله
ويحببون الله الى الناس والذين يراعون الشمس والقمر والنجوم والاظلة لذكر الله رواه البيهقى فى السنن
الكبرى وقال وروى موقوفا على ابى هريرة فى معناه وعن ابى هريرة قال الا ان خيار امة محمد صلى الله
عليه وسلم الذين يراعون الشمس والقمر والنجوم لمواقيت الصلاة رواه البيهقى فى السنن الكبرى

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب مواقيت الصلاة

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

قال الله تعالى ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا وقال تعالى فسبحن الله حين تمسون
وحين تصبحون وله الحمد فى السموات والارض وعشيا وحين تظهرون وقال تعالى

اقم الصلٰوة لدلوك الشمس الى غسق الليل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر كان مشهودا عن الامام
الاعظم عن ابى سفيان طلحة بن قانع عن جابر بن عبد الله قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
اى العمل افضل قال الصلاة فى مواقيتها رواه ابو محمد البخارى وعن عبادة بن الصامت قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات افترضهن عز وجل من احسن وضوئهن وصلاهن لوقتهن
واتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد ان يغفر له رواه ابو داؤد والبيهقى وعن ابى سعيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علم الاسلام الصلاة فمن فرغ لها قلبه وحافظ عليها بحدها
ووقتها وسننها فهو مؤمن رواه ابن النجار وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل
الاعمال الصلاة لوقتها وبر الوالدين والجهاد فى سبيل الله رواه الخطيب **باب** اوقات
الصلوات عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال امنى جبرئيل عند البيت مرتين فصلى
الظهر فى الاولى منهما حين كان الفئ مثل الشراك ثم صلى **العصر** حين كان كل شئ مثل ظله
ثم صلى **المغرب** حين وجبت الشمس افطر الصائم ثم صلى **العشاء** حين غاب الشفق
ثم صلى **الفجر** حين برق الفجر وحرم الطعام على الصائم وصلى المرة الثانية الظهر حين كان ظل
كل شئ مثله لوقت العصر بالامس ثم صلى العصر حين كان ظل كل شئ مثليه ثم صلى المغرب
لوقته الاول ثم صلى العشاء الاخرة حين ذهب ثلث الليل ثم صلى الصبح حين اسفرت الارض
ثم التفت الى جبرئيل فقال يا محمد هذا وقت الانبياء من قبلك والوقت فيما بين هذين
الوقتين رواه الامام احمد وابو داود والترمذى وقال الترمذى حديث حسن ورواه ابن حبان
فى صحيحه والطحاوى والحاكم فى المستدرك وعن مجمع بن جارية ان النبى صلى الله عليه وسلم
سئل عن مواقيت الصلاة فقدم ثم اخر وقال بينهما وقت رواه الحاكم فى المستدرك وقال
هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن جابر بن عبد الله قال جاء جبرئيل
الى النبى صلى الله عليه وسلم حين مالت الشمس فقال قم يا محمد فصل الظهر حين مالت الشمس
ثم مكث حين اذا كان فئ الرجل مثله جاءه للعصر فقال قم يا محمد فصل العصر ثم مكث حتى اذا
غابت الشمس جاءه فقال قم فصل المغرب فقام فصلاها حين غابت الشمس سواء ثم
مكث حتى اذا غاب الشفق جاءه فقال قم فصل العشاء فقام فصلاها ثم جاءه حين سطع
الفجر بالصبح فقال قم يا محمد فصل الصبح ثم جاءه من الغد حين كان فئ الرجل مثله فقال
قم يا محمد فصل فصلى الظهر ثم جاءه حين كان فئ الرجل مثليه فقال قم يا محمد فصل العصر

ثم جاءه المغرب حين غابت الشمس وقتا واحدا لم يزل عنه فقال قم يا محمد فصل المغرب ثم جاءه
للعشاء حين ذهب ثلث الليل الاول فقال قم يا محمد فصل فصلى العشاء ثم جاءه للصبح حين اسفر
جدا فقال قم يا محمد فصل فصلى الصبح ثم قال ما بين هذين وقت كله رواه الترمذي والنسائي وقال
الترمذي قال محمد يعني البخاري اصح شيء في المواقيت حديث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه ابن
حبان في صحيحه والحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح مشهور والشيخان لم يخرجاه وعن ابي مسعود
الانصاري قال جاء جبرئيل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال قم فصل وذلك لدلوك الشمس حين مالت
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر اربعا ثم اتاه حين كان ظله مثليه فقال قم فصل فقام
فصلى العصر اربعا ثم اتاه حين غربت الشمس فقال قم فصل فقام فصلى المغرب ثلاثا ثم اتاه حين
غاب الشفق فقال له قم فصل فقام فصلى العشاء الآخرة اربعا ثم اتاه حين برق الفجر فقال له
قم فصل فقام فصلى الصبح ركعتين ثم اتاه من الغد حين كان ظله مثله فقال له قم فصل فقام
فصلى الظهر اربعا ثم اتاه حين كان ظله مثليه فقال قم فصل العصر فقام فصلى العصر اربعا ثم اتاه
للوقت الاول حين غربت الشمس فقال قم فصل المغرب فقام فصلى المغرب ثلاثا ثم اتاه بعد
ما غاب الشفق واظلم فقال له قم فصل فقام فصلى العشاء الآخرة اربعا ثم اتاه حين طلع الفجر واسفر
فقال له قم فصل الصبح فقام فصلى الصبح ركعتين ثم قال جبرئيل ما بين هذين وقت صلاة قال
يحيى فحدثني محمد بن عبد العزيز بن عمران جبرئيل قال للنبي صلى الله عليه وسلم هذه صلواتك
وصلوات الانبياء قبلك ورواه البيهقي في كتاب المعرفة وفي كتاب السنن ورواه الطبراني
في معجمه وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثهم ان جبرئيل عليه السلام
جاءه فصلى به الصلاة وقتين الا المغرب جاءني فصلى بي الظهر حين كان الفيء مثل شراك
نعلي ثم جاءني فصلى بي العصر حين كان الفيء مثلي ثم جاءني المغرب فصلى بي ساعة غابت
الشمس ثم جاءني العشاء فصلى بي ساعة غابت الشفق ثم جاءني الفجر فصلى بي ساعة برق
الفجر ثم جاءني من الغد فصلى بي الظهر حين كان الفيء مثلي ثم جاءني العصر فصلى بي حين كان
الفيء مثلين ثم جاءني المغرب فصلى بي ساعة غابت الشمس لم يغيره عن وقته الاول
ثم جاءني العشاء فصلى بي حين ذهب ثلث الليل الاول ثم اسفر بي في الفجر حتى لا ارى
في السماء نجما ثم قال ما بين هذين وقت رواه البزار في مسنده وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا جبرئيل عليه السلام جاءكم يعلمكم دينكم فصلى الصبح

حين طلع الفجر وصلى الظهر حين زاغت الشمس ثم صلى العصر حين رأى الظل مثله ثم صلى
المغرب حين غربت الشمس وحل فطر الصائم ثم صلى العشاء حين ذهب بعض الليل
ثم جاءه الغد فصلى به الصبح حين اسفر قليلا ثم صلى به الظهر حين كان الظل مثله ثم صلى
العصر حين كان الظل مثليه ثم صلى المغرب بوقت واحد حين غربت الشمس وحل فطر الصائم
ثم صلى العشاء حين ذهب ساعة من الليل ثم قال الصلاة ما بين صلاتك امس وصلاتك
اليوم رواه النسائي في سننه والطحاوي في شرح معاني الآثار ورواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح
على شرط مسلم وعن عمرو بن حزم قال جاء جبرئيل فصلى بالنبي صلى الله عليه وسلم وصلى النبي صلى
الله عليه وسلم بالناس حين زالت الشمس الظهر ثم صلى العصر حين كان ظله مثله ثم صلى المغرب حين
غربت الشمس ثم صلى العشاء بعد ذلك كانه يريد ذهاب الشفق ثم صلى الفجر حين فجر الفجر بغلس
ثم جاءه جبرئيل من الغد فصلى الظهر بالنبي صلى الله عليه وسلم وصلى النبي صلى الله عليه وسلم
بالناس الظهر حين كان ظله مثله ثم صلى العصر حين صار ظله مثليه ثم صلى المغرب حين غربت
الشمس لوقت واحد ثم صلى العشاء بعد ما ذهب هوى من الليل ثم صلى الفجر فاسفر بها رواه عبد الرزاق
في مصنفه وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امني جبرئيل عليه السلام
في الصلاة فصلى الظهر حين زاغت الشمس وصلى العصر حين قامت قائمة وصلى المغرب حين غابت
الشمس وصلى العشاء حين غاب الشفق وصلى الصبح حين طلع الفجر ثم امني في اليوم الثاني فصلى الظهر
وفي كل شيء مثله وصلى العصر والفيء قامتان وصلى المغرب حين غابت الشمس وصلى العشاء الآخرة
الى ثلث الليل الاول وصلى الصبح حين كادت الشمس ان تطلع ثم قال الصلاة فيما بين هذين الوقتين
رواه الطحاوي وعن انس ان جبرئيل اتى النبي صلى الله عليه وسلم بمكة حين زالت الشمس فامره
ان يؤذن للناس بالصلاة حين فرضت عليهم فقام جبرئيل امام النبي صلى الله عليه وسلم وقام الناس
خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى اربع ركعات لا يجهر فيها بقراءة يأتم الناس برسول
الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم يأتم بجبرئيل ثم امهل حتى دخل وقت العصر
فصلى بهم اربع ركعات لا يجهر فيها بالقراءة يأتم الناس برسول الله صلى الله عليه وسلم ويأتم رسول
الله صلى الله عليه وسلم بجبرئيل ثم امهل حتى وجبت الشمس فصلى بهم ثلث ركعات يجهر في ركعتين
بالقراءة ولا يجهر في الثالثة ثم امهله حتى اذا ذهب ثلث الليل صلى بهم اربع ركعات يجهر في الاوليين
بالقراءة ولا يجهر في الاخريين بها ثم امهل حتى اذا طلع الفجر صلى بهم ركعتين يجهر فيهما بالقراءة

رواه الدارقطني وقال ورواه سعيد عن قتادة مرسلا وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان للصلاة اولا واخرا وان اول وقت صلاة الظهر حين تزول الشمس وان اخر
وقتها حين يدخل وقت العصر وان اول وقت العصر حين يدخل وقتها وان اخر وقتها حين تصفر الشمس وان
اول وقت المغرب حين تغرب الشمس وان اخر وقتها حين يغيب الشفق وان اول وقت العشاء
الاخرة حين يغيب الافق وان اخر وقتها حين ينتصف الليل وان اول وقت الفجر حين يطلع
الفجر وان اخر وقتها حين تطلع الشمس رواه الامام احمد والترمذي وابن ابي شيبة وقال الترمذي
سمعت محمدا يقول حديث الاعمش عن مجاهد في المواقيت اصح من حديث محمد بن فضيل عن الاعمش
وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت صلاة الظهر اذا زالت الشمس وكان
ظل الرجل كطوله ما لم يحضر العصر ووقت صلاة العصر ما لم تصفر الشمس ووقت صلاة المغرب
ما لم يغب الشفق ووقت صلاة العشاء الى نصف الليل الاوسط ووقت صلاة الصبح من طلوع الفجر
ما لم تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس فامسك عن الصلاة فانها تطلع بين قرني الشيطان رواه
الامام احمد وابو داود والنسائي وعن ابن جريج عن سليمان بن موسى قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم صلوا صلاة الظهر حين تميل الشمس وصلوا صلاة العصر بقدر ما يسير الراكب
الى ذي الحليفة ستة اميال وصلوا المغرب حين تغيب الشمس وصلوا العشاء بعد ان يغيب
الشفق بينكم وبين نصف الليل رواه عبد الرزاق وعن ابي موسى ان النبي صلى الله
عليه وسلم اتاه سائل فسأله من مواقيت الصلاة فلم يرد عليه شيئا قال وامر بلالا فاقام
الفجر حين انشق الفجر والناس لا يكاد يعرف بعضهم بعضا ثم امره فاقام الظهر حين زالت
الشمس والقائل يقول قد انتصف النهار وهو كان اعلم منهم ثم امره فاقام بالعصر والشمس
مرتفعة ثم امره فاقام بالمغرب حين وقعت الشمس ثم امره فاقام بالعشاء حين غاب
الشفق ثم اخر الفجر من الغد حتى انصرف منها والقائل يقول قد طلعت الشمس او كادت ثم
اخر الظهر حتى كان قريبا من وقت العصر بالامس ثم اخر العصر حتى انصرف منها والقائل
يقول قد احمرت الشمس ثم اخر المغرب حتى كان عند سقوط الشفق وفي رواية فصلى المغرب
قبل ان يغيب الشفق في اليوم الثاني ثم اخر العشاء حتى كان ثلث الليل الاول ثم اصبح فدعا
السائل فقال الوقت ما بين هذين رواه مسلم واللفظ له وابو داود والنسائي والطحاوي
وفي رواية لابي داود فاقام الفجر حين كان الرجل لا يعرف وجه صاحبه او ان الرجل لا يعرف

من الى جنبه ثم اخر العصر حتى انصرف منها وقد اصفرت الشمس وقال فى اخره ورواه بعضهم فقال ثم صلى العشاء الى شطر الليل **وعن** بريدة ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن وقت الصلاة فقال له صل معنا هذين اليومين فلما زالت الشمس امر بلالا فاذن ثم امره فاقام الظهر ثم امره فاقام العصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية ثم امره فاقام المغرب حين غابت الشمس ثم امره فاقام العشاء حين غاب الشفق ثم امره فاقام الفجر حين طلع الفجر فلما ان كان اليوم الثانى امره فابرد بالظهر فانعم ان يبرد بها وصلى العصر والشمس مرتفعة اخرها فوق الذى كان وصلى المغرب قبل ان يغيب الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب ثلث الليل وصلى الفجر فاسفر بها ثم قال اين السائل عن وقت الصلاة فقال الرجل انا يا رسول الله قال وقت صلاتكم بين ما رأيتم رواه مسلم والنسائى والطحاوى قال الترمذى هذا حديث حسن غريب صحيح وقد رواه شعبة عن علقمة بن مرثد ايضا **وعن** امير المومنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه انه كتب الى عماله ان اهم امركم عندى الصلاة من حفظها وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع ثم كتب ان صلوا الظهر اذا كان الفيء ذراعا الى ان يكون ظل احدكم مثله والعصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلاثة قبل مغيب الشمس والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا غاب الشفق الى ثلث الليل فمن نام فلا نامت عينه ومن نام فلا نامت عينه والصبح والنجوم بادية مشتبكة رواه مالك **وعن** سيار بن سلامة انه سمع ابا برزة وسأله ابى فقال كيف كان صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان يصلى بنا الهجير التى تسمونها انتم الظهر حين تدحض الشمس ويصلى بنا العصر والشمس حية ونسيت ما قال فى المغرب كان يصلى بنا العشاء لا يبالى ان يؤخرها الى ثلث الليل وكان لا يحب النوم قبلها ولا الحديث بعدها وكان يصلى بنا الفجر فينصرف احدنا وهو يعرف جليسه وكان يقرأ فيها من الستين الى المائة رواه ابوداود الطيالسى **وعن** ابى صدقة مولى انس قال سألت انسا عن مواقيت الصلاة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى الظهر حين تزول الشمس والعصر بين صلاتيكم هاتين والمغرب حين تغيب الشمس والعشاء حين يغيب الشفق والصبح من طلوع الفجر الى ان يتفسح البصر رواه ابوداود الطيالسى

باب اوقات الصلوات فى الصيف والشتاء

عن ابن مسعود قال كان قدر صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر فى الصيف ثلثة اقدام الى خمسة اقدام وفى الشتاء خمسة اقدام الى سبعة اقدام رواه ابوداود والنسائى والحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم

وعن معاذ قال انبئت يامعاذ اذا كان الشتاء فغلس بالفجر واطل القراءة على قدر ما يطيق الناس
لا تملهم وصل الظهر اذا زالت الشمس وصل العصر والمغرب في الشتاء والصيف في ميقات واحد وصل
العصر والشمس بيضاء نقية وصل المغرب اذا غابت الشمس وتوارت بالحجاب وصل العشاء واعتم بها فان
الليل طويل واذا كان الصيف فاسفر بالفجر فان الليل قصير والناس ينامون فامهلهم حتى يدركوها وصل
الظهر حين تنفس الشمس وتحرك الريح فان الناس يقيلون فامهلهم حتى يدركوها وصل العصر والمغرب
في الشتاء والصيف على ميقات واحد رواه ابونعيم في الحلية وعن انس قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي بنا الظهر في الشتاء فلا ندري ما مضى من النهار اكثر ام ما بقي رواه ابوداود
الطيالسي

ابواب الاوقات المستحبة للصلوات

باب الاسفار بالفجر عن انس قال صلى بنا ابوبكر صلاة الصبح فقرء ال عمران فقالوا كادت
الشمس تطلع قال لو طلعت لم تجدنا غافلين رواه البيهقي في السنن الكبرى وعن ابي عثمان النهدي
قال صليت خلف عمر رضي الله عنه الفجر فما سلم حتى ظن الرجال ذو العقول ان الشمس طلعت فلما سلم
قالوا يا امير المومنين كادت الشمس تطلع قال فتكلم بشيء لم افهمه فقلت اي شيء قال فقالوا لو طلعت
الشمس لم تجدنا غافلين رواه البيهقي في السنن الكبرى وعن رافع بن خديج قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواه الترمذي وابوداود والنسائي وابن ماجة والبيهقي
في السنن وقال الترمذي حديث صحيح ولفظ ابي داود اصبحوا بالفجر ورواه ابن حبان في صحيحه وابوداود
الطيالسي في مسنده ولفظهما اسفروا بصلوة الصبح فانه اعظم للاجر وفي لفظ له فكلما
اصبحتم بالصبح فانه اعظم لاجوركم ورواه الطبراني بلفظ وكلما اسفرتم بالفجر فانه اعظم للاجر
وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسفروا بصلاة الفجر فانه اعظم للاجر
رواه البزار وعن حواء الانصارية قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اسفروا
بالفجر فانه اعظم للاجر رواه الطبراني في معجمه وعن يزيد الاودي قال كان علي ابن ابي طالب يصلي
بنا الفجر ونحن نتراءى الشمس مخافة ان تكون قد طلعت رواه الطحاوي وعن عبد الرحمن بن يزيد
قال كنا نصلي مع ابن مسعود فكان يسفر بصلوة الصبح رواه الطحاوي وعن رافع بن خديج
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال يا بلال نور بصلاة الصبح حتى يبصر القوم مواقع
نبلهم من الاسفار رواه ابوداود الطيالسي وابن ابي شيبة واسحق بن راهويه في مسانيدهم

والطبرانی فی معجمہ وعن ابی سعید قال سمعت انسا یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی الصبح حین یفسح البصر رواہ الامام ابو محمد فی کتاب غریب الحدیث وعن ابن مسعود
قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ لغیر وقتہا الا بجمع فانہ جمع بین المغرب
والعشاء بجمع ویصلی صلاۃ الصبح من الغد قبل وقتہا رواہ البخاری ومسلم قلت قال العلماء یعنی
وقتہا المعتاد فی کل یوم لا انہ صلاہا قبل الفجر وانما غلس بہا جدا کما فی روایۃ البخاری والفجر حین بزغ
وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهیم النخعی انہ قال ما اجتمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی شیء کاجتماعہم علی التنویر فی الفجر والتعجیل فی المغرب رواہ الحافظ خسرو فی مسندہ والامام
الطحاوی وقال ولا یصح ان یجتمعوا علی خلاف ما کان علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن انس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر یغفر لکم رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وعن بلال
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالصبح فانہ اعظم للاجر رواہ ابو بکر بن کامل فی معجمہ
وابن النجار وعن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بصلاۃ
الصبح فانہ اعظم للاجر رواہ ابو داود والترمذی والنسائی والشافعی وعبد بن حمید والدارمی والطبرانی فی الکبیر والبیہقی
فی المعرفۃ ورواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود ورواہ عبد الرزاق عن زید بن اسلم وفی روایۃ
للطبرانی فی الکبیر بلفظ اسفروا بصلاۃ الغداۃ فانہ اعظم للاجر وفی روایۃ الخطیب ابن عساکر عن رافع
اسفروا بالفجر فانہا سفرۃ وعن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالصبح
فانکم کلما اصبحتم بالصبح کان اعظم لاجورکم رواہ ابن حبان وعن محمد بن المنکدر عن جابر عن
ابی بکر عن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالفجر اجر لکم رواہ البغوی ورواہ الطبرانی
فی الکبیر بلفظ یا بلال اصبحوا بالصبح فانہ خیر لکم وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من نور بالفجر نور اللہ فی قبرہ وقلبہ وقبل صلاتہ رواہ الدیلمی وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ
علیہ وسلم لا تزال امتی علی الفطرۃ ما اسفروا بصلاۃ الفجر رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط وعن
مغیث بن سمی قال صلیت مع عبد اللہ بن الزبیر الصبح بغلس فلما سلم اقبلت علی ابن عمر فقلت ما ھذہ
الصلاۃ قال ھذہ صلوتنا کانت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما طعن عمر اسفر بہا
عثمن رواہ ابن ماجۃ وعن رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصبحوا بالصبح فانہ اعظم
للاجر او لاجرکم رواہ النسائی وعن عبد الرحمن قال حج عبد اللہ بن مسعود فامرنی علقمۃ ان الزمہ
فلما کانت لیلۃ مزدلفۃ وطلع الفجر قال اقم فقلت یا ابا عبد الرحمن ان ھذہ الساعۃ ما رأیتک

فيها قط فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يصلي هذه يعني هذه الصلاة الا هذه
الساعة في هذا المكان من هذا اليوم قال عبد الله هما صلاتان تحولان عن وقتهما صلاة المغرب
بعد ما ياتي الناس من مزدلفة وصلاة الغداة حين يبزغ الفجر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يفعل ذلك رواه الطحاوي وعن جابر بن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يؤخر الفجر
كاسمها رواه الطحاوي وعن سيار بن سلامة قال دخلت مع ابي على ابي برزة نسأله ابي
عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان ينصرف من صلاة الصبح والرجل يعرف وجه
جليسه وكان يقرأ فيها بالستين الى المائة رواه الطحاوي وروى البخاري ومسلم وابوداود
والنسائي وابن ماجة نحوه **باب** الابراد بالظهر عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة رواه البخاري ومسلم والنسائي وابوداود
والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال شدة الحر
من فيح جهنم فابردوا عن الصلاة رواه ابوداود الطيالسي وفي رواية البخاري عن ابي
سعيد بالظهر فان شدة الحر من فيح جهنم واشتكت النار الى ربها فقالت رب اكل بعضي بعضا
فاذن لها بنفسين نفس في الشتاء ونفس في الصيف اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون
من الزمهرير رواه البخاري ومسلم والنسائي والبيهقي في السنن وفي رواية للبخاري فاشد ما تجدون
من الحر فمن سمومها واشد ما تجدون من البرد فمن زمهريرها وعن انس قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا كان الحر ابرد بالصلاة واذا كان البرد عجل رواه النسائي وعن عبد الله بن عمر
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلاة فان شدة الحر من فيح
جهنم رواه البخاري والطبراني في الصغير وعن ابي ذر قال اذن مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم
الظهر فقال ابرد ابرد او قال انتظر انتظر وقال شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلاة
حتى رأينا فيء التلول رواه البخاري ومسلم وابوداود والبيهقي في السنن وعنه قال كنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن للظهر فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابرد ثم
اراد ان يؤذن فقال ابرد حتى رأينا فيء التلول فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح
جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة رواه البخاري وابوداود وابن ابي شيبة والترمذي
وابوداود الطيالسي والطحاوي وابو عوانة والبيهقي في السنن وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح
وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه قال ابردوا بالظهر فان شدة الحر

من فيح جهنم رواه الامام محمد بن الحسن فى الآثار وعن ابن ابى مليكة ان عمر بن الخطاب قدم مكة فسمع صوت ابى محذورة فقال ويحه ما اشد صوته اما يخاف ان ينشق مريطاءه قال فاتاه يوذنه بالصلوة فقال ويحك ما اشد صوتك اما تخاف ان ينشق مريطاءك فقال انما شددت صوتى بقدومك يا امير المؤمنين قال انك فى بلدة حارة فابرد على الناس ثم ابرد مرتين او ثلاثا ثم اذن ثم انزل فاركع ركعتين ثم ثوب اقامتك رواه البيهقى فى السنن الكبرى وعن ابى موسى يرفعه قال ابردوا بالظهر فان الذى تجدون من الحر من فيح جهنم رواه النسائى والطحاوى وعن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان اليوم الحار فابردوا بالصلاة فان شدة الحر من فيح جهنم رواه الطحاوى وعن الحسن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا بالصلاة رواه الطحاوى وعن المغيرة بن شعبة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الظهر بالهجير ثم قال ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا بالصلاة رواه الطحاوى والبيهقى فى السنن وقال قال ابو عيسى الترمذى فيما بلغنى عنه سألت محمدا يعنى البخارى عن هذا الحديث فعده محفوظا وعن ابن مسعود انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجلها فى الشتاء ويوخرها فى الصيف رواه الطحاوى وعن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتد البرد بكر بالصلاة واذا اشتد الحر ابرد بالصلاة رواه الطحاوى وعن انس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا كان الشتاء بكر بالظهر واذا كان الصيف ابرد بها رواه البخارى والطحاوى

باب تاخير العصر

عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن ابى عبد الله الحارثى عن عبد الله بن مسعود قال كنا نصلى العصر والشمس فى مقدار ليلتين من الهلال رواه الحافظ طلحة بن محمد فى مسنده وابن خسرو والقاضى الاشنانى وعن ام المومنين ام سلمة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد تعجيلا للظهر منكم وانتم اشد تعجيلا للعصر منه رواه الترمذى وعن عبد الواحد بن نافع قال دخلت مسجد المدينة فاذن موذن بالعصر وشيخ جالس فلامه وقال ان ابى اخبرنى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر بتاخير هذه الصلاة فسألت عنه فقالوا هذا عبد الله بن رافع بن خديج رواه الدارقطنى والبيهقى فى سننه وعن زياد بن عبد الله النخعى قال كنا جلوسا مع على رضى الله عنه فى المسجد الاعظم فجاء المؤذن فقال الصلاة يا امير المومنين فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذلك فقال على هذا الكلب يعلمنا السنة فقام على فصلى بنا العصر

ثم انصرفنا فرجعنا الى المكان الذى كنا فيه جلوسا فجثونا للركب لنزول الشمس للغروب
نتراءاها رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه ورواه الدارقطني كذلك عن العباس بن
ذريح عن زياد بن عبد الله النخعي وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بكروا بالصلاة يوم الغيم فانه من ترك صلاة العصر فقد حبط عمله رواه الامام احمد فى
مسنده وابن ماجة وابن حبان **باب** تعجيل العصر فى يوم غيم عن بريدة الاسلمى
قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى غزوة فقال بكروا بالصلاة فى اليوم الغيم فانه من فاته
صلاة العصر حبط عمله رواه ابن ماجة وعن عبد العزيز بن رفيع مرسلا قال عجلوا صلاة النهار
فى يوم غيم واخروا المغرب رواه ابو داؤد فى مراسيله وعن ابى المليح قال كنا مع بريدة فى
غزوة فى يوم ذى غيم فقال بكروا بصلاة العصر فان النبى صلى الله عليه وسلم قال من ترك
صلاة العصر فقد حبط عمله رواه البخارى وابن خزيمة وابن حبان وابن ماجة **باب**
صلاة العصر والشمس بيضاء عن ابى مسعود عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان يصلى العصر
والشمس بيضاء مرتفعة ثم يسير الرجل حتى ينصرف منها الى ذى الحليفة وهى ستة اميال
قبل غروب الشمس رواه الحاكم وعن نافع مولى ابن عمر ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه كتب
الى عماله ان اهم امركم عندى الصلاة من حفظها او حافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها
فهو لما سواها اضيع وكتب ان صلوا الظهر اذا كان الفئ ذراعا الى ان يكون ظل كل شئ مثله
والعصر والشمس بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلاثة الحديث رواه البيهقى فى السنن
باب تعجيل المغرب عن انس بن مالك قال كنا نصلى المغرب مع النبى صلى الله عليه وسلم
ثم نرمى فيرى احدنا موضع نبله رواه ابو داؤد وعن سلمة ابن الاكوع قال كان النبى صلى الله
عليه وسلم يصلى المغرب ساعة تغرب الشمس اذا غاب حاجبها رواه البخارى ومسلم والترمذى
وقال حديث حسن صحيح وروى ابن ماجة نحوه والبيهقى ولفظه كان يصلى المغرب اذا غربت الشمس
وتوارت بالحجاب وعن مرثد بن عبد الله قال قدم علينا ابو ايوب غازيا وعقبة بن عامر يومئذ
على مصر فاخر المغرب فقام اليه ابو ايوب فقال ما هذه الصلاة يا عقبة فقال شغلنا فقال اما
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال امتى بخير او قال على الفطرة ما لم يؤخروا المغرب
الى ان تشتبك النجوم رواه الامام احمد وابو داؤد ورواه الحاكم فى المستدرك قال صحيح على شرط
مسلم ولم يخرجاه وعن حسان بن بلال عن رجل من اسلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم

انهم كانوا يصلون مع النبي صلى الله عليه وسلم المغرب ثم يرجعون الى اهاليهم الى اقصى المدينة
يرمون ويبصرون مواقع سهامهم رواه النسائي وعن[٦] ابي النجاشي قال سمعت رافع بن خديج
يقول كنا نصلي المغرب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فينصرف احدنا وانه لينظر الى
مواقع نبله رواه البخاري ومسلم وابن ماجة والبيهقي في السنن وعن[٧] العباس بن المطلب
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال امتي على الفطرة ما لم يوخروا المغرب حتى تشتبك
النجوم رواه ابن ماجة والدارمي والطبراني في الصغير والحاكم في المستدرك وعن[٨] ابي ايوب عن
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال بادروا بصلاة المغرب قبل طلوع النجم رواه الامام احمد
والدارمي وعن[٩] الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم انه قال لم يجتمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم على شيء كاجتماعهم على التنوير في الفجر والتعجيل في المغرب رواه الحافظ ابن خسرو في مسنده
والحسن بن زياد في مسنده وعن[١٠] جابر قال كنا نصلي المغرب مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم نخرج
نتناضل حتى ندخل بيوت بني سلمة فننظر الى مواقع النبل من الاسفار رواه الامام الشافعي
وعن[١١] زيد بن خالد الجهني قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب ثم ننصرف فناتي
السوق ولو رمي بنبل لرئي مواقعها رواه الامام الشافعي وابو داود الطيالسي وعن[١٢] سائب
بن يزيد قال لا تزال امتي على الفطرة ما صلوا المغرب قبل طلوع النجم رواه الامام احمد والطبراني
في الكبير والبيهقي وسعيد بن منصور وعن[١٣] ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثهم
ان جبرئيل اتاه فصلى به الصلاة في وقتين الا المغرب قال فجاءني فصلى بي ساعة غابت الشمس
ثم جاءني من الغد فصلى بي ساعة غابت الشمس لم يغيره رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا
حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا جبرئيل
يعلمكم دينكم فذكر مواقيت الصلوة ثم ذكر انه صلى المغرب حين غربت الشمس ثم لما جاءه
من الغد صلى المغرب حين غربت الشمس في وقت واحد رواه الحاكم في المستدرك وعن[١٤] ابن
عباس ان جبرئيل اتى النبي صلى الله عليه وسلم فصلى به الصلوات وقتين الا المغرب رواه الحاكم
في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد وعن[١٥] جابر قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم المغرب ثم ناتي بني سلمة فلو رمينا رائينا مواقع نبلنا رواه ابو داود الطيالسي وعنه[١٦]
قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يوخر صلوة المغرب لعشاء ولا لغيره رواه الطبراني
في المعجم الصغير وعن[١٧] ابي طريف الهذلي قال حاصرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

حصن الطائف فكان يصلى بنا صلوة المغرب واحد نايرى مواقع نبله رواه البيهقى فى السنن
وعن[١٨١] العباس بن عبد المطلب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يزال امرامتى على الفطرة مالم
يوخروا المغرب حتى يشتبك النجوم رواه الحاكم فى المستدرك وعن[١٨٢] ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لن تزال امتى على الفطرة مالم يوخروا صلوة المغرب حتى تشتبك النجوم رواه
تمام وابن عساكر وعن[١٨٣] حارثة بن وهب قال قال لا تزال الامة على الاسلام مالم يوخروا
المغرب حتى تشتبك النجوم مضاهاة لليهود ومالم يعجلوا الفجر مضاهاة للنصارى ومالم يكلوا
الجنائز الى اهلها رواه الطبرانى فى الكبير وابونعيم **باب** تاخير العشاء عن ابى سعيد
قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] مقاعدكم [illegible] مقاعدنا فقال [illegible] صلوا
واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا فى صلاة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعيف
وسقم السقيم وحاجة ذى الحاجة لاخرت هذه الصلاة الى شطر الليل رواه الامام احمد
وابوداؤد والنسائى وابن ماجة والبيهقى فى السنن وعن[١٨٤] سيار بن سلامة قال دخلت
انا وابى على ابى برزة الاسلمى فقال له كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى المكتوبة فقال
الى ان قال وكان يستحب ان يوخر العشاء التى تدعونها العتمة وكان يكره النوم قبلها
والحديث بعدها مختصرا رواه البخارى ومسلم والبيهقى فى السنن وعن[١٨٥] ام المومنين الصديقة
رضى الله عنها قالت كانوا يصلون العتمة فيما بين ان يغيب الشفق الى ثلث الليل الاول
رواه البخارى ومسلم وعن[١٨٦] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ان اشق
على امتى لامرتهم ان يوخروا العشاء الى ثلث الليل او نصفه رواه الامام احمد والترمذى وابن
ماجة وقال حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح وعن[١٨٧] جابر بن سمرة قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصلى الصلوات نحوا من صلاتكم وكان يوخر العتمة بعد صلاتكم شيئا وكان
يخفف الصلوة رواه مسلم والاحمد والنسائى وعن[١٨٨] جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصلى الظهر نحو صلاتكم والعصر نحو صلاتكم والمغرب نحو صلاتكم وكان يوخر العشاء
شيئا رواه ابوداؤد الطيالسى وعنه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يوخر صلاة العشاء
الاخرة رواه مسلم فى الصحيح والبيهقى فى السنن الكبرى وعن[١٨٩] انس قال اخر النبى صلى الله عليه وسلم
صلاة العشاء الى نصف الليل ثم صلى ثم قال قد صلى الناس وناموا اما انكم فى صلاة ما انتظرتموها

رواه الامام البخاری وعن[٩] عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم شغل عنها لیلة فاخرها
حتی رقدنا فی المسجد ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم استیقظنا ثم خرج علینا النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال لیس احد من اهل
الارض ینتظر الصلاة غیرکم وکان ابن عمر لا یبالی اقدمها ام اخرها اذا کان لا یخشی ان یغلبه
النوم عن وقتها وکان لا یرقد قبلها قال ابن جریج قلت لعطاء فقال سمعت ابن عباس یقول اعتم
رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة بالعشاء حتی رقد الناس واستیقظوا فقام عمر بن الخطاب
الصلاة قال عطاء قال ابن عباس فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم کانی انظر الیه الان یقطر
راسه ماء واضعا یده علی راسه فقال لولا ان اشق علی امتی لامرتهم ان یصلوها هکذا
فاستثبت عطاء کیف وضع النبی صلی الله علیه وسلم علی راسه یده کما انباه ابن عباس فبدد لی
عطاء بین اصابعه شیئا من تبدید ثم وضع اطراف اصابعه علی قرن الراس ثم ضمها یمرها
کذلک علی الراس حتی مست ابهامه طرف الاذن مما یلی الوجه علی الصدغ وناحیة اللحیة
لا یقصر ولا یبطش الا کذلک قال لولا ان اشق علی امتی لامرتهم ان یصلوها هکذا
رواه البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی والبیهقی فی السنن وعن[١٠] ابن عمر قال مکثنا لیلة
ننتظر رسول الله صلی الله علیه وسلم العشاء الاخرة فخرج علینا حین ذهب ثلث اللیل او بعده
فقال حین خرج انکم تنتظرون صلاة ما ینتظرها اهل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی
لصلیت بهم هذه الساعة قال ثم امر المؤذن فاقام ثم صلی رواه البیهقی فی السنن الکبری وقال
رواه مسلم فی الصحیح وعن[١١] ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنها قالت اعتم النبی صلی الله
علیه وسلم ذات لیلة حتی ذهب عامة اللیل حتی نام اهل المسجد ثم خرج
فصلی فقال انه لوقتها لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بتاخیر العشاء الی نصف اللیل
رواه مسلم والنسائی وعن[١٢] انس قال اخر النبی صلی الله علیه وسلم صلاة العشاء الی نصف اللیل
ثم صلی ثم قال قد صلی الناس وناموا اما انکم فی صلاة ما انتظرتموها قال انس کانی انظر الی وبیص
خاتمه لیلتئذ رواه البخاری ومسلم وعن[١٣] النعمان بن بشیر قال انی لاعلم الناس بوقت هذه الصلاة
یعنی العشاء الاخرة کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلیها لسقوط القمر لثالثة رواه ابو داؤد
الطیالسی ورواه الحاکم فی المستدرک وقال هو اسناد صحیح وفی روایة له لسقوط القمر لثالثة
او رابعة وقال شك شعبة

باب الوتر

عن[١] ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اوتروا قبل الفجر رواه النسائی وعن[٢] خارجة بن حذافة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

ان الله قد امدكم بصلاة هي خير لكم من حمر النعم الوتر جعلها الله لكم بين صلاة العشاء الى ان يطلع الفجر رواه الامام احمد و ابوداؤد والترمذي و ابن ماجة والدار قطني والحاكم وعن معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زادني ربي صلاة وهي الوتر وقتها ما بين العشاء الى طلوع الفجر رواه الامام احمد وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خشي منكم ان لا يقوم من اخر الليل فليوتر من اول الليل ومن طمع منكم ان يقوم اٰخر الليل فليوتر اٰخر الليل فان قراءة اخر الليل محضورة وذلك افضل رواه ابن حبان وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ظن منكم ان لا تستيقظ اٰخر الليل فليوتر اوله ومن ظن انه يستيقظ اخر الليل فليوتر اٰخره فان صلوة اٰخر الليل محضورة وهي افضل رواه الامام احمد ومسلم ٭

ابواب تتعلق بميقات الصلوات

باب الفجر هو الفجر الثاني عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر فجران فاما الذي يكون كذنب السرحان فلا يحل الصلاة ولا يحرم الطعام واما الذي يذهب مستطيلا في الافق فانه يحل الصلاة ويحرم الطعام رواه الحاكم والبيهقي في السنن الكبرى وقال هكذا روى بهذا الاسناد موصولا وروى مرسلا وهو الاصح وعن طلق بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس الفجر بالابيض المستطيل في الافق ولكنه الاحمر المعترض رواه الامام احمد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر فجران فجر يحرم فيه الطعام وتحل فيه الصلاة وفجر تحرم فيه الصلاة ويحل فيه الطعام رواه الحاكم والبيهقي في السنن زاد وهو الذي ينتشر على رؤس الجبال وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

باب اخر وقت العصر ما لم تغرب الشمس عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر رواه مالك في الموطا والبخاري ومسلم وابوداؤد والنسائي والطحاوي وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك ركعتين من صلاة العصر قبل ان تغرب الشمس او ركعة من صلاة الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك رواه النسائي

باب الصلاة الوسطى صلاة العصر عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم الخندق حبسونا عن صلوة الوسطى صلوة العصر ملاء الله

بيوتهم وقبورهم نارا رواه البخاري ومسلم وابوداؤد والترمذي والنسائي ولابن ماجة والبيهقي نحوه
وعن[٢] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها انه قال امرتني عائشة ان اكتب لها مصحفا و
قالت اذا بلغت هذه الاية فاذنى حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى فلما بلغتها اذنتها
فاملت على حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وصلاة العصر وقوموا لله قانتين ثم قالت
عائشة سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وابوداؤد والترمذي والنسائي وعن[٣]
عبد الله قال حبس المشركون النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة العصر حتى غابت الشمس فقال
حبسونا عن صلاة الوسطى ملاء الله قبورهم وبيوتهم نارا رواه مسلم وابن ماجة والبيهقي
وعنه[٤] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شغلونا عن الصلاة الوسطى صلاة العصر ملاء الله
بيوتهم وقبورهم نارا رواه ابوداؤد الطيالسي وعن[٥] عبيد الله العبدي قال سمعت ابن عباس
يقول الصلاة الوسطى صلاة العصر وقوموا لله قانتين رواه الطحاوي وعن[٦] نافع مولى عمر بن
الخطاب انه قال استكتبني حفصة بنت عمر زوج النبي صلى الله عليه وسلم مصحفا وقالت لي
اذا بلغت هذه الاية من سورة البقرة فلا تكتبها حتى تاتيني فامليها عليك كما حفظتها
من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما بلغتها اتيتها بالورقة التي اكتبها فقالت اكتب حافظوا
على الصلوات والصلوة الوسطى وصلاة العصر رواه الطحاوي وعن[٧] ام حميد بنت عبد الرحمن
قالت سألت عائشة عن قول الله عز وجل الصلاة الوسطى فقالت كنا نقرؤها على الحرف
الاول على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى وصلوة العصر
وقوموا لله قانتين رواه الطحاوي وعن[٨] عمر بن رافع قال كان مكتوبا في مصحف حفصة بنت عمر حافظوا على
الصلوات والصلوة الوسطى وهي صلوة العصر وقوموا لله قانتين رواه الطحاوي وعن[٩] البراء بن
عازب قال نزلت حافظوا على الصلوات وصلاة العصر فقرأناها على عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم ماشاء الله ثم نسخها الله عز وجل فانزل حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى رواه مسلم
والطحاوي والبيهقي في السنن الكبرى وعن[١٠] شتير بن شكل العبسي قال سمعت عليا يقول لما كان
يوم الاحزاب صلينا العصر ما بين المغرب والعشاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم شغلونا عن
الصلاة الوسطى صلوة العصر ملاء الله قبورهم واجوافهم نارا رواه مسلم والبيهقي في السنن
وعن[١١] امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قاتلنا الاحزاب فشغلونا عن صلاة العصر
حتى كربت الشمس ان تغيب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم املاء قلوب الذين

شغلونا عن الصلوة الوسطى نارا واملاء بيوتهم نارا واملاء قبورهم نارا رواه الطحاوى وعن زر بن
حبيش قال قلت لعبيدة سل لنا عليا عن الصلاة الوسطى فساله فذكر نحوه وزاد كنا نرى انها
الفجر حتى سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول هـــــذا رواه الطحاوى والبيهقى فى السنن
وعن[١٣] كهيل بن حرملة عن ابى هريرة انه اقبل حتى نزل دمشق على ال ابى كلثم الدوسى فاتى
المسجد فجلس فى غربيه فتذاكروا الوسطى فاختلفوا فيها فقال اختلفنا فيها كما اختلفتم ونحن
بفناء بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وفينا الرجل الصالح ابوهاشم بن عتبة بن ربيعة بن
عبد شمس فقال انا اعلم لكم ذلك فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان جريا عليه فاستاذن
فدخل ثم خرج الينا فاخبرنا انها صلاة العصر رواه الطحاوى وعن[١٤] ابى هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطى صلاة العصر رواه الطحاوى والبيهقى فى السنن وعن[١٥] ابى بن كعب
قال الصلاة الوسطى صلاة العصر رواه الطحاوى وعن[١٦] عبد الرحمن بن لبيبة الطائفى انه سال
ابا هريرة عن الوسطى فقال ساقرء عليك القران حتى تعرفها اليس يقول الله عز وجل فى كتابه
اقم الصلاة لدلوك الشمس الظهر الى غسق الليل المغرب ومن بعد صلوة العشاء ثلث عورات
لكم العتمة ويقول ان قران الفجر كان مشهودا الصبح ثم قال حافظوا على الصلوات والصلوة
الوسطى وقوموا لله قانتين هى العصر هى العصر رواه الطحاوى **باب** الشفق هو البياض عن[١] ابن
ابى ذويب الاسدى قال خرجنا مع عمر الى الجمل فغربت الشمس فهبنا ان نقول له انزل فصل فلما
ذهب بياض الافق وفحمة العشاء نزل فصلى ثلثا ثم سلم ثم صلى ركعتين ثم سلم ثم التفت
الينا فقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل رواه الامام الشافعى وعن[٢] ابن شهاب
ان عمر بن عبد العزيز كان قاعدا على المنبر فاخر العصر شيئا فقال له عروة بن الزبير اما ان جبرئيل
عليه السلام قد اخبر محمدا صلى الله عليه وسلم بوقت الصلاة فقال له عمر اعلم ما تقول فقال عروة
سمعت بشير بن ابى مسعود يقول سمعت ابا مسعود الانصارى يقول سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول نزل جبرئيل فاخبرنى بوقت الصلاة فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه
ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب باصابعه خمس مرات فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلى الظهر حين تزول الشمس وربما اخرها حين يشتد الحر ورأيته يصلى العصر والشمس مرتفعة
بيضاء قبل ان تدخلها الصفرة فينصرف الرجل من الصلاة فياتى ذا الحليفة قبل غروب الشمس
ويصلى المغرب حين تسقط الشمس ويصلى العشاء حين يسود الافق وربما اخرها حتى يجتمع الناس

رواہ ابو داؤد وابن حبان فی صحیحہ +

ابواب الاوقات المکروھۃ

باب فی الصلاۃ عند طلوع الشمس عن عقبۃ ابن عامر الجہنی قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان نصلی فیھن او ان نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتے تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی النسائی وابن ماجۃ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلاۃ حتے تبرز واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلاۃ حتے تغیب رواہ مسلم وعن صفوان بن المعطل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیت الصبح فامسک عن الصلاۃ حتے تطلع الشمس فانھا تطلع بین قرنی الشیطان واذا طلعت فصل فان الصلاۃ محضورۃ متقبلۃ حتے تعتدل علی راسک مثل الرمح فاذا اعتدلت علی راسک مثل الرمح فامسک فان تلک الساعۃ التی تسجر فیھا جھنم وتفتح فیھا ابوابھا حتی ترتفع الشمس عن حاجبک الایمن فاذا زالت عن حاجبک الایمن فصل فان الصلاۃ محضورۃ متقبلۃ حتی تصلی العصر ثم دع الصلاۃ حتے تغیب الشمس رواہ الامام احمد ابن ماجۃ والحاکم

باب الصلاۃ عند نصف النھار عن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس تطلع بین قرن الشیطان فاذا طلعت قارنھا فاذا ارتفعت فارقھا ثم اذا استوت قارنھا فاذا زالت فارقھا فاذا تدلت للغروب قارنھا فاذا غربت فارقھا فلا تصلوا ھذہ الاوقات الثلاثۃ رواہ الامام مالک والنسائی وعن عمرو بن عبسۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل صلاۃ الصبح ثم اقصر عن الصلاۃ حین تطلع الشمس حتی ترتفع فانما تطلع حین تطلع بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لھا الکفار ثم صل فان الصلاۃ مشھودۃ محضورۃ حتے یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلاۃ فان حینئذ تسجر جھنم فاذا اقبل الفیء فصل فان الصلاۃ مشھودۃ محضورۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر عن الصلاۃ حتے تغرب الشمس فانھا تغرب بین قرنی شیطان وحینئذ یسجد لھا الکفار رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیت الصبح فاقصر عن الصلاۃ حتے ترتفع الشمس فانھا تطلع بین قرنی شیطان ثم الصلاۃ محضورۃ متقبلۃ حتے ینتصف النھار فاذا انتصف النھار فاقصر عن الصلاۃ حتے تمیل الشمس فان

حينئذ تسجر جهنم وشدة الحر من فيح جهنم فاذا زالت الشمس فالصلاة محضورة متقبلة حتى تصلى العصر فاذا صليت العصر فاقصر عن الصلاة حتى تغيب الشمس ثم الصلاة مشهودة محضورة متقبلة حتى تصلى الصبح رواه البيهقي

باب الصلاة عند غروب الشمس

عن[۱] امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال نهى عن الصلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس بعد العصر حتى تغرب رواه البخاری ومسلم والنسائى وعن[۲] ابى امامة عن عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرب مايكون الرب من العبد فى جوف الليل فان استطعت ان تكون ممن يذكر الله فى تلك الساعة فكن فان الصلاة محضورة مشهودة الى طلوع الشمس فانها تطلع بين قرنى شيطان وهى ساعة صلاة الكفار فدع الصلاة حتى ترتفع قيد رمح ويذهب شعاعها ثم الصلاة محضورة مشهودة حتى تعتدل الشمس اعتدال الرمح نصف النهار فانها ساعة تفتح فيها ابواب جهنم وتسجر فدع الصلاة حتى يفئ الفئ ثم الصلاة محضورة مشهودة حتى تغيب الشمس فانها تغرب بين قرنى شيطان وهى صلاة الكفار رواه البيهقي وعن[۳] ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصلوا عند طلوع الشمس فانها تطلع بين قرنى شيطان ويسجد لها كل كافر ولا عند غروب الشمس فانها تغرب بين قرنى شيطان ويسجد لها كل كافر ولا وسط النهار فان جهنم تسجر عند ذلك رواه الامام احمد وابن جرير والطبرانى فى الكبير وسعيد بن منصور وعن[۴] سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصلوا عند طلوع الشمس ولا عند غروبها فانها تطلع بين قرنى شيطان وتغرب بين قرنى شيطان رواه الامام احمد وابن خزيمة والطحاوى وسعيد بن منصور

باب الصلاة اذا اصفرت الشمس

عن[۱] رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بصلاة المنافق ان يؤخر العصر حتى اذا كانت الشمس كثرب البقر صلاها رواه الدارقطنى والحاكم وعن[۲] العلاء بن عبد الرحمن انه قال دخلنا على انس بن مالك بعد الظهر فقام يصلى العصر فلما فرغ من صلاته ذكرنا تعجيل الصلاة او ذكرها فقال سمعت رسول الله يقول تلك صلاة المنافقين تلك صلاة المنافقين تلك صلاة المنافقين يجلس احدهم حتى اذا اصفرت الشمس فكانت بين قرنى شيطان او على قرنى شيطان قام فنقر اربعا لا يذكر الله عز وجل فيها الا قليلا رواه ابو داود ومسلم والترمذى والنسائى وعن[۳] انس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى العصر والشمس بيضاء محلقة رواه ابو داود الطيالسى

باب التنفل بعد صلاة الصبح وبعد العصر

عن[۱] الامام الاعظم

عن عبد الملک بن عمیر عن قزعة عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا صلاة بعد الغداة حتی تطلع الشمس و لا صلاة بعد العصر حتی تغیب الشمس رواه الامام ابو
محمد البخاری وعن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم صلوتان لا یصلی بعدهما الصبح حتی تطلع الشمس
والعصر حتی تغرب الشمس رواه الامام احمد وابن حبان والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجة
وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صلاة بعد الصبح حتی ترتفع الشمس
ولا صلاة بعد العصر حتی تغرب الشمس رواه البخاری ومسلم والنسائی وابن ماجة وعن امیر المؤمنین
عمر الفاروق رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صلاة بعد صلاة الصبح حتی
ترتفع الشمس و لا صلاة بعد صلاة العصر حتی تغیب الشمس رواه الامام احمد والدارمی
والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وابن خزیمة وابو عوانة والطحاوی ورواه
الامام احمد والنسائی وابو داؤد الطیالسی والطبرانی فی الکبیر وابو داؤد عن معاذ بن عفراء
وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاتان لا یصلی بعدهما الصبح
حتی تطلع الشمس والعصر حتی تغرب الشمس رواه الامام احمد وابو یعلی وابن حبان وسعید بن
منصور وعن ابن عباس قال شهد عندی رجال مرضیون وارضاهم عندی عمر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم نهی عن صلاة بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن صلاة بعد الصبح حتی
تشرق الشمس رواه ابو داؤد الطیالسی والامام احمد والدارمی والبخاری ومسلم و
ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وابو یعلی وابن جریر وعن ابی هریرة انه علیه السلام نهی
عن الصلاة بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن الصلاة بعد الصبح حتی تطلع الشمس رواه البخاری
ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن معاذ بن عفراء انه طاف بعد العصر او
بعد الصبح ولم یصل فسئل عن ذلک فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصلاة بعد صلاة الصبح
حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب رواه اسحق بن راهویه **باب** الصلاة علی الجنازة فی
الاوقات الثلاثة عن عقبة بن عامر قال ثلث ساعات کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهانا ان
نصلی فیهن او نقبر فیهن موتانا حین تطلع الشمس بازغة حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظهیرة حتی
تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب رواه مسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن
ماجة والطحاوی والبیهقی وقال فی المعرفة ورواه روح بن القاسم عن موسی بن علی عن ابیه وزاد فیه
قلت لعقبة اندفن باللیل قال نعم قد دفن ابو بکر باللیل وعن موسی بن علی قال نهانا رسول الله

صلى الله عليه وسلم ان نصلي على موتانا عند ثلث عند طلوع الشمس وحين يقوم قائم الظهيرة وحين تضيف للغروب رواه الامام ابو حفص عمر بن شاهين في كتاب الجنائز.

باب التنفل بعد طلوع الفجر اكثر من ركعتين

عن ام المؤمنين حفصة رضي الله عنها انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين رواه البخاري ومسلم والترمذي وابن ماجة والنسائي **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر فلا صلاة الا ركعتي الفجر رواه الطبراني في الاوسط **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة بعد الفجر الا سجدتين رواه ابو داود والترمذي **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة بعد الفجر الا ركعتين رواه ابن ابي شيبة والطبراني في الاوسط وزاد الا ركعتين قبل صلاة الفجر **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتي الفجر رواه ابن حبان في صحيحه **وعن** ابي علقمة قال لا صلاة بعد طلوع الفجر الا ركعتين رواه الامام احمد في مسنده **وعن** يسار مولى ابن عمر قال رأني ابن عمر رضي الله عنه اصلي بعد الفجر فحصبني وقال يا يسار كم صليت قلت لا ادري قال الا دريت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليبلغ شاهدكم غائبكم الا صلاة بعد الفجر الا ركعتين رواه الدارقطني

باب التنفل قبل صلاة المغرب

عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عند كل اذانين ركعتين ما خلا المغرب رواه الدارقطني ثم البيهقي في سننهما ورواه البزار في مسنده **وعن** جابر قال سألنا نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم هل رأيتن رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الركعتين قبل المغرب فقلن لا غير ان ام سلمة قالت صلاهما عندي مرة فسألته ما هذه الصلاة فقال نسيت الركعتين قبل العصر فصليتهما الآن رواه الطبراني في كتاب مسند الشاميين **وعن** الامام الاعظم ثنا حماد ابن ابي سليمان انه سأل ابراهيم النخعي عن الصلاة قبل المغرب قال فنهاه عنها وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر لم يكونوا يصلونها رواه الامام محمد في كتاب الآثار **وعن** طاوس قال سئل ابن عمر عن الركعتين قبل المغرب فقال ما رأيت احدا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما رواه ابو داود قال الامام ابن الهمام في فتح القدير سكت عنه ابو داود والمنذري بعده في مختصره وهذا تصحيح وكون معارضه في البخاري لا يستلزم تقديمه بعد اشتراكهما في الصحة بل يطلب الترجيح من خارج وقول من قال اصح الحديث ما في الصحيحين ثم ما انفرد به البخاري ثم ما انفرد به مسلم ثم ما اشتمل على شرطهما من غيرهما ثم ما اشتمل على شرط احدهما تحكم لا يجوز التقليد فيه اذ الاصحية ليس الا لاشتمال رواتهما على الشروط التي اعتبراها فاذا فرض وجود تلك الشروط في رواية حديث في غير الكتابين افلا يكون الحكم باصحية ما في الكتابين عين التحكم انتهى

بسم الله الرحمن الرحيم | كتاب الاذان | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

كتاب الاذان

باب كيف بدء الاذان. قال تعالى واذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها هزوا ولعبا ذلك بانهم قوم لا يعقلون وقال تعالى اذا نودي للصلاة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع.

عن الامام الاعظم عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه ان رجلا من الانصار مر برسول الله صلى الله عليه وسلم فرآه حزينا وكان الرجل ذا طعام يجتمع اليه فانطلق حزينا لما رأى من حزن رسول الله صلى الله عليه وسلم وترك طعامه وما كان يجتمع اليه ودخل مسجده يصلي فبينما هو كذلك اذ نعس فاتاه آت في النوم فقال هل علمت ما حزن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا قال فهو لهذا الناقوس فأته فمره ان يأمر بلالا ان يؤذن فعلمه الاذان الله اكبر الله اكبر مرتين اشهد ان لا اله الا الله مرتين اشهد ان محمدا رسول الله مرتين حي على الصلاة مرتين حي على الفلاح مرتين الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله ثم علمه الاقامة مثل ذلك وقال في آخره قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله كاذان الناس واقامتهم فاقبل الانصاري فقعد على باب رسول الله صلى الله عليه وسلم فمر ابو بكر فقال استأذن لي فدخل ابو بكر وقد رأى مثل ذلك فاخبر به النبي صلى الله عليه وسلم ثم استأذن للانصاري فدخل واخبر بالذي رأى فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد اخبرنا ابو بكر مثل ذلك فامر بلالا يؤذن بذلك رواه ابو محمد البخاري والحافظ طلحة بن محمد في مسنده وابو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده

وعن عبد الله بن زيد بن عبد ربه قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناقوس يعمل ليضرب به الناس لجمع الصلاة طاف بي وانا نائم رجل يحمل ناقوسا في يده فقلت يا عبد الله اتبيع الناقوس قال وما تصنع به قلت ندعو به الى الصلاة قال افلا ادلك على ما هو خير من ذلك فقلت بلى قال فقال يقول الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله قال ثم تأخر عني غير بعيد ثم قال وكذا الاقامة فلما اصبحت اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بما رأيت فقال انها لرؤيا حق ان شاء الله فقم مع بلال فالق عليه ما رأيت فليؤذن به فانه اندى صوتا منك

فقمت مع بلال فجعلت القيه عليه يوذن به قال فسمع بذلك عمر بن الخطاب وهو فی بيته فخرج يجر
رداءه يقول يا رسول الله والذی بعثك بالحق لقد رأيت مثل ما أُرِیَ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلله الحمد رواه الامام احمد فی مسنده وابوداؤد والترمذی والدارمی وابن ماجة الا انه لم يذكر الاقامة
وقال الترمذی هذا حديث صحيح لكنه لم يصرح قصة الناقوس ولم يذكر كلمات الاذان ولا الاقامة
ورواه ابن حبان فی صحيحه والبيهقی فی السنن الكبرى وفی المعرفة قال محمد بن يحيى الذهلی ليس فی اخبار
عبد الله بن زيد فی فضل الاذان خبر اصح من هذا ورواه ابن خزيمة فی صحيحه وفی كتاب العلل لابی
عيسى الترمذی قال سألت محمد بن اسمعيل البخاری عن هذا الحديث يعنی حديث محمد بن ابراهيم
التيمی فقال هو عندی حديث صحيح وعن امير المؤمنين علی بن ابی طالب كرم الله وجهه قال لما
اراد الله ان يعلم رسوله الاذان اتاه جبرئيل بدابة يقال لها البراق فذهب يركبها فاستصعبت
فقال لها اسكنی فوالله ما ركبك عبد اكرم على الله من محمد قال فركبها حتى انتهى الى الحجاب الذی
يلی الرحمن تبارك وتعالى فبينما هو كذلك اذ خرج ملك من الحجاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا جبرئيل من هذا قال والذی بعثك بالحق انی لاقرب الخلق مكانا وان هذا الملك ما رأيته منذ خلقت
قبل ساعتی هذه فقال الملك الله اكبر الله اكبر قال فقيل له من وراء الحجاب صدق عبدی انا اكبر انا اكبر
ثم قال الملك اشهد ان لا اله الا الله قال فقيل له من وراء الحجاب صدق عبدی انا لا اله الا انا ثم
قال الملك اشهد ان محمدا رسول الله فقيل له من وراء الحجاب صدق عبدی انا ارسلت محمدا ثم قال
الملك حی على الصلاة حی على الفلاح قال فقيل له صدق عبدی ودعا الى عبادتی ثم قال الملك
الله اكبر الله اكبر فقيل له من وراء الحجاب صدق عبدی انا اكبر انا اكبر ثم قال لا اله الا الله قال فقيل له
من وراء الحجاب صدق عبدی انا لا اله الا انا قال ثم اخذ الملك بيد محمد صلى الله عليه وسلم فقدم فام
اهل السماء فيهم ادم ونوح رواه البزار وقال لا نعلمه يروى بهذا اللفظ عن علی الا بهذا الاسناد ورواه
ابو القاسم الاصبهانی فی كتاب الترغيب والترهيب وقال حديث غريب لا اعرفه الا من هذا الوجه
وعن ابن عمر قال كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون ويتحينون بالصلاة وليس ينادی
بها احد فتكلموا يوما فی ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم
بل قرنا مثل قرن اليهود وقال عمر رضی الله عنه اولا تبعثون رجلا ينادی بالصلاة فقال يا رسول
الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلاة رواه مسلم والنسائی ورواه الترمذی وعبد الرزاق
وابو الشيخ والبيهقی فی السنن الكبرى وقال واخرجه البخاری من وجه آخر عن ابن جريج -

وعن ابی عمیر بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتم رسول الله صلی الله علیه وسلم للصلاة کیف یجمع الناس لها فقیل انصب رایة عند حضور الصلاة فاذا راؤها اذن بعضهم بعضا فلم یعجبه ذلک فذکر له القنع وهو شبور الیهود فلم یعجبه ذلک فقال هذا من امر الیهود فذکر الناقوس فقال هو امر النصاری فانصرف عبد الله بن زید الانصاری وهو مهتم لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فاری الاذان فی منامه رواه ابو داؤد والبیهقی فی السنن الکبری وزاد قال فغدا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال یا رسول الله انی لبین نائم ویقظان اذ اتانی ات فارانی الاذان قال وکان عمر بن الخطاب قد رأه قبل ذلک فکتمه عشرین یوما قال ثم اخبر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له ما منعک ان تخبرنا قال سبقنی عبد الله ابن زید فاستحییت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بلال قم فانظر ما یامرک به عبد الله بن زید فافعله قال فاذن بلال رواه البیهقی فی السنن الکبری وعن سالم عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم لما اسری به الی السماء اوحی الیه بالاذان فنزل به فعلمه جبرئیل رواه الطبرانی وقال تفرد به محمد بن ماهان الواسطی وعن ابن ابی لیلی قال حدثنا اصحابنا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لقد اعجبنی ان تکون صلاة المسلمین اوموْمنین واحدة حتی لقد هممت ان ابث رجالا فی الدور ینادون الناس بحین الصلاة وحتی هممت ان امر رجالا یقومون علی الاطام ینادون المسلمین بحین الصلاة حتی نقسوا او کادوا ان ینقسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال یا رسول الله انی لما رجعت لما رایت من اهتمامک رایت رجلا کان علیه ثوبین اخضرین فقام علی المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه یقول قد قامت الصلاة ولولا ان یقول الناس قال ابن المثنی ان تقولوا لقلت انی کنت یقظانا غیر نائم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال ابن المثنی لقد اراک الله خیرا ولم یقل عمرو لقد اراک الله خیرا فمر بلالا فلیؤذن قال فقال عمر اما انی قد رأیت مثل الذی رای ولکن لما سُبقتُ استحییت رواه ابو داؤد وروی البیهقی فی السنن الکبری نحوه وعنه قال حدثنا اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ان عبد الله بن زید الانصاری جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله رأیت فی المنام کان رجلا قام وعلیه بردان اخضران فقام علی حائط فاذن مثنی مثنی واقام مثنی مثنی رواه ابن ابی شیبة والبیهقی فی سننه وعن سالم عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم استشار الناس لما یهمهم الی الصلاة فذکروا البوق فکرهه من اجل الیهود ثم ذکروا الناقوس فکرهه من اجل النصاری فاری النداء تلک اللیلة رجل من الانصار

ای ضربوا بالناقوس ١٢ منه

ای زید القول ای ابن مرزوق ان یقول الناس بصیغة الغائب ان تقولوا بصیغة الخطاب ١٢

يقال له عبد الله بن زيد وعمر بن الخطاب فطرق الانصاري رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلا فامر
رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا به فاذن وزاد بلال في نداء صلاة الغداة الصلاة خير من النوم
فاقرها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر يا رسول الله قد رأيت مثل الذي رأى ولكنه سبقني رواه ابن
ماجة وابو الشيخ في كتاب الاذان وعن رافع بن خديج قال لما اسري برسول الله صلى الله عليه وسلم الى
السماء اوحى اليه بالاذان فنزل به فعلمه جبرئيل رواه الطبراني في الاوسط وعن انس قال كانت الصلاة
اذا حضرت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم سعى رجل في الطريق فنادى الصلاة الصلاة فاشتد
ذلك على الناس وقالوا لو اتخذنا ناقوسا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك للنصارى فقالوا اتخذنا
بوقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك لليهود فقالوا لو رفعنا نارا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ذلك للمجوس فامر بلالا ان يشفع الاذان رواه ابو الشيخ في الاذان وعن عبد الله بن زيد الانصاري
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد همه الاذان حتى هم ان يامر رجالا فيقومون على الاطام فيرفعون
ويشيرون الى الناس بالصلاة حتى رأيت فيما يرى النائم كان رجلا عليه ثوبان اخضران على سور المسجد
يقول الله اكبر الله اكبر اربعا اشهد ان لا اله الا الله مرتين اشهد ان محمدا رسول الله مرتين حي
على الصلاة مرتين حي على الفلاح مرتين الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله ثم قام فقال مثلها وقال
في آخرها قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة فاخبرت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
اذهب فقصها على بلال ففعلت فاقبل الناس سراعا ولا يدرون الا انه فرغ فاقبل عمر بن الخطاب
وقال لولا ما سبقني به لاخبرتك انه قد طاف بي الذي طاف به رواه ابو الشيخ في الاذان.

باب صفة الاذان

عن محمد بن عبد الله بن زيد قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد هم بالبوق وامر بالناقوس فنحت فاري عبد الله بن زيد في المنام قال رأيت رجلا عليه ثوبان
اخضران يحمل ناقوسا فقلت له يا عبد الله تبيع الناقوس قال وما تصنع به قلت انادي به الى
الصلاة قال افلا ادلك على خير من ذلك قلت وما هو قال تقول الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر
اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا
رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح الله اكبر الله اكبر
لا اله الا الله. الحديث رواه ابن ماجة وابو داؤد وابن حبان وعن عبد الله بن زيد بن عبد ربه
قال لما اجمع رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يضرب بالناقوس وهو كاره له لموافقته النصارى طاف
بي من الليل طائف وانا نائم رجل عليه ثوبان اخضران وفي يده ناقوس يحمله قال فقلت له

يا عبد الله أتبيع الناقوس قال وما تصنع به قال قلت ندعو به إلى الصلاة قال أفلا أدلك على خير من ذلك فقلت بلى قال تقول الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله رواه الإمام أحمد في مسنده وابن خزيمة والبيهقي وعن أبي محذورة قال قل الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله فإذا أذنت بالأول من الصبح فقل الصلاة خير من النوم رواه عبد الرزاق

باب الأذان سنة للصلوات الخمس والجمعة دون ما سواها

عن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير أذان ولا إقامة رواه مسلم وعن أم المؤمنين الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت إن الشمس خسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث مناديا بالصلاة جامعة رواه مسلم وعن السائب بن يزيد قال كان النداء يوم الجمعة أوله إذا جلس الإمام على المنبر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء رواه البخاري

باب الأذان للصلوات بعد الوقت ولا يؤذن قبله

عن بلال أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذن حتى يستبين لك الفجر هكذا ومد يديه عرضا رواه أبو داود وعن سماك بن حرب قال كان بلال لا يؤذن إذا دحضت الشمس فلا يقيم حتى يخرج النبي صلى الله عليه وسلم فإذا خرج أقام الصلاة حين يراه رواه مسلم وأبو داود والترمذي وعن امرأة من بني النجار قالت كان بيتي من أطول بيت حول المسجد فكان بلال يؤذن عليه الفجر فيأتي بسحر فيجلس على البيت ينتظر الوقت فإذا رآه تمطى ثم قال اللهم إني أحمدك وأستعينك على قريش أن يقيموا دينك ثم يؤذن قالت والله ما علمته ترك هذه الكلمات ليلة واحدة رواه أبو داود وعن ابن عمر أن مؤذنا لعمر أذن بليل فأمره أن يعيد الأذان رواه أبو داود وعنه أن بلالا أذن قبل طلوع الفجر فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن ينادي ألا إن العبد قد نام رواه الترمذي والطحاوي والبيهقي في السنن الكبرى وزاد ألا إن العبد قد نام ثلاثا وزاد موسى بن إسمعيل في حديثه فرجع فنادى ألا إن العبد قد نام وعنه أن بلالا أذن بليل فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ما حملك على ذلك قال استيقظت وأنا وسنان فظننت أن الفجر قد طلع فأذنت فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن ينادي في المدينة ثلاثا إن العبد قد رقد ثم أقعده

الى جنبيه حتى طلع الفجر ثم قال قم الان ثم ركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتى الفجر رواه
البيهقى فى السنن وعن شداد مولى عياض قال جاء بلال الى النبى صلى الله عليه وسلم وهو
يتسحر فقال لا تؤذن حتى ترى الفجر ثم جاءه من الغد فقال لا تؤذن حتى يطلع الفجر ثم جاء من الغد
فقال لا تؤذن حتى ترى الفجر هكذا وجمع بين يديه ثم فرق بينهما رواه البيهقى فى السنن وعن
حميد قال اذن بلال بليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارجع الى مقامك فناد ثلاثا الا ان العبد
قد نام وهو يقول ليت بلالا لم تلده امه وابتل من نضح دم جبينه فنادى ثلاثا ان العبد قد نام رواه
البيهقى فى السنن الكبرى وعن ام المؤمنين حفصة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان اذا اذن المؤذن بالفجر قام فصلى ركعتى الفجر ثم خرج الى المسجد وحرم الطعام وكان لا يؤذن
حتى يصبح رواه الطحاوى وعن على بن الجعد قال سمعت سفيان بن ابى سعيد قال له رجل انى اؤذن
قبل طلوع الفجر لاكون اول من يقرع باب السماء بالنداء فقال سفيان لا حتى ينفجر الفجر رواه الطحاوى
وعن ابراهيم قال شيعنا علقمة الى مكة فخرج بليل فسمع مؤذنا يؤذن بليل فقال اما هذا فقد
خالف سنة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان نائما كان خيرا له فاذا طلع الفجر اذن رواه
الطحاوى **باب** الاذان للغائتة عن زيد بن اسلم قال عرس رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليلة بطريق مكة ووكل بلالا ان يوقظهم للصلاة فرقد بلال ورقدوا حتى استيقظوا وقد
طلعت عليهم الشمس فاستيقظ القوم فقد فزعوا فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يركبوا حتى يخرجوا من ذلك الوادى وقال ان هذا وادية شيطان فركبوا حتى خرجوا من
ذلك الوادى ثم امرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينزلوا وان يتوضؤا وامر بلالا ان
ينادى للصلاة او يقيم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس ثم انصرف وقد رأى
من فزعهم فقال يا ايها الناس ان الله قبض ارواحنا ولو شاء لردها الينا فى حين غير هذا
فاذا رقد احدكم عن الصلاة او نسيها ثم فزع اليها فليصلها كما كان يصليها فى وقتها
ثم التفت رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابى بكر الصديق فقال ان الشيطان اتى بلالا وهو قائم يصلى
فاضجعه ثم لم يزل يهدئه كما يهدء الصبى حتى نام ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا فاخبر
بلال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الذى اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابابكر ثم قال
ابوبكر اشهد انك رسول الله رواه مالك مرسلا وعن ابى هريرة قال ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم حين قفل من غزوة خيبر سار ليلة حتى اذا ادركه الكرى عرس وقال لبلال اكلأ لنا الليل

فصلى بلال ما قدر له ونام رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه فلما تقارب الفجر استند بلال الى
راحلته موجه الفجر فغلبت بلالا عيناه وهو مستند الى راحلته فلم يستيقظ رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولا احد من اصحابه حتى ضربتهم الشمس فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اولهم استيقاظا
ففزع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اى بلال فقال بلال اخذ بنفسى الذى اخذ بنفسك قال
اقتادوا فاقتادوا رواحلهم شيئا ثم توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر بلالا فاقام الصلاة فصلى
بهم الصبح فلما قضى الصلاة قال من نسى الصلاة فليصلها اذا ذكرها فان الله تعالى قال واقم الصلاة
لذكرى رواه مسلم وابو داود وفيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحولوا عن مكانكم الذى اصابتكم
فيه الغفلة قال فامر بلالا فاذن واقام وصلى وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قفل
من غزوة خيبر فذكر الحديث و فيه قال ثم توضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر بلالا فاقام الصلاة
فصلى بهم الصبح رواه مسلم فى الصحيح والبيهقى فى السنن الكبرى وعنه قال عرس بنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم مرجعه من خيبر فقال من يحفظ علينا الصلاة فقال بلال انا فناموا حتى طلعت الشمس
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحولوا عن مكانكم الذى اصابتكم به الغفلة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يا بلال نمت فقال اخذ بنفسى الذى اخذ بانفاسكم فامر بلالا فاذن واقام وقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من نسى صلاة فليصلها اذا ذكرها فان الله عز وجل قال اقم الصلاة لذكرى
رواه مالك فى الموطا والبيهقى فى السنن الكبرى وعن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان فى مسير له فناموا عن صلاة الفجر فاستيقظوا بحر الشمس فارتفعوا قليلا حتى استقلت الشمس
ثم امر مؤذنا فاذن فصلى ركعتين قبل الفجر ثم اقام ثم صلى الفجر رواه ابو داود والبخارى ومسلم ورواه الامام
احمد فى مسنده والحاكم فى المستدرك وقال صحيح وابن حبان فى صحيحه وفيه فقلنا يا رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا نقضيها لوقتها من الغد فقال لهم النبى صلى الله عليه وسلم اينهاكم الله عن الربا ويقبله
منكم رواه ابن خزيمة فى صحيحه ولفظه ثم امر بلالا فاذن وعن عمرو بن امية الضمرى قال كنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بعض اسفاره فنام عن الصبح حتى طلعت الشمس فاستيقظ رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال تمغوا عن هذا المكان قال ثم امر بلالا فاذن ثم توضؤا وصلوا ركعتى الفجر ثم امر بلالا
فاقام الصلاة فصلى بهم صلاة الصبح رواه ابو داود وعن ذى مخبر الحبشى وكان يخدم النبى
صلى الله عليه وسلم فى هذا الخبر قال فتوضأ يعنى النبى صلى الله عليه وسلم وضوء لم يكن منه التراب ثم امر
بلالا فاذن ثم قام النبى صلى الله عليه وسلم فركع ركعتين غير عجل ثم قال ليلا ل اقم الصلاة ثم صلى

وهو غير عجل رواه ابوداؤد وعن عبدالله بن مسعود قال سرنا ذات ليلة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله لو امسسنا الارض فنمنا ورعت ركابنا قال فمن يحرسنا قلت انا قال فغلبتني عيني فلم توقظني الا وقد طلعت الشمس و لم يستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بكلامنا قال فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى بنا رواه ابن حبان فى صحيحه وعنه قال سرينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فقال بعض القوم لو عرست بنا يا رسول الله فقال انى اخاف ان تناموا عن الصلاة فقال بلال انا اوقظكم فنزل القوم فاضطجعوا واسند بلال ظهره الى راحلته فغلبته عينه فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اين ما قلت قال بلال يا رسول الله ما القيت على من نومة مثلها قط فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قبض ارواحكم حين شاء وردها اليكم حين شاء ثم قال يا بلال قم فاذن بالناس بالصلاة فتوضاء فلما ارتفعت الشمس ابيضت قام فصلى رواه البيهقى فى السنن الكبرى وعن بلال انهم ناموا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر حتى طلعت الشمس فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قاموا بلالا فاذن ثم صلى ركعتين ثم اقام بلال فصلى بهم النبى صلى الله عليه وسلم صلاة الفجر بعد ما طلعت الشمس رواه البزار فى مسنده وعن ابى قتادة قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انكم تسيرون يومكم وليلتكم وتاتون الماء غدا ان شاء الله الى ان قال فمال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطريق فوضع راسه ثم قال احفظوا علينا صلاتنا فكان اول من استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم والشمس فى ظهره قال فقمنا فزعين ثم قال اركبوا فركبنا فسرنا حتى اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بميضاة كانت معى فيها شىء من ماء ثم قال لابى قتادة احفظ علينا ميضاتك فيكون لها نبأ ثم اذن بلال بالصلاة فصلى عليه السلام ركعتين ثم صلى الغداة فصنع كما يصنع كل يوم رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والنسائى ولفظ البخارى يا بلال قم فاذن فى الناس بالصلاة فتوضأ فلما ارتفعت الشمس وابياضت قام فصلى

باب الاذان لمن فاتته صلوات

عن ابى سعيد قال شغلنا المشركون يوم الخندق عن صلاة الظهر حتى غربت الشمس و ذلك قبل ان ينزل فى القتال ما نزل فانزل الله عز وجل وكفى الله المؤمنين القتال فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا فاذن فاقام لصلاة الظهر فصلاها كما كان يصليها فى وقتها ثم اقام للعصر فصلاها كما كان يصليها لوقتها ثم اذن للمغرب فصلاها كما كان يصليها لوقتها رواه النسائى وعن ابن مسعود ان النبى صلى الله عليه وسلم فاتته يوم الخندق اربع صلوات حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام

فصلے الظهر ثم اقام فصلے العصر ثم اقام فصلے المغرب ثم اقام فصلے العشاء رواه الترمذی وعن ابی عبیدة قال قال عبد الله ان المشرکین شغلوا النبی صلے الله علیه وسلم عن اربع صلوات یوم الخندق فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلے الظهر ثم اقام فصلے العصر ثم اقام فصلے المغرب ثم اقام فصلے العشاء رواه النسائی وعن جابر بن عبد الله ان النبی صلے الله علیه وسلم شغل یوم الخندق عن صلاة الظهر والعصر والمغرب والعشاء حتے ذهبت ساعة من اللیل فامر بلالا فاذن واقام فصلے الظهر ثم امره فاذن واقام فصلے العصر ثم امره فاذن واقام فصلے المغرب ثم امره فاذن واقام فصلے العشاء ثم قال ما علے ظهر الارض قوم یذکرون الله فی هذه الساعة غیرکم رواه البزار فی مسنده **باب** الاذان علے الرجال دون النساء عن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهیم انه قال لیس علے النساء اذان ولا اقامة رواه الامام محمد بن الحسن فی الآثار وعن اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی الله تعالے عنهما قالت قال رسول الله صلے الله علیه وسلم لیس علے النساء اذان ولا اقامة رواه ابو الشیخ فی الاذان **باب** لا ترجیع فی الاذان عن ابن عمر انه قال انما کان الاذان علے عهد رسول الله صلے الله علیه وسلم مرتین مرتین والاقامة مرة غیر انه یقول قد قامت الصلاة قلنا اذا سمعنا الاقامة توضانا ثم خرجنا الے الصلاة رواه ابو داود والنسائی وابن خزیمة وابن حبان فی صحیحهما ورواه البیهقی والدارقطنی الی قوله مرة قال ابن الجوزی وهذا اسناد صحیح سعید بن المغیرة وثقه ابن حبان وغیره وهو دلیل علے انه لم یکن فیه ترجیع وعن ابرهیم بن اسمعیل بن عبد الملک ابن ابی محذورة قال سمعت جدی عبد الملک ابن ابی محذورة یقول انه سمع اباه ابا محذورة یقول القی علے رسول الله صلے الله علیه وسلم الاذان حرفا حرفا الله اکبر الله اکبر الے آخره ولم یذکر فیه ترجیعا رواه الطبرانی فی معجم الاوسط **باب** یزید فی اذان الفجر الصلاة خیر من النوم عن مالک بلغه ان المؤذن جاء عمر یوذنه لصلاة الصبح فوجده نائما فقال الصلاة خیر من النوم فامره عمر ان یجعلها فی نداء الصبح رواه الامام محمد فی الموطا ورواه ابن ابی شیبة عن اسمعیل ورواه الدارقطنی عن نافع عن ابن عمر عن امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه وعن عطاء کان ابو محذورة یوذن لرسول الله صلے الله علیه وسلم ولابی بکر وعمر فکان یقول فی اذانه الصلاة خیر من النوم رواه ابن ابی شیبة وابو الشیخ فی الاذان وعن سعید بن المسیب ان بلالا اذن ذات لیلة ثم جاء یوذن للنبی صلے الله علیه وسلم فنادی الصلاة خیر من النوم فاقرت فی صلاة الصبح رواه عبد الرزاق وابن ماجة والطبرانی فی الکبیر وعن ابی محذورة ان النبی صلے الله

عليه وسلم علمه فى الاذان الاول من الصبح الصلاة خير من النوم رواه الطحاوى وعن ابن عمر قال كان فى الاذان الاول بعد حى على الفلاح الصلاة خير من النوم الصلاة خير من النوم رواه الطحاوى وابن ابى شيبة وعن انس قال كان التثويب فى صلاة الغداة اذا قال المؤذن حى على الفلاح قال الصلاة خير من النوم رواه الطحاوى وسعيد بن منصور وعن ابى محذورة قال كنت اؤذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت اقول فى اذان الفجر حى على الفلاح الصلاة خير من النوم الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله رواه النسائى وعبد الرزاق وعن بلال انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما يؤذنه لصلاة الصبح فوجده راقدا فقال الصلاة خير من النوم مرتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احسن هذا يا بلال اجعله فى اذانك رواه الطبرانى فى الكبير وعن ابن سيرين قال من السنة ان يقول المؤذن فى اذان الفجر حى على الفلاح الصلاة خير من النوم رواه ابن خزيمة فى صحيحه والبيهقى والدارقطنى فى سننيهما وقال البيهقى اسناده صحيح وعن عبد الله بن زيد بن عبد ربه فى حديث الاذان الذى مر ثم امر بالتاذين فكان بلال مولى ابى بكر يوذن بذلك ويدعو رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الصلاة قال فجاءه فدعاه ذات غداة الى الفجر فقيل له ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نائم فصرخ بلال باعلى صوته الصلاة خير من النوم قال سعيد بن المسيب فادخلت هذه الكلمة فى التاذين الى صلاة الفجر رواه الامام احمد فى مسنده والحاكم وابن خزيمة وابن حبان فى صحيحهما وابن ماجة والبيهقى وقال محمد بن يحيى الذهلى ليس فى اخبار عبد الله بن زيد اصح من حديث محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهيم التيمى يعنى هذا وقال ابن خزيمة فى صحيحه هذا حديث صحيح ثابت من جهة النقل وقد صحح هذا الطريقة البخارى فيما حكاه الترمذى فى العلل عنه وعن ابى محذورة فى حديث الاذان فاذا كان صلاة الصبح قلت الصلاة خير من النوم الصلاة خير من النوم الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله رواه ابو داود وعن حفص بن عمر بن سعد المؤذن ان سعدا كان يوذن فى مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حفص حدثنى اهلى ان بلالا اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوذنه لصلاة الفجر فقالوا انه نائم فنادى بلال باعلى صوته الصلاة خير من النوم فاقرت فى اذان الفجر قال ابو محمد يقال سعد القرظ رواه الدارمى والبيهقى فى المعرفة عن الحاكم وعن ابن عمر قال جاء بلال الى النبى صلى الله عليه وسلم يوذنه بالصلاة فوجده قد اغفى فقال الصلاة خير من النوم فقال اجعله فى اذانك اذا اذنت للصبح فجعل بلال يقولها اذا اذن للصبح رواه الحافظ ابو الشيخ ابن حبان فى كتاب الاذان وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت جاء بلال الى النبى صلى الله عليه وسلم يوذنه

له هذا ليس ابن حبان صاحب الصحيح وانما هو ابن حيان بالياء المثناة ابو الشيخ الاصبهانى رواه فى كتاب الاذان وهو جزء حديثى وابن حبان صاحب الصحيح هو ابو حاتم كذا افاده الزيلعى رحمه الله تعالى ١٢ منه غفرله

لصلاة الصبح فوجده نائما فقال الصلاة خير من النوم فاقرت في اذان الصبح رواه الطبراني في المعجم الاسط وابو الشيخ في الاذان وعن[٥] انس قال من السنة اذا اذن المؤذن في اذان الفجر حي على الفلاح قال الصلاة خير من النوم الصلاة خير من النوم رواه ابو الشيخ

باب الاقامة مثل الاذان مثنى مثنى

عن[١] ابي محذورة ان النبي صلى الله عليه وسلم امر نحوا من عشرين رجلا فاذنوا فاعجبه اذان ابي محذورة فعلمه الاذان مثنى مثنى والاقامة مثنى مثنى رواه ابو الشيخ في الاذان وعن[٢] اسود بن يزيد قال سألت ابا محذورة كيف كنت توذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم واي شيء كنت تجعل اخر اذانك قال كنت اثني الاقامة كمثل الاذان واجعل اخر الاذان لا اله الا الله رواه ابو الشيخ وعن[٣] ابي محذورة قال خرجت في عشرة فتيان مع النبي صلى الله عليه وسلم الى حنين وهو ابغض الناس الينا فاذنوا فقمنا نوذن ونستهزئ بهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ايتوني بهؤلاء الفتيان فقال اذنوا فكنت اخرهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم هذا الذي سمعت صوته اذهب فاذن لاهل مكة وقل لعتاب بن اسيد امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اوذن لاهل مكة ومسح على ناصيتي فقال قل الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله مرتين اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله مرتين حي على الصلاة حي على الصلاة مرتين حي على الفلاح حي على الفلاح مرتين الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله واذا اذنت بالاول من الصبح فقل الصلاة خير من النوم واذا اقمت فقل مرتين قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة سمعت فكان ابو محذورة لا يجز ناصيته ولا يفرقها لان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح عليها رواه عبد الرزاق وابو الشيخ وعن[٤] عبد الرحمن بن ابي ليلى قال كان عبد الله بن زيد الانصاري مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم يشفع الاذان والاقامة رواه ابن ابي شيبة والترمذي وعن[٥] عبد الله بن زيد الانصاري قال كان اذان النبي صلى الله عليه وسلم واقامته مثنى مثنى رواه ابو الشيخ وعن[٦] الهجنع بن قيس عن علي رضي الله عنه انه كان يقول الاذان مثنى مثنى والاقامة مثنى مثنى ومر برجل يقيم مرة مرة فقال اجعلها مثنى مثنى لا ام لك رواه البيهقي وعن[٧] معاذ بن جبل قال احيلت الصلاة ثلثة احوال واحيل الصيام ثلثة احوال الى ان قال فجاء عبد الله بن زيد رجل من الانصار وقال فيه فاستقبل القبلة يعني الملك وقال الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله ثم امهل هنيهة ثم قام فقال مثلها الا انه زاد بعد ما قال حي على الفلاح قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة

قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقنها بلالا فاذن بها بلال مختصر رواه ابو داود وعن[٨] عبد الرحمن ابن ابى ليلى قال حدثنا اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ان عبد الله بن زيد الانصارى جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رأيت فى المنام كان رجلا قام وعليه بردان اخضران فقام على حائط فاذن مثنى مثنى واقام مثنى مثنى رواه ابن ابى شيبة والبيهقى قال فى الامام وهذا رجال الصحيح وهو متصل على مذهب الجماعة فى عدالة الصحابة وان جهالة اسمائهم لا تضر وعن[٩] الاسود بن يزيد ان بلالا كان يثنى الاذان ويثنى الاقامة وكان يبدأ بالتكبير ويختم بالتكبير رواه عبد الرزاق والدار قطنى والطحاوى وعن[١٠] جنادة بن ابى امية عن بلال انه كان يجعل الاذان والاقامة سواء مثنى مثنى وكان يجعل اصبعه فى اذنه رواه الطبرانى فى كتاب مسند الشاميين وعن[١١] ابى جحيفة ان بلالا كان يوذن للنبى صلى الله عليه وسلم مثنى مثنى ويقيم مثنى مثنى رواه الدار قطنى وعن[١٢] عبيد مولى سلمة بن الاكوع ان سلمة بن الاكوع كان يثنى الاذان والاقامة رواه الطحاوى وعن[١٣] حماد بن ابرهيم قال كان ثوبان يوذن مثنى مثنى رواه الطحاوى وعن[١٤] مجاهد انه قال فى الاقامة مرة مرة انما هو شئ احدثه الامراء وان الاصل التثنية رواه الطحاوى وعن[١٥] الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم قال الاذان والاقامة مثنى مثنى رواه الامام محمد بن الحسن فى الآثار

باب يزيد فى الاقامة قد قامت الصلاة

عن[١] ابن ابى ليلى فى حديث طويل فى الاذان فيه فقال رجل من الانصار يا رسول الله انى لما رجعت لما رأيت من اهتمامك رايت رجلا كان عليه ثوبين اخضرين فقام على المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه يقول قد قامت الصلاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد اراك الله خيرا فمر بلالا فليوذن رواه ابو داود وعنه[٢] عن معاذ بن جبل ثم امهل هنيهة ثم قام فقال مثلها الا انه زاد بعد ما قال حى على الفلاح قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقنها بلالا فاذن بها بلال رواه ابو داود وعن[٣] ابى محذورة قال قل الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حى على الصلاة حى على الصلاة حى على الفلاح حى على الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله فاذا اذنت بالاول من الصبح فقل الصلاة خير من النوم واذا اقمت فقلها مرتين قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة سمعت رواه عبد الرزاق

باب الترسل فى الاذان والحدر فى الاقامة

عن[١] جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال يا بلال اذا اذنت فترسل فى اذانك واذا اقمت فاحدر واجعل بين اذانك وبين اقامتك قدر ما يفرغ الآكل من اكله والشارب من شربه والمعتصر

اذا دخل لقضاء حاجته ولا تقوموا حتى ترونى رواه الترمذى ورواه الحاكم الى قوله حاجته وقال
هذا حديث ليس فى اسناده مطعون فيه ولم يخرجاه والبيهقى ولفظه واذا اقمت فاحذم وعن
سويد بن غفلة قال سمعت على بن ابى طالب يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا ان نترسل
بالاذان ونحذف الاقامة رواه الدارقطنى وعن ابى الزبير مؤذن بيت المقدس قال جاءنا عمر بن
الخطاب فقال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحذم رواه الدارقطنى والبيهقى فى السنن ولفظه
فى رواية فاحدر وعن سعيد بن علقمة عن على قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بلالا ان
يرتل الاذان ويحدر فى الاقامة رواه الطبرانى فى معجمه الوسط وعن امير المؤمنين عمر بن الخطاب
رضى الله عنه قال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر رواه ابن ابى شيبة وابو عبيد فى الغريب والبيهقى

باب الاذان والاقامة مستقبل القبلة عن سعد القرظ قال كان بلال يؤذن للنبى صلى الله
عليه وسلم مستقبل القبلة الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله
اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله الحديث رواه ابو الشيخ وعن ابن شريك قال
كان بلال يؤذن مثنى مثنى ويشهد مضعفا مستقبل القبلة فيقول اشهد ان لا اله الا الله مرتين
اشهد ان محمدا رسول الله مرتين مستقبل القبلة ثم ينحرف عن يمينه فيقول حى على الصلاة مرتين
ثم ينحرف عن يساره فيقول حى على الفلاح مرتين ثم يستقبل القبلة فيقول الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله
رواه الطبرانى فى الصغير وعن معاذ بن جبل قال احيلت الصلاة ثلاثة احوال فذكروا حال القبلة
فذكر اخر احال المسبوق ببعض الصلاة وذكر بين ذلك حال الاذان فقال كانوا يجتمعون للصلاة
يؤذن بعضهم بعضا حتى نقسوا او كادوا ان ينقسوا ثم ان رجلا يقال له عبد الله بن زيد اتى النبى
صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله بينا انا بين النائم واليقظان رايت شخصا عليه ثوبان اخضران
قائم فاستقبل القبلة فقال الله اكبر الله اكبر الحديث رواه البيهقى فى السنن الكبرى وعن ابن سيرين
انه كان اذا اذن استقبل القبلة رواه ابن ابى شيبة فى مصنفه

باب تحويل الوجه عند
الحيعلتين عن عبد الله بن عمار بن سعد القرظ عن ابيه عن جده قال كان بلال اذا كبر
بالاذان استقبل القبلة ثم يقول الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله مرتين اشهد ان
محمدا رسول الله مرتين ثم يستقبل القبلة فيقول الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله رواه الحاكم فى
المستدرك وعن ابى جحيفة قال رايت بلالا يؤذن ويدور ويتبع فاه ههنا وههنا و
اصبعاه فى اذنيه رواه البخارى ومسلم وابو داؤد والترمذى وقال حديث حسن صحيح

وعنه قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وحضرت الصلاة فقام بلال فاذن وجعل اصبعيه في اذنيه وجعل يستدير رواه الطبراني وعنه قال ان بلالا اذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبطحاء فوضع اصبعيه في اذنيه وجعل يستدير يمينا وشمالا رواه ابو الشيخ الاصبهاني في كتاب الاذان وعنه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فخرج بلال فاذن فجعل يقول في اذانه هكذا ينحرف يمينا وشمالا رواه النسائي وابن ماجة ونا ديالابطح وهو في قبة حمراء فخرج بلال فاذن فاستدار في اذانه وعنه ان بلالا ركز العنزة ثم اذن ووضع اصبعيه في اذنيه فرأيته يدور في اذانه قال عبد الله حديث الثوري اصح رواه الدارمي وعنه قال رأيت بلالا يؤذن ويدور ويتبع فاه ههنا وههنا واصبعاه في اذنيه ورسول الله صلى الله عليه وسلم في قبة حمراء من ادم فخرج بلال بين يديه بالعنزة فركزها بالبطحاء فصلى اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم يمر بين يديه الكلب والحمار وعليه حلة حمراء كاني انظر الى بريق ساقيه رواه الحاكم في المستدرك وعنه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو في قبة حمراء بالابطح فخرج الينا بلال بفضل وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فبين نائل وناضح منه قال فاذن بلال فجعلت اتبع فاه ههنا وههنا رواه البيهقي في السنن الكبرى وعنه قال فتوضاء واذن بلال فجعلت اتبع فاه ههنا وههنا يقول يمينا وشمالا يقول حي على الصلاة حي على الفلاح رواه مسلم في الصحيح عن ابي بكر بن ابي شيبة والبيهقي في السنن الكبرى وعنه قال رأيت بلالا خرج الى الابطح فاذن فلما بلغ حي على الصلاة حي على الفلاح لوى عنقه يمينا وشمالا ولم يستدر ثم دخل فاخرج العنزة وساق حديثه رواه البيهقي.

باب جعل المؤذن اصبعيه في اذنيه

عن [١] عبد الرحمن بن سعد بن عمار عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بلالا ان يجعل اصبعه في اذنيه رواه ابو الشيخ والباوردي وعن [٢] بلال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اذنت فاجعل اصبعيك في اذنيك فانه ارفع لصوتك رواه ابو الشيخ والطبراني وعن [٣] علي بن الحسن بن شقيق قال كان عبد الله بن المبارك اذا رأى المؤذن لا يدخل اصبعيه في اذنيه يصيح به انفست بگوش رواه الحاكم في المستدرك وعن [٤] سعد مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بلالا ان يجعل اصبعيه في اذنيه وقال انه ارفع لصوتك رواه ابن ماجة والحاكم في المستدرك والطبراني في الصغير وعن [٥] ابي جحيفة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالابطح وهو في قبة حمراء فخرج بلال فاذن فاستدار في اذانه وجعل اصبعيه في اذنيه رواه ابن ماجة والبيهقي في السنن وعن [٦] ابي امامة انه عليه السلام امر بلالا ان يدخل اصبعيه في اذنيه

وقال بانه ارفع لصوتك رواه ابن عدي في الكامل وعن عبد الله بن زيد الانصاري قال اهتم
رسول الله صلى الله عليه وسلم للاذان بالصلاة وكان اذا جاء وقت الصلاة صعد رجل يشير بيده
فمن راه جاء ومن لم يره لم يعلم بالصلاة فاهتم لذلك هما شديدا فقال له بعض القوم يا رسول
الله لو امرت بالناقوس قال فعل النصارى قالوا فالبوق قال فعل اليهود قال فرجعت الى اهلي وانا
مغتم لما رأيت من اغتمام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان قبيل الفجر رأيت رجلا عليه ثوبان
اخضران وانا بين النائم واليقظان فقام على سطح المسجد فجعل اصبعيه في اذنيه ونادى الحديث
رواه ابو الشيخ الاصبهاني في كتاب الاذان وعن بلال موذن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان
لا يوذن لصلاة الفجر حتى يرى الفجر وكان يدخل اصبعيه في اذنيه كلتيهما عند الاذان وعند
الاقامة رواه الضياء المقدسي في المختارة وعن محمد بن سيرين قال كان المؤذن يجعلون اصابعهم
في اذانهم واول من وضع احدى يديه عند اذنيه ابن الاصم موذن الحجاج رواه الضياء المقدسي

باب الاذان قائما او على الراحلة عن ابن عمر في حديث طويل في بدء الاذان قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم قم يا بلال فاذن بالصلاة رواه مسلم وعبد الرزاق وابو الشيخ والبيهقي
في السنن الكبرى وعن وائل قال حق وسنة مسنونة الا يوذن الا وهو قائم ولا يوذن الا وهو
راكب رواه ابو الشيخ وعن زياد بن الحارث الصدائي قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في
سفر فحضرت صلاة الصبح فقال لي يا اخا صداء اذن وانا على راحلتي فاذنت رواه الطبراني
وعن الحسن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بلالا في سفر فاذن على راحلته ثم نزلوا فصلوا
ركعتين ثم امره فاقام فصلى بهم الصبح رواه البيهقي في السنن الكبرى وعن عبد الجبار بن وائل
عن ابيه قال حق وسنة مسنونة ان لا يوذن الرجل الا وهو طاهر ولا يوذن الا وهو قائم رواه
البيهقي في السنن الكبرى وعن نافع قال كان ابن عمر ربما اذن على راحلته الصبح ثم يقيم بالارض رواه
البيهقي في السنن الكبرى وعن ابي طعمة ان ابن عمر كان يوذن على راحلته رواه البيهقي في السنن
الكبرى

باب الاذان على مكان مرتفع عن ابي برزة الاسلمي قال من السنة الاذان في المنارة
والاقامة في المسجد رواه ابو الشيخ وعن عبد الله بن زيد الانصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد همه
الاذان حتى هم ان يامر رجالا فيقومون على الاطام فيرفعون ويشيرون الى الناس بالصلاة حتى
رأيت فيما يرى النائم كان رجلا عليه ثوبان اخضران على سور المسجد يقول الحديث رواه ابو الشيخ
وعنه قال فرأيت رجلا عليه ثوبان اخضران وانا بين النائم واليقظان فقام على سطح المسجد

فجعل اصبعيه فی اذنيه ونادی رواه ابو الشيخ وعن عبد الرحمن بن ابی ليلی فی حديث طويل فقال يا
رسول الله رأيت فی المنام كان رجلا قائم وعليه بردان اخضران علی جذمة حائط فاذن مثنی واقام
مثنی رواه ابن ابی شيبة وابو الشيخ وعنه قال رأيت كان رجلا قائما علی المسجد عليه ثوبان اخضران
فاذن رواه ابن ابی شيبة وعنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم اهتم للصلاة كيف يجمع الناس لها
فقال لقد هممت ان ابعث رجالا فيقوم كل رجل منهم علی اطم من اطام المدينة فيوذن كل منهم
من يليه فلم يعجبه ذلك فذكروا لنا قوس فلم يعجبه فانصرف عبد الله بن زيد مهتما لهم رسول الله
صلی الله عليه وسلم فرأی الاذان فی منامه فلما اصبح غدا فقال يا رسول الله رأيت رجلا علی سقف المسجد
وعليه ثوبان اخضران ينادی بالاذان فسمع فزعم انه اذن مثنی مثنی الاذان فلما فرغ قعد قعدة ثم
عاد فقال مثل قوله الاول فلما بلغ حی علی الفلاح قال قد قامت الصلاة قد قامت
الصلاة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله فجاء عمر بن الخطاب فقال يا رسول الله لقد طاف بی الليلة
مثل الذی طاف به فقال ما منعك ان تخبرنا قال سبقنی عبد الله بن زيد فاستحييت فاعجب
ذلك المسلمين وكانت سنة بعد وامر بلالا فاذن رواه سعيد بن منصور

باب رفع الصوت بالاذان

عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال المؤذن يغفر له مدی صوته ويشهد له كل رطب
ويابس وشاهد الصلاة يكتب له خمس وعشرون صلاة ويكفر عنه ما بينهما رواه ابو داؤد والنسائی
وابن ماجة والبيهقی فی السنن وعن عبد الله بن زيد بن عبد ربه فی حديث طويل انها لرؤيا حق
ان شاء الله فقم مع بلال فالق عليه ما رأيت فليؤذن به فانه اندی صوتا منك رواه الامام احمد و
ابن حبان والبيهقی فی السنن وعن ابی سعيد قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اذنت
فارفع صوتك فانه لا يسمعه احد الا شهد لك يوم القيمة رواه البخاری وابو الشيخ والبيهقی فی السنن
وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم المؤذن يغفر له مدی صوته واجره مثل اجر من
صلی معه رواه الطبرانی فی الكبير وعن انس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اخذ المؤذن
فی اذانه وضع الرب يده فوق رأسه فلا يزال كذلك حتی يفرغ من اذانه وانه ليغفر له مد صوته
فاذا فرغ قال الرب صدق عبدی وشهدت بشهادة الحق فابشر رواه الحاكم فی التاريخ
والديلمی فی مسند الفردوس وعن عبد الرحمن بن ابی صعصعة الانصاری المازنی ان ابا سعيد الخدری
قال له انی اراك تحب الغنم والبادية واذا كنت فی غنمك او باديتك فاذنت للصلاة فارفع صوتك
بالنداء فانه لا يسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شهد له يوم القيمة وقال ابو سعيد

سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مالك والشافعي والبخاري والنسائي وابن ماجة والبيهقي
في السنن الكبرى **باب** كون الاذان خارج المسجد **عن**[١] السائب بن يزيد قال كان
يؤذن بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس على المنبر يوم الجمعة على باب المسجد و
ابي بكر وعمر فلما كان خلافة عثمان وكثر الناس امر عثمان يوم الجمعة بالاذان الثالث فاذن به على
الزوراء فثبت الامر على ذلك رواه ابو داؤد ورواه امام الائمة ابن خزيمة في صحيحه والطبراني
في المعجم الكبير- **وعن**[٢] امرأة من بني النجار قالت كان بيتي من اطول بيت حول المسجد فكان
بلال يؤذن عليه الفجر فياتي بسحر فيجلس على البيت ثم ينظر الى الفجر فاذا رأه تمطى ثم قال اللهم
اني احمدك واستعينك على قريش ان يقيموا دينك قالت ثم يؤذن قالت والله ما علمته كان ترك
ليلة واحدة هذه الكلمات رواه البيهقي في السنن **باب** الاقامة في المسجد **عن**[١] ابي برزة
الاسلمي قال من السنة الاذان في المنارة والاقامة في المسجد رواه ابو الشيخ والبيهقي في السنن
باب الاذان والاقامة على طهر **عن**[١] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
لا يؤذن الا متوضئ رواه الترمذي وفي رواية اخرى عنه لا ينادي بالصلاة الا متوضئ وقال هذا
اصح من الاول ورواه البيهقي في السنن الكبرى **وعن**[٢] ابن عباس قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا ابن عباس ان الاذان متصل بالصلاة فلا يؤذن احدكم الا وهو طاهر رواه ابو الشيخ في كتاب
الاذان **وعن**[٣] وائل بن حجر قال حق وسنة مسنونة ان لا يؤذن الا وهو طاهر ولا يؤذن الا وهو قائم
رواه ابو الشيخ في الاذان **وعن**[٤] ابي هريرة قال لا يؤذن المؤذن الا متوضيا رواه الضياء المقدسي
وعن[٥] عطاء قال حق وسنة مسنونة ان لا يؤذن المؤذن الا متوضأ هو من الصلاة هو فاتحة الصلاة رواه
عبد الرزاق **وعن**[٦] مجاهد انه امر مؤذنه ان لا يؤذن حتى يتوضأ رواه ابن ابي شيبة **باب**
جواز الاذان بغير وضوء دون الاقامة **عن**[١] الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم انه قال لا باس
ان يؤذن المؤذن وهو على غير وضوء رواه محمد بن الحسن في كتاب الآثار وابن ابي شيبة والبيهقي
في السنن الكبرى وذكره البخاري تعليقا **وعن**[٢] قتادة وعبد الرحمن بن الاسود وحماد قالا لا باس
ان يؤذن الرجل وهو على غير وضوء **وعن**[٣] الحسن لا باس ان يؤذن غير طاهر ويقيم وهو طاهر
ذكرهما العيني في شرح البخاري **باب** المسافر يؤذن ويقيم **عن**[١] مالك بن الحويرث قال اتيت
النبي صلى الله عليه وسلم انا وصاحب لي وفي رواية وابن عم لي قال فلما اردنا الانصراف قال لنا اذا حضرت
الصلاة فاذنا واقيما وليؤمكما اكبركما رواه البخاري ومسلم وابو داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة

ولفظ النسائي وابن عمرو وعنه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم في نفر من قومي فاقمنا عنده عشرين
ليلة وكان رحيما رفيقا فلما رأى شوقنا الى اهلينا قال ارجعوا فكونوا فيهم وعلموهم فاذا حضرت الصلاة
فليؤذن لكم احدكم وليؤمكم اكبركم رواه البخاري ومسلم وابو داود والترمذي وعن ابي ذر قال كنا مع
النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن فقال له ابرد ثم اراد يؤذن فقال له ابرد ثم اراد
ان يؤذن فقال له ابرد حتى ساوى الظل التلول فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم
رواه البخاري وعن مالك بن الحويرث قال اتى رجلان النبي صلى الله عليه وسلم يريدان السفر فقال
النبي صلى الله عليه وسلم اذا انتما خرجتما فاذنا ثم اقيما ثم ليؤمكما اكبركما رواه البخاري **باب** من صلى
في بيته يصلي باذان الحي عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود انه ام اصحابه
في بيته فصلى بهم بغير اذان ولا اقامة وقال اقامة الناس تجزي رواه الحافظ ابن خسرو في مسند
الحسن بن زياد في مسنده وعن الاسود وعلقمة قالا اتينا عبد الله يعني ابن مسعود في داره فقال
صلى هؤلاء خلفكم قلنا لا قال قوموا فصلوا فلم يامرنا باذان واقامة ثم اقتضا صلوته بهما رواه مسلم
في الصحيح والبيهقي في السنن وعن علقمة قال صلى عبد الله بن مسعود بي وبالاسود بغير اذان و
لا اقامة وربما قال يجزئنا اذان الحي واقامتهم رواه البيهقي في السنن وعن ابن عمر قال اذا كنت
في قرية يؤذن فيه ويقام اجزاك ذلك رواه البيهقي في السنن **باب** تعاهد الوقت للمؤذن
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الا
ئمة واغفر للمؤذنين رواه ابو داود والترمذي والطبراني في المعجم الصغير وعن ام المؤمنين الصديقة
رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الامام ضامن والمؤذن مؤتمن فارشد الله الامام
وعفا عن المؤذن رواه البيهقي وعن ابي محذورة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امناء المسلمين
على صلوتهم وسحورهم المؤذنون رواه البيهقي في السنن الكبرى **باب** المؤذنان لمسجد
عن سالم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا
تاذين ابن ام مكتوم رواه النسائي والطحاوي والبخاري والامام مالك وعن ابن عمر قال كان
لرسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنان بلال وابن ام مكتوم الاعمى رواه مسلم وابو داود وعنه
قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم مؤذنان بلال وابن ام مكتوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم رواه البيهقي في السنن وعن انيسة
قالت كان بلال وابن ام مكتوم يؤذنان للنبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن مكتوم وكنا نحبس ابن مكتوم عن الاذان فنقول
كما انت حتى نتسحر ولم يكن بين اذانهما الا ان ينزل هذا ويصعد هذا رواه البيهقي في السنن

باب ليؤذن لكم خياركم وافضلكم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم اقرأكم رواه ابوداؤد وابن ماجة والطبراني في معجمه والبيهقي في السنن
وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يؤذن لكم غلام حتى يحتلم وليؤذن لكم خياركم
ذكره في الامام ولم يعزه **وعن** صفوان بن سليم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لبني خطمة
من الانصار يا بني خطمة اجعلوا مؤذنكم في انفسكم رواه البيهقي في السنن **وعن** قيس بن حازم
قال قدمنا على عمر بن الخطاب فسأل عن مؤذنكم فقلنا عبيدنا وموالينا فقال بيده هكذا يقلبها
عبيدنا وموالينا ان ذلكم بكم لنقص شديد لو اطقت الاذان مع الخليفى لاذنت رواه البيهقي في
السنن

باب اذان من لا يأخذ عليه اجرا عن عثمان بن ابي العاص الثقفي قال اخر ما عهد
الى النبي صلى الله عليه وسلم ان اتخذ مؤذنا لا يأخذ على اذانه اجرا رواه ابن ابي شيبة وابن ماجة
ولفظه ان لا اتخذ مؤذنا يأخذ على الاذان اجرا **وعنه** قال قلت يا رسول الله اجعلني امام
قومي فقال انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ مؤذنا لا يأخذ على اذانه اجرا رواه احمد والنسائي
وابوداؤد والحاكم في المستدرك وقال على شرط مسلم ولم يخرجاه والبيهقي في السنن

باب الاذان في الليلة المطيرة ان صلوا في الرحال عن عمرو بن اوس قال اخبرنا رجل من ثقيف انه سمع
منادي النبي صلى الله عليه وسلم يعني في ليلة مطيرة في السفر يقول حي على الصلاة حي على الفلاح
صلوا في رحالكم رواه النسائي **وعن** ابن عباس قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم مناديا في يوم
مطير ان صلوا في رحالكم رواه الطبراني في الصغير **وعن** نافع ان ابن عمر اذن ليلة بضجنان في ليلة
باردة ثم قال صلوا في رحالكم ثم اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر المنادي ينادي
بالصلاة ثم ينادي في اثرها ان صلوا في رحالكم في الليلة الباردة او الليلة المطيرة رواه البيهقي في السنن
وعن نافع ان ابن عمر اذن بالصلاة في ليلة ذات برد وريح فقال الا صلوا في الرحال فان النبي صلى
الله عليه وسلم كان يأمر المؤذن اذا كانت ليلة باردة ذات مطر يقول الا صلوا في الرحال رواه النسائي
وعن عبد الله بن الحارث قال خطبنا ابن عباس في يوم ردغ فلما بلغ المؤذن حي على الصلاة فامره
ان ينادي الصلاة في الرحال فنظر القوم بعضهم الى بعض فقال فعل هذا من هو خير منه وانها
عزمة رواه البخاري ومسلم وابوداؤد وابن ماجه **وعنه** ان ابن عباس قال لمؤذنه في يوم مطير

اذا قلت اشهد ان محمدا رسول الله فلا تقل حی علی الصلاة قل صلوا فی بیوتکم قال فکان الناس استنکروا ذلک فقال قد فعل ذا من هو خیر منی ان الجمعة عزمة وانی کرهت ان اخرجکم فتمشون فی الطین والمطر رواه ابوداؤد وللبیهقی فی السنن الکبریٰ نحوه

باب فی فضل التاذین

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستهموا علیه لاستهموا رواه البخاری ومسلم والبیهقی فی السنن **وعن** الامام الاعظم قال قال علی بن ابی طالب ما ندمت علی شئ ما ندمت علی الحسن والحسین ان لا اکون سألت لهما النبی صلی الله علیه وسلم الاذان ولحوم المؤذنین حرام علی النار وقال لو ان الملائکة کانت فی الارض لغلبوا الناس علی الاذان رواه ابو عبدالله الحسین بن خسرو فی مسنده **وعن** ابن شبرمة قال تشاجر الناس فی الاذان بالقادسیة فاختصموا الی سعد فاقرع بینهم رواه البیهقی فی السنن **وعن** امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه قال ندمت ان لا اکون طلبت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیجعل الحسن والحسین مؤذنین رواه الطبرانی فی الاوسط **وعن** ابن عمر قال ان الله لم یاذن لشیء من اهل الارض الا الاذان المؤذنین والصوت الحسن بالقران رواه الخطیب **وعن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال لولا ان تکون سنة ما اذن غیری رواه الضیاء المقدسی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنین فقال رجل یا رسول الله لقد ترکتنا نتنافس فی الاذان بعد قال ان بعدکم زمانا سفلتهم مؤذنوهم رواه ابو الشیخ فی الاذان والبیهقی فی السنن **وعن** ابن مسعود انه قال لو کنت مؤذنا ما بالیت ان لا احج ولا اعتمر ولا اجاهد رواه ابو الشیخ **وعن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال لو کنت مؤذنا لکمل امری وما بالیت ان لا انصب لقیام لیل ولا لصیام نهار وسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم اغفر للمؤذنین فقلت ترکتنا یا رسول الله ونحن نجتلد علی الاذان بالسیوف قال کلا یا عمر انه سیاتی علی الناس زمان یترکون الاذان علی ضعفائهم تلک لحوم حرمها الله علی النار لحوم المؤذنین وقالت عائشة ولهم هذه الایة ومن احسن قولا ممن دعا الی الله وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین قالت هو المؤذن اذا قال حی علی الصلاة فقد دعا الی الله فاذا صلی فقد عمل صالحا واذا قال اشهد ان لا اله الا الله فهو من المسلمین رواه ابو الشیخ والبیهقی فی شعب الایمان **وعنه** قال لولا اخاف ان تکون سنة ما ترکت الاذان رواه عبد الرزاق وابن ابی شیبه **وعن** قیس بن ابی حازم قال قدمنا علی عمر بن الخطاب

فقال من موذنكم فقلنا عبيدنا و موالينا فقال ان ذلكم بكم لنقص شديد لو اطقت الاذان مع الخليفا لاذنت رواه عبد الرزاق وابن ابی شیبة و الضیاء فی المختارة وابن سعد و مسدد والبیهقی فی السنن وعن ابی معشر قال بلغنی ان عمر بن الخطاب قال لو کنت موذنا لما ابالی ان لا احج ولا اعتمر الا حجة الاسلام ولو کانت الملائکة نزولا ما غلبهم احد علی الاذان رواه ابن زنجویه

ابواب فوائد الاذان

باب الامن من عذاب الله عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اذن فی قریة امنها الله من عذابه ذلک الیوم رواه الطبرانی فی الصغیر وعن معقل بن یسار قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما قوم نودی فیهم بالاذان صباحا کان لهم امانا من عذاب الله حتی یمسوا وایما قوم نودی فیهم بالاذان مساء کان لهم امانا من عذاب الله حتی یصبحوا رواه الطبرانی فی الکبیر وعن عبد الله بن سلام قال ما اذن فی قوم قط بلیل الا امنوا العذاب حتی یصبحوا ولا نهارا الا امنوا العذاب حتی یمسوا رواه عبد الرزاق **باب** حقن الدماء عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان اذا غزا بنا قوما لم یغز بنا حتی یصبح وینظر فان سمع اذانا کف عنهم وان لم یسمع اذانا اغار علیهم فخرجنا الی خیبر فانتهینا الیهم لیلا فلما اصبح ولم یسمع اذانا رکب ورکبت خلف ابی طلحة وان قدمی لتمس قدم النبی صلی الله علیه وسلم قال فخرجوا الینا بمکاتلهم ومساحیهم فلما راوا النبی صلی الله علیه وسلم قالوا محمد والجیش فلما راهم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین رواه البخاری ومسلم طرفه المتعلق بالاذان وعنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع الاذان امسک والا اغار فسمع رجلا یقول الله اکبر الله اکبر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الفطرة ثم قال اشهد ان لا اله الا الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خرجت من النار قال فنظر فاذا هو راعی معزی رواه مسلم والبیهقی فی السنن **باب** فتح ابواب السماء عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اذن المؤذن فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء رواه ابو الشیخ فی الاذان وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نودی بالصلاة ادبر الشیطان فیما بینه وبین الروحاء حتی لا یسمع صوت التاذین وفتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء رواه الطبرانی فی المعجم الوسط وعن ابی امامة قال اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء

فمن نزل به كرب او شدة فليتحين المنادي رواه ابو يعلى وابو الشيخ وابن السني وعن عبد الله بن
عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفتح ابواب السماء لخمس لقراءة القرآن وللقاء الزحفين
ولنزول القطر ولدعوة المظلوم وللاذان رواه الطبراني في المعجم الصغير **باب** فرار الشيطان
وله ضراط عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نودي للصلاة ادبر الشيطان
وله ضراط حتى لا يسمع التاذين فاذا قضى النداء اقبل حتى اذا ثوب بالصلاة ادبر حتى اذا قضى
التثويب اقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه يقول اذكر كذا لما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل لا يدري
كم صلى رواه مالك والبخاري ومسلم وابو داود والنسائي والدارمي والبيهقي وقال والمراد بالتثويب
ههنا الاقامة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اذن المؤذن ادبر
الشيطان وله حصاص رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اذن
المؤذن خرج الشيطان من المسجد له حصاص فاذا سكت رجع حتى ياتي المرء المسلم في صلاته
فيدخل بينه وبين نفسه لا يدري ازاد في صلاته ام نقص فاذا وجد ذلك احدكم فليسجد سجدتين
وهو جالس قبل ان يسلم ثم يسلم رواه البيهقي وعنه اذا اذن المؤذن ادبر الشيطان وله ضراط
فاذا سكت اقبل فاذا ثوب ادبر وله ضراط فاذا سكت اقبل يخطر بين المرء ونفسه حتى يظل الرجل
لا يدري كم صلى فاذا صلى احدكم فوجد ذلك فليسجد سجدتين وهو جالس رواه البيهقي في
شعب الايمان **باب** ذهاب الشيطان مكان الروحاء عن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه
وسلم يقول ان الشيطان اذا سمع النداء بالصلاة ذهب حتى يكون مكان الروحاء قال الراوي
والروحاء من المدينة على ستة وثلثين ميلا رواه مسلم وابو داود وابن خزيمة وابن حبان
وابو بكر بن ابي شيبة والبيهقي وقال وهي من المدينة ثلاثون ميلا وعنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا اذن المؤذن هرب الشيطان حتى يكون بالروحاء رواه ابن ابي شيبة
والامام احمد وعبد بن حميد وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نودي بالصلاة
ادبر الشيطان فيما بينه وبين الروحاء حتى لا يسمع صوت التاذين وفتحت ابواب السماء واستجيب
الدعاء رواه الطبراني في الاوسط وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نادى المؤذن
بالصلاة هرب الشيطان حتى يكون بالروحاء رواه الضياء في المختارة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم۔

ابواب ثواب المؤذن

باب المغفرة للمؤذن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اذن خمس
صلوات ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن ام اصحابه خمس صلوات ایمانا واحتسابا
غفر له ما تقدم من ذنبه رواه البیهقی وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤذن یغفر له
مد صوته ویصدق کل رطب ویابس رواه ابن ابی شیبة وابو داود الطیالسی والبیهقی فی السنن
وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤذن یغفر له مد صوته ویشهد له کل من سمع
صوته من رطب ویابس رواه ابو الشیخ فی العظمة ورواه الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر وعن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤذن یغفر له مد صوته ویشهد له کل مدرة وشجرة سمعت صوته
رواه ابو الشیخ وعن انس قال ید الرحمن فوق راس المؤذن حتی یفرغ من اذانه وانه لیغفر له مدی صوته
این بلغ رواه ابو الشیخ والخطیب وابن النجار وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یغفر للمؤذن
منتهی اذانه ویستغفر له کل رطب ویابس سمع صوته رواه الامام احمد والبیهقی نحوه وعن البراء قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم یغفر للمؤذن مد صوته ویجیبه کل رطب ویابس سمعه وله مثل اجر من صلی
معه رواه ابو الشیخ وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المؤذن یغفر له مدی صوته
ویشهد له کل رطب ویابس وشاهد الصلاة فی الجماعة یکتب له خمس وعشرون صلاة ویکفر
عنه ما بینهما رواه ابو داود والنسائی وعن البراء ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله وملائکته
یصلون علی الصف المقدم والمؤذن یغفر له مدی صوته ویصدقه من سمعه من رطب و
یابس وله مثل اجر من صلی معه رواه النسائی وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
المؤذن یغفر له مدی صوته واجره مثل اجر من صلی معه رواه الطبرانی فی الکبیر **باب** دعاء
المغفرة للمؤذن عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الائمة ضمناء والمؤذنون امناء
فارشد الله الائمة وغفر للمؤذنین رواه البیهقی فی السنن وعنه ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال الامام ضامن والمؤذن مؤتمن فارشد الله الائمة واغفر للمؤذنین رواه البیهقی
فی السنن الکبری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الامام ضامن والمؤذن
مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنین زاد فی روایة فقال رجل یا رسول الله لقد ترکتنا ونحن
نتنافس الاذان بعدک زمانا قال ان بعدکم زمانا سفلتهم مؤذنهم رواه البیهقی فی السنن

وعن ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامام ضامن و
المؤذن موتمن فارشد الله الامام وعفا عن المؤذن رواه البيهقى فى السنن وعن الحسن ذكر النبى
صلى الله عليه وسلم انه قال الامام ضامن والمؤذن موتمن فارشد الله الائمة واغفر للمؤذنين اوقال
غفر الله للائمة وارشد المؤذنين شك ابن ابى عدى رواه البيهقى فى السنن **باب** يشهد للمؤذن
كل من يسمع صوته عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى اراك تحب الغنم والبادية
فاذا كنت فى غنمك وباديتك فاذنت للصلاة فارفع صوتك بالنداء فانه لا يسمع مدى صوت المؤذن
جن ولا انس ولا حجر ولا شجر ولا شئ الا شهد له يوم القيمة رواه الامام مالك والامام احمد والبخارى
والنسائى وابن ماجة وعن يعلى بن عطاء عن ابيه قال كنت مع عبد الله بن عمر فحضرت الصلاة فقال
اذن وامدد صوتك فانه لا يسمع من حجر ولا شجر ولا مدر الا شهد لك به يوم القيمة ولا يسمعك من
شيطان الا وله تغير قال هشيم يعنى ضراطا حتى لا يسمع مد صوتك انهم لا مد الناس اعناقا يوم القيمة
رواه الضياء فى المختارة وعن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسمع مدى
صوت المؤذن جن ولا انس ولا شئ الا شهد له يوم القيمة رواه البخارى وعن ابى هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم المؤذن يغفر له مدى صوته ويشهد له كل رطب ويابس وشاهد الصلاة يكتب
له خمس وعشرون صلاة ويكفر عنه ما بينهما رواه الامام احمد وابو داؤد وابن ماجة وروى النسائى
الى قوله كل رطب يابس قال وله مثل اجر من صلى **باب** المؤذن لا يهوله الفزع الاكبر عن عبد الله
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا يهولهم الفزع الاكبر ولا ينالهم الحساب هم على
كثيب من مسك حتى يفرغ من حساب الخلائق رجل قرأ القرآن ابتغاء وجه الله وام به قوما
وهم به راضون وداع يدعوا الى الصلاة الخمس ابتغاء وجه الله وعبد احسن فى ما بينه وبين
ربه وفيما بينه وبين مواليه رواه الطبرانى فى المعجم الصغير **باب** المؤذن لا يدود فى قبره
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذن المحتسب كالشهيد المتشحط فى دمه
واذا مات لم يدود فى قبره رواه الطبرانى فى الكبير وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم المؤذن المحتسب كالشهيد متشحط فى دمه حتى يفرغ من اذانه ويشهد له كل رطب يابس
وان مات لم يدود فى قبره رواه الطبرانى فى الكبير وعن مجاهد قال المؤذن اطول الناس
اعناقا يوم القيمة ولا يدودون فى قبورهم رواه عبد الرزاق **باب** المؤذن اطول الناس اعناقا
عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذنون اطول الناس اعناقا يوم القيمة

رواه الامام احمد ومسلم وابن ماجة وابن ابی شيبة والبيهقی فی السنن وعن انس قال قال رسول
الله صلے الله عليه وسلم اطول الناس اعناقا يوم القيمة المؤذنون رواه الامام احمد وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم ان الله تعالے يحشر المؤذنين يوم القيمة اطول الناس اعناقا
بقولهم لا اله الا الله رواه البيهقی والخطيب وعن بلال قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم
الا تبتغي يا بلال ان المؤذن اطول الناس اعناقا يوم القيمة رواه سعيد بن منصور والطبرانی فی الكبير
والبيهقی فی شعب الايمان وصححه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم
يجئ المؤذن اطول الناس اعناقا يعرفون بطول اعناقهم يوم القيمة رواه ابو الشيخ فی الاذان

باب المؤذنون لا يعطشون عن ابی بكر بن ابی داود قال سمعت ابی يقول معنی قول النبی
صلے الله عليه وسلم المؤذنون اطول الناس اعناقا يوم القيمة ليس ان اعناقهم تطول وذلك ان الناس
يعطشون يوم القيمة فاذا عطش الانسان انطوت عنقه والمؤذنون لا يعطشون فاعناقهم
قائمة رواه البيهقی فی السنن **باب** للمؤذن جنابذ من اللؤلؤ عن ابی قال قال رسول الله
صلے الله عليه وسلم دخلت الجنة فرأيت فيها جنابذ من اللؤلؤ ترابها المسك فقلت لمن هذا يا جبرئيل
قال للمؤذنين والائمة من امتك يا محمد رواه ابو يعلے **باب** اول من يكسی يوم القيمة المؤذنون
عن الحسن البصری قال اهل الصلاة والحبة من المؤذنين اول من يكسی يوم القيمة رواه ابن ابی شيبة
والضياء فی المختارة **باب** براءة المؤذن من النار عن عبد الله ابن عباس قال قال رسول الله
صلے الله عليه وسلم من اذن سبع سنين محتسبا كتب الله له براءة من النار رواه الترمذی وابن ماجة
وعن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم ياتی علے الناس
زمان يتركون الاذان علے ضعفائهم وتلك لحوم حرمها الله علے النار لحوم المؤذنين رواه ابن شاهين
والبيهقی فی شعب الايمان وعنه ان النبی صلے الله عليه وسلم قال انها لحوم محرمة علے النار لحوم
المؤذنين ودمائهم وما من رجل يؤذن سبع سنين يصدق فی ذلك نيته الا عتق من النار
رواه ابو الشيخ **باب** وجوب الجنة للمؤذن عن ابی هريرة قال كنا مع النبی صلے الله
عليه وسلم فقال بلال ينادی فلما سكت قال رسول الله صلے الله عليه وسلم من قال مثل هذا دخل الجنة يقينا رواه النسائی وعن
ابن عمر قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم من اذن ثنتی عشرة سنة وجبت له الجنة وكتب له بتاذينه فی كل يوم
ستون حسنة وباقامته ثلاثون حسنة رواه ابن ماجة والحاكم وقال هذا حديث صحيح علے
شرط البخاری والبيهقی فی السنن وقال قال ابو عبد الله هذا حديث صحيح وعن ثوبان قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على الاذان سنة وجبت له الجنة رواه البيهقي في شعب الايمان وعنه قال بشرت بلالا فقال لي يا عبد الله بما تبشرني فقلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يجيء بلال يوم القيمة على راحلة رحلها من ذهب وزمامها من در وياقوت معه لواء يتبعه المؤذنون فيدخلهم الجنة حتى انه ليدخل من اذن اربعين صباحا يريد بذلك وجه الله عز وجل رواه الطبراني في الصغير

باب ترتيب دخول المؤذنين الجنة عن جابر قيل يا رسول الله من اول الناس دخولا الجنة قال الانبياء ثم الشهداء ثم مؤذنو الكعبة ثم مؤذنو بيت المقدس ثم مؤذنو مسجدي هذا ثم سائر المؤذنين على قدر اعمالهم رواه ابو الشيخ في الاذان ورواه ابن سعد والحاكم في تاريخه والبيهقي في شعب الايمان

باب حشر المؤذنين على نوق الجنة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم يحشر المؤذنون يوم القيمة على نوق من نوق الجنة يقدمهم بلال رافعي اصواتهم بالاذان ينظر اليهم الجميع فيقال من هولاء فيقال مؤذنو امة محمد صلى الله عليه وسلم يخاف الناس ولا يخافون ويحزن الناس ولا يحزنون رواه الخطيب وابن عساكر

باب بعث يوم الجمعة كالعروس لا يخالطه الا المؤذنون عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم يبعث يوم الجمعة زاهرا منيرا واهل الجنة محفوفون به كالعروس تهدى الى بيت زوجها لا يخالطهم الا المؤذنون المحتسبون رواه ابو الشيخ وسنده صالح وعنه قال يبعث الله الايام على هيئتها ويبعث يوم الجمعة زهراء منيرة ولاهل الجنة محفوفون بها كالعروس تهدى الى بيت كريمها تضئ لهم يمشون في ضوئها الوانهم كالثلج وارائحتهم تسطع كالمسك يخوضون في الكافور ولا يخالطهم الا المؤذنون المحتسبون رواه ابو الشيخ وعنه قال يحشر الايام يوم القيمة على هيئتها ويحشر يوم الجمعة زهراء منيرة اهلها يحفون بها كالعروس تهدى الى جذرها تضئ لهم يمشون في ضوئها الوانهم كالثلج بياضا وريحهم كالمسك يخوضون في جبال الكافور ينظر اليهم الثقلان لا يطرفون تعجبا حتى يدخلون الجنة لا يخالطهم احد الا المؤذنون المحتسبون رواه الطبراني في الكبير والحاكم والبيهقي في شعب الايمان

باب شفاعة المؤذن عن موسى الطويل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اذن سنة من نية صادقة لا يطلب عليه اجرا دعي يوم القيمة ووقف على باب الجنة فقيل له اشفع لمن شئت رواه ابو عبد الله الحسين بن جعفر الجرجاني في اماليه وحمزة بن يوسف السهمي في معجمه وابن عساكر والرافعي وابن النجار ورواه ابن عساكر عن انس

باب المؤذن عمود الله وداعيه عن بلال

ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اذن المؤذن فهو عمود الله عز وجل واذا
تقدم الامام فهو نور الله واذا استوت الصفوف فهي اركان الله فبادروا الى عمود الله
واقتبسوا من نور الله وكونوا اركان الله في الارض رواه ابن النجار وعن ابي سعيد قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذن داعي الله والامام نور الله والصفوف اركان
الله والقرآن كلام الله فاجيبوا داعي الله واقتبسوا نور الله وكونوا اركان الله دينه وتعلموا
كلامه رواه الديلمي وعن ابن عمر قال المؤذنون عمود الله والامام نور الله والصفوف اركان الله
فاجيبوا عمود الله واقتبسوا من نور الله وكونوا من اركان الله رواه ميسرة بن علي في مشيخته والديلمي

باب سهام المؤذن كسهام المجاهد عن مطر عن الحسن عن ابي الوقاص قال سهام المؤذنين
عند الله يوم القيمة كسهام المجاهدين وهو فيما بين الاذان والاقامة كالمتشحط في دمه في سبيل
الله رواه البيهقي في شعب الايمان وعن الرصافي قال سهام المؤذنين كسهام المجاهدين رواه ابو الشيخ

باب المؤذن امناء المسلمين عن ابي محذورة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذنون
امناء المسلمين على فطورهم وسحورهم رواه الطبراني في الكبير وعن الحسن مرسلا قال المؤذنون
امناء المسلمين على صلوتهم وحاجتهم رواه البيهقي في السنن الكبرى وعن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم المؤذنون امناء والائمة ضمناء ارشد اللهم الائمة واغفر للمؤذنين رواه عبد الرزاق
وابو الشيخ وعن ابي امامة قال المؤذنون امناء المسلمين والائمة ضمناء قال والاذان احب الي من الامامة
رواه البيهقي في السنن **باب** ما يقول اذا سمع الاذان عن الامام الاعظم عن عبد الله بن دينار
قال سمـ... بن عمر يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اذن المؤذن قال مثل ما يقول المؤذن رواه ابو محمد
البخاري وعن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول رواه
الدارمي والامام مالك والامام محمد في موطاهما والبخاري ومسلم وابو داؤد والترمذي والطحاوي وابو داؤد
الطيالسي والنسائي وابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اذن المؤذن
فقولوا مثل قوله رواه ابن ماجة وعن ام حبيبة انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا
كان عندها في يومها وليلتها فسمع المؤذن يؤذن قال كما يقول المؤذن رواه ابن ماجة وعنها
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع المؤذن قال كما يقول حتى يسكت رواه الحاكم وقال هذا
حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن ابي هريرة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقام بلال ينادي فلما سكت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال مثل هذا يقينا دخل الجنة

رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه هكذا **وعن** سعد بن
ابى وقاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من قال حين يسمع الموذن وانا اشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبالاسلام
دينا وبمحمد نبيا غفر له ذنبه رواه مالك مسلم وابوداؤد وابن ماجة **وعن** محمد بن عمرو الليثى
عن ابيه عن جده قال كنا عند معاوية فاذن الموذن فقال معاوية سمعت النبى صلى الله عليه وسلم
يقول اذا سمعتم الموذن يوذن فقولوا مثل مقالته اوكما قال رواه الطحاوى **وعن** ابى معاوية اسعد بن
سهل قال سمعت معاوية بن ابى سفيان وهو جالس على المنبر حين اذن الموذن فقال الله اكبر فقال معاوية
الله اكبر قال اشهد ان لا اله الا الله قال معاوية وانا قال اشهد ان لا اله الا الله قال معاوية وانما قال
اشهد ان محمدا رسول الله قال معاوية وانا قال اشهد ان محمدا رسول الله قال معاوية وانا فلما قضى التاذين
قال يايها الناس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر حين اذن الموذن يقول مثل ما سمعتم من
مقالتى رواه البخارى **وعن** ام المومنين الصديقة رضى الله عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع
الموذن يتشهد قال وانا وانا رواه ابوداؤد والحاكم فى المستدرك **وعن** معاوية قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من سمع الموذن فقال مثل ما يقول فله مثل اجره رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** ام المومنين ميمونة
رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمعتن اذان هذا الحبشى فقلن كما يقول
رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** المغيرة بن شعبة عن النبى صلى الله عليه وسلم من قال حين يوذن الموذن
مثل قوله غفر له رواه ابو الشيخ فى كتاب الاذان **وعن** ميسرة عن بعض اخوانه عن النبى صلى الله عليه وسلم
قال يا معشر النساء اذا سمعتن هذا الحبشى يوذن ويقيم فقلن كما يقول فان الله يكتب لكن بكل كلمة مائة
الف حسنة ويرفع لكن الف درجة ويحط عنكن الف سيئة قلن هذه للنساء فما للرجال قال للرجال
ضعفان رواه ابن عساكر وابن صصرى فى اماليه **وعن** ام المومنين ميمونة رضى الله عنها قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا معشر النساء اذا سمعتن اذان هذا الحبشى واقامته فقلن كما يقول فان لكن
بكل حرف الف الف درجة قال عمر هذا للنساء فما للرجال قال للرجال ضعفان يا عمر رواه الطبرانى
فى الكبير **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قلن مثل ما يقول يعنى الموذن فان لكن
بكل حرف الفى حسنة قال عمر يا رسول الله هذا للنساء فما للرجال قال لهم الضعف يا ابن الخطاب رواه
الخطيب **باب** يقول لا حول ولا قوة الا بالله عند الحيعلتين **عن** امير المومنين عمر بن الخطاب
رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الموذن الله اكبر فقال احدكم الله اكبر

ثم قال اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله ثم قال اشهد ان محمدا رسول الله
قال اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال حی علی الصلاة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حی علی
الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر قال لا اله الا الله
قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة رواه مسلم وابو داؤد والنسائی والطحاوی وعن عاصم
مرسلا قال من قال اذا اذن المؤذن مثل ما يقول فقال حی علی الصلاة حی علی الفلاح قال لا حول
ولا قوة الا بالله مخلصا دخل الجنة رواه سعيد بن منصور وعن ابی رافع قال كان النبی صلی
الله عليه وسلم اذا سمع المنادی قال مثل ما يقول فاذا قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا
بالله رواه ابو الشيخ وابن النجار وعن يحيی بن ابی كثير ان رجلا لما قال المؤذن حی علی الصلاة
حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال هكذا سمعنا نبيكم صلی الله عليه وسلم يقول رواه
عبد الرزاق وعن انس قال كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا سمع المؤذن قال كما يقول وانه كان يقول
اذا بلغ حی علی الصلاة حی علی الفلاح لا حول ولا قوة الا بالله رواه ابو الشيخ وعن محمد بن عمرو عن ابيه
عن جده قال اذن المؤذن عند معاوية فقال الله اكبر الله اكبر قال معاوية الله اكبر الله اكبر فقال
اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله فقال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان
محمدا رسول الله فقال حی علی الصلاة قال لا حول ولا قوة الا بالله فقال حی علی الفلاح قال لا حول
ولا قوة الا بالله فقال الله اكبر الله اكبر قال معاوية الله اكبر الله اكبر ثم قال هكذا سمعت رسول الله صلی
الله عليه وسلم رواه الطبرانی فی الكبير

باب الصلاة علی النبی صلی الله عليه وسلم اذا سمع الاذان

عن ابن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول ثم
صلوا علی فانه من صلی علی صلاة صلی الله عليه بها عشرا ثم سلوا الله لی الوسيلة فانها منزلة فی الجنة
لا ينبغی الا لعبد من عباد الله وارجو ان اكون انا هو فمن سال الله لی الوسيلة حلت عليه الشفاعة
رواه الامام احمد ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم
اذا سمعتم المؤذن فقولوا كما يقول ثم صلوا علی رواه ابن ابی شيبة وابو الشيخ فی الاذان وعن ابن عباس
قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من سمع النداء فقال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
وان محمدا عبده ورسوله اللهم صل عليه وبلغه درجة الوسيلة عندك واجعلنا فی شفاعته يوم
القيمة وجبت له شفاعتی رواه الطبرانی فی الكبير وابو الشيخ فی الاذان وعن جابر قال قال رسول
الله صلی الله عليه وسلم من قال حين ينادی المنادی بالصلاة اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة

القائمة صل على محمد وارض عنی رضا لا سخط بعده استجاب الله دعوته رواه الامام احمد
ابن السنی والطبرانی فی الاوسط **باب** طلب الوسیلة للنبی صلی الله علیه وسلم اذا سمع الاذان
عن [١] جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال حین یسمع الاذان اللهم رب هذه الدعوة
التامة والصلاة القائمة ات محمد الوسیلة والفضیلة والبعثه مقاما محمودا الذی وعدته حلت
له شفاعتی یوم القیمة رواه الامام احمد والبخاری وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجة
وعن [٢] ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سمع النداء بالصلاة فکبر المنادی فیکبر و
یشهد ان لا اله الا الله ویشهد ان محمدا رسول الله فیشهد علی ذلک ویقول اللهم اعط سیدنا محمد
الوسیلة واجعل فی العالمین درجته وفی المصطفین محبته وفی المقربین ذکره الا وجبت له الشفاعة
منی یوم القیمة رواه ابن السنی **وعنه** [٣] قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یقول اذا
سمع النداء او کبر المنادی یکبر ثم یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فیشهد ثم یقول اللهم
اعط محمد الوسیلة واجعله فی الاعلین درجة وفی المصطفین محبته وفی المقربین داره الا وجبت
له شفاعتی یوم القیمة رواه الطحاوی والطبرانی فی الکبیر **وعن** [٤] ابن عمر قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من سمع الاذان فقال اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة ات محمد الوسیلة
والفضیلة والبعثه المقام المحمود الذی وعدته حلت له شفاعتی یوم القیمة رواه ابو الشیخ فی الاذان
وعن [٥] جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال اذا سمع النداء اللهم رب هذه الدعوة
التامة ات محمد الوسیلة وابعثه المقعد المقرب الذی وعدته وجبت له شفاعتی رواه الدارقطنی
فی الافراد **باب** قول رضیت بالله ربا اذا سمع الاذان **عن** [١] سعد بن ابی وقاص قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان
محمدا عبده ورسوله رضیت بالله ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر له ذنبه رواه مسلم **وعنه**
انه قال من قال اذا اذن المؤذن اشهد ان لا اله الا الله رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا
غفر له ذنوبه فقال له رجل یا سعد ما تقدم من ذنبه وما تاخر قال هکذا سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقوله رواه ابن ابی شیبة **وعن** [٢] ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سمع المؤذن
یؤذن فقال کما یقول ثم یقول رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی الله علیه وسلم نبیا وبالقرآن
اماما وبالکعبة قبلة اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم
اکتب شهادتی هذه فی علیین واشهد علیها ملائکتک المقربین وانبیاءک المرسلین وعبادک

الصالحين واختم عليها بآمين واجعلها لی عندک عهدا توفيه يوم القيمة انک لا تخلف الميعاد بردت اليه بطاقة من تحت العرش فيها امانة من النار رواه البيهقی فی الدعوات وابن منصور فی اماليه **باب** قول مرحبا بالقائلين عدلا اذا سمع الاذان عن عبد الله بن حكيم قال كان عثمان اذا سمع الاذان قال مرحبا بالقائلين عدلا وبالصلاة مرحبا واهلا رواه ابن منيع وسمويه وعن موسی بن جعفر عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يسمع المؤذن يؤذن مرحبا بالقائلين عدلا مرحبا بالصلاة واهلا كتب الله له الفی الف حسنة ومحا عنه الفی الف سيئة ورفع له الفی الف درجة رواه الخطيب **باب** الدعاء اذا سمع النداء عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا اللهم افتح اقفال قلوبنا بذكرک واتمم علينا نعمتک من فضلک واجعلنا من عبادک الصالحين رواه ابن السنی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قل كما يقولون فاذا انتهيت فسل تعطه يعنی المؤذنين رواه الامام احمد وابو داود والنسائی **باب** الدعاء عند اذان المغرب عن ام المؤمنين ام سلمة رضی الله عنها قالت لی رسول الله صلى الله عليه وسلم قولی عند اذان المغرب اللهم هذا اقبال ليلک وادبار نهارک واصوات دعاتک وحضور صلواتک اسألک ان تغفر لی رواه ابو داود والترمذی وابن السنی والطبرانی فی الكبير والبيهقی والحاكم فی المستدرک وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه وعن ابن عمر قال كنا نؤمر بالدعاء عند اذان المغرب رواه البيهقی فی الدعوات الكبير وعن انس عن النبی صلى الله عليه وسلم اذا اذن المؤذن فتحت ابواب السماء واستجيب الدعاء فاذا كان عند الاقامة لم ترد دعوة رواه ابو الشيخ فی الاذان وعن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثنتان لا تردان او قل ما تردان الدعاء عند الاذان وعند البأس حين يلحم بعضه بعضا رواه الدارمی والحاكم فی المستدرک وابو داود وزاد فی رواية وتحت المطر وعن انس بن مالک ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدعاء مستجاب ما بين النداء رواه الحاكم فی المستدرک **باب** اجابة المؤذن عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء فلم يأته فلا صلاة له الا من عذر رواه ابن ماجة وابن حبان والحاكم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع المنادی فلم يمنعه من اتباعه عذر خوف او مرض لم تقبل منه الصلاة التی صلى رواه ابو داود والحاكم وعن كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمعت النداء فاجب داعی الله رواه الطبرانی فی الكبير وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمعت النداء فاجب وعليک السكينة فان اصبت فرجة

والا فلا تضيق على اخيك واقرء ما تسمع اذنك ولا توذ جارك وصل صلاة مودع رواه ابو نصر السجزي
في الابانة وابن عساكر وعن معاذ بن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجفاء كل الجفاء والكفر
والنفاق من سمع منادي الله ينادي بالصلاة ويدعو الى الفلاح فلا يجيبه رواه الطبراني في الكبير وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسب المومن من الشقاوة والخيبة ان يسمع المؤذن يثوب
فلا يجيبه رواه الطبراني في الكبير وعن امير المومنين عثمان بن عفان رضي الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا سمعتم النداء فقوموا فانها عزمة من الله رواه ابو نعيم في الحلية -

باب كراهة الخروج عن المسجد بعد النداء عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اذن
المؤذن فلا يخرج احد حتى يصلي رواه البيهقي في شعب الايمان وعن امير المؤمنين عثمان بن عفان
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك الاذان في المسجد ثم خرج لم يخرج لحاجة
وهو لا يريد الرجعة فهو منافق رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يخرج من المسجد بعد النداء الا منافق الا احد اخرجته حاجة وهو يريد الرجعة الى الصلاة رواه ابو الشيخ في
الاذان وعن سعيد بن المسيب مرسلا قال لا يخرج احد من المسجد بعد النداء الا منافق الا رجل
يخرج لحاجته وهو يريد الرجعة الى المسجد رواه عبد الرزاق والبيهقي وعن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يسمع النداء في مسجدي هذا احدكم ثم يخرج منه الا لحاجة ثم لا يرجع
اليه الا منافق رواه الطبراني في الاوسط وابو الشيخ في الاذان وعنه انه رأى رجلا يخرج من المسجد
حين اذن المؤذن او حين اخذ في الاقامة فقال اما هذا فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم رواه
ابو الشيخ والطبراني في الصغير ولفظه حين اذن المؤذن وعن ابي الشعثاء قال كنا مع ابي هريرة في
المسجد فنادى المنادي بالعصر فخرج رجل فقال ابو هريرة اما هذا فقد عصى ابا القاسم رواه
عبد الرزاق وعن ابي هريرة قال اذا اقيمت الصلاة واحدكم في المسجد فلا يخرج حتى يصلي فان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر بذلك رواه ابو الشيخ.

باب اذان رجل واقامة
غيره عن عبد الله بن زيد انه حين ادى الاذان امر النبي صلى الله عليه وسلم بلالا فاذن ثم
امر عبد الله فاقام رواه الطحاوي وعنه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته كيف
رأيت الاذان فقال القهن على بلال فانه اندى صوتا منك فلما اذن بلال ندم عبد الله
فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقيم رواه الطحاوي والبيهقي في السنن. وعن ابن عباس
قال كان اول من اذن في الاسلام بلال واول من اقام عبد الله بن زيد قلنا اذن بلال اما دان يقيم

فقال عبد الله بن زيد انا الذى رأيت الرويا فاذن بلال يقيم ايضا قال فاقم انت رواه ابو الشيخ فى الاذان

باب كم يجلس بين الاذان والاقامة عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بين اذانك واقامتك قدر ما يفرغ الاكل من اكله والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته وقال لاتقوموا حتى ترونى رواه الترمذى وعن ابى بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال اجعل بين اذانك واقامتك نفسا يفرغ الاكل من طعامه فى مهل ويقضى المتوضى حاجته فى مهل رواه الامام احمد وعن سلمان الفارسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لبلال اجعل بين اذانك واقامتك نفسا حتى يقضى المتوضى حاجته فى مهل ويفرغ الاكل من طعامه فى مهل رواه ابو الشيخ فى الاذان

باب لا يقيم حتى يرى الامام قد خرج عن جابر بن سمرة قال كان مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤذن ثم يمهل فلا يقيم حتى اذا رأى النبى صلى الله عليه وسلم قد خرج اقام الصلاة حين يراه رواه الطبرانى فى الكبير وعبد الرزاق فى مصنفه وعنه قال كان بلال يؤذن اذا دحضت الشمس ثم لا يقيم حتى يرى النبى صلى الله عليه وسلم فاذا راه اقام حين يراه رواه مسلم والبيهقى.

باب استيذان المؤذن والسلام على النبى صلى الله عليه وسلم عن جابر قال كان بلال يؤذن ثم يستاذن على النبى صلى الله عليه وسلم رواه الطبرانى فى الكبير وعن ابى هريرة قال كان بلال اذا اراد ان يقيم الصلاة قال السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته الصلاة يرحمك الله رواه الطبرانى فى الاوسط

باب ما يقول اذا قال المقيم قد قامت الصلاة عن ابى امامة ان بلالا قال قد قامت الصلاة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقامها الله وادامها رواه ابو الشيخ وعن شهر بن حوشب عن بعض الصحابة ان بلالا اخذ فى الاقامة فلما قال قد قامت الصلاة قال النبى صلى الله عليه وسلم اقامها الله وادامها رواه ابو داؤد وابن السنى وعن ابى امامة او عن بعض اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ان بلالا اخذ فى الاقامة فلما قال قد قامت الصلاة قال النبى صلى الله عليه وسلم اقامها الله وادامها رواه البيهقى فى السنن الكبرى۔ ÷

بسم الله الرحمن الرحيم | # كتاب المساجد | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

باب فضل المساجد **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب البلاد
الى الله مساجدها وابغض البلاد الى الله اسواقها رواه مسلم **وعن** ابي امامة قال ان حبرا من
اليهود سأل النبي صلى الله عليه وسلم اى البقاع خير فسكت عنه وقال اسكت حتى يجيئ جبرئيل فسكت
وجاء جبرئيل عليه السلام فسأل فقال ما المسئول عنها باعلم من السائل ولكن اسأل ربي تبارك
وتعالى ثم قال جبرئيل يا محمد انى دنوت من الله دنوا ما دنوت منه قط قال وكيف كان يا جبرئيل
قال كان بيني وبينه سبعون الف حجاب من نور فقال شر البقاع اسواقها وخير البقاع مساجدها
رواه ابن حبان في صحيحه **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير البقاع
المساجد وشر البقاع الاسواق رواه الطبراني في الكبير والحاكم **وعن** جبير بن مطعم قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم احب البلاد الى الله مساجدها وابغض البلاد الى الله اسواقها رواه الطبراني في الكبير
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رياض الجنة المساجد رواه ابو الشيخ في الثواب
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قيل وما رياض الجنة
قال المساجد قيل وما الرتع قال سبحن الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر رواه الترمذي
وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل بناء وبال على صاحبه يوم القيمة الا المسجد رواه
البيهقي في شعب الايمان **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تذهب الارضون
كلها يوم القيمة الا المساجد فانها ينضم بعضها الى بعض رواه الطبراني في الاوسط وابن عدي
في الكامل **وعن** صهيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل البقاع المساجد وافضل اهلها
اولهم دخولا واخرهم خروجا ومن سبق بالجماعة كمن سبق بالايمان رواه الرافعي **باب** من بنى
لله مسجدا **عن** عبيد الله الخولاني انه سمع عثمان بن عفان رضي الله عنه يقول عند قول الناس فيه
حين بنى مسجد الرسول الله صلى الله عليه وسلم انكم اكثرتم واني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من بنى مسجدا قال بكير حسبت انه قال يبتغي به وجه الله بنى الله له مثله في الجنة رواه الامام
احمد والبخاري ومسلم والترمذي وقال حديث حسن صحيح وابن ماجة والدارمي **وعن** امير المؤمنين
ابي بكر الصديق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا ولو مثل مفحص
قطاة بنى الله له بيتا في الجنة رواه الطبراني في معجمه الاوسط **وعن** امير المؤمنين عمر الفاروق رضي الله عنه قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا يذكر فيه اسم الله بنى الله له بيتا فى الجنة
رواه ابن حبان وابن ماجة وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من بنى مسجدا لله بنى الله له بيتا فى الجنة رواه ابن ماجة وابن عساكر
ورواه الطبرانى فى الصغير عن ابى ذر وعن عبد الله بن عمرو ونحوه وزاد اوسع منه رواه ابونعيم
الاصبهانى والامام احمد وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا
صغيرا كان او كبيرا بنى الله له بيتا فى الجنة رواه الترمذى وابن ماجة وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى مسجدا لله فى الدنيا يريد به وجه الله بنى الله له بيتا
فى الجنة قالوا اذا نكثر يا رسول الله قال الله اكثر رواه ابو نعيم وعنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم كل بناء وبال على صاحبه يوم القيمة الا مسجدا فان له به قصرا فى الجنة
من لؤلؤ رواه ابو نعيم وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا
ولو كمفحص قطاة لبيضها بنى الله له بيتا فى الجنة رواه الامام احمد وابو مسلم الكنجى
وابو داؤد الطيالسى وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة قلت يا رسول الله وهذه المساجد التى
فى طريق مكة قال وتلك رواه مسدد فى مسنده وعن[11] واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من بنى مسجدا يصلى فيه بنى الله له بيتا فى الجنة افضل منه رواه الطبرانى فى المعجم
الكبير ورواه فى الاوسط عن[12] ام المؤمنين ام حبيبة رضى الله تعالى عنها ورواه البزار[13] عن ابى ذر ورواه[14] الامام
احمد والنسائى ولفظه يذكر الله فيه عن عمرو بن عبسة وعن[15] ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من بنى بيتا يعبد الله فيه حلالا بنى الله له بيتا فى الجنة من الدر والياقوت
رواه الطبرانى فى الاوسط والبيهقى فى شعب الايمان وعن[16] جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من حفر ماء لم يشرب كبد حى من جن ولا انس ولا طائر الا اجره الله يوم القيمة ومن بنى مسجدا
كمفحص قطاة او اصغر بنى الله له بيتا فى الجنة رواه ابن خزيمة وابن ماجة من قوله من بنى
وعن[17] جندرة بن خيشنة (ابى قرصافة) انه سمع النبى صلى الله عليه وسلم يقول ابنوا المساجد واخرجوا
القمامة منها فمن بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة قال رجل يا رسول الله وهذه المساجد
التى بنى فى الطريق قال نعم واخراج القمامة منها مهور حور العين رواه الطبرانى فى الكبير وعن[18]
عمرو بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة رواه

ابو موسى المدينى فى كتاب الصحابة وعن[١٩] معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى
لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة ومن علق فيه قنديلا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يطفى
ذلك القنديل ومن بسط فيه حصيرا صلى عليه سبعون الف ملك حتى ينقطع ذلك الحصير ومن
اخرج منه قذاة كان له كفلان من الاجر رواه ابو الفرج فى كتاب العلل وعن[٢٠] ابى امامة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبنى احد مسجدا لله الا بنى الله له بيتا فى الجنة اوسع منه
رواه ابو نعيم والطبرانى فى الكبير وعن[٢١] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى لله
مسجدا بنى الله له قصرا فى الجنة من در وياقوت وزبرجد رواه ابن النجار وعن[٢٢] ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا بنى الله له قصرا فى الجنة رواه ابن ابى شيبة
وعن[٢٣] عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا ادخل الجنة
رواه الطبرانى فى الكبير وعن[٢٤] ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى مسجدا
يراه الله بنى الله له بيتا فى الجنة فان مات من يومه غفر له ومن حفر قبرا يراه الله بنى الله
له بيتا فى الجنة وان مات من يومه غفر له رواه الطبرانى فى الاوسط وعن[٢٥] ام المؤمنين الصديقة
رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى مسجدا لا يريد به رياء ولا سمعة بنى
الله له بيتا فى الجنة رواه الطبرانى فى الاوسط وعن[٢٦] نبيط بن شريط قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة رواه الطبرانى فى الصغير **باب**
عمار المسجد قال تعالى انما يعمر مساجد الله من امن بالله واليوم الاخر واقام الصلاة واتى الزكوة
ولم يخش الا الله فعسى اولئك ان يكونوا من المهتدين ○ عن[١] انس بن مالك قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان عمار المساجد هم اهل الله رواه عبد بن حميد فى مسنده والحافظ ابوبكر البزار
وعن[٢] عكرمة قال لى ابن عباس ولابنه على انطلقا الى ابى سعيد فاسمعا من حديثه فانطلقنا فاذا
هو فى حائط يصلحه فاخذ رداءه فاحتبى ثم انشاء يحدثنا حتى اتى ذكر بناء المسجد قال ابو سعيد
كنا نحمل لبنة لبنة وعمار لبنتين لبنتين فراه النبى صلى الله عليه وسلم فنفض التراب عنه
وقال ويح عمار تقتله الفئة الباغية يدعوهم الى الجنة ويدعونه الى النار قال يقول عمار اعوذ
بالله من الفتن رواه البخارى وعن[٣] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عمار بيوت الله
هم اهل الله رواه ابو يعلى والطبرانى فى الاوسط والبيهقى **باب** من وسع مسجدا عن[١] ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زاد بيتا فى المسجد فله الجنة رواه ابو نعيم فى فضائل الصحابة

له كان من موالي بنى قتل ... يكنى بابى سعيد ويكنى بكنية وكان حبيبا محملا وهو جد الشياخ والمنصور ١٢

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وسع مسجدنا هذا بنى الله له بيتا فى الجنة رواه ابن ماجة وابو نعيم فى فضائل الصحابة وعن قتادة قال كانت بقعة الى جنب المسجد فقال النبى صلى الله عليه وسلم من يشتريها ويوسعها فى المسجد وله مثلها فى الجنة فاشتراها عثمان فوسعها فى المسجد رواه ابن عساكر وعن ابن عمر قال قال عمر لولا انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انى اريد ان ازيد فى قبلتنا ما زدت رواه ابو يعلى وسمويه وابن جرير فى تهذيب الآثار وعن زيد بن اسلم قال كان للعباس بن عبد المطلب دار الى جنب مسجد المدينة فقال له عمر بعنيها فاراد عمر ان يزيدها فى المسجد فابى العباس ان يبيعها اياه فقال عمر فهبها لى فابى قال فوسعها انت فابى فقال عمر لا بد لك من احداهن فابى عليه فقال خذ بينى وبينك رجلا فاخذ ابى بن كعب فاختصما اليه فقال ابى لعمر ما ارى ان تخرجه من داره حتى ترضيه فقال له عمر ارأيت قضاءك هذا فى كتاب الله وجدته ام سنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابى بل سنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر وما ذاك فقال انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان سليمان بن داؤد لما بنى بيت المقدس جعل كلما بنى حائطا اصبح منهدما فاوحى الله اليه ان لا تبنى فى حق رجل حتى ترضيه فتركه عمر فوسعها العباس بعد ذلك فى المسجد رواه عبد الرزاق وعن ابن المسيب قال اراد عمر ان ياخذ دار العباس بن عبد المطلب فيزيدها فى المسجد فابى العباس ان يعطيها اياه فقال عمر لآخذنها قال فاجعل بينى وبينك ابى بن كعب قال نعم فاتيا ابيا فذكرا له فقال ابى اوحى الله الى سليمان بن داؤد ان يبنى بيت المقدس وكانت ارضا لرجل فاشترى منه الارض فلما اعطاه الثمن قال الذى اعطيتنى خير ام الذى اخذت منى قال بل الذى اخذت منك قال فانى لا اجيز ثم اشتراها منه بشىء اكثر من ذلك فصنع الرجل مثل ذلك مرتين او ثلاثا فاشترط عليه سليمان انى ابتاعها منك على حكمك فلا تسئلنى ايهما خير قال فاشتراها منه بحكمه فاحتكم اثنى عشر الف قنطار ذهبا فتعاظم ذلك سليمان ان يعطيه فاوحى الله اليه ان كنت تعطيه من شىء هو لك فانت اعلم وان كنت تعطيه من رزقنا فاعطه حتى يرضى ففعل قال وانا ارى ان عباسا احق بداره حتى يرضى قال العباس فاذا قضيت لى فانى اجعلها صدقة للمسلمين رواه عبد الرزاق

باب تعاهد المسجد عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الرجل يعتاد المسجد فاشهدوا له بالايمان فان الله تعالى يقول انما يعمر مساجد الله من امن بالله واليوم الآخر رواه الامام احمد وعبد بن حميد والطبرانى والترمذى وقال حسن غريب وابن خزيمة وابن حبان والحاكم وابو نعيم

فى الحلية والبيهقى وسعيد بن منصور وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من الف المسجد
الفه الله تعالى رواه الطبرانى فى الاوسط وعن ابى الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
المساجد بيوت المتقين ومن كانت المساجد بيوته فقد ختم الله له بالروح والرحمة والجواز على
الصراط الى الجنة رواه الطبرانى فى الكبير وعن عبد الله بن عمرو قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم المغرب فرجع من رجع وعقب من عقب فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم مسرعا قد حفزه
النفس قد حسر عن ركبتيه فقال ابشروا هذا ربكم قد فتح بابا من ابواب السماء يباهى بكم الملائكة
يقول انظروا الى عبادى قد قضوا فريضة وهم ينتظرون اخرى رواه ابن ماجة وعن ابى هريرة عن
النبى صلى الله عليه وسلم قال ما توطن رجل مسلم المساجد للصلاة والذكر الا تبشبش الله له كما يتبشبش
اهل الغائب بغائبهم اذا قدم عليهم رواه ابن ماجة وابو داؤد الطيالسى والحاكم وقال هذا حديث صحيح
على شرط الشيخين ولم يخرجاه **باب** قيم المسجد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الله اذا احب عبدا جعله قيم مسجد واذا ابغض عبدا جعله قيم حمام رواه ابن النجار
وسنده حسن **باب** اى مسجد وضع اول عن ابى ذر الغفارى قال قلت يا رسول الله اى مسجد
وضع اول قال مسجد الحرام قلت ثم اى قال ثم المسجد الاقصى قلت كم بينهما قال اربعون عاما ثم الارض لك مصلى
فصل حيث ادركتك الصلاة رواه البخارى ومسلم وابن ماجة والنسائى. **باب** على اى
صفة تبنى المساجد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنوا مساجدكم جما وابنوا مدائنكم
مشرفة رواه ابن ابى شيبة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنوا المساجد واتخذوها جما
رواه ابن شيبة والبيهقى وعن ابى قرصافة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنوا المساجد جما واخرجوا
القمامة منها فمن بنى لله بيتا بنى الله له بيتا فى الجنة واخراج القمامة منها مهور الحور العين رواه الطبرانى
فى الكبير والضياء فى المختارة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت بالمساجد جما رواه البيهقى
وعن ابن عباس قال امرنا ان نبنى المساجد جما والمدائن مشرفة رواه ابن ابى شيبة **باب** بناء المسجد
باللبن وسقفه الجريد عن نافع ان عبد الله اخبره ان المسجد كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
مبنيا باللبن وسقفه الجريد وعمده خشب النخل فلم يزد فيه ابو بكر شيئا وزاد فيه عمر رضى الله عنه وبناه
على بنائه فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم باللبن والجريد واعاد عمده خشبا رواه البخارى وابو داؤد
باب بناء المسجد من الحجارة المنقوشة عن ابن عمر انه قال فى مسجد النبى صلى الله
عليه وسلم وغيره عثمان فزاد فيه زيادة كثيرة وبنى جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده

من حجارة منقوشة وسقفه بالساج قال مجاهد وسقفه الساج رواه البخاري وابوداود

باب فرش الحصا في المسجد عن ابي الوليد قال سألت ابن عمر عن الحصى الذي في المسجد فقال مطرنا ذات ليلة فاصبحت الارض مبتلة فجعل الرجل يجيئ بالحصى في ثوبه فيبسطه تحته فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة قال ما احسن هذا رواه ابوداود وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الحصاة لتناشد الله الذي يخرجها من المسجد ليدعها رواه ابوداود وعن ابي صالح قال كان يقال ان الرجل اذا اخرج الحصا من المسجد يناشده رواه ابوداود وعن امير المومنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه حصب المسجد فقيل له لم فعلت هذا فقال هو اغفر للنخامة واللين في الموطا رواه ابو عبيد

باب بناء المسجد الكعبة الحرام. قال تعالى واذ يرفع ابرهيم القواعد من البيت واسمعيل ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم عن جابر بن عبدالله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينقل معهم الحجارة للكعبة وعليه ازاره فقال له العباس عمه يا ابن اخي لو حللت ازارك فجعلت على منكبيك دون الحجارة قال فحله فجعله على منكبيه فسقط مغشيا عليه فما رئي بعد ذلك عريانا صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وعن عمرو بن دينار وعبيدالله بن يزيد قالا لم يكن على عهد النبي صلى الله عليه وسلم حول البيت حائط كانوا يصلون حول البيت حتى كان عمر فبنى حوله حائطا قال عبيدالله جدره قصير فبناه ابن الزبير رواه البخاري

باب بناء المسجد الاقصى عن ابن المسيب قال اراد عمر ان ياخذ دار العباس بن عبدالمطلب فيزيدها في المسجد فابى العباس ان يعطيها اياه فقال عمر لآخذنها قال فاجعل بيني وبينك ابي بن كعب قال نعم فاتيا ابيا فذكرا له فقال ابي اوحى الله الى سليمان بن داود ان ابن بيت المقدس وكانت ارضا لرجل فاشترى منه الارض فلما اعطاه الثمن قال الذي اعطيتني خير ام الذي اخذت مني قال بل الذي اخذت منك فقال اني لا اجيز ثم اشتراها منه بشئ اكثر من ذلك فصنع الرجل مثل ذلك مرتين او ثلاثا فاشترط عليه سليمان اني ابتاعها منك على حكمك فلا تسئلني ايهما خير قال فاشتراها منه بحكمه فاحتكم اثني عشر الف قنطار ذهبا فتعاظم ذلك سليمان ان يعطيه فاوحى الله اليه ان كنت تعطيه من شئ هو لك فانت اعلم وان كنت تعطيه من رزقنا فاعطه حتى يرضى ففعل قال وانا ارى ان عباسا احق بداره حتى رضي قال العباس فاني اجعلها صدقة للمسلمين رواه عبدالرزاق وعن اسلم ان عمر بن الخطاب قال للعباس بن عبدالمطلب اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تزيد في المسجد دارك قريبة من المسجد فاعطناها نزدها في المسجد.

واقطع لك اوسع منها قال لا! فعل قال اذن اغلبك عليها قال ليس ذاك لك فاجعل بيني وبينك
من يقضي بالحق قال ومن هو قال حذيفة بن اليمان فجاءوا الى حذيفة فقصوا
عليه قال حذيفة عندي في هذا خبر قال وما ذاك قال ان داؤد عليه السلام اراد ان يزيد في
بيت المقدس وقد كان بيت قريب من المسجد ليتيم فطلب اليه فابى فاراد داؤد ان ياخذه
فيه فاوحى الله اليه ان انزه البيوت عن الظلم لبيتي فتركه فقال له العباس فبقي شيء قال لا فدخل
المسجد فاذا ميزاب للعباس شارع في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم يسيل ماء المطر منه في
مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر بيده فقلع الميزاب فقال هذا الميزاب لا يسيل في
مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له العباس الذي بعث محمدا بالحق انه هو الذي وضع هذا
الميزاب في هذا المكان ونزعته انت يا عمر فقال عمر ضع رجليك على عنقي لترده الى ما كان ففعل ذلك
العباس ثم قال العباس قد اعطيتك الدار تزيدها في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فزادها
عمر في المسجد ثم قطع للعباس دارا اوسع منها بالزوراء رواه الحاكم وابن عساكر والبيهقي **باب**
بناء المسجد النبوي **عن** انس بن مالك قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فنزل في علو
المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف فاقام فيهم اربع عشرة ليلة ثم ارسل الى بني النجار
فجاءوا متقلدين سيوفهم فقال انس فكاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته و
ابو بكر رضي الله عنه ردفه وملاء بني النجار حوله حتى القى بفناء ابي ايوب وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلي حيث ادركته الصلاة ويصلي في مرابض الغنم وانه امر ببناء المسجد فارسل الى بني النجار
قال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا فقالوا والله لا نطلب ثمنه الا الى الله قال انس وكان فيه
ما اقول لكم كانت فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب وكانت فيه نخل فامر رسول الله صلى
الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلة المسجد
وجعلوا عضادتيه حجارة وجعلوا ينقلون الصخر وهم يرتجزون والنبي صلى الله معهم ويقول
اللهم لا خير الا خير الاخرة فانصر الانصار والمهاجرة رواه ابو داؤد والبخاري والمسلم والنسائي
وابن ماجة وابو داؤد الطيالسي **وعنه** قال كان موضع المسجد حائطا لبني النجار فيه حرث
ونخل وقبور المشركين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثامنوني به فقالوا لا نبغي به ثمنا
فقطع النخل وسوى الحرث ونبش قبور المشركين وساق الحديث وقال فاغفر مكان فانصر رواه ابو داؤد
وعن ابن عمر قال ان مسجد النبي صلى الله عليه وسلم كانت سواريه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

من جذوع النخل اعلاه مظلل بجريد النخل ثم انها نخرت فى خلافة ابى بكر فبناها بجذوع النخل وبجريد النخل ثم انها نخرت فى خلافة عثمان فبناها بالآجر فلم تزل ثابتة حتى الآن رواه ابو داؤد وعن ابى سلمة قال سألت ابا سعيد الخدرى فقال جاءت سحابة فمطرت حتى سال السقف وكان من جريد النخل فاقيمت الصلاة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد فى الماء والطين حتى رأيت اثر الطين فى جبهته رواه البخارى ومسلم وابو داؤد والنسائى وابن ماجة وابن ابى شيبة وعن عكرمة قال قال لى ابن عباس ولابنه على انطلقا الى ابى سعيد فاسمعا من حديثه فانطلقنا فاذا هو فى حائط يصلحه فاخذ رداءه فاحتبى ثم انشا يحدثنا حتى اتى ذكر بناء المسجد فقال كنا نحمل لبنة لبنة وعمار لبنتين لبنتين فرآه النبى صلى الله عليه وسلم فينفض التراب عنه ويقول ويح عمار يدعوهم الى الجنة ويدعونه الى النار قال يقول عمار اعوذ بالله من الفتن رواه البخارى **باب** جعل الباب للنساء فى المسجد عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بنى المسجد جعل بابا للنساء وقال لا يلجن من هذا الباب من الرجال احد قال نافع فما رأيت ابن عمر داخلا من هذا الباب ولا خارجا رواه ابو داؤد الطيالسى **باب** منبر المسجد النبوى عن سهل قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى امرأة ان مرى غلامك النجار يعمل لى اعوادا اجلس عليهن رواه البخارى ومسلم وابو داؤد والنسائى وابن ماجة وعن جابر ان امرأة قالت يا رسول الله الا اجعل لك شيئا تقعد عليه فان لى غلاما نجارا قال ان شئت فعملت المنبر رواه البخارى **باب** فى عود المنبر النبوى عن ابن دينار ان رجالا اتوا سهل بن سعد الساعدى وقد امتروا فى المنبر مم عوده فسألوه عن ذلك فقال والله انى لاعرف مم هو ولقد رأيته اول يوم وضع واول يوم جلس عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فلانة امرأة قد سماها سهل ان مرى غلامك النجار ان يعمل لى اعوادا اجلس عليهن اذا كلمت الناس فامرته فعملها من طرفاء الغابة ثم جاء بها فارسلت بها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بها فوضعت ههنا ثم رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رقى فصلى عليها وكبر وهو عليها ثم ركع وهو عليها ثم نزل القهقرى فسجد فى اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ اقبل على الناس فقال يا ايها الناس انما صنعت هذا لتأتموا بى ولتعلموا صلاتى رواه النسائى **باب** قوائم منبره عن ام المؤمنين ام سلمة رضى الله عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان قوائم منبرى هذا رواتب فى الجنة رواه النسائى **باب** ما بين بيته ومنبره عن عبد الله بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

مابين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة رواه النسائي **باب** كم كان بين المنبر الى الحائط
عن سلمة بن الاكوع قال كان بين المنبر وبين الحائط بقدر ممر الشاة رواه الشيخان وابوداؤد

باب المساجد التي تشد اليها الرحال عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد مسجد الحرام والمسجد الاقصى ومسجدي هذا رواه البخاري
ومسلم وعن ابي بصرة انه لقي ابا هريرة وهو جاء فقال من اين اقبلت قال اقبلت من الطور صليت فيه قال اما اني
لو ادركتك لم تذهب اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد
مسجدي هذا والمسجد الحرام والمسجد الاقصى رواه ابوداؤد الطيالسي وعن ابي هريرة عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد مسجد الحرام ومسجدي هذا ومسجد الاقصى
رواه النسائي وعن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي للمصلي ان يشد رحاله الى
مسجد يبتغي فيه الصلاة غير المسجد الحرام والمسجد الاقصى ومسجدي رواه الامام احمد **باب**
مسجد قباء قال تعالى لمسجد اسس على التقوى من اول يوم احق ان تقوم فيه عن ابن عمر قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتي قباء كل سبت راكبا وماشيا رواه البخاري ومسلم والنسائي وعن ابي امامة
ابن سهل بن حنيف قال قال ابي قال رسول الله صلى الله وسلم من خرج حتى ياتي هذا المسجد مسجد
قباء فصلى فيه كان له عدل عمرة رواه النسائي. **باب** مسجد الطائف عن عثمان بن ابي العاص
ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يجعل مسجد الطائف حيث كان طواغيتهم رواه ابوداؤد وابن ماجة

باب مسجد بني فلان عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سابق بين
الخيل التي اضمرت من الحيفاء وامدها ثنية الوداع وسابق بين الخيل التي لم تضمر من الثنية الى
مسجد بني زريق وان عبد الله بن عمر كان فيمن سابق بها رواه مالك والبخاري وابوداؤد والنسائي

باب المساجد التي بالمدينة عن بكير بن عبد الله الاشج قال كان بالمدينة تسعة
مساجد مع مسجد النبي صلى الله عليه وسلم يسمع اهله تاذين بلال فيصلون في مساجدهم اقربها مسجد
بني عمرو بن مبذول ومسجد بني ساعدة ومسجد بني عبيد ومسجد بني سلمة ومسجد بني رائح بن عبد الاشهل
ومسجد بني زريق ومسجد غفار ومسجد اسلم ومسجد جهينة وشك في التاسع رواه ابوداؤد في المراسيل

باب المساجد التي صلى فيها النبي صلى الله عليه وسلم عن رافع بن خديج قال صلى النبي صلى الله
عليه وسلم في المسجد الصغير الذي باحد في شعب الجرار على يمينك اللازق بالجبل وعن اسيد بن ابي اسيد
عن اشياخه ان النبي صلى الله عليه وسلم دعا على الجبل الذي عليه مسجد الفتح وصلى في المسجد الصغير الذي

باصل الجبل حين تصعد الجبل وعن عمارة بن ابى اليسر قال صلى النبى صلى الله عليه وسلم فى المسجد الاسفل
وعن جابر قال دعا النبى صلى الله عليه وسلم فى المسجد المرتفع ورفع يديه مدا وعن عمرو بن شرجيل
ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى مسجد بنى حذارة وعن عمرو بن قتادة ان النبى صلى الله عليه وسلم
صلى لهم فى مسجد فى بنى امية من الانصار كان فى موضع الخربتين اللتين عند مال نهيك وعن الاعرج
ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى على ذباب وهو جبل بالمدينة وفى رواية كان ضرب قبته يوم الخندق
عليه وعن جابر ابن اسامة قال خط النبى صلى الله عليه وسلم مسجد جهينة ليلا وفى لفظ وصلى فيه
وعن سعيد بن اسحق ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى مسجد بنى ساعدة الخارج من بيوت المدينة
وفى مسجد بنى بياضة وفى مسجد بنى الحبلى ومسجد بنى عصية وعن العباس بن سهل ان النبى صلى
الله عليه وسلم صلى فى مسجد بنى ساعدة وعن يحيى بن سعد قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يختلف
الى مسجد ابى فصلى فيه غير مرة ولا مرتين وقال لولا ان يميل الناس اليه لاكثرت الصلاة فيه
وعن يحيى بن النضر ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى مسجد ابى بن كعب فى بنى حديلة ومسجد بنى عمرو
بن مبذول ومسجد بنى دينار ومسجد النابغة ومسجد بنى عدى وجلس فى كهف سلع وعن هشام
ابن عروة ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى مسجد بالحارث بن الخزرج ومسجد السخ ومسجد بنى حطمة
ومسجد الفضيح وفى صدقة الزبير وفى بنى محمم وفى بيت صرمة فى بنى عدى وعن الحارث بن سعيد
ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى مسجد بنى حارثة بنى ظفر وبنى عبد الاشهل وعن اسمعيل بن حبيبة
ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى مسجد واقم وعن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى مسجد
بنى معاوية وعن كعب بن عجرة ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى مسجد عاتكة فى بنى سالم وعن
جابر ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى مسجد الخربة ومسجد القبلتين ومسجد بنى خرام الذى بالقاع
وعن محمد بن عتبة بن ابى مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى صدقته وعن يحيى بن
ابراهيم ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى مسجد رائح وعن زيد بن سعد ان النبى صلى الله عليه
وسلم صلى فى حائط ابى الهيثم وعن جابر ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى الظهر يوم احد
على عينين وعن على بن رافع ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى بيت امرءة من الخضر
فادخل ذلك البيت فى مسجد بنى قريضة وعن سلمة الخطمى ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى
بيت المقعرة عند مسجد بنى وائل فى مسجد العجوز وعن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم عرض
المسلمين بالسقيا التى بالحرة متوجها الى بدر وصلى بها وعن المطلب ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فى

بني ساعدة وصلى في المسجد[٢١] الذي عند الشيخين وبات فيه وهو الذي عند البدائع وعن[٢٢] هشام ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في مسجد[٢٣] الشجرة بالمعرس وعن[٢٤] ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في مسجد الشجرة وعن[٢٥] ربيعة بن عثمان ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في بيت الى جنب مسجد بني خدرة كل ذلك عن العيني عن اخبار المدينة لابي زيد عمرو النميري النحوي بسند له

باب

بناء المسجد في الدور عن[١] محمود بن الربيع الانصاري ان عتبان بن مالك وهو من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ممن شهد بدرا من الانصار انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله قد انكرت بصري وانا اصلي لقومي فاذا كانت الامطار سال الوادي الذي بيني وبينهم لم استطع ان آتي مسجدهم فاصلي بهم ووددت يا رسول الله انك تاتيني فتصلي في بيتي فاتخذه مصلى قال فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم سافعل ان شاء الله تعالى قال عتبان فغدا علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر رضي الله عنه حين ارتفع النهار فاستاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذنت له فلم يجلس حين دخل البيت فقال اين تحب ان اصلي من بيتك قال فاشرت له الى ناحية من البيت فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر فقمنا فصففنا فصلى ركعتين ثم سلم قال وحبسناه على خزيرة صنعناها له قال فثاب في البيت رجال من اهل الدار ذوو عدد فاجتمعوا فقال قائل منهم اين مالك بن الدخيشن او ابن الدخشن فقال بعضهم ذلك منافق لا يحب الله ورسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقل ذلك الا تراه قد قال لا اله الا الله يريد بذلك وجه الله قال الله ورسوله اعلم قال فانا نرى وجهه ونصيحته للمنافقين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فان الله تعالى قد حرم على النار من قال لا اله الا الله يبتغي بذلك وجه الله قال ابن شهاب ثم سألت الحصين بن محمد الانصاري وهو احد بني سالم وهو من سراتهم عن حديث محمود بن الربيع فصدقه بذلك رواه البخاري والنسائي وابن ماجة وابو داؤد الطيالسي وادرد البخاري تعليقا وصلى البراء بن عازب في مسجد داره في جماعة وروى معناه ابن ابي شيبة وعن[٢] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببناء المسجد في الدور وان تنظف وتطيب رواه ابو داؤد والترمذي وابن ماجة واخرجه الترمذي مرسلا وقال هذا اصح من الحديث الاول وعن[٣] سليمان بن سمرة عن ابيه انه كتب الى بنيه اما بعد فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامرنا بالمساجد ان نصنعها في دورنا ونصلح صنعتها ونطهرها رواه ابو داؤد وعن[٤] ابي هريرة ان رجلا من الانصار ارسل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تعال فخط لي مسجدا في داري اصلي فيه وذلك بعد ما عمي فجاء ففعل رواه ابن ماجة + + +

باب نبش القبور وجعلها مسجدا **وعن** انس بن مالك قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فنزل اعلى المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف فاقام النبي صلى الله عليه وسلم فيهم اربع عشرة ليلة ثم ارسل الى بني النجار فجاءوا متقلدي السيوف كاني انظر الى النبي صلى الله عليه وسلم على راحلته وابوبكر ردفه وملاء بني النجار حوله حتى القى بفناء ابي ايوب وكان يحب ان يصلي حيث ادركته الصلاة ويصلي في مرابض الغنم وانه امر ببناء المسجد فارسل الى بني النجار قال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا فقالوا والله لا نطلب ثمنه الا الى الله قال انس وكان فيه ما اقول لكم كانت فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب وكانت فيه نخل فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت وبالنخل فقطع فصفف النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتيه حجارة وجعلوا ينقلون الصخر وهم يرتجزون والنبي صلى الله عليه وسلم معهم ويقول اللهم لا خير الا خير الاخرة فانصر الانصار والمهاجرة رواه البخاري ومسلم وابوداود والنسائي وابن ماجة

باب اتخاذ البيعة مسجدا **عن** طلق بن علي قال خرجنا وفدا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبايعناه وصلينا معه واخبرناه ان بارضنا بيعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبه لنا في اداوة وامرنا فقال اخرجوا فاذا اتيتم ارضكم فاكسروا بيعتكم وانضحوا مكانها بهذا الماء واتخذوها مسجدا قلنا ان البلد بعيد والحر شديد والماء ينشف فقال مدوه من الماء فانه لا يزيده الا طيبا فخرجنا حتى قدمنا بلدنا وكسرنا بيعتنا ثم نضحنا مكانها واتخذناها مسجدا فنادينا فيه بالاذان والراهب رجل من طي فلما سمع الاذان قال دعوة حق ثم استقبل تلعة من تلاعنا فلم نره بعد رواه النسائي **وعن** عثمان بن ابي العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يجعل مسجد الطائف حيث كان طواغيتهم رواه ابوداود وابن ماجة

باب كنس المسجد واخراج القذاة منه **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت علي اجور امتي حتى القذاة يخرجها من المسجد وعرضت على ذنوب امتي فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القران او اية اوتيها رجل ثم نسيها رواه الترمذي وابوداود والطبراني في الصغير **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخرج اذى من المسجد بنى الله له بيتا في الجنة رواه ابن ماجة **وعن** ابي قرصافة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخراج القمامة من المساجد مهور الحور العين رواه الطبراني وابن النجار **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات لكم ميت فاذنوني اني رايتها في الجنة لما كانت تلقط من القذى من المسجد رواه الطبراني في الكبير **وعن** ابي هريرة ان رجلا اسود او امرأة سوداء كان يقم المسجد فمات فسأل النبي صلى الله عليه وسلم عنه فقالوا مات

قال افلا كنتم اذنتمونى به دلونى على قبرها فدلوه على قبرها فاتى قبرها فصلى عليها رواه البخارى و
ابو داؤد وابن ماجة وعنه معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخرج من مسجد قذاة
كان له كفلان من الاجر رواه الرافعى **باب** تجمير المساجد عن سمرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم تحفة الملائكة تجمير المساجد رواه ابو الشيخ وعن واثلة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم جنبوا مساجدنا صبيانكم ومجانينكم وشراءكم وبيعكم وخصوماتكم ورفع اصواتكم واقامة
حدودكم وسل سيوفكم واتخذوا على ابوابها المطاهر وجمروها فى الجمع رواه ابن ماجة وعن ابى الدرداء مثله
وقال واجمروها فى الجمع واجعلوا على ابوابها المطاهر رواه ابن عدى والطبرانى فى الكبير والبيهقى وابن عساكر
وعن معاذ مثله وقال وجمروها يوم الجمعة واجعلوا مطاهركم على ابوابها رواه عبد الرزاق **باب**
السرج فى المساجد عن ابى سعيد الخدرى قال اول من اسرج فى المساجد تميم الدارى رواه ابن ماجه وعن
ميمونة رضى الله عنها انها قالت يا رسول الله افتنا فى بيت المقدس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ائتوه فصلوا فيه وكانت البلاد فى ذلك حربا فان لم تاتوه وتصلوا فيه فابعثوا بزيت يسرج فى قناديله رواه
ابو داؤد **باب** تعليق القناديل فى المساجد عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة ومن علق فيه قنديلا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يطفئ
ذلك القنديل رواه الرافعى وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من علق فى مسجد قنديلا صلى عليه
سبعون الف ملك حتى ينطفى ذلك القنديل رواه ابن النجار **باب** بسط الحصر فى المساجد
عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بسط فى مسجد حصيرا صلى عليه سبعون الف
ملك حتى ينقطع ذلك الحصير رواه الرافعى **باب** الغدو والرواح الى المساجد عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغدو والرواح الى المساجد من الجهاد فى سبيل الله رواه ابو مسعود
الاصبهانى فى معجمه وابن النجار وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بيوت الله فى
الارض المساجد وان حقا على الله ان يكرم من زاره فيه رواه الطبرانى فى الكبير وعن ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من غدا الى المسجد او راح اعد الله له نزله من الجنة كلما غدا او راح رواه البخارى وم
وعن سمى انه سمع ابا بكر يعنى ابن عبد الرحمن يقول من غدا او راح الى المسجد لا يريد غيره ليتعلم خيرا او يعلمه ثم رجع
الى بيته الذى خرج منه كان كالمجاهد فى سبيل الله رجع غانما رواه مالك محمد فى الموطا **باب** المشى
الى المساجد للصلاة عن ثوبان قال ما من خطوة يخطوها مسلم الى المسجد الا كتب الله بها حسنة
ومحا عنه بها سيئة رواه عبد الرزاق وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ احدكم

فاحسن الوضوء ثم اتى المسجد لا ينهزه الا الصلاة ولا يريد الا الصلاة لم يخط خطوة
الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد فاذا دخل المسجد كان
فى الصلاة ما كانت الصلاة تحبسه رواه ابن ماجة وعن ابى سعيد الخدرى انه سمع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول الا ادلكم على ما يكفر الله به الخطايا ويزيد فى الحسنات قالوا بلى يا رسول الله
قال اسباغ الوضوء عند المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة رواه
ابن ماجة وعن عبد الله قال من سره ان يلقى الله غدا مسلما فليحافظ على هؤلاء الصلوات الخمس
حيث ينادى بهن فانهن من سنن الهدى وان الله شرع لنبيكم صلى الله عليه وسلم سنن الهدى و
لعمرى لو ان كلكم صلى فى بيته لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم ولقد رايتنا وما يتخلف عنها الا منافق
معلوم النفاق ولقد رايت الرجل يهادى بين الرجلين حتى يدخل فى الصف وما من رجل يتطهر فيحسن
الطهور فيعمد الى المسجد فيصلى فيه فما يخطو خطوة الا رفع الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة رو
ابن ماجة وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المشاؤن الى المساجد فى الظلم
اولئك الخواضون فى رحمة الله رواه ابن ماجة وعن سهل بن سعد الساعدى قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليبشر المشاؤن فى الظلم الى المساجد بنور تام يوم القيمة رواه ابن ماجة والحاكم
فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن انس بن مالك قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم بشر المشائين فى الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيمة رواه ابن ماجة
وابوداؤد الطيالسى والحاكم وعن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال حين يخرج الرجل من بيته
الى مسجده فرجل تكتب حسنة ورجل تمحو سيئة رواه النسائى وعن عبد الرحمن بن عمرو انه عرج معاذ بن
جبل وهو قاعد على بابه يشير بيده كانه يحدث نفسه فقال له عبد الله ما شانك يا ابا عبد الرحمن
تحدث نفسك قال وما لى يريد عدو الله ان يلهينى عن كلام سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال تكابد دهرك الآدمى الا تخرج الى المسجد فتحدث وانا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من جاهد فى سبيل الله كان ضامنا على الله ومن جلس فى بيته لا يغتاب احدا بسوء كان ضامنا على الله
ومن عاد مريضا كان ضامنا على الله ومن غدا الى المسجد اوراح كان ضامنا على الله ومن دخل على امام يعزره
كان ضامنا على الله فيريد عدو الله ان يخرجنى من بيتى الى المسجد رواه الحاكم وقال هذا حديث
رواته مصريون ثقات ولم يخرجاه وعن جابر قال اردنا بنو سلمة ان نتحول من منازلنا فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اثبتوا فانكم اوتادها وما من عبد يخطو خطوة الى الصلاة الا كتب له بها اجر رواه ابوداود

الطيالسي وعن عقبة بن عامر الجهني يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا تطهر الرجل ثم مر الى المسجد فرعى الصلاة كتب له كاتبه او كاتباه بكل خطوة يخطوها الى المسجد عشر حسنات والقاعد يراعي الصلاة كالقانت ويكتب من المصلين من حين يخرج من بيته حتى يرجع رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه

باب كيف يدخل المسجد وكيف يخرج منه عن انس بن مالك انه كان يقول من السنة اذا دخلت المسجد ان تبدأ برجلك اليمنى واذا خرجت ان تبدء برجلك اليسرى رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه

باب ما يقول اذا دخل المسجد واذا خرج عن عبد الملك بن سعيد قال سمعت ابا حميد وابا اسيد يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل احدكم المسجد فليقل اللهم افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم اني اسئلك من فضلك رواه النسائي ومسلم وابو داؤد وابن ماجة والدارمي وعن عبد الله بن العاص قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا دخل المسجد اعوذ بوجه الله العظيم بوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم قال فاذا قال ذلك قال الشيطان حفظ مني سائر اليوم رواه ابو داؤد

باب السلام على النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل المسجد عن ابي حميد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل احدكم المسجد فليسلم على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ليقل اللهم افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج فيقل اللهم افتح لي ابواب فضلك رواه الضياء في المختارة وابو داؤد وعن عبد الرحمن بن عوف قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن عوف الا اعلمك كلمات تقولهن حين تدخل المسجد وحين تخرج انه ليس عبد الا ومعه شيطان فاذا وقف على باب المسجد فقال حين يدخل السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته اللهم افتح لي ابواب رحمتك مرة ويقول اللهم اعني على حسن عبادتك هون على طاعتك ثلاثا وحين يخرج يقول السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته اللهم اعصمني من الشيطان الرجيم ومن شر ما خلقت واحدة الا اعلمك كلمات تقولهن اذا دخلت بيتك بسم الله ثم تسلم على نفسك واهلك ثم تسمي على ما اتاك من رزقك وتحمده حين تفرغ رواه الدارقطني في الافراد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل احدكم المسجد فليسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وليقل اللهم افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج فليسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وليقل اللهم اجرني من الشيطان الرجيم رواه ابن خزيمة في صحيحه والنسائي وابن حبان والحاكم والبيهقي وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل المسجد

عن فاطمة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد قال اللھم صل علی محمد وسلم اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج قال مثلہا الا انہ یقول ابواب فضلک رواہ الامام احمد فی المسند والترمذی وابن ماجۃ ولفظ الترمذی کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلے علی محمد وسلم وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیصل علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ولیقل اللھم اجرنی من الشیطان الرجیم رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل صلے اللہ علی محمد اللھم افتح لی ابواب رحمتک واغلق عنی ابواب سخطک واصرف عنی الشیطان ووسوستہ رواہ الدیلمی وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد صلے علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقال اللھم اغفر لنا ذنوبنا وافتح لنا ابواب رحمتک واذا خرج صلے علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقال اللھم افتح لنا ابواب فضلک رواہ الطبرانی فی الاوسط

باب الرکعتین عند دخول المسجد عن ابی قتادۃ السلمی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیصل رکعتین قبل ان یجلس رواہ الامامان مالک ومحمد فی موطاھما والبخاری ومسلم والدارمی وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارقطنی وعن ابی ذر انہ دخل المسجد فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ارکعت رکعتین قال لا قال فقم فارکعھما رواہ ابن حبان وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعطوا المساجد حقہا قیل یارسول اللہ وما حقہا قال رکعتین قبل ان یجلس رواہ ابن ابی شیبہ وعن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر قال دخل المسجد رجل فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا تجلس حتی تصلے رکعتین رواہ عبد الرزاق وعن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلے رکعتین رواہ الطبرانی فی الاوسط ورواہ الطحاوی عن عمرو عن جابر وابن مقلوب وعن جابر بن عبد اللہ قال اتیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو فی المسجد فقال صل رکعتین رواہ ابن ابی شیبۃ وعن ابن عباس قال مثل الذی یدخل المسجد وقد صلے فیہ فتطوع مثل الذی یعتمر قبل ان یحج رواہ ابن ابی شیبہ

باب البدء بالمسجد اذا اتی من السفر عن کعب بن مالک قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدء بالمسجد فصلے فیہ رکعتین ثم جلس فیہ رواہ البخاری ومسلم

باب الجلوس فی المسجد انتظار الصلاۃ عن عثمن بن مظعون قال یارسول اللہ ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس منا من خصی ولا اختصے ان خصاء امتی الصیام فقال ائذن لنا فی السیاحۃ قال ان سیاحۃ امتی الجہاد

فى سبيل الله فقال الأذن لنا فى الترهب فقال ترهب امتى الجلوس فى المساجد انتظار الصلاة رواه فى شرح السنة
[٧١] وعن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت ربى عز وجل فى احسن صورة
قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت انت اعلم قال فوضع كفه بين كتفى فوجدت بردها بين ثديى فعلمت
ما فى السموات والارض وتلا وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين
رواه الدارمى مرسلا وللترمذى نحوه عنه وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فيه قال يا محمد هل تدرى
فيم يختصم الملأ الاعلى قلت نعم فى الكفارات والكفارات المكث فى المساجد بعد الصلوات والمشى
على الاقدام الى الجماعات واسباغ الوضوء فى المكاره فمن فعل ذلك عاش بخير ومات بخير وكان من
خطيئته كيوم ولدته امه وقال يا محمد اذا صليت فقل اللهم انى اسألك فعل الخيرات وترك المنكرات
وحب المساكين فاذا اردت بعبادك فتنة فاقبضنى اليك غير مفتون قال والدرجات افشاء السلام
واطعام الطعام والصلاة بالليل والناس نيام ولفظ هذا الحديث كما فى المصابيح لم اجده عن عبد الرحمن
الا فى شرح السنة [٧٢] وعن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة عن صلاة
الصبح حتى كدنا نترا أى عين الشمس فخرج سريعا فثوب بالصلاة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وتجوز فى صلاته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم ثم انفتل الينا ثم قال اما انى ساحدثكم
ما حبسنى عنكم الغداة انى قمت من الليل فتوضأت وصليت ما قدر لى فنعست فى صلاتى حتى استثقلت
فاذا انا بربى تبارك وتعالى فى احسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملأ الاعلى
قلت لا ادرى قالها ثلثا قال فرأيته وضع كفه بين كتفى حتى وجدت برد انامله بين ثديى فتجلى لى كل
شئ وعرفت فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت فى الكفارات قال وما هن
قلت مشى الاقدام الى الجماعات والجلوس فى المساجد بعد الصلوات واسباغ الوضوء حين الكريهات
قال ثم فيم قلت فى الدرجات قال وما هن قلت اطعام الطعام ولين الكلام والصلاة بالليل والناس
نيام قال سل قال قلت اللهم انى اسئلك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين وان تغفرلى وترحمنى
واذا اردت فتنة فى قوم فتوفنى غير مفتون واسئلك حبك وحب من يحبك وحب عمل يقربنى الى حبك
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها حق فادرسوها ثم تعلموها رواه الامام احمد والترمذى وقال هذا
حديث حسن صحيح وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال هذا حديث صحيح [٧٣] وعن انس بن مالك
انه سئل هل اصطنع رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما فقال نعم اخر الصلاة صلاة العشاء ذات ليلة
الى شطر الليل فلما صلى اقبل علينا بوجهه فقال ان الناس قد صلوا ورقدوا وانكم لن تزالوا فى الصلاة منذ

انتظر تم الصلاة فكانی انظر الی وبیص خاتمه رواه البخاری والبیهقی فی السنن وعن[٥] ابی سعید قال اخر
رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة العشاء الاخرة الی قریب من شطر اللیل ثم خرج فصلی فقال انکم لن تزالوا
فی الصلاة ما انتظرتموه ولولا کبر الکبیر وضعف الضعیف احسبه قال وذو الحاجة لاخرت هذه الصلاة
الی شطر اللیل رواه البیهقی فی السنن الکبری وعن[٦] جابر بن عبد الله قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم
علی اصحابه وهم ینتظرون العشاء فقال صلوا ورقدوا وانتم تنتظرونها اما انکم فی الصلاة ما انتظرتموها
ولولا ضعف الضعیف وکبر الکبیر لاخرت هذه الصلاة الی شطر اللیل رواه البیهقی فی السنن الکبری
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما توطن رجل مسلم المساجد للصلاة والذکر
الا تبشبش الله له من حین یخرج من بیته کما یتبشبش اهل الغائب بغائبهم اذا قدم علیهم رواه
ابن ماجة والحاکم وعن[٨] سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان فی المسجد ینتظر
الصلاة فهو فی الصلاة ما لم یحدث رواه الامام احمد والنسائی وابن حبان وعن[٩] اسامة بن زید
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجلوس فی المسجد لانتظار الصلاة بعد الصلاة عبادة والنظر
فی وجه العالم عبادة ونفسه تسبیح رواه الدیلمی فی مسند الفردوس وعن[١٠] ابی هریرة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال ان الملائکة تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاه الذی صلی فیه ما لم یحدث تقول
اللهم اغفر له اللهم ارحمه رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وعنه[١١] ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال لا یزال العبد فی صلاة ما کان فی مصلاه ینتظر الصلاة تقول الملائکة اللهم اغفر له اللهم
ارحمه حتی ینصرف او یحدث فقیل ما یحدث قال یفسو او یضرط رواه مسلم وابوداؤد وعنه[١٢] قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزال الملائکة تصلی علی العبد ما دام فی مصلاه الذی یصلی فیه ما لم یقم
او یحدث تقول اللهم اغفر له اللهم ارحمه رواه الدارمی وعنه[١٣] قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان احدکم اذا دخل المسجد کان فی صلاة ما کانت الصلاة تحبسه والملائکة یصلون علی احدکم
ما دام فی مجلسه الذی صلی فیه یقولون اللهم اغفر له اللهم ارحمه اللهم تب علیه ما لم یحدث
فیه ما لم یؤذ فیه رواه ابن ماجة

باب الصلاة فی الکعبة زادها الله شرفا

وعن[١] انس بن مالک
انه سئل این صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین دخل البیت فقال بین العمودین رواه الطبرانی
فی المعجم الصغیر وعن[٢] عبد الله بن عمر قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم البیت هو واسامة
بن زید وبلال وعثمان بن طلحة فاغلقوا علیهم فلما فتحها رسول الله صلی الله علیه وسلم کنت اول من ولج
فلقیت بلالا فسألته هل صلی فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم صلی بین العمودین الیمانیین

والنسائی وابو داؤد الطیالسی ولفظه بین العمودین المقدمین حیال الجزعة وعن ابن عمر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم دخل الکعبة هو واسامة بن زید وعثمان بن طلحة الحجبی وبلال بن رباح فاغلقها علیه
ومکث فیها فسألت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال جعل عمودا عن یساره
وعمودین عن یمینه وثلثة اعمدة وراءه وکان البیت یومئذ علی ستة اعمدة ثم صلی رواه البخاری
ومسلم وعن ابن مجاهد قال اتی ابن عمر فقیل له هذا رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل الکعبة فقال
ابن عمر فاقبلت والنبی صلی الله علیه وسلم قد خرج واجد بلالا قائما بین البابین فسألت بلالا فقلت
اصلی النبی صلی الله علیه وسلم فی الکعبة قال نعم رکعتین بین الساریتین اللتین علی یساره اذا دخلت
ثم خرج فصلی فی وجه الکعبة رکعتین رواه البخاری **باب الصلاة فی المسجد الحرام** عن
انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة الرجل فی بیته بصلاة وصلاته
فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلاة وصلاته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمسمائة صلاة وصلاته
فی المسجد الاقصی بخمسین الف صلاة وصلاته فی مسجدی بخمسین الف صلاة وصلاته فی المسجد
الحرام بمائة الف صلاة رواه ابن ماجة وعن ام المومنین میمونة رضی الله عنها قالت من صلی فی مسجد
رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الصلاة فیه افضل من الف
صلاة فیما سواه الا مسجد الکعبة رواه النسائی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة
فی مسجدی هذا خیر من الف صلاة فیما سواه الا المسجد الحرام رواه البخاری ومسلم **باب الصلاة فی
المسجد الاقصی** عن عبد الله بن عمرو عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ان سلیمان بن داؤد صلی الله علیه وسلم
لما بنی بیت المقدس سأل الله عز وجل خلالا ثلثة سأل الله عز وجل حکما یصادف حکمه فاوتیه
وسأل الله عز وجل ملکا لا ینبغی لاحد من بعده فاوتیه وسأل الله عز وجل حین فرغ من بناء المسجد
ان لا یاتیه احد لا ینهزه الا الصلاة فیه ان یخرجه من خطیئته کیوم ولدته امه رواه النسائی
وعن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible] وصلاته فی المسجد الاقصی
بخمسین الف صلاة رواه ابن ماجة **باب الصلاة فی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم** عن ابی سلمة
ابن عبد الرحمن وابی عبد الله الاغر مولی الجهنیین وکانا من اصحاب ابی هریرة انهما سمعا ابا هریرة
یقول صلاة فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل من الف صلاة فیما سواه من المساجد الا المسجد
الحرام فان رسول الله صلی الله علیه وسلم آخر الانبیاء ومسجده آخر المساجد قال ابو سلمة وابو عبد الله
لم نشک ان ابا هریرة کان یقول عن حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم فمنعنا ان نستثبت ابا هریرة

فی ذاک الحدیث حتی اذا توفی ابو هریرة ذکرنا ذلک وتلاومنا ان لا تکون کلمنا اباهریرة فی ذلک حتے
یسنده الے رسول الله صلے الله علیه وسلم ان کان سمعه منه فبینما نحن علے ذلک جالسنا عبد الله
بن ابرهیم بن قارظ فذکرنا ذلک الحدیث والذی فرطنا فیه من نص ابیهریرة فقال لنا عبد الله ابن
ابرهیم اشهد انی سمعت اباهریرة یقول قال رسول الله صلے الله علیه وسلم فانی اخر الانبیاء وانه اخر المساجد
رواه النسائی وعن انس فیما عن النبی صلے الله علیه وسلم وصلاته فی مسجدی بخمسین الف صلاة رواه
ابن ماجة وعن جبیر بن مطعم قال قال النبی صلے الله علیه وسلم صلاة فی مسجدی هذا خیر من الف صلاة
اوقال مائة فی غیره الا المسجد الحرام رواه ابوداود الطیالسی وعن ابن عمر ان رسول الله صلے الله
علیه وسلم قال صلاة فی مسجدی هذا افضل من الف صلاة فیما سواه الا المسجد الحرام رواه ابوداود الطیالسی

باب الصلاة فی المسجد الجامع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم الصلاة فی المسجد
الجامع تعدل الفریضة حجة مبرورة والنافلة کحجة متقبلة وفضلت الصلاة فی المسجد الجامع علے
ماسواه من المساجد بخمس مائة صلاة رواه الطبرانی فی الاوسط وعن انس فیما صلاته فی المسجد
الذی یجمع فیه بخمسمائة صلاة رواه ابن ماجة **باب** الصلاة فی مسجد قبیلة عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلے الله علیه وسلم لیصل الرجل فی المسجد الذی یلیه ولا یتبع المساجد رواه الطبرانی فی الکبیر
وعن انس بن مالک فیما صلاته فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلاة رواه ابن ماجة وعن
رزیق بن عبد الله الالهانی صلاة الرجل فی بیته بصلاة وصلاته فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلاة
وصلاته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمس مائة صلاة رواه ابن زنجویه وعنه فی اخری وصلاة فی مسجد
القبائل بست وعشرین وصلاة فی المسجد الاقصے بخمسین الف صلاة وصلاة فی مسجدی بخمسین الف
صلاة وصلاة فی المسجد الحرام بمائة الف صلاة رواه ابوبکر محمد الواسطی فی فضائل القدس **باب**
الابعد فالابعد من مسجد القبیلة اعظم اجرا عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم
الابعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا رواه الامام احمد وابوداود وابن ماجة والحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث
صحیح ولم یخرجاه والبیهقی فی شعب الایمان وعن ابی بن کعب قال کان رجل من الانصار بیته اقصے
بیت بالمدینة وکان لا تخطئه الصلاة مع رسول الله صلے الله علیه وسلم قال فتوجعت له فقلت یا فلان
لو انک اشتریت حمارا یقیک الرمض ویرفعک من الوقع ویقیک هوام الارض فقال والله ما احب ان بیتی
بطنب بیت محمد صلے الله علیه وسلم قال فحملت به حملا حتے اتیت النبی صلے الله علیه وسلم فذکرت ذلک له
فدعاه فسأله فذکر له مثل ذلک وذکر انه یرجو فی اثره فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم ان لک

ما احتسبت رواه ابن ماجة وعن انس بن مالك قال ارادت بنو سلمة ان يتحولوا من ديارهم الى قرب المسجد فكره النبي صلى الله عليه وسلم ان يعروا المدينة فقال يا بني سلمة الا تحتسبون آثاركم فاقاموا رواه ابن ماجة ومسلم ولفظه يا بني سلمة دياركم تكتب آثاركم وعن ابن عباس قال كانت الانصار بعيدة منازلهم من المسجد فارادوا ان يقتربوا فنزلت ونكتب ما قدموا وآثارهم قال فثبتوا رواه ابن ماجة وعن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعظم الناس اجرا في الصلوة ابعدهم فابعدهم ممشا والذي ينتظر الصلوة حتى يصليها مع الامام اعظم اجرا من الذي يصلي ثم ينام رواه البخاري ومسلم

ابواب ما نهي عنه المساجد

باب تشريف المساجد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اراكم ستشرفون مساجدكم بعدي كما شرفت اليهود كنائسهم وكما شرفت النصارى بيعها رواه ابن ماجة وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا هذه المذابح يعني المحاريب رواه الطبراني في الكبير والبيهقي وعن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن تزال امتي على شريعة من دينها حسنة جميلة ما لم يتخذوا مذابح النصارى يعني المحاريب رواه الديلمي وعن موسى الجهني مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال هذه الامة او قال امتي بخير ما لم يتخذوا في مساجدهم مذابح كمذابح النصارى رواه ابن ابي شيبة وعن ابي هريرة قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في المساجد المشرفة رواه ابن حبان والبيهقي في شعب الايمان وعن ابن عباس قال امرنا ان نبني المساجد جماء والمدائن شرفاء رواه ابن ابي شيبة وفي اخرى له عنه وابنوا مدائنكم مشرفة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنوا المساجد واتخذوها جما رواه ابن ابي شيبة والبيهقي وعنه قال امرت بالمساجد جما رواه البيهقي وعن الى قرصافة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنوا المساجد جما رواه الطبراني في الكبير والضياء في المختارة **باب** زخرفة المساجد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما امرت بتشييد المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصارى رواه ابو داؤد وعن امير المومنين عمر الفاروق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ساء عمل قوم قط الا زخرفوا مساجدهم رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال اذا زخرفتم مساجدكم وحليتم مصاحفكم فعليكم الدمار رواه ابن ابي الدنيا في المصاحف وعنه قال اذا زخرفتم مساجدكم وحليتم مصاحفكم فعليكم الدبار رواه ابن ابي الدنيا في المصاحف **باب**

الباهاة فی المساجد عن انس قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم ان من اشراط الساعة ان یتباھی الناس فی المساجد رواہ النسائی والدارمی وابن ماجة وابو داود ولفظ ابی داود ولا تقوم الساعة حتی یتباھی الناس فی المساجد وعن حماد قال یتباھی الناس ببناء المساجد رواہ ابونعیم فی کتاب المساجد وعن الخزاز قال یتباھون بکثرة المساجد رواہ ابونعیم فیہ وعن ابی قلابة قال انطلقنا مع انس نرید الزاویة نعنی قصر انس فمررنا بمسجد فحضرت صلاة الصبح فقال انس لو صلینا فی ھذا المسجد فقال بعض القوم نأتی المسجد الآخر فقال انس ان رسول الله صلے الله علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان یتباھون بالمساجد ثم لا یعمرونھا الا قلیلا او قال یعمرونھا قلیلا رواہ ابن خزیمة وابو یعلی الموصلی فی مسندہ وذکرہ البخاری فی صحیحہ تعلیقا۔ وعن انس قال نھی ان یتباھی الناس فی المساجد رواہ ابن حبان باب اتخاذ القبور مساجد عن عبید الله بن عبد الله ان ابن عباس وعائشة قالا لما نزل بالنبی صلے الله علیہ وسلم طفق یطرح خمیصة له علی وجھہ فاذا اغتم کشفھا عن وجھہ فقال وھو کذلک لعنة الله علی الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد یحذر مثل ما صنعوا رواہ النسائی والدارمی وعن ابن عباس قال لعن رسول الله صلے الله علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد والسرج رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وعن عطاء بن یسار قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب الله علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد رواہ مالک مرسلا وعن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنھا ان ام حبیبة وام سلمة ذکرتا کنیسة رأتاھا بالحبشة فیھا تصاویر فقال رسول الله رسول الله صلے الله علیہ وسلم ان اولئک اذا کان فیھم الرجل الصالح فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار الخلق عند الله یوم القیمة رواہ البخاری ومسلم والنسائی وعن ابی ھریرة ان رسول الله صلے الله علیہ وسلم قال قاتل الله الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد رواہ الامام محمد فی الموطا عن مالک والبخاری ومسلم وابو داود والنسائی باب ادخال الصبیان المساجد عن واثلة قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشراءکم وبیعکم وخصوماتکم ورفع اصواتکم واقامة حدودکم وسل سیوفکم واتخذوا علی ابوابھا المطاھر وجمروھا فی الجمع رواہ ابن ماجة وعن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم جنبوا مساجدکم الصبیان والمجانین رواہ عبد الرزاق باب ادخال المجانین المساجد عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم رواہ ابن عدی

والطبرانی فی الکبیر والبیهقی وابن عساکر وعن معاذ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم جنبوا
مساجدکم مجانینکم وصبیانکم رواه عبدالرزاق **باب** سل السیوف فی المسجد عن ابی امامة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وسل سیوفکم رواه الطبرانی
فی الکبیر ورواه ابن ماجة عن واثلة بن الاسقع وعن مکحول عن معاذ قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم جنبوا مساجدکم مجانینکم وصبیانکم ورفع اصواتکم وسل سیوفکم رواه عبدالرزاق وعن نافع بن
بن جبیر بن مطعم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسل السیوف فی المساجد ولا تنثر
النبل فی المساجد ولا یحلف بالله فی المساجد ولا تمنع القائلة فی المساجد مقیما ولا ضیفا ولا تبنی
بالتصاویر ولا تزین بالقواریر فانما بنیت بالامانة وشرفت بالکرامة رواه الطبرانی فی الکبیر وعن
جابر ان لبنة الجهنی اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رأی قوما وفی لفظ مر علی قوم فی المسجد
یتعاطون سیفا بینهم مسلولا فقال لعن الله من فعل هذا او لم انهکم عن هذا اذا سل احدکم السیف
فاذا اراد ان یدفعه الی صاحبه فلیغمده ثم لیعطه ایاه رواه البغوی والباوردی وابن السکن وابن
قانع والطبرانی فی الکبیر وابو نعیم وعن سلیمان بن موسی قال سئل جابر بن عبد الله عن سل السیف
فی المسجد فقال قد کنا نکره ذلک وقد کان رجل یتصدق بالنبل فی المسجد فامره النبی صلی الله علیه وسلم
لا یمر بها فی المسجد الا وهو قابض علی نصالها جمیعا رواه عبدالرزاق **باب** اظهار السلاح فی المسجد عن
سفیان بن عیینة قال قلت لعمرو بن دینار سمعت جابرا یقول مر رجل بسهام فی المسجد فقال له
رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ بنصالها قال نعم رواه النسائی والبخاری ولفظه امسک والدارمی ولفظه امسک
نصولها وعن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خصال لا تنبغی فی المسجد لا یتخذ طریقا
ولا یشهر فیه سلاح ولا یقبض فیه ولا ینثر فیه نبل ولا یمر فیه بلحم نیئ ولا یضرب فیه حد ولا یقتص
فیه من احد ولا یتخذ سوقا رواه ابن ماجة وعن ابی بردة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من مر فی شیئ من
مساجدنا او اسواقنا بنبل فلیاخذ علی نصالها لا یعقر بکفه مسلما رواه البخاری **باب** رفع الصوت
فی المسجد عن مالک قال بنی عمر رحبة فی ناحیة المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان یلغط او ینشد
شعرا او یرفع صوته فلیخرج الی هذه الرحبة رواه فی الموطا وعن السائب بن یزید قال کنت نائما فی المسجد
فحصبنی رجل فاذا هو عمر بن الخطاب رضی الله عنه فقال اذهب فائتنی بهذین فجئته بهما فقال
ممن انتما او من این انتما قالا من اهل الطائف قال لو کنتما من اهل المدینة لاوجعتکما ترفعان اصواتکما
فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه البخاری وعن واثلة بن الاسقع قال ان رسول الله صلی الله

عليه وسلم قال جنبوا مساجدنا صبيانكم ومجانينكم وشراءكم وبيعكم وخصوماتكم ورفع اصواتكم رواه
ابن ماجة وعن عبيد الله بن ابى حفص مرسلا قال من اجاب داعى الله واحسن عمارة مساجد الله
كانت تحفته بذلك من الله الجنة قيل يا رسول الله ما احسن عمارة المساجد قال لا يرفع فيها صوت
ولا يتكلم فيها بالرفث رواه ابن المبارك وعن ابن عمر ان عمر نهى عن اللغط فى المسجد وقال ان مسجدنا
هذا لا ترفع فيه الاصوات رواه عبد الرزاق وابن ابى شيبة وعن سعيد بن ابراهيم عن ابيه قال سمع
عمر بن الخطاب صوت رجل فى المسجد فقال اتدرى اين انت اتدرى اين انت كره الصوت رواه
ابراهيم بن سعد فى نسخته وابن المبارك **باب** تناشد الاشعار الغير النعتية عن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأيتموه ينشد شعرا فى المسجد فقولوا فض الله فاك ثلاثا رواه
الترمذى والنسائى وعن ابن عمرو قال ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الشراء والبيع فى المسجد وان
ينشد فيه ضالة وان ينشد فيه شعر ونهى عن التحلق قبل الصلاة يوم الجمعة رواه الامام احمد وابو داود
والترمذى والنسائى وابن ماجة وعن حكيم بن حزام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تناشدوا الاشعار فى المساجد ولا تقام الحدود فيها رواه ابن خزيمة والحاكم وعن ثوبان قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأيتموه ينشد شعرا فى المسجد فقولوا فض الله فاك
رواه ابن مندة وابو نعيم وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن تناشد الاشعار فى المساجد رواه ابن خزيمة فى صحيحه وحسنه الحافظان الطوسى والترمذى
وعن حكيم بن حزام قال نهى النبى صلى الله عليه وسلم ان يستقاد فى المسجد وان تنشد فيه الاشعار
وان تقام فيه الحدود رواه ابو داود **باب** انشاد الضالة فى المسجد عن ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع رجلا ينشد ضالة فى المسجد فليقل لا ردها الله عليك فان المساجد
لم تبن لهذا رواه الامام احمد ومسلم وابو داود وابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا رأيتم من يبيع او يبتاع فى المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك واذا رأيتم من ينشد فيه
ضالة فقولوا لا ردها الله عليك رواه الترمذى والدارمى وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من رأيتموه ينشد ضالة فى المسجد فقولوا لا وجدتها ثلاثا رواه الترمذى والنسائى وعن
بريدة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل من دعى الى الجمل الاحمر فقال النبى صلى الله عليه
وسلم لا وجدته انما بنيت المساجد لما بنيت له رواه الامام احمد ومسلم وابن ماجة وعن عمرو بن شعيب
عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن انشاد الضالة فى المسجد رواه ابن ماجة

وعن ابی بکر بن محمد قال سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فقال ایہا الناشد غیرک الواجد لیس لہذا بنیت المساجد رواہ عبد الرزاق وعن طاؤس قال أنشد رجل فی المسجد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وجد ضالتہ رواہ عبد الرزاق وعن عصمۃ بن مالک قال نشد رجل ضالتہ فی المسجد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا لا رد اللہ علیک ضالتک رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن ابن سیرین قال سمع ابی بن کعب رجلا یعتری ضالتہ فی المسجد فغضبہ فقال یا ابا المنذر ما کنت فاحشا قال انا امرنا بذلک رواہ عبد الرزاق

باب البیع والشراء فی المسجد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشراء والبیع فی المسجد رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارک رواہ الترمذی والدارمی والحاکم وعن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبوا مساجدنا صبیانکم ومجانینکم وشراءکم وبیعکم رواہ ابن ماجۃ

باب الصنعۃ فی المسجد عن امیر المومنین عثمان الغنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبوا صناعکم مساجدکم رواہ الدیلمی وعن امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ قال مررت مع عثمان علی مسجد فرأی فیہ خیاطا فامر باخراجہ فقلت یا امیر المومنین انہ یقم المسجد احیانا ویرشہ ویغلق ابوابہ فقال یا ابا الحسن سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول جنبوا مساجدکم صناعکم رواہ الخطیب فی تلخیص المتشابہ وابن عساکر

باب رفع الخصومات فی المسجد عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبوا مساجدکم رفع اصواتکم وخصوماتکم رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبوا مساجدکم حدودکم وخصوماتکم رواہ عبد الرزاق وعن واثلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبوا مساجدنا خصوماتکم ورفع اصواتکم رواہ ابن ماجۃ

باب اقامۃ الحدود فی المساجد عن ابن عمر قال نہی عن جلد الحد فی المساجد رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال لا تنبغی فی المسجد وذکر منہا ولا یضرب فیہ حد ولا یقتص فیہ من احد رواہ ابن ماجۃ وعن واثلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبوا مساجدنا اقامۃ حدودکم رواہ ابن ماجۃ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبوا مساجدکم اقامۃ حدودکم ورفع اصواتکم وخصوماتکم رواہ ابن عساکر

باب اتخاذ المسجد طرقا عن انس بن مالک رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقتراب الساعۃ ان یری الہلال قبلا فیقال للیلتین وان تتخذ المساجد طرقا وان یظہر موت الفجاءۃ

رواه الطبراني في الصغير **باب** المرور بلحم نيء في المسجد عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم خصال لا تنبغي في المسجد وذكر فيها ولا يمر فيه بلحم نيء رواه ابن ماجة **باب**
تشبيك الاصابع في المسجد عن كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأت فعمدت
الى المسجد فلا تشبكن بين اصابعك فانك في صلاة رواه الدارمي والحاكم الى قوله اصابعك وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ ثم خرج يريد الصلاة فهو في صلاة حتى
يرجع الى بيته فلا تقولوا هكذا يعني يشبك بين اصابعه رواه الدارمي وعنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا كنت في المسجد فلا تجعل اصابعك هكذا يعني شبكها رواه الحاكم في المستدرك
وعن ابي ثمامة الحناط قال ادركني كعب بن عجرة بالبلاط وانا مشبك بين اصابعي فقال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال اذا توضأ احدكم ثم خرج عامدا الى الصلاة فلا يشبك بين اصابعه رواه الدارمي
باب الضحك في المسجد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الضحك في المسجد ظلمة
في القبر رواه الديلمي في مسند الفردوس **باب** التنفل في المسجد عن سعد بن اسحق عن ابيه عن جده
ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى المغرب في مسجد بني عبد الاشهل فلما فرغ رأى الناس يسبحون فقال
ايها الناس انما هذه الصلاة في البيوت رواه الطحاوي وعن عبد الله بن سعد قال سألت رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن الصلاة في بيتي والصلاة في المسجد فقال قد ترى ما اقرب بيتي من المسجد
فلان اصلي في بيتي احب الي من ان اصلي في المسجد الا ان تكون صلاة مكتوبة رواه الطحاوي وعن زيد
بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلاة المرء في بيته افضل من صلاته في مسجدي هذا الا
المكتوبة رواه الطبراني في المعجم الصغير **باب** صلاة الجنازة في المسجد عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على ميت في المسجد فلا شيء له رواه ابو داود والطحاوي وابن ماجة
ولفظه فليس له شيء قال محمد لا يصلى على جنازة في المسجد وكذلك بلغنا عن ابي هريرة وموضع الجنازة
بالمدينة خارج من المسجد وهو الموضع الذي كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على الجنازة فيه ذكره في
الموطا **باب** البصاق في المسجد عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البزاق في المسجد
سيئة ودفنه حسنة رواه الامام احمد والطبراني في الكبير وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم التفل في المسجد خطيئة وكفارته ان يواريه رواه ابو داود في سننه وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل هذا المسجد فبزق فيه او تنخم فليحفر فليدفنه فان لم يفعل فليبزق
في ثوبه ثم ليخرج رواه ابو داود وعن انس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البصاق في المسجد خطيئة

وكفارتها دفنها رواه الامام احمد والبخاري ومسلم والطبراني في الكبير والصغير والبيهقي وابوداود الطيالسي

وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم الى الصلاة فلا يبصق امامه فانما يناجي الله

ما دام في مصلاه ولا عن يمينه فان عن يمينه ملكا وليبصق عن يساره او تحت قدمه فيدفنها

رواه البخاري وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا هم العبد ان يبزق في المسجد

اضطربت اركانه وانزوى كما تنزوي الجلدة في النار فان هو ابتلعها اخرج الله منه اثنين وسبعين

داء وكتب له بها الفي الف حسنة رواه الديلمي وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من بزق في قبلته ولم يوارها جاءت يوم القيمة احمى ما تكون حتى تقع بين عينيه رواه الطبراني

في الكبير وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البزاق في المسجد خطيئة وكفارته دفنه

رواه الطبراني في الاوسط وعن اسماء بن الحكم الفزاري قال سألت رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه

وسلم عن البصاق في المسجد فقال هي خطيئة وكفارتها دفنها رواه عبد الرزاق وعن ابن عمر ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم رأى بصاقا في جدار القبلة فحكه ثم اقبل على الناس فقال اذا كان احدكم يصلي فلا

يبصقن قبل وجهه فان الله قبل وجهه اذا صلى رواه النسائي والامام محمد ومالك والبخاري من طريق مالك

وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى في جدار القبلة مخاطا

او بصاقا او نخامة فحكه رواه البخاري **باب النخامة في المسجد** عن انس ان رسول الله صلى الله

عليه وسلم رأى نخامة في القبلة فحكها بيده ورؤي كراهيته او رؤي كراهيته لذلك وشدته عليه وقال

ان احدكم اذا قام في صلاته فانما يناجي ربه او ربه بينه وبين القبلة فلا يبزقن في قبلته ولكن عن

يساره او تحت قدمه ثم اخذ طرف ردائه فبزق فيه ورد بعضه على بعض قال او يفعل هكذا رواه البخاري

وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت على اعمال امتي حسنها وسيئها فوجدت في

محاسن اعمالها الاذى يماط عن الطريق ووجدت في مساوي اعمالها النخاعة تكون في المسجد لا تدفن

رواه مسلم وابوداود الطيالسي وعن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

قال ان رجلا ام قوما فبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لقومه حين فرغ لا يصلي لكم فاراد بعد ذلك ان يصلي لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول الله صلى الله

عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبت انه قال انك قد اذيت الله ورسوله

رواه ابوداود وعن انس قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم نخامة في قبلة المسجد فغضب

حتى احمر وجهه فقامت امرأة من الانصار فحكتها وجعلت مكانها خلوقا فقال رسول الله صلى الله

عليه وسلم ما احسن هذا رواه النسائي وعن [٥] ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى
نخامة في قبلة المسجد فحكها بحصاة ونهى ان يبصق الرجل بين يديه او عن يمينه وقال يبصق عن يساره
او تحت قدمه اليسرى رواه النسائي وعن [٦] ابن عمر قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب اذ رأى
نخامة في قبلة المسجد فتغيظ على اهل المسجد وقال ان الله قبل احدكم اذا كان في صلاته فلا يبزقن
او قال لا يتنخعن ثم امر بها فحك مكانها وامر بها فلطخت قال حماد ولا اعلمه الا قال بزعفران رواه الدارمي
وعنه [٧] ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى نخامة في قبلة المسجد وهو في الصلاة فحكها وهو قائم فلما
صلى تغيظ على الناس فقال ان احدكم اذا كان في الصلاة فان الله عز وجل قبل وجهه فلا يتنخمن
احد منكم قبل وجهه في الصلاة رواه ابو داود الطيالسي وعن [٨] ابي هريرة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم رأى نخامة في جدار المسجد فتناول رسول الله صلى الله عليه وسلم حصاة وحتها ثم قال اذا
تنخم احدكم فلا يتنخمن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره او تحت قدمه رواه الدارمي
وعن [٩] ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يحب العراجين ولا يزال في يده منها فدخل المسجد
فرأى نخامة في قبلة المسجد فحكها ثم اقبل على الناس مغضبا فقال ايسر احدكم ان يبصق في وجهه ان احدكم
اذا استقبل القبلة فانما يستقبل ربه عز وجل والملك عن يمينه فلا يتفل عن يمينه ولا في قبلته وليبصق عن يساره
او تحت قدمه فان عجل به امر فليقل هكذا ووصف لنا ابن عجلان ذلك ان يتفل في ثوبه ثم يرد بعضه
على بعض رواه ابو داود وعنه [١٠] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابصر نخامة في قبلة المسجد فحكها
بحصاة وقال لا يبزق الرجل امامه ولا عن يمينه ولكن عن يساره او تحت قدمه رواه ابو داود الطيالسي
وعن [١١] عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت قال اتينا جابرا يعني ابن عبد الله وهو في مسجده فقال
اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجدنا هذا وفي يده عرجون ابن طاب فنظر فرأى في قبلة المسجد
نخامة فاقبل عليها فحتها بالعرجون ثم قال ايكم يحب ان يعرض الله عنه بوجهه ثم قال ان احدكم اذا
قام يصلي فان الله قبل وجهه فلا يبصقن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره تحت رجله اليسرى
فان عجلت به بادرة فليقل بثوبه هكذا ووضعه على فيه ثم دلكه ثم قال اروني عبيرا فقام فتى من الحي
يشتد الى اهله فجاء بخلوق في راحته فاخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعله على رأس العرجون ثم
لطخ به على اثر النخامة قال جابر فمن هناك جعلتم الخلوق في مساجدكم رواه ابو داود ومسلم وعن [١٢]
عبد الرحمن بن ابي حدرد الاسلمي قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل
هذا المسجد فبزق فيه او تنخم فليحفر فليدفنه فان لم يفعل فليبزق في ثوبه ثم ليخرج به رواه ابو داود

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النخاعة فى المسجد خطيئة وكفارتها دفنها رواه الامام
احمد والبيهقى وعن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تنخم احدكم وهو فى المسجد
فليغيب نخامة لا تصيب جلد مومن اوثوبه فتوذيه رواه الامام احمد وابو يعلى وابن خزيمة والبيهقى
والضياء وعن ابى سعيد رجل من اهل الشام قال ابصر رسول الله صلى الله عليه وسلم نخامة فى قبلة المسجد
فحكها ثم قال ما يومن هذا ان تكون كية بين عينيه رواه عبد الرزاق وعن ابى امامة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من تنخع فى المسجد فلم يدفنه فسيئة وان دفنه فحسنة رواه ابو يعلى والطبرانى
فى الكبير وابن النجار وسعيد بن منصور **باب** النوم فى المسجد عن جابر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم قوموا لا ترقدوا فى المسجد رواه عبد الرزاق وعنه قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن
مضطجعون فى مسجده فضربنا بعسيب كان فى يده وقال قوموا لا ترقدوا فى المسجد رواه عبد الرزاق
وعن ابى ذر قال اتانى نبى الله صلى الله عليه وسلم وانا نائم فى المسجد فضربنى برجله قال الا اراك
نائما فيه قلت يا نبى الله غلبتنى عينى رواه الدارمى **باب** الحدث فى المسجد عن عمر بن الخطاب
رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم وهو فى المسجد فليتحول عن مجلسه
ذلك الى غيره رواه ابوداؤد والبيهقى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى
احدكم ثم ثبت فى مجلسه ينتظر الصلوات لم تزل الملائكة تصلى عليه ما كان فى مجلسه اللهم اغفر له
اللهم ارحمه ما لم يحدث او يوذ رواه ابن جرير وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل
احدكم المسجد كان فى صلاة ما كانت الصلاة تحبسه والملائكة يصلون على احدكم ما دام فى مجلسه
الذى صلى فيه يقولون اللهم اغفر له اللهم ارحمه اللهم تب عليه ما لم يحدث فيه رواه ابن ماجة
وابن ابى شيبة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس فى المسجد ينتظر الصلاة فهو
فى صلاة والملائكة تقول اللهم اغفر له اللهم ارحمه ما لم يحدث رواه ابن جرير وعنه ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الملائكة تصلى على احدكم ما دام فى مصلاه الذى صلى فيه ما لم يحدث تقول
اللهم اغفر له اللهم ارحمه رواه البخارى **باب** البول والتخلى فى المسجد عن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذا المسجد لا يبال فيه انما بنى لذكر الله والصلاة رواه
ابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه المساجد لا تصلح لشئ من
القذر والبول والخلاء وانما هى لقراءة القرآن وذكر الله والصلاة رواه الامام احمد ومسلم وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذا المسجد لا يبال فيه انما بنى لذكر الله والصلاة رواه

البخاری وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذا المکان لا یبال فیہ انما بنی للصلاۃ رواہ عبد الرزاق وعن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما بنی هذا المسجد لذکر الله و الصلاۃ وانه لا یبال فیه رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق ۔

ابواب مایجوز فی المسجد

باب تناشد الاشعار الشرعیه وهجو الکفار فی المسجد عن سعید بن المسیب قال مر عمر رضی الله عنه فی المسجد وحسان ینشد فلحظ الیه فقال کنت انشد فیه وفیه من هو خیر منک ثم التفت الی ابی هریرۃ فقال انشدک بالله سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اجب عنی اللهم ایدہ بروح القدس قال نعم رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وعن ابی سلمة انه سمع حسان بن ثابت الانصاری یستشهد ابا هریرۃ انشدک الله هل سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول یا حسان اجب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم ایدہ بروح القدس قال ابو هریرۃ نعم رواہ البخاری وعن ام المؤمنین الصدیقه رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینصب لحسان منبرا فی المسجد فیقوم علیه یهجو الکفار رواہ الترمذی وصححه **باب** النوم فی المسجد للمسافر وغیر المتاهل وللضرورۃ عن ابن عمر قال کنا ننام فی المسجد علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم رواہ ابن ماجة وعن قیس بن طخفة وکان من اصحاب الصفة قال قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم انطلقوا فانطلقنا الی بیت عائشة فاکلنا وشربنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان شئتم نمتم ههنا وان شئتم انطلقتم الی المسجد قال فقلنا بل ننطلق الی المسجد رواہ ابن ماجة وعن ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد ولم یکن لی اهل فرایت فی المنام کانما انطلق بی الی بئر فیها رجال معلقون فقیل انطلقوا بها الی ذات الیمین فذکرت الرؤیا لحفصة فقلت قصیها علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقصتها علیه فقال من رأی هذہ قالت ابن عمر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم الفتی او قال نعم الرجل لو کان یصلی من اللیل قال وکنت اذا نمت لم اقم حتی اصبح قال فکان ابن عمر یصلی اللیل رواہ الدارمی وعنه انه کان ینام وهو شاب عزب لا اهل له علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم رواہ البخاری والنسائی ومسلم ولفظه کنت ابیت فی المسجد ولم یکن لی اهل وعن سهل بن سعد قال جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیت فاطمة رضی الله عنها فلم یجد علیا فی البیت فقال این ابن عمک قالت کان بینی وبینه شیء فغاضبنی فخرج فلم یقل عندی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لانسان انظر این هو فجاء فقال یا رسول الله هو فی المسجد راقد فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو

مضطجع قد سقط رداءه عن شقه واصابه تراب فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسحه عنه
ويقول قم يا ابا تراب رواه البخاري ومسلم وعن جبير بن مطعم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تمنعوا القائلة في المسجد مقيما ولا ضيفا رواه ابو نعيم في كتاب المساجد وعن ام المومنين الصديقة
رضي الله عنها ان وليدة كانت سوداء لحي من العرب فاعتقوها فكانت معهم قالت فخرجت صبية
لهم عليها وشاح احمر من سيور قالت فوضعته او وقع منها فمرت به حدياة وهو ملقى فحسبته لحما فخطفته
قالت فالتمسوه فلم يجدوه قالت فاتهموني به قالت فطفقوا يفتشون حتى فتشوا قبلها قالت والله انى
لقائمة معهم اذ مرت الحدياة فالقته قالت فوقع بينهم قالت فقلت هذا الذي اتهمتموني به زعمتم وانا
منه بريئة وهو ذا هو قالت فجاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلمت قالت عائشة فكانت
لها خباء في المسجد او حفش قالت فكانت تاتيني فتحدث عندي قالت فلا تجلس عندي مجلسا
الا قالت ويوم الوشاح من تعاجيب ربنا * الا انه من بلدة الكفر انجاني قالت عائشة فقلت
لها ما شانك لا تقعدين معي مقعدا الا قلت هذا قال فحدثتني هذا الحديث رواه البخاري -
باب القسمة وتعليق القنو في المسجد عن انس قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم بمال من البحرين
فقال انثروه في المسجد وكان اكثر مال اتى به رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم الى الصلاة ولم يلتفت اليه فلما قضى الصلاة جاء فجلس اليه فما كان يرى احدا الا
اعطاه اذ جاءه العباس فقال يا رسول الله اعطني فاني فاديت نفسي وفاديت عقيلا فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ فحثى في ثوبه ثم ذهب يقله فلم يستطع فقال يا رسول الله مر بعضهم
يرفعه علي قال لا قال فارفعه انت علي قال لا فنثر منه ثم ذهب يقله فقال يا رسول الله مر بعضهم
يرفعه علي قال لا قال فارفعه انت علي قال لا فنثر منه ثم احتمله فالقاه على كاهله ثم انطلق فما زال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبعه بصره حتى خفي علينا عجبا من حرصه فما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم
وثم منها درهم رواه البخاري وابو نعيم وعن قال لما خرج راى اقناء معلقة في المسجد وكان امر
بين كل حائط بقنو يعلق في المسجد لياكل منه من لا شيء له رواه ابو محمد بن قتيبة في غريب الحديث **باب**
اصحاب الحراب في المسجد عن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت لقد رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوما على باب حجرتي والحبشة يلعبون في المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسترني بردائه انظر الى
لعبهم زاد ابن المنذر والحبشة يلعبون بحرابهم رواه البخاري ومسلم **باب** القضاء واللعان في المسجد عن سهل
ابن سعد ان رجلا قال يا رسول الله ارأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا ايقتله فتلاعنا في المسجد وانا شاهد

رواه البخاری **باب** ربط الاسیر فی المسجد عن ابی هریرة قال بعث النبی صلے اللہ علیه وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفة یقال له ثمامة بن اثال فربطوه فی سارية من سواری المسجد فخرج الیه رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم فقال اطلقوا ثمامة فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا اللہ وان محمدا رسول اللہ رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وعن ابن سیرین قال كان شریح اذا قضی علی رجل بحق امر بحبسه فی المسجد الی ان یقوم بما علیه فان اعطی الحق والا امر به فی السجن اورده البخاری تعلیقا **باب** الابواب والغلق للمسجد عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیه وسلم قدم مكة فدعا عثمان بن طلحة ففتح الباب فدخل النبی صلے اللہ علیه وسلم وبلال واسامة بن زید وعثمان بن طلحة ثم اغلق الباب فلبث فیه ساعة ثم خرجوا قال ابن عمر فبدرت فسالت بلالا فقال صلی فیه فقلت فی ای قال بین الاسطوانتین قال ابن عمر فذهب عنی ان اساله كم صلی رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجة **باب** الحلقة فی المسجد عن ابی واقد اللیثی قال بینما رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم فی المسجد فاقبل ثلاثة نفر فاقبل اثنان الی رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم وذهب واحد واما احدهما فرأی فرجة فی الحلقة فجلس واما الاخر فجلس خلفهم واما الاخر فادبر ذاهبا فلما فرغ رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم قال الا اخبركم عن الثلثة اما احدهم فاوی الی اللہ فاواه اللہ واما الاخر فاستحیی فاستحیی اللہ منه واما الاخر فاعرض فاعرض اللہ عنه رواه البخاری **باب** الاستلقاء ومد الرجل فی المسجد عن عباد بن تمیم عن عمه انه رأی رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیه علی الاخری رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی ؁

ابواب من یمنع من المسجد

باب من اكل ثوما او بصلا عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا یقربن مسجدنا فان الملائكة تتاذی مما یتاذی منه الانس رواه البخاری ومسلم وعن معاویة بن قرة عن ابیه ان رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم نهی عن هاتین الشجرتین یعنی البصل والثوم وقال من اكلهما فلا یقربن مسجدنا وقال ان كنتم لا بد اكلیها فامیتوهما طبخا رواه ابوداؤد وعن معدان بن ابی طلحة ان عمر بن الخطاب قال انكم ایها الناس تاكلون من شجرتین ما اراهما الا خبیثتین هذا البصل والثوم ولقد رأیت نبی اللہ صلے اللہ علیه وسلم اذا وجد ریحهما من الرجل امر به

فاخرج الی البقیع فمن اکلها فلیمتهما طبخا رواه النسائی **وعن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه
انه خطب یوم الجمعة فذکر النبی صلی الله علیه وسلم وابا بکر ثم قال انی رأیت فی المنام کان دیکا نقرنی نقرة
او نقرتین وانی لا اراه الا حضور اجلی وان قوما یامروننی ان استخلف وان الله عز وجل لم یکن لیضیع دینه
ولا خلافته والذی بعث به نبیه صلی الله علیه وسلم وان عجل بی امر فالخلافة بین هؤلاء الرهط الستة الذی
فارقوا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو عنهم راض وانی لا ادع بعدی شیئا هو اهم الی من امر الکلالة وما نازعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم منذ صحبته فی شیء ما نازعته فی الکلالة وما اغلظ لی فی شیء منذ صحبته ما اغلظ
لی فی الکلالة حتی ضرب بیده قبل صدری وقال یا عمر انما تکفیک آیة الصیف التی انزلت فی سورة النساء
ثم انکم ایها الناس تاکلون من شجرتین لا اراهما الا خبیثتین هذا البصل والثوم ولقد کنت اری رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا وجد ریحهما من الرجل امر به فاخرج الی البقیع فمن کان منکم اکلهما فلیمتهما طبخا رواه
ابو داود الطیالسی **وعن** ابی ثعلبة الخشنی قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاصبنا حمر من
حمر الیهود فذبحناها وطبخناها فاخبر رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر منادیا فنادی فی الناس ان لحوم
حمر الانس لا تحل حرمها رسول الله صلی الله علیه وسلم واصابوا فی حیطانها بصلا وثوما فاکلوا منهما والقوم
جیاع فراحوا فاذا ریح المسجد بصل وثوم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اکل من هذه الشجرة الخبیثة فلا یقربنا
فی مسجدنا رواه الطبرانی فی المعجم الصغیر **عن** معقل بن یسار قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مسیر
فاتینا علی مکان فیه ثوم فاصاب ناس من المسلمین منه وجاءوا الی المصلی فقال من اکل من هذه الشجرة
فلا یقربن مصلانا رواه الطبرانی فی المعجم الصغیر **وعن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا اولیعتزل مسجدنا اولیقعد فی بیته رواه الطبرانی فی الصغیر **باب**
من اکل الکراث والفجل **عن** جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اکل من هذه الخضروات الثوم و
البصل والکراث والفجل فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتاذی مما یتاذی بنو آدم رواه الطبرانی فی المعجم الصغیر
وعنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان ینهی عن اکل الکراث والبصل عند دخول المسجد رواه الطبرانی فی
الصغیر **باب** من وجد سعة ولم یضح **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کان
له سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا رواه ابن ماجة **باب** دخول النساء المسجد **عن** ابن عمر قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استاذنت احدکم امرأته الی المسجد فلا یمنعها وقال بلال بن عبد الله
والله لنمنعهن فاقبل علیه عبد الله فسبه سبا ما سمعت مثله قط وقال اخبرک عن رسول الله صلی الله
علیه وسلم وتقول والله لنمنعهن رواه البخاری ومسلم وابو داود **وعن** ام حمید امرأة ابی حمید الساعدی

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد علمت انك تحبين الصلاة معي وصلوتك في بيتك خير من صلوتك في حجرتك وصلوتك في حجرتك خير من صلوتك في دارك وصلوتك في دارك خير من صلوتك في مسجد قومك وصلوتك في مسجد قومك خير من صلوتك في مسجدي رواه الامام احمد والطبراني في الكبير وابن حبان **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان تصلي المرأة في داخلتها اعظم لاجرها من ان تصلي في بيتها ولان تصلي في بيتها اعظم لاجرها من ان تصلي في دارها ولان تصلي في دارها اعظم لاجرها من ان تصلي في مسجد قومها ولان تصلي في مسجد قومها اعظم لاجرها من ان تصلي في مسجد الجماعة ولان تصلي في مسجد الجماعة اعظم لاجرها من ان تخرج يوم الخروج رواه ابن جرير **وعن** ام سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير مساجد النساء قعر بيوتهن رواه الامام احمد والبيهقي **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت لو رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم من النساء ما نرى لمنعهن المساجد كما منعت نساء بني اسرائيل رواه الطبراني في المعجم الصغير **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمنعوا النساء المساجد بالليل فقال ابنه بلى والله لنمنعهن يتخذنه دغلا فرفع يده فلطمه فقال احدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول هذا رواه ابو داؤد الطيالسي **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمنعوا النساء ان يأتين المساجد فقال ابنه والله لنمنعهن فقال ابن عمر احدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول هذا رواه ابو داؤد الطيالسي **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنعوا نساءكم المساجد وبيوتهن خير لهن رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه **وعن** عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلاة المرأة في بيتها افضل من صلاتها في حجرتها وصلاتها في مخدعها افضل من صلاتها في بيتها رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

باب دخول الحائض والجنب المسجد

عن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهوا هذه البيوت عن المسجد فاني لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواه ابو داؤد **وعن** ابراهيم قال تتناول الحائض الشيء من المسجد ولا تدخله رواه الدارمي **وعن** حفصة قالت كانت ام عطية لا تذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قالت بابا فقلت اسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كذا قالت بابا قالت لتخرج العواتق وذوات الخدور والحيض يشهدن الخير ودعوة المسلمين وتعتزل الحيض المصلى رواه البخاري والنسائي وابن ماجة **وعن** ام سلمة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم صرحة هذا المسجد فنادى باعلى صوته ان المسجد لا يحل لجنب ولا حائض رواه ابن ماجة

باب دخول المشرك المسجد

قال تعالى انما المشركون نجس فلا يقربوا المسجد

الحرام بعد عامهم هذا وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل مسجدنا هذا مشرك بعد عامنا هذا غير اهل الكتاب وخدمهم غير اهل الكتاب رواه الامام احمد وقال تعالى في بيوت اذن الله ان ترفع ويذكر فيها اسمه وعن ابي هريرة قال كنت مع علي بن ابي طالب لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم فنادى باربع حتى صحل صوته الا انه لا يدخل الجنة الا نفس مومنة ولا يحجن بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ومن كان بينه وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد فان اجله الى اربعة اشهر فاذا مضت الاربعة فان الله برئ من المشركين ورسوله رواه الدارمي۔

ابواب اماكن نهي فيها الصلاة

باب الصلاة في المقبرة عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام رواه ابو داؤد والترمذي وابن ماجة والدارمي وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصلى في سبعة مواطن في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي معاطن الابل وفوق ظهر بيت الله رواه الترمذي وابن ماجة والطحاوي وعن ابي صالح الغفاري ان عليا مر ببابل وهو يسير فجاءه المؤذن يؤذنه بصلاة العصر فلما برز منها امر المؤذن فاقام الصلاة فلما فرغ قال ان حبي عليه السلام نهاني ان اصلي في المقبرة ونهاني ان اصلي في ارض بابل فانها ملعونة رواه ابو داؤد وابن ابي شيبة وعن امير المؤمنين عمر بن الخطاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سبع مواطن لا تجوز فيها الصلاة ظاهر بيت الله والمقبرة والمزبلة والمجزرة والحمام وعطن الابل ومحجة الطريق رواه ابن ماجة وعن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها قبورا رواه البخاري ومسلم وابو داؤد وابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تجعلوا بيوتكم مقابر رواه مسلم وعن عبد الرحمن بن سابط عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نوروا بيوتكم بذكر الله تعالى واكثروا فيها تلاوة القران ولا تتخذوها قبورا كما اتخذها اليهود والنصارى رواه الطبراني وعن زيد بن خالد الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم صلوا في بيوتكم ولا تجعلوها قبورا رواه ابن ابي شيبة وعن علي بن الحسين عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتخذوا قبري عيدا ولا بيوتكم قبورا رواه ابن ابي شيبة

باب الصلوة في معاطن الابل عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في مرابض الغنم ولا تصلوا في اعطان الابل رواه الترمذي وعن البراء بن عازب قال سئل رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی مبارک الابل فانہا من الشیاطین و
وسئل عن الصلاۃ فی مرابض الغنم فقال صلوا فیہا فانہا البرکۃ رواہ ابوداؤد وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرت الصلاۃ فلم تجدوا الا مرابض الغنم واعطان الابل فصلوا
فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل رواہ الدارمی والطحاوی وعن اسید بن حضیر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل رواہ الطحاوی وعن جابر بن
سمرۃ ان رجلا قال یارسول اللہ اصلی فی مباءات الغنم قال نعم قال اصلی فی مباءات الابل قال لا رواہ
الطحاوی وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا
فی اعطان الابل رواہ الطحاوی وابن ماجۃ وابوداؤد الطیالسی وزاد فانہا خلقت من الشیاطین وعن
معبد الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلی فی اعطان الابل وتصلی فی مراح الغنم رواہ ابن
ماجۃ وعن سلیک الغطفانی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال توضؤا من لحوم الغنم ولا تصلوا فی مبارک
الابل رواہ الطبرانی وعن طلحۃ بن عبید اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ من البان الابل
ولحومہا ولا یصلی فی اعطانہا رواہ ابو یعلی وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی
فی مرابض الغنم ولا یصلی فی مرابض الابل والبقر رواہ الامام احمد فی مسندہ وعن عقبۃ بن عامر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل او فی مبارک الابل رواہ الطبرانی
فی الکبیر وعن ابن ابی لیلی قال عرض اعرابی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث وفیہ تدرکنا الصلاۃ
ونحن فی اعطان الابل فنصلی فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رواہ الامام احمد والطبرانی **باب**
الصلاۃ فی الحمام عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال موسی فی حدیثہ فیما یحسب
عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الارض کلہا مسجد الا الحمام والمقبرۃ رواہ ابوداؤد والترمذی و
ابن ماجۃ وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی فی سبعۃ مواطن وعد منہا
وفی الحمام رواہ الترمذی والطحاوی وعن امیر المومنین الفاروق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سبع مواطن لا تجوز فیہا الصلاۃ وذکر منہا الحمام رواہ ابن ماجۃ **باب** الصلاۃ
فی المزبلۃ والمجزرۃ عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی فی سبعۃ مواطن فی المزبلۃ
والمجزرۃ رواہ الترمذی **باب** الصلاۃ فی البیعۃ المصورۃ عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی
اللہ عنہ قال لما قدم عمر الشام صنع لہ رجل من النصاری طعاما وکان من عظمائہم وقال انا احب ان تجیئنی
وتکرمنی فقال لہ عمر انا لا ندخل کنائسکم من اجل الصور التی فیہا یعنی التماثیل رواہ عبد الرزاق

المنزل الذی یاوی الیہ الابل والغنم ۱۲ مجمع

وذكره البخاری تعليقا ولفظه انا لا ندخل كنائسكم من اجل التماثيل التی فيها الصور **وعن** مقسم عن
ابن عباس انه كره الصلاة فی الكنيسة اذا كان فيها تصاوير رواه ابن ابی شيبة فی مصنفه **وعنه** انه
كان ابن عباس يصلی فی البيعة الا بيعة فيها تماثيل فان كان فيها تماثيل خرج فصلی فی المطر رواه
البغوی فی الجعديات وذكره البخاری تعليقا الی قوله تماثيل **وعن** ام المؤمنين عائشة رضی الله عنها
ان ام سلمة ذكرت لرسول الله صلی الله عليه وسلم كنيسة رأتها بارض الحبشة يقال لها مارية فذكرت
له ما رأت فيها من الصور فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم اولئك قوم اذا مات فيهم العبد الصالح
او الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور اولئك شرار الخلق عند الله رواه
البخاری ومسلم والنسائی **باب** الصلاة الی جدار مرحاض **عن** عبد الله بن عمرو قال
لا يصلی الی الحش رواه ابن ابی شيبة **وعن** علی المرتضی كرم الله وجهه لا تصلی تجاه حش رواه ابن
ابی شيبة **وعن** ابرهيم قال كانوا يكرهون ثلاثة ابيات القبلة
وذكر منها الحش رواه ابن ابی شيبة - **باب** الصلاة فی موضع الخسف
والعذاب **عن** عبد الله ابن ابی المحل العامری قال كنا مع علی رضی الله عنه فمررنا علی الخسف الذی ببابل
فلم يصل حتی اجازه ای تعداه رواه ابن ابی شيبة **وعن** امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله وجهه انه مر ببابل
وهو يسير فجاءه المؤذن يؤذن لصلاة العصر فلما برز منها امر المؤذن فاقام فلما فرغ من الصلاة قال ان
حبيبی صلی الله عليه وسلم نهانی ان اصلی فی المقبرة ونهانی ان اصلی فی ارض بابل فانها ملعونة رواه ابوداؤد
وعن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا تدخلوا علی هؤلاء المعذبين الا ان تكونوا باكين
فان لم تكونوا باكين فلا تدخلوا عليهم لا يصيبكم ما اصابهم رواه البخاری - **باب** الصلاة فی المسجد
الضرار قال تعالی لا تقم فيه ابدا **عن** ابن عباس فی قوله تعالی والذين اتخذوا مسجدا ضرارا قال هم اناس من
الانصار بنوا مسجدا فقال لهم ابو عامر ابنوا مسجدكم واستمدوا بما استطعتم من قوة وسلاح فانی ذاهب
الی قيصر ملك الروم فآتی بجند من الروم فاخرج محمدا واصحابه فلما فرغوا من مسجدهم اتوا النبی صلی الله عليه
وسلم فقالوا قد فرغنا من بناء مسجدنا فنحب ان تصلی فيه وتدعو بالبركة فانزل الله لا تقم فيه ابدا رواه ابن جرير
وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردوية والبيهقی فی الدلائل **وعنه** قال دعا رسول الله صلی الله عليه وسلم
مالك بن الدخشم فقال مالك نعم انظرنی حتی اخرج اليك بنار من اهلی فدخل علی اهله فاخذ سعفات من
نار ثم خرجوا يشتدون حتی دخلوا المسجد وفيه اهله فحرقوه وهدموه وخرج اهله فتفرقوا عنه فانزل الله تعالی
فی شان المسجد والذين اتخذوا مسجدا ضرارا وكفرا الی قوله عليم حكيم رواه ابن اسحق وابن مردويه

بسم الله الرحمن الرحيم | ابواب شروط الصلاة | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

باب الطهارة من الاحداث عن الامام الاعظم عن خلف بن يسين بن معاذ الزيات عن ابيه عن حبيب بن ابي ثابت ان الجنب اذا صلى لقوم عليه ان يعيد ويعيدوا معه رواه الحافظ طلحة بن محمد في مسنده وعن الامام الاعظم عن ابراهيم بن يزيد الخوزي المكي عن عمرو بن دينار عن امير المومنين علي رضي الله عنه وقال محمد اخبرنا عبد الله ابن المبارك عن يعقوب ابن القعقاع عن عطاء بن ابي رباح في الرجل يصلي باصحابه بغير وضوء قال يعيد ويعيدون ثم قال محمد واخبرنا عبد الله بن المبارك عن عون بن عبد الله عن محمد بن سيرين قال احب ان يعيد واعادوا هما الامام محمد وقال وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول رواه مسلم والترمذي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلاة احدكم اذا احدث حتى يتوضأ رواه ابو داؤد والترمذي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه رواه ابو داؤد وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلوة قيل كيف انتم تصنعون قال يجزي احدنا الوضوء ما لم يحدث رواه الامام مالك والبخاري وابو داؤد والترمذي والنسائي وعن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث في صلاته فلينصرف فان كان في صلاة جماعة فليأخذ بانفه ولينصرف رواه ابو داؤد

باب الطهارة من الانجاس قال تعالى وثيابك فطهر اي بالماء عن النجاسة لان الصلاة لا تصح الا بها وعن معاوية انه سأل اخته ام حبيبة رضي الله عنهما زوج النبي صلى الله عليه وسلم هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في الثوب الذي كان يجامعها فيه فقالت نعم ما لم ير فيه اذى رواه ابو داؤد والنسائي والطحاوي وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي في ملاحفنا رواه ابو داؤد والترمذي والنسائي والطحاوي وعن ابي سعيد قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي باصحابه في نعليه اذ خلعهما فوضعهما عن يساره فلما رأى ذلك اصحابه القوا نعالهم فلما قضى صلاته قال ما حملكم على خلع نعالكم قالوا رأيناك خلعت فخلعنا فقال ان جبرئيل اتاني فاخبرني ان فيهما قذرا فاذا جاء احدكم الى الصلاة فلينظر فان رأى في نعليه قذرا او قال اذى فليمسحه وليصل فيهما رواه ابو داؤد وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها

قال الشارح وفيه دليل على ان التحري ... فاذا ... ثم رجعت صلاته ... وهو قول لمذهبه الشافعي فانه ... خلع النعلين ... لم يتبين ... والمؤمن ... فيبتدأ الصلاة ... حمل القذر ... على ما يعفى عنه ... من قلة ... منه عفي عنه

قالت كنت اغسل المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلاة وان بقع الماء لفي ثوبه رواه الطحاوي **وعن** يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب انه اعتمر مع عمر بن الخطاب رضي الله عنه في ركب فيهم عمرو بن العاص وان عمر عرس ببعض الطريق قريبا من بعض المياه فاحتلم عمر بن الخطاب وقد كاد ان يصبح فلم يجد ماء في الركب فركب حتى جاء الماء فجعل يغسل ما رأى من الاحتلام حتى اسفر فقال له عمرو اصبحت ومعنا ثياب فدع ثوبك فقال عمر بل اغسل ما رأيت وانضح ما لم ار رواه الطحاوي **وعن** زيد بن الصلت انه قال خرجت مع عمر بن الخطاب الى الجرف فنظر فاذا هو قد احتلم ولم يغتسل فقال والله ما اراني الا قد احتلمت وما شعرت وصليت وما اغتسلت فاغتسل وغسل ما رأى في ثوبه ونضح ما لم يره رواه الطحاوي **وعن** ابي هريرة قال في المني يصيب الثوب ان رأيته فاغسله والا فاغسل الثوب كله رواه الطحاوي

باب ستر العورة

قال تعالى خذوا زينتكم عند كل مسجد وقال تعالى ولا يبدين زينتهن الا ما ظهر منها **عن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلاة حائض الا بخمار رواه ابو داود والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي حديث حسن **وعنها** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلاة امرأة قد حاضت الا بخمار رواه ابن خزيمة وابن حبان في صحيحيهما والحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط مسلم **وعن** قتادة عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا صلاة لحائض الا بخمار رواه سعيد بن عروبة ورواه الامام احمد واسحق بن راهويه وابو داود الطيالسي في مسانيدهم **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله من امرأة صلاة حتى تواري زينتها ولا من جارية بلغت المحيض حتى تختمر رواه الطبراني في الاوسط والصغير

باب ستر العورة خارج الصلاة

عن ابي هريرة قال رأيت سبعين من اصحاب الصفة ما منهم رجل عليه رداء اما ازار واما كساء قد ربطوا في اعناقهم فمنها ما يبلغ نصف الساقين ومنها ما يبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهة ان ترى عورته رواه البخاري **وعن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينقل معهم الحجارة للكعبة وعليه ازاره فقال له العباس عمه يا ابن اخي لو حللت ازارك فجعلت على منكبيك دون الحجارة قال فحله فجعله على منكبيه فسقط مغشيا عليه فما رئي بعد ذلك عريانا صلى الله عليه وسلم رواه البخاري

باب عورة الرجل

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مروا صبيانكم بالصلاة في سبع سنين واضربوهم عليها في عشر وفرقوا بينهم في المضاجع واذا زوج احدكم امته عبده او اجيره فلا ينظر الى ما دون السرة وفوق الركبة فان ما تحت السرة الى الركبة من العورة

رواه الدار قطنى فى سننه ورواه ابو داؤد الى قوله فوق الركبة ورواه الامام احمد فى مسنده ولفظه فان
ما اسفل من سرته الى ركبتيه من عورته وعن ابى جعفر محمد بن الحسين قال قلنا لعبد الله بن جعفر بن
ابى طالب حدثنا بما سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تحدثنا عن غيرك وان كان ثقة قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما بين السرة الى الركبة عورة رواه الحاكم فى المستدرك وعن ابى ايوب
قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول ما فوق الركبتين من العورة وما اسفل من السرة من العورة ويروى
ما دون سرته حتى يجاوز ركبتيه رواه الدار قطنى وعن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عورة المؤمن ما بين سرته الى ركبته رواه سمويه وعن عبد الله بن ابى جعفر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما بين السرة والركبة عورة رواه الحاكم والطبرانى فى الصغير **باب** الفخذ عورة

عن جرهد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفخذ من المسلم من عورته رواه الطبرانى فى الكبير
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفخذ عورة رواه الترمذى واورده البخارى تعليقا
وعن محمد بن عبد الرحمن بن جحش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غط فخذك فان الفخذ عورة
رواه الحاكم **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غط فخذك فان فخذ الرجل من عورته
رواه الامام احمد والحاكم **وعن** جرهد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جرهد غط فخذك
فان الفخذ عورة رواه الامام احمد وابو داؤد والنسائى وابو داؤد الطيالسى ولفظه خمر فخذك **وعن**
امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبرز فخذك ولا تنظر
الى فخذ حى ولا ميت رواه ابو داؤد وابن ماجة والحاكم **وعن** جرهد قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان فخذ المؤمن عورة رواه ابو نعيم **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمر فخذك
فان الفخذ عورة رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** ابى ليلى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غط فخذك
يا معمر فانها من العورة رواه الخرائطى فى مكارم الاخلاق **وعن** حذيفة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فخذ الرجل من العورة رواه الطبرانى فى الكبير وابو نعيم وابن جرير **وعن** على المرتضى كرم الله
وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنظر الى فخذ حى ولا ميت فان الفخذ عورة رواه
ابن عساكر **وعن** امير المؤمنين عمر الفاروق رضى الله عنه قال فخذ الرجل من العورة رواه ابن ابى شيبة
وعنه قال الفخذ من العورة رواه ابن جرير **وعن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال
دخل على النبى صلى الله عليه وسلم وانا كاشف عن فخذى فقال يا على غط فخذك فانها من العورة
رواه الشاشى واسمعيل الصفار فى حديثه **وعنه** انه كان يدخل على النبى صلى الله عليه وسلم

فدخل عليه يوما وقد كشف عن فخذيه، فقال يا ابن ابي طالب لا تكشف عن فخذك فانها عورة ولا تنظر الى فخذ حي ولا ميت فانك تغسل الموتى رواه ابن راهويه وابن جرير وصححه **وعن** محمد بن عبد الله بن عبد الله بن جحش قال كنت امشي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في السوق فمر على رجل من بني عدي يقال له معمر وهو جالس عند دار في السوق وفخذاه مكشوفتان فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا معمر غط فخذيك فان الفخذين عورة رواه الامام احمد والحسن بن سفيان وابن جرير وابو نعيم والطحاوي ولفظه خمر فخذك اما علمت انها من العورة

باب الركبة من العورة

عن عقبة بن علقمة سمعت عليا يقول قال عليه السلام الركبة من العورة رواه الدارقطني **وعن** ابي الدرداء قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ اقبل ابو بكر آخذا بطرف ثوبه حتى ابدى عن ركبتيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اما صاحبكم فقد غامر رواه البخاري **وعن** عاصم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان قاعدا في مكان قد انكشف عن ركبتيه فدخل عثمان فغطاها ذكره البخاري تعليقا **وعن** ابي موسى انه قال غطى النبي صلى الله عليه وسلم ركبتيه حين دخل عثمان ذكره البخاري تعليقا

باب عورة الحرة

عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان رواه الترمذي وابن خزيمة وابن حبان في صحيحه **وعنه** مثله وزاد وانها تكون الى الله اقرب منها في قعر بيتها رواه ابن حبان **وعنه** قال النبي صلى الله عليه وسلم المرأة عورة مستورة رواه البزار في مسنده **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان اسماء بنت ابي بكر دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق فاعرض عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحيض لم يصلح ان يرى منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه وكفيه رواه ابو داود **وعن** قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الجارية اذا حاضت لم تصلح ان يرى منها الا وجهها ويداها الى المفصل رواه ابو داود في المراسيل **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله من امرأة صلاة حتى تواري زينتها ولا من جارية بلغت المحيض حتى تختمر رواه الطبراني في الصغير **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله تعالى عنها في قوله تعالى ولا يبدين زينتهن الا ما ظهر منها قالت ما ظهر منها الوجه والكفان رواه البيهقي **وعن** ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها انها سالت النبي صلى الله عليه وسلم أتصلي المرأة في درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا يغطي ظهور قدميها رواه ابو داود والحاكم في المستدرك وقال انه على شرط البخاري ورواه ابو داود موقوفا وهو الصواب **وعن** محمد بن زيد بن قنفذ عن امه انها سألت ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ماذا تصلي فيه المرأة من الثياب

فقال تصلي في الخمار والدرع السابغ اذا غيبت ظهور قدميها رواه مالك في الموطا وعن عروة ان امرأة
استفتته فقالت ان المنطق يشق علي افاصلي في درع وخمار فقال نعم اذا كان الدرع سابغا رواه مالك

باب عورة الامة عن انس ان عمر رضي الله عنه ضرب امة لآل انس راها متقنعة فقال
اكشفي راسك لا تشبهي بالحرائر رواه عبد الرزاق في مصنفه وعن عطاء ان عمر بن الخطاب كان
ينهى الاماء عن الجلابيب ان يتشبهن بالحرائر رواه عبد الرزاق وعن صفية بنت ابي عبيد
انها قالت خرجت امرأة مختمرة متجلببة فقال عمر من هذه المرأة فقيل له جارية لفلان رجل من بنيه
فارسل الى حفصة فقال ما حملك على ان تخمري هذه الامة وتجلببيها حتى هممت ان اقع بها لا احسبها
الا من المحصنات لا تشبهوا الاماء بالمحصنات رواه عبد الرزاق ورواه البيهقي وقال الآثار بذلك
عن عمر صحيحة وعن انس بن مالك قال دخلت على عمر بن الخطاب امة كان يعرفها لبعض المهاجرين
او الانصار وعليها جلباب متقنعة به فسألها عتقت قالت لا قال فما بال الجلباب ضعيه عن
راسك انما الجلباب على الحرائر من نساء المؤمنين فتلكأت فقام اليها بالدرة فضرب بها
راسها حتى القته رواه ابن ابي شيبة وعن ابراهيم النخعي ان عمر بن الخطاب كان يضرب الاماء
ان يتقنعن ويقول لا تشبهن بالحرائر رواه الامام محمد في الآثار

باب من صلى في ثوب واحد
عن ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله ايصلي الرجل في الثوب الواحد قال او لكلكم ثوبين
او لكلكم ثوبان رواه الدارمي والامام مالك والامام محمد وابوداود والبخاري ومسلم والنسائي وابن ماجة
والطحاوي في الصغير وعن سعيد بن المسيب انه قال سئل ابوهريرة هل يصلي الرجل في ثوب واحد فقال
نعم فقيل له هل تفعل انت ذلك فقال نعم اني لاصلي في ثوب واحد وان ثيابي لعلى المشجب رواه
مالك وعن محمد بن المنكدر قال صلى جابر في ازار قد عقده من قبل قفاه وثيابه موضوعة على المشجب
فقال له قائل تصلي في ازار واحد فقال انما صنعت ليراني احمق مثلك واينا كان له ثوبان على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وعنه قال رأيت جابر بن عبد الله يصلي في ثوب واحد وقال
رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب رواه البخاري وعنه قال دخلت على جابر بن عبد الله
وهو يصلي في ثوب ملتحفا به ورداؤه موضوع فلما انصرف قلنا يا ابا عبد الله تصلي ورداؤك موضوع قال
نعم احببت ان يراني الجهال مثلكم رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي كذا رواه البخاري وعن ابي بن كعب
قال الصلاة في الثوب الواحد سنة كنا نفعله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يعاب علينا فقال ابن
مسعود انما كان ذلك اذ كان في الثياب قلة فاما اذا وسع الله فالصلاة في الثوبين اولى رواه الامام احمد

وعن قيس بن طلق عن ابيه قال قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم فجاء رجل فقال يا نبي الله ما ترى في
الثوب الواحد قال فاطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ازاره طارق به رداءه فاشتمل بهما
ثم قام فصلى بنا نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما ان قضى الصلاة قال او كلكم يجد ثوبين رواه ابو داؤد
وعبد الرزاق وابن ابي شيبة وعن اسماء بنت ابي بكر الصديق قالت رأيت ابي يصلي في ثوب فقلت
اتصلي في ثوب واحد وثيابك موضوعة فقال يا بنية ان اخر صلاة صلاها رسول الله صلى الله عليه وسلم خلفي
في ثوب واحد رواه ابن ابي شيبة وابو يعلى وعن ابي سعيد قال اختلف ابي بن كعب وابن مسعود في الصلاة
في ثوب واحد فقال ابي ثوب واحد وقال ابن مسعود ثوبين فجاء عليهم عمر بن الخطاب فلامهما وقال
انه ليسوءني ان يختلف اصحاب محمد في شيء واحد فعن اي فتياكما يصدر الناس اما ابن مسعود فلم يال
والقول ما قال ابي رواه البيهقي وعن الحسن قال اختلف ابي بن كعب وابن مسعود في الرجل يصلي في
الثوب الواحد فقال ابي يصلي في ثوب واحد وقال ابن مسعود في ثوبين فبلغ ذلك عمر فارسل اليهما فقال
اختلفتما في امر ثم تفرقتما فلم يدر الناس باي ذلك ياخذون لو اتيتماني لوجدتما عندي علما القول
ما قال ابي ولم يال ابن مسعود رواه عبد الرزاق وعن ابي قال كنا نصلي في عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم في الثوب الواحد ولنا ثوبان رواه ابن خزيمة وعن معاوية بن ابي سفيان ان النبي صلى الله عليه وسلم
صلى في ثوب واحد رواه ابن ابي شيبة

باب صلاة النساء في ثوب واحد

عن عكرمة قال
لو وارت جسدها في ثوب لاجزأته ذكره البخاري تعليقا وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها
قالت لقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الفجر فيشهد معه نساء من المؤمنات متلفعات
في مروطهن ثم يرجعن ما يعرفهن احد رواه البخاري

باب كيف يصلي في ثوب واحد

عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في ثوب واحد متوشحا به رواه ابن ابي شيبة وعن
ابي الدرداء قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم متوشحا في ثوب واحد في راسه اثر الغسل فصلى
فقلت يا رسول الله افيه وفيه قال نعم يعني الجنابة والصلاة ذكره في كنز العمال ولم يعزه الى احد وعن
كيسان رأيت النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر والعصر في ثوب واحد متلببا به رواه ابن ابي شيبة
وعن عمر بن ابي سلمة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في بيت ام سلمة في ثوب واحد متوشحا به
واضعا طرفيه على عاتقيه رواه البخاري ومسلم وابن ابي شيبة وعبد الرزاق وعنه انه رأى النبي
صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب واحد في بيت ام سلمة قد القى طرفيه على عاتقيه رواه البخاري وعن عمار
قال امنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوب واحد متوشحا به رواه ابن ابي شيبة وعن ابن عباس ان النبي

له من طارق الثوب ... ١٢ فتح الودود

صلى الله عليه وسلم صلى في كساء مخالف بين طرفيه في يوم بارد يتقي بالكساء حر الارض كهيئة اخو
رواه عبد ... وعن[8] جابر بن عبد الله رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب واحد متوشحا
به ... عبد الرزاق وابن عساكر وزاد خلف ابي بكر ورواه الطبراني في المعجم الصغير وعن[9] انس قال اخر
صلاة صلاها رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوب واحد مخالفا بين طرفيه خلف ابي بكر رواه عبد الرزاق
وعنه[10] صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوب واحد خالف بين طرفيه رواه ابن ابي شيبة
وعن[11] محمد بن الحنفية ان عليا كان لا يرى بأسا ان يصلي الرجل في الثوب الواحد وكان يصلي في
الثوب الواحد وقد خالف بين طرفيه رواه مسدد وعن[12] الزهري ان عمر بن الخطاب رأى رجلا يصلي
في ثوب واحد ملتحفا به وقال لا تشبهوا باليهود اذا لم يجد احدكم الا ثوبا واسعا فليتزر رواه عبد الرزاق
وعن[13] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في ثوب فليخالف بين طرفيه رواه
البخاري وعن[14] جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جابر اذا كان واسعا فخالف بين طرفيه واذا
كان ضيقا فاشدده على حقويك رواه البخاري ومسلم وابو داؤد وعن[15] ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم في ثوب واحد فليخالف بين طرفيه على عاتقيه رواه الامام احمد
والبخاري وابو داؤد وابن حبان وعن[16] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان
لاحدكم ثوبان فليصل فيهما فان لم يكن له الا ثوب واحد فليتزر ولا يشتمل اشتمال اليهود رواه ابو داؤد
وعنه[17] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم في ثوب واحد فليشده على حقوه ولا تشتملوا
كاشتمال اليهود رواه الحاكم والبيهقي وعن[18] امير المومنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا كان الثوب واسعا فصل فيه متوشحا واذا كان صغيرا فصل فيه متزرا رواه عبد الرزاق
والديلمي وعن[19] عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الصلاة في الثوب الواحد
فقال اذا كان الثوب واسعا فليضمه وان كان حاجزا فليتزر به رواه الطبراني في ... وعن[20] ... امير المومنين
علي المرتضى كرم الله وجهه من كان ازاره واسعا فليتوشح به ومن كان ازاره ضيقا ... به ثم يصلي فيه
رواه حمزة بن يوسف السهمي في معجمه وابن النجار وعن[21] ام هاني بنت ابي طالب انها ذهبت الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة ابنته تستره بثوب قالت فسلمت وذلك
ضحى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذه فقلت انا ام هاني بنت ابي طالب قال مرحبا بام هاني
فلما فرغ من غسله قام فصلى ثماني ركعات ملتحفا في ثوب ... فقلت يا رسول الله ... انه قاتل
رجلا اجرته فلان ابن هبيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اجرنا من اجرت يا ام هاني

رواه الامام محمد عن مالك فى الموطا والبخارى من طريقه وعن ابى سعيد الخدرى قال دخلت
على النبى صلى الله عليه وسلم فرأيته يصلى على حصير يسجد عليه قال ورأيته يصلى فى ثوب واحد
متوشحا به رواه مسلم وعن قيس بن طلق عن ابيه قال سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم انصلى الرجل
فى ثوب واحد فسكت حتى حضرت الصلاة فصلى فى ثوب واحد طارق بين كتفيه رواه ابوداود الطيالسى

باب ما يفعل اذا كان الثوب ضيقا عن سعيد بن الحارث قال سألنا جابر ابن عبد الله عن
الصلاة فى الثوب الواحد فقال خرجت مع النبى صلى الله عليه وسلم فى بعض اسفاره فجئت ليلة لبعض
امرى فوجدته يصلى على ثوب واحد فاشتملت به وصليت الى جانبه فلما انصرف قال ما السرى
يا جابر فاخبرته بحاجتى فلما فرغت قال ما هذا الاشتمال الذى رأيت قلت كان ثوبا قال فان كان
واسعا فالتحف به وان كان ضيقا فاتزر به رواه البخارى وعن سهل قال كان رجال يصلون مع
النبى صلى الله عليه وسلم عاقدى ازرهم على اعناقهم كهيئة الصبيان وقال للنساء لا ترفعن رؤسكن
حتى يستوى الرجال جلوسا رواه البخارى وعن جابر قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا جابر اذا كان واسعا فخالف بين طرفيه واذا كان ضيقا فاشدده على حقويك رواه البخارى
ومسلم وابو داود

باب الصلاة فى الثوب الاحمر عن ابى جحيفة قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم فى قبة حمراء من ادم ورأيت بلالا اخذ وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت الناس
يبتدرون ذلك الوضوء فمن اصاب منه شيئا تمسح به ومن لم يصب منه شيئا اخذ من بلل يد صاحبه
ثم رأيت بلالا اخذ عنزة فركزها وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حلة حمراء مشمرا صلى الى العنزة
بالناس ركعتين ورأيت الناس والدواب يمرون بين يدى العنزة رواه البخارى۔

باب
الصلاة فى قميص واحد عن سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله انى رجل اصيد افاصلى فى القميص
الواحد قال نعم وازرره ولو بشوكة رواه ابوداود وعنه قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
انى لاكون فى الصيد وليس على الا القميص افاصلى فيه قال وزره عليك ولو بشوكة رواه النسائى
وعنه قال قلت يا رسول الله انا نكون فى الصيد فيصلى احدنا فى القميص الواحد قال نعم
وليزرره ولو لم يجد الا ان يخله بشوكة رواه الامام مالك فى الموطا وعن جابر رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلى فى قميص رواه عبد الرزاق وابن ابى شيبة وعن محمد بن عبد الرحمن بن
ابى بكر عن ابيه قال امنا جابر بن عبد الله فى قميص ليس عليه رداء فلما انصرف قال انى رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فى قميص رواه ابوداود **باب** الصلاة فى سراويل

عن مالك بن عتاهية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الارض لتستغفر للمصلي في السراويل
رواه الديلمي في مسند الفردوس وعن ابي هريرة قال قام رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن
الصلاة في الثوب الواحد فقال اوكلكم يجد ثوبين ثم سال رجل عمر فقال اذا وسع الله عليكم فاوسعوا
على انفسكم جمع رجل عليه ثيابه صلى رجل في ازار ورداء في ازار وقميص في ازار وقباء في سراويل وقميص
في سراويل ورداء في سراويل وقباء في تبان[٦] وقميص في تبان وقباء في تبان ورداء رواه مالك والبخاري
وابن حبان وعبد الرزاق وابن ابي شيبة **باب** الصلاة في الثوبين اولى وافضل عن ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليتم فاتزروا وارتدوا ولا تشبهوا باليهود رواه ابن عدي
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليأتزر وليرتد رواه ابن حبان والبيهقي
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليلبس ثوبيه فان الله احق من تزين له
رواه الطبراني في الاوسط وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان لاحدكم ثوبان
فليصل فيهما رواه ابوداؤد وعن ابي قال الصلاة في الثوب الواحد سنة كنا نفعله مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم ولا يعاب علينا فقال ابن مسعود انما كان ذلك وفي الثياب قلة فاما اذ وسع الله فالصلاة
في الثوبين ازكى رواه عبد الله في زيادات مسند احمد وعن نافع ان ابن عمر كساه ثوبين وهو غلام
فدخل المسجد فوجده يصلي متوشحا به فقال اليس لك ثوبان تلبسهما فقلت بلى فقال ارايت لو اني
ارسلتك الى وراء الدار اكنت لابسهما قلت نعم قال فالله احق ان يتزين له ام الناس فقلت الله
فاخبره عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او عن عمر قد استيقن نافع انه عن احدهما وما اراه الا عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا يشتمل احدكم في الصلاة اشتمال اليهود ليتوشح به ومن كان له
ثوبان فليـ ... قال نافع وكان عبد الله لا يرى لاحسان يصلي بغير ازار وسراويل ... كانت
جبة ورداء دون از ... عبد الرزاق ۔

اسبال الازار	ابواب ما يمنع من الثياب في الصلاة	باب

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اسبل ... في صلاته خيلاء فليس
من الله في حل ولا حرام رواه ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي
يجر ثوبه من الخيلاء في الصلاة ليس من الله في حل ولا حرام ... داؤد الطيالسي البيهقي وعن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليتم ... اسبلكم فان كل شيء اصاب

[٦] ان بضم التاء المثناة من فوق وتشديد الباء الموحدة سراويل صغير مقدار شبر يستر العورة المغلظة يقال له بالهندية جانگهيا ۔ ۱۲ منه

الارض من سبلكم فهو فی النار رواه البخاری فی التاریخ والطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی شعب الایمان

وعن ابی هریرة قال بینما رجل یصلی مسبلا ازاره اذ قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء ثم قال اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال له رجل یارسول الله مالک امرته ان یتوضأ ثم سکت عنه قال انه کان یصلی وهو مسبل ازاره وان الله جل ذکره لایقبل صلاة رجل مسبل ازاره رواه ابوداؤد

باب الصلاة فی السراویل وحده

عن بریدة قال نهی ان یصلی الرجل فی لحاف ولا یتوشح به ونهی ان یصلی الرجل فی سراویل ولیس علیه رداء رواه ابوداؤد والحاکم وعن جابر قال نهی عن الصلاة فی السراویل رواه الخطیب

باب الاحتباء فی الصلاة

عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن لبستین ان یحتبی احدکم فی الثوب لیس بین فرجه وبین السماء شیء وعن الصماء اشتمال الیهود رواه الدارمی وعن ابی سعید الخدری انه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اشتمال الصماء وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد لیس علی فرجه منه شیء رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وابن ابی شیبة وعن ابی هریرة قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن بیعتین عن اللماس والنباذ وان یشتمل الصماء وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد رواه البخاری

باب الصلاة فی ثوب واحد لیس علی عاتقیه شیء

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیه منه شیء رواه الامام احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی والدارمی قال یحیی قال مالک احب الی ان یجعل الذی یصلی فی القمیص الواحد علی عاتقیه ثوبا او عمامة ذکره فی المؤطا

باب سدل الثوب

عن ابی هریرة قال نهی عن السدل فی الصلاة وان یغطی الرجل فاه رواه الامام احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه انه خرج فرأی قوما یصلون قد سدلوا ثیابهم فقال کانهم الیهود خرجوا من فهرهم رواه الخلال فی العلل وابوعبید فی الغریب

باب اشتمال الیهود

عن ابن عمر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لایشتمل احدکم فی الصلاة اشتمال الیهود ولیتوشح به رواه عبدالرزاق وعنه قال اذا صلی احدکم فلیلبس ثوبیه فان الله عزوجل احق من تزین له فان لم یکن له الا ثوب فلیتزر به ولایشتمل احدکم فی صلاته اشتمال الیهود رواه البیهقی فی شعب الایمان

باب الصلاة فی ثیاب منقوشة منصورة

عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنها قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی خمیصة لها اعلام فنظر الی اعلامها

ل ارسال الثوب حتی یصیب الارض ١٢ ع بضم القاف وسکون الهاء موضع مدارسهم الذی یتخذون فیه ١٢

فقال اذهبوا بخميصتي هذه الى ابي جهم وأتوني بانبجانيته فانها ألهتني آنفا عن صلاتي رواه
الامام مالك والبخاري ومسلم وابو داؤد والنسائي وفي رواية مالك وابي داؤد كنت انظر اليها
وانا في الصلاة فاخاف ان تفتنني وعن انس قال كان قرام لعائشة سترت به جانب بيتها
فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم اميطي عنا قرامك هذا فانه لا يزال تصاويره تعرض لي في صلاتي رواه البخاري

باب الصلاة في حرير عن عقبة بن عامر قال اهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فروج حرير
فلبسه فصلى فيه ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له وقال لا ينبغي هذا للمتقين رواه الامام
والبخاري ومسلم

باب الصلاة في جلود الثعالب والسباع عن امير المؤمنين على المرتضى
كرم الله وجهه انه كره الصلاة في جلود الثعالب رواه ابن ابي شيبة وعن اسامة بن عمير قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن جلود السباع رواه الحاكم في المستدرك وقال وهذا الاسناد صحيح ولم يخرجاه

باب من لم يجد ثوبا يصلي جالسا عن ابن عباس قال الذي يصلي في السفينة والذي يصلي
عريانا يصلي جالسا رواه عبد الرزاق في مصنفه وعن ميمون بن مهران قال سئل علي عن صلاة العريان
فقال ان كان حيث يراه الناس صلى جالسا وان كان حيث لا يراه الناس صلى قائما رواه عبد الرزاق
وعن قتادة قال اذا خرج ناس من البحر عراة فامهم احدهم صلوا قعودا وكان امامهم معهم في الصف يومون
ايماء رواه عبد الرزاق وعن ان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ركبوا في السفينة فانكسرت
بهم السفينة فخرجوا من البحر عراة فصلوا قعودا ذكره في العناية

باب نية الصلاة قال
تعالى وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين عن امير المؤمنين عمر ابن الخطاب رضى الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ ما نوى رواه البخاري ومسلم
وابو داؤد والترمذي والنسائي وابن حبان في صحيحه والحاكم في اربعينه وحكم بصحته ورواه امام
المذهب في مسند ابي حنيفة عن يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم عن علقمة بن وقاص الليثي
عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاعمال بالنيات وكذا رواه البيهقي في المعرفة
بدون انما وقال الحافظ ابن منده ومن روى هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم غير عمر بن الخطاب
علي بن ابي طالب وسعد بن ابي وقاص وابو سعيد الخدري وابن عمر وابن مسعود وابن عباس وانس بن
مالك وابو هريرة ومعوية بن سفيان وعتبة بن عبد السلمي وهلال ابن يزيد وعبادة بن الصامت
وجابر بن عبد الله وعقبة بن عامر وابوذر وعتبة بن مسلم ورواه البزار في مسنده وابو نعيم في الحلية
عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنيات ولكل امرئ ما نوى

باب المقتدى ينوى المتابعة ايضا **عن** الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم انه قال اذا
دخلت فى صلاة القوم وانت لا تنوى صلاتهم لم تجزئك وان صلى الامام صلاته ونوى الذى
خلفه غيرها اجزأت الامام ولم تجزئهم رواه الامام محمد فى الآثار **باب** استقبال القبلة
قال تعالى سيقول السفهاء من الناس ما ولهم عن قبلتهم التى كانوا عليها قل لله المشرق
والمغرب يهدى من يشاء الى صراط مستقيم. وقال تعالى وما جعلنا القبلة التى كنت
عليها الا لنعلم من يتبع الرسول ممن ينقلب على عقبيه وان كانت لكبيرة الا على الذين هدى
الله وما كان الله ليضيع ايمانكم ان الله بالناس لرءوف رحيم ○ قد نرى تقلب وجهك
فى السماء فلنولينك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا
وجوهكم شطره وان الذين اوتوا الكتب ليعلمون انه الحق من ربهم وما الله بغافل عما تعملون ○
عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا واكل
ذبيحتنا فذلك المسلم الذى له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله فى ذمته رواه البخارى
والنسائى **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا
لا اله الا الله فاذا قالوها وصلوا صلاتنا واستقبلوا قبلتنا وذبحوا ذبيحتنا فقد حرمت
علينا دماؤهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله رواه البخارى وابو داود والترمذى
والنسائى **وعنه** انه سئل يا ابا حمزة وما يحرم دم العبد وماله فقال من شهد ان لا اله الا الله
واستقبل قبلتنا وصلى صلاتنا واكل ذبيحتنا فهو مسلم له ما للمسلم وعليه ما على المسلم رواه البخارى
وابو نعيم والترمذى وقال حديث حسن صحيح **وعن** جابر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى على
راحلته حيث توجهت به فاذا اراد الفريضة نزل فاستقبل القبلة رواه البخارى ومسلم وابو داود
والنسائى **وعن** ابى هريرة قال قال النبى صلى الله عليه وسلم استقبل القبلة وكبر ذكره البخارى تعليقا.
وعن ابن عباس قال البيت قبلة لاهل المسجد والمسجد قبلة لاهل الحرم والحرم قبلة لاهل الارض
فى مشارقها ومغاربها من امتى رواه البيهقى **باب** للآفاقى اصابة جهتها.
عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة رواه الترمذى
وابن ماجه والحاكم قال الترمذى حديث حسن صحيح **وعن** امير المومنين عمر الفاروق رضى الله عنه
قال ما بين المشرق والمغرب قبلة رواه الامام مالك وعبد الرزاق وابن ابى شيبة والبيهقى
وعن ابى قلابة الجرمى قال قال عمر بن الخطاب القبلة ما بين المشرق والمغرب رواه ابو العباس الاصم

في جزء من حديثه **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن سعيد بن جبير انه قال اذا جعلت المشرق
عن يسارك والمغرب عن يمينك فما بينهما قبلة اهل العراق رواه الحافظ ابن خسرو في مسنده
والحسن بن زياد في مسنده **وعن** نافع ان عمر بن الخطاب قال ما بين المشرق والمغرب قبلة اذا
توجه قبل البيت رواه مالك **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين المشرق
والمغرب قبلة رواه الحاكم في المستدرك وقال حديث صحيح على شرط الشيخين **باب** للمكي
اصابة عين القبلة **عن** ابن عباس قال اخبرني اسامة بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم لما دخل
البيت دعا في نواحيه كلها ولم يصل فيه حتى خرج ركع ركعتين في قبل القبلة ثم قال هذه القبلة
رواه البخاري ومسلم والنسائي **وعن** مجاهد قال اتى ابن عمر فقيل له هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم
دخل الكعبة فقال ابن عمر فاقبلت والنبي صلى الله عليه وسلم قد خرج واجد بلالا قائما بين البابين
فسألت بلالا فقلت اصلى النبي صلى الله عليه وسلم في الكعبة قال نعم ركعتين بين الساريتين اللتين
على يساره اذا دخلت ثم خرج فصلى في وجه الكعبة ركعتين رواه البخاري ومسلم وابو داود والنسائي
وابن ماجة **وعن** ابن عباس قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم البيت فصلى بين الساريتين
ركعتين ثم خرج فصلى بين الباب والحجر ركعتين ثم قال هذه القبلة رواه الدارقطني **باب** قبلة
اهل المدينة واهل الشام **عن** ابي ايوب الانصاري ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اتيتم الغائط
فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ولكن شرقوا او غربوا قال ابو ايوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض
بنيت قبل القبلة فننحرف ونستغفر الله تعالى رواه البخاري **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال ما بين المشرق والمغرب قبلة رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على
شرط الشيخين وفي رواية اخرى نحوه وقال الحاكم هذا الحديث صحيح قد اوقفه جماعة عن عبد الله
بن عمر **باب** من اشكلت عليه القبلة **عن** عامر بن ربيعة قال كنا مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم في سفر في ليلة مظلمة فغيمت السماء واشكلت علينا القبلة فصلينا واعلمنا فلما
طلعت الشمس اذا نحن صلينا لغير القبلة فذكرنا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله تعالى
فاينما تولوا فثم وجه الله رواه الترمذي وابن ماجة وابو داود الطيالسي وزاد فقال قد مضت
صلاتكم وانزل الله الحديث **وعن** جابر قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسير فاصابنا
غيم فتحيرنا فاختلفنا في القبلة فصلى كل واحد منا على حدة فجعل كل واحد منا يخط بين يديه
ليعلم مكانه فذكرنا للنبي صلى الله عليه وسلم فلم يامرنا بالاعادة وقال قد اجزأت صلاتكم

رواه الحاكم فى المستدرک وقال هذا حديث صحيح محتج برواته كلهم غير محمد بن سالم فانى لا اعرفه بعدالة ولا جرح وقد تاملت كتابى الشيخين فلم يخرجا فى هذا الباب شيئا ورواه الدارقطنى والبيهقى فى سننهما **وعنه** قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية كنت فيها فاصابتنا ظلمة فلم نعرف القبلة فصلوا فخطوا خطوطا فلما اصبحوا وطلعت الشمس اصبحت تلک الخطوط لغير القبلة فلما قفلنا من سفرنا سألنا النبى صلى الله عليه وسلم عن ذلک فسکت فانزل الله تعالى ولله المشرق والمغرب فاينما تولوا فثم وجه الله رواه الدارقطنى والبيهقى

باب من علم الخطاء فى الصلاة

عن عبد الله بن عمر قال بينما الناس فى صلاة الصبح بقباء اذ جاءهم آت فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد انزل عليه الليلة وقد امر ان يستقبل القبلة فاستقبلوها وكانت وجوههم الى الشام فاستداروا الى الكعبة رواه البخارى ومسلم والنسائى عن مالک **وعن** البراء بن عازب قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بيت المقدس ستة عشر شهرا حتى نزلت وحيثما كنتم فولوا وجوهكم شطره فنزلت بعد ما صلى النبى صلى الله عليه وسلم فانطلق رجل من القوم فمر بناس من الانصار وهم يصلون فحدثهم بالحديث فولوا وجوههم قبل البيت رواه البخارى ومسلم **وعن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى نحو بيت المقدس فنزلت قد نرى تقلب وجهک فى السماء فلنولينک قبلة ترضاها فول وجهک شطر المسجد الحرام فمر رجل من بنى سلمة وهم ركوع فى صلاة الفجر وقد صلوا ركعة فنادى الا ان القبلة قد حولت فمالوا كما هم نحو القبلة رواه مسلم وابوداود والنسائى **وعن** البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى نحو بيت المقدس ستة عشر او سبعة عشر شهرا وكان عليه السلام يعجبه ان يكون قبلته قبل البيت وانه صلى الله عليه وسلم اول صلاة صلاها صلاة العصر وصلى معه قوم فخرج رجل ممن صلى معه فمر على اهل مسجد وهم ركوع فقال اشهد بالله لقد صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل مكة فداروا كما هم قبل البيت رواه البخارى ومسلم والترمذى والنسائى وابن ماجة **وعن** صالح مولى التوأمة قال سمعت محمد بن عبد الله ابن سعد يقول صليت القبلتين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فصرفت القبلة الى البيت ونحن فى صلاة الظهر فاستدار رسول الله صلى الله عليه وسلم واستدرنا معه رواه ابن سعد فى الطبقات **وعن** انس قال جاء منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان القبلة قد حولت الى البيت الحرام وقد صلى الامام ركعتين فاستداروا وصلوا ركعتين الباقيتين نحو الكعبة رواه ابن ابى شيبة **وعن** البراء قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بيت المقدس ستة عشر شهرا حتى نزلت

الاية التي في البقرة وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره فنزلت بعد ما صلى النبي صلى الله عليه وسلم فانطلق رجل من القوم فمر بناس من الانصار وهم يصلون فحدثهم الحديث فولوا وجوههم قبل البيت رواه ابن ابي شيبة **وعن** البراء بن عازب قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فصلى نحو بيت المقدس ستة عشر شهرا ثم انه وجه الى الكعبة فمر رجل قد كان صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم على قوم من الانصار فقال اشهد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد وجه الى الكعبة فانحرفوا الى الكعبة رواه النسائي **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى نحو بيت المقدس ستة عشر شهرا او سبعة عشر شهرا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يوجه الى الكعبة فانزل الله عز وجل قد نرى تقلب وجهك في السماء فتوجه نحو الكعبة وقال السفهاء من الناس وهم اليهود ما ولاهم عن قبلتهم التي كانوا عليها قل لله المشرق والمغرب يهدي من يشاء الى صراط مستقيم ○ فصلى مع النبي صلى الله عليه وسلم رجل ثم خرج بعد ما صلى فمر على قوم من الانصار في صلاة العصر نحو بيت المقدس فقال هو يشهد انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم وانه توجه نحو الكعبة فتحرف القوم حتى توجهوا نحو الكعبة رواه البخاري **باب** الوقت قال تعالى ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا و قال تعالى اقم الصلاة لدلوك الشمس الى غسق الليل وقران الفجر ان قران الفجر كان مشهودا ○ وقال تعالى فسبحن الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات والارض وعشيا و حين تظهرون ـ وقال تعالى حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى وقوموا لله قانتين ○ قال القاضي البيضاوي حافظوا على الصلوات بالاداء لوقتها والمداومة عليها وقال تعالى والذين هم على صلاتهم يحافظون ○ اولئك هم الوارثون الذين يرثون الفردوس هم فيها خالدون ○ قال الامام البغوي يحافظون اي يداومون على حفظها ويراعون اوقاتها وقال تعالى الذين هم على صلاتهم يحافظون ○ اولئك في جنت مكرمون ○ قال الامام السيوطي في الجلالين يحافظون بادائها في اوقاتها وقال تعالى والذين يومنون بالاخرة يومنون به وهم على صلاتهم يحافظون ○ قال الامام الرازي المراد بالمحافظة التعهد لشروطها من وقت وطهارة وغيرها والقيام على اركانها واتمامها حتى يكون ذلك دابه في كل وقت وقال ثم خلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلاة وعن ابن مسعود في تفسير هذه الاية اخروها عن مواقيتها وصلوها لغير وقتها ذكره في المعالم وقال فويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون ○ قال في الجلالين ساهون غافلون يؤخرونها عن وقتها وعن سعد بن ابي وقاص مرفوعا ساهون هم الذين يؤخرون الصلاة عن وقتها رواه البزار

بسم الله الرحمن الرحيم | # كتاب صفة الصلاة | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

(ابواب فرائض الصلاة) باب تكبير التحريمة

قال تعالى وربك فكبر عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل شئ الفة والفة الصلاة التكبيرة الاولى فحافظوا عليها رواه ابن ابي شيبة والطبراني في الكبير وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل شئ صفوة وصفوة الايمان الصلاة وصفوة الصلاة التكبيرة الاولى رواه ابو يعلى والبيهقي في شعب الايمان ورواه ابو نعيم في الحلية عن عبد الله بن عبيد الله بن ابي اوفى وعن الامام الاعظم عن ابي سفيان طريف بن شهاب عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء مفتاح الصلاة والتكبير تحريمها والتحليل تسليمها رواه ابو محمد البخاري في مسنده والترمذي وابن ماجة وابن ابي شيبة والحاكم في المستدرك وقال صحيح الاسناد على شرط مسلم ولم يخرجاه وعن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مفتاح الصلاة الوضوء وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم رواه الامام الشافعي وابو داود والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا الحديث اصح شئ في هذا الباب واحسن ورواه الامام احمد وابن ابي شيبة واسحق بن راهوية والبزار في مسانيدهم ورواه الطبراني ثم البيهقي ورواه الدارقطني في سننه والطبراني في معجمه الوسط وابن حبان في كتاب الضعفاء عن عبد الله بن زيد ورواه الطبراني في المعجم الكبير عن ابن عباس

باب القيام

قال تعالى وقوموا لله قانتين عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب رواه الامام احمد والبخاري وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صل قائما الا ان تخاف الغرق رواه الحاكم وعن ام سلمة رضي الله عنها قالت ما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كان اكثر صلاته جالسا الا المكتوبة وكان احب الاعمال اليه ادومه وان قل رواه النسائي

باب القيام في النفل

عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة رضي الله تعالى عنها هل كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وهو قاعد قالت نعم بعد ما حطمه الناس او قال اسن رواه الامام مالك والبخاري ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وفي اخرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي جالسا فاذا بقي من

قرائة نحو من ثلثين او اربعين اٰية قام فقرءها وهو قائم ثم ركع ثم سجد فيفعل فى الركعة
الثانية مثل ذلك فاذا قضى صلوته فان كنت يقظانا يحدثني وان كنت نائمة اضطجع
وعن ام المومنين حفصة رضى الله عنها قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فى سبحته
قاعدا حتى كان قبل وفاته بعام فكان يصلى فى سبحته قاعدا وكان يصلى بالسورة فيرتلها حتى
تكون اطول من اطول منها رواه الامام مالك ومسلم والترمذى والنسائى وعن ابن عمرو بن
العاص قال حدثت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلاة الرجل قاعدا على نصف الصلاة
قال فاتيته فوجدته يصلى جالسا فوضعت يدى على راسه فقال مالك يا عبد الله بن عمرو قلت
حدثت يا رسول الله انك قلت صلاة الرجل قاعدا على نصف الصلاة وانت تصلى قاعدا
قال اجل ولكنى لست كاحد منكم رواه مالك ومسلم وابوداؤد والترمذى والنسائى وعن
عمران بن حصين انه سأل النبى صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعدا فقال صلاة الرجل
قائما افضل من صلاته قاعدا وصلاته قاعدا على النصف من صلاته قائما وصلاته نائما على
النصف من صلاته قاعدا رواه البخارى والترمذى والنسائى وابن ماجة وعن ام المومنين الصديقة
رضى الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الجالس على النصف من صلاة
القائم رواه البخارى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة القاعد نصف صلاة
القائم رواه الامام احمد والنسائى وابن ماجة ورواه الطبرانى عن ابن عمرو عن عبد الله بن السائب
وعن المطلب بن ابى وداعة **باب طول القيام** عن الامام الاعظم عن ميمون بن سياه عن الحسن
البصرى انه سأله سائل اقرأ خمسمائة اٰية فى كل ركعة فتعجب وقال سبحان الله من يطيق هذا قال
الرجل انا اطيقه قال ان احب الصلاة الى الله تعالى طول القنوت رواه الامام محمد فى الاٰثار وقال
طول القيام فى صلاة التطوع احب الينا من كثرة الركوع والسجود وهو قول ابى حنيفة وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طول القنوت فى الصلاة يخفف سكرات الموت رواه الديلمى
فى مسند الفردوس وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصلاة طول القنوت
رواه الامام احمد ومسلم والترمذى وابن ماجة ورواه الطبرانى عن ابى موسى وعن عمرو بن عبسة وعن
عمير بن قتادة الليثى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان طول صلاة الرجل
وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلاة واقصروا الخطبة وان من البيان لسحرا رواه
الامام احمد ومسلم **باب القراءة** قال تعالى فاقرء وا ما تيسر من القران عن الامام الاعظم

عن عطاء بن ابي رباح عن ابي هريرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج فناد في المدينة
انه لا صلاة الا بقرأة ولو بفاتحة الكتاب رواه ابو محمد البخاري والحافظ طلحة بن محمد ورواه
ابو داؤد وزاد فما زاد ولو بفاتحة الكتاب فما زاد وكذا رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث
صحيح لا غبار عليه **وعن** عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة لمن
لم يقرء بفاتحة الكتاب فصاعدا رواه مسلم وابن حبان وابو داؤد والنسائي **وعن** ابن عباس
قال لا تصل صلاة الا قرأت فيها من القرآن فان لم تقرء ففاتحة القرآن رواه البيهقي في كتاب القراءة
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة الا بقرأة ولو بفاتحة الكتاب
رواه مسلم والخطيب **وعن** ابي امامة انه قال يا رسول الله في كل صلاة قرأة قال نعم ذلك
واجب رواه ابن عدي والبيهقي في كتاب القراءة **وعن** ابي سعيد قال امرنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان نقرء بفاتحة الكتاب وما تيسر رواه البيهقي في القراءة **وعن** عطاء قال قال
ابو هريرة في كل الصلاة يقرء رواه البخاري ومسلم وابو داؤد والنسائي وفي رواية في كل صلاة
قراءة فما اسمعنا النبي صلى الله عليه وسلم اسمعناكم وما اخفى منا اخفيناه منكم ومن قرأ بام
الكتاب اجزأت عنه ومن زاد فهو افضل رواه مسلم **وعن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب
رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في محفل من اصحابه اذ جاء اعرابي من بني
سليم قد صاد ضبا وجعله في كمه يذهب به الى رحله فرأى جماعة فقال على من هذه الجماعة
فقالوا على هذا الذي يزعم انه نبي فشق الناس ثم اقبل على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال يا محمد ما اشتملت النساء على ذي لهجة اكذب منك وابغض الي منك ولولا ان تسميني
قومي عجولا لعجلت عليك فقتلتك فسررت الناس اجمعين فقال عمر يا رسول الله دعني اقتله فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ا علمت ان الحليم كاد ان يكون نبيا ثم اقبل على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال واللات والعزى لا امنت بك وقد قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اعرابي
ما حملك على ان قلت ما قلت وقلت غير الحق ولم تكرم مجلسي قال وتكلمني ايضا استخفافا
برسول الله واللات والعزى لا امنت بك او يؤمن بك هذا الضب فاخرج الضب من كمه وطرحه
بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ان امن بك هذا الضب امنت بك فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا ضب تكلم فتكلم الضب بلسان عربي مبين يفهمه القوم جميعا لبيك وسعديك
يا رسول رب العالمين فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعبد قال الذي في السماء عرشه

وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه قال فمن انا یا ضب قال
انت رسول رب العلمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک فقال الاعرابی
اشهد ان لا اله الا الله وانک رسول الله حقا والله لقد اتیتک وما علی وجه الارض احد هو
ابغض الیّ منک والله لانت الساعة احب الیّ من نفسی ومن والدی فقد امن بک شعری وبشری
وداخلی وخارجی وسری وعلانیتی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحمد لله الذی هداک
الی هذا الدین الذی یعلو ولا یعلی لا یقبله الله الا بصلاة ولا یقبل الصلوة الا بقران فعلمه
رسول الله صلی الله علیه وسلم الحمد لله وقل هو الله احد فقال یا رسول الله والله ما سمعت فی البسیط
ولا فی الرجز احسن من هذا فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذا کلام رب العلمین
ولیس بشعر واذا قرءت قل هو الله احد مرة فکانما قرءت ثلث القران واذا قرءت قل هو الله احد
مرتین فکانما قرءت ثلثی القران واذا قرءت قل هو الله احد ثلاث مرات فکانما قرءت القران کله
فقال الاعرابی نعم الله الهنا یقبل الیسیر ویعطی الجزیل رواه الطبرانی فی الصغیر

باب عدم القراءة خلف الامام

قال الله تعالی واذا قرئ القران فاستمعوا له وانصتوا **عن** مجاهد قال
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرء فی الصلاة فسمع قراءة فتی من الانصار فنزل واذا قرئ
القران فاستمعوا له وانصتوا رواه البیهقی **وعن** الامام احمد قال اجمع الناس علی ان هذه الاٰیة
فی الصلاة **وعن** معاویة بن قرة قال سألت بعض اشیاخنا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال المسروق احسبه قال عبد الله بن مغفل قلت له کل من سمع القران وجب علیه السماع والانصات
قال انما نزلت هذه الاٰیة واذا قرئ القران فاستمعوا له وانصتوا فی القراءة خلف الامام اذا قرء الامام
فاستمع له وانصت رواه ابن مردویة فی تفسیره بسنده **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن
ابرهیم انه قال لم یقرء علقمة خلف الامام حرفا لا فیما یجهر فیه بالقراءة ولا فیما لا یجهر فیه ولا قرأ
فی الاخریین بام الکتاب ولا غیرها خلف الامام ولا اصحاب عبد الله جمیعا رواه الحافظ ابن خسرو
فی مسنده واخرجه الامام محمد فی الاثار رواه عن ابی حنیفة ثم قال وبه نأخذ لا نری القراءة خلف
الامام فی شیء من الصلاة لا فیما یجهر بها ولا فیما لا یجهر بها **وعنه** عن حماد عن ابرهیم ان عبد الله
بن مسعود لم یقرء خلف الامام لا فی الرکعتین الاولیین ولا فی غیرهما رواه ابن خسرو فی مسنده
وعنه عن موسی بن ابی عائشة عن عبد الله بن شداد بن الهاد عن جابر بن عبد الله الانصاری
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کان له امام فقراءة الامام له قراءة رواه ابو محمد البخاری

فی مسندہ باسانید والحافظ طلحۃ بن محمد فی مسندہ وابن خسرو فی مسندہ والحسن بن زیاد فی
مسندہ والاماما واحمد فی مسندہ وابن ماجۃ والامام محمد فی الموطا۔ والدارقطنی والبیہقی رواہ
ابن عدی والدارقطنی عن ابی الزبیر مرفوعا نحوہ والطحاوی بسندہ وعنہ [٦] عن موسی بن
ابی عائشۃ عن عبداللہ بن شداد بن الہاد عن جابر بن عبداللہ ان رجلا قرأ خلف النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی الظہر او فی العصر واومی الیہ رجل فنہاہ فلما انصرف قال اتنہانی ان اقرأ
خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی خلف الامام فقرأۃ
الامام لہ قراءۃ رواہ ابو محمد البخاری فی مسندہ باسانید وابن خسرو والامام محمد بن الحسن فی الآثار
والحسن بن زیاد فی مسندہ وابن عدی وعنہ [٧] عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبداللہ بن
شداد بن الہاد عن جابر بن عبداللہ الانصاری قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس
فقرأ رجل خلفہ فلما قضی الصلاۃ قال ایکم قرأ خلفی ثلاث مرات فقال رجل انا یا رسول اللہ
فقال من صلی خلف الامام فان قراءۃ الامام لہ قرأۃ رواہ ابو محمد البخاری فی مسندہ وعنہ [٨]
عن ابی الحسن موسی بن ابی عائشۃ عن ابی الولید عبداللہ بن شداد عن جابر بن عبداللہ
قال انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلاۃ الظہر والعصر فقال من قرأ منکم بسبح اسم ربک
الاعلی فسکت القوم حتی سأل عن ذلک مرارا فقال رجل من القوم انا یا رسول اللہ فقال لقد
رأیتک تنازعنی او تخالجنی القراٰن رواہ ابو محمد البخاری فی مسندہ باسانید والحافظ طلحۃ
بن محمد ومحمد بن المظفر والحسن بن زیادہ فی مسانیدہم وعن [٩] عبداللہ بن عمر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ رواہ الدارقطنی وعنہ انہ قال
فی القراءۃ خلف الامام یکفیک قراءۃ الامام رواہ الدارقطنی عن احمد بن حنبل ورواہ مالک
ومحمد فی الموطا۔ وعن [١١] نافع عن ابن عمر قال اذا صلی احدکم خلف الامام فحسبہ قراءۃ الامام
واذا صلی وحدہ فلیقرأ قال وکان عبداللہ بن عمر لا یقرأ خلف الامام رواہ الامام محمد وعن [١٢]
ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ
قراءۃ رواہ الطبرانی فی معجمہ الوسط وابن عدی فی الکامل وعن [١٣] ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ رواہ الدارقطنی فی سننہ
وعن [١٤] ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکفیک قراءۃ الامام خافت
او جہر رواہ الدارقطنی وعن [١٥] انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من كان له امام فقراءة الامام له قراءة رواه ابن حبان فی کتاب الضعفاء وعن [١٦] عبد الله بن مقسم انه سأل عبد الله بن عمر و زید بن ثابت وجابر بن عبد الله فقالوا لا یقرء خلف الامام فی شیء من الصلوات رواه الطحاوی وعن [١٧] ابی وائل قال سئل عبد الله بن مسعود عن القراءة خلف الامام قال انصت فان فی الصلاة شغلا ویکفیك الامام رواه الامام محمد بن الحسن فی الموطا والطحاوی وعن [١٨] علقمة بن قیس ان عبد الله بن مسعود کان لا یقرء خلف الامام لا فیما یجهر ولا فیما یخافت فیه واذا صلی وحده قرأ فی الاولیین بفاتحة الکتاب وسورة سورة ولم یقرأ فی الاخریین سورة رواه الامام محمد فی الموطا وابن ابی شیبة فی مصنفه وعبد الرزاق فی مصنفه وعن [١٩] سعد بن ابی وقاص انه قال وددت ان الذی یقرء خلف الامام فی فیه جمرة رواه الامام محمد فی الموطا وعبد الرزاق فی مصنفه الا انه قال فی فیه حجر وکذلك ابن ابی شیبة وعن [٢٠] امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی الله عنه قال لیت فی فم الذی یقرء خلف الامام حجرا رواه محمد بن الحسن فی الموطا وعبد الرزاق فی مصنفه وعن [٢١] ابی جمرة قال قلت لابن عباس اقرء والامام بین یدی فقال لا رواه الطحاوی وعن [٢٢] جابر قال لا یقرء خلف الامام ان جهر ولا ان خافت رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه وعن [٢٣] امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال من قرء خلف الامام فقد اخطاء الفطرة رواه ابن ابی شیبة وعبد الرزاق فی مصنفیهما والدارقطنی فی سننه وعن [٢٤] ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام لیوتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرء فانصتوا رواه مسلم فی صحیحه وابو داؤد وابن ماجة والبزار فی مسنده وابن عدی فی الکامل وعن [٢٥] ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام لیوتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرء فانصتوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد رواه ابو داؤد والنسائی وابن ماجة والطحاوی والدارقطنی فی سننه والبیهقی وعن [٢٦] ابی الدرداء قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم افی کل صلاة قراءة قال نعم قال رجل من الانصار وجبت هذه فالتفت الی وکنت اقرب القوم منه فقال ما اری الامام اذا ام القوم الا قد کفاهم رواه النسائی والطحاوی وعن [٢٧] انس ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی باصحابه فلما قضی صلاته اقبل علیهم بوجهه فقال أتقرؤن فی صلاتکم خلف الامام والامام یقرء فسکتوا فقالها ثلث مرات فقالوا انا لنفعل قال لا تفعلوا رواه الطحاوی وابن حبان فی صحیحه وعن [٢٨] عمران بن حصین قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی بالناس ورجل یقرء خلفه فلما

فرغ قال من ذا الذي يخالجني سورة كذا فنهاهم عن القراءة خلف الامام رواه الدارقطني
في سننه وعنه[٢٩] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى باصحابه الظهر فقال ايكم قرأ بسبح اسم
ربك الاعلى فقال رجل انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عرفت ان رجلا خالجنيها
قال شعبة فقلت لقتادة كانه كرهه فقال لو كرهه لنهى عنه رواه ابوداود الطيالسي
وعن[٣٠] جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كل صلاة لا يقرأ فيها بام القران فهي خداج
الا ان يكون وراء الامام رواه الدارقطني في سننه وقال والصواب انه موقوف وعن[٣١] امير المؤمنين
علي المرتضى كرم الله وجهه انه قال قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم اقرأ خلف الامام او انصت
قال بل انصت فانه يكفيك رواه الدارقطني وعن[٣٢] الشعبي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا قراءة
خلف الامام رواه الدارقطني وعن[٣٣] زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ خلف
الامام فلا صلاة له رواه ابن الجوزي في العلل المتناهية وعن[٣٤] انس عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال من قرأ خلف الامام ملئ فوه نارا رواه ابن حبان في كتاب الضعفاء وعن[٣٥] ابرهيم قال
قال عبد الله وددت ان الذي يقرأ خلف الامام ملئ فوه نتنا رواه ابن حبان وعن[٣٦] ابي هريرة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلاة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي
منكم احد انفا فقال رجل نعم انا يا رسول الله قال فقال رسول الله اني اقول ما لي انازع القران
فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما جهر فيه رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالقراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الامام مالك في الموطا
والامام محمد وعن[٣٧] جابر بن عبد الله يقول من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القران فلم يصل الا وراء
الامام رواه الامام محمد في الموطا عن مالك والترمذي والطحاوي وعن[٣٨] علقمة بن قيس قال لان
اعض على جمرة احب الي من ان اقرأ خلف الامام رواه الامام محمد في الموطا وعن[٣٩] ابرهيم بن
يزيد النخعي قال ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم رواه الامام محمد في الموطا وعن[٤٠] ابي هريرة
قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم باصحابه صلاة نظن انها الصبح فقال هل قرأ منكم من احد
قال رجل انا قال اني اقول ما لي انازع القران رواه الامام احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة
وعنه[٤١] قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه وزاد فيه قال فسكتوا بعد فيما جهر فيه
الامام رواه ابن ماجة والطحاوي وعنه[٤٢] عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه غير انه قال
فاتعظ المسلمون بذلك فلم يكونوا يقرؤن رواه الطحاوي وعنه[٤٣] عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

كل صلاة لا يقرء فيها بام الكتاب فهي خداج الا صلاة خلف امام رواه البيهقي في القراءة
وعن عبادة بن الصامت يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا صلاة لمن لم يقرء بفاتحة
الكتاب فصاعدا قال سفيان لمن يصلي وحده رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجة
وابو داؤد واللفظ له وعن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر فجاء رجل فقرء
خلفه بسبح اسم ربك الاعلى فلما فرغ قال ايكم قرء قالوا رجل قال قد عرفت ان بعضكم خالجنيها
رواه ابو داؤد ومسلم والنسائي **باب** الركوع والسجود قال تعالى واركعوا واسجدوا وقال
تعالى واركعوا مع الراكعين عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا الركوع والسجود
فوالله اني لاراكم من بعدي رواه البخاري ومسلم وعن ابي مسعود الانصاري قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلاة الرجل حتى يقيم ظهره في الركوع والسجود رواه ابو داؤد و
الترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن شقيق
قال ان حذيفة رأى رجلا لا يتم ركوعه ولا سجوده فلما قضى صلاته دعاه فقال له حذيفة
ما صليت قال واحسبه قال ولو مت مت على غير الفطرة التي فطر الله عليها محمدا صلى الله عليه وسلم رواه
البخاري وعن بن ابي شيبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر المسلمين لا صلاة
لمن لا يقيم صلبه في الركوع والسجود رواه ابن ماجة وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تجزئ صلاة لا يقيم الرجل فيها صلبه في الركوع والسجود رواه الامام احمد والنسائي وابن ماجة وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتموا الركوع والسجود فوالذي نفسي بيده اني لاراكم من وراء
ظهري اذا ركعتم واذا سجدتم رواه ابو داؤد الطيالسي والامام احمد والبخاري ومسلم والنسائي وابن
حبان وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتدلوا في السجود رواه الامام احمد والبيهقي و
ابن عدي وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اسجد على سبعة اعظم
على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين رواه البخاري ومسلم وابو داود والنسائي و
ابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ابن آدم ان يسجد على سبعة اعظم
رواه الطبراني في الكبير وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اسجد على سبعة
اعضاء رواه الخطيب وعن علي بن شيبان قال خرجنا حتى قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبايعناه وصلينا معه فلمح بموخر عينه الى رجل لا يقيم صلبه في الركوع والسجود فلما قضى النبي صلى
الله عليه وسلم الصلاة قال يا معشر المسلمين لا صلاة لمن لا يقيم صلبه في الركوع والسجود رواه ابن

ابى شيبة وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة الا بركوع رواه عبد الرزاق

باب التعدة الاخيرة عن القاسم بن مخيمرة قال اخذ علقمة بيدى فحدثنى ان عبد الله بن مسعود اخذ بيده وان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيد عبد الله فعلمه التشهد فى الصلاة فذكر مثل دعاء حديث الاعمش اذا قضيت هذا فقد قضيت صلاتك ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد رواه ابو داؤد ورواه الامام احمد فى مسنده وابن حبان فى صحيحه وعن رفاعة البدوى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قمت الى الصلاة فتوضاء كما امرك الله ثم قم ثم استقبل القبلة ثم كبر فان كان معك قرآن فاقرأه وان لم يكن معك قرآن فاحمد الله وهلله وكبره فاذا ركعت فاركع حتى تطمئن ثم ارفع راسك فاعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم ارفع راسك فاعتدل قاعدا حتى تقضى صلاتك فاذا فعلت ذلك فقد تمت صلاتك وان انتقصت من ذلك شيئا فانما انتقصت من صلاتك رواه البخارى ومسلم وابو داؤد۔

باب الخروج بصنعه عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا توصل صلاة بصلاة حتى تتكلم او تخرج رواه الامام احمد وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى الامام الصلاة وقعد فاحدث قبل ان يتكلم فقد تمت صلاته ومن كان خلفه ممن اتم الصلاة رواه ابو داؤد والترمذى وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدث يعنى الرجل وقد جلس فى آخر صلاته قبل ان يسلم فقد جازت صلاته رواه الترمذى وضعفه وابن جرير وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس الامام فى آخر ركعة ثم احدث رجل من خلفه قبل ان يسلم الامام فقد تمت صلاته رواه الخطيب وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدث الامام بعد ما يرفع راسه من آخر السجود واستوى جالسا تمت صلاته وصلاة من خلفه ممن ائتم به ممن ادرك معه اول الصلاة رواه ابن جرير وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدث الامام فى آخر صلاته حين يستوى قاعدا فقد تمت صلاته وصلاة من ورائه على مثل صلاته رواه عبد الرزاق وابن جرير وعن السائب بن يزيد قال امر النبى صلى الله عليه وسلم ان لا نوصل صلاة بصلاة حتى نتكلم او نخرج رواه ابن عساكر وعن امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال اذا جلس مقدار التشهد ثم احدث فقد تمت صلاته رواه عبد الرزاق والبيهقى ۔٭

ابواب واجبات الصلاة

باب قول الله اكبر **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قمت الى الصلاة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر ثم اقرء ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع راسك حتى تستوى قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تستوى قائما ثم افعل ذلك فى صلاتك كلها رواه البخارى ومسلم وابن ماجة **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم يفتتح الصلاة بالتكبير ذكره العينى فى شرح البخارى **وعن** ابن عمر قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم افتتح التكبير فى الصلاة ذكره العينى فى شرح البخارى **وعن** رفاعة بن رافع فى قصة المسيئ صلاته لا تتم صلاة احد من الناس حتى يتوضاء فيضع الوضوء مواضعه ثم يكبر رواه ابوداؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة **وعن** ابى حميد الساعدى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة عقد قائما ورفع يديه ثم قال الله اكبر رواه الترمذى **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة اعتدل قائما ورفع يديه حتى يحاذى منكبيه ثم قال الله اكبر رواه الترمذى وقال الحديث حسن صحيح **وعن** رفاعة بن رافع ان رجلا دخل المسجد فصلى فاخف صلاته ثم انصرف فسلم على النبى صلى الله عليه وسلم فقال له وعليك السلام ارجع فصل فانك لم تصل حتى فعل ذلك ثلث مرات فقال الرجل والذى بعثك بالحق ما احسن غير هذا فعلمنى فقال النبى صلى الله عليه وسلم انه لا يتم صلاة لاحد من الناس حتى يتوضا فيضع الوضوء مواضعه ثم يقول الله اكبر رواه الطبرانى **وعن** الحكم بن عمير الثمالى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا اذا قمتم الى الصلاة فارفعوا ايديكم ولا تخالف اذانكم ثم قولوا الله اكبر رواه الطبرانى **وعن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلاة قال الله اكبر رواه البزار وصحح اسناده **وعن** ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام الله اكبر فقولوا الله اكبر واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد رواه البيهقى **وعنه** انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا قمتم الى الصلاة فاعدلوا صفوفكم واقيموها وسدوا الفرج فانى اراكم من وراء ظهرى فاذا قال امامكم الله اكبر فقولوا الله اكبر رواه البيهقى

باب قراءة سورة الفاتحة **عن** عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلاة لمن لم يقرء بفاتحة الكتاب رواه البخارى ومسلم

وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وابن ابی شیبة وعن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ عنہا
قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل صلاۃ لا یقرء فیھا بام الکتاب فھی خداج رواہ الامام احمد
وابن ماجة ورویاہ عن ابن عمر ورواہ البیھقی عن امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجھہ ورواہ الخطیب
عن ابی امامة وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا صلاۃ لمن لا یقرء فیھا بام
القراٰن فھی خداج فھی خداج فھی خداج غیر تمام رواہ الامام احمد ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی
وابن ماجة وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلے صلاۃ لا یقرء فیھا بام القراٰن فھی
خداج غیر تمام رواہ الامام احمد ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وعنہ قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تجزی صلاۃ لا یقرء فیھا بفاتحة الکتاب رواہ ابن خزیمة والجوزقی
فی المتفق وابن حبان والبیھقی فی القراءۃ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم لا تجزی صلاۃ لا یقرء الرجل فیھا فاتحة الکتاب رواہ الدارقطنی وقال اسنادہ صحیح
وصححہ ابن القطان ایضا وحسنہ والبیھقی فی کتاب القراءۃ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل صلاۃ لا یقرء فیھا بفاتحة الکتاب فھی خداج
غیر تمام رواہ الامام احمد وابن ماجة والبیھقی فی القراءۃ وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کل صلاۃ لا یقرء فیھا بام القراٰن فھی مخدجة مخدجة رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی
وعن سلیمان بن عبد الرحمٰن بن سوار عن عبد اللہ بن سوادۃ القشیری عن رجل عن ابیہ
کان ابوہ امیرا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال سمعت محمدا صلے اللہ علیہ وسلم یقول کل صلاۃ
لا یقرء فیھا بفاتحة الکتاب فھی خداج لم تقبل رواہ البیھقی فی القراءۃ وعن امیر المومنین
علی المرتضی کرم اللہ وجھہ قال کل صلاۃ لم یقرء فیھا بام الکتاب فھی خداج ذکر ذلک عن رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رواہ البیھقی فی القراءۃ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم لا علیکم ان لا تفعلوا الا بفاتحة الکتاب فانہ لا صلاۃ الا بھا رواہ الامام احمد

باب ضم سورۃ اوایات

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا صلاۃ لمن
لم یقرء فی کل رکعة الحمد وسورۃ فی فریضة او غیرھا رواہ ابن ماجة وعن حسین بن عرفطة قال
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قمت فی الصلاۃ فقل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب
العٰلمین حتی تختمھا قل ھو اللہ احد الی اٰخرھا رواہ الدارقطنی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم من صلے مکتوبة او سبحة فلیقرء بام القراٰن وقراٰن معھا فان انتھی الی ام القراٰن

اجزأت رواه عبد الرزاق وحسنه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ المكتوبة
الا بفاتحة الكتاب وثلث ايات فصاعدا رواه ابن عدى وعن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم في كل صلاة قراءة فاتحة الكتاب وما تيسر من القران رواه ابن عدى والبيهقى فى القراءة
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد رواه
البيهقى فى القراءة وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة
لمن لم يقرء بفاتحة الكتاب وآيتين من القرآن معها رواه الطبرانى فى الكبير وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة الا بقرآن بفاتحة الكتاب فما زاد رواه الامام احمد
والعقيلى والحاكم وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كل صلاة لا يقرء فيها بفاتحة الكتاب وآيتين فهى خداج رواه ابن عدى وابن عساكر وعن عبادة
بن الرواد قال سمعت عمر بن الخطاب يقول لا صلاة الا بفاتحة الكتاب ومعها شئ رواه ابن سعد
وابن ابى شيبة وابن خسرو وعن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه لا تجزى صلاة لا يقرء
فيها بفاتحة الكتاب وآيتين فصاعدا رواه البيهقى وعن ابى سعيد قال امرنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان نقرء بفاتحة الكتاب وما تيسر رواه البيهقى فى القراءة وعن ابى هريرة قال امرنى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان انادى ان لا صلاة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد رواه البيهقى
فى كتاب القراءة وعن ابن عباس قال لا تصلين صلاة حتى تقرء فيها بفاتحة الكتاب وسورة
ولا تدع ان تقرء بفاتحة الكتاب فى كل ركعة رواه عبد الرزاق وعن ابى سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم ولا صلاة لمن لم يقرء
بالحمد وسورة فى فريضة او غيرها رواه الترمذى وابن ماجة بمعناه ورواه ابن عدى فى الكامل ولفظه
لا صلاة الا بفاتحة الكتاب وما تيسر وفى لفظ لا تجزئ صلاة الا بفاتحة الكتاب ومعها غيرها وفى
لفظ وسورة فى فريضة او غيرها وعنه قال امرنا ان نقرء بفاتحة الكتاب وما تيسر رواه ابو داؤد فى
سننه ورواه ابن حبان فى صحيحه ولفظه امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ورواه الامام احمد وابو يعلى
الموصلى فى مسنديهما وعن رفاعة بن رافع قال جاء رجل ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فى المسجد
فصلى قريبا منه ثم انصرف الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اعد صلاتك فانك لم تصل فرجع فصلى نحو ما صلى ثم انصرف الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فقال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم اعد صلاتك فانك لم تصل فقال يا رسول الله علمنى قال اذا استقبلت

القبلة فكبر ثم اقرء بام القرآن ثم اقرء بما شئت فاذا ركعت فاجعل راحتيك على ركبتيك وامدد ظهرك ومكن لركوعك فاذا رفعت راسك فاقم صلبك حتى ترجع العظام الى مفاصلها فاذا سجدت فمكن لسجودك فاذا رفعت راسك فاجلس على فخذك اليسرى ثم اصنع ذلك فى كل ركعة وسجدة رواه الامام احمد وابو داؤد ولفظه ثم اقرأ بام القرآن وبما شاء ان تقرء وعن عمران بن حصين قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول لا تجزئ صلاة لا يقرء فيها بفاتحة الكتاب وآيتين فصاعدا رواه ابن عدى فى الكامل وعن ابى مسعود الانصارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلاة لا يقرء فيها بفاتحة الكتاب وشئ معها رواه ابو نعيم

باب ضم السورة فى الاولين عن ابى قتادة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقرء فى الظهر فى الاوليين بام الكتاب وسورتين وفى الركعتين الاخريين بام الكتاب ويسمعنا الآية ويطول فى الركعة الاولى ما لا يطيل فى الركعة الثانية وهكذا فى العصر وهكذا فى الصبح رواه البخارى ومسلم وابو داؤد والنسائى وابن ماجة وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء فى الركعتين من الظهر والعصر بفاتحة الكتاب وسورة سورة ويسمعنا الآية احيانا رواه البخارى وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقرء بام الكتاب وسورة معها فى الركعتين الاوليين من صلاة الظهر وصلاة العصر ويسمعنا الآية احيانا وكان يطول فى الركعة الاولى رواه البخارى وعن جابر قال اما انا اقرء فى الركعتين الاوليين من الظهر والعصر بفاتحة الكتاب وسورة وفى الاخريين بفاتحة الكتاب رواه عبد الرزاق وعن ابى الدرداء قال اقرأ فى الركعتين الاوليين من الظهر والعصر والعشاء الآخرة فى كل ركعة بام القرآن وسورة وفى الركعة الآخرة بام القرآن رواه عبد الرزاق وعن ابى قتادة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقرء فى الركعتين الاوليين بفاتحة الكتاب وسورة وفى الاخريين بفاتحة الكتاب رواه ابن ابى شيبة

باب اتمام الركوع والسجود عن انس بن مالك قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى فى المسجد رجلا لا يتم ركوعه ولا سجوده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلاة رجل لا يتم الركوع ولا السجود رواه الطبرانى فى الصغير وعن ابى هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصلى الرجل صلاة لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه الطبرانى فى الصغير۔

باب رؤية النبى صلى الله عليه وسلم لمن يتم ركوعه ولمن لا يتم عن ابى هريرة قال هل ترون قبلتى ههنا فوالله ما يخفى على خشوعكم ولا ركوعكم انى لاراكم من وراء ظهرى رواه البخارى وعن انس بن مالك قال صلى بنا النبى صلى الله عليه وسلم صلاة ثم رقى المنبر فقال فى الصلاة

وفي الركوع اني لاراكم من ورائي كما اراكم رواه البخاري وعنه قال اقيمت الصلاة فاقبل علينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بوجهه فقال اقيموا صفوفكم وتراصوا فاني اراكم من وراء ظهري
رواه البخاري وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اقيموا الركوع والسجود فوالله اني لاراكم من
بعدي وربما قال من بعد ظهري اذا ركعتم وسجدتم رواه البخاري **باب** تعديل الاركان
عن عبد الله الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليتم ركوعه و
سجوده ولا ينقر في سجوده فانما مثل ذلك كمثل الجائع ياكل التمرة والتمرتين فما يغنيان عنه رواه
تمام وابن عساكر وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوعه وينقر في سجوده
مثل الجائع ياكل التمرة والتمرتين لا يغنيان عنه شيئا رواه البخاري في التاريخ وعن انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اتموا الركوع والسجود فوالذي نفسي بيده اني لاراكم من وراء ظهري
اذا ركعتم وسجدتم رواه الامام احمد والبخاري ومسلم والنسائي وعن عبادة بن الصامت قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احسن الرجل الصلاة فاتم ركوعها وسجودها قالت الصلاة
حفظك الله كما حفظتني فترفع واذا اساء الصلاة فلم يتم ركوعها وسجودها قالت الصلاة ضيعك
الله كما ضيعتني فتلف كما يلف الثوب الخلق فيضرب بها وجهه رواه ابو داود الطيالسي وعن ابي قتادة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوأ الناس سرقة الذي يسرق من صلاته لا يتم ركوعها و
لا سجودها ولا خشوعها رواه الامام احمد والحاكم ورواه ابو داود الطيالسي الامام احمد وابو يعلى
عن ابي سعيد. وعن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسرق الناس الذي
يسرق صلاته لا يتم ركوعها ولا سجودها وابخل الناس من بخل بالسلام رواه الطبراني في الاوسط
والصغير وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجزئ صلاة لا يقيم الرجل فيها
صلبه في الركوع والسجود رواه الامام احمد والنسائي وابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اعتدلوا في الركوع والسجود ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب رواه الدارمي
وابو عوانة وابن حبان وعن طلق بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى صلاة
عبد لا يقيم فيها صلبه في ركوع وسجود رواه ابن ماجة والامام احمد والطبراني في الكبير وسعيد
ابن منصور وعن علي بن شيبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى صلاة عبد
لا يقيم صلبه بين ركوعه وسجوده رواه الامام احمد وابن سعد وابن عساكر وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى رجل لا يقيم صلبه من ركوعه وسجوده رواه

الامام احمد وعنه[١٣] انه رأى رجلا لا يتم ركوعه ولا سجوده فلما قضى صلاته قال له حذيفة
ما صليت قال واحسبه قال لو مت مت على غير سنة محمد صلى الله عليه وسلم رواه البخاری
وعن[١٣] حذيفة بن اليمان قال صليت مع النبی صلى الله عليه وسلم فكان ركوعه نحوا من قيامه
ثم قال سمع الله لمن حمده ثم قام طويلا رواه ابن ابی شيبة وعن[١٥] ابی هريرة قال دخل رجل
المسجد فصلى والنبی صلى الله عليه وسلم فی المسجد ثم جاء الی النبی صلى الله عليه وسلم فسلم فرد
عليه السلام وقال ارجع فصل فانك لم تصل ففعل ذلك ثلاث مرات فقال والذی بعثك
بالحق نبيا ما احسن غير هذا فعلمنی فقال اذا قمت الی الصلاة فكبر ثم اقرء ما تيسر معك
من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع
حتى تطمئن جالسا ثم افعل ذلك فی صلاتك كلها رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی
والنسائی وعن[١٤] رفاعة بن رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقص هذا الحديث رواه ابوداؤد
والترمذی ولفظه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو جالس فی المسجد يوما قال رفاعة و
نحن معه اذ جاءه رجل كالبدوی وصلى فاخف صلاته ثم انصرف فسلم على النبی صلى الله
عليه وسلم فقال له وعليك السلام ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلى ثم جاء فسلم عليه فقال
وعليك السلام ارجع فصل فانك لم تصل ففعل ذلك مرتين او ثلثا فقال الرجل فی آخر ذلك فارنی
وعلمنی وانما انا بشر اصيب واخطی فقال اجل اذا قمت الی الصلاة فتوضأ كما امرك الله به ثم
تشهد فاقم ايضا فان كان معك قرآن فاقرءه والا فاحمد الله وكبره وهلله ثم اركع فاطمئن راكعا
ثم اعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم اجلس فاطمئن جالسا فاذا فعلت ذلك فقد تمت
صلاتك وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلاتك وقال حسن وقد روی عن رفاعة
من غير وجه وعن[١٥] ابی مسعود عن النبی صلى الله عليه وسلم قال لا يجزی صلاة لا يقيم الرجل فيها
ظهره فی الركوع والسجود رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وابوداؤد الطيالسی
وقال الترمذی حديث حسن صحيح ورواه الدارقطنی ثم البيهقی وقالا اسناده صحيح وعن[١٦] البراء قال
كان ركوع النبی صلى الله عليه وسلم وسجوده وبين السجدتين واذا رفع من الركوع ما خلا القيام والقعود
قريبا من السواء رواه البخاری ومسلم وعن[١٧] الحكم بن مطرف ناجية لما ظهر ابن الاشعث على الكوفة
امر ابا عبيدة بن عبد الله ان يصلی بالناس فصلى بالناس فكان اذا رفع راسه من الركوع اطال القيام
فحدثت به ابن ابی ليلى فحدث عن البراء بن عازب قال كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا صلی فرکع واذا رفع راسه من الرکوع واذا سجد واذا رفع راسه من السجود وبین السجدتین
قریبا من السواء رواه ابوداؤد الطیالسی وعن[19] النعمان بن مرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ما ترون فی الشارب والزانی والسارق وذلک قبل ان تنزل فیهم الحدود قالوا الله ورسوله
اعلم قال هن فواحش وفیهن عقوبة واسوء السرقة الذی یسرق صلاته قالوا وکیف یسرق
صلاته یا رسول الله قال لا یتم رکوعها ولا سجودها رواه الامام مالک واحمد وروی الدارمی
نحوه وعن[19] انس بن مالک قال ما صلیت خلف رجل اوجز صلاة من رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی تمام وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتی نقول
قد اوهم ثم یکبر ویسجد وکان یقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوهم رواه ابوداؤد وعن[20]
البراء بن عازب قال رمقت محمدا صلی الله علیه وسلم وقال ابو کامل رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی الصلاة فوجدت قیامه کرکعته وسجدته واعتداله فی الرکعة کسجدته وجلسة بین السجدتین
وسجدته ما بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء رواه البخاری ومسلم وابوداؤد و
الترمذی والنسائی وعن[21] یحیی بن خلاد عن عمه ان رجلا دخل المسجد فذکر نحوه قال فیه
فقال النبی صلی الله علیه وسلم انه لا تتم صلاة لاحد من الناس حتی یتوضأ فیضع الوضوء یعنی
مواضعه ثم یکبر ویحمد الله عزوجل ویثنی علیه ویقرء بما شاء من القرآن ثم یقول الله اکبر ثم یرکع
حتی تطمئن مفاصله ثم یقول سمع الله لمن حمده حتی یستوی قائما ثم یقول الله اکبر ثم یسجد حتی
تطمئن مفاصله ثم یقول الله اکبر ویرفع راسه حتی یستوی قاعدا ثم یقول الله اکبر ثم یسجد حتی تطمئن
مفاصله ثم یرفع راسه فیکبر فاذا فعل ذلک فقد تمت صلاته رواه ابوداؤد **باب** القومة
عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یفتتح الصلاة
بالتکبیر والقراءة بالحمد لله رب العلمین وکان اذا رکع لم یشخص راسه ولم یصوبه ولکن بین
ذلک وکان اذا رفع راسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما وکان اذا رفع راسه من السجود
لم یسجد حتی یستوی قاعدا رواه ابوداؤد ومسلم وابن ماجة نحوه وعن سالم البراد قال اتینا
عقبة بن عمرو الانصاری ابا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقام بین ایدینا فی المسجد فکبر فلما رکع وضع یدیه علی رکبتیه وجعل اصابعه اسفل من ذلک
وجافی بین مرفقیه حتی استقر کل شیء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتی استقر کل شیء
منه ثم کبر وسجد ووضع کفیه علی الارض ثم جافی بین مرفقیه حتی استقر کل شیء منه ثم رفع

راسه فجلس حتى استقر كل شئ منه ففعل مثل ذلك ايضا ثم صلى اربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته
ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى رواه ابوداؤد والنسائى وعن رفاعة بن مالك انه
سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا قام احدكم الى الصلاة فليتوضا كما امره الله ثم ليكبر فان
كان معه شئ من القرآن قرأ به وان لم يكن شئ من القرآن فليحمد الله وليكبر ثم ليركع حتى يطمئن
راكعا ثم ليقم حتى يطمئن قائما ثم ليسجد حتى يطمئن ساجدا ثم يرفع راسه فليجلس حتى يطمئن جالسا
فمن نقص من هذا فانما ينقص من صلاته رواه الامام الشافعى وعن رفاعة بن رافع قال جاء
رجل يصلى فى المسجد قريبا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جاء فسلم على النبى صلى الله عليه وسلم
فقال له النبى صلى الله عليه وسلم اعد صلاتك فانك لم تصل فقام فصلى كنحو ما صلى فقال النبى صلى الله
عليه وسلم اعد صلاتك فانك لم تصل فقال علمنى يا رسول الله كيف اصلى قال اذا توجهت الى القبلة
فكبر ثم اقرء بام القرآن وما شاء الله ان تقرء فاذا ركعت فاجعل راحتيك على ركبتيك ومكن ركوعك
وامدد ظهرك واذا رفعت فاقم صلبك وارفع راسك حتى ترجع العظام الى مفاصلها فاذا سجدت
فمكن للسجود فاذا رفعت فاجلس على فخذك اليسرى ثم اصنع ذلك فى كل ركعة وسجدة حتى تطمئن
رواه الامام الشافعى وعن ثابت قال كان انس بن مالك ينعت لنا صلاة النبى صلى الله عليه وسلم
فكان يصلى فاذا رفع راسه من الركوع قام حتى نقول قد نسى رواه البخارى ومسلم وعن البراء قال
كان ركوع النبى صلى الله عليه وسلم وسجوده واذا رفع راسه من الركوع وبين السجدتين قريبا من السواء
رواه البخارى ومسلم وعن ابى قلابة قال كان مالك بن الحويرث يرينا كيف كان صلاة النبى صلى الله
عليه وسلم وذاك فى غير وقت الصلاة فقام فامكن القيام ثم ركع فامكن الركوع ثم رفع راسه فانصب
هُنَيَّةً قال فصلى بنا صلاة شيخنا هذا ابو بريد فكان ابو بريد اذا رفع راسه من السجدة الاخرة استوى
قاعدا ثم نهض رواه البخارى وعن انس قال ما صليت خلف احد اوجز صلاة من صلاة رسول
الله صلى الله عليه وسلم فى تمام كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم متقاربة وكانت صلاة ابى بكر
متقاربة فلما كان عمر بن الخطاب مد فى صلاة الفجر وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله
لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يسجد ويقعد بين السجدتين حتى نقول قد اوهم رواه مسلم
وعن رفاعة بن رافع الزرقى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استقبلت القبلة فكبر ثم
اقرء بام القرآن ثم اقرء بما شئت فاذا ركعت فاجعل راحتيك على ركبتيك وامدد ظهرك ومكن
لركوعك فاذا رفعت راسك فاقم صلبك حتى ترجع العظام الى مفاصلها فاذا سجدت فمكن سجودك

فاذا جلست فاجلس على فخذك اليسرى ثم اضع كذلك فى كل ركعة وسجدة رواه الامام
احمد وابن حبان **باب** السجدة على سبعة اعضاء **عن** العباس بن عبد المطلب قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد العبد سجد معه سبعة اراب وجهه وكفاه
وركبتاه وقدماه رواه الامام احمد ومسلم وابوداود والترمذى والنسائى وابن ماجة
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السجود على سبعة اعضاء اليدين
والقدمين والركبتين والجبهة وارفع اليدين اذا رايت البيت وعلى الصفا والمروة
وبعرفة وبجمع وعند رمى الجمار واذا اقيمت الصلاة رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** ابن عمر قال
السجود على الجبهة والكفين والركبتين وصدور القدمين من لم يمكن شيئا منه من الارض
احرقه الله بالنار رواه الدارقطنى فى الافراد **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اما انا فاسجد على سبعة اعظم ولا اكف شعرا ولا ثوبا رواه الطبرانى فى الكبير
باب السجدة على الانف **عن** ام عطية قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
الله لا يقبل صلاة من لا يصيب انفه الارض رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضع انفك يسجد معك رواه البيهقى **وعنه** قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يلزم انفه مع جبهته بالارض اذا سجد لم تجز صلاته
رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** عكرمة مرسلا لا تقبل صلاة من لا يصيب الانف من الارض
ما يصيب الجبين رواه عبد الرزاق والبيهقى **وعن** ام عطية قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تقبل صلاة من لا يصيب انفه الارض رواه الطبرانى فى الاوسط **وعن** ابن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة لمن لم يمس انفه الارض ما يمسه
الجبين رواه البيهقى **باب** الجلسة بين السجدتين **عن** ابى هريرة قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا قمت الى الصلاة فكبر ثم اقرء بما تيسر معك من القرآن ثم اركع
حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا
ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم افعل ذلك فى صلاتك كلها رواه الامام احمد والبخارى ومسلم
وابوداود والترمذى والنسائى **وعن** رفاعة البدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا قمت الى الصلاة فتوضأ كما امرك الله ثم تشهد ثم استقبل القبلة ثم كبر فان كان معك قرآن
فاقرء به وان لم يكن معك قرآن فاحمد الله وهلله وكبره فاذا ركعت فاركع حتى تطمئن ثم ارفع

راسك فاعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم ارفع راسك فاعتدل قاعدا حتى تقضى
صلوتك رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وعن رفاعة بن رافع قال قال رسول الله صلے
الله عليه وسلم انه لا يتم صلاة احدكم حتى يسبغ الوضوء كما امره الله فيغسل وجهه ويديه الى
المرفقين ويمسح راسه ورجليه الى الكعبين ثم يكبر الله ويحمده ويمجده ويقرء ما تيسر من القران
مما علمه الله واذن له فيه ثم يكبر فيركع فيضع كفيه على ركبتيه فيرفع حتى تطمئن مفاصله و
تسترخي ثم يقول سمع الله لمن حمده فيستوي قائما حتى ياخذ كل عظم ماخذه ويقيم صلبه ثم يكبر
فيسجد فيمكن جبهته من الارض حتى تطمئن مفاصله وتسترخي ثم يكبر فيرفع راسه فيستوي قاعدا
على مقعدته ويقيم صلبه ثم يكبر فيسجد حتى يمكن وجهه ويسترخي لا تتم صلاة احدكم حتى
يفعل ذلك رواه ابوداؤد والنسائي وابن ماجة والحاكم **باب القعدة الاولى** عن رفاعة
بن رافع قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم اذا انت قمت في صلاتك فكبر الله ثم اقرأ ما تيسر
عليك من القران ثم اذا انت ركعت فاثبت يديك على ركبتيك حتى يطمئن كل عضو منك ثم
اذا رفعت راسك فاعتدل حتى يرجع كل عضو منك ثم اذا سجدت فاطمئن حتى يعتدل كل عضو
منك ثم اذا رفعت راسك فاعتدل فاثبت حتى يرجع كل عضو الى موضعه ثم مثل ذلك فاذا
جلست في وسط الصلاة فاطمئن وافترش فخذك اليسرى ثم تشهد ثم اذا قمت فمثل ذلك
حتى تفرغ من صلوتك رواه الطبراني في الكبير وابوداؤد في سننه وعن محمد بن عمرو بن عطاء
انه كان جالسا في نفر من اصحاب رسول الله صلے الله عليه وسلم فذكرنا صلاة رسول الله صلے
الله عليه وسلم فقال ابوحميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلے الله عليه وسلم
رأيته اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره واذا
رفع راسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل
باطراف اصابع رجليه القبلة فاذا جلس في الركعتين جلس على رجله اليسرى ونصب اليمنى
رواه البخاري وابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة عن ابي بكر بن ابي شيبة وعن عبدالله
بن مالك بن بحينة قال صلى بنا رسول الله صلے الله عليه وسلم الظهر فقام وعليه جلوس فلما كان في
اخر صلاته سجد سجدتين وهو جالس رواه البخاري وعن عبدالرحمن بن هرمز مولى بني عبد المطلب
وقال مرة مولى بني ربيعة ابن الحارث ان عبدالله بن مالك بن بحينة وهو من ازد شنوءة وهو
حليف لبني عبد مناف وكان من اصحاب النبي صلے الله عليه وسلم صلى بهم الظهر فقام من الركعتين

الاولیین لم یجلس فقام الناس معه حتی اذا قضی الصلاة وانتظر الناس تسلیمه کبر وهو
جالس فسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم سلم رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی
والنسائی وابن ماجة **باب التشهد عن** ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنها
قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یفتتح الصلاة بالتکبیر والقراءة بالحمد لله
رب العلمین وکان اذا رکع لم یشخص راسه ولم یصوبه ولکن بین ذلک وکان اذا رفع
راسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما وکان اذا رفع راسه من السجدة لم یسجد حتی
یستوی جالسا وکان یقول فی کل رکعتین التحیة وکان یفرش رجله الیسری وینصب رجله
الیمنی وکان ینهی عن عقبة الشیطان وینهی ان یفترش الرجل ذراعیه افتراش السبع وکان
یختم الصلاة بالتسلیم رواه مسلم **وعن** ابن مسعود قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا
قعدتم فی الرکعتین فقولوا التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة
الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا
عبده ورسوله رواه ابن حبان **وعن** سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان فی وسط
الصلاة او حین انقضائها فابدؤا قبل التسلیم فقولوا التحیات الحدیث رواه ابوداؤد والطبرانی
فی الکبیر والبیهقی والضیاء فی المختارة **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
تعلموا فانه لا صلاة الا بتشهد رواه البزار والطبرانی فی الاوسط **وعن** امیر المؤمنین علی
المرتضی کرم الله وجهه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صلاة لمن لا تشهد له رواه الطبرانی
فی الاوسط **وعن** امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی الله عنه انه قال لا تجزئ صلاة الا بتشهد
وقال من لم یتشهد فلا صلاة له رواه عبد الرزاق وابن ابی شیبة ومسدد والحاکم والبیهقی
باب تعلیم التشهد عن الاسود قال کان عبد الله یعلمنا التشهد کما یعلمنا السورة
من القرآن فیاخذ علینا فیه الالف والواو رواه ابن النجار **وعن** ابن مسعود قال ما کنا
نکتب فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم من الاحادیث الا الاستخارة والتشهد
رواه ابن ابی شیبة **وعنه** قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا التشهد کما
یعلمنا السورة من القرآن رواه ابن ابی شیبة **وعنه** قال علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم
التشهد وکفی بین کفیه کما یعلمنی السورة من القرآن التحیات لله والصلوات والطیبات
السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد

ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله رواه ابن ابی شیبة وعن القاسم بن مخيمرة قال اخذ علقمة بيدى وذكر علقمة ان ابن مسعود اخذ بيده وذكر ابن مسعود ان النبى صلى الله عليه وسلم اخذ بيده فعلمه التشهد التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله. فاذا قلت ذلك فقد تمت صلوتك فان شئت فقم وان شئت فاقعد رواه ابو داؤد الطيالسى وعن ابن عباس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن رواه النسائى وابن ابى شيبة وعن ابى موسى قال النبى صلى الله عليه وسلم اعطيت فواتح الكلم وخواتمه وجوامعه فقلنا علمنا مما علمك الله فعلمنا التشهد رواه ابن ابى شيبة وعن ابن عمر قال كان ابو بكر يعلمنا التشهد على المنبر كما يعلم المعلم الغلمان فى المكتب ــ رواه مسدد والطحاوى وعن ابن عباس قال اخذ عمر بن الخطاب بيدى فعلمنى التشهد وزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيده فعلمه التشهد رواه الدارقطنى وقال هذا اسناد حسن ورواه البيهقى وعن عون بن عبد الله بن عتبة بن مسعود قال علمنى ابى كلمات وزعم ان عمر بن الخطاب علمه اياهن التحيات لله الصلوات الطيبات المباركات لله السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله رواه الطبرانى فى الاوسط

باب التشهد كيف هو عن ابى مسعود قال كنا اذا صلينا خلف النبى صلى الله عليه وسلم قلنا السلام على الله من عباده السلام على فلان وفلان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام ولكن قولوا التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فانكم اذا قلتم ذلك اصاب كل عبد فى السماء والارض اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير من الدعاء اعجبه اليه فيدعو به رواه الامام احمد والبخارى ومسلم وابو داؤد والنسائى وابن ماجة والطحاوى وابو داؤد الطيالسى الى قوله عبده ورسوله وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله هو السلام فاذا قعد احدكم فى الصلاة فليقل التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فاذا قلتموها اصابت كل عبد لله صالح فى السماء والارض اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير فى المسئلة ماشاء رواه الامام احمد والبخارى ومسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعدتم

فی الرکعتین فقولوا التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله
وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله ثم لیتخیر من الدعاء ما اعجبه فلیدع ربه به رواه ابن حبان وعن ام المؤمنین الصدیقة
رضی الله عنها قالت التحیات لله والصلاة والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله و
برکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله رواه البیهقی وعن ابن مسعود قال کنا لا ندری ما نقول فی الصلاة فکنا نقول السلام
علی الله السلام علی جبرئیل السلام علی میکائیل فعلمنا النبی صلی الله علیه وسلم فقال لا تقولوا السلام
علی الله ان الله هو السلام فاذا جلستم فی الرکعتین فقولوا التحیات لله والصلوات والطیبات
السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین فاذا قلتها
اصابت کل عبد صالح فی الارض والسماء وفی لفظ اذا قلتها اصابت کل ملک مقرب او نبی مرسل
او عبد صالح اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله رواه عبد الرزاق وعنه
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم علم فواتح الخیر وجوامعه او جوامع الخیر وخواتمه وانا کنا لا ندری
ما نقول فی صلاتنا حتی علمنا قال قولوا التحیات لله الحدیث رواه عبد الرزاق وعنه قال کنا
لا ندری ما نقول فی کل رکعتین غیر ان نسبح ونکبر ونحمد ربنا وان محمدا صلی الله علیه وسلم علم فواتح
الخیر وجوامعه او جوامعه وخواتمه فامرنا ان نقول فی کل رکعتین التحیات لله والصلاة والطیبات
السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم لیتخیر احدکم من الدعاء اعجبه الیه فیدعو به رواه ابو داود
الطیالسی وعنه قال علمنا رسول الله صلی الله علیه وسلم التشهد التحیات لله والصلوات والطیبات
السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان
لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله رواه الطبرانی فی المعجم الصغیر وعنه قال علمنی
رسول الله صلی الله علیه وسلم التشهد وکفی بین کفیه کما یعلمنی السورة من القرآن فقال اذا قعد احدکم
فی الصلاة فلیقل التحیات لله والصلوات والطیبات الحدیث رواه البخاری ومسلم وابو داود والترمذی
والنسائی وابن ماجة وقال الترمذی اصح حدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم فی التشهد حدیث ابن
مسعود والعمل علیه عند اکثر اهل العلم من الصحابة والتابعین وعن معمر عن خصیف قال رأیت النبی
صلی الله علیه وسلم فقلت له ان الناس قد اختلفوا فی التشهد فقال علیک بتشهد ابن مسعود

رواه الترمذی وعن بریدة قال ما سمعت فی التشهد احسن من حدیث ابن مسعود رواه
الطبرانی وعن معاویة ابن ابی سفیان انه کان یعلم الناس التشهد وهو علی المنبر عن النبی
صلی الله علیه وسلم التحیات لله والصلوات والطیبات الحدیث رواه الطبرانی فی الکبیر وعن
ابی راشد قال سألت سلمان الفارسی عن التشهد فقال اعلمکم کما علمنیهن رسول الله صلی
صلی الله علیه وسلم التحیات لله والصلوات والطیبات الحدیث رواه البزار فی مسنده والطبرانی
فی معجمه وعن عبدالله بن مسعود انه قال اخذت التشهد من فی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ولقننیها کلمة کلمة ثم ذکر التشهد الذی فی حدیث ابی وائل رواه الطحاوی وعن عبدالله
بن ابی الملکی قال صلیت الی جنب عبدالله بن عمر فلما قضی صلاته ضرب یده علی فخذی فقال
الا اعلمک تحیة الصلاة کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا قال فتلا هولاء الکلمات
مثل ما فی حدیث ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم رواه الطحاوی وعن ابن عمر قال کان
ابوبکر یعلمنا التشهد علی المنبر کما تعلمون الصبیان الکتاب ثم ذکر مثل تشهد ابن مسعود
سواء رواه الطحاوی وعن ابی سعید الخدری قال کنا نتعلم التشهد کما نتعلم السورة من القرآن
ثم ذکر مثل تشهد ابن مسعود سواء رواه الطحاوی باب السلام عن سعد ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم کان یسلم عن یمینه وعن یساره السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض
خدیه من ههنا ومن ههنا رواه مسلم والطحاوی وعن عبدالله بن مسعود قال ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم کان یسلم عن یمینه السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده
الایمن وعن یساره السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایسر رواه ابوداود
النسائی والترمذی حتی یری بیاض خده وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وعنه قال لم
انس تسلیم رسول الله صلی الله علیه وسلم عن یمینه وعن شماله السلام علیکم ورحمة الله کانی
انظر الی بیاض خدیه صلی الله علیه وسلم رواه ابن حبان فی صحیحه وعنه قال انا رأیت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یکبر فی کل خفض ورفع وقیام وقعود ویسلم عن یمینه وعن یساره حتی رأیت
بیاض خده ورایت ابابکر وعمر رضی الله عنهما یفعلان ذلک رواه ابوداود الطیالسی وعن ابی معمر
ان امیرا کان بمکة یسلم تسلیمتین فقال عبدالله بن مسعود انی علقها قال الحاکم فی حدیثه
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یفعله رواه مسلم وعن عمار بن یاسر قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا سلم عن یمینه یری بیاض خده الایمن واذا سلم عن یساره یری بیاض

خده الايسر وكان تسليمه السلام عليكم ورحمة الله رواه الدارقطني وابن ماجة **وعن** وائل
ابن حجر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وعن
شماله السلام عليكم ورحمة الله رواه ابوداؤد قال النووي في الخلاصة اسناده صحيح **وعن** مسروق
قال كان ابوبكر يسلم عن يمينه وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله ثم ينفتل من ساعته كانه على
الرضف رواه عبد الرزاق وابن سعد والطحاوي **وعن** البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يسلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله حتى نرى بياض خده رواه ابن ابي شيبة
وعن ابن مسعود قال ما نسيت مما نسيت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يسلم عن يمينه
السلام عليكم ورحمة الله حتى نرى بياض خده وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله حتى نرى بياض
خده ايضا رواه عبد الرزاق **باب** الجهر فيما يجهر **عن** عطاء انه سمع ابا هريرة يقول في كل صلاة
يقرء فما اسمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعناكم وما اخفى عنا اخفينا عنكم رواه احمد البخاري
ومسلم وابوداؤد والطحاوي والنسائي **وعن** ابن عباس قال قرء النبي صلى الله عليه وسلم فيما امر
وسكت فيما امر وما كان ربك نسيا ولقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة رواه البخاري **وعن**
ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنا فيجهر ويخافت قال فجهرنا فيما جهر وتخافت
فيما خفت فيه وسمعته يقول لا صلاة الا بقراءة رواه الحاكم في كتاب القراءة في الصلاة **وعنه**
قال في كل صلاة قراءة فما اعلن رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلنا وما اخفى اخفينا رواه عبد الرزاق
عبد الرزاق وابن ابي شيبة **باب** السر فيما يسر **عن** بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا سمعتم الرجل يجهر بالقرآن نهارا فارجموه بالبعر رواه الديلمي **وعن** ابي ايوب قال قيل
يا رسول الله ان ههنا قوما يجهرون بالقرآن في صلاة النهار قال افلا ترموهم بالبعر رواه الطبراني
في الكبير **وعن** بريدة قال قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من جهر بالقراءة بالنهار فارجموه
بالبعر رواه ابو نعيم **وعن** ابي هريرة قال ان عبد الله بن حذافة قام يصلي فجهر بالقرآن فقال
النبي صلى الله عليه وسلم يا ابن حذافة لا تسمعني واسمع الله رواه الامام احمد والبيهقي ورواه ابن
سعد وابن نصر والطبراني في الكبير وابن عساكر عن الزهري عن ابي سلمة **وعن** عبد الله بن جهم
عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جهم اسمع ربك ولا تسمعني رواه الطبراني في الكبير
وابن منده وابو نعيم وابن عبد البر قال ابن عبد البر ماله غيره ورواه ابن قانع عبد الله بن حجر
ورواه ابو احمد العسكري فقال عن عبد الله بن خيبر قال ابن حجر في الاصابة فهذه ثلاثة

اقوال ارجحها الاول **باب** سجدة التلاوة لتلاوة اية السجدة **عن** ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا قرء ابن ادم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويله امر
ابن ادم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابيت فلي النار رواه مسلم **وعن** ابن عمر انه قال
السجدة على من سمعها رواه ابن ابي شيبة **وعن** عمرو بن العاص قال اقرئني رسول الله صلى الله
عليه وسلم خمس عشرة سجدة في القران رواه ابو داود وابن ماجة **باب** سجدة السهو لسهوها
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احدكم اذا قام يصلي جاءه الشيطان
فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد ذلك احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس رواه
البخاري ومسلم **وعن** عطاء بن يسار عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
شك احدكم في صلاته فلم يدر كم صلى ثلثا او اربعا فليطرح الشك وليبن على ما استيقن ثم
يسجد سجدتين قبل ان يسلم فان كان صلى خمسا شفعن له صلاته وان كان صلى اتماما لاربع كانتا
ترغيما للشيطان رواه مسلم ورواه مالك عن عطاء مرسلا وفي رواية شفعها بهاتين السجدتين
وعن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له ازيد في الصلاة
فقال وما ذاك قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم وفي رواية قال انما انا بشر مثلكم
انسى كما تنسون فاذا نسيت فذكروني واذا شك احدكم في صلاته فليتحر الصواب فليتم
عليه ثم ليسجد سجدتين رواه البخاري ومسلم **باب** متابعة الامام غير القراءة **عن** انس
ابن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم ركب فرسا فجحش شقه الايمن فصلى لنا يومئذ صلاة من
الصلوات وهو قاعد فصلينا وراءه قعودا ثم قال لما سلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا صلى
قائما فصلوا قياما واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا سجد فاسجدوا واذا قال سمع الله لمن
حمده فقولوا ربنا ولك الحمد رواه البخاري **وعنه** قال خر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
فرس فجحش فصلى لنا قاعدا فصلينا وراءه قعودا ثم انصرف قال انما الامام او انما جعل الامام
ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك
الحمد واذا سجد فاسجدوا رواه البخاري **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك
الحمد واذا سجد فاسجدوا واذا صلى جلوسا فصلوا جلوسا اجمعون رواه البخاري وقال ابو عبد الله
قال الحميدي قوله اذا صلى جالسا فصلوا جلوسا هو في مرضه القديم ثم صلى بعد ذلك النبي صلى الله

عليه وسلم جالسا والناس خلفه قياما لم يأمرهم بالقعود وانما يوخذ الآخر فالآخر من فعل النبي صلى الله عليه وسلم **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها في حديث طويل فيه ذكر مرضه صلى الله عليه وسلم ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم وجد من نفسه خفة فخرج بين رجلين احدهما العباس لصلاة الظهر وابو بكر يصلي بالناس فلما رآه ابو بكر ذهب ليتأخر فاومأ اليه النبي صلى الله عليه وسلم بان لا يتأخر قال اجلساني الى جنبه فاجلساه الى جنب ابي بكر قال فجعل ابو بكر يصلي وهو يأتم بصلاة النبي صلى الله عليه وسلم والناس بصلاة ابي بكر والنبي صلى الله عليه وسلم قاعد رواه البخاري ومسلم والنسائي **وعن** ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا قرأ فانصتوا رواه مسلم في صحيحه وابو داؤد وابن ماجة والبزار في مسنده وابن عدي في الكامل **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد رواه ابو داؤد والنسائي وابن ماجة والطحاوي والدارقطني في سننه والبيهقي۔

ابواب سنن الصّلاة

باب رفع اليدين عند التحريمة **عن** الحكم بن عمير الثمالي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قمتم الى الصّلاة فارفعوا ايديكم ولا تخالف اذانكم رواه الطبراني في الكبير باسناد **وعن** وائل انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه مع التكبير رواه ابو داؤد **وعنه** انه ابصر النبي صلى الله عليه وسلم حين قام الى الصلاة رفع يديه حتى كانتا بحيال منكبيه وحاذى بابهاميه اذنيه ثم كبر رواه ابو داؤد **وعنه** قال قلت لانظرن الى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي قال فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقبل القبلة فكبر فرفع يديه حتى حاذتا اذنيه رواه ابو داؤد **وعنه** قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم حين افتتح الصلاة رفع يديه حيال اذنيه رواه ابو داؤد **وعن** ابن جريج قال اهل مكة يقولون اخذ ابن جريج الصلاة عن عطاء واخذها عطاء من ابن الزبير واخذها ابن الزبير عن ابي بكر واخذها ابو بكر من النبي صلى الله عليه وسلم ما رأيت احدا احسن صلاة من ابن جريج رواه الامام احمد والدارقطني في الافراد وعبد الرزاق في مصنفه وقال وكان ابن جريج يرفع يديه رواه البيهقي وزاد واخذها النبي صلى الله عليه وسلم عن جبرئيل واخذ جبرئيل من الله تعالى وتبارك **وعن** طاؤس قال رأيت

عبد الله بن عمر و وعبد الله بن عباس وعبد الله بن الزبير يرفعون ايديهم فى الصلاة رواه عبد الرزاق

باب وضع الاصابع عند الرفع على حالها **عن** سعيد بن سمعان قال دخل علينا ابو هريرة مسجد بنى زريق فقال ثلاث كان يعمل بهن فتركهن الناس كان صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة قال هكذا واشار ابو عامر العقدى بيده ولم يفرج بين اصابعه ولم يضمها رواه الترمذى.

باب جعل بطن الكف الى الكعبة عند الرفع **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استفتح احدكم الصلاة فليرفع يديه وليستقبل بباطنهما القبلة فان الله عز وجل امامه رواه الطبرانى فى الاوسط **وعن** الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة مثنى مثنى تشهد فى كل ركعتين وتخشع وتضرع وتمسكن ثم تقنع يديك ترفعهما الى ربك مستقبلا ببطونهما وجهك وتقول يارب يارب ومن لم يفعل ذلك فهو كذا وكذا رواه الترمذى **وعن** ابان المحاربى ويقال له العبدى كنت فى الوفد فرايت بياض ابط رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رفع يديه يستقبل بهما القبلة رواه ابن شاهين وابونعيم وابوبكر بن خلاد النصيبى فى الجزء الثانى من فوائده

باب رفع اليدين الى الاذنين **عن** مالك بن الحويرث قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا كبر رفع يديه حتى يحاذى بهما اذنيه وفى لفظ حتى يحاذى بهما فروع اذنيه رواه البخارى ومسلم والطحاوى **وعن** عطاء قال بلغنى ان عثمان كان اذا كبر يخلف بيديه الى اذنيه رواه عبد الرزاق **وعن** البراء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم لا يعود رواه ابوداؤد **وعن** وائل بن حجر انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين دخل فى الصلاة كبر قال احد الرواة حيال اذنيه ثم التحف بثوبه رواه مسلم **وعنه** ان النبى صلى الله عليه وسلم رفع يديه حتى كانتا بحيال منكبيه وحاذى بابهاميه اذنيه ثم كبر رواه ابوداؤد **وعنه** قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع ابهاميه فى الصلاة الى شحمة اذنيه رواه ابوداؤد والطحاوى **وعن** ابى قلابة ان مالك بن الحويرث رأى النبى صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا كبر واذا رفع راسه من الركوع حتى يبلغ بهما فروع اذنيه رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والنسائى **وعن** البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى رفع يديه حتى تكون ابهاماه حذاء اذنيه رواه الامام احمد واسحق بن راهويه والدارقطنى والطحاوى وزاد الدارقطنى ثم لم يعد **وعن** انس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر فحاذى بابهاميه اذنيه ثم ركع حتى استقر كل مفصل منه وانحط بالتكبير حتى سبقت يداه ركبتيه رواه الحاكم فى المستدرك والدارقطنى

والبيهقي بسند صحيح قال الحاكم اسناده صحيح على شرط الشيخين ولا اعلم له علة ولم يخرجاه **وعنه**
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة كبر ثم رفع يديه حتى يحاذي بابهاميه اذنيه
ثم يقول سبحنك اللهم وبحمدك الى اخرها رواه الدارقطني وقال اسناده كلهم ثقات **وعن**
البراء بن عازب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كبر لافتتاح الصلاة رفع يديه حتى يكون
ابهاماه قريبا من شحمتي اذنيه رواه الطحاوي وعبد الرزاق **وعنه** انه رأى رسول الله صلى
الله عليه وسلم حين افتتح الصلاة رفع يديه حتى حاذا ابهاماه اذنيه ثم لم يعد الى شيء من ذلك حتى
فرغ من صلاته رواه الدارقطني **وعن** ابي حميد الساعدي انه كان يقول لاصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلاة كبر و
رفع يديه حذاء وجهه رواه الطحاوي **وعن** وائل ابن حجر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه
حين افتتح الصلاة رفع يديه حيال اذنيه قال ثم اتيتهم فرأيتهم يرفعون ايديهم الى صدورهم
في افتتاح الصلاة وعليهم برانس واكسية رواه ابو داود وفي رواية اخرى ثم جئت بعد ذلك في
زمان فيه برد شديد فرأيت الناس عليهم جل الثياب تحرك ايديهم تحت الثياب ورواه الطحاوي
ولفظه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فرأيته يرفع يديه حذاء اذنيه اذا كبر واذا رفع واذا سجد
فذكر من هذا ما شاء الله قال ثم اتيته من العام المقبل وعليهم الاكسية والبرانس فكانوا يرفعون
ايديهم فيها واشار شريك الى صدره **باب** رفع المرأة الايدي الى ثدييها **عن** وائل بن حجر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا وائل ابن حجر اذا صليت فاجعل يديك حذاء اذنيك والمرأة
تجعل يديها حذاء ثدييها رواه الطبراني في الكبير **باب** وضع اليمنى على اليسرى **عن** سهل بن سعد قال كان
الناس يؤمرون ان يضع الرجل يده اليمنى على ذراعه اليسرى في الصلاة قال ابو حازم ولا اعلمه الا
ينمي ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري **وعن** وائل بن حجر انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم
رفع يديه حين دخل في الصلاة كبر قال احد الرواة حيال اذنيه ثم التحف بثوبه (الى ان قال)
ثم وضع يده اليمنى على اليسرى رواه مسلم وابو داود والنسائي **وعن** عبد الله بن مسعود انه كان يصلي
فوضع يده اليسرى على اليمنى فرآه النبي صلى الله عليه وسلم فوضع يده اليمنى على اليسرى رواه ابو داود
والنسائي وابن ماجة قال النووي في الخلاصة اسناده صحيح على شرط مسلم **وعن** ابن عباس قال
قلت لانظرن الى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي قال فقام رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاستقبل القبلة فكبر فرفع يديه حتى حاذتا اذنيه ثم اخذ شماله بيمينه رواه

ابو داود وفي رواية اخرى ثم وضع يده اليمنى على ظهر كفه اليسرى والرسغ والساعد ورواه الطبراني بلفظ وضع يده اليمنى على ظهر اليسرى في الصلاة قريبا من الرسغ وعن طاوس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يده اليمنى على يده اليسرى رواه ابو داود وعن الحارث بن غطيف او غطيف بن الحارث الكندي قال مهما نسيت لم انس اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وضع يده اليمنى على اليسرى في الصلاة رواه ابن ابي شيبة والبخاري في تاريخه وابو نعيم وابن عساكر وعن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال فصل لربك وانحر قال وضع اليمين على الشمال في الصلاة رواه الدارقطني وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انا معشر الانبياء امرنا بثلاث بتعجيل الفطر وتاخير السحور ووضع اليمنى على اليسرى في الصلوة رواه الطبراني في الصغير وعن ابي هريرة قال وضع الكف على الكف في الصلاة من السنة رواه الدارقطني وعن عبد الله بن مسعود قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم وضعت شمالي على يميني في الصلاة فاخذ يميني فوضعها على شمالي رواه الدارقطني

باب اخذ اليسرى باليمنى في الصلاة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انا معاشر الانبياء امرنا ان نمسك بايماننا على شمائلنا في الصلاة رواه الدارقطني وعن وائل بن حجر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان اذا كبر رفع يديه قال ثم التحف ثم اخذ شماله بيمينه رواه ابو داود وعنه قال رأيت رسول صلى الله عليه وسلم اذا كان قائما في الصلاة قبض بيمينه على شماله رواه النسائي والدارقطني وعن ابي زياد مولى آل دراج قال ما رأيت فنسيت فاني لم انس ان ابا بكر الصديق اذا قام في الصلاة قام هكذا واخذ بكفه اليمنى على ذراعه اليسرى لازقا بالكوع رواه مسدد وعن غزوان بن جرير عن ابيه انه كان شديد اللزوم لعلي بن ابي طالب قال كان علي اذا قام الى الصلاة فكبر ضرب بيده اليمنى على رسغه اليسرى فلا يزال كذلك حتى يركع الا ان يحك جلدا او يصلح ثوبه رواه ابو الحسن بن بشران في فوائده والبيهقي وحسنه وعن وائل بن حجر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين كبر اخذ شماله بيمينه رواه ابن ابي شيبة وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ياخذ شماله بيمينه في الصلاة رواه الدارقطني وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا معاشر الانبياء ان نعجل افطارنا ونؤخر سحورنا ونضرب بايماننا على شمائلنا في الصلاة رواه الدارقطني وعن قبيصة بن هلب عن ابيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يؤمنا فياخذ شماله بيمينه رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي حديث هلب حديث حسن

باب وضع اليمين على الشمال تحت السرة

عن امير المؤمنين علی المرتضی کرم الله وجهه انه قال السنة وضع الكف على الكف تحت السرة رواه احمد وابو داؤد والدارقطنی والبيهقی وعن ابی جحيفة ان عليا قال السنة وضع الكف فی الصلاة ويضعها تحت السرة رواه رزين وعن امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله وجهه ان من السنة فی الصلاة وضع الاكف على الاكف وفی رواية وضع اليمين على الشمال تحت السرة رواه العدنی وعبد الله بن احمد فی زوائد المسند والدارقطنی وعن ابن جرير الضبی عن ابيه قال رأيت عليا يمسك شماله بيمينه على الرسغ فوق السرة قال ابو داؤد وروی عن سعيد بن جبير فوق السرة وقال ابو مجلز تحت السرة وروی عن ابی هريرة وليس بالقوی رواه ابو داؤد وعن الحجاج بن حسان قال سمعت ابا مجلز او سألته قلت له كيف يضع قال يضع باطن كف يمينه على ظاهر كف شماله ويجعلها اسفل عن السرة رواه ابو بكر بن ابی شيبة واسناده جيد ورواته كلهم ثقات وعن ابی وائل قال قال ابو هريرة اخذ الاكف على الاكف فی الصلاة تحت السرة رواه ابو داؤد وعن وائل بن حجر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وضع يمينه على شماله تحت السرة رواه ابن ابی شيبة بسند صحيح ورجاله ثقات وعن امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله وجهه قال ثلاث من اخلاق النبوة تعجيل الافطار وتاخير السحور ووضع الكف على الكف تحت السرة فی الصلاة رواه ابن شاهين وعن انس انه قال من اخلاق النبوة وضع اليمين على الشمال تحت السرة رواه ابن حزم وعن ابرهيم النخعی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعتمد باحدى يديه على الاخرى فی الصلاة قال محمد ويضع بطن كفه الايمن على رسغه الايسر تحت السرة فيكون الرسغ فی وسط الكف رواه الامام محمد فی الآثار وعنه انه كان يضع يده اليمنى على يده اليسرى تحت السرة رواه الامام محمد فی الآثار وعنه قال يضع يمينه على شماله فی الصلاة تحت السرة رواه ابن ابی شيبة

باب السكوت بين التكبير والقراءة للثناء والتعوذ

عن سمرة بن جندب انه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتتين سكتة اذا كبر وسكتة اذا فرغ من قراءته عند ركوعه رواه الحاكم فی المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبر سكت بين التكبير والقراءة رواه البخاری ومسلم وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نهض فی الثانية استفتح بالحمد لله رب العلمين ولم يسكت رواه الحاكم فی المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه هكذا

باب الثناء

عن ام المؤمنين الصديقة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة

قال سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك رواه البيهقي وعن[٣] انس قال ان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة كبر ثم رفع يديه حتى يحاذي بابهاميه اذنيه ثم يقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك رواه الدارقطني وقال اسناده كلهم ثقات ورواه الطبراني في كتابه المفرد في الدعاء وعن[٤] ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحنك اللهم الخ رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة وابن ابي شيبة ورواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه ولا احفظ في قوله سبحنك اللهم وبحمدك في الصلاة اصح من هذا الحديث وعن[٥] عبدالله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلاة قال سبحنك اللهم وبحمدك الخ رواه الطبراني في معجمه وعن[٦] الحكم بن عمير الثمالي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا اذا قمتم الى الصلاة فارفعوا ايديكم ولا تخالف اذانكم ثم قولوا الله اكبر سبحنك اللهم وبحمدك الخ رواه الطبراني في [illegible] وعن[٧] واثلة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اذا استفتح الصلاة سبحنك اللهم وبحمدك الخ رواه الطبراني وعن[٨] امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كبر للصلاة قال سبحنك اللهم وبحمدك الخ رواه الدارقطني وقال والمحفوظ انه موقوف على عمر رضي الله عنه وعن[٩] ابراهيم قال انطلق علقمة الى عمر فقال له اصحابه احفظ لنا ما استطعت فلما رجع قال رايته حيث افتتح الصلاة قال سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ورايته توضا مرتين او ثلث مرتين رواه الضياء في المختارة وعن[١٠] ابن جريج قال حدثني من اصدق عن ابي بكر وعن عمر وعن عثمان وعن ابن مسعود انهم كانوا اذا استفتحوا قالوا سبحنك اللهم وبحمدك الخ ذكره في كنز العمال وعن[١١] عمرو بن ميمون قال صلى بنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه بذي الحليفة فقال الله اكبر سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك رواه الطحاوي

باب ماجاء في الاستفتاح في النوافل

عن[١] محمد بن مسلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام يصلي تطوعا قال الله اكبر اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحنك وبحمدك ثم يقرء رواه النسائي وعن[٢] جابر بن عبدالله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلاة كبر ثم قال ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا

من المسلمین اللّٰھم اھد نی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لایھدی لاحسنھا الا انت وقنی سیئی الاخلاق لایقی سیئھا الا انت رواہ النسائی **وعن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ وجھہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا استفتح الصلاۃ کبر ثم قال وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لاشریک لہ وبذلک امرت وانا من اول المسلمین اللّٰھم انت الملک لا الہ الا انت انا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا لایغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لایھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لایصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انابک والیک تبارکت وتعالیت واستغفرک واتوب الیک رواہ النسائی والدارمی وابوداؤد والطیالسی فی مسندہ **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال سألت عائشۃ بای شیٔ کان نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یفتتح صلاتہ اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل کان یفتتح صلاتہ اللھم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انت انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم رواہ ابوداؤد **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلاۃ من جوف اللیل یقول اللّٰھم لک الحمد انت نور السموات والارض ولک الحمد انت قیام السموت والارض ولک الحمد انت رب السموات والارض ومن فیھن انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقاءک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ حق اللھم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ماقدمت واخرت واسررت واعلنت انت الھی لا الہ الا انت رواہ ابوداؤد **وعنہ** ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان فی التھجد یقول بعد ما یقول اللہ اکبر ثم ذکر معناہ رواہ ابوداود **وعن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کبر فی الصلاۃ سکت بین التکبیر والقراءۃ فقلت لہ بابی انت وامی ارایت سکوتک بین التکبیر والقراءۃ اخبرنی ما تقول قال اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم انقنی من خطایای کالثوب الابیض من الدنس اللھم اغسلنی بالثلج والماء والبرد رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ **وعن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا صلے احدکم فلیقل اللّٰھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم اعوذ بک ان تصد عنی وجھک یوم القیمۃ اللھم نقنی من خطیئتی کما نقیت الثوب الابیض

من الدنس اللهم احيني مسلما وامتني مسلما رواه الطبراني **باب** التعوذ قال تعالى فاذا قرأت القران فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم **عن** امير المومنين عمر الفاروق رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كبر للصلاة قال سبحنك اللهم وبحمدك وتعالى جدك ولا اله غيرك فاذا تعوذ قال اعوذ بالله من همزات الشيطان ونفخه ونفثه رواه الدارقطني وقال رفعه عبد الرحمن بن عمر بن شيبة عن ابيه والمحفوظ عن عمر من قوله وهو الصواب وقد رواه عن عمر موقوفا ابن ابي شيبة والطحاوي والدارقطني والحاكم **وعن** ابن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل في الصلاة يقول اللهم اني اعوذ بك من الشيطان الرجيم وهمزه ونفخه ونفثه قال فهمزه الموتة ونفثه الشعر ونفخه الكبرياء رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد وقد استشهد البخاري بعطاء بن السائب **وعن** ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ثم يقول لا اله الا الله ثلاثا ثم يقول الله اكبر كبيرا ثلاثا اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه ثم يقرء رواه ابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي والطحاوي **وعن** جبير بن مطعم انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة قال عمرو لا ادري اي صلاة هي فقال الله اكبر كبيرا الله اكبر كبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا الحمد لله كثيرا الحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا ثلاثا اعوذ بالله من الشيطان من نفخه ونفثه وهمزه قال نفثه الشعر ونفخه الكبر وهمزه الموتة رواه ابوداود وابن ماجة **وعنه** قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول في التطوع ذكر نحوه رواه ابوداود **وعن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اني اعوذ بك من الشيطان الرجيم وهمزه ونفخه ونفثه قال همزه الموتة ونفثه الشعر ونفخه الكبر **باب** التسمية وكونها سرا **عن** ابن مسعود انه كان يخفي بسم الله الرحمن الرحيم والاستعاذة وربنا لك الحمد رواه ابن ابي شيبة **وعن** ابرهيم النخعي قال اربع يخفيهن الامام التعوذ وبسم الله الرحمن الرحيم وسبحنك اللهم وبحمدك وامين رواه الامام محمد في الاثار وعبد الرزاق في مصنفه الا انه قال عوض قوله سبحنك اللهم اللهم ربنا لك الحمد ثم قال اخبرنا الثوري عن منصور عن ابرهيم قال خمس يخفيهن الامام فذكرها وزاد سبحنك اللهم وبحمدك **وعن** انس قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وخلف ابي بكر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منهم يقرء بسم الله الرحمن الرحيم رواه احمد والبخاري ومسلم **وعنه** قال قمت وراء ابي بكر وعمر وعثمان بن عفان فكلهم كانوا لا يقرءون بسم الله الرحمن الرحيم اذا افتتح الصلاة رواه الطحاوي -

وعنه [٥] قال صليت خلف النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منهم يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم رواه النسائي والطحاوي وابن حبان وعنه [٦] قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا ابوبكر ولا عمر يجهرون ببسم الله الرحمن الرحيم رواه احمد النسائي والدارقطني وابن حبان وزاد يجهرون بالحمد لله رب العالمين وعنه [٧] ان النبي صلى الله عليه وسلم وابابكر وعمر كانوا يسرون ببسم الله الرحمن الرحيم رواه ابن خزيمة والطبراني في المعجم الكبير وابونعيم في الحلية والطحاوي في شرح معاني الآثار وعنه [٨] ان النبي صلى الله عليه وسلم وابابكر وعمر وعثمان كانوا يستفتحون القراءة بالحمد لله رب العلمين لا يذكرون بسم الله الرحمن الرحيم في اول القراءة ولا في آخرها رواه مسلم وعن [٩] انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم وابابكر وعمر وعثمان كانوا يستفتحون القراءة بالحمد لله رب العلمين رواه ابوداؤد والطحاوي والدارمي وقال بهذا نقول لا ارى الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم وعنه [١٠] صليت خلف النبي صلى الله عليه وسلم وابابكر وعمر فكانوا يستفتحون القراءة فيما يجهر به بالحمد لله رب العلمين رواه ابويعلى الموصلي وعنه [١١] قال كانوا لا يستفتحون القراءة ببسم الله الرحمن الرحيم رواه عبدالله ابن الامام احمد في زيادات مسند ابيه ورجال هذه الروايات كلهم ثقات مخرج لهم في الصحيح وعن [١٢] ابن عباس قال الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قراءة الاعراب رواه الطحاوي وعبدالرزاق

باب افتتاح القراءة بالحمد لله رب العلمين

عن [١] قتادة عن انس قال قلت له انت سمعته منه قال نعم نحن سألناه عن ذلك فقال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وخلف ابي بكر وعمر وخلف عثمان يستفتحون بالحمد لله رب العلمين رواه ابوداؤد الطيالسي وعن [٢] عبدالله بن مغفل قال سمعني ابي وانا اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال اي بني اياك والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث في الاسلام يعني منه قال وصليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر ومع عمر ومع عثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها انت اذا صليت فقل الحمد لله رب العلمين رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة وعبدالرزاق وابن ابي شيبة وقال الترمذي حديث حسن والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابوبكر وعمر وعثمان وعلي وغيرهم ومن بعدهم من التابعين وعن [٣] ام المومنين الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير والقراء بالحمد لله رب العلمين رواه مسلم وابوداؤد والطحاوي وزاد يختمها بالتسليم وعن [٤] ابي فاختة ان عليا كان لا يجهر بسم الله الرحمن الرحيم وكان يجهر بالحمد لله رب العلمين رواه عبدالرزاق وعن [٥] ام المومنين الصديقة رضي الله عنها

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح القرأة بالحمد لله رب العلمين رواه ابن ماجة وعن
ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يفتتح القراءة بالحمد لله رب العلمين رواه ابن ماجة

باب التامين وكونه سرا **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امن القارى
فامنوا فان الملائكة تؤمن فمن وافق تامينه تامين الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه رواه النسائى
وابن ماجة والامام مالك والشافعى عنه وزاد قال ابن شهاب وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول آمين **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال احدكم فى الصلاة آمين وقالت
الملئكة فى السماء امين فوافقت احدهما الاخرى غفر له ما تقدم من ذنبه رواه مالك والشافعى
والبخارى ومسلم وابو داؤد النسائى **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام
غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم
من ذنبه رواه الامام مالك والشافعى عنه والبخارى وابو داؤد والنسائى وزاد فان الملئكة تقول
آمين **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه
تامين الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه رواه الامام مالك واحمد والبخارى ومسلم وابو داؤد و
الترمذى والنسائى وابن ماجة **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام غير المغضوب
عليهم ولا الضالين فقال من خلفه امين فوافق تامينهم تامين الملئكة غفر لهم ما تقدم من ذنبهم
وما تاخر رواه ابن جرير **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام غير المغضوب عليهم
ولا الضالين فقولوا آمين فان الملئكة تقول آمين وان الامام يقول آمين فمن وافق تامينه تامين
الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه رواه الامام احمد والنسائى وعبد الرزاق وابن حبان والدارمى **وعن**
امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امنوا اذا قرء غير المغضوب
عليهم ولا الضالين رواه ابن شاهين فى السنة **وعن** سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا قال القارى غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله رواه الطبرانى **وعن**
ابى موسى الاشعرى قال قال اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليومكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قال غير
المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله رواه مسلم **وعن** ام المومنين الصديقة رضى الله
عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تدرين ما حسدونا يعنى اليهود فانهم حسدونا على القبلة
التى هدينا لها وضلوا عنها وعلى الجمعة التى هدينا لها وضلوا عنها وعلى قولنا خلف الامام امين رواه
البيهقى **وعنها** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حسدتكم اليهود على شئ ما حسدتكم

على السلام والتامين رواه البخاري في الادب وعن[١١] ابن جريج عن عطاء بلاغا قال ما حسدتكم اليهود على شئ ما حسدتكم على امين والسلام يسلم بعضكم على بعض رواه عبد الرزاق وعن[١٢] ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حسدتكم اليهود على شئ ما حسدتكم على امين فاكثروا من قول امين رواه ابن ماجة وعن[١٣] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال القارى غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال من خلفه امين فوافق ذلك اهل السماء غفر له ما تقدم من ذنبه رواه الدارمي والبيهقي وعن[١٤] وائل بن حجر انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغ غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال امين واخفى بها صوته رواه الامام احمد وابوداود الطيالسي ولفظه خفض بها صوته ووضع يده اليمنى على يده اليسرى وسلم عن يمينه وعن يساره وابويعلى الموصلي في مسانيدهم والطبراني في معجمه والدارقطني في سننه والحاكم في مستدركه وفي كتاب القراءة ولفظه وخفض بها صوته وقال حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه وعن[١٥] الامام الاعظم حدثنا حماد بن ابي سليمان عن ابرهيم النخعي قال اربع يخفيهن الامام التعوذ وبسم الله الرحمن الرحيم وسبحنك اللهم وامين رواه الامام محمد في الآثار ورواه عبد الرزاق في مصنفه الا انه قال عوض قوله سبحنك اللهم اللهم ربنا لك الحمد وعن[١٦] ابي وائل قال لم يكن عمر وعلي رضي الله عنهما يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بامين رواه الطبراني في تهذيب الآثار والطحاوي وابوحفص بن شاهين وابن جرير وعن[١٧] وائل بن حجر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال امين وخفض بها صوته رواه ابوداود والترمذي وابن ابي شيبة وعن[١٨] ابي وائل قال كان علي وعبد الله لا يجهران ببسم الله الرحمن ولا بالتعوذ ولا بامين رواه الطبراني في الكبير وعن[١٩] ابي معمر عن عمر ابن الخطاب انه قال يخفي الامام اربعا التعوذ وبسم الله الرحمن الرحيم وامين وربنا لك الحمد ذكره العيني في شرح الهداية وعن[٢٠] ابرهيم النخعي عن امير المؤمنين عمر نحوه كذا في منتخب كنز العمال وعن[٢١] ابي وائل عن عبد الله قال يخفي الامام اربعا بسم الله الرحمن الرحيم وامين واللهم ربنا لك الحمد والتعوذ والتشهد شك ابو سعيد عن ابي وائل عن عبد الله رواه البيهقي

باب التكبير مع كل خفض ورفع

عن[١] عبد الله بن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكبر في كل خفض ورفع وقيام وقعود وابوبكر وعمر رواه الترمذي والنسائي والطحاوي وقال الترمذي حديث حسن صحيح وعن[٢] ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يهوى ساجدا ثم

يكبر حين يرفع راسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يرفع راسه ثم يفعل ذلك فی الصلاة كلها
حتی یقضیها ویکبر حین یقوم من الثنتین بعد الجلوس رواه الامام احمد وابن ابی شیبة و
اسحق بن راهويه والدارمی فی مسانیدهم والطبرانی فی معجمه وروی البخاری ومسلم وابوداود و
النسائی وزاد البخاری فی لفظ ان كانت هذه لصلاته علیه السلام حتی فارق الدنیا وعنه[٣]
انه كان يصلی بهم فیکبر كلما خفض ورفع فلما انصرف قال انی اشبهكم صلاة برسول الله صلی الله
علیه وسلم رواه مالک والشافعی والبخاری ومسلم وعنه[٤] انه كان يكبر فی الصلاة كلما رفع ووضع
فقلنا یا ابا هریرة ما هذا التكبیر فقال انها لصلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه البخاری و
مسلم والطحاوی وعن[٥] علی بن حسین بن علی بن ابی طالب انه قال كان رسول الله صلی الله علیه
وسلم یکبر فی الصلاة كلما خفض ورفع فلم تزل تلک صلاته حتی لقی الله رواه الامام مالک والشافعی
وعن[٦] عبد الله بن عمر انه كان يكبر كلما خفض ورفع رواه الامام مالک وعن[٧] جابر بن عبد الله انه
كان يعلمهم التكبير فی الصلاة قال فكان يامرنا ان نكبر كلما خفضنا ورفعنا رواه الامام مالک
وعنه[٨] قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر اذا خفض واذا رفع واذا ركع رواه ابوداود والطيالسی
وعن[٩] عبد الرحمن بن الاصم قال سمعت انسا وسئل عن التكبير فی الصلاة اذا ركع واذا سجد فقال
یکبر اذا ركع واذا رفع واذا سجد واذا قام من الركعتين قال عن من قال عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی بکر
وعن عمر فقال له حكيم وعن عثمان قال وعن عثمان رواه ابوداود الطیالسی وعن[١٠] سعید بن الحارث
قال اشتكی ابو هريرة او غاب فصلی لنا ابو سعيد الخدری فجهر بالتكبير حين افتتح الصلاة وحين ركع
وحين قال سمع الله لمن حمده وحين رفع راسه من السجود وحين سجد وحين رفع وحين قام من الركعتين
حتی قضی صلاته علی ذلک فقیل له ان الناس قد اختلفوا فی صلاتک فخرج فقام علی المنبر وقال
ایها الناس انی والله ما ابالی اختلفت صلاتكم او لم تختلف هكذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یصلی رواه الحاكم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه بهذه السياقة
وعن[١١] عمران بن حصين انه صلی مع علی بالبصرة فقال ذكرنا هذا الرجل صلاة كنا نصليها مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم فذكر انه كان يكبر كلما رفع وكلما وضع رواه البخاری وعن[١٢] عبد الله قال اول
من نقص التكبير الوليد بن عقبة فقال عبد الله نقصوها نقصهم الله فقد رایت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یکبر كلما ركع وكلما سجد وكلما رفع راسه رواه ابو عبد الله العدنی فی مسنده وعن[١٣] مطرف
بن عبد الله قال صلیت خلف علی بن ابی طالب رضی الله عنه انا وعمران بن حصين فكان اذا سجد

كبر واذا رفع راسه كبر واذا نهض من الركعتين كبر فلما قضى الصلاة اخذ بيدي عمران بن حصين فقال قد ذكرني هذا صلاة محمد صلى الله عليه وسلم او قال لقد صلى بنا صلاة محمد صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وابو داؤد وعن[١٣] عكرمة قال رأيت رجلا عند المقام يكبر في كل خفض ورفع واذا قام واذا وضع فاخبرت ابن عباس فقال اوليس تلك صلاة النبي صلى الله عليه وسلم لا ام لك رواه البخاري رحمه الله وعنه[١٤] قال صليت خلف شيخ بمكة فكبر ثنتين وعشرين تكبيرة فقلت لابن عباس انه احمق فقال ثكلتك امك سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وعنه[١٥] قال صلى بنا ابو هريرة فكان يكبر اذا رفع واذا خفض فاتيت ابن عباس فاخبرته بذلك فقال اوليس ذلك سنة ابي القاسم رواه الامام احمد والطبراني والطحاوي وعن[١٦] ابي مسعود البدري قال الا اصلي لكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بنا اربع ركعات يكبر فيهن كلما خفض ورفع وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى رواه الطحاوي وعن[١٧] ابي موسى الاشعري قال ذكرنا علي رضي الله عنه صلاة كنا نصليها مع النبي صلى الله عليه وسلم اما نسيناها واما تركناها عمدا يكبر كلما خفض وكلما رفع وكلما سجد رواه الطحاوي

باب الاخذ بالركب في الركوع

عن[١] ابي عبد الرحمن السلمي قال قال لنا عمر بن الخطاب ان الركب سنة لكم فخذوا بالركب رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن[٢] ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركعت فضع كفيك على ركبتيك حتى تطمئن واذا سجدت فامكن جبهتك من الارض حتى تجد حجم الارض رواه الامام احمد وعن[٣] رفاعة بن رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توجهت الى القبلة فكبر ثم اقرء بما شاء الله ان تقرء فاذا ركعت فاجعل راحتيك على ركبتيك وامدد ظهرك وتمكن لركوعك فاذا رفعت فاقم صلبك فاذا سجدت فمكن بسجودك فاذا رفعت فاجلس على فخذك اليسرى وافعل مثل ذلك في كل ركعة وسجدة رواه الطبراني في الكبير وعن[٤] ابي عبد الرحمن السلمي قال قال عمر امسكوا بالركب فقد سنت لكم الركب وفي لفظ ان الركب قد سنت لكم فخذوا بالركب رواه ابو داود الطيالسي وعبد الرزاق وابن ابي شيبة والنسائي والشاشي والبغوي في الجعديات والطحاوي وابن حبان والدارقطني في الافراد والبيهقي وسعيد بن منصور وعنه[٥] قال كنا اذا ركعنا جعلنا ايدينا بين افخاذنا فقال عمر ان من السنة الاخذ بالركب رواه البيهقي وعن[٦] ابي معمر قال كان عمر اذا ركع وضع يديه على ركبتيه رواه ابن سعد وعن[٧] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم ركع فوضع يديه على ركبتيه وعن[٨] رفاعة بن رافع ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل فاذا ركعت فاجعل راحتيك على ركبتيك

ومكن ركوعك فاذا رفعت فاقم صلبك وارفع راسك حتى ترجع العظام الى مفاصلها رواه الامام الشافعي
وعن محمد بن عمرو العامري قال كنت في مجلس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكروا صلاة
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد فذكر بعض هذا الحديث وقال فاذا ركع امكن كفيه من ركبتيه وفرج
بين اصابعه ثم هصر ظهره غير مقنع راسه ولا صافح بخده الحديث رواه ابوداود وعن سالم البراد
قال اتينا عقبة بن عمرو ابا مسعود فقلنا حدثنا عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بين
ايدينا في المسجد فكبر فلما ركع كبر ووضع راحتيه على ركبتيه وجعل اصابعه اسفل من ذلك ثم جافى
مرفقيه ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا
حديث صحيح الاسناد وفيه الفاظ غريبة ولم يخرجاه وعن[11] عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد و
ابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد
انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر بعض هذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه
قابض عليهما الحديث رواه ابوداود والطحاوي وعن[12] مصعب بن سعد قال صليت الى جنب ابي
قال وجعلت يدي بين ركبتي فقال لي ابي اضرب بكفيك على ركبتيك قال ثم فعلت ذلك مرة
اخرى فضرب يدي وقال انا نهينا عن هذا وامرنا ان نضرب بالاكف على الركب رواه مسلم
والطحاوي وعنه[13] قال صليت الى جنب ابي فلما ركعت شبكت اصابعي وجعلتهما بين ركبتي
فضرب يدي فلما صلى قال قد كنا نفعل هذا ثم امرنا ان نرفع الى الركب رواه مسلم وعن[14] سالم
البراد قال لنا ابو مسعود البدري الا اريكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر حديثا طويلا
قال ثم ركع فوضع كفيه على ركبتيه وفضلت اصابعه على ساقيه رواه الطحاوي وعن[15] وائل بن حجر
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع فوضع يديه على ركبتيه رواه الطحاوي **باب تفريج
الاصابع في الركوع** عن وائل ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا ركع فرج بين اصابعه رواه الحاكم
في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه وعن انس بن مالك قال قدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم المدينة وانا يومئذ ابن ثمان سنين فذهبت بي امي اليه فقالت يا رسول الله
ان رجال الانصار ونساءهم قد اتحفوك ولم اجد ما اتحفك الا ابني هذا فاقبله مني يخدمك ما شئت
قال فخدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فلم يضربني ضربة قط ولم يسبني ولم يعبس
في وجهي فذكره بطوله الى ان قال ثم قال لي يعني النبي صلى الله عليه وسلم يا بني اذا ركعت فضع كفيك
على ركبتيك وافرج بين اصابعك وارفع يديك عن جنبيك مختصر رواه الطبراني في الاوسط

والصغير وابو يعلى الموصلي في مسنده وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بني اذا تقدمت
الى الصلاة فاستقبل القبلة وارفع يديك عن جنبيك وكبره اقراء بما بدالك واذا ركعت فضع يديك على
ركبتيك وافرج بين اصابعك وسبح رواه ابو يعلى الموصلي في مسنده وعنه قال كنت مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم في مسجد الخيف فجاءه رجلان احدهما انصاري والآخر ثقفي فتقدم اليه الثقفي فقال
عليه السلام يا ابا ثقيف سل عن حاجتك وان شئت اخبرتك عنها قال فذاك اعجب الي يا رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال جئت تسأل عن صلاتك قال اي والذي بعثك بالحق قال فصل اول
الليل وآخره وثم وسطه فاذا قمت الى الصلاة فركعت فضع يديك على ركبتيك وفرج اصابعك ثم
ارفع راسك حتى يرجع كل عضو الى مفصله رواه ابو الوليد محمد بن عبد الله الازرقي في كتاب تاريخ مكة
وعن القاسم بن ابي بزة عن رجل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركعت فضع يديك
على ركبتيك وفرج بين اصابعك رواه عبد الرزاق وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا قمت الى الصلاة فركعت فضع يديك على ركبتيك وفرج بين اصابعك ثم
ارفع راسك حتى يرجع كل عضو الى مفصله رواه البيهقي في شعب الايمان وعن محمد بن عمرو
العامري قال كنت في مجلس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكروا صلاة
صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد فذكر بعض الحديث وقال فاذا ركع امكن كفيه من ركبتيه
وفرج بين اصابعه رواه ابو داود وعن سالم البراد قال اتينا ابا مسعود فقلنا
له حدثنا عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بين ايدينا وكبر فلما ركع وضع
راحتيه على ركبتيه وجعل اصابعه اسفل ذلك وجافى بمرفقيه حتى استوى كل شيء منه رواه النسائي
وعنه قال قال لنا ابو مسعود الانصاري الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال فكبر ورفع ووضع يديه على ركبتيه وفرج من اصابعه حتى استقر كل شيء منه رواه الدارمي
وعنه قال قال لنا ابو مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا بلى قال
فصلى بنا اربع ركعات الظهر او العصر فوضع يديه على ركبتيه وفرج بين اصابعه ثم رفع راسه
فاستوى قائما حتى استقر كل شيء منه ففعل ذلك حتى قضى صلاته ثم قال هكذا كانت
صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو داود الطيالسي وعن عقبة بن عمرو قال
الا اصلي لكم كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فقلنا بلى فقام فلما ركع وضع راحتيه
على ركبتيه وجعل اصابعه من وراء ركبتيه وجافى ابطيه حتى استقر كل شيء منه رواه

النسائی **باب** تسویۃ الظهر فی الرکوع **عن** وابصۃ بن معبد قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فکان اذا رکع سوی ظهره حتی لو صب علیه الماء لاستقر رواه ابن ماجۃ والطبرانی فی الکبیر والاوسط **وعن** البراء قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا رکع بسط ظهره واذا سجد وجه اصابعه قبل القبلۃ رواه ابو العباس السراج **وعن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا رکع لو وضع قدح من ماء علی ظهره لم یهراق رواه الامام احمد **وعن** طلق بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینظر الله الی صلاۃ عبد لا یقیم فیها صلبه فی رکوع وسجود رواه ابن ماجۃ والامام احمد **وعن** ابی هریرۃ قال لا ینظر الله الی رجل لا یقیم صلبه من رکوعه وسجوده رواه الامام احمد ورواه ابن النجار عن انس **باب** عدم رفع الیدین عند الرکوع ولا عند رفعه **عن** جابر بن سمرۃ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رأی قوما رفعوا ایدیهم فقال قد رفعوا ایدیهم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاۃ رواه ابو داؤد الطیالسی **وعن** البراء بن عازب قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کبر لافتتاح الصلاۃ رفع یدیه حتی یکون ابهاماه قریب من شحمتی اذنیه ثم لا یعود رواه ابو داؤد والطحاوی وابن ابی شیبۃ **وعن** عبد الله بن الزبیر انه رأی رجلا یرفع یدیه فی الصلاۃ عند الرکوع وعند رفع راسه من الرکوع فقال له لا تفعل فان هذا شئ فعله رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ترکه ذکره العینی فی شرح البخاری **وعن** مجاهد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیه الا فی التکبیرۃ الاولی من الصلاۃ رواه الطحاوی وابن ابی شیبۃ بلفظ ما رایت ابن عمر یرفع یدیه الا فی اول ما یفتتح **وعن** ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا ترفع الایدی الا فی سبع مواطن حین یفتتح الصلاۃ وحین یدخل المسجد الحرام فینظر الی البیت وحین یقوم علی المروۃ وحین یقف مع الناس عشیۃ عرفۃ وبجمع والمقامین حین یرمی الجمرۃ رواه الطبرانی والبخاری فی کتاب المفرد فی رفع الیدین **وعنه** ان النبی صلی الله علیه وسلم قال السجود علی سبعۃ اعضاء الیدین والقدمین والرکبتین والجبهۃ ورفع الایدی اذا رأیت البیت وعلی الصفا والمروۃ وبعرفۃ وعند رمی الجمار واذا قمت للصلاۃ رواه الطبرانی **وعن** ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یرفع الایدی فی سبع مواطن افتتاح الصلاۃ واستقبال البیت والصفا والمروۃ والموقفین وعند الحجر رواه البزار فی مسنده وقال هذا حدیث قد رواه غیره موقوفا **وعن** ابن عباس قال ترفع الایدی فی سبع مواطن اذا قام الی

الصلاة واذا رأى البيت وعلى الصفا والمروة وفي جمع وفي عرفات وعند الجمار رواه ابن ابي شيبة
وعنه قال لا ترفع الايدي الا في سبع مواطن اذا قمت الى الصلاة واذا جئت من بلد واذا
رأيت البيت واذا قمت على الصفا والمروة وبعرفات وبجمع وعند الجمار رواه ابن ابي شيبة وعن[٩]
ابن عمر وابن عباس قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترفع الايدي في سبع مواطن عند افتتاح
الصلاة واستقبال البيت والصفا والمروة والموقفين والجمرتين رواه الحاكم والبيهقي وعن[١٠] ابن عباس
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رفع الايدي في الصلاة واذا رأى البيت وعلى الصفا والمروة
وعشية عرفة وبجمع وعند الجمرتين رواه البيهقي من طريق الشافعي وعن[١١] علقمة قال قال لنا ابن
مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ولم يرفع يديه الا مرة واحدة مع تكبير
الافتتاح رواه الترمذي وقال حديث حسن وابو داود والنسائي وابن ابي شيبة وعن[١٢] البراء بن عازب
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه ثم لا يرفعهما حتى يفرغ رواه ابن ابي شيبة
وعن[١٣] الاسود قال رأيت عمر بن الخطاب رفع يديه في اول تكبيرة ثم لا يعود رواه الطحاوي وقال حديث صحيح
وعن[١٤] امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه انه كان يرفع يديه في التكبيرة الاولى من الصلاة ثم لا يرفع
في شيء منها رواه البيهقي والطحاوي وعن[١٥] سفيان قال فرفع يديه في اول مرة وقال بعضهم مرة
واحدة رواه ابو داود وعن[١٦] البراء بن عازب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين افتتح
الصلاة ثم لم يرفعهما حتى انصرف رواه ابو داود وعن[١٦] عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
كان يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لا يعود رواه الطحاوي وعن[١٧] المغيرة قال قلت لابراهيم حديث وائل
انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا افتتح الصلاة واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع فقال
ان كان وائل رآه مرة يفعل ذلك فقد رآه عبد الله خمسين مرة لا يفعل ذلك رواه الطحاوي وعن[١٨]
سفيان بن عيينة قال اجتمع ابو حنيفة والاوزاعي في دار الحناطين بمكة فقال الاوزاعي لابي حنيفة
ما بالكم لا ترفعون ايديكم في الصلاة عند الركوع وعند الرفع منه فقال ابو حنيفة لانه لم يصح
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيء فقال كيف لم يصح وقد حدثني الزهري عن سالم
عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلاة وعند الركوع
وعند الرفع منه فقال له ابو حنيفة حدثنا حماد عن ابرهيم عن علقمة والاسود عن عبد الله بن
مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلاة ثم لا يعود
لشيء من ذلك فقال الاوزاعي احدثك عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم

وتقول حدثني حماد عن ابرهيم فقال له ابو حنيفة كان حماد افقه من الزهري وكان ابرهيم افقه من سالم وعلقمة ليس بدون ابن عمر في الفقه وان كان كانت لابن عمر صحبة وله فضل الصحبة و الاسود له فضل كثير وعبد الله عبد الله له فضل كثير في الفقه والقراءة وحق الصحبة من صغره عند النبي صلى الله عليه وسلم على عبد الله بن عمر فسكت الاوزاعي رواه ابو محمد البخاري وعن [١٩] الامام الاعظم عن طلحة بن مصرف اليامي عن ابرهيم انه قال لا ترفع الايدي الا في سبع مواطن في افتتاح الصلاة وفي العيدين وعند استلام الحجر وعلى الصفا والمروة وبجمع وعند رمي الجمار رواه ابو عبد الله بن خسرو في مسنده والحسن بن زياد وعن [٢٠] الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم انه قال لا ترفع الايدي في شيء من صلاتك بعد المرة الاولى رواه الامام محمد في الآثار وعن [٢١] الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم عن الاسود ان عبد الله بن مسعود كان يرفع يديه في اول التكبير ثم لا يعود الى شيء من ذلك ويأثر ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو محمد البخاري وعن [٢٢] الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم انه قال في وائل بن حجر اعرابي لم يصل مع النبي صلى الله عليه وسلم صلاة قبلها قط فهو اعلم من عبد الله واصحابه حفظ ولم يحفظ يعني رفع اليدين عند الركوع رواه ابو محمد البخاري وعن [٢٣] الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم قال ذكر عنده حديث وائل بن حجر انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه عند الركوع وعند السجود فقال اعرابي لا يعرف شرائع الاسلام لم يصل مع النبي صلى الله عليه وسلم الا صلاة واحدة وقد حدثني من لا احصي عن عبد الله بن مسعود انه كان يرفع يديه في بدء الصلاة فقط وحكاه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبد الله عالم بشرائع الاسلام وحدوده متفقد احوال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملازم له في اقامته واسفاره وقد صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم ما لا يحصى ذكره في المسند وعن [٢٤] علقمة بن وائل عن ابيه انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه حين يفتتح الصلاة واذا ركع واذا سجد فقال ابرهيم ما ادري اباك رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ذلك اليوم الواحد فحفظ ذلك وعبد الله لم يحفظ ذلك منه ثم قال ابرهيم انما رفع اليدين عند افتتاح الصلاة رواه الدارقطني وعن [٢٥] البراء بن عازب انه رأى النبي صلى الله عليه عليه وسلم حين افتتح الصلاة رفع يديه حتى حاذا بهما اذنيه ثم لم يعد الى شيء من ذلك حتى فرغ من صلاته رواه الدارقطني

باب عدم رفع الراس ولا تصويبه في الركوع عن عطاء عن ابي حميد الساعدي قال سمعته وهو في عشرة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة ابن ربعي يقول انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة اعتدل قائما ورفع يديه حتى يحاذي

بهما منكبيه فاذا اراد ان يركع رفع يديه حتى يحاذى بهما منكبيه ثم قال الله اكبر وركع ثم اعتدل
فلم يصوب راسه ولم يقنع ووضع يديه على ركبتيه رواه الترمذى وقال حديث حسن صحيح
ورواه ابن حبان فى صحيحه **وعنه** قال ثم يركع ويضع راحتيه على ركبتيه ثم يعتدل قال
فلا يصبب راسه ولا يقنع رواه البخارى **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها فى
حديث طويل فيه وكان اذا ركع لم يشخص راسه ولم يصوبه رواه مسلم **وعنها** قالت كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع لم يشخص راسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك رواه ابن ماجة
وعن ابى حميد الساعدى انه قال فى عشرة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم منهم ابو قتادة
قال ابو حميد انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فلم فوالله ما كنت باكثرنا له تبعة
ولا اقدمنا له صحبة قال بلى قالوا فاعرض فقال الى ان قال ثم يركع ويضع راحتيه على ركبتيه
ثم يعتدل فلا ينصب راسه ولا يقنع رواه ابوداؤد **وعن** محمد بن عمرو العامرى قال كنت فى
مجلس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكروا صلاته صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد
فذكر بعض هذا الحديث وقال فاذا ركع امكن كفيه من ركبتيه وفرج بين اصابعه ثم هصر
ظهره غير مقنع راسه ولا صافح بخده الحديث رواه ابوداؤد **وعن** ام المؤمنين الصديقة
رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير والقراءة
بالحمد لله رب العلمين فاذا ركع لم يشخص راسه ولم يخفضه ولكن بين ذلك فاذا رفع
راسه لم يسجد حتى يستوى قائما فاذا سجد فرفع راسه لم يسجد حتى يستوى قاعدا وكان
يفرش قدمه اليسرى وينصب قدمه اليمنى وكان يقول فى كل ركعتين التحيات وكان ينهى عن عقبة
الشيطان وعن افتراش السبع والكلب وكان يختم الصلاة بالتسليم رواه ابو داؤد الطيالسى فى مسنده

باب تسبيح الركوع ثلثا **عن** ابن مسعود قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع احدكم فليقل
فى ركوعه سبحن ربى العظيم ثلاثا فاذا فعل ذلك فقد تم ركوعه وذلك ادناه واذا سجد فليقل فى سجوده
سبحن ربى الاعلى ثلثا فاذا فعل ذلك فقد تم سجوده وذلك ادناه رواه الامام الشافعى ابوداؤد والترمذى
وابن ماجة **وعن** محمد بن على مرسلا قال سبحوا ثلاث تسبيحات ركوعا وثلاث تسبيحات سجودا رواه
البيهقى **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع احدكم فليضع يديه على
ركبتيه ثم يمكث حتى يطمئن كل عضو فى مفاصله ثم يسبح ثلاث مرات فانه يسبح فى جسمك مثل ذلك
رواه الديلمى وابن النجار **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انى نهيت ان اقرأ

القرآن راكعا او ساجدا اما الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب
لكم رواه مسلم والنسائي وعن عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربك العظيم قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اجعلوها في ركوعكم فلما نزلت سبح اسم ربك الاعلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اجعلوها في سجودكم رواه ابو داود وابن ماجة والدارمي وابن حبان والحاكم في المستدرك وقال صحيح
الاسناد ولم يخرجاه والطحاوي وابو داود الطيالسي وعن حذيفة انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم
وكان يقول في ركوعه سبحن ربي العظيم وفي سجوده سبحن ربي الاعلى وما اتى على اية رحمة الا وقف
وسأل وما اتى على اية عذاب الا وقف وتعوذ رواه الترمذي وابو داود والدارمي وروى النسائي
وابن ماجة والطحاوي الى قوله الاعلى وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعنه قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلثا وفي سجوده سبحان
ربي الاعلى ثلثا رواه الطحاوي رحمه الله **باب** ما ورد من الدعاء في ركوع النفل
عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول في
ركوعه وسجوده سبحنك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي يتاول القرآن رواه البخاري ومسلم والنسائي
وعنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في ركوعه وسجوده سبوح قدوس رب الملئكة
والروح رواه مسلم والنسائي والطحاوي وعن عوف بن مالك قال قمت مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلما ركع مكث قدر سورة البقرة ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة
رواه النسائي وعن ربيعة بن الحارث بن نوفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع احدكم
فليقل اللهم لك ركعت وبك امنت رواه الحسن بن سفيان وعن امير المومنين علي المرتضى كرم
الله وجهه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا ركع قال اللهم لك ركعت ولك اسلمت وبك
امنت خشع لك سمعي وبصري وعظامي ومخي وعصبي رواه النسائي والطحاوي وعن جابر بن عبد الله
عن النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت وعليك توكلت
انت ربي خشع سمعي وبصري ودمي ولحمي وعظمي وعصبي لله رب العلمين رواه النسائي وعن محمد بن مسلمة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام يصلي تطوعا يقول اذا ركع اللهم لك ركعت وبك امنت ولك
اسلمت وعليك توكلت انت ربي خشع سمعي وبصري ولحمي ودمي ومخي وعصبي لله رب العلمين رواه النسائي
وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول في ركوعه
سبحنك اللهم وبحمدك استغفرك واتوب اليك فاغفر لي انك انت التواب رواه الطحاوي

باب التسميع للامام والتحميد للمقتدى عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه رواه البخارى ومسلم وابوداود والترمذى والنسائى والطحاوى من طريق مالك وعن ابى موسى الاشعرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد يسمع الله لكم رواه احمد ومسلم وابوداود والنسائى وابن ماجة والطحاوى والدارمى وعبد الرزاق وزادوا فان الله قضى على لسان نبيه سمع الله لمن حمده وعن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام الله اكبر فقولوا الله اكبر واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد رواه ابن ماجة والحاكم فى المستدرك وقال صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذا اللفظ وعن عامر قال لا يقول القوم خلف الامام سمع الله لمن حمده ولكن يقولون ربنا لك الحمد رواه ابوداود وعن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال امامكم سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد رواه ابن ابى شيبة وعن عبد الرحمن بن هرمز الاعرج قال سمعت ابا هريرة يقول اذا رفع الامام رأسه من الركوع فقال سمع الله لمن حمده قال ربنا لك الحمد رواه عبد الرزاق وعن عبد الله بن مسعود قال اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فليقل من خلفه ربنا لك الحمد رواه عبد الرزاق **باب** ما يقول المنفرد والمتنفل عن عبد الله بن اوفى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع ظهره من الركوع قال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شئ بعد رواه مسلم والطحاوى وابن ماجة وابوداود وعن ابى سعيد الخدرى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع رأسه من الركوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شئ بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا لك عبد اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد رواه مسلم والطحاوى والنسائى وابوداود والدارمى وعن امير المؤمنين على بن ابى طالب رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان اذا رفع رأسه من الركوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملاء السماء وملاء الارض وملاء ما شئت من شئ بعد رواه الطحاوى والدارمى وعن ابى جحيفة قال ذكرت الجدود عند النبى صلى الله عليه وسلم فقال بعض القوم جد فلان فى الابل وقال بعضهم فى الخيل فسكت النبى صلى الله عليه وسلم فلما قام يصلى رفع رأسه من الركوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملاء السماء وملاء الارض وملاء ما شئت من شئ بعد لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد رواه الطحاوى وابن ابى شيبة وابن ماجة وزاد وطول رسول الله صلى الله عليه وسلم صوته بالجد ليعلموا انه ليس كما يقولون وعن عبد الله بن بريدة عن ابن

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بریدۃ اذا رفعت راسک من الرکوع فقل سمع الله لمن حمدہ اللهم
ربنا لک الحمد یا بریدۃ اذا جلست فی صلوتک فلا تترکن التشهد والصلاۃ علی رواہ الدارقطنی
والخطیب وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا قال سمع الله لمن حمدہ قال اللهم ربنا لک
الحمد ملأ السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شیٔ بعد رواہ النسائی وعن سعید المقبری قال
کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمدہ قال اللهم ربنا ولک الحمد رواہ البخاری **باب**
قدر القیام من الرکوع والقعود بین السجدتین عن البراء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان سجودہ ورکوعه
وقعودہ ما بین السجدتین قریبا من السواء رواہ ابوداؤد وعن انس بن مالک قال ما صلیت خلف
رجل اوجز صلاۃ من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی تمام وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قال سمع الله
لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوهم ثم یکبر ویسجد وکان یقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوهم رواہ ابوداؤد
وعن البراء بن عازب قال رمقت محمدا صلی الله علیه وسلم وقال ابو کامل رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی الصلاۃ فوجدت قیامه کرکعته وسجدته واعتداله فی الرکعة کسجدته وجلسته بین السجدتین
وسجدته ما بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء قال ابوداؤد قال مسدد فرکعته واعتداله بین الرکعتین
فسجدته فجلسته بین السجدتین فسجدته فجلسته بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء رواہ
ابوداؤد **باب** التکبیر للسجود وعند الرفع منه عن مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین
خلف علی بن ابی طالب فکان اذا سجد کبر واذا رفع راسه من السجود کبر واذا نهض من الرکعتین کبر فلما
قضی صلاته اخذ عمران بیدی فقال لقد ذکرنی هذا صلاۃ محمد صلی الله علیه وسلم رواہ البخاری والنسائی وعن
ابی هریرۃ قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلاۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم
یقول سمع الله لمن حمدہ حین یرفع صلبه من الرکعة ثم یقول وهو قائم ربنا لک الحمد قال عبد الله ولک
الحمد ثم یکبر حین یهوی ثم یکبر حین یرفع راسه ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسه ثم یفعل ذلک فی الصلوۃ
کلها حتی یقضیها رواہ البخاری وعن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هریرۃ کان یکبر فی صلاۃ من المکتوبة
وغیرها فی رمضان وغیرہ فیکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع الله لمن حمدہ ثم یقول ربنا لک
الحمد قبل ان یسجد ثم یقول الله اکبر حین یهوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسه من السجود ثم یکبر حین یسجد
ثم یکبر حین یرفع راسه من السجود ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی الاثنتین ویفعل ذلک فی کل رکعة
حتی یفرغ من الصلاۃ ثم یقول حین ینصرف والذی نفسی بیدہ انی لاقربکم شبها بصلاۃ رسول الله صلی
الله علیه وسلم ان کانت هذہ لصلاته حتی فارق الدنیا رواہ البخاری وعن علی بن یحیی بن خلاد عن

ان رجلا دخل المسجد (الى ان قال) ثم يقول الله اكبر ثم يسجد حتى تطمئن مفاصله ثم يقول الله اكبر
ويرفع راسه حتى يستوى قاعدا ثم يقول الله اكبر ثم يسجد حتى تطمئن مفاصله ثم يرفع راسه فيكبر رواه
ابوداود **باب** الخرور للسجدة قائما عن ابى بشر قال سمعت يوسف هو ابن ماهك يحدث عن
حكيم قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا اخر الا قائما رواه النسائى وعن عبدالله بن يزيد
قال حدثنى البراء وهو غير كذوب انهم كانوا يصلون خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رفع راسه
من الركوع لم ار احدا يحنى ظهره حتى يضع رسول الله صلى الله عليه وسلم جبهته على الارض ثم يخر من وراءه
سجدا رواه مسلم وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده لم يحن
منا ظهره حتى يقع رسول الله صلى الله عليه وسلم ساجدا ثم نقع سجودا رواه مسلم **باب** وضع الكفين
ورفع المرفقين فى السجدة عن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجدت فضع كفيك
وارفع مرفقيك رواه مسلم وعن عبدالله بن مالك ابن بحينة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى فرج
بين يديه حتى يبدو بياض ابطيه رواه البخارى وقال الليث حدثنى جعفر بن
ربيعة نحوه - **باب** كسر اصابع الرجلين فى السجود عن ابى حميد الساعدى قال كان النبى
صلى الله عليه وسلم اذا اهوى الى الارض ساجدا جافى عضديه عن ابطيه وفتخ اصابع رجليه رواه النسائى
باب رفع العجيزة فى السجود عن ابى اسحق قال وصف لنا البراء السجود فوضع يديه بالارض
ورفع عجيزته وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل رواه النسائى وعنه انه وصف
السجود فسجد فادعم على كفيه ورفع عجيزته وقال هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد رواه
ابويعلى الموصلى ورواه ابن حبان والبيهقى وهو حديث حسن **باب** ضم اصابع اليدين اذا سجد عن
وائل بن حجر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد ضم اصابعه رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث
صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه **باب** السجدة على الكفين عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا سجد احدكم فليباشر بكفيه الارض عسى الله ان يفك عنه الغل يوم القيمة رواه الطبرانى
فى الاوسط وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اليدين تسجدان كما يسجد الوجه فاذا وضع
احدكم وجهه فليضع يديه واذا رفعه فليرفعهما رواه البخارى فى الادب المفرد والحاكم وقال هذا حديث
صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه **باب** وضع الوجه بين الكفين عن وائل ان النبى صلى الله عليه وسلم
سجد فوضع وجهه بين كفيه مختصر رواه مسلم وابوداود ولفظه وضع جبهته بين كفيه وعنه قال
رمقت النبى صلى الله عليه وسلم فلما سجد وضع يديه حذاء اذنيه رواه اسحق بن راهويه فى مسنده والطحاوى

فی شرح معانی الآثار وابن ابی شیبة وعبد الرزاق بلفظ کانت یداه حذو اذنیه وعن ابی اسحق قال سألت البراء بن عازب این کان النبی صلی الله علیه وسلم یضع جبهته اذا صلی قال بین کفیه رواه الطحاوی وابن ابی شیبة وعن وائل بن حجر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد کانت یداه حیال اذنیه رواه الطحاوی وعن عبد الجبار بن وائل قال کنت غلاما لا اعقل صلاة ابی فحدثنی وائل بن علقمة عن ابی وائل بن حجر قال صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فکان اذا سجد وضع وجهه بین کفیه رواه الطحاوی

باب وضع الرکبتین ثم الیدین والرفع عکسه عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا سجد بدأ برکبتیه قبل یدیه رواه الطحاوی وعنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا سجد احدکم فلیبدأ برکبتیه قبل یدیه ولا یبرک بروک الفحل رواه الطحاوی وابن ابی شیبة والبیهقی وعن وائل بن حجر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد بدأ یوضع رکبتیه قبل یدیه رواه الطحاوی وعن ابرهیم عن اصحاب عبد الله علقمة والاسود فقالا حفظنا عن عمر فی صلاته انه خر بعد رکوعه علی رکبتیه کما یخر البعیر ووضع رکبتیه قبل یدیه رواه الطحاوی وعبد الرزاق وعنه قال حفظ عن عبد الله بن مسعود ان رکبتیه کانتا تقعان الی الارض قبل یدیه رواه الطحاوی وعن مغیرة قال سألت ابرهیم عن الرجل یبدأ بیدیه قبل رکبتیه اذا سجد فقال او یضع ذلک الا احمق او مجنون رواه الطحاوی وعن وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه واذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه رواه ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب وعنه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا سجد تقع رکبتاه قبل یدیه واذا رفع رفع یدیه قبل رکبتیه رواه الحاکم فی المستدرک وعن عبد الجبار بن وائل عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم فذکر حدیث الصلاة قال فلما سجد وقعتا رکبتاه الی الارض قبل ان یقعا کفاه رواه ابو داود وعن انس قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم انحط بالتکبیر حتی سبقت رکبتاه یدیه رواه الدارقطنی والحاکم والبیهقی وقال الحاکم حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه وعن ابی وقاص قال کنا نضع الیدین قبل الرکبتین فامرنا ان نضع الرکبتین قبل الیدین رواه ابن خزیمة فی صحیحه

باب تسبیح السجدة وکونه ثلثا عن عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلوها فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربک الاعلی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلوها فی سجودکم رواه ابو داود وابن ماجة والدارمی والطحاوی وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلث مرات فقد تم رکوعه وذلک ادناه واذا سجد فقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلث مرات فقد تم سجوده وذلک ادناه رواه الترمذی وابو داود وابن ماجة وعن محمد بن علی مرسلا قال سبحوا ثلاث تسبیحات

ای لا یبرک علی یدیه کما یبرک البعیر علی یدیه ۱۲ منه

ركوعه ثلاث تسبيحات وسجوده رواه البيهقي وعبد الرزاق وابن ابي شيبة **وعن** عقبة بن
عامر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع قال سبحن ربي العظيم وبحمده ثلاثا واذا سجد
قال سبحان ربي الاعلى وبحمده ثلاثا رواه ابوداؤد **وعن** ابن مسعود قال من السنة ان يقول الرجل
في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الاعلى وبحمده رواه الدارقطني **وعن** حذيفة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلاثا وفي سجوده سبحان
ربي الاعلى ثلاثا رواه الطحاوي **وعنه** انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان يقول في ركوعه
سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الاعلى رواه ابوداؤد والطحاوي **وعنه** انه رأى رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فكان يقول الله اكبر ثلاثا ذو الملكوت والجبروت والكبرياء
والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه وكان يقول في ركوعه سبحان
ربي العظيم ثم رفع راسه من الركوع فكان قيامه نحوا من ركوعه يقول لربي الحمد ثم سجد فكان سجوده
نحوا من قيامه فكان يقول سبحان ربي الاعلى رواه ابوداؤد **وعنه** سمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول اذا ركع سبحان ربي العظيم ثلث مرات واذا سجد قال سبحان ربي الاعلى ثلث مرات
رواه ابن ماجة **باب** رص العقبين في السجود **عن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها
قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان معي على فراشي فوجدته ساجدا راصا عقبيه
مستقبلا باطراف اصابعه القبلة فسمعته يقول اعوذ برضاك من سخطك وبعفوك من عقوبتك
وبك منك اثني عليك لا ابلغ كل ما فيك فلما انصرف قال يا عائشة اخذك شيطانك فقلت امالك
شيطان فقال ما من آدمي الا وله شيطان فقلت واياك يا رسول الله قال واياي لكني اعانني الله
عليه فاسلم رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذا اللفظ
باب ما جاء من الدعاء في سجود النفل **عن** ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت وانت ربي سجد وجهي للذي خلقه و
شق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين رواه الامام الشافعي **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قال وهو ساجد ثلاث مرات رب اغفرلي لم يرفع راسه حتى يغفر له رواه
ابو عبد الله العطار في جزئه والديلمي والطبراني في الكبير عن ابي مالك الاشجعي **وعن** ام المؤمنين
الصديقة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في سجوده سجد لك خيالي و
سوادي وامن بك فوادي فهذه يدي وما جنيت بها على نفسي يا عظيم يرجى لكل عظيم

اغفر لی الذنب العظیم سجد وجهی للذی خلقه وشق سمعه وبصره اعوذ برضاک من سخطک و
اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ بک منک انت کما اثنیت علی نفسک اقول کما قال اخی داود
اغفر وجهی فی التراب لسیدی وحق لسیدی ان یسجد له اللهم ارزقنی قلبا نقیا من الشر نقیا
لا جافیا ولا شقیا رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ابی ذر قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما تقول فی سجودنا قال ما اصطفی لملٰئکته سبحان الله وبحمده رواه النسائی وعنه قال سئل
رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الکلام افضل قال اصطفی الله لملٰئکته سبحان الله وبحمده رواه
الامام احمد ومسلم وعن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی سجوده اللهم
اغفر لی ذنبی کله دقه وجله واوله واخره وعلانیته وسره رواه مسلم وابوداؤد وعن ام المؤمنین
الصدیقة رضی الله عنها قالت فقدت رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة من الفراش فالتمسته
فوقعت یدی علی بطن قدمیه وهو فی المسجد وهما منصوبتان وهو یقول اللهم انی اعوذ برضاک
من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی
نفسک رواه مسلم وعن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
کان اذا سجد قال اللهم لک سجدت ولک اسلمت وبک امنت سجد وجهی للذی خلقه وصوره فاحسن صوره
وشق سمعه وبصره تبارک الله احسن الخالقین رواه النسائی وعن جابر بن عبد الله
عن النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول فی سجوده اللهم لک سجدت وبک امنت
ولک اسلمت وانت ربی سجد وجهی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارک الله
احسن الخالقین رواه النسائی وعن عوف بن مالک یقول قمت مع النبی صلی الله علیه وسلم
فبدء فاستاک وتوضأ ثم قال فصلی فبدء فاستفتح من البقرة لا یمر بایة رحمة الا وقف
فسأل ولا یمر بایة عذاب الا وقف فتعوذ ثم رکع فمکث راکعا بقدر قیامه یقول
فی رکوعه سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة ثم
سجد قدر رکعة یقول فی سجوده سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء
والعظمة ثم قرء ال عمران ثم سورة سورة تفعل مثل ذلک رواه النسائی
وعن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول فی رکوعه وسجوده سبوح قدوس رب الملٰئکة والروح رواه النسائی وعن ابن عباس
قال بت عند خالتی میمونة بنت الحارث وبات رسول الله صلی الله علیه وسلم عندها فرأیته قام

البيهقي **باب** عدم افتراش الذراعين في السجدة عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال اذا سجد احدكم فلا يفترش ذراعيه افتراش الكلب رواه الترمذي وابن خزيمة وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتدلوا في السجود ولا ينبسط احدكم ذراعيه انبساط
الكلب رواه البخاري ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي وابو عوانة وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد احدكم فليعتدل ولا يفترش ذراعيه افتراش
الكلب رواه الترمذي وابن ماجة وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت نهى النبي
صلى الله عليه وسلم ان يفترش الرجل ذراعيه افتراش السبع رواه مسلم وعن عبد الرحمن بن شبل
قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب وافتراش السبع وان يوطن الرجل المكان رواه الحاكم
والامام احمد وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا صليت فلا تبسط ذراعيك بسط السبع وادعم على راحتيك وجاف مرفقيك عن جنبيك
رواه الطبراني في الكبير وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فلا يفترش
ذراعيه بسطة الكلب والسبع رواه ابن عساكر وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى منكم فلا يفترش افتراش الكلب ذراعيه رواه الطبراني في الكبير وعن ثوبان ان النبي
صلى الله عليه وسلم نهى عن نقرة الغراب وافتراش السبع رواه ابن ابي عاصم وابو نعيم وعن جابر بن
عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بان يعتدل في السجود ولا يسجد الرجل باسطا
ذراعيه كالكلب رواه عبد الرزاق **باب** عدم كفت الشعر والثياب عن ابن عباس قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم امرت ان اسجد على سبع ولا اكف شعرا ولا ثوبا رواه البخاري وابن ماجة وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين
واطراف القدمين ولا نكفت الثياب والشعر رواه البخاري ومسلم وابو داود والنسائي وعنه قال
امر النبي صلى الله عليه وسلم ان نسجد منه على سبعة يديه وركبتيه واطراف اصابعه وجبهته ونهى
ان نكفت منه الشعر والثياب رواه الامام الشافعي وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم امر
ان يسجد منه على سبع ونهى ان يكفت شعره او ثيابه رواه الامام الشافعي والدارمي والنسائي وعن
ابن مسعود قال اما انا فاسجد على سبعة اعظم ولا اكف شعرا ولا ثوبا رواه الطبراني في الكبير وعن
جابر قال امرت ان اسجد على سبعة اعضاء ولا اكف شعرا ولا ثوبا رواه الخطيب **باب** عدم الاقعاء
بين السجدتين عن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

والطحاوي وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليت فلا تبسط ذراعيك بسط السبع
وادّعم على راحتيك وجاف مرفقيك عن جنبيك رواه الطبراني في الكبير وعبد الرزاق وابن حبان والحاكم
ولفظه وتجاف عن ضبعيك وزاد فانك اذا فعلت ذلك سجد لك كل عضو منك معك وقال هذا حديث
صحيح ولم يخرجاه وعن ابي اسحق قال وصف لنا البراء فاعتمد على كفيه ورفع عجيزته فقال هكذا كان
النبي صلى الله عليه وسلم يسجد رواه ابن ابي شيبة وابو داود والنسائي والطحاوي وعن جابر بن عبد الله
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد جافى حتى يرى بياض ابطيه رواه عبد الرزاق والطحاوي والطبراني
في الصغير وعن عبيد الله بن اقرم الخزاعي قال كنت مع ابي بالقاع من نمرة فمر بنا ركب فاناخوا بناحية
الطريق فقال اي بني كن في بهمك حتى اتي هؤلاء القوم فخرج وخرجت معه حتى دنا ودنوت فاقيمت
الصلاة واذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهم فصلى وصليت معه فكنت انظر الى عفرتي ابطي رسول
الله صلى الله عليه وسلم كلما سجد رواه الامام احمد وعبد الرزاق وابن ابي شيبة والطبراني في الكبير و
ابو نعيم والطحاوي وعنه [١١] انه كان مع ابيه بالقاع من نمرة فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي
فكنت انظر الى عفرتي ابطي رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما سجد رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا
حديث صحيح وعن [١٢] ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد يرى وضح ابطيه رواه الحاكم
في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرطهما ولم يخرجاه وعن [١٣] ام المؤمنين ميمونة رضي الله تعالى
عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد لو شاءت بهمة ان تمر بين يديه لمرت رواه
الحاكم في المستدرك وعن [١٤] ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرى بياض ابطيه اذا سجد
رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة والطحاوي وعن [١٥] ابي حميد الساعدي ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
اذا سجد امكن انفه وجبهته من الارض وجافى يديه عن جنبيه رواه الترمذي وصححه وعن [١٦] ام المؤمنين
ميمونة بنت الحارث رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد خوى بيديه يعني جنح
حتى يرى وضح ابطيه من ورائه واذا قعد اطمأن على فخذه اليسرى رواه الدارمي ومسلم وعن [١٧] ابي الهيثم
قال سمعت ابا سعيد يقول كاني انظر الى بياض كشحي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ساجد رواه
الطحاوي وعن [١٨] ابي هريرة قال لو كنت بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم لابصرت ابطيه قال
ابو مجلز كانه قال ذلك لانه في صلاة رواه النسائي وعن [١٩] البراء بن عازب ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان اذا صلى جخّى رواه النسائي **باب** ضم الاعضاء للنساء عن [١] زيد بن ابي حبيب
مرسلا قال اذا سجد تما فضما بعض اللحم الى الارض فان المرأة ليست في ذلك كالرجل رواه

البیهقی **باب** عدم افتراش الذراعین فی السجود عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه
وسلم قال اذا سجد احدکم فلا یفترش ذراعیه افتراش الکلب رواه الترمذی وابن خزیمة وعن
انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتدلوا فی السجود ولا ینبسط احدکم ذراعیه انبساط
الکلب رواه البخاری ومسلم وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وابوعوانة وعن
جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد احدکم فلیعتدل ولا یفترش ذراعیه افتراش
الکلب رواه الترمذی وابن ماجة وعن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنها قالت نهی النبی
صلی الله علیه وسلم ان یفترش الرجل ذراعیه افتراش السبع رواه مسلم وعن عبد الرحمن بن شبل
قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن نقرة الغراب وافتراش السبع وان یوطن الرجل المکان رواه الحاکم
والامام احمد وابوداود والنسائی وابن ماجة والدارمی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا صلیت فلا تبسط ذراعیک بسط السبع وادعم علی راحتیک وجاف مرفقیک عن جنبیک
رواه الطبرانی فی الکبیر وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فلا یفترش
ذراعیه بسطة الکلب والسبع رواه ابن عساکر وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من صلی منکم فلا یفترش افتراش الکلب ذراعیه رواه الطبرانی فی الکبیر وعن ثوبان ان النبی
صلی الله علیه وسلم نهی عن نقرة الغراب وافتراش السبع رواه ابن ابی عاصم وابو نعیم وعن جابر بن
عبدالله قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یامر بان یعتدل فی السجود ولا یسجد الرجل باسطا
ذراعیه کالکلب رواه عبد الرزاق **باب** عدم کفت الشعر والثیاب عن ابن عباس قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اسجد علی سبع ولا اکف شعرا ولا ثوبا رواه البخاری وابن ماجة وعنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علی الجبهة والیدین والرکبتین
واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب والشعر رواه البخاری ومسلم وابوداود والنسائی وعنه قال
امر النبی صلی الله علیه وسلم ان نسجد منه علی سبعة یدیه ورکبتیه واطراف اصابعه وجبهته ونهی
ان نکفت منه الشعر والثیاب رواه الامام الشافعی وعنه ان النبی صلی الله علیه وسلم امر
ان یسجد منه علی سبع ونهی ان یکف شعره او ثیابه رواه الامام الشافعی والدارمی والنسائی وعن
ابن مسعود قال اما انا فاسجد علی سبعة اعظم ولا اکف شعرا ولا ثوبا رواه الطبرانی فی الکبیر وعن
جابر قال امرت ان اسجد علی سبعة اعضاء ولا اکف شعرا ولا ثوبا رواه الخطیب **باب** عدم الاقعاء
بین السجدتین عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

والطحاوي وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليت فلا تبسط ذراعيك بسط السبع
وادّعم على راحتيك وجاف مرفقيك عن جنبيك رواه الطبراني في الكبير وعبد الرزاق وابن حبان والحاكم
ولفظه وتجاف عن ضبعيك وزاد فانك اذا فعلت ذلك سجد لك كل عضو منك معك وقال هذا حديث
صحيح ولم يخرجاه وعن ابي اسحق قال وصف لنا البراء فاعتمد على كفيه ورفع عجيزته فقال هكذا كان
النبي صلى الله عليه وسلم يسجد رواه ابن ابي شيبة وابو داود والنسائي والطحاوي وعن جابر بن عبد الله
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد جافى حتى يرى بياض ابطيه رواه عبد الرزاق والطحاوي والطبراني
في الصغير وعن عبد الله بن اقرم الخزاعي قال كنت مع ابي بالقاع من نمرة فمر بنا ركب فاناخوا بناحية
الطريق فقال لي ابي يا بني كن في بهمك حتى اتي هؤلاء القوم فخرج وخرجت معه يعني فدنا ودنوت فاتيت
الصلاة واذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهم فصلى وصليت معه فكنت انظر الى عفرتي ابطي رسول
الله صلى الله عليه وسلم كلما سجد رواه الامام احمد وعبد الرزاق وابن ابي شيبة والطبراني في الكبير و
ابو نعيم والطحاوي وعنه انه كان مع ابيه بالقاع من نمرة فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي
فكنت انظر الى عفرتي ابطي رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما سجد رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا
حديث صحيح وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد يُرى وضح ابطيه رواه الحاكم
في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرطهما ولم يخرجاه وعن ام المؤمنين ميمونة رضي الله تعالى
عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد لو شاءت بهمة ان تمر بين يديه لمرت رواه
الحاكم في المستدرك وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرى بياض ابطيه اذا سجد
رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة والطحاوي وعن ابي حميد الساعدي ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
اذا سجد امكن انفه وجبهته من الارض وجافى يديه عن جنبيه رواه الترمذي وصححه وعن ام المؤمنين
ميمونة بنت الحارث رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد خوى بيديه يعني جنح
حتى يرى وضح ابطيه من ورائه واذا قعد اطمأن على فخذه اليسرى رواه الدارمي ومسلم وعن ابي الهيثم
قال سمعت ابا سعيد يقول كاني انظر الى بياض كشحي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ساجد رواه
الطحاوي وعن ابي هريرة قال لو كنت بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم لابصرت ابطيه قال
ابو مجلز كانه قال ذلك لانه في صلاة رواه النسائي وعن البراء بن عازب ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان اذا صلى جخّى رواه النسائي **باب ضم الاعضاء للنساء** عن زيد بن ابي حبيب
مرسلا قال اذا سجدتما فضمّا بعض اللحم الى الارض فان المرأة ليست في ذلك كالرجل رواه

قال ثم اتيتهم من قابل فرأيتهم يرفعون ايديهم في البرانس رواه النسائي **باب الحلقة**
بين الابهام والوسطى والاشارة بالسبابة عن ابن الزبير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا قعد يدعو وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ويده اليسرى على فخذه اليسرى واشار باصبعه
السبابة ووضع ابهامه على اصبعه الوسطى ويلقم كفه اليسرى ركبته رواه مسلم وعن وائل
بن حجر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى
على فخذه اليسرى وحد مرفقه الايمن على فخذه اليمنى وقبض ثنتين وحلق حلقة ثم رفع اصبعه
يحركها يدعو بها رواه ابو داود والدارمي وعن عبد الله ابن الزبير قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يشير باصبعه اذا دعا ولا يحركها رواه ابو داود والنسائي وزاد ابو داود ولا يجاوز بصره اشارته
عن نافع قال كان عبد الله بن عمر اذا جلس في الصلاة وضع يديه على ركبتيه واشار باصبعه
واتبعها بصره ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لهي اشد على الشيطان من الحديد يعني
السبابة رواه الامام احمد وعن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يشير في الصلاة
رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحريك الاصابع
في الصلاة مذعرة للشيطان رواه البيهقي وعن عقبة بن عامر قال في كل اشارة في الصلاة يكتب
الرجل في صلاته عشر حسنات رواه مومل بن اهاب في جزئه وعنه قال يكتب في كل اشارة
يشير الرجل في صلاته عشر حسنات بكل اصبع حسنة رواه الحاكم في تاريخه وعن ابي حميد الساعدي
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في الصلاة في الركعتين الاوليين نصب قدمه
اليمنى وافترش اليسرى واشار باصبعه التي تلي الابهام رواه عبد الرزاق وعن وائل بن حجر
الحضرمي قال صليت خلف النبي صلى الله عليه وسلم فقلت لاحفظن صلاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال فلما قعد للتشهد فرش رجله اليسرى ثم قعد عليها ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى
ووضع مرفقه الايمن على فخذه اليمنى ثم عقد اصابعه وجعل حلقة بالابهام والوسطى ثم جعل يدعو
بالاخرى رواه الطحاوي والطبراني وعن الزبير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعد
يدعو وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ويده اليسرى على فخذه اليسرى واشار باصبعه السبابة
ووضع ابهامه على اصبعه الوسطى ويلقم كفه اليسرى ركبته رواه مسلم وعنه قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في الثنتين او في الاربع يضع يديه على ركبتيه ثم اشار باصبعه
رواه النسائي وعن ابن عمر انه رأى رجلا يحرك الحصى بيده وهو في الصلاة الى ان قال اشار

صلے اللہ علیہ وسلم كان اذا صلے افترش يسراه ونصب يمناه رواه الطبراني في الصغير وعن ابي سعيد في حديث طويل فاذا جلس فلينصب رجله اليمنى وليخفض رجله اليسرى رواه البيهقي وعن القاسم قال اخبرني عبد الله بن عبد الله انه سمع عبد الله بن عمر يقول من سنة الصلاة ان تضجع رجلك اليسرى وتنصب اليمنى رواه ابو داود وعن ابرهيم النخعي قال كان النبي صلے الله عليه وسلم اذا جلس في الصلاة افترش رجله اليسرى حتى اسود ظهر قدمه رواه ابو داود وعنه انه كان يستحب اذا جلس الرجل في الصلاة ان يفرش قدمه اليسرى على الارض ثم يجلس عليها رواه الطحاوي

باب وضع اليد اليمنى على الفخذ اليمنى واليسرى على اليسرى

عن علي بن عبد الرحمن المعاوي انه قال رأني عبد الله بن عمر وانا اعبث بالحصباء في الصلاة فلما انصرفت نهاني وقال اصنع كما كان رسول الله صلے الله عليه وسلم يصنع فقلت وكيف كان رسول الله صلے الله عليه وسلم يصنع قال كان اذا جلس في الصلاة وضع كفه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه كلها واشار باصبعه التي تلي الابهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى وقال هكذا كان يفعل رواه الامام مالك والشافعي ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلے الله عليه وسلم اذا قعد في التشهد وضع يده اليسرى على ركبته اليسرى ووضع يده اليمنى على ركبته اليمنى رواه مسلم وعن عبد الله بن الزبير عن ابيه قال كان رسول الله صلے الله عليه وسلم اذا قعد يدعو وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ويده اليسرى على فخذه اليسرى رواه مسلم وعن وائل بن حجر عن رسول الله صلے الله عليه وسلم قال ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى على فخذه اليسرى وحد مرفقه اليمنى على فخذه اليمنى رواه ابو داود والدارمي وعن مالك بن نمير الخزاعي من اهل البصرة ان اباه حدثه انه رأى رسول الله صلے الله عليه وسلم قاعدا في الصلاة واضعا ذراعه اليمنى على فخذه اليمنى رافعا اصبعه السبابة قد حناها شيئا وهو يدعو رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة وابن عساكر وعن عاصم بن كليب الجرمي عن ابيه عن جده واسمه شهاب بن المجنون قال دخلت على رسول الله صلے الله عليه وسلم وهو يصلي وقد وضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه وبسط السبابة وهو يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك رواه الترمذي وعن وائل بن حجر قال اتيت رسول الله صلے الله عليه وسلم (الى ان قال) واذا جلس في الركعتين اضجع اليسرى ونصب اليمنى ووضع يده اليسرى على فخذه اليمنى ونصب اصبعه للدعاء ووضع يده اليسرى على رجله اليسرى

قال ثم اتيتهم من قابل فرأيتهم يرفعون ايديهم فى البرانس رواه النسائى **باب** الحلقة
بين الابهام والوسطى والاشارة بالسبابة **عن** ابن الزبير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا قعد يدعو وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ويده اليسرى على فخذه اليسرى واشار باصبعه
السبابة ووضع ابهامه على اصبعه الوسطى ويلقم كفه اليسرى ركبته رواه مسلم **وعن** وائل
بن حجر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى
على فخذه اليسرى وحد مرفقه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض ثنتين وحلق حلقة ثم رفع اصبعه
يحركها يدعو بها رواه ابوداود والدارمى **وعن** عبد الله ابن الزبير قال كان النبى صلى الله عليه وسلم
يشير باصبعه اذا دعا ولا يحركها رواه ابوداود والنسائى وزاد ابوداود ولا يجاوز بصره اشارته
عن نافع قال كان عبد الله بن عمر اذا جلس فى الصلاة وضع يديه على ركبتيه واشار باصبعه
واتبعها بصره ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لهى اشد على الشيطان من الحديد يعنى
السبابة رواه الامام احمد **وعن** انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يشير فى الصلاة
رواه الطبرانى فى المعجم الصغير **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحريك الاصابع
فى الصلاة مذعرة للشيطان رواه البيهقى **وعن** عقبة بن عامر قال فى كل اشارة فى الصلاة يشير
الرجل فى صلاته عشر حسنات رواه مومل بن اهاب فى جزئه **وعنه** قال يكتب فى كل اشارة
يشير الرجل فى صلاته عشر حسنات بكل اصبع حسنة رواه الحاكم فى تاريخه **وعن** ابى حميد الساعدى
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس فى الصلاة فى الركعتين الاوليين نصب قدمه
اليمنى وافترش اليسرى واشار باصبعه التى تلى الابهام رواه عبد الرزاق **وعن** وائل بن حجر
الحضرمى قال صليت خلف النبى صلى الله عليه وسلم فقلت لاحفظن صلاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال فلما قعد للتشهد فرش رجله اليسرى ثم قعد عليها ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى
ووضع مرفقه الايمن على فخذه اليمنى ثم عقد اصابعه وجعل حلقة بالابهام والوسطى ثم جعل يدعو
بالاخرى رواه الطحاوى والطبرانى **وعن** الزبير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعد
يدعو وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ويده اليسرى على فخذه اليسرى واشار باصبعه السبابة
ووضع ابهامه على اصبعه الوسطى ويلقم كفه اليسرى ركبته رواه مسلم **وعنه** قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس فى الثنتين او فى الاربع يضع يديه على ركبتيه ثم اشار باصبعه
رواه النسائى **وعن** ابن عمر انه رأى رجلا يحرك الحصى بيده وهو فى الصلاة الى ان قال اشار

صلی الله علیه وسلم کان اذا صلی افترش یسراه ونصب یمناه رواه الطبرانی فی الصغیر وعن ابی سعید
فی حدیث طویل فاذا جلس فلینصب رجله الیمنی ولیخفض رجله الیسری رواه البیهقی
وعن القاسم قال اخبرنی عبدالله بن عبدالله انه سمع عبدالله بن عمر یقول من سنة الصلوٰة
ان تضجع رجلک الیسری وتنصب الیمنی رواه ابوداود وعن ابراهیم النخعی قال کان النبی صلی
الله علیه وسلم اذا جلس فی الصلاة افترش رجله الیسری حتی اسود ظهر قدمه رواه ابوداود
وعنه انه کان یستحب اذا جلس الرجل فی الصلاة ان یفرش قدمه الیسری علی الارض
ثم یجلس علیها رواه الطحاوی **باب** وضع الید الیمنی علی الفخذ الیمنی والیسری علی الیسری
عن علی بن عبدالرحمن المعاوی انه قال رأنی عبدالله بن عمر وانا اعبث بالحصباء فی الصلاة
فلما انصرفت نهانی وقال اصنع کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع فقلت وکیف کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع قال کان اذا جلس فی الصلاة وضع کفه الیمنی علی فخذه الیمنی
وقبض اصابعه کلها واشار باصبعه التی تلی الابهام ووضع کفه الیسری علی فخذه الیسری
وقال هکذا کان یفعل رواه الامام مالک والشافعی ومسلم وابوداود والترمذی والنسائی
وعن ابن عمر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قعد فی التشهد وضع یده الیسری علی
رکبته الیسری ووضع یده الیمنی علی رکبته الیمنی رواه مسلم وعن عبدالله بن الزبیر عن ابیه
قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قعد یدعو وضع یده الیمنی علی فخذه الیمنی ویده الیسری
علی فخذه الیسری رواه مسلم وعن وائل بن حجر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثم جلس فافترش
رجله الیسری ووضع یده الیسری علی فخذه الیسری وحد مرفقه الیمنی علی فخذه الیمنی رواه ابوداود
والدارمی وعن مالک بن نمیر الخزاعی من اهل البصرة ان اباه حدثه انه رأی رسول الله صلی
الله علیه وسلم قاعدا فی الصلاة واضعا ذراعه الیمنی علی فخذه الیمنی رافعا اصبعه السبابة قد حناها
شیئا وهو یدعو رواه ابوداود والنسائی وابن ماجة وابن عساکر وعن عاصم بن کلیب الجرمی
عن ابیه عن جده واسمه شهاب بن المجنون قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی
وقد وضع یده الیسری علی فخذه الیسری ووضع یده الیمنی علی فخذه الیمنی وقبض اصابعه وبسط
السبابة وهو یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک رواه الترمذی وعن وائل بن حجر
قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم (الی ان قال) واذا جلس فی الرکعتین اضجع الیسری ونصب
الیمنی ووضع یده الیسری علی فخذه الیمنی ونصب اصبعه للدعاء ووضع یده الیسری علی رجله الیسری

على النبي صلى الله عليه وسلم ولا صلاة لمن لم يحب الانصار رواه ابن ماجة والحاكم في المستدرك
وقال انه حديث ليس على شرطهما فانهما لم يخرجا عن عبد المهيمن ورواه الدارقطني في سننه ورواه
الطبراني مرفوعا بنحوه سواء وعن ابي مسعود الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
صلى صلاة لم يصل علي فيها ولا على اهل بيتي لم يقبل منه رواه الدارقطني وعنه ما صليت صلاة
لا اصلي فيها على محمد الا ظننت ان صلاتي لم يتم رواه الدارقطني وعن ابن مسعود عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه قال اذا تشهد احدكم في الصلاة فليقل اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك على
محمد وعلى ال محمد وارحم محمدا وال محمد كما صليت وباركت وترحمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك
حميد مجيد رواه البيهقي ورواه الحاكم في المستدرك وقال اسناده صحيح على شرط مسلم وعن فضالة بن عبيد قال
بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلى فقال اللهم اغفر لي وارحمني فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عجلت ايها المصلي اذا صليت فقعدت فاحمد الله بما هو اهله وصل علي ثم ادعه قال ثم
صلى رجل آخر بعد ذلك فحمد الله وصلى على النبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ايها المصلي
ادع تجب رواه الترمذي وروى ابوداؤد والنسائي نحوه وعن عبد الله بن مسعود قال كنت اصلي والنبي
صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر معه فلما جلست بدأت بالثناء على الله تعالى ثم الصلاة على النبي صلى
الله عليه وسلم ثم دعوت لنفسي فقال النبي صلى الله عليه وسلم سل تعطه سل تعطه رواه الترمذي وعن الاسود
قال اذا صليتم فاحسنوا الصلاة على نبيكم صلى الله عليه وسلم رواه عبد الرزاق وعن بريدة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا جلست في صلاتك فلا تتركن الصلاة علي فانها زكوة الصلاة رواه الدارقطني

باب كيف الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي هريرة انه قال يا رسول الله كيف نصلي
عليك يعني في الصلاة فقال تقولون اللهم صل على محمد وآل محمد كما صليت على ابرهيم وبارك على
محمد وال محمد كما باركت على ابرهيم ثم تسلمون علي رواه الامام مالك والشافعي وعن عبد الرحمن بن ابي ليلى
قال لقيني كعب بن عجرة فقال الا اهدي لك هدية سمعتها من النبي صلى الله عليه وسلم فقلت بلى فاهدها لي
فقال سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله كيف الصلاة عليكم اهل البيت فان الله
قد علمنا كيف نسلم عليك فقال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابرهيم انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابرهيم وعلى آل ابرهيم انك حميد مجيد رواه احمد والبخاري
ومسلم الا ان مسلما لم يذكر على ابرهيم في الموضعين وابن ماجة والنسائي وابوداؤد والترمذي والدارمي
وابوداؤد الطيالسي وعن ابي حميد الساعدي قال قالوا يا رسول الله كيف نصلي عليك فقال رسول الله صلى الله

علیہ وسلم قولوا اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریاتہ کما صلیت علی ابرھیم وبارک علی محمد وازواجہٖ وذریاتہ
کما بارکت علی ابرھیم انک حمید مجید رواہ احمد البخاری ومسلم وابن ماجۃ والنسائی وابوداؤد وعنہ
ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما السلام فقد عرفت فکیف الصلٰوۃ فعلم ان یقول اللھم
صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید رواہ الطبرانی فی الصغیر وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اھل البیت فلیقل اللھم صل
علی محمد النبی الامی وازواجہ امھات المؤمنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک
حمید رواہ ابوداؤد وعن ابی سعید الخدری قال قلنا یارسول اللہ ھذا السلام علیک قد
عرفناہ فکیف الصلٰوۃ قال قولوا اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراھیم
وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم رواہ ابن ماجۃ والامام احمد والبخاری والنسائی
وعن عبد اللہ بن مسعود قال اذا صلیتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنوا الصلٰوۃ علیہ
فانکم لاتدرون لعل ذلک یعرض علیہ قال فقالوا لہ فعلمنا قال قولوا اللھم اجعل صلواتک ورحمتک
وبرکاتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدک ورسولک امام الخیر و
قائد الخیر ورسول الرحمۃ اللھم ابعثہ مقاما محمودا یغبطہ بہ الاولون والاخرون اللھم صل علی
محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی
آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابرھیم انک حمید مجید رواہ ابن ماجۃ وعن ابی مسعود
الانصاری قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان نصلی علیک ونسلم اما السلام فقد عرفنا فکیف
نصلی علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد کما صلیت علی آل ابرھیم اللھم بارک علی محمد کما بارکت
علی ابراھیم رواہ النسائی وعن طلحۃ قال قلنا یارسول اللہ کیف الصلٰوۃ علیک قال قولوا اللھم
صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی
ابرھیم وعلی آل ابرھیم انک حمید مجید رواہ النسائی وعنہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال کیف نصلی علیک یانبی اللہ قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابرھیم
انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید رواہ النسائی وعن
موسی بن طلحۃ قال سألت زید بن خارجۃ قال انا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلوا علی
واجتھدوا فی الدعاء وقولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد رواہ احمد والترمذی النسائی وعن

عمرو بن سليم الزرقى قال اخبرنى ابو حميد الساعدى انهم قالوا يا رسول الله كيف نصلى عليك فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا اللهم صل على محمد وازواجه وذرياته وفى حديث الحارث
كما صليت على ابرهيم وبارك على محمد وازواجه وذريته قالا جميعا كما باركت على آل ابرهيم انك
حميد مجيد رواه النسائى وقال اخبرنا قتيبة بهذا الحديث مرتين ولعله ان يكون قد سقط عليه
منه شطر وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليتم على فقولوا اللهم صل على
محمد النبى الامى وعلى آل محمد كما صليت على ابرهيم وعلى آل ابرهيم وبارك على محمد النبى الامى وعلى آل محمد كما باركت
على ابرهيم وعلى آل ابرهيم انك حميد مجيد رواه الامام احمد وابن حبان والدارقطنى والبيهقى
وعن نعيم المجمر مولى عمر بن الخطاب ان محمد ابن عبد الله بن زيد الانصارى الذى كان ارى
النداء بالصلاة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبره ان ابا مسعود الانصارى قال اتانا
رسول الله صلى الله عليه وسلم نجلس معنا فى مجلس سعد بن عبادة فقال له بشير بن سعد وهو
النعمان بن بشير امرنا الله ان نصلى عليك يا رسول الله فكيف نصلى عليك قال فصمت رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى تمنينا انه لم يسأله ثم قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
على ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على آل ابراهيم فى العالمين انك حميد مجيد
والسلام كما علمتم رواه مسلم وابوداود والدارمى وابن خزيمة وابن حبان والدارقطنى وحسنه و
الحاكم وصححه والبيهقى وصححه وعن بريدة فى لفظ الصلاة قال اللهم اجعل صلواتك ورحمتك
وبركاتك على محمد وآل محمد كما جعلتها على آل ابراهيم انك حميد مجيد رواه الامام احمد

باب فضل الصلاة والسلام على النبى صلى الله عليه وسلم

قال تعالى ان الله وملئكته يصلون
على النبى يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من صلى على واحدة صلى الله عليه عشرا رواه مسلم وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى على صلاة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيات ورفعت
له عشر درجات رواه النسائى وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اولى الناس
بى يوم القيامة اكثرهم على صلاة رواه الترمذى وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله
ملئكة سياحين فى الارض يبلغونى من امتى السلام رواه النسائى والدارمى وعن ابى هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يسلم على الا رد الله على روحى حتى ارد عليه السلام رواه
ابوداود والبيهقى فى الدعوات الكبير وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تجعلوا

له اى قتيبة بن سعيد والحارث بن مسكين ١٢ منه عفى عنه

بیوتکم قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم رواه النسائی وعن ابی طلحة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجهه فقال انه جاءنی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیه عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیه عشرا رواه النسائی والدارمی وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی صلوة صلی الله علیه عشرا رواه الطبرانی فی المعجم الصغیر وعن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی صلاة واحدة صلی الله علیه عشرا ومن صلی علی عشرا صلی الله علیه مائة ومن صلی علی مائة کتب الله له بین عینیه براءة من النفاق وبراءة من النار واسکنه الله یوم القیمة مع الشهداء رواه الطبرانی فی الصغیر وعن ابی بن کعب قال قلت یا رسول الله انی اکثر الصلاة علیک فکم اجعل لک من صلاتی فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت وان زدت فهو خیر لک قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت فالثلثین قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت اجعل لک صلاتی کلها قال اذا یکفی همک ویکفر لک ذنبک رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا ابلغته رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن عبد الله بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم واحدة صلی الله علیه وملائکته سبعین صلاة رواه الامام احمد وعن رویفع ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی محمد وقال اللهم انزله المقعد المقرب عندک یوم القیمة وجبت شفاعتی رواه الامام احمد وعن عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتی خشیت ان یکون الله تعالی قد توفاه قال فجئت انظر فرفع راسه فقال ما لک فذکرت له ذلک قال فقال ان جبرئیل علیه السلام قال لی الا ابشرک ان الله عز وجل یقول لک من صلی علیک صلاة صلیت علیه ومن سلم علیک سلمت علیه رواه الامام احمد وعن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منها شئ حتی تصلی علی نبیک رواه الترمذی وعن ربیعة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من مسلم یصلی علی الا صلت علیه الملائکة ما صلی علی فلیقل العبد من ذلک او لیکثر رواه ابن ماجة

باب حرمان من لم یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسی الصلاة علی خطی طریق الجنة رواه ابن ماجة وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم انف رجل ذکرت عنده فلم یصل علی ورغم انف رجل دخل علیه رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر له

ورغم انف رجل ادرک عنده ابواه الکبر او احدهما فلم یدخلاه الجنة رواه الترمذی وعن امیر المومنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البخیل الذی من ذکرت عنده فلم یصل علی رواه الترمذی ورواه الامام احمد عن الحسین بن علی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح غریب

باب ما ورد من الادعیة فی القعدة الاخیرة

عن ام المومنین الصدیقة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو فی الصلاة یقول اللهم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المسیح الدجال واعوذ بک من فتنة المحیاء وفتنة الممات اللهم انی اعوذ بک من الماثم والمغرم فقال له قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف رواه البخاری ومسلم وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا فرغ احدکم من التشهد الاخر فلیتعوذ بالله من اربع من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحیا ومن شر المسیح الدجال رواه مسلم والبیهقی وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعلمهم هذا الدعاء کما یعلمهم السورة من القرآن یقول قولوا اللهم انی اعوذ بک من عذاب جهنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المسیح الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا والممات رواه مسلم وعن امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی الله عنه قال قلت یا رسول الله علمنی دعاء ادعو به فی صلاتی قال قل اللهم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم رواه احمد البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة وابن ابی شیبة وابن خزیمة وابو عوانة و ابن حبان والدارقطنی فی الافراد وعن شداد بن اوس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی صلاته اللهم انی اسئلک الثبات فی الامر والعزیمة علی الرشد واسئلک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسئلک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسئلک من خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم رواه النسائی وروی الامام احمد نحوه وعن جابر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی صلاته بعد التشهد احسن الکلام کلام الله واحسن الهدی هدی محمد رواه النسائی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تشهد احدکم فلیتعوذ من اربع من عذاب جهنم وعذاب القبر وفتنة المحیا ومن شر المسیح ثم یدعو لنفسه ما بدا له رواه النسائی وعن ابن عباس انه کان یقول اللهم تقبل شفاعة محمد الکبری وارفع درجته العلیا واته سئوله فی الاخرة والاولی کما اتیت ابرهیم وموسی وعیسی رواه عبد الرزاق وعن ام المومنین

الصديقة رضي الله عنها قالت دخلت علي عجوزان من عجز يهود المدينة فقالتا ان اهل القبور
يعذبون في قبورهم قالت فكذبتهما ولم انعم ان اصدقهما فخرجتا ودخل علي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت له يا رسول الله ان عجوزين من عجز يهود المدينة دخلتا علي فزعمتا ان اهل القبور
يعذبون في قبورهم فقال صدقتا انهم يعذبون عذابا تسمعه البهائم ثم قالت فما رايته بعد في
صلاة الا يتعوذ من عذاب القبر رواه مسلم وعنها [10] قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يستعيذ في صلاته من فتنة الدجال رواه مسلم وعن [11] ابي هريرة يقول قال نبي الله
صلى الله عليه وسلم اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر وعذاب النار وفتنة المحيا والممات وشر
المسيح الدجال رواه مسلم وعنه [12] يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عوذوا بالله من عذاب
الله عوذوا بالله من عذاب القبر عوذوا بالله من فتنة المسيح الدجال عوذوا بالله من فتنة المحيا
والممات رواه مسلم وعن [13] محجن بن الادرع قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فاذا
هو برجل قد قضى صلاته وهو يتشهد وهو يقول اللهم اني اسئلك يا الله الاحد الصمد الذي
لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ان تغفر لي ذنوبي انك انت الغفور الرحيم قال فقال قد غفر له
قد غفر له ثلثا رواه ابو داود والنسائي وعن [14] انس بن مالك قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
جالسا يعني ورجل قائم يصلي فلما ركع وسجد وتشهد دعا فقال في دعائه اللهم اني اسئلك بان لك
الحمد لا اله الا انت المنان بديع السموات والارض يا ذا الجلال والاكرام يا حي يا قيوم اني اسئلك
فقال النبي صلى الله عليه وسلم لاصحابه اتدرون بما دعا قالوا الله ورسوله اعلم قال والذي نفسي بيده
لقد دعا الله باسمه الاعظم الذي اذا دعي به اجاب واذا سئل به اعطى رواه النسائي وعن [15] معاذ بن
جبل قال اخذ بيدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني لاحبك يا معاذ فقلت وانا احبك يا رسول
الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا تدع ان تقول في كل صلاة رب اعني على ذكرك وشكرك
وحسن عبادتك رواه النسائي وعن [16] عطاء بن السائب عن ابيه قال صلى بنا عمار بن ياسر صلاة فاوجز
فيها فقال له بعض القوم لقد خففت او اوجزت الصلاة قال ما علي ذلك فقد دعوت فيها
دعوات سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قام تبعه رجل من القوم هو ابي غير انه
كنى عن نفسه فسأله عن الدعاء ثم جاء فاخبر به القوم اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على
الخلق احيني ما علمت الحيوة خيرا لي وتوفني اذا علمت الوفاة خيرا لي اللهم واسئلك خشيتك
يعني في الغيب والشهادة واسئلك كلمة الحق في الرضا والغضب واسئلك القصد في الفقر والغنى

واسئلك نعيما لا ينفد واسئلك قرة عين لا تنقطع واسئلك الرضا بعد القضاء واسئلك برد العيش
بعد الموت واسئلك لذة النظر الى وجهك والشوق الى لقائك فى غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة
اللهم زينا بزينة الايمان واجعلنا هداة مهتدين رواه النسائى وعن[١٦] فروة بن نوفل قال قلت
لعائشة حدثينى بشئ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو به فى صلاته قالت نعم كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انى اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل رواه النسائى

باب السلام يمينا ويسارا عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسلم
عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وبركاته حتى يرى بياض خده الايمن وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله
حتى يرى بياض خده الايسر رواه ابو داؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة وقال الترمذى حديث حسن
صحيح ورواه ابن حبان فى صحيحه ولفظه لم انس تسليم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يمينه
وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله وكانى انظر الى بياض خديه صلى الله عليه وسلم وعن ابى معمر ان
اميرا كان بمكة يسلم تسليمتين فقال عبد الله بن مسعود انى علقها فقال ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان يفعله رواه مسلم والطحاوى وعن سعد بن ابى وقاص قال كنت ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسلم عن يمينه وعن يساره حتى ارى بياض خده رواه مسلم والنسائى وابن ماجة والطحاوى وعن
عمار بن ياسر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم عن يمينه يرى بياض خده الايمن واذا سلم
عن يساره يرى بياض خده الايسر وكان تسليمه السلام عليكم ورحمة الله رواه الدارقطنى فى سننه
وعن طلق بن على قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم عن يمينه وعن يساره حتى يرى بياض
خده الايمن وبياض خده الايسر رواه الامام احمد والطبرانى وعن واثلة بن الاسقع ان النبى صلى
الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه ويساره حتى يرى خداه رواه البيهقى وعن جابر بن سمرة قال كنا نقول
خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلمنا السلام عليكم السلام عليكم يشير احدنا بيده عن يمينه و
شماله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال الذين يومون بايديهم فى الصلاة كانها اذناب خيل شمس
انما يكفى احدكم ان يضع يده على فخذه ثم يسلم عن يمينه وشماله رواه احمد مسلم وابو داؤد والنسائى
والطحاوى وعن وائل بن حجر قال صليت مع النبى صلى الله عليه وسلم فكان يسلم عن يمينه السلام عليكم
ورحمة الله وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله رواه ابو داود فى سننه وابو داود الطيالسى فى مسنده الى قوله
شماله وعن ابى موسى قال صلى بنا على يوم الجمل ذكرنا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما ان يكون
نسيناها واما ان يكون تركناها فسلم عن يمينه وعن شماله رواه ابن ماجة وسنده صحيح والطحاوى

وعن[١٠] البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يسلم تسليمتين رواه الدارقطني وعن[١١] ابن عمر
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يسلم عن يمينه وعن يساره رواه البيهقي في المعرفة من طريق الشافعي
وعن[١٢] البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم
ورحمة الله حتى نرى بياض خده رواه ابن ابي شيبة وعن[١٣] ابن مسعود قال ما نسيت عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه كان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله حتى نرى بياض خده وعن يساره
السلام عليكم ورحمة الله حتى نرى بياض خده ايضا رواه عبد الرزاق وعن[١٤] امير المؤمنين على المرتضى
كرم الله وجهه انه كان يسلم عن يمينه وعن يساره السلام عليكم السلام عليكم رواه عبد الرزاق
والبيهقي ورواه الاسماعيلي في معجمه الى قوله عن يساره وعن[١٥] اوس بن اوس الثقفي قال قدمنا على
النبي صلى الله عليه وسلم في وفد ثقيف فاقمنا عنده نصف شهر فرأيته يصلي ويسلم عن يمينه وعن
شماله رواه الدارقطني والطحاوي والطبراني وعن[١٦] عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يكبر في كل خفض ورفع وقيام وقعود ويسلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم
ورحمة الله حتى يرى بياض خده ورأيت ابابكر وعمر رضي الله عنهما يفعلان ذلك رواه النسائي وعنه[١٧]
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر يسلمون عن ايمانهم وعن شمائلهم في الصلاة السلام عليكم
ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله رواه الطحاوي وعن[١٨] عدي بن عميرة الحضرمي قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم اقبل بوجهه عن يمينه حتى يرى بياض خده ثم يسلم عن يساره و
يقبل بوجهه حتى يرى بياض خده الايسر رواه الطحاوي وعن[١٩] ابي مالك الاشعري انه قال لقومه
الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الصلاة وسلم عن يمينه وعن شماله ثم قال هكذا
كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الطحاوي

باب الانصراف بعد السلام

عن[١] انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ينصرف عن يمينه رواه مسلم وعن[٢] عبد الله بن مسعود
قال لا يجعل احدكم للشيطان شيئا من صلاته يرى ان حقا عليه ان لا ينصرف الا عن يمينه لقد
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرا ينصرف عن يساره رواه البخاري ومسلم وابو داود والنسائي
وابن ماجة والدارمي وعن[٣] البراء قال كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم احببنا ان
نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه قال فسمعته يقول رب قني عذابك يوم تبعث او تجمع عبادك
رواه مسلم وعن[٤] سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى صلاة اقبل علينا
بوجهه رواه البخاري وعن[٥] عبد الله بن مسعود قال كان اكثر انصراف النبي صلى الله عليه وسلم

من صلاته الى شقه الايسر الى حجرته رواه فى شرح السنة **وعن** الاسود انه صلى مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلاة الصبح فلما صلى انحرف رواه النسائى **وعن** قبيصة بن هلب رجل
من طى عن ابيه انه صلى مع النبى صلى الله عليه وسلم فكان ينصرف عن شقيه رواه ابوداود والتر
وابن ماجة وقال الترمذى حديث هلب حديث حسن **وعن** السدى قال سألت انسا كيف
انصرف اذا صليت عن يمينى او عن يسارى قال اما انا فاكثر ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
ينصرف عن يمينه رواه مسلم والنسائى والدارمى

باب نقل الامام بعد السلام

عن انس بن
مالک قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخف الناس صلاة فى تمام وقال وصليت مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكان ساعة يسلم يقوم ثم صليت مع ابى بكر فكان اذا سلم وثب مكانه
كانه يقوم عن رضف رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه **وعن**
مسروق قال كان ابوبكر يسلم عن يمينه وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله ثم ينفتل
ساعة كانه على الرضف رواه عبد الرزاق وابن سعد والطحاوى

باب التكبير بعد تسليم الامام

عن ابن عباس قال انما كنت اعلم انقضاء صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتكبير
رواه البخارى ومسلم والنسائى **وعنه** ان رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة
كان على عهد النبى صلى الله عليه وسلم قال ابن عباس كنت اعلم اذا انصرفوا بذلك اذا سمعته
رواه البخارى ومسلم وابوداؤد

باب ما ورد من الادعية بعد الصلاة

عن ام المومنين
الصديقة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقعد الا مقدار ما يقول
اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام رواه مسلم وروى الطبرانى
نحوه فى المعجم الصغير **وعن** ثوبان قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف من صلاته
استغفر ثلثا وقال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام رواه مسلم
وابوداؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة **وعن** المغيرة بن شعبة ان النبى صلى الله عليه وسلم
كان يقول فى دبر كل صلاة مكتوبة لا اله الا الله وحده لا شريک له له الملک وله الحمد وهو على كل
شئ قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منک الجد رواه البخارى ومسلم وابوداؤد
والنسائى **وعن** عبد الله بن الزبير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم من صلاته يقول
بصوته الاعلى لا اله الا الله وحده لا شريک له الملک له الحمد وهو على كل شئ قدير ولا حول ولا قوة
الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله

مخلصين له الدين ولو كره الكافرون رواه مسلم وعن سعد انه كان يعلم بنيه هولاء الكلمات
ويقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ بهن دبر الصلاة اللهم انى اعوذ بك من الجبن
واعوذ بك من البخل واعوذ بك من ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا وعذاب القبر رواه البخاري
وعن ابى هريرة قال ان فقراء المهاجرين اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا قد ذهب اهل
الدثور بالدرجات العلى والنعيم المقيم فقال وما ذاك قالوا يصلون كما نصلى ويصومون كما نصوم
ويتصدقون ولا نتصدق ويعتقون ولا نعتق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلا اعلمكم شيئا
تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم الا من صنع مثل ما صنعتم
قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلاة ثلثا وثلثين مرة قال ابو صالح
فرجع فقراء المهاجرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا سمع اخواننا اهل الاموال بما فعلنا ففعلوا
مثله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك فضل الله يوتيه من يشاء رواه البخاري ومسلم وابو داود
وابن ماجة والنسائى فى عمل اليوم والليلة والطبرانى فى الصغير وليس قول ابى صالح الى اخره الا عند
مسلم وفى رواية للبخارى تسبحون فى دبر كل صلاة عشرا وتحمدون عشرا وتكبرون عشرا بدل ثلثا
وثلثين وعن كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم معقبات لا يخيب قائلهن او
فاعلهن دبر كل صلاة مكتوبة ثلث وثلثون تسبيحة وثلث وثلثون تحميدة واربع وثلثون تكبيرة
رواه مسلم وابو داود الطيالسى وزاد قال الحكم فما تركتهن بعد وعن ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من سبح الله دبر كل صلاة ثلثا وثلثين وحمد الله ثلثا وثلثين وكبر
الله ثلثا وثلثين فتلك تسعة وتسعون وقال تمام المائة لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل شىء قدير غفرت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر رواه مسلم والنسائى
وعن عقبة بن عامر قال امرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقرء بالمعوذات فى دبر كل صلاة
رواه الامام احمد وابو داود والنسائى والبيهقى فى الدعوات الكبير وعن زيد بن ثابت قال
امرنا ان نسبح فى دبر كل صلاة ثلثا وثلثين ونحمد ثلثا وثلثين ونكبر اربعا وثلثين فاتى رجل
فى المنام من الانصار فقيل له امركم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تسبحوا فى دبر كل صلاة كذا
وكذا قال الانصارى فى منامه نعم قال فاجعلوها خمسا وعشرين واجعلوا فيها التهليل فلما اصبح
غدا على النبى صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فافعلوا رواه الامام
احمد والنسائى والدارمى وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال سمعت رسول الله صلى

الله عليه وسلم على اعواد هذا المنبر يقول من قرأ آية الكرسي في دبر كل صلاة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت ومن قرأها حين يأخذ مضجعه آمنه الله على داره ودار جاره واهل دويرات حوله رواه البيهقي في شعب الايمان وقال اسناده ضعيف وعن عبد الرحمن بن غنم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال قبل ان ينصرف ويثني رجليه من صلاة المغرب والصبح لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد بيده الخير يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير عشر مرات كتب له بكل واحدة عشر حسنات ومحيت عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات وكانت له حرزا من كل مكروه وحرزا من الشيطان الرجيم ولم يحل للذنب ان يدركه الا الشرك وكان من افضل الناس عملا الا رجلا يفضله يقول افضل مما قال رواه الامام احمد وروى الترمذي نحوه عن ابي ذر الى قوله الا الشرك ولم يذكر صلاة المغرب ولا بيده الخير وقال هذا حديث حسن صحيح غريب

وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين فرغ من صلاته يقول اللهم اني اسألك رحمة من عندك تهدي بها قلبي وتجمع بها امري وتلم بها شعثي وترد بها غائبي وترفع بها شاهدي وتزكي بها عملي وتلهمني بها رشدي وترد بها الفتي وتعصمني بها من كل سوء اللهم اعطني ايمانا ويقينا ليس بعده كفر ورحمة انال بها شرف كرامتك في الدنيا والآخرة اللهم اني اسألك الفوز في القضاء ونزل الشهداء وعيش السعداء والنصر على الاعداء اللهم اني انزل بك حاجتي وان قصر رأيي وضعف عملي وافتقرت الى رحمتك فاسألك يا قاضي الامور ويا شافي الصدور كما تجير بين البحور ان تجيرني من عذاب السعير ومن دعوة الثبور ومن فتنة القبور اللهم وما قصر عنه رأيي ولم تبلغه نيتي ولم تبلغه مسألتي من خير وعدته احدا من خلقك او خير انت معطيه احدا من عبادك فاني ارغب اليك فيه واسألكه برحمتك يا رب العالمين اللهم يا ذا الحبل الشديد اسألك الامن يوم الوعيد والجنة يوم الخلود مع المقربين الشهود الركع السجود الموفين بالعهود انك رحيم ودود وانك تفعل ما تريد اللهم اجعلنا هادين مهتدين غير ضالين ولا مضلين سلما لاوليائك حربا لاعدائك نحب بحبك من احبك ونعادي بعداوتك من خالفك اللهم هذا الدعاء وعليك الاجابة اللهم هذا الجهد وعليك التكلان اللهم اجعل لي نورا في قلبي ونورا في قبري ونورا من بين يدي ونورا من خلفي ونورا عن يميني ونورا عن شمالي ونورا من فوقي ونورا من تحتي ونورا في سمعي ونورا في بصري ونورا في شعري ونورا في بشري ونورا في لحمي ونورا في دمي ونورا في عظامي اللهم اعظم لي نورا واعطني نورا واجعل لي نورا سبحان الذي تعطف العز وقال به سبحان الذي لبس المجد وتكرم به

فسبحان الذى لاينبغى التسبيح الا له سبحان ذى الفضل والنعم سبحان
ذى المجد والكرم سبحان ذى الجلال والاكرام رواه الترمذى وعن[14] ام المؤمنين ام سلمة رضى الله
عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم يقول اذا صلى الصبح حين يسلم اللهم انى اسئلك علما نافعا ورزقا
طيبا وعملا متقبلا رواه ابن ماجة وعن[15] عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان
لا يحصيهما رجل مسلم الا دخل الجنة وهما يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح الله فى دبر كل صلاة عشرا
او يكبر عشرا ويحمد عشرا فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده فذلك خمسون ومائة
باللسان والف وخمسمائة فى الميزان واذا اوى الى فراشه سبح وحمد وكبر مائة فتلك مائة باللسان
والف فى الميزان فايكم يعمل فى اليوم الفين وخمسمائة سيئة قالوا وكيف لا يحصيهما قال ياتى احدكم
الشيطان وهو فى الصلاة فيقول اذكر كذا حتى ينفك العبد لا يعقل ويأتيه وهو فى مضجعه فلا
يزال ينومه حتى ينام رواه الترمذى والنسائى وابن ماجة وعن[16] انس قال جاءت ام سليم الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله علمنى كلمات ادعو بهن فى صلاتى فقال سبحى الله عشرا و
احمديه عشرا وكبريه عشرا ثم سلى حاجتك يقول نعم نعم رواه الترمذى والنسائى والبزار وابو يعلى
فى مسنديهما وفيه نعم نعم نعم ثلاثا وعن[17] ابى بكرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول فى
دبر الصلوات اللهم انى اعوذ بك من الكفر والفقر وعذاب القبر رواه ابن خزيمة والنسائى وعن[18]
معاذ بن جبل انه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيدى يوما ثم قال يا معاذ والله انى
لاحبك فقال معاذ بابى وامى يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا والله احبك فقال اوصيك يا معاذ
لا تدعن فى دبر كل صلاة ان تقول اللهم اعنى على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك قال واوصى
بذلك معاذ الصنابحى واوصى الصنابحى ابا عبد الرحمن الحبلى واوصى ابو عبد الرحمن عقبة بن مسلم
رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن[19] ابى هريرة
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى دبر كل صلاته اللهم انى اعوذ بك من عذاب القبر
ومن عذاب النار ومن فتنة المحيا والممات ومن فتنة المسيح الدجال رواه الحاكم فى المستدرك
وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن[20] زيد بن ارقم قال سمعت النبى صلى الله
عليه وسلم يقول وقال سليمان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى دبر صلاته اللهم ربنا ورب كل
شئ انا شهيد انك انت الرب وحدك لا شريك لك اللهم ربنا ورب كل شئ انا شهيد ان محمدا
عبدك ورسولك اللهم ربنا ورب كل شئ انا شهيد ان العباد كلهم اخوة اللهم ربنا

ورب كل شي اجعلني مخلصا لك واهلي في كل ساعة في الدنيا والاخرة يا ذا الجلال والاكرام اسمع و
استجب الله اكبر الاكبر اللهم نور السموات والارض قال سليمان بن داود رب السموات والارض
الله اكبر الاكبر حسبي الله ونعم الوكيل الله اكبر الاكبر رواه ابوداود وعن[٢١] امير المؤمنين علي بن ابي
طالب رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سلم من الصلاة قال اللهم اغفرلي ما قدمت وما اخرت
وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت به اعلم مني انت المقدم والموخر لا اله الا انت
رواه ابوداود والترمذي وقال حديث صحيح وعن[٢٢] ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدعو
رب اعني ولا تعن علي وانصرني ولا تنصر علي وامكرلي ولا تمكر علي واهدني ويسر هدى الي وانصرني
على من بغى علي اللهم اجعلني لك شاكرا لك ذاكرا لك راهبا لك مطواعا اليك مخبتا او منيبا رب تقبل
توبتي واغسل حوبتي واجب دعوتي وثبت حجتي واهد قلبي وسدد لساني واسلل سخيمة قلبي رواه
ابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي حسن صحيح وعن[٢٣] ابي مروان ان كعبا حلف
له بالله الذي فلق البحر لموسى انا لنجد في التوراة ان داود نبي الله صلى الله عليه وسلم كان اذا انصرف
من صلاته قال اللهم اصلح لي ديني الذي جعلته لي عصمة واصلح لي دنياي التي جعلت فيها
معاشي اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك من نقمتك واعوذ بك منك لا مانع
لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد قال وحدثني كعب ان صهيبا حدثه ان
محمدا صلى الله عليه وسلم كان يقولهن عند انصرافه من صلاته رواه النسائي وعن[٢٤] ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من سبح في دبر صلاة الغداة مائة تسبيحة وهلل مائة تهليلة غفر له ذنوبه
ولو كانت مثل زبد البحر رواه النسائي وعن[٢٥] سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يمنع احدكم ان يسبح دبر كل صلاة عشرا ويكبر عشرا ويحمد عشرا رواه النسائي في عمل اليوم والليلة و
عن[٢٦] السائب بن يزيد عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما زوجه فاطمة الحديث وفيه
تسبحان لله دبر كل صلاة عشرا وتحمدان عشرا وتكبران عشرا رواه الامام احمد وعن[٢٧] ام مالك
الانصارية قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هنيا لك يا ام مالك بركة عجل الله ثوابها ثم علمها في
دبر كل صلاة سبحان الله عشرا والحمد لله عشرا والله اكبر عشرا رواه الطبراني في الكبير
وعن[٢٨] زميل الجهني قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الصبح قال وهو ثان رجله سبحان
الله وبحمده واستغفر الله انه كان توابا سبعين مرة ثم يقول سبعين بسبعمائة رواه الطبراني في
الكبير وعن[٢٩] ابي امامة قال ما يفوت النبي صلى الله عليه وسلم في دبر صلاة مكتوبة ولا تطوع الا سمعته

يقول اللهم اغفر لى خطاياى كلها اللهم اهدنى لصالح الاعمال والاخلاق انه لا يهدى لصالحها
ولا يصرف سيئها الا انت رواه ابو نعيم الحافظ فى كتاب عمل اليوم والليلة وعن[۳۰] ام المؤمنين
الصديقة رضى الله عنها قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظر اذا سلم من الصلاة
الا ان يقول اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام رواه ابو داؤد
الطيالسى وعن[۳۱] ابى ايوب قال ما صليت خلف نبيكم صلى الله عليه وسلم الا سمعته حين ينصرف
يقول اللهم اغفر لى خطاياى وذنوبى كلها اللهم انعشنى واجبرنى واهدنى لصالح الاعمال والاخلاق
انه لا يهدى لصالحها ولا يصرف سيئها الا انت رواه الطبرانى فى المعجم الصغير وعن[۳۲] البراء بن
عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال دبر كل صلاة استغفر الله الذى لا اله الا
هو الحى القيوم واتوب اليه غفر له وان كان فر من الزحف رواه الطبرانى فى الصغير

باب القراءة فى الفجر

عن[۱] جابر بن سمرة قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يقرء فى الفجر بق والقرآن المجيد
ونحوها وكانت صلاته بعد تخفيفا رواه مسلم وعن[۲] عمرو بن حريث انه سمع النبى صلى الله
عليه وسلم يقرء فى الفجر والليل اذا عسعس رواه مسلم وعن[۳] عبدالله بن السائب قال صلى لنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم الصبح بمكة فاستفتح سورة المؤمنين حتى جاء ذكر موسى وهارون او ذكر عيسى اخذت
النبى صلى الله عليه وسلم سعلة فركع رواه مسلم وعن[۴] ابى هريرة قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يقرء
فى الفجر يوم الجمعة بالم تنزيل فى الركعة الاولى وفى الثانية هل اتى على الانسان رواه البخارى ومسلم
والنسائى وعنه[۵] قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرء فى ركعتى الفجر قل يا ايها الكافرون وقل
هو الله احد رواه مسلم والنسائى وعن[۶] ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء فى ركعتى
الفجر قولوا امنا بالله وما انزل الينا والتى فى ال عمران قل يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا و
بينكم رواه مسلم وعن[۷] عقبة بن عامر قال كنت اقود لرسول الله صلى الله عليه وسلم ناقته فى السفر فقال
لى يا عقبة الا اعلمك خير سورتين قرئتا فعلمنى قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس قال فلم
يرنى سررت بهما جدا فلما نزل لصلاة الصبح صلى بهما صلاة الصبح فلما فرغ التفت الى فقال يا عقبة
كيف رأيت رواه احمد وابو داؤد والنسائى وعن[۸] سليمان بن يسار عن ابى هريرة قال ما صليت وراء
احد اشبه صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم من فلان قال سليمان صليت خلفه فكان يطيل
الركعتين الاولين من الظهر ويخفف الاخريين ويخفف العصر ويقرء فى المغرب بقصار المفصل ويقرء
فى العشاء بوساط المفصل ويقرء فى الصبح بطوال المفصل رواه النسائى وروى ابن ماجة الى ويخفف العصر

وعن[9] معاذ بن عبد الله الجهنى قال ان رجلا من جهينة اخبره انه سمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم قرء فى الصبح اذا زلزلت فى الركعتين كلتيهما فلا ادرى انسى ام قرء ذلك عمدا رواه
ابوداؤد وعن[10] عروة قال ان ابابكر الصديق رضى الله عنه صلى الصبح فقرأ فيهما بسورة
البقرة فى الركعتين كلتيهما رواه مالك وعن[11] القرافصة بن عمير الحنفى قال ما اخذت
سورة يوسف الا من قراءة عثمان بن عفان اياها فى الصبح من كثرة ما كان يرددها رواه مالك
وعن[12] عامر بن ربيعة قال صلينا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فيهما بسورة يوسف وسورة
الحج قراءة بطيئة قيل له اذاً لقد كان يقوم حين يطلع الفجر قال اجل رواه مالك وعن[13] ابى برزة
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء فى صلاة الغداة ما بين الستين الى المائة
رواه النسائى وعن[14] عمرو بن حريث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء فى الفجر اذا الشمس
كورت رواه ابوداؤد والنسائى وعن[15] ابن مسعود انه قرء فى الاولى من الصبح باربعين اية من
الانفال وفى الثانية بسورة من المفصل رواه رزين وعن[16] سيار بن سلامة قال دخلت انا
وابى على ابى برزة الاسلمى فسألناه عن وقت الصلوات فقال كان النبى صلى الله عليه وسلم
يصلى الظهر حين تزول الشمس والعصر ويرجع الرجل الى اقصى المدينة والشمس حية ونسيت
ما قال فى المغرب ولا يبالى بتاخير العشاء الى ثلث الليل ولا يحب النوم قبلها ولا الحديث بعدها
ويصلى الصبح فينصرف الرجل فيعرف جليسه وكان يقرء فى الركعتين او احدهما ما بين الستين الى
المائة رواه البخارى والنسائى من قوله وكان يقرء وعن[17] قطبة بن مالك انه سمع النبى صلى الله عليه وسلم
يقرء فى الصبح والنخل باسقات لها طلع نضيد رواه مسلم وعن[18] ام هشام بنت حارثة قالت
ما اخذت ق والقران المجيد الا من وراء النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى بها الصبح رواه النسائى وعن[19] الاحنف
انه صلى مع عمر الصبح بهما (اى الكهف ويوسف او يونس) ذكره البخارى وعن[20] ابن عمر قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليامرنا بالتخفيف وان كان ليؤمنا بالصافات فى الفجر رواه ابن ابى شيبة
بسند صحيح وعن[21] رجل من الصحابة ان النبى صلى الله عليه وسلم قرء فى الصبح بالروم فالتبس عليه فلما
صلى قال ما بال اقوام يصلون منا لا يحسنون الطهور فانما يلبس علينا القران اولئك رواه
ابوداؤد والنسائى وعن[22] عمر الجهنى قال صليت خلف النبى صلى الله عليه وسلم الصبح فقرء فيها
بسورة الحج وسجد فيها سجدتين رواه ابو موسى المدينى فى كتاب الصحابة وعن[23] النبى صلى الله
عليه وسلم انه قرء فى الصبح بالواقعة ذكره الترمذى تعليقا وعن[24] البراء قال صلى بنا النبى صلى الله

عليه وسلم صلاة الصبح فقرأ باقصر سورتين فى القرآن رواه السراج بسند صحيح وعن[٢٥] انس قال صلى
بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر باقصر سورتين من القرآن وقال انما اسرعت لتفرغ الام
الى صبيها وسمعت صوت صبى رواه الطبرانى فى الاوسط بسند صحيح وعن[٢٦] المعرور بن سويد قال
صلى بنا عمر رضى الله عنه الفجر فقرأ الم ولايلاف قريش رواه البيهقى فى سننه وعن[٢٧]
ابى هريرة قال لما قدمت المدينة مهاجرا صليت خلف سباع بن عرفطة الصبح فقرأ فى
الاولى سورة مريم وفى الاخرى سورة ويل للمطففين رواه ابن حبان فى صحيحه وعن[٢٨] الحارث بن فضيل
قال اقمت عند ابن شهاب عشرا فكان يقرء فى صلاة الفجر تبارك وقل هو الله احد رواه ابونعيم
وعن[٢٩] ابن عباس قال انطلق النبى صلى الله عليه وسلم فى طائفة من اصحابه عامدين الى سوق عكاظ
وقد حيل بين الشياطين وبين خبر السماء وارسلت عليهم الشهب فرجعت الشياطين الى قومهم
فقالوا ما لكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء وارسلت علينا الشهب قالوا ما حال بينكم وبين
خبر السماء الا شئ حدث فاضربوا مشارق الارض ومغاربها فانظروا ما هذا الذى حال بينكم وبين
خبر السماء فانصرف اولئك الذين توجهوا الى تهامة الى النبى صلى الله عليه وسلم وهو بنخلة عامدين
الى سوق عكاظ وهو يصلى باصحابه صلاة الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا له فقالوا هذا والله الذى
حال بينكم وبين خبر السماء فهناك حين رجعوا الى قومهم فقالوا يا قومنا انا سمعنا قرآنا عجبا يهدى
الى الرشد فآمنا به ولن نشرك بربنا احدا فانزل الله على نبيه قل اوحى الى وانما اوحى اليه قول الجن
رواه البخارى ومسلم والترمذى والنسائى وعن[٣٠] ابى رافع قال كان عمر رضى الله عنه يقرء فى الصبح بمائة
من البقرة ويتبعها بسورة من المثانى او من صدور المفصل ويقرء بمائة من آل عمران ويتبعها بسورة
من المثانى او من صدور المفصل رواه ابن ابى شيبة فى مصنفه وعن[٣١] ابن عباس ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان يقرء فى ركعتى الفجر فى الاولى بينهما الاية التى فى البقرة قولوا آمنا بالله وما انزل الينا الى
آخر الاية وفى الاخرى آمنا بالله واشهد بانا مسلمون رواه النسائى وعن[٣٢] السائب بن يزيد قال صليت
خلف عمر الصبح فقرأ بالبقرة فلما انصرفوا استعرفوا الشمس فقالوا طلعت فقال لو طلعت لم تجدنا غافلين
رواه الطحاوى والبيهقى وعن[٣٣] عمرو بن ميمون قال صليت مع عمر بذى الحليفة صلاة الفجر فقرأ بقل
يا ايها الكفرون وقل هو الله احد وهكذا هى فى قراءة ابن مسعود رواه البيهقى وابن الانبارى فى المصاحف
والبغوى فى الجعديات وعن[٣٤] خرشة بن الحر قال كان عمر يغلس بالفجر وينور ويقرء بسورة يوسف
ويونس ومن قصار المثانى والمفصل رواه ابن ابى داود فى المصاحف وعن[٣٥] سليمان بن عتيق ان

عمر بن الخطاب قرأ فی الصبح بسورة آل عمران رواه عبد الرزاق **وعن**[36] ربیعة بن عبد الله بن الهدیر قال کان عمر یقرء فی الفجر بیوسف ثم یقرء فی الثانیة بالنجم فسجد فقام فقرأ اذا زلزلت رواه عبد الرزاق **وعن**[37] صفیة بنت ابی عبید ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قرء فی صلاة الفجر بالکهف او یوسف وهود فتردد فی یوسف فلما تردد رجع الی اول السورة فقرء ثم مضی فیها کلها رواه عبد الرزاق **وعن**[38] جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الصلاة کنحو من صلاتکم التی تصلون الیوم ولکنه کان یخفف کانت صلاته اخف من صلواتکم کان یقرء فی الفجر الواقعة ونحوها من السور رواه عبد الرزاق **وعن**[39] ابی امامة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقرء فی رکعتی الفجر فی الاولیٰ بالحمد وقل یاایها الکٰفرون وفی الثانیة بالحمد وقل هو الله احد لایتعداهن رواه ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل هو الله احد **وعن**[40] ابی ایوب ان النبی صلی الله علیه وسلم قرء فی الصبح تبارک الذی بیده الملک رواه ابو نعیم **وعن**[41] ابی قتادة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی بنا الظهر وربما یسمعنا الآیة ویطول الرکعة الاولی من صلاة الفجر ویطول الرکعة الاولی من صلاة الظهر فظننا انه یرید بذلک ان یدرک الناس الرکعة الاولیٰ رواه عبد الرزاق **وعن**[42] امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم الله وجهه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرء فی صلاة الفجر یوم الجمعة فی الرکعة الاولی بالم تنزیل السجدة وفی الرکعة الثانیة هل اتیٰ علی الانسان حین من الدهر رواه الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیة

باب القراءة فی الظهر والعصر

عن[1] عبد الله بن سخبرة قال قلنا لخباب هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرء فی الظهر والعصر قال نعم قلنا بم کنتم تعرفون ذلک قال باضطراب لحیته رواه البخاری فی صحیحه **عن**[2] ابی قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرء فی الظهر والعصر فیسمعنا الآیة احیانا رواه الطحاوی

باب قدر کم کان یقرء

عن[1] ابی سعید الخدری قال حزرنا قیام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الظهر والعصر فحزرنا قیامه فی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک رواه مسلم **وعنه**[2] قال اجتمع ثلثون من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا تعالوا نقیس قراءة رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما لم یجهر فیه من الصلاة فما اختلف منهم رجلان فقاسوا قرأته فی الرکعة الاولی من الظهر بقدر ثلثین آیة وفی الرکعة الاخری قدر النصف من ذلک وقاسوا فی العصر علی قدر النصف من الرکعتین الاخریین من الظهر رواه ابن ماجة والطحاوی **وعن**[3] ابی هریرة قال ما صلیت وراء احد اشبه صلاة برسول الله صلی الله علیه وسلم من فلان قال سلیمان کان یطیل الرکعتین الاولیین

من الظهر ويخفف الاخريين ويخفف العصر كان يقرء في المغرب بقصار المفصل وفي العشاء
بوسط المفصل وفي الغداة بطوال المفصل رواه النسائي وابن ماجة وابن حبان في صحيحه وابن خزيمة
وعن انس بن مالك قال ما رأيت احدا اشبه صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الفتى
يعني عمر بن عبد العزيز قال الضحاك وكنت اصلي خلفه فكان يطيل الاوليين من الظهر الى آخره
رواه ابن سعد في الطبقات وعن جابر قال اما انا فاقرء في الركعتين الاوليين من الظهر والعصر
بفاتحة الكتاب وسورة وفي الاخريين بفاتحة الكتاب رواه عبد الرزاق وعن ابي الدرداء قال اقرء
في الركعتين الاوليين من الظهر والعصر والعشاء الآخرة في كل ركعة بام القرآن وسورة وفي الركعة الآخرة
من المغرب بام القرآن رواه عبد الرزاق وعن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقوم في الظهر في الركعتين الاوليين في كل ركعة قدر قراءة ثلثين آية وفي الاخريين نصف ذلك و
كان يقوم في العصر في الركعتين الاوليين قدر خمس عشرة آية وفي الاخريين قدر نصف ذلك رواه الطحاوي
وعن ابي مجلز عن ابن عمر قال ولم اسمعه منه ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في صلاة الظهر فرأى
اصحابه انه قرء تنزيل السجدة رواه الطحاوي وابوداود وعن ابي سعيد الخدري قال لقد كانت صلاة الظهر
تقام فيذهب الذاهب الى البقيع فيقضي حاجته ثم يتوضأ ثم يجيء ورسول الله صلى الله عليه وسلم في
الركعة الاولى يطولها رواه النسائي۔ **باب ما كان يقرء في الظهر والعصر** عن جابر بن سمرة ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرء في الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج رواه النسائي
وابن ابي شيبة وابوداود الطيالسي ولفظه في الظهر وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرء في
الظهر بسبح اسم ربك الاعلى رواه الطحاوي وعن ابي عثمان النهدي قال سمعت عمر بن الخطاب
يقرء في الظهر والعصر بق والقرآن المجيد رواه الطحاوي وعن جميل بن مرة وحكيم انهما دخلا على
مورق العجلي فصلى الظهر فقرء بقاف والذاريات اسمعهما بعض قراءته فلما انصرف قال صليت
خلف ابن عمر فقرء بقاف والذاريات واسمعنا نحو ما اسمعناكم رواه الطحاوي وعن جابر بن سمرة
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء في الظهر بالليل اذا يغشى وفي العصر نحو ذلك وفي الصبح اطول من
ذلك رواه مسلم وابوداود والنسائي وابوداود الطيالسي وعن البراء قال كنا نصلي خلف رسول الله
صلى الله عليه وسلم الظهر فنسمع منه الآية بعد الآيات من لقمان والذاريات رواه النسائي وعن عبد الله
بن عبيد قال سمعت ابا بكر بن النضر قال كنا بالطف عند انس فصلى بهم الظهر فلما فرغ قال اني
صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الظهر فقرأ لنا بهاتين السورتين في الركعتين بسبح

اسم ربک الاعلی وهل اتاک حدیث الغاشیه رواه النسائی **باب** القراءة فی الجمعة والعیدین
عن عبد الله بن ابی رافع قال استخلف مروان ابا هریرة علی المدینة وخرج الی مکة فصلی لنا ابو هریرة
الجمعة فقرء سورة الجمعة فی السجدة الاولی وفی الاخرة اذا جاءک المنفقون فقال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقرء بهما یوم الجمعة رواه مسلم **وعن** النعمان بن بشیر قال کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقرء فی العیدین وفی الجمعة بسبح اسم ربک الاعلی وهل اتاک حدیث الغاشیه قال واذا اجتمع
العید والجمعة فی یوم واحد قرأ بهما فی الصلاتین رواه مسلم **وعن** عبید الله ان عمر بن الخطاب سأل
ابا واقد اللیثی ما کان یقرء به رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الاضحی والفطر فقال یقرء فیهما بق
والقرآن المجید واقتربت الساعة رواه مسلم **باب** القراءة فی المغرب **عن** ام الفضل بنت
الحارث قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرء فی المغرب بالمرسلات عرفا رواه مالک والبخاری
ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی وعبد الرزاق وابن ابی شیبة **وعن** جبیر بن مطعم قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرء فی المغرب بالطور رواه مالک والبخاری ومسلم وابو داود والنسائی والطحاوی
وزاد فی روایة فکانما صدع قلبی حین سمعت القرآن وذلک قبل ان یسلم وابو داود والطیالسی **وعن**
ام المؤمنین الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی المغرب بسورة
الاعراف فرقها فی رکعتین رواه النسائی **وعن** جابر بن سمرة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقرء
فی صلاة المغرب لیلة الجمعة قل یا ایها الکفرون وقل هو الله احد رواه فی شرح السنة ورواه ابن
عمر الا انه لم یذکر لیلة الجمعة **وعن** عبد الله بن مسعود قال ما احصی ما سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقرء فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلاة الفجر بقل یا ایها الکفرون وقل هو الله
احد رواه الترمذی ورواه ابن ماجة عن ابی هریرة الا انه لم یذکر بعد المغرب **وعن** ابی هریرة
یؤم و یقرء فی المغرب بقصار المفصل رواه النسائی والطحاوی **وعن** عبد الله بن عتبة بن مسعود
قال قرء رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صلاة المغرب بحم الدخان رواه النسائی مرسلا **وعن** مروان
بن الحاکم قال قال لی زید بن ثابت مالک تقرء فی المغرب بقصار المفصل وقد سمعت النبی صلی الله علیه
وسلم یقرء بطول الطولیین رواه البخاری وابو داود والنسائی والطحاوی زاد ابو داود قلت وما طولی
الطولیین قال الاعراف قلت وما الثانیة قال الانعام والله اعلم **وعن** ابی عثمان النهدی قال
صلیت مع ابن مسعود المغرب فقرأ قل هو الله احد رواه ابو داود **وعن** ابی عبد الله الصنابحی قال
قدمت المدینة فی خلافة ابی بکر فصلیت وراءه المغرب فقرء فی الرکعتین الاولیین بام القرآن

وسورة سورة من قصار المفصل ثم قام في الثالثة فدنوت منه حتى ان ثيابي لكادان تمس ثيابه
فسمعته يقرء بام القرآن وبهذه الاية ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة
انك انت الوهاب رواه الامام مالك وعن مكحول ان قراءة هذه الاية في الركعة الثالثة كانت على
سبيل الدعاء وعن[11] عبد الله بن عكيم قال صليت خلف ابي بكر المغرب فلما قعد في الركعة الثانية
كانما على الجمر حتى قام فقرأ الفاتحة ثم قال ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك
رحمة انك انت الوهاب رواه البيهقي وعن[12] الحسن قال كتب عمر الى ابي موسى الاشعري ان اقرأ في
المغرب بقصار المفصل وفي العشاء بوسط المفصل وفي الصبح بطوال المفصل رواه عبد الرزاق وابن ابي
داود في المصاحف وعن[13] عمرو بن ميمون قال صلى بنا عمر بن الخطاب صلاة المغرب فقرء في الركعة
الاولى بالتين والزيتون وفي الركعة الاخرى الم تر ولايلاف قريش جميعا رواه عبد الرزاق وابن الانباري
في المصاحف وعن[14] زيد بن ثابت قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرء في صلاة المغرب بطول الاوليين
رواه عبد الرزاق والبخاري وابو داود والنسائي وعن[15] عبد الله بن عمران رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ
في المغرب بالتين والزيتون رواه الطحاوي وابن ابي شيبة وعن[16] بريدة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يقرء في المغرب والعشاء والليل اذا يغشى والضحى وكان يقرء في الظهر والعصر بسبح اسم ربك الاعلى
وهل اتيك رواه البزار في مسنده بسند صحيح وعن[17] زرارة بن ابي اوفى قال اقرأني ابو موسى في كتاب
عمر رضي الله عنه اليه اقرء في المغرب اخر المفصل واخر المفصل من لم يكن الى اخر القرآن رواه الطحاوي
وعن[18] ابي نوفل بن ابي عقرب عن ابن عباس قال سمعته يقرء في المغرب اذا جاء نصر الله والفتح رواه
ابن ابي شيبة وعن[19] الحسن كان عمران بن حصين يقرء في المغرب اذا زلزلت والعاديات رواه
ابن ابي شيبة وعن[20] ربيع قال كان الحسن يقرء في المغرب اذا زلزلت والعاديات لا يدعهما رواه
ابن ابي شيبة وعن[21] الضحاك بن عثمان قال رأيت عمر بن عبد العزيز رضي الله عنه يقرء في المغرب
بقصار المفصل رواه ابن ابي شيبة وعن[22] ابن عباس قال ان ام الفضل بنت الحارث سمعته وهو
يقرء والمرسلات عرفا فقالت يا بني لقد ذكرتني بقراءتك هذه السورة انها لاخر ما سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقرء بها في المغرب رواه البخاري ومسلم والطحاوي وابو داود والترمذي والنسائي وابن
ماجة وزاد في رواية لمسلم ثم ما صلى بعد حتى قبضه الله عز وجل وعن[23] هشام بن عروة ان اباه
كان يقرء في صلاة المغرب بنحو ما تقرءون والعاديات ونحوها من السور رواه ابو داود وعن[24] جابر
قال مر رجل من الانصار بناضحين على معاذ وهو يصلي المغرب فافتتح بسورة البقرة فصلى الرجل

ثم ذهب فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال افتان يا معاذ الا قرأت بسبح اسم ربك
الاعلى والشمس وضحها ونحوهما رواه النسائي وعن جبير بن مطعم قال قدمت المدينة على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا كلمه فى اسارى بدر فانتهيت اليه وهو يصلي باصحابه صلاة المغرب
فسمعته يقرء ان عذاب ربك لواقع فكانما صدع قلبي فلما فرغ كلمته فيهم فقال شيخ لو كان اتانى
لشفعته يعنى اباه مطعم بن عدى رواه الطحاوى وعنه قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو يصلي باصحابه المغرب فسمعته وهو يقول ماله من دافع وقد خرج صوته من المسجد ان عذاب
ربك لواقع ماله من دافع فكانما صدع قلبي رواه الطبرانى فى الصغير **باب** القراءة فى العشاء
عن جابر قال كان معاذ بن جبل يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم ياتى فيوم قومه فصلى ليلة مع
النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم اتى قومه فامهم فافتتح بسورة البقرة فانحرف رجل فسلم ثم صلى
وحده وانصرف فقالوا انافقت يا فلان قال لا والله ولآتين رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلاخبرنه فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا اصحاب نواضح نعمل بالنهار
وان معاذا صلى معك العشاء ثم اتى قومه فافتتح بسورة البقرة فاقبل رسول الله صلى الله
عليه وسلم على معاذ فقال يا معاذ افتان انت اقرء والشمس وضحها والضحى والليل اذا يغشى
وسبح اسم ربك الاعلى رواه البخارى ومسلم وعن الامام الاعظم عن عدى بن ثابت عن
البراء بن عازب قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرء فى العشاء والتين والزيتون رواه ابو محمد
البخارى والامام مالك والبخارى ومسلم وزاد وما سمعت احدا احسن صوتا منه رواه الترمذى والنسائى
وعن سليمان بن يسار عن ابى هريرة فيام ويقرء فى العشاء بوساط المفصل رواه النسائى وعن
عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال ما من المفصل سورة صغيرة ولا كبيرة الا قد سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم بها الناس فى الصلاة المكتوبة رواه مالك وعن بريدة قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقرء فى العشاء والشمس وضحها ونحوها رواه الترمذى والنسائى والطحاوى وعن
عبد الرحمن بن حاطب قال صليت خلف عمر بن الخطاب العتمة فقرء بنا ال عمران فى الركعتين فوالله
ما انسى قرأته الم الله لا اله الا هو الحى القيوم رواه البيهقى وعن ابى رافع قال صليت
مع ابى هريرة العتمة فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما هذه السجدة قال سجدت بها خلف ابى
القاسم صلى الله عليه وسلم فلا ازال اسجد فيها حتى القاه رواه البخارى وعن جابر قال قام معاذ فصلى
العشاء الآخرة فطول فقال النبي صلى الله عليه وسلم افتان يا معاذ اين كنت من سبح اسم

ربك الاعلى والضحى واذا السماء انفطرت رواه النسائى **وعن** ابى مجلز قال صلى الاشعرى وهو
فيما بين مكة والمدينة باصحابه العشاء ثم صلى ركعة قرء فيها بمائة من النساء والبقرة فقيل له
ماهذا قال ما الوت ان اضع قدمى حيث وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم قدمه وان اصنع مثل
ما صنع رواه ابو داؤد الطيالسى **باب القراءة فى الوتر** **عن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها
ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلث يقرء فى الاولى بسبح اسم ربك الاعلى وفى الثانية قل يايها الكفرون
وفى الثالثة قل هو الله احد والمعوذتين رواه الطحاوى **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقرء فى وتره فى ثلث ركعات قل هو الله احد والمعوذتين رواه الطحاوى **وعن** ابن عباس قال كان
النبى صلى الله عليه وسلم يوتر بثلث يقرء فى الاولى بسبح اسم ربك الاعلى وفى الثانية قل يايها الكفرون
وفى الثالثة قل هو الله احد رواه الطحاوى **وعن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال كان
النبى صلى الله عليه وسلم يوتر بتسع سور من المفصل فى الركعة الاولى الهكم التكاثر وانا انزلناه فى ليلة
القدر واذا زلزلت وفى الثانية والعصر واذا جاء نصر الله وانا اعطيناك الكوثر وفى الثالثة قل
يايها الكفرون وتبت وقل هو الله احد رواه الطحاوى **وعن** عمران بن حصين ان النبى صلى الله
عليه وسلم كان يقرء فى الركعة الاولى بسبح اسم ربك الاعلى وفى الثانيه قل يايها الكفرون وفى الثالثة
قل هو الله احد رواه الطحاوى **وعن** عبد الرحمن بن ابزى انه صلى مع النبى صلى الله عليه وسلم الوتر
فقرء فى الاولى بسبح اسم ربك الاعلى وفى الثانية قل يايها الكفرون وفى الثالثة قل هو الله احد فلما
فرغ قال سبحن الملك القدوس ثلثا يمد صوته بالثالثة رواه الطحاوى **باب ما يجهر فيه بالقراءة
وما يخافت** **عن** الزهرى قال سن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجهر بالقراءة فى الفجر فى الركعتين
كليهما وتقرء فى الركعتين الاوليين فى صلاة الظهر بام القران وسورة فى كل ركعة سرا فى نفسه
ويقرء فى الركعتين الاخريين من صلاة الظهر بام القران فى كل ركعة سرا فى نفسه ويفعل فى العصر
مثل ما يفعل فى الظهر ويجهر الامام بالقراءة فى الاوليين من المغرب ويقرء فى كل واحدة منهما بام
القران وسورة ويقرء فى الركعة الاخرة من صلاة المغرب بام القران سرا فى نفسه ويجهر بالقراءة
فى الركعتين الاوليين من العشاء بام القران وسورة ويقرء فى الركعتين الاخريين فى نفسه
بام القران وينصت من وراء الامام ويستمع لما جهر به الامام لا يقرء معه احد والتشهد فى
الصلوات حين يجلس الامام والناس خلفه فى الركعتين رواه ابو داؤد فى مراسيله **وعن** الحسن نحوه
رواه ايضا ابو داؤد فى مراسيله وقال عبد الحق فى احكامه ان مرسل الحسن صح **وعن** انس ان جبرئيل

اتى النبى صلى الله عليه وسلم بمكة حين زالت الشمس فامره ان يؤذن للناس بالصلاة حين فرضت
عليهم فقام جبرئيل امام النبى صلى الله عليه وسلم وقام الناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى
اربع ركعات لا يجهر فيها بقراءة يأتم الناس برسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله يأتم بجبرئيل ثم
امهل حتى دخل وقت العصر فصلى بهم اربع ركعات لا يجهر فيها بالقراءة يأتم المسلمون برسول الله صلى الله
عليه وسلم ويأتم رسول الله بجبرئيل ثم امهل حتى وجبت الشمس فصلى بهم ثلث ركعات يجهر فى ركعتين
بالقراءة ولا يجهر فى الثالثة ثم امهله حتى اذا ذهب ثلث الليل صلى بهم اربع ركعات يجهر فى الاولين بالقراءة
ولا يجهر فى الاخريين بها ثم امهل حتى اذا طلع الفجر صلى بهم ركعتين يجهر فيهما بالقراءة رواه الدارقطنى فى سننه
وقال ورواه سعيد عن قتادة مرسلا **وعن** جابر بن سمرة قال شكى اهل الكوفة سعدا الى عمر رضى الله عنه
فعزله واستعمل عليهم عمارا فشكوا حتى ذكروا انه لا يحسن يصلى فارسل اليه قال يا ابا اسحق ان هؤلاء
يزعمون انك لا تحسن ان تصلى فقال اما انا فانى والله كنت اصلى بهم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما اخرم عنها اصلى صلاة العشاء فاركد فى الاولين واخفف فى الاخريين قال ذاك الظن بك يا
ابا اسحق فارسل معه رجلا او رجالا الى الكوفة يسأل عنه اهل الكوفة ولم يدع مسجدا الا سأل عنه
ويثنون معروفا حتى دخل مسجدا لبنى عبس فقام رجل منهم يقال له اسامة بن قتادة يكنى ابا سعدة
قال اما اذ نشدتنا فان سعدا لا يسير بالسرية ولا يقسم بالسوية ولا يعدل فى القضية قال سعد
اما والله لادعون بثلاث اللهم ان كان عبدك هذا كاذبا قام رياء وسمعة فاطل عمره واطل فقره و
عرضه للفتن فكان بعد اذا سئل يقول شيخ كبير مفتون اصابتنى دعوة سعد قال عبد الملك فانا
رأيته بعد قد سقط حاجباه على عينيه من الكبر وانه ليتعرض للجوارى فى الطريق يغمزهن رواه البخارى
ومسلم وابوداود والنسائى **وعن** ابى قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرء بام القرآن وسورتين
فى الركعتين الاوليين من صلاة الظهر وصلاة العصر ويسمعنا الاية احيانا وكان يطيل فى الركعة الاولى
رواه النسائى **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء بنا فى الركعتين الاوليين من صلاة
الظهر ويسمعنا الاية احيانا ويطول فى الاولى ويقصر فى الثانية وكان يفعل ذلك فى صلاة الصبح يطول
فى الاولى ويقصر فى الثانية وكان يقرء بنا فى الركعتين الاوليين من صلاة العصر يطول الاولى ويقصر
الثانية رواه النسائى **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء فى الظهر والعصر فى الركعتين
الاوليين بام القرآن وسورتين وفى الاخريين بام القرآن وكان يسمعنا الاية احيانا وكان يطيل اول
ركعة من صلاة الظهر رواه النسائى **باب الجهر فى الجمعة والعيدين** **عن** النعمان بن بشير ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرء في العيدين ويوم الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية رواه مسلم وابوداؤد والترمذي **وعن** ابي واقد الليثي قال سالني عمر ما كان يقرء به رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاضحى والفطر فقال كان يقرء بقاف والقرآن المجيد واقتربت الساعة رواه مسلم **وعن** امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال الجهر في صلاة العيدين من السنة والخروج في العيدين الى الجبانة من السنة رواه البيهقي **باب** الجهر بالقراءة في قضاء الفجر **عن** الامام الاعظم عن حماد بن ابي سليمان عن ابرهيم النخعي قال عرس رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من يحرسنا الليلة فقال رجل من الانصار شاب انا يا رسول الله احرسكم فحرسهم حتى اذا كان من الصبح غلبته عينه فما استيقظوا الا بحر الشمس فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ وتوضأ اصحابه وامر المؤذن فاذن وصلى ركعتين ثم اقيمت الصلاة فصلى الفجر باصحابه وجهر فيها بالقراءة كما كان يصلي بها في وقتها رواه الامام محمد في الآثار **وعن** زيد بن اسلم قال عرس رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة بطريق مكة فذكر الحديث في نومهم وقيامهم وصلاتهم ثم قال عليه السلام يا ايها الناس ان الله قبض ارواحنا ولو شاء ردها فاذا رقد احدكم عن الصلاة او نسيها ثم فزع اليها فليصلها في وقتها رواه الامام مالك في الموطا ورواه البيهقي في المعرفة من طريق مالك **وعن** ابي قتادة قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انكم تسيرون عشيتكم وليلتكم وتاتون الماء ان شاء الله غدا فانطلق الناس لا يلوي احد على احد الى ان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطريق فوضع راسه ثم قال احفظوا علينا صلاتنا فكان اول من استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم والشمس في ظهره قال فقمنا فزعين ثم قال اركبوا فركبنا وسرنا حتى اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بميضأة كانت معي فيها شيء من ماء ثم قال لابي قتادة احفظ علينا ميضاتك فسيكون لها نبأ ثم اذن بلال بالصلاة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم صلى الغداة فصنع كما كان يصنع كل يوم رواه مسلم في صحيحه **باب** قراءة المعوذتين في فجر السفر **عن** عقبة بن عامر قال كنت اقود برسول الله صلى الله عليه وسلم ناقته في السفر فقال لي يا عقبة الا اعلمك خير سورتين قرئتا فعلمني قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس قال فلم يرني سررت بهما جدا فلما نزل لصلاة الصبح صلى بهما صلاة الصبح للناس فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلاة التفت الي فقال يا عقبة كيف رأيت رواه ابوداؤد في سننه **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم امهم بالمعوذتين في صلاة الصبح رواه ابن حبان في صحيحه **وعنه** قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المعوذتين امن القرآن هما فامنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاة الفجر بهما رواه الحاكم في المستدرك وقال حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ورواه الامام احمد في مسنده وابن ابي شيبة في مصنفه والطبراني في معجمه

بسم الله الرحمن الرحيم | # كتاب الجماعة والامامة | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

باب فضل الصلاة في الجماعة عن[1] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع وعشرين
درجة رواه الامام مالك واحمد والبخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجة والطبراني في الصغير
وعن[2] ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بخمس وعشرين
درجة رواه الامام احمد والبخاري وابن ماجة وعن[3] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلاة الجماعة تعدل خمسا وعشرين من صلاة الفذ رواه مسلم وعنه[4] قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في بيته وصلاته في سوقه خمسا وعشرين درجة و
ذلك ان احدكم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى المسجد لا يريد الا الصلاة لم يخط خطوة الا رفعه الله بها
درجة وحط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد فاذا دخل المسجد كان في صلاة ما كانت الصلاة تحبسه
وتصلي الملائكة عليه ما دام في مجلسه الذي يصلي فيه يقولون اللهم اغفر له اللهم ارحمه اللهم تب عليه ما لم
يؤذ فيه او يحدث فيه رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابو داود وابن ماجة ورواه ابو داود الطيالسي الى قوله
درجة وعنه[5] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفضل صلاة الجمع على صلاة الواحد بخمس وعشرين درجة
وتجتمع ملائكة الليل والنهار في صلاة الفجر رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وعبد الرزاق والبيهقي في السنن
وزاد ثم يقول ابو هريرة فاقرؤا ان شئتم وقرآن الفجر ان قرآن الفجر كان مشهودا وعنه[6] قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلاة مع الامام افضل من خمس وعشرين صلاة يصليها وحده رواه مسلم وعنه[7]
قال قال رسول الله صلاة الجماعة افضل من صلاة احدكم وحده خمسا وعشرين جزءا رواه النسائي وابن ماجة
وعنه[8] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفضل صلاة الجميع على صلاة الفذ بخمس وعشرين صلاة رواه
الطبراني في الصغير وعنه[9] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حين يخرج احدكم من بيته الى مسجده
فرجل تكتب حسنة والاخرى تمحو سيئة رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم
ولم يخرجاه وعن[10] ابي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاة الرجل
وحده اربعا وعشرين او خمسا وعشرين درجة رواه ابن ماجة وعن[11] ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته وحده خمسا وعشرين درجة فاذا صلاها بارض فلاة فاتم
وضوءها وركوعها وسجودها بلغت صلاته خمسين درجة رواه ابو داود وعبد بن حميد وابو يعلى وابن حبان
والحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين وعن[12] ضمرة بن حبيب عن ابيه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل صلاة الجماعة على صلاة الرجل وحده خمس وعشرون درجة وفضل صلاة التطوع في البيت على فعلها في المسجد كفضل صلاة الجماعة على المنفرد رواه ابن السكن وعن[١٣] أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليتعجب من عبده اذا صلى في جماعة ثم سأله حاجته ان ينصرف حتى يقضيها رواه ابن النجار وعن[١٤] أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته وحده بخمسة وعشرين جزأ رواه الترمذي وعن[١٥] الحسن مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل في الجمع تفضل على صلاة الرجل وحده اربعا وعشرين صلاة رواه عبد الرزاق وعن[١٦] زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الجمع تفضل على صلاة الرجل وحده اربعا وعشرين منهما الى صلاته خمسا وعشرين رواه الطبراني في الكبير ورواه عبد الرزاق موقوفا وعن[١٧] ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الجمع تفضل على صلاة الرجل وحده خمسا وعشرين ضعفا كلها مثل صلاته رواه الامام احمد وعن[١٨] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الجماعة تفضل على صلاة الفذ خمسا وعشرين رواه النسائي وابو نعيم في الحلية ورواه الطبراني في الاوسط عن انس وعنها[١٩] قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل في الجمع تفضل على صلاته وحده خمسا وعشرين درجة رواه السراج في مسنده وعن[٢٠] صهيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل في جماعة تعدل صلاته وحده خمسا وعشرين رواه الطبراني في الكبير وعن[٢١] ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل في جماعة تفضل على صلاته وحده خمسا وعشرين درجة رواه الطبراني في الكبير وعنه[٢٢] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل صلاة الرجل في الجماعة على صلاته وحده بضع وعشرون درجة رواه الامام احمد وعن[٢٣] معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل صلاة الجمع على صلاة الرجل وحده خمس وعشرون رواه الطبراني في الكبير وعن[٢٤] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل صلاة الرجل في الجماعة على صلاة الرجل وحده خمس وعشرون درجة رواه عبد الرزاق وعن[٢٥] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلت الجماعة على صلاة الفذ خمسا وعشرين رواه الامام احمد وعن[٢٦] عبد الله بن زيد بن عاصم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين صلاة الفذ والجماعة خمس وعشرون درجة رواه الطبراني في الكبير وعن[٢٧] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفضل صلاة الجماعة على صلاة الرجل وحده خمسا وعشرين صلاة رواه البزار وعن[٢٨] أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفضل صلاة الجماعة على الواحد سبعا وعشرين درجة رواه الامام احمد وعن[٢٩] ثمامة بن

عبد الله بن انس عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل فى الجماعة تفضل على
صلاة الرجل وحده فى بيته بسبعة وعشرين ضعفا رواه سعيد بن منصور وعن ابن مسعود قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل فى الجماعة تزيد على صلاة الرجل وحده تسعا وعشرين صلاة
رواه الطبرانى فى الكبير **باب** من اذن واقام وصلى فى ارض فى عن سلمان قال لا يكون رجل
بارض فى فيتوضا او تيمم صعيدا طيبا فينادى بالصلاة ثم يقيمها فيصلى وفى حديث ابى العباس
يقيمها الا ام من جنود الله من لا يرى قطراه او قال طرفاه شك التيمى رواه البيهقى فى السنن الكبرى
وعنه قال لا يكون رجل بارض فى فيتوضأ ان وجد ماء والا تيمم فينادى بالصلاة ثم يقيمها الا ام
من جنود الله عز وجل ما لا يرى طرفاه او قال طرفه رواه البيهقى فى السنن وقال هذا هو الصحيح موقوف
وقد روى مرفوعا ولا يصح رفعه وعنه قال قال النبى صلى الله عليه وسلم ما من رجل يكون بارض فى فيؤذن
بحضرة الصلاة ويقيم الصلاة فيصلى الا صف خلفه من الملائكة ما لا يرى قطراه يركعون بركوعه ويسجدون
بسجوده ويؤمنون على دعائه رواه البيهقى فى السنن الكبرى **باب** التشديد فى التخلف عن الجماعة
عن اسامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لينتهين رجال عن ترك الجماعة او لاحرقن بيوتهم رواه ابن
ماجة وعن عبد الله بن مسعود قال من سره ان يلقى الله عز وجل غدا مسلما فليحافظ على هؤلاء الخمس حيث
ينادى بهن فان الله قد شرع لنبيكم صلى الله عليه وسلم سنن الهدى وانهن من سنن الهدى وانى لا اجد منكم احد
الا له مسجد يصلى فى بيته ولو صليتم فى بيوتكم وتركتم مساجدكم لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم
لضللتم وما من رجل يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يمشى الى الصلاة الا كتب له بكل خطوة يخطوها حسنة ويرفع له
بها درجة ويكفر عنه بها خطيئة حتى انا كنا لنقارب بين الخطى ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق معلوم
نفاقه ولقد رأيت الرجل يهادى بين الرجلين حتى يقام فى الصف رواه الامام احمد وابو داؤد الطيالسى وعن
ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لقد هممت ان امر بالصلاة فتقام ثم انظر فمن لم يشهد المسجد فاحرق
عليه بيته رواه الطبرانى فى الصغير وعن ابى الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ثلاثة
فى قرية ولا بدو لا تقام فيهم الصلاة الا استحوذ عليهم الشيطان فعليكم بالجماعة فانما ياكل الذئب القاصية
رواه الامام احمد وابو داؤد والنسائى وابن حبان والحاكم فى المستدرك وقال هذا الحديث صدوق وعن
ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت ان امر فتيتى فيجمعوا حزما من حطب ثم اتى قوما
يصلون فى بيوتهم ليس بهم علة فاحرقها عليهم رواه ابو داؤد والترمذى وعنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم والذى نفسى بيده لقد هممت ان امر بحطب فيحطب ثم امر بالصلاة فيؤذن لها ثم امر رجلا

فيؤم الناس ثم اخالف الى رجال فاحرق عليهم بيوتهم والذي نفسي بيده لو يعلم احدهم انه يجد عرقا سمينا او مرماتين حسنتين لشهد العشاء رواه الامام مالك والبخاري والنسائي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اثقل الصلاة على المنافقين صلاة العشاء وصلاة الفجر ولو يعلمون ما فيهما لاتوهما ولو حبوا ولقد هممت ان امر بالصلاة فتقام ثم امر رجلا فيصلي بالناس ثم انطلق معي برجال ومعهم حزم من حطب الى قوم لا يشهدون الصلاة فاحرق عليهم بيوتهم بالنار رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابوداود وابن ماجة وعن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء فارغا صحيحا فلم يجب فلا صلاة له رواه الحاكم والبيهقي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء فلم يجب من غير ضرر فلا صلاة له رواه الطبراني في الكبير وعن[١٠] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع الفلاح فلم يجبه فلا هو معنا ولا هو وحده رواه ابو نعيم في الحلية وعن[١١] ابي زرارة الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء فلم يجب ثلثا كتب من المنافقين رواه البغوي وقال لا ادري اله صحبة ام لا وعن[١٢] جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة لمن سمع النداء فلم يأته الا من عذر رواه ابوبكر بن المقري في الاربعين وعن[١٣] ابن ام مكتوم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاهم ان اجعل للناس اماما ثم اخرج فلا اقدر على انسان يتخلف عن الصلاة في بيته الا احرقته عليه رواه الامام احمد وعن[١٤] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت ان امر رجلا فيقيم الصلاة ثم امر فتيانا يخالفون الى الذين لا ياتونها فيحرقون عليهم بيوتهم بحزم الحطب ولو علم احدهم ان يجد عظما سمينا او مرماتين حسنتين لشهد الصلاة رواه الامام احمد وعن[١٥] جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت ان امر صارخا يصرخ بالصلاة ثم اتخلف على رجال يتخلفون عن الصلاة فاحرق عليهم بيوتهم رواه ابوداود الطيالسي وعن[١٦] ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت ان امر بلالا فيقيم الصلاة ثم انصرف الى قوم يسمعون النداء فلا يجيبون فاحرق عليهم بيوتهم رواه الطبراني في الكبير وعن[١٧] ابن ام مكتوم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت ان اتي هؤلاء الذين يتخلفون عن الصلاة فاحرق عليهم بيوتهم رواه الحاكم وعن[١٨] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان رجلا دعا الناس الى عرق او مرماتين لاجابوه وهم يدعون الى هذه الصلاة جماعة فلا ياتونها لقد هممت ان امر رجلا يصلي بالناس في جماعة ثم انصرف الى قوم سمعوا النداء فلم يجيبوا فاضرمها عليهم نارا انه لا يتخلف عنها الا منافق رواه الطبراني وعن[١٩] عطاء مرسلا قال ما بال رجال يسمعون النداء بالصلاة ثم يتخلفون لقد هممت ان اقيم

الصلاة ثم لا يتخلف عنها احد الا احرقت بيته رواه عبد الرزاق وعن[20] ثابت بن الحجاج قال خرج عمر بن
الخطاب الى الصلاة فاستقبل الناس فامر المؤذن فاقام وقال والله لا ننتظر لصلاتنا احدا فلما قضى
صلاته اقبل على الناس ثم قال ما بال اقوام يتخلفون يتخلف بتخلفهم آخرون والله لقد هممت
ان ارسل اليهم فيجأ في اعناقهم ثم يقال اشهدوا الصلاة رواه عبد الرزاق وعن[21] ابن جريج
وابراهيم بن يزيد ان عليا وابن عباس قالا من سمع النداء فلم يجب فلا صلاة له قال ابن عباس الا
من علة او عذر رواه عبد الرزاق وعن[22] ابي حيان عن ابيه عن علي قال لا صلاة لجار المسجد الا في المسجد
قيل لعلي ومن جار المسجد قال من سمع النداء رواه عبد الرزاق والبيهقي وعن[23] الحارث عن علي قال من
سمع النداء من جيران المسجد فلم يجب وهو صحيح من غير عذر فلا صلاة له رواه عبد الرزاق وعن[24]
جابر قال تخلف قوم عن صلاة العشاء الآخرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خلفكم فسكتوا فاعاد
عليهم فقالوا يا رسول الله يقع بيننا اللحاء وكلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة لمن سمع النداء و
لم ياته الا من علة رواه ابن النجار وعن[25] ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد ناسا في بعض
الصلوات فقال لقد هممت ان آمر رجلا يصلي بالناس ثم اخالف الى رجال يتخلفون عنها فآمر بهم فيحرقوا
عليهم بحزم الحطب بيوتهم ولو علم احدهم انه يجد عظما سمينا لشهدها يعني صلاة العشاء رواه مسلم

باب من راح فوجد الناس قد صلوا

عن[1] عوف بن الحارث قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من توضأ فاحسن وضوءه ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاه الله عز وجل مثل اجر من صلاها وحضرها
لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجا
وعن[2] رجل من الانصار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ احدكم فاحسن الوضوء ثم خرج الى
الصلاة لم يرفع قدمه اليمنى الا كتب الله عز وجل له حسنة ولم يضع قدمه اليسرى الا حط الله عز وجل عنه
بها سيئة فليقرب احدكم او ليبعد فان اتى المسجد وصلى في جماعة يغفر له فان اتى المسجد وقد صلوا وبقي
بعض صلى ما ادرك واتم ما بقي كان كذلك وان اتى المسجد وقد صلوا فاتم الصلاة كان كذلك رواه ابو داود
والبيهقي

باب فوائد الصلاة بالجماعة

عن[1] ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مشى
الى صلاة مكتوبة في الجماعة فهي كحجة ومن مشى الى صلاة تطوع فهي كعمرة نافلة رواه الطبراني في الكبير وعن[2]
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليعجب من الصلاة في الجمع رواه الامام احمد وعن[3] ابي سعيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يستحيي من عبده اذا صلى في جماعة ثم سأل حاجته
ان ينصرف حتى يقضيها رواه ابن النجار وعن[4] رجال قالوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لقد اعجبني ان تكون صلوة المسلمين واحدة حتى لقد هممت ان ابث رجالا في الدور ينادون الناس بحين الصلاة وحتى ان امر رجالا يقومون على الاطام ينادون المسلمين بحين الصلاة رواه ابوداؤد والحاكم وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره ان يلقى الله عز وجل غدا مسلما فليحافظ على الصلوات الخمس حين ينادى بهن رواه الطبراني في الاوسط وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان يا عثمان بن مظعون من صلى صلاة الفجر في جماعة ثم جلس يذكر الله حتى تطلع الشمس كان له في الفردوس سبعون درجة بعد ما بين كل درجتين كحضر الفرس الجواد المضمر سبعين سنة ومن صلى صلاة الظهر في جماعة كان له في جنات عدن خمسون درجة بعد ما بين كل درجتين كحضر الفرس الجواد المضمر خمسون سنة ومن صلى العصر في جماعة كان له كاجر ثمانية من ولد اسمعيل كلهم رب بيت يعتقهم ومن صلى المغرب في جماعة فهي كحجة مبرورة وعمرة متقبلة ومن صلى العشاء في جماعة كان كقيام ليلة القدر رواه البيهقي وعن ابي هريرة وابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من حافظ على هؤلاء الصلوات الخمس المكتوبات في جماعة كان اول من يجوز على الصراط كالبرق اللامع وحشره الله في اول زمرة السابقين وكان له في كل يوم وليلة حافظ عليهن كاجر الف شهيد قتلوا في سبيل الله رواه الطبراني في الاوسط وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يتوضأ فيبلغ الوضوء ثم يمشي الى الصلاة جماعة الا غفر الله له ذلك اليوم ما مشت رجلاه وقبضت عليه يداه واستمعت اليه اذناه ونظرت اليه عيناه ونطق به لسانه وحدثته به نفسه من السوء رواه ابن زنجويه والبيهقي وعن عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعا الرجل المسلم بطهوره فغسل وجهه سقطت خطايا وجهه من اطراف لحيته واذا غسل يديه سقطت خطايا يديه من اناملة فاذا مسح راسه سقطت خطايا راسه من اطراف شعره واذا غسل رجليه سقطت خطايا رجليه من بطون قدميه فان انطلق فصلى في جماعة فقد وقع اجره على الله وان صلى ركعتين يخلص فيهما نيته لله فهو كفارة رواه سعيد بن منصور

باب الامر بالجماعة

عن ابي هريرة قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل اعمى فقال يا رسول الله انه ليس لي قائد يقودني الى المسجد فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرخص له فيصلي في بيته فرخص له فلما ولى دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال فاجب رواه مسلم والنسائي وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ثلثة في قرية ولا بدو ولا تقام فيهم الصلاة الا قد استحوذ عليهم الشيطان فعليك بالجماعة فانما ياكل الذئب القاصية رواه الامام احمد وابوداؤد والنسائي وعن ابي الاحوص قال قال عبد الله بن مسعود لقد رأيتنا وما يتخلف

عن الصلاة الا منافق وان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا سنن الهدى ومن سنن الهدى الصلاة فى المسجد الذى يؤذن
فيه رواه مسلم **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره ان يلقى الله غدا مسلما فليحافظ
على هؤلاء الصلوات حيث ينادى بهن فان الله شرع لنبيكم سنن الهدى وانهن من سنن الهدى
ولو انكم صليتم فى بيوتكم كما يصلى هذا المتخلف فى بيته لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم
لضللتم وما من رجل يتطهر فيحسن الطهور ثم يعمد الى مسجد من هذه المساجد الا كتب الله بكل
خطوة يخطوها حسنة ويرفعه بها درجة ويحط عنه بها سيئة ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق
معلوم النفاق ولقد كان الرجل يؤتى به يهادى بين الرجلين حتى يقام فى الصف رواه مسلم **وعن** عمرو بن
ام مكتوم قال جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انا ضرير شاسع الدار ولى قائد لا يلائمنى
فهل تجد لى رخصة ان اصلى فى بيتى قال اتسمع النداء قلت نعم قال ما اجد لك رخصة رواه ابو داؤد
وابن ماجة والطبرانى فى المعجم الصغير **وعنه** انه قال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام والسباع
فقال النبى صلى الله عليه وسلم تسمع حى على الصلاة حى على الفلاح قال نعم قال فحى هلا ولم يرخص له
رواه ابو داؤد والنسائى وقال النسائى وقد رواه بعضهم عن ابن ابى ليلى مرسلا ورواه الحاكم فى المستدرك
وصححه **باب** يكم تكون جماعة **عن** ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اثنان
فما فوقهما جماعة رواه ابن ماجة ورواه الامام احمد والطبرانى وابن عدى عن ابى امامة ورواه الدارقطنى
عن عمرو ورواه ابن سعد والبغوى والباوردى عن الحكم بن عمير **وعن** ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اثنان خير من واحد وثلاثة خير من اثنين واربعة خير من ثلاثة فعليكم بالجماعة فان الله
لن يجمع امتى الا على هدى رواه الامام احمد **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم قال اذا ازاد على الواحد
فى الصلاة فهى جماعة رواه الامام محمد بن الحسن فى الآثار وقال وبه نأخذ وهو قول ابى حنيفة **وعن** مالك
بن الحويرث عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا حضرت الصلاة فاذنا واقيما ثم ليؤمكما اكبركما رواه البخارى
باب تكثير الجماعة **عن** قباث بن اشيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة رجلين
يؤم احدهما صاحبه ازكى عند الله من صلاة اربعة تترى وصلاة اربعة يؤمهم احدهم ازكى عند الله
من صلاة ثمانية تترى وصلاة ثمانية يؤمهم احدهم ازكى عند الله من صلاة مائة تترى رواه الطبرانى
فى الكبير والبيهقى وابن سعد والبزار وابو نعيم فى المعرفة **وعن** ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اثنان خير من احد وثلاثة خير من اسين واربعة خير من ثلاثة فعليكم بالجماعة فان الله لن يجمع
امتى الا على هدى رواه الامام احمد **وعن** ابى بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل

مع الرجل ازکی من صلاته وحده وصلاته مع الرجلين ازکی من صلاته مع الرجل وما کان اکثر فهو احب الی الله تعالیٰ رواه الامام احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وابن حبان والحاکم

باب جواز انتظار الامام المصلين عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله عليه وسلم يکون فی المسجد حين تقام الصلاة فاذا رآهم قليلا جلس ثم صلی واذا رآهم جماعة صلی رواه الحاکم فی المستدرک وقال هذا حديث صحيح علی شرط الشيخين ولم يخرجاه

باب فضل المشی الی الجماعة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم صلاة الرجل فی جماعة تزيد علی صلاته فی بيته وصلاته فی سوقه خمسا وعشرين درجة وذلک ان احدکم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد لا يريد الا الصلاة لم يخط خطوة الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتی يدخل المسجد رواه الامام احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجة وعنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال الابعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا رواه الحاکم فی المستدرک وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من مشی الی صلاة مکتوبة فی الجماعة فهی کحجة ومن مشی الی صلاة تطوع فهی کعمرة نافلة رواه الطبرانی فی الکبير وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من راح الی مسجد الجماعة فخطوة تمحو سيئة وخطوة تکتب له حسنة ذاهبا وراجعا رواه الامام احمد والطبرانی فی الکبير وابن حبان وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءه ثم خرج الی المسجد لا ينزعه الا الصلاة لم تزل رجله اليسریٰ تمحو سيئة وتکتب له اليمنی حسنة حتی يدخل المسجد رواه الطبرانی فی الکبير والحاکم والبيهقی وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما من مسلم يتوضأ فيسبغ الوضوء ثم يمشی الی الصلاة جماعة الا غفر الله له ذلک اليوم ما مشت رجلاه وقبضت عليه يداه واستمعت اليه اذناه ونظرت اليه عيناه ونطق به لسانه وحدثته به نفسه من السوء رواه ابن زنجويه والبيهقی فی شعب الايمان وعن رجل من الانصار قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من توضأ فی بيته فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد فصلی فی جماعة لم يرفع رجله اليمنی الا کتب الله تعالیٰ له بها حسنة ولا يضع رجله اليسریٰ الا حط الله عنه بها خطيئة حتی يأتی المسجد فليقرب او ليبعد رواه البغوی۔

باب المشی الی الجماعة فی الظلم عن ابی الدرداء قال ليبعثن الله المشائين الی المساجد فی الظلم نورا تاما يوم القيمة رواه ابن عساکر وعن بريدة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم بشر المشائين فی الظلم الی المساجد بالنور التام يوم القيمة رواه ابوداؤد وابن ماجة ورواه ابن ماجة

والحاكم عن انس وعن سهل بن سعد وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم المشاؤن
الى المساجد فی الظلم اولئک الخواضون فی رحمة الله رواه ابن ماجة وعنه قال قال رسول
الله صلی الله عليه وسلم ان الله ليضئ للذين يتخللون الى المساجد فی الظلم بنور ساطع يوم القيمة
رواه الطبرانی فی الاوسط وعن حارثة بن وهب الخزاعی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم بشر
المشائين فی الظلم الی المساجد للصلاة فی جماعة بالنور التام من الله يوم القيمة رواه ابو نعيم
وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم بشر المدلجين الی المساجد فی الظلم
بمنابر من نور يوم القيمة يفزع الناس ولا يفزعون رواه الطبرانی فی الكبير وعن انس قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم بشر المشائين فی الظلم الی الصلاة بنور ساطع يوم القيامة بين
ايديهم وعن شمائلهم رواه ابن النجار وعن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم بشر
المشائين فی الظلم الی المساجد بنور عظيم من عند الله يوم القيمة رواه الطبرانی فی الكبير
وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من مشی فی ظلمة الليل الی المساجد اتاه
الله نورا يوم القيمة رواه ابن ابی شيبة وابو يعلٰی والطبرانی فی الكبير وابن حبان والبيهقی فی شعب
الايمان وابن عساكر وعن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال جاء جبرئيل الی النبی صلی
الله عليه وسلم قال بشر المشائين فی الظلم الی المساجد بنور تام يوم القيمة رواه ابن الجوزی ـ

باب كيف يمشی الی الصلاة عن قتادة قال بينما نحن نصلی مع النبی صلی الله عليه وسلم اذ سمع جلبة
الرجال فلما صلی قال ما شانكم قالوا استعجلنا الی الصلاة قال لا تفعلوا اذا اتيتم فعليكم بالسكينة
فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاتموا رواه البخاری ومسلم عن ابی بكر بن ابی شيبة وعن ابی هريرة عن النبی
صلی الله عليه وسلم قال اذا سمعتم الاقامة فامشوا الی الصلاة وعليكم بالسكينة والوقار ولا تسرعوا فما
ادركتم فصلوا وما فاتكم فاتموا رواه البخاری ومسلم والترمذی والنسائی والدارمی وعن قتادة قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اتيتم الی الصلاة فعليكم بالسكينة فما ادركتم فصلوا وما سبقتم
فاتموا رواه الدارمی وعن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول اذا اقيمت الصلاة
فلا تاتوها تسعون واتوها تمشون وعليكم السكينة فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاتموا رواه ابو داؤد
والامام محمد فی الموطا وزاد فان احدكم فی صلاة ما كان يعمد الی الصلاة وعنه عن النبی صلی الله عليه
وسلم ايتوا الصلاة وعليكم السكينة فصلوا ما ادركتم واقضوا ما سبقكم رواه ابو داؤد **باب**
من ركع دون صف عن ابی بكرة انه دخل المسجد ورسول الله صلی الله عليه وسلم قائم فی الصلوة

فركع دون الصف ثم مشى الى الصف فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال زادك الله حرصاً ولا تعد رواه الطبراني في الصغير **باب** عدم التشبيك في الطريق عن ابي ثمامة الحناط ان كعب بن عجرة ادركه وهو يريد المسجد ادرك احدهما صاحبه قال فوجدني وانا مشبك بيدي فنهاني عن ذلك وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا توضأ احدكم فاحسن وضوءه ثم خرج عامداً الى المسجد فلا يشبكن يديه فانه في صلاة رواه ابو داود **باب** الاسراع دون السعي عن ابي رافع قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى العصر ذهب الى بني عبد الاشهل فيتحدث عندهم حتى ينحدر للمغرب قال ابو رافع فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يسرع الى المغرب مررنا بالبقيع فقال اف لك اف لك قال فكبر ذلك في ذرعي فاستأخرت وظننت انه يريدني فقال مالك امش فقلت احدث حدث قال ماذاك قلت اففت بي قال لا ولكن هذا فلان بعثته ساعياً على بني فلان فغل نمرة فدرع الآن مثلها من نار رواه النسائي وعن نافع ان ابن عمر سمع الاقامة وهو بالبقيع فاسرع المشي رواه الامام محمد في الموطأ وقال وهذا لا بأس به ما لم يجهد نفسه.

باب الجماعة الثانية عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم ابصر رجلاً يصلي وحده فقال الا رجل يتصدق على هذا فيصلي معه رواه ابو داود والطبراني في الصغير وابن خزيمة وابن حبان والحاكم في صحاحهم قال الحاكم حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ورواه الترمذي ولفظه جاء رجل وقد صلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ايكم يتجر على هذا فقام رجل فصلى معه ورواه البيهقي وزاد ان الذي قام فصلى معه ابو بكر رضي الله عنه وعن انس ان رجلاً جاء وقد صلى النبي صلى الله عليه وسلم فقام يصلي وحده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يتجر على هذا فيصلي معه رواه الدارقطني وعن عصمة بن مالك الخطمي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد صلى الظهر وقعد في المسجد اذ دخل رجل يصلي فقال عليه السلام الا رجل يقوم فيتصدق على هذا فيصلي معه رواه الدارقطني وعن سلمان ان رجلاً دخل المسجد والنبي صلى الله عليه وسلم قد صلى فقال الا رجل يتصدق على هذا فيصلي معه رواه البزار وعن انس انه جاء في نحو عشرين من فتيانه الى مسجد قد صلى فيه فاذن واقام وصلى جماعة رواه البيهقي وابو يعلى وابن ابي شيبة وذكره البخاري تعليقاً **باب** الصلاة ثانياً بالجماعة عن بسر بن محجن عن ابيه انه كان في مجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذن بالصلاة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ورجع ومحجن في مجلسه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منعك ان تصلي مع الناس الست برجل مسلم قال بلى يا رسول الله ولكني كنت قد صليت في اهلي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جئت المسجد

وكنت قد صليت فاقيمت الصلاة فصل مع الناس وان كنت قد صليت رواه الامام مالك والنسائي

وعن رجل من اسيد بن خزيمة انه سأل ابا ايوب الانصاري قال يصلي احدنا في منزله الصلاة ثم

يأتي المسجد وتقام الصلاة فاصلي معهم فاجد في نفسي شيئا من ذلك قال ابو ايوب سألنا عن ذلك

النبي صلى الله عليه وسلم قال فذلك له سهم جمع رواه الامام مالك وابوداؤد ورواه الامام محمد في الموطا

وقال وبهذا كله ناخذ وناخذ بقول ابن عمر ايضا ان لا نعيد صلاة المغرب والصبح لان المغرب وتر

ولا صلاة تطوع بعد الصبح وكذلك العصر عندنا وهي بمنزلة المغرب والصبح وهو قول ابي حنيفة

رحمه الله تعالى وعن ابن عمر ان رجلا سأله فقال اني اصلي في بيتي ثم ادرك الصلاة في المسجد مع الامام

افاصلي معه قال له نعم قال الرجل ايتهما اجعل صلاتي قال ابن عمر او ذلك اليك انما ذلك الى الله عز وجل

يجعل ايتهما شاء رواه الامام مالك وعن الامام الاعظم عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال

اذا صليت الفجر والمغرب ثم ادركتهما فلا تعدهما رواه الامام محمد في الآثار وفي رواية كان يقول من

صلى المغرب او الصبح ثم ادركهما مع الامام فلا يعيدهما رواه الامام مالك في الموطا وعن يحيى بن سعيد

ان رجلا سأل سعيد بن المسيب فقال اني اصلي في بيتي ثم اتي المسجد فاجد الامام يصلي افاصلي معه

فقال سعيد نعم فقال الرجل ايتهما اجعل صلاتي فقال له سعيد اوانت تجعلهما انما ذلك الى

الله رواه الامام مالك وعن يزيد بن الاسود قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حجته فصليت

معه صلاة الصبح في مسجد الخيف فلما قضى صلاته انحرف فاذا هو برجلين في آخر القوم لم يصليا

معه فقال علي بهما فجيء بهما ترعد فرائصهما فقال ما منعكما ان تصليا معنا فقالا يا رسول الله انا

كنا قد صلينا في رحالنا قال فلا تفعلوا اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم

فانها لكما نافلة رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وابوداؤد الطيالسي والطبراني في المعجم الصغير وعن

يزيد بن عامر قال جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في الصلاة فجلست ولم ادخل معهم في الصلاة

فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم رآني جالسا فقال الم تسلم يا يزيد قلت بلى يا رسول الله قد

اسلمت قال وما منعك ان تدخل مع الناس في صلاتهم قال اني كنت قد صليت في منزلي احسب ان

قد صليتم فقال اذا جئت الصلاة فوجدت الناس فصل معهم وان كنت قد صليت تكن لك نافلة

وهذه مكتوبة رواه ابوداود وعن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انه سيكون امراء يؤخرون الصلاة

عن مواقيتها الا فصل الصلاة لوقتها ثم ائتهم فان كانوا قد صلوا كنت قد احرزت صلاتك والا صليت

معهم فكانت لك نافلة رواه ابوداود الطيالسي والطبراني في الصغير وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم

ضرب فخذہ فقال کیف انت اذ بقیت فی قوم یؤخرون الصلاۃ فصل الصلاۃ لوقتھا ثم ان اقیمت فان
کنت فی المسجد حین تقام فصل معھم رواہ ابو داؤد الطیالسی **باب** کراھۃ التدافع عن الامامۃ
عن سلامۃ بنت الحر اخت خرشہ بن الحر الفزاری قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان
من اشراط الساعۃ ان یتدافع اھل المسجد لا یجدون اماما یصلی بھم رواہ ابو داؤد **وعنھا** قالت سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یاتی علی الناس زمان یقومون ساعۃ لا یجدون اماما یصلی بھم رواہ ابن ماجۃ
باب عدم الاقدام علی الامامۃ **عن** ابی علی الھمدانی انہ خرج فی سفینۃ فیہ عقبۃ بن عامر
الجھنی کانت صلاۃ من الصلوات فامرناہ ان یؤمنا وقلنا لہ انک احقنا بذلک انت صاحب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ام الناس فاصاب
فالصلاۃ لہ ولھم ومن انتقص من ذلک فعلیہ ولا علیھم رواہ ابن ماجۃ والحاکم فی المستدرک
وقال ھذا حدیث صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجاہ **وعن** سھل بن سعد الساعدی انہ کان یقدم
فتیان قومہ یصلون بھم فقیل لہ تفعل ولک من القدم مالک قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الامام ضامن فان احسن فلہ ولھم وان اساء فعلیہ ولا علیھم رواہ ابن ماجۃ **وعن** امیر المؤمنین
علی المرتضی کرم اللہ وجھہ قال اذا استطعت ان لا تؤم احدا فافعل فان الامام لو یعلم ما علیہ ما ام رواہ
عبد الرزاق **وعن** عبد الحمید ابن سلیمان عن ابی حازم عن سھل بن سعد قال کنت اراہ یقدم فتیانا
من فتیان قومہ فیصلون بہ فقلت انت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولک من الفضل
والسابقۃ تقدم ھؤلاء الصبیان فیصلون بک افلا تتقدم فتصل لقومک فقال ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ان الامام ضامن فان اتم کان لہ ولھم وان نقص کان علیہ ولا علیھم فلا ارید
ان اتحمل ذلک رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ
بھذا اللفظ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلون لکم فان اصابوا فلکم
وان اخطأوا فلکم وعلیھم رواہ البخاری **باب** ترک الجماعۃ لعذر **عن** عتبان بن مالک
قال قلت یا رسول اللہ ان السیول تحول بینی وبین مسجد قومی فاحب ان تاتینی فتصلی فی مکان من
بیتی اتخذہ مسجدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنفعل فلما اتاہ قال این ترید فاشار الی ناحیۃ
من البیت فقام صلی اللہ علیہ وسلم فصففنا خلفہ وصلی بنا رکعتین رواہ الامام مالک والبخاری ومسلم
والنسائی **وعن** نعیم بن النحام قال سمعت موذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ باردۃ وانا فی لحاف
فتمنیت ان یقول صلوا فی رحالکم فلما بلغ حی علی الفلاح قال صلوا فی رحالکم ثم سألت عنھا

فاذا النبي صلى الله عليه وسلم كان امر بذلك رواه عبد الرزاق وعن عمرو بن اوس ان رجلا من ثقيف
اخبره انه سمع مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة مطيرة فامره يقول حي على الصلاة حي على
الفلاح صلوا في رحالكم رواه عبد الرزاق وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر المؤذن
في الليلة الباردة او ذات المطر في السفر ان يقول الا صلوا في رحالكم رواه الامام مالك والبخاري ومسلم
وابوداؤد والنسائي وعن عبد الله بن الحارث قال خطبنا ابن عباس في يوم ذي ردغ فامر المؤذن
فلما بلغ حي على الصلاة قال قل الصلاة في الرحال فنظر بعضهم الى بعض كانهم انكروا فقال كانكم انكرتم
هذا فعله من هو خير مني رسول الله صلى الله عليه وسلم انها عزمة واني كرهت ان احرجكم رواه البخاري
وعنه نحوه غير انه قال كرهت ان اؤثمكم فتجيئون وتدوسون الطين الى ركبكم رواه البخاري
وعن انس قال قال رجل من الانصار اني لا استطيع الصلاة معك وكان رجلا ضخما فصنع للنبي
صلى الله عليه وسلم طعاما فدعاه الى منزله فبسط له حصيرا ونضح طرف الحصير فصلى عليه ركعتين
رواه البخاري وابوداؤد وعن عروة ان عبد الله بن ارقم كان يؤم اصحابه فحضرت الصلاة
يوما فذهب لحاجته ثم رجع فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا وجد احدكم
الغائط فليبدء به قبل الصلاة رواه النسائي وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
حضر العشاء واقيمت الصلاة فابدءوا بالعشاء رواه النسائي وعن ابي المليح عن ابيه قال كنا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بحنين فاصابنا مطر فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان صلوا في رحالكم رواه النسائي وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء
فلم يمنعه من اتباعه العذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم يقبل منه الصلاة التي صلى رواه
ابوداؤد وابن حبان والحاكم وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سمع النداء فلم ياته فلا صلاة
له الا من عذر رواه ابن ماجة ورواه الحاكم وقال على شرطهما وعن محمود بن الربيع الانصاري ان عتبان
بن مالك وهو من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ممن شهد بدرا من الانصار انه اتى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني قد انكرت بصري وانا اصلي لقومي واذا كانت الامطار سال الوادي
الذي بيني وبينهم ولم استطع ان اتي مسجدهم فاصلي لهم ووددت انك يا رسول الله تاتي فتصلي في مصلى
اتخذه مصلى قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سافعل ان شاء الله تعالى قال عتبان فغدا علي
رسول الله صلى الله عليه وسلم وابوبكر الصديق حين ارتفع النهار فاستاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاذنت له فلم يجلس حتى دخل البيت ثم قال اين تحب ان اصلي من بيتك قال فاشرت الى ناحية من

البيت فقام رسول الله صلے الله علیه وسلم فکبر فقمنا وراءه فصلے رکعتین ثم سلم قال وحبسناه علے
خزیر صنعناه له قال فثاب رجال من اهل الدار حولنا حتی اجتمع فی البیت رجال ذوو عدد فقال
قائل منهم ابن مالک بن الدخشن فقال بعضهم ذلک منافق لا یحب الله ولا رسوله فقال له رسول الله
صلے الله علیه وسلم لا تقل له ذلک الا تراه قد قال لا اله الا الله یرید بذلک وجه الله قال قالوا الله ورسوله
اعلم قال فانما نری وجهه ونصیحته للمنافقین قال فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم فان الله قد حرم
علے النار من قال لا اله الا الله یبتغی بذلک وجه الله رواه مسلم

ابواب تتعلق بالصف

باب صف الرجال **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم خیر صفوف الرجال
اولها وشرها اخرها وخیر صفوف النساء اخرها وشرها اولها رواه مسلم والنسائی وابوداؤد والترمذی
وابن ماجة وابوداؤد الطیالسی **وعن** عبد الرحمن بن غنم قال قال ابومالک الاشعری الا احدثکم
بصلاة النبی صلے الله علیه وسلم قال فاقام الصلاة فصف الرجال وصف الغلمان خلفهم ثم صلے بهم
فذکر صلاته ثم قال هکذا صلاة قال عبد الاعلے لا احسبه الا قال امتی رواه ابوداؤد **وعن** عبد الله بن
مسعود عن النبی صلے الله علیه وسلم قال لیلینی منکم اولوا الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم
ولا تختلفوا فیختلف قلوبکم وایاکم وهیشات الاسواق رواه مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی
وعنه قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم
ثم الذین یلونهم رواه مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجة **وعن** قیس بن عباد قال بینما انا بالمدینة
فی المسجد فی الصف المقدم قائم اصلے اذ جبذنی رجل من خلفی جبذة فنحانی وقام مقامی قال فوالله
ما عقلت صلاتی فلما انصرف فاذا هو ابی بن کعب فقال یا فتی لا یسوءک الله ان هذا عهد النبی صلے
الله علیه وسلم الینا ان نلیه ثم استقبل القبلة فقال هلک اهل العقد ثلاثا ورب الکعبة ثم قال والله
ما علیهم اسی ولکنی اسی علے ما اضلوا قال قلت من تعنی بهذا قال الامراء رواه الحاکم فی المستدرک
وقال هذا حدیث صحیح علے شرط البخاری ولم یخرجاه **باب** صف الغلمان **عن** قیس بن عباد قال
قال بینما انا فی المسجد فی الصف المقدم فجبذنی رجل من خلفی جبذة فنحانی وقام مقامی فوالله ما عقلت
صلاتی فلما انصرف اذا هو ابی بن کعب فقال یا فتی لا یسؤک الله ان هذا عهد من النبی صلے الله علیه وسلم
الینا ان نلیه ثم استقبل القبلة فقال هلک اهل العقد ورب الکعبة ثلاثا ثم قال والله ما علیهم اسی

على من اضلوا قلت يا ابا يعقوب ما تعنى باهل العقد قال الامراء رواه النسائى وعنه قال قدمت المدينة للقاء اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلم يكن فيهم احد احب الى لقاء من ابى بن كعب فقمت فى الصف الاول وخرج عمر مع اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فجاء رجل فنظر فى وجوه القوم فعرفهم غيرى فنحانى وقام فى مكانى فما عقلت صلاتى فلما صلى قال لى يا بنى لا يسوءك الله فانى لم ات الذى اتيت بجهالة ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لنا كونوا فى الصف الذى يلينى وانى نظرت فى وجوه القوم فعرفتهم غيرك ثم حدث فما رأيت الرجال متحت اعناقها الى شى متوجها اليه قال فسمعته يقول هلك اهل العقدة ورب الكعبة قالها ثلاثا هلكوا واهلكوا اما انى لا اسى عليهم ولكن اسى على من يهلكون من المسلمين فاذا الرجل ابى بن كعب رواه ابوداود الطيالسى فى مسنده وعن ابى مالك الاشعرى انه قال يوما يا معشر الاشعريين اجتمعوا اجمعوا نساءكم وابناءكم حتى اريكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا وجمعوا ابناءهم ونساءهم ثم توضاء واراهم كيف يتوضا ثم تقدم فصف الرجال فى ادنى الصف وصف الولدان خلفهم وصف النساء خلف الصبيان رواه الامام احمد وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى فاقام الرجال يلونهم واقام الصبيان خلف ذلك واقام النساء خلف ذلك رواه ابن ابى شيبة والطبرانى۔

باب صف النساء

عن ابن مسعود قال كان الرجل والنساء فى بنى اسرائيل يصلون جميعا فكانت المرأة تلبس القالبين[١] فتقوم عليهما فتواعد خليلها فالقى عليهن الحيض فكان ابن مسعود يقول اخروهن من حيث اخرهن الله رواه عبد الرزاق وعن الصدى سليمان انه كان يرويه الخمر ام الخبائث والنساء حبائل الشيطان واخروهن من حيث اخرهن الله رواه رزين وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه انه قال من السنة ان يقوم الرجل وخلفه رجلان وخلفهما امرأة رواه البزار وعن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى بهم وامرأة من اهله فجعل اثنين عن يمينه والمرأة خلفه رواه ابن ابى شيبة وعنه قال صليت الى جنب النبى صلى الله عليه وسلم وعائشة خلفنا تصلى معنا وانا الى جنب النبى صلى الله عليه وسلم رواه الطبرانى فى الصغير وعن انس بن مالك ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام قد صنعته له فاكل منه ثم قال قوموا فلاصلى لكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصففت انا واليتيم[٢] خلفه والعجوز من ورائنا فصلى لنا ركعتين ثم انصرف رواه الشافعى والنسائى وعنه انه كان هو ورسول الله صلى الله عليه وسلم

[١] القالبان نعلان من خشب تتخذهما النساء يتطاولن بهما ١٢ مجمع
[٢] هو علم لاخى انس رضى الله عنهما ١٢ منه

وامه وخالته فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل الناس عن يمينه وامه وخالته خلفهما رواه النسائى وعن ابن عباس قال صليت الى جنب النبى صلى الله عليه وسلم وعائشة خلفنا تصلى معنا وانا الى جنب النبى صلى الله عليه وسلم اصلى معه رواه النسائى وعن انس قال صلى بى رسول الله صلى الله عليه وسلم وبامرءة من اهلي فاقامنى عن يمينه والمرءة خلفنا رواه النسائى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها اخرها وخير صفوف النساء اخرها وشرها اولها رواه ابوداود والنسائى والدارمى وعن انس قال صليت انا ويتيم لنا خلف النبى صلى الله عليه وسلم فى بيتنا وام سليم خلفنا رواه الامام الشافعى والبخارى ومسلم وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى به وبامه او خالته قال فاقامنى عن يمينه واقام المرءة خلفنا رواه مسلم

باب اقامة الصفوف

عن حطان بن عبد الله الرقاشى ان الاشعرى صلى باصحابه صلاة فلما جلس فى صلاته قال رجل من القوم خلفه اقرت الصلاة بالبر والزكوة فلما قضى الاشعرى صلاته اقبل على القوم فقال ايكم القائل كلمة كذا وكذا فارم القوم فقال يا حطان لعلك قلتها قلت ما قلتها ولقد رهبت ان تبكعنى بها فقال الاشعرى اما تعلمون ما تقولون فى صلاتكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا سنتنا وبين لنا صلاتنا فقال اقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم اقرءكم فاذا كبر الامام فكبروا واذا قال ولا الضالين فقولوا امين يجبكم الله واذا ركع فاركعوا فان الامام يركع قبلكم ويرفع قبلكم قال نبى الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد يسمع الله لكم فان الله عز وجل قال على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده واذا كبر وسجد فكبروا واسجدوا فان الامام يسجد قبلكم ويرفع قبلكم قال النبى صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك رواه ابوداود الطيالسى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حسن الصلاة اقامة الصف رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب وسدوا الخلل ولينوا بايدى اخوانكم ولا تذروا فرجات الشيطان ومن وصل صفا وصله الله ومن قطعه قطعه الله رواه ابوداود

باب تسوية الصف

عن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا حتى كانما يسوى بها القداح حتى رأى انا قد عقلنا عنه ثم خرج يوما فقام حتى كاد ان يكبر فرأى رجلا باديا صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم رواه مسلم وابن ماجة والنسائى

له يقال بكعه بالسيف اذا ضربه

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سووا صفوفكم فان تسوية الصف من اقامة
الصلاة رواه البخاري ومسلم وابوداود والدارمي وابن ماجة وابوداود الطيالسي وعن ابي مسعود
الانصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا في الصلاة ويقول استووا ولا تختلفوا فتختلف
قلوبكم ليليني منكم اولو الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال ابو مسعود
فانتم اليوم اشد اختلافا رواه مسلم والنسائي وعن النعمان بن بشير قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يسوي صفوفنا اذا قمنا الى الصلاة فاذا استوينا كبر رواه ابوداود وعن
انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عن يمينه اعتدلوا سووا صفوفكم وعن يساره
اعتدلوا سووا صفوفكم رواه ابوداود وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول استووا
استووا استووا فوالذي نفسي بيده اني لاراكم من خلفي كما اراكم من بين يدي رواه ابوداود
والنسائي وعن محمد بن مسلم بن السائب صاحب المقصورة قال صليت الى جنب انس بن مالك
يوما فقال هل تدري لم صنع هذا العود فقلت لا والله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يضع عليه يده فيقول استووا واعتدلوا صفوفكم رواه ابوداود وعن الامام الاعظم عن حماد
عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب قال سووا صفوفكم سووا مناكبكم تراصوا او لتتخللنكم
الشياطين كاولاد الحذف ان الله وملائكته يصلون على مقيم الصفوف رواه الحافظ ابن خسرو
وعن ابن عمر ان عمر بن الخطاب كان يامر رجالا بتسوية الصفوف فاذا جاؤه فاخبروه
بتسويتها كبر بعد رواه الامام محمد في الموطا وعن مالك بن ابي عامر الانصاري ان عثمان بن
عفان كان يقول في خطبته اذا قامت الصلاة فاعدلوا الصفوف وحاذوا بالمناكب فان
اعتدال الصفوف من تمام الصلاة ثم لا يكبر حتى ياتيه رجال قد وكلهم بتسوية الصفوف
فيخبرونه ان قد استوت فيكبر رواه الامام محمد في الموطا **باب** رص الصفوف
عن انس بن مالك قال اقيمت الصلاة فاقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بوجهه وقال
اقيموا صفوفكم وتراصوا فاني اراكم من وراء ظهري رواه البخاري والنسائي وعنه ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالاعناق فوالذي نفسي بيده
اني لارى الشيطان يدخل من خلل الصف كانه الحذف رواه ابن حبان في [illegible]
وعن البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تراصوا في الصفوف لا يتخللكم
الشيطان كاولاد الحذف قيل وما اولاد الحذف قال ضان سود تكون بارض اليمن رواه الطبراني

في المعجم الصغير وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اقيموا صفوفكم وتراصوا فوالذي نفسي
بيده اني لأرى الشياطين بين صفوفكم كأنها غنم عفر رواه ابو داود الطيالسي وعن جابر بن
سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرآنا حلقا فقال مالي اراكم عزين ثم خرج علينا
فقال الا تصفون كما تصف الملئكة عند ربها فقلنا يا رسول الله وكيف تصف الملائكة عند
ربها قال يتمون الصفوف الاولى ويتراصون في الصف رواه مسلم والنسائي وابن ماجه وعن
الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم انه كان يقول سووا صفوفكم وسووا مناكبكم وتراصوا
[illegible]اصوا او ليتخللنكم الشيطان كأولاد الحذف ان الله وملئكته يصلون على مقدم
الصفوف رواه الامام محمد في الآثار قال وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة لا يترك الصف
وفيه خلل حتى يسوى **باب** وصل الصفوف عن الامام الاعظم عن عطاء بن يسار
عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وملئكته يصلون على الذين
يصلون الصفوف رواه ابو محمد البخاري وعن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا [illegible] رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا
حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه وعن [illegible] الصديقة رضي الله عنها قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وملئكته يصلون على الذين يصلون الصفوف ومن سد
فرجة رفعه الله بها درجة رواه ابن ماجه والحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه
وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه
الله رواه ابو داود والنسائي **باب** فضل الصف الاول عن العرباض بن سارية ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي على الصف الاول ثلثا وعلى الثاني واحدة رواه النسائي وابن ماجه
ولفظه يستغفر وابو داود الطيالسي والدارمي والحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد
وعن البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخلل الصف من ناحية الى ناحية
يمسح صدورنا ومناكبنا ويقول لا تختلفوا فتختلف قلوبكم وكان يقول ان الله عز وجل وملئكته
يصلون على الصفوف الاول رواه ابو داود ورواه احمد [illegible] وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلمون ما في الصف [illegible]
ابن ماجه وعن البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله وملئكته
يصلون على الذين يلون الصفوف الاولى وما من خطوة احب الى الله من خطوة يمشيها يصل بها

صفا رواه ابوداؤد وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول قالوا يا رسول الله وعلى الثانى قال ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول قالوا يا رسول الله وعلى الثانى قال ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول قالوا يا رسول الله وعلى الثانى قال وعلى الثانى رواه الامام احمد وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال قوم يتاخرون عن الصف الاول حتى يؤخرهم الله فى النار رواه ابوداؤد وعن ابى بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالصف المقدم فانه على مثل صف الملائكة ولو تعلمون فضيلته لابتدرتموه رواه الامام احمد وابوداؤد والنسائى وابن ماجة وابن حبان والحاكم وعنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اشاهد فلان قالوا لا قال ان هاتين الصلاتين يعنى العشاء والفجر اثقل على المنافقين ولو يعلمون ما فيهما لاتوهما ولو حبوا والصف الاول على مثل صف الملائكة ولو تعلمون فضيلته لابتدرتموه وصلاة الرجل مع الرجل ازكى من صلاته وحده وصلاته مع الرجلين ازكى من صلاته مع الرجل وما كان اكثر فهو احب الى الله عز وجل رواه ابوداؤد الطيالسى فى مسنده

باب اتمام الصفوف الاول

عن الامام الاعظم عن حماد قال سألت ابراهيم عن الصف الاول لم فضل على الثانى فقال لا تقم فى الصف الثانى حتى يتكامل الصف الاول رواه الامام محمد بن الحسن فى الآثار وقال وبه ناخذ ينبغى اذا تكامل الصف الاول ان يقوموا فى الصف الثانى ولا يقوم فى الصف الاول ويزاحم عليه فان ذلك توذى وانقياموفى الصف الثانى خير من الاذى وهو قول ابى حنيفة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتموا الصف المقدم ثم الذى يليه فما كان من نقص فليكن فى الصف المؤخر رواه ابوداؤد والنسائى وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تصفون كما تصف الملائكة عند ربهم قلنا وكيف تصف الملائكة عند ربهم قال يتمون الصفوف المقدمة ويتراصون فى الصف رواه ابوداؤد

باب ميامن الصفوف

عن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن البراء قال كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم احببت ان اكون على يمينه رواه النسائى

ابواب الامامة

باب اولى الناس بالامامة عن ابى مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم القوم

اقرءهم لكتاب الله فان كانوا فى القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان كانوا فى السنة سواء فاقدمهم
هجرة فان كانوا فى الهجرة سواء فاقدمهم سنا ولا يؤمن الرجل فى سلطانه ولا يقعد فى بيته على
تكرمته الا باذنه رواه مسلم وابو داود والترمذى والنسائى وابن ماجة وابن حبان والحاكم وفى
رواية له ولا يؤمن الرجل الرجل فى اهله وعن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا كانوا ثلثة فليؤمهم احدهم واحقهم بالامامة اقرءهم رواه مسلم والنسائى والدارمى وعن
عمرو بن سلمة قال كنا بماء وكان الركبان يمرون بنا فنسألهم ما للناس ما لهذا الرجل فيقولون
يزعم ان الله ارسله اوحى اليه وكانت العرب تلوم باسلامهم الفتح فيقولون اتركوه وقومه
فانه ان ظهر عليهم فهو نبي صادق فلما كانت وقعة الفتح بادر كل قوم باسلامهم وبدر ابى
قومه باسلامهم فلما قدم قال جئتكم والله من عند النبى حقا قال صلوا صلاة كذا فى حين كذا و
صلوة كذا فى حين كذا فاذا حضرت الصلاة فليؤذن احدكم وليؤمكم اكثركم قرانا فنظروا فلم يكن
احد اكثر قرانا منى لما كنت اتلقى من الركبان فقدمونى بين ايديهم وانا ابن ست او سبع سنين وكانت
على بردة اذا سجدت تقلصت عنى فقالت امرأة من الحى الا تغطون عنا است قاريكم فقطعوا لى قميصا
فما فرحت بشىء فرحى بذلك القميص رواه البخارى وعن ابى زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا كانوا ثلثة فليؤمهم اقرءهم لكتاب الله فان كانوا فى القراءة سواء فاكبرهم سنا وان كانوا فى السن
سواء فاحسنهم وجها رواه البيهقى **باب** امامة الافقه عن ابى مسعود الانصارى قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم القوم اكثرهم قرانا فان كانوا فى القرآن واحدا فاقدمهم هجرة فان كانوا
فى الهجرة واحدا فافقههم فان كانوا فى الفقه واحدا فاكبرهم سنا رواه البيهقى والحاكم وقال قد اخرج
مسلم حديث اسمعيل بن رجاء هذا ولم يذكر فيه افقههم فقها وهذه لفظة غريبة بهذا الاسناد الصحيح
وعن عقبة بن عمرو بن سلمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم القوم اقدمهم هجرة فان كانوا فى الهجرة
سواء فافقههم فى الدين فان كانوا فى الدين سواء فاقرءهم للقرآن ولا يؤم الرجل فى سلطانه ولا يقعد
على تكرمته الا باذنه رواه الحاكم وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤذن لكم خياركم
وليؤمكم اقرؤكم رواه ابو داود وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم قال يؤم القوم اقرءهم لكتاب
الله تعالى فان كانوا فى القراءة سواء فاقدمهم هجرة فان كانوا فى الهجرة سواء فاقدمهم سنا رواه الامام
محمد بن الحسن فى الآثار ثم قال محمد وبه نأخذ وانما قيل اقرءهم لكتاب الله تعالى لان الناس كانوا فى
ذلك الزمان اقرأهم للقرآن افقههم فى الدين فان كانوا فى هذا الزمان على ذلك يؤمهم اقرءهم فان كان

غيره افقه منه واعلم بسنة الصلاة وهو يقرء نحوا من قراءته فاقرءهما واعلمهما بسنة الصلاة اولى للامامة وهو قول ابى حنيفة وعن مرثد بن ابى مرثد الغنوى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سركم ان تقبل صلاتكم فليؤمكم علماءكم فانهم وفدكم فيما بينكم وبين ربكم رواه الطبرانى فى معجمه

باب امامة الخيار وعن مرثد بن ابى مرثد الغنوى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سركم ان تقبل صلاتكم فليؤمكم خياركم رواه الحاكم فى المستدرك فى كتاب الفضائل ورواه ابن عساكر عن ابى امامة وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا ائمتكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم وبين ربكم رواه الدارقطنى ثم البيهقى فى سننهما وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سركم ان تزكوا صلاتكم فقدموا خياركم رواه الخطيب

باب امامة الاسن عن مالك بن الحويرث قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن شببة متقاربون فاقمنا عنده عشرين ليلة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم رحيما رفيقا فظن انا قد اشتقنا اهلنا فسألنا عمن تركنا من اهلنا فاخبرناه فقال ارجعوا الى اهليكم فاقيموا فيهم وعلموهم ومروهم فاذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم احدكم ثم ليؤمكم اكبركم رواه البخارى ومسلم والبيهقى فى السنن الكبرى وعنه قال اتيت النبى صلى الله عليه وسلم انا وصاحب لى فلما اردنا الاقفال من عنده قال لنا اذا حضرت الصلاة فاذنا ثم اقيما وليؤمكما اكبركما رواه البخارى ومسلم وابو داؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة وفى رواية لمسلم قال الحذاء وكانا متقاربين فى القراءة وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم القوم اقرءهم لكتاب الله فان كانوا فى القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان كانوا فى السنة سواء فاقدمهم هجرة فان كانوا فى الهجرة سواء فاقدمهم سنا رواه الامام احمد ومسلم وابو داود والترمذى والنسائى وابن ماجة وعن مالك بن الحويرث قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا كما رأيتمونى اصلى فاذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم احدكم وليؤمكم اكبركم رواه الامام الشافعى.

باب امامة الاحسن وجها عن ابى يزيد الانصارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانوا ثلاثة فليؤمهم اقرءهم لكتاب الله فان كانوا فى القراءة سواء فاكبرهم سنا فان كانوا فى السن سواء فاحسنهم وجها رواه البيهقى وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤمكم احسنكم وجها فانه احرى ان يكون احسنكم خلقا رواه ابو داود والترمذى والنسائى وابن ماجة

باب امامة الوالى عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغه ان بنى عمرو بن عوف كان بينهم شئ فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلح بينهم فى اناس معه فحبس رسول الله

صلے الله علیه وسلم فحانت الاولی فجاء بلال الی ابی بکر فقال یا ابا بکر ان رسول الله صلے الله علیه وسلم
قد حبس وقد حانت الصلوة فهل لک ان تؤم الناس قال نعم ان شئت فاقام بلال وتقدم
ابو بکر فکبر بالناس وجاء رسول الله صلے الله علیه وسلم یمشی فی الصفوف حتی قام فی الصف واخذ
الناس فی التصفیق وکان ابو بکر لا یلتفت فی صلاته فلما اکثر الناس التفت فاذا رسول الله
صلے الله علیه وسلم فاشار الیه رسول الله صلے الله علیه وسلم یامره ان یصلے فرفع ابو بکر یدیه فحمد الله
عز وجل ورجع القهقری وراءه حتی قام فی الصف فتقدم رسول الله صلے الله علیه وسلم
فصلے بالناس فلما فرغ اقبل علے الناس فقال یایها الناس ما لکم حین نابکم شئ فی الصلاة اخذتم فی التصفیق
انما التصفیق للنساء من نابه فی صلاته فلیقل سبحان الله فانه لا یسمعه احد حین یقول سبحان
الله الا التفت الیه یا ابا بکر ما منعک ان تصلے للناس حین اشرت الیک قال ابو بکر ما کان ینبغی لابن
ابی قحافة ان یصلے بین یدی رسول الله صلے الله علیه وسلم رواه الامام مالک والشافعی والنسائی

باب امامة صاحب البیت **عن** الامام الاعظم عن حماد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس
انه ام اصحابه فی بیته علے بساط قد طبق البیت رواه الحافظ ابن خسرو فی مسنده **وعن** ابن مسعود قال
من السنة ان لا یومهم الا صاحب البیت رواه الامام الشافعی **وعن** ابی عطیة العقیلی قال کان مالک
ابن الحویرث یاتینا الی مصلانا یتحدث فحضرت الصلاة یوما قال ابو عطیة فقلنا له تقدم فصله
قال لنا قدموا رجلا منکم یصلے بکم وساحدثکم لم لا اصلے بکم سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول من
زار قوما فلا یؤمهم ولیؤمهم رجل منهم رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی الا انه اقتصر علے لفظ
النبی صلے الله علیه وسلم **وعنه** قال سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم قال اذا زار احدکم قوما
فلا یصلین بهم رواه النسائی **وعن** قتادة ان ابا سعید مولی بنی اسید صنع طعاما ثم دعا ابا ذر وحذیفة
وابن مسعود فحضرت الصلاة فتقدم ابو ذر لیصلے بهم فقال له حذیفة وراءک رب البیت احق بالامامة
فقال له ابو ذر کذلک یا ابن مسعود قال نعم فتاخر ابو ذر قال ابو سعید فقدمونی وانا مملوک فاممتهم
رواه عبد الرزاق **باب** امامة امام المسجد **عن** نافع قال اقیمت الصلاة فی المسجد بطائفة
من المدینة ولابن عمر قریبا من ذلک المسجد ارض یعملها وامام ذلک المسجد مولی له ومسکن ذلک
المولی واصحابه ثمه قال فلما سمعهم عبد الله جاء لیشهد معهم الصلاة فقال له المولی صاحب المسجد
تقدم فصل فقال عبد الله انت احق ان تصلے فی مسجدک منی فصلے المولی رواه الامام الشافعی وعبد الرزاق

باب امامة الزائر باذن رب البیت **عن** ابی مسعود البدری قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم

لا يؤم الرجل فی سلطانه ولا يجلس علی تكرمته الا باذنه رواه مسلم وابوداؤد وزاد قال شعبة فقلت
لاسمعيل ما تكرمته قال فراشه والنسائی وابن ماجة **وعنه** قال قال رسول الله صلی
الله عليه وسلم لا يؤمن رجل فی سلطانه ولا يقعد علی تكرمته فی بيته الا ان ياذن لك رواه
عبد الرزاق **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله واقدمهم
قراءة فان كانوا فی القراءة سواء فاقدمهم هجرة فان كانوا فی الهجرة سواء فاكبرهم سنا ولا يؤم الرجل فی
بيته ولا فی سلطانه ولا يجلس علی تكرمته الا باذنه او قال الا ان يؤذن لك رواه ابوداؤد الطيالسی

باب امامة المتنفل **عن** انس قال اخر صلاة صلاها رسول الله صلی الله عليه وسلم مع القوم صلی
فی ثوب واحد متوشحا خلف ابی بكر رواه النسائی **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضی الله عنها ان ابا بكر
صلی للناس ورسول الله صلی الله عليه وسلم فی الصف رواه النسائی وابن حبان **وعن** ابن عمر قال كان
سالم مولی ابی حذيفة يؤم المهاجرين الاولين من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم والانصار فی مسجد قباء فيهم
ابوبكر وعمر وابو سلمة وزيد وعامر بن ربيعة رواه عبد الرزاق **وعن** عائشة رضی الله عنها قالت صلی رسول الله صلی الله
عليه وسلم فی مرضه الذی توفی فيه خلف ابی بكر قاعدا رواه الترمذی والنسائی وقال الترمذی حديث
حسن صحيح **وعن** جابر ان النبی صلی الله عليه وسلم صلی خلف ابی بكر رواه الطبرانی فی المعجم الصغير **وعن**
المغيرة بن شعبة قال امران لا اسأل عنهما احدا من الناس صلاة الرجل خلف الرجل من رعيته
فقد رأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم صلی خلف عبد الرحمن بن عوف والمسح علی الخفين قد رأيت
رسول الله صلی الله عليه وسلم يمسح عليهما رواه ابوداؤد الطيالسی

باب امامة الاعمی المتقی
عن انس قال استخلف رسول الله صلی الله عليه وسلم ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمی رواه ابوداؤد
وعن محمود بن الربيع ان عتبان بن مالك كان يؤم قومه وهو اعمی وانه قال لرسول الله صلی الله
عليه وسلم انها تكون الظلمة والمطر والسيل وانا رجل ضرير البصر فصل يا رسول الله فی بيتی مكانا
اتخذه مصلی فجاء رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال اين تحب ان اصلی فاشار الی مكان من البيت
فصلی فيه رسول الله صلی الله عليه وسلم رواه الشافعی والنسائی **وعن** الشعبی ان النبی صلی الله عليه وسلم
استخلف ابن ام مكتوم يؤمهم يوم غزوة تبوك فكان يؤم الناس وهو اعمی رواه عبد الرزاق **وعن**
الزهری ان رجالا من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم اصيبت ابصارهم فكانوا يؤمون عشائرهم
منهم عبد الله بن ام مكتوم وعتبان بن مالك ومعاذ بن عفراء رواه عبد الرزاق.

باب امامة العبد الصالح **عن** ابن عمر قال لما قدم المهاجرون الاولون العصبة موضعا بقباء

قبل مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤمہم سالم مولی ابی حذیفة وکان اکثرہم قرانا رواہ البخاری
وابوداؤد وعن[٢] ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ عنہا انما کان یومہا عبدہا ذکوان ذکرہ البخاری
فی ترجمة باب وعن[٣] ابن عمر قال کان سالم مولی ابی حذیفة یؤم المہاجرین الاولین من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم والانصار فی مسجد قباء فیہم ابوبکر وعمر وابوسلمة وزید وعامر بن ربیعة رواہ عبدالرزاق
والبیہقی وعن[٤] ابی بکر بن ابی ملیکة ان عائشة رضی اللہ عنہا اعتقت غلاما من دبر فکان یؤمہا فی
رمضان فی المصحف رواہ ابن ابی شیبة وابن ابی داؤد فی کتاب المصاحف وعن[٥] القاسم
قال کان یؤم عائشة عبد یقرء فی المصحف رواہ ابن ابی شیبة وعن[٦] عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی
ملیکة انہم کانوا یاتون عائشة باعلی الوادی ہو وعبید بن عمیر والمسور بن مخرمة وناس کثیر فیؤمہم
ابوعمرو مولی عائشة وہو یومئذ غلام لم یعتق وکان امام بنی محمد بن ابی بکر وعروة رواہ الامام الشافعی
وعن[٧] ہشام عن ابیہ ان ابابکر ذکوان کان عبد العائشة فاعتقتہ وکان یقوم بہا شہر رمضان
یؤمہا وہو عبد رواہ البیہقی **باب امامة القاعد لعذر** عن[١] عروة ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خرج فی مرضہ فاتی المسجد فوجد ابابکر وہو قائم یصلی بالناس فاستاخر ابوبکر فاشار
الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کما انت فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جنب ابی بکر
وکان ابوبکر یصلی بصلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان الناس یصلون بصلاة ابی بکر رواہ الامام مالک
وعن[٢] انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلی صلاة من
الصلوات وہو قاعد فصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما
فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی
جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال الحمیدی قولہ اذا صلی جالسا فصلوا جلوسا ہو فی مرضہ القدیم ثم صلی
بعد ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا والناس خلفہ قیام ولم یامرہم بالقعود وانما یوخذ بالاخر فالاخر
من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا لفظ البخاری واتفق مسلم الی اجمعون وزاد الامام الشافعی فی مسندہ
بعد قولہ اجمعون ہو منسوخ وعن[٣] ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ عنہا قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جاء بلال بالصلاة فقال مروا ابابکر ان یصلی بالناس فصلی ابوبکر تلک الایام ثم ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وجد فی نفسہ خفة فقام یہادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض حتی دخل المسجد
فلما سمع ابوبکر حسہ ذہب یتاخر فاومی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یتاخر فجاء حتی جلس
عن یسار ابی بکر فکان ابوبکر یصلی قائما وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قاعدا یقتدی ابوبکر

بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلاة ابي بكر رواه البخاري ومسلم والنسائي
وفي رواية لهما يسمع ابو بكر الناس التكبير **وعنها** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ابا بكر
ان يصلي بالناس في مرضه الذي مات فيه الى قال فكان عليه الصلاة والسلام بين يدي ابي بكر
يصلي قاعدا وابو بكر يصلي بصلاته قائما والناس يصلون بصلاة ابي بكر والناس قيام خلف ابي بكر
رواه البيهقي في المعرفة **وعنها** قالت اغمي على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم افاق فقال اصلى
الناس قلنا لا (الى ان قال) فخرج بين بريرة ونوبة فاجلساه الى جنب ابي بكر فكان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصلي وهو جالس وابو بكر قائم يصلي بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يصلون
بصلاة ابي بكر رواه ابن حبان في صحيحه **وعنها** قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اصلى
الناس قلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب
لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء
في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء ثم اغمي عليه ثم قال في الثالثة مثل قوله قالت والناس
عكوف في المسجد ينتظرون رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء فارسل رسول الله صلى الله
عليه وسلم الى ابي بكر ان صل بالناس فجاء الرسول فقال الرسول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يامرك ان تصلي بالناس وكان ابو بكر رجلا رقيقا فقال يا عمر صل بالناس فقال انت احق بذلك فصلى بهم
ابو بكر تلك الايام ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد من نفسه خفة فجاء يهادى بين رجلين
احدهما العباس لصلاة الظهر فلما رآه ابو بكر ذهب ليتاخر فاوما اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان لا يتاخر وامرهما فاجلساه الى جنبه فجعل ابو بكر يصلي بصلاة رسول الله والناس يصلون بصلاة ابي بكر ورسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي قاعدا قال عبيد الله فدخلت على ابن عباس فقلت الا اعرض عليك ما حدثتني
عائشة عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم فحدثته فما انكر منه شيئا غير انه قال اسمت
لك الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي كرم الله وجهه رواه البخاري ومسلم والنسائي
واللفظ له والدارمي -

(ابواب من تكره الصلاة خلفهم -)

باب من ام قوما وهم له كارهون **عن** ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاثة لا تجاوز صلاتهم اذانهم العبد الآبق حتى يرجع وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط
وامام قوم وهم له كارهون رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب **وعن** ابن عمرو
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا تقبل منهم صلاتهم من تقدم قوما وهم له كارهون

ورجل اتى الصلاة دبارا والدبار ان يأتيها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة رواه ابو داود و
ابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا ترفع لهم صلاتهم
فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط واخوان
متصارمان رواه ابن ماجة وعن طلحة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل ام قوما
وهم له كارهون لم تجز صلاته اذنيه رواه الطبرانى فى الكبير وعن جنادة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من ام قوما وهم له كارهون فان صلاته لا تجاوز ترقوته رواه الطبرانى فى الكبير
وعن على انه اتاه قوم برجل فقالوا ان هذا يؤمنا ونحن له كارهون فقال على انك لخروط اتؤم
قوما وهم لك كارهون رواه ابو عبيد **باب** تقديم العبد عن الامام الاعظم عن حماد عن
ابراهيم انه قال ثلاثة لا يؤمون ولد الزنا والاعرابى والعبد وان قرؤا القران رواه ابن خسرو فى
مسنده **باب** تقديم الاعرابى عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتقدم
الصف الاول اعرابى ولا عجمى ولا غلام لم يحتلم رواه الدارقطنى **باب** تقديم ولد الزنا عن
يحيى بن سعيد ان رجلا كان يؤم الناس بالعقيق فارسل اليه عمر بن عبد العزيز فنهاه رواه الامام
مالك وقال انما نهاه لانه كان لا يعرف ابوه **باب** تقديم الفاسق والمبتدع عن انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختارنى واختار لى اصحابا واصهارا وسيأتى قوم يسبونهم وينتقصونهم
فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تؤاكلوهم ولا تناكحوهم رواه العقيلى وابن حبان ولفظه فلا تواكلوهم و
لا تشاربوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم وعن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن فاجر
مؤمنا الا ان يقهره بسلطانه يخاف سيفه او سوطه رواه ابن ماجة وعن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يقبل الله لصاحب بدعة صلاة ولا صوما ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين
باب تقديم الاعمى عن غالب بن الهذيل قال دخلت مع سعيد بن جبير مسجدا فصلى بهم
فاذا امامهم اعمى فجعلوا يلومونه فقال سعيد من ثم كره عمر بن الخطاب الامام اعمى والموذن اعمى رواه
سعيد بن منصور **باب** لو قدم هؤلاء عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوا
خلف كل بر وفاجر وصلوا على كل بر وفاجر وجاهدوا مع كل بر وفاجر رواه الدارقطنى فى سننه وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجهاد واجب عليكم مع كل امير برا كان او فاجرا والصلاة واجبة
خلف كل مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر والصلاة واجبة على كل مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر
رواه ابو داود والبيهقى فى المعرفة وقال اسناده صحيح وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى

لخروط الصف ١٢ منه

عليه وسلم سيليكم من بعدی ولاة البر ببره والفاجر بفجوره فاسمعوا له واطيعوا فيما وافق الحق وصلوا وراءهم
فان احسنوا فلكم ولهم وان اساءوا فلكم وعليهم رواه الدار قطنی وعن واثلة بن الاسقع قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكفروا اهل ملتكم وان عملوا الكبائر وصلوا مع كل امام وجاهدوا مع
كل امير وصلوا على كل ميت من اهل القبلة رواه ابن ماجة وعن ابن عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم صلوا على من قال لا اله الا الله وصلوا وراء من قال لا اله الا الله رواه الدار قطنی
وعن عبد الله عن النبی صلى الله عليه وسلم قال ثلاث من السنة الصف خلف كل امام لك صلاته
وعليه اثمه والجهاد مع كل امير لك جهادك وعليه شره والصلاة على كل ميت من اهل التوحيد
وان كان قاتل نفسه رواه الدار قطنی وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اصل الدين الصلاة خلف كل بر وفاجر والجهاد مع كل امير والصلاة على كل من
مات من اهل القبلة رواه الدار قطنی وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكفروا
احدا من اهل القبلة وصلوا خلف كل امام وجاهدوا مع كل امير رواه العقيلی۔ (ابواب من لا تجوز الصلاة خلفهم)

باب الصلاة خلف صبی عن ابن عباس قال نهانا امير المؤمنين عمر بن الخطاب ان نؤم الناس
فی المصحف ونهانا ان يؤمنا الا المحتلم رواه ابن ابی داؤد وعن علی المرتضى كرم الله وجهه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا سفهاءكم وصبيانكم فی صلاتكم ولا على جنائزكم فانهم وفدكم
الى الله عز وجل رواه الديلمی **باب** الصلاة خلف سفيه عن الحكم بن الصلت القرشی قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا بين ايديكم فی صلاتكم ولا على جنائزكم سفهاءكم رواه
ابن قانع وعبدان وابو موسى **باب** صلاة المفترض خلف المتنفل عن الامام الاعظم عن حماد
عن ابراهيم انه قال اذا دخلت فی صلاة القوم وانت لا تنوی صلاتهم لم تجزك وان صلى الامام صلاة
ونوى الذی خلفه غيرها اجزءت الامام ولم تجزهم رواه الامام محمد فی الآثار وعن سليم رجل من
بنی سلمة انه اتى النبی صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان معاذ بن جبل يأتينا بعد ما ننام ونكون
فی اعمالنا بالنهار فينادی بالصلاة فنخرج اليه فيطول علينا فقال له عليه السلام يا معاذ لا تكن
فتانا اما ان تصلی معی واما ان تخفف على قومك رواه الامام احمد **باب** كراهة حضور النساء
الجماعة عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنعوا النساء المساجد وبيوتهن
خير لهن رواه ابو داؤد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة المرأة فی بيتها
افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بيتها رواه ابو داؤد وعن ابی هريرة

قال انی سمعت حبی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقبل صلاۃ امرأۃ تطیبت للمسجد حتی تغتسل غسلها من الجنابۃ رواہ ابو داؤد وروی احمد والنسائی نحوہ **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عین زانیۃ وان المرأۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهی کذا وکذا یعنی زانیۃ رواہ الترمذی ولابی داؤد والنسائی نحوہ **وعن** بلال بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا النساء حظوظهن من المساجد اذا استاذنکم فقال بلال واللہ لنمنعهن فقال له عبد اللہ اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول انت لنمنعهن وفی روایۃ سالم عن ابیہ قال فاقبل علیہ عبد اللہ فسبہ سبا ما سمعت سبہ مثله قط وقال اخبرک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول واللہ لنمنعهن رواہ مسلم **وعن** مجاهد عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعن رجل اهله ان یاتوا المساجد قال ابن لعبد اللہ بن عمر فانا نمنعهن فقال عبد اللہ احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول هذا قال فما کلمه عبد اللہ حتی مات رواہ الامام احمد **وعنه** قال قال عبد اللہ بن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائذنوا للنساء الی المساجد باللیل فقال ابن له واللہ لا ناذن لهن فیتخذنه دغلا واللہ لا ناذن لهن قال فسبہ وغضب وقال اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائذنوا لهن وتقول لا ناذن لهن رواہ ابو داؤد **وعن** عمرۃ بنت عبد الرحمن انها اخبرته ان عائشۃ رضی اللہ عنها زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعه نساء بنی اسرائیل قال یحیی فقلت لعمرۃ أمنعت نساء بنی اسرائیل قالت نعم رواہ ابو داؤد **وعن** عروۃ عن عائشۃ موقوفا قالت کن نساء بنی اسرائیل یتخذن ارجلا من خشب یتشرفن للرجال فی المساجد فحرم اللہ علیهن المساجد وسلطت علیهن الحیضۃ رواہ عبد الرزاق باسناد صحیح

باب امامۃ النساء وقیام الامام وسطهن

عن ام ورقۃ بنت نوفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما غزا بدرا قالت قلت له یا رسول اللہ ائذن لی فی الغزو معک امرض مرضاکم لعل اللہ ان یرزقنی شهادۃ قال قری فی بیتک فان اللہ عز وجل یرزقک الشهادۃ قال فکانت تسمی الشهیدۃ قال وکانت قد قرأت القرآن فاستاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تتخذ فی دارها مؤذنا فاذن لها قال وکانت دبرت غلاما وجاریۃ فقاما الیها باللیل فغماها بقطیفۃ لها حتی ماتت وذهبا فاصبح عمر فقام فی الناس فقال من کان عنده من هذین علم او من رأهما فلیجی بهما فامر بهما فصلبا فکانا اول مصلوب بالمدینۃ رواہ ابو داؤد وفی روایۃ اخری قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورها فی بیتها وجعل لها مؤذنا یؤذن لها وامرها ان تؤم اهل دارها قال عبد الرحمن فانا

رایت موذنها شیخا کبیرا وعن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنها انها امت النساء فقامت وسطهن رواه عبد الرزاق والدارقطنی وعن رائطة الحنفیة عن عائشة انها امتهن فکانت بینهن فی صلاة مکتوبة رواه عبد الرزاق والدارقطنی والبیهقی وعن عطاء عن عائشة انها کانت تؤذن وتقیم وتؤم النساء فتقوم معهن فی الصف رواه ابن ابی شیبة والحاکم ولفظه وتقوم وسطهن وعن حجیرة عن ام سلمة انها امتهن فقامت وسطا رواه الامام الشافعی وابن ابی شیبة وعنها انها قالت امتنا ام سلمة فی صلاة العصر فقامت بیننا رواه عبد الرزاق وعن ابراهیم النخعی عن عائشة انها کانت تؤم النساء فی شهر رمضان فتقوم وسطا رواه الامام محمد فی الآثار وعن ابن عباس قال تؤم المرءة النساء تقوم وسطهن رواه عبد الرزاق فی مصنفه وعن ام الحسن انها رات ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم تؤم النساء فتقوم معهن فی صفهن رواه ابن ابی شیبة وعن اسماء بنت ابی بکر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس علی النساء اذان ولا اقامة ولا جمعة ولا اغتسال ولا یقدمهن امرءة ولکن تقوم وسطهن رواه ابن عدی فی الکامل وابو الشیخ الاصبهانی فی کتاب الاذان

باب مقام الامام عن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهیم انه کان یؤمهم فیقوم عن یسار الطاق او عن یمینه رواه الامام محمد فی الآثار وقال واما نحن فلا نری باسا ان یقوم بحیال الطاق ما لم یدخل قدمه فیه اذا کان مقامه خارجا منه وسجوده فیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل رواه ابو داود

باب مقام الامام مع واحد عن ابن عباس قال بت عند خالتی میمونة فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم من اللیل فاطلق القربة فتوضأ ثم اوکا القربة ثم قام الی الصلاة فقمت فتوضأت کما توضأ ثم جئت فقمت عن یساره فاخذنی بیمینه فادارنی من ورائه فاقامنی عن یمینه فصلیت معه رواه البخاری ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن جابر قال قام رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصلی فجئت حتی قمت عن یساره فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینه ثم جاء جبار بن صخر فقام عن یسار رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخذ بیدینا جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفه رواه مسلم وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهیم فی الرجلین یؤم احدهما صاحبه قال یقوم الامام فی الجانب الایسر رواه الامام محمد فی الآثار وقال وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة یکون المأموم عن یمینه وعن ابن عباس انه بات عند میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ام المؤمنین وهی خالته فاضطجعت فی عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلی الله علیه وسلم واهله فی طولها فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی انتصف اللیل او قبله بقلیل او بعده بقلیل استیقظ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس يمسح وجهه بيده ثم قرء العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم
قام الى شن معلقة فتوضأ فأحسن وضوئه ثم قام يصلي فقال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع
ثم قمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على رأسي واخذ باذني فيفتلها
فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع حتى جاء المؤذن فقام
فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح رواه الامام مالك ثم الشافعي والبخاري **وعنه**
قال كنت عند خالتي ميمونة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم بعد العشاء فصلى اربع ركعات ثم قام فقال انام
الغليّم او كلمة نحوها فقام فصلى فجئت فقمت عن يساره فاخذ بيدي فجعلني عن يمينه رواه الدارمي
وعنه قال نمت عند خالتي ميمونة والنبي صلى الله عليه وسلم عندها تلك الليلة فتوضأ ثم قام
يصلي فقمت عن يساره فاخذني فجعلني عن يمينه فصلى ثلاث عشرة ركعة ثم نام حتى نفخ وكان اذا نام
نفخ ثم اتاه المؤذن فخرج فصلى ولم يتوضأ قال عمرو فحدثت به بكيرا فقال حدثني كريب بذلك رواه
البخاري **باب** مقام الامام مع اثنين **عن** ابراهيم عن علقمة والاسود انهما دخلا على عبد الله
فقال اصلى من خلفكم قالا نعم فقام بينهما فجعل احدهما عن يمينه والاخر عن شماله رواه مسلم
وعنه قال استاذن علقمة والاسود على عبد الله فاذن لهما ثم قام فصلى بينهما ثم قال
هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل رواه ابوداؤد **وعن** الاسود قال دخلت انا وعلقمة
على ابن مسعود بالهاجرة فلما زالت الشمس اقام الصلاة فقمت انا وصاحبي خلفه فاخذ بيدي
وبيد صاحبي فجعلنا عن يمينه ويساره وقام بيننا وقال هكذا كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصنع اذا كانوا ثلثة رواه الامام احمد والبيهقي ورواه الامام محمد بن الحسن في الآثار
وقال ولسنا ناخذ بقول عبد الله في الثلاثة ولكنا نقول اذا كانوا ثلاثة تقدم الامام
عليهما وصلى الباقيان خلفه **وعن** سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان اثنان
صليا معا وان كانوا ثلاثة تقدم احدهم رواه الدارقطني **وعن** جابر قال قام رسول الله صلى الله عليه
وسلم ليصلي فجئت حتى قمت عن يساره فاخذ بيدي فادارني حتى اقامني عن يمينه ثم جاء جبار بن
صخر فقام عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ بيدينا جميعا فدفعنا حتى اقامنا خلفه رواه مسلم
وعن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال اذا كانوا ثلاثة اقام رجلين خلفه رواه عبد الرزاق
وعن عبد الله بن عتبة قال دخلت على عمر بن الخطاب وهو يصلي في الهاجرة تطوعا فاقامني حذاءه من
يمينه فلم يزل كذلك حتى دخل يرفأ مولاه فتأخرت الصفوف فصففنا خلف عمر رواه الامام مالك

عبد الرزاق والضياء في المختارة والطحاوي وعنه قال اقيمت الصلاة وليس في المسجد
احد الا المؤذن ورجل وعمر بن الخطاب فجعلهما عمر خلفه فصلى بهما رواه الطحاوي **باب**
قرب اهل النهى من الامام عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يليه
المهاجرون والانصار لياخذوا عنه رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين
ولم يخرجاه وعن ابي مسعود الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليليني منكم الذين
تاخذون عني يعني الصلاة رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليليني منكم اولو الاحلام والنهى رواه البخاري ومسلم
باب متى يقوم عن جابر بن سمرة قال كان بلال يؤذن ثم يمهل فاذا راى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قد خرج فاقام الصلاة رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه وعنه
قال كان مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤذن ثم يمهل فاذا راى النبي صلى الله عليه وسلم قد اقبل اخذ
في الاقامة رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم بن الحجاج ولم يخرجاه وعنه
قال كان بلال يؤذن اذا دحضت الشمس ثم لا يقيم حتى يرى النبي صلى الله عليه وسلم فاذا راه اقام حين يراه
رواه مسلم والبيهقي في السنن الكبرى **باب** انتظار الامام قعودا عن الامام الاعظم عن طلحة بن
مصرف عن ابرهيم انه قال اذا قال المؤذن حي على الفلاح فينبغي للقوم ان يقوموا للصلاة فاذا قال
قد قامت الصلاة كبر الامام رواه الامام محمد في الآثار وقال وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة فان كف
الامام حتى فرغ المؤذن من الاقامة ثم كبر فلا باس ايضا كل ذلك حسن وعن ابي قتادة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني رواه البخاري ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي
والدارمي وعبد الرزاق وابن حبان وزاد حتى تروني خرجت وعن انس انه كان يقوم اذا قال المؤذن
قد قامت الصلاة وكبر الامام رواه ابن ابي شيبة وعن هشام بن عروة انه كره ان يقوم حتى يقول
المؤذن قد قامت الصلاة ذكره في المصنف وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني رواه الطبراني في الصغير ورواه ابوداود الطيالسي عن انس
باب ما على الامام من تخفيف الصلاة عن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم انه قال ام
رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قوما واطال بهم فانتهى اليهم رجل على بعيره فاناخه فعقله
ثم دخل في الصلاة فانبعث بعيره فجعل الرجل ينظر الى البعير ولا يزداد منه الا بعدا والامام
على قراءته فلما راى الرجل ذلك صلى في جانب المسجد ثم انصرف في طلب بعيره فبلغ ذلك

النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما بال اقوام ينفرون من هذا الدين من ام قوما فليخفف بهم فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة كونوا مؤلفين ولا تكونوا منفرين رواه الحافظ ابن خسرو في مسنده والامام محمد في الآثار مختصرا وقال وبه ناخذ ولا يدع ان يتم الركوع والسجود وهو قول ابي حنيفة وعن الامام الاعظم عن يحيى بن عبد الحميد عن ابيه عن ابي هريرة انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ام قوما فليخفف فان فيهم الشيخ والضعيف وذا الحاجة رواه القاضي عمر بن الحسن الاشناني وعن محارب قال سمعت جابرا يقول انتهى رجل من الانصار ومعه ناضحان له الى معاذ وهو يصلي المغرب فاستفتح معاذ بسورة البقرة او النساء قال شعبة شك محارب فلما رأى ذلك الرجل صلى ثم انطلق فبلغ الرجل ان معاذا يقول هو منافق فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معاذ افتان افتان افتان او قال فاتن او لا قرأت سبح اسم ربك الاعلى والليل اذا يغشى والشمس وضحاها قال شعبة شك محارب فان وراءك ذا الحاجة والصغير او قال والضعيف شك محارب رواه ابو داود الطيالسي وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء رواه الامام مالك والبخاري ومسلم وعن جابر بن عبد الله قال كان معاذ بن جبل يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم العشاء او العتمة ثم يرجع فيصليها بقومه في بني سلمة قال فاخر النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ذات ليلة قال فصلى معاذ معه ثم رجع فام قومه فقرأ بسورة البقرة فتنحى رجل من خلفه فصلى وحده فقالوا له انافقت قال لا ولكن آتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتاه فقال يا رسول الله انك اخرت العشاء وان معاذا صلى معك ثم رجع فامنا فافتتح بسورة البقرة فلما رأيت ذلك تاخرت فصليت وانما نحن اصحاب نواضح نعمل بايدينا فاقبل النبي صلى الله عليه وسلم على معاذ فقال افتان انت يا معاذ افتان انت يا معاذ اقرأ بسورة كذا وسورة كذا رواه الامام الشافعي وفي رواية اخرى له عنه مثله وزاد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له اقرأ بسبح اسم ربك الاعلى والليل اذا يغشى والسماء والطارق ونحو هذا قال سفيان فقلت لعمرو ان ابا الزبير يقول له قال قال اقرأ بسبح اسم ربك الاعلى والليل اذا يغشى والسماء والطارق قال عمرو وهو هذا او نحوه وعن قيس بن حازم قال اخبرني ابو مسعود ان رجلا قال والله يا رسول الله اني لاتأخر عن صلاة الغداة من اجل فلان يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا منه يومئذ ثم قال ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة رواه

البخاري ومسلم وابو داود الطيالسي وعن عثمان بن ابي العاص قال آخر ما عهد الي رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اممت قوما فاخف بهم الصلاة رواه مسلم وابن ماجة وابو داود الطيالسي في مسنده وعنه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له ام قومك قال قلت يا رسول الله اني اجد في نفسي شيئا قال
ادنه فاجلسني بين يديه ثم وضع كفه في صدري بين ثديي ثم قال تحول فوضعها في ظهري
بين كتفي ثم قال ام قومك فمن ام قوما فليخفف فان فيهم الكبير وان فيهم المريض وان فيهم
الضعيف وان فيهم ذا الحاجة فاذا صلى احدكم فليصل كيف شاء رواه مسلم وعن ابن عمر
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يامرنا بالتخفيف ويؤمنا بالصافات رواه النسائي وعن انس قال
ما صليت وراء امام قط اخف صلاة ولا اتم من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري ومسلم
وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخف الناس في تمام رواه مسلم وعن امير المؤمنين
علي المرتضى كرم الله وجهه ان معاذا صلى بقومه الفجر فقرأ سورة البقرة وخلفه رجل اعرابي معه ناضح له
فلما كان في الركعة الثانية صلى الاعرابي وترك معاذا فاخبروا به النبي صلى الله عليه وسلم فقال خفت
على ناضحي ولي عيال اكتف عليهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم صل بهم صلاة اضعفهم فان فيهم الصغير
والكبير وذا الحاجة لا تكن فتانا رواه ابن منيع وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من
اكمل الناس صلاة واوجزهم رواه ابن النجار وفي رواية له من اتم الناس وعن جابر قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اشد الناس تخفيفا في صلاته رواه ابن النجار وعن ابي خالد انه كان يصلي خلف ابي هريرة
قال وكان يتم الركوع والسجود ويتجوز فقيل لابي هريرة هكذا كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال نعم واوجز رواه ابن ابي شيبة وعن سعيد بن المسيب قال ان اعظم الصلاة اجرا اخفها قياما
رواه البيهقي في شعب الايمان وعن عطاء قال لما امر النبي صلى الله عليه وسلم عثمان بن ابي العاص على
الطائف قال له في قول من ذلك اقدر الناس باضعفهم فان فيهم الكبير والضعيف وذا الحاجة
واذا كنت وحدك فطول ما شئت رواه عبد الرزاق وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اممتم الناس فاخفوا فان فيهم الصغير والكبير والضعيف رواه ابو داود الطيالسي وعن انس قال ما صليت
بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اخف من صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام الركوع والسجود رواه
عبد الرزاق وعن جابر بن عبد الله قال كان معاذ بن جبل يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يرجع فيؤم
قومه فصلى العشاء فقرأ بالبقرة فانصرف الرجل فكان معاذ ينال منه فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال
فتان فتان ثلاث مرار او قال فاتنا فاتنا فاتنا وامره بسورتين من اوسط المفصل قال عمرو لا احفظهما

رواه البخاري وعن[19] سليم انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له يا نبي الله انا نظل في اعمالنا فنأتي حين نمسي فنصلي فيأتي معاذ بن جبل فينادي بالصلاة فنأتيه فيطول علينا فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا معاذ لا تكن فتانا رواه الامام احمد والطحاوي والطبراني والبزار وعن[20] نافع بن سرجس قال عدنا ابا واقد الليثي فسمعته يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخف الناس صلاة على الناس واطول الناس صلاة لنفسه رواه الامام الشافعي وعن[21] ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايكم ام الناس فليخفف فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة رواه الطبراني في الاوسط وعن[22] جابر بن عبد الله الانصاري قال اقبل رجل بناضحين وقد جنح الليل فوافق معاذا يصلي فترك ناضحيه واقبل الى معاذ فقرأ بسورة البقرة او النساء فانطلق الرجل وبلغه ان معاذا نال منه فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فشكا اليه معاذا فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا معاذ افتان انت او فاتن ثلاث مرار فلولا صليت بسبح اسم ربك الاعلى والشمس وضحها والليل اذا يغشى فانه يصلي وراءك الكبير والضعيف وذو الحاجة رواه البخاري والنسائي

باب تخفيف الامام الصلاة اذا سمع بكاء الصبي

عن[1] انس قال ما صليت وراء امام قط اخف صلاة ولا اتم صلاة من النبي صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة ان تفتتن امه رواه البخاري ومسلم وعن[2] ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لادخل في الصلاة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي فاتجوز في صلاتي مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه رواه البخاري وعنه[3] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاقوم في الصلاة فاسمع بكاء الصبي فاوجز في صلاتي كراهية ان اشق على امه رواه النسائي وعن[4] الامام الاعظم عن يحيى بن عبد الحميد عن ابيه عن ابي هريرة قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم فخفف فسألته عن ذلك فقال سمعت بكاء صبي فكرهت ان اشق على امه فايكم صلى بالناس فليخفف وليتم فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة رواه الحافظ طلحة بن محمد في مسنده وابو عبد الله الحسين بن خسرو والقاضي عمر الاشناني وعن[5] ابي سعيد قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم في هذا المسجد صلاة الفجر فقرأ باقصر سورتين في القرآن المفصل فاقبل علينا بوجهه فانكرنا ذلك فقلنا يا رسول الله والله لقد صليت بنا صلاة ما كنت تصليها بنا قال الم تسمعوا الى الصبي يبكي في صف النساء فاحببت ان تفرغ امه الى ولدها فتجاوزت في صلاتي رواه ابن النجار وعن[6] عبد الرحمن بن سابط قال قرأ النبي صلى الله عليه وسلم في الفجر في الركعة الاولى بستين اية ثم قام في الركعة الثانية فسمع صوت صبي فقرأ فيها ثلاث ايات رواه عبد الرزاق وعن[7] عطاء انه

بلغه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لاخفف الصلاة ان اسمع بكاء الصبي خشية ان تفتن امه
رواه عبد الرزاق وعن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لا اتجاوز في صلاتي اذا سمعت بكاء
الصبي رواه عبد الرزاق **باب** كراهة القيام بين الساريتين عن عبد الحميد بن محمود
قال صلينا خلف امير من الامراء فاضطرنا الناس فصلينا ما بين ساريتين فلما صلينا قال انس
بن مالك كنا نتقي هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث
صحيح ولم يخرجاه **باب** كراهة قيام الامام في مكان ارفع عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم
ان حذيفة بن اليمان ذهب يؤم الناس بالمدائن فذهب ليقوم على دكان من جص مرتفع فجذبه سلمان
الفارسي وقال انما انت رجل من القوم تقوم مقامهم رواه القاضي عمر الاشناني والحافظ ابن خسرو في
مسنديهما وعن همام ان حذيفة ام الناس بالمدائن على دكان فاخذ ابو مسعود بقميصه فجبذه
فلما فرغ من صلاته قال الم تعلم انهم كانوا ينهون عن ذلك قال بلى قد ذكرت حين مددتني
رواه ابو داود والحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعنه
قال صلى حذيفة بالناس بالمدائن فتقدم فوق دكان فاخذ ابو مسعود بمجامع ثيابه فمده فرجع فلما قضى
الصلاة قال له ابو مسعود الم تعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يقوم الامام فوق ويبقى الناس
خلفه قال فلم ترني اجبتك حين مددتني رواه الحاكم في المستدرك وعن عدي بن ثابت الانصاري
قال حدثني رجل انه كان مع عمار بن ياسر بالمدائن فاقيمت الصلاة فتقدم عمار وقام على دكان يصلي
والناس اسفل منه فتقدم حذيفة فاخذ على يديه فاتبعه عمار حتى انزله حذيفة فلما فرغ عمار من
صلاته قال له حذيفة الم تسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا ام الرجل القوم فلا يقم في مكان
ارفع من مقامهم او نحو ذلك قال عمار لذلك اتبعتك حين اخذت على يدي رواه ابو داود **باب**
ما على الماموم من المتابعة عن البراء بن عازب قال كنا نصلي خلف النبي صلى الله عليه وسلم فاذا قال سمع الله
لمن حمده لم يحن احد منا ظهره حتى يضع النبي صلى الله عليه وسلم جبهته على الارض رواه البخاري ومسلم
وعن انس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلما قضى صلاته اقبل علينا بوجهه فقال
ايها الناس اني امامكم فلا تسبقوني بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا بالانصراف فاني اراكم امامي ومن
خلفي رواه احمد ومسلم وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم انه قال اذا سلم الامام فلا يتحول الرجل
حتى ينفتل الامام الا ان يكون الامام لا يفقه امر الصلاة رواه الامام محمد في الآثار وبه ناخذ لا تدري
لعل عليه سجدتي السهو فاذا كان لا يفقه امر الصلاة فلا باس بالانفتال وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تبادروا الامام اذا كبر فكبروا واذا قال
ولا الضالين فقولوا آمين واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد رواه البخاری
ومسلم الا ان البخاری لم يذكر واذا قال ولا الضالين وعن امير المؤمنين علی ومعاذ بن جبل رضی الله
عنهما قالا قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اتی احدكم الصلاة والامام علی حال فليصنع كما يصنع
الامام رواه الترمذی وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا جئتم الی الصلاة و
نحن سجود فاسجدوا ولا تعدوه شيئا ومن ادرك ركعة فقد ادرك الصلاة رواه ابو داود وعن ابی موسی
قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انی قد بدنت فاذا رفعت فارفعوا واذا سجدت فاسجدوا ولا الفين
رجلا يسبقنی الی الركوع ولا الی السجود رواه ابو داود وابن ماجة وعن معاوية قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم لا تبادرونی بركوع ولا بسجود فانه مهما اسبقكم به اذا ركعت تدركونی به اذا رفعت
انی قد بدنت ومهما اسبقكم به اذا سجدت تدركونی اذا رفعت انی قد بدنت رواه الامام احمد و
ابو داود وابن ماجة وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انما جعل الامام ليؤتم به
فاذا كبر فكبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد رواه النسائی وعن
ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا كبر الامام فكبروا واذا ركع فاركعوا فان الامام يركع
قبلكم ويرفع قبلكم رواه ابن ابی شيبة وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تبادروا الامام
بالركوع حتی يركع ولا بالسجود حتی يسجد ولا ترفعوا رؤسكم حتی يرفع فانما جعل الامام ليؤتم به رواه ابن عساكر
وعن ابن مسعدة صاحب الجيوش قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انی قد بدنت فلا تبادرونی
بالركوع ولا تبادرونی بالسجود فمن فاته ركوعی ادركه فی بطوء قيامی رواه ابن سعد والبغوی

باب

التشديد علی من يسبق الامام عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اما يخشی الذی يرفع
راسه قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار رواه احمد والبخاری ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی
وابن ماجة وابن ابی شيبة وعنه انه قال الذی يرفع راسه ويخفضه قبل الامام فانما ناصيته
بيد الشيطان رواه الامام مالك والطبرانی فی الاوسط ولفظه ان الذی يسجد قبل الامام ويرفع قبله
وعنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما يومن احدكم اذا رفع راسه فی صلاته قبل الامام
ان يحول الله راسه راس الكلب رواه الطبرانی فی الاوسط وعنه قال قال رسول الله صلی الله عليه
وسلم ما يومن الذی يرفع راسه فی صلاته قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار رواه الطبرانی فی الاوسط
وعبد الرزاق والخطيب فی المتفق والمفترق وعنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما يومن

الذی یرفع راسه قبل الامام ان یرد الله راسه راس حمار رواه عبد الرزاق والخطیب وعن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما یخشی الذی یرفع راسه قبل الامام ویضعه قبل الامام ان یجعل الله راسه راس حمار رواه الخطیب

باب اعادة صلاة المقتدی اذا فسدت صلاة الامام

عن الامام الاعظم عن خلف بن یاسین بن معاذ الزیات عن ابیه عن حبیب بن ابی ثابت ان الجنب اذا صلی بقوم علیه ان یعید ویعید وامعه رواه الحافظ طلحة والامام محمد فی الاثار وعن الامام الاعظم عن ابرهیم بن الیزید الخوزی المکی عن عمرو بن دینار عن امیر المؤمنین علی رضی الله عنه فی الرجل یصلی باصحابه بغیر وضوء قال یعید ویعیدون رواه الامام محمد فی الاثار وعن محمد بن سیرین قال احب الی ان یعیدوا معا رواه الامام محمد وقال وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهیم ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه صلی باصحابه المغرب فلم یقرء فی شیء منها حتی انصرف فقال له اصحابه ما منعک ان تقرء یا امیر المؤمنین فقال او ما فعلت انی جهزت عیرا الی الشام فلم ازل ارحلها منقلة منقلة حتی وردت الشام فاعاد واعاد اصحابه رواه الامام محمد فی الاثار وقال وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة اذا صلی الامام جنبا او علی غیر وضوء او فسدت صلاته بوجه من الوجوه فسدت صلاة من خلفه وعن سعید بن المسیب ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی بالناس وهو جنب فاعاد واعادوا رواه الدارقطنی والبیهقی وعن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه انه صلی بالقوم وهو جنب فاعاد ثم امرهم فاعادوا رواه الدارقطنی وعن ابی جعفر ان علیا صلی بالناس وهو جنب او علی غیر وضوء فاعاد وامرهم ان یعیدوا رواه عبد الرزاق فی مصنفه وعن ابی امامة قال صلی عمر بالناس وهو جنب فاعاد ولم یعد الناس فقال له علی قد کان ینبغی لمن صلی معک ان یعیدوا قال فرجعوا الی قول علی قال القاسم وقال ابن مسعود مثل قول علی رواه عبد الرزاق

باب الاستخلاف فی الصلاة

عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال اذا ام القوم فوجد فی بطنه رزءا او رعافا او قیئا فلیضع ثوبه علی انفه ولیاخذ بید رجل من القوم فلیقدمه رواه الدارقطنی وعن محمد بن الحارث بن ابی ضرار ان عمر بن الخطاب کان یصلی باصحابه فرعف فاخذ بید رجل فقدمه ثم ذهب فتوضا ثم صلی ما بقی من صلاته ولم یتکلم رواه العیشی فی جزئه وعن ابی رزین قال صلیت خلف علی فرعف فالتفت فاخذ بید رجل فقدمه یصلی وخرج علی ذکره علی المتقی فی کنز العمال۔

ابواب مندوبات الصلاة

باب تقديم الاكل عن[1] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضع عشاء احدكم واقيمت الصلاة فابدؤا بالعشاء ولا تعجلوا حتى يفرغ منه رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابوداؤد **وعن[2]** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلاة وحضر العشاء فابدؤا بالعشاء رواه الامام احمد والبخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجة والحاكم ورواه الامام احمد والطبراني في الكبير عن سلمة بن الاكوع ورواه البخاري ومسلم وابن ماجة عن ابن عمر ورواه البخاري وابن ماجة عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ورواه الطبراني في الكبير عن ابن عباس **وعن[3]** سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرت الصلاة وحضر العشاء فابدؤا بالعشاء رواه الامام احمد ورواه الطبراني في الكبير والامام احمد ايضا عن ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها **وعن[4]** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قدم العشاء وحضرت الصلاة فابدؤا به قبل ان تصلوا صلوة المغرب ولا تعجلوا عن عشائكم رواه البخاري ومسلم وابن حبان **وعنه[5]** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلاة واحدكم صائم فليبدء بالعشاء قبل صلاة المغرب ولا تعجلوا عن عشائكم رواه ابن حبان **وعنه[6]** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قرب العشاء ونودي بالصلاة فابدؤا بالعشاء ثم صلوا رواه عبد الرزاق **وعن[7]** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تعجلوا عن عشائكم اذا قدم اليكم رواه عبد الرزاق وابن حبان **وعن[8]** امير المؤمنين عمر بن الخطاب قال اذا وضع العشاء واقيمت الصلاة فابدؤا بالعشاء رواه ابن ابي شيبة **وعن[9]** يسار بن نمير ان عمر بن الخطاب كان يقول ابدؤا بطعامكم ثم افرغوا لصلاتكم رواه ابن ابي شيبة **وعن[10]** جعفر بن برقان قال دعانا ميمون بن مهران على طعام ونودي بالصلاة فقمنا وتركنا طعامه فقال اما والله لقد كان نحو هذا على عهد عمر فبدانا بالطعام رواه عبد الرزاق **وعن[11]** يسار بن نمير خازن عمر بن الخطاب قال ان عمر كان يامر اذا حضرت الصلاة ووضع الطعام ان نبدء بالطعام رواه عبد الرزاق **وعن[12]** جابر قال اذا كان احدكم على عشائه ونودي بالصلاة فلا يعجل عنه حتى يفرغ رواه عبد الرزاق **وعن[13]** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضر العشاء واقيمت الصلاة فابدؤا بالعشاء رواه الطبراني في الصغير **وعن[14]** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلاة وحضر العشاء فابدؤا بالعشاء رواه الطبراني في الصغير **باب** تقديم دفع الاخبثين **عن[1]**

عبد الله بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلاة واراد الرجل الخلاء فليبدأ
بالخلاء، رواه الائمة مالك والشافعي واحمد بن حنبل والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي
وابن حبان والحاكم والبيهقي وعنه [2] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد احدكم ان يذهب
الى الخلاء واقيمت الصلاة فليذهب الى الخلاء رواه الامام احمد وابوداود والنسائي وابن حبان والحاكم
وعنه [3] انه خرج حاجا او معتمرا ومعه الناس وهو يؤمهم فلما كان ذات يوم اقام الصلاة صلاة الصبح
ثم قال ليتقدم احدكم وذهب الى الخلاء ثم قال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اراد
احدكم ان يذهب الى الخلاء وقامت الصلاة فليبدء بالخلاء رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث
صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن [4] القاسم بن محمد قال كنا عند عائشة فجئ بطعامها فقام القاسم
بن محمد يصلي فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يصلي بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه
الاخبثان رواه الحاكم وعن [5] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا صلاة بحضرة طعام ولا وهو يدافعه الاخبثان رواه مسلم وابوداود وعن [6] ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم احدكم الى الصلاة وبه اذى رواه ابن ماجة وعن [illegible] ابي امامة قال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم نهى ان يصلي الرجل وهو حاقن رواه ابن ماجة وعن [8] عبد الله بن ارقم قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرت الصلاة وكانت باحدكم الغائط فليبدء به فليصل بعد ولا يأت
الصلاة وهو يدافع رواه الطبراني في الكبير وعنه [9] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرت
الصلاة والخلاء فابدؤا بالخلاء رواه الخطيب في المتفق والمفترق وعنه [10] قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا وجد احدكم الغائط واقيمت الصلاة فليبدء بالغائط قبل الصلاة رواه
الضياء في المختارة وابن حبان وعن [11] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدافعوا
الاخبثين في الصلاة رواه سعيد بن منصور وعنه [12] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يحل لرجل يؤمن بالله ان يصلي وهو حقن حتى يخفف رواه الحاكم في المستدرك وعنه [13] قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرئ ان يصلي وهو حاقن حتى يتخفف ولا يحل لامرئ
مسلم ان يؤم قوما الا باذنهم ولا يختص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم ولا يحل لامرئ مسلم
ان ينظر في قعر بيت فان فعل فقد دخل رواه البيهقي في شعب الايمان وعنه [14] قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي احدكم وهو يجد شيئا من الخبث رواه البيهقي في شعب الايمان
وعنه [15] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي احدكم وهو يدافعه الاخبثان رواه ابن حبان

وعن[١٧] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلى بحضرة طعام
ولا وهو يدفع الاخبثين رواه ابن حبان وعنها[١٨] قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم احدكم
للصلاة وهو بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الاخبثان الغائط والبول رواه ابن حبان وعن[١٩]
المسور بن مخرمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلين احدكم وهو يجد من الاذى شيئا
يعنى الغائط والبول رواه الطبرانى فى الكبير وعن[٢٠] الحسن مرسلا قال لا تزاحموا الاخبثين فى الصلاة الغائط
والبول رواه عبد الرزاق وعن[٢١] امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال لا تعالجوا الاخبثين
فى الصلاة الغائط والبول رواه عبد الرزاق وابن ابى شيبة وسعيد بن منصور وعن[٢٢] زيد بن اسلم
ان عمر بن الخطاب قال لا يصلى احدكم وهو ضام وركيه رواه الامام مالك وعن[٢٣] ابن عباس قال لا يصلين
احدكم وهو يدافع بولا وطوفا يعنى الغائط رواه عبد الرزاق **باب** قصر الامل فى الصلاة عن[١]
ابى ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قمت فى صلاتك فصل صلاة مودع ولا تكلم بكلام
تعتذر منه واجمع الياس مما فى ايدى الناس رواه الامام احمد وابن ماجة وعن[٢] ام المؤمنين ام سلمة
رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليصل صلاة مودع صلاة من
لا يظن انه يرجع اليها ابدا رواه الديلمى فى مسند الفردوس وعن[٣] انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذكر الموت فى صلوتك فان الرجل اذا ذكر الموت فى صلاته لحرى ان يحسن صلاته وصل
صلاة رجل لا يظن ان يصلى صلاة غيرها واياك وكل امر يعتذر منه رواه الديلمى فى مسند
الفردوس وحسنه الحافظ ابن حجر وعن[٤] ابى ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنت
فى صلاتك فصل صلاة مودع واياك وما يعتذر منه واجمع الياس مما فى ايدى الناس رواه ابن
عساكر وفى رواية اذا صليت فصل صلاة المودع ولا تحدثن بكلام يعتذر منه - **باب**
تحسين الصلاة عن[١] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا فلان الا تحسن
صلاتك الا ينظر المصلى اذا صلى كيف يصلى فانما يصلى لنفسه انى والله لا بصر من ورائى كما ابصر
من بين يدى رواه مسلم والنسائى وعنه[٢] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا فلان
الا تتقى الله الا تنظر كيف تصلى ان احدكم اذا قام يصلى انما يقوم يناجى ربه كيف يناجيه
انكم ترون انى لا اراكم انى والله لارى من خلف ظهرى كما ارى من بين يدى رواه الحاكم
وعنه[٣] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احسنوا صلاتكم فانى اراكم من خلفى كما
اراكم قدامى رواه ابن عساكر **باب** اتمام الركوع والسجود عن[١] ابى عبد الله الاشعرى

قال نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل يصلى ولا يتم ركوعه وينقر فى سجوده فامره ان يتم ركوعه وقال لو مات هذا على حالته هذه مات على غير ملة محمد صلى الله عليه وسلم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الذى لا يتم ركوعه وينقر فى سجوده مثل الجائع ياكل التمرة والتمرتين لا يغنيان عنه شيئا فقيل لابى عبد الله من حدثك بهذا الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امراء الاجناد خالد بن الوليد وعمرو بن العاص ويزيد بن ابى سفيان وشرحبيل بن حسنة كل هؤلاء سمعه من النبى صلى الله عليه وسلم رواه البخارى فى تاريخه وابو يعلى وابن خزيمة وابن مندة والطبرانى فى الكبير وابن عساكر وعن[٢] زيد بن وهب قال دخل حذيفة المسجد فاذا رجل يصلى لا يتم الركوع والسجود فلما انصرف قال له حذيفة منذ كم هذه صلاتك قال منذ اربعين سنة فقال حذيفة ما صليت منذ اربعين سنة ولو مت وهذه صلاتك مت على غير الفطرة التى فطر عليها محمد ثم اقبل عليه يعلمه فقال ان الرجل ليخفف الصلاة ويتم الركوع والسجود رواه البخارى والنسائى وعبد الرزاق وابن ابى شيبة

باب السكون فى الصلاة عن[١] اسماء بنت ابى بكر عن ام رومان عن امير المؤمنين ابى بكر الصديق رضى الله عنهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم الى الصلاة فليسكن اطرافه ولا يتميل كما يتميل اليهود فان تسكين الاطراف من تمام الصلاة رواه ابن عدى وابو نعيم فى الحلية والحاكم وقال غريب وفيه ثلاثة من الصحابة وعن[٢] القاسم بن محمد عن اسماء بنت ابى بكر عن ام رومان قالت رأنى ابو بكر اميل فى الصلاة فزجرنى زجرة كدت انصرف من صلاتى ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا قام احدكم فى الصلاة فليسكن اطرافه ولا يميل ميل اليهود فان تسكين الاطراف من تمام الصلاة رواه ابن عساكر وعن[٣] مسروق قال قال عبد الله بن عمر اسكنوا اطمئنوا رواه عبد الرزاق

باب الخشوع فى الصلاة قال تعالى قد افلح المؤمنون الذين هم فى صلاتهم خاشعون عن[١] ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل ترون قبلتى ههنا والله لا يخفى على ركوعكم ولا خشوعكم وانى لاراكم من وراء ظهرى رواه البخارى وعن[٢] انس عن النبى صلى الله عليه وسلم اقيموا الركوع والسجود فوالله انى لاراكم من بعدى[١] وربما قال من بعد ظهرى اذا ركعتم واذا سجدتم رواه البخارى ومسلم وعن[٣] ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة لمن لا يتخشع فى صلاته رواه الديلمى وعن[٤] ابى بكر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من خشوع النفاق خشوع البدن ونفاق القلب رواه الحكيم والبيهقى ورواه الحاكم فى تاريخه عن ابن عمر وعن[٥] ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم وخشوع

[١] قال الداودى اى من بعد موتى ... [illegible]

النفاق يخشع البدن ولايخشع القلب رواه الديلمي وعن المطلب بن ابي وداعة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الصلاة مثنى مثنى ان تشهد في كل ركعتين ان تبأس وتمسكن وتقنع بيديك
وتقول اللهم اللهم فمن لم يفعل ذلك فهي خداج رواه الامام احمد وابو داود والترمذي وابن جرير
والبيهقي وعن الفضل بن عباس مثله الا ان فيه وتضرع وتخشع وتمسكن رواه الامام احمد وابن
جرير والطبراني في الكبير وعن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم قال خطب ابو بكر الصديق فقال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من خشوع النفاق قالوا يا رسول الله وما خشوع النفاق قال خشوع
البدن ونفاق القلب رواه الحكيم العسكري في الامثال والبيهقي في شعب الايمان وعن محمد بن عبد الله
القرشي عن ابيه قال نظر عمر بن الخطاب الى شاب قد نكس في الصلاة راسه فقال له ما هذا ارفع
راسك فان الخشوع لا يزيد على ما في القلب فمن اظهر للناس خشوعا فوق ما في قلبه فانما اظهر نفاقا
على نفاق رواه الدينوري وعن ابن سيرين قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع راسه الى السماء
وهو يصلي حتى انزل الله الذين هم في صلاتهم خاشعون فصوب براسه رواه عبد الرزاق وعنه
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يرفع بصره الى السماء وهو يصلي فامر بالخشوع فرمى ببصره نحو مسجده
رواه عبد الرزاق **باب** التواضع عن حارثة بن وهب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الله عز وجل ليس كل مصل يصلي انما اتقبل الصلاة ممن تواضع لعظمتي وكف شهواته عن محارمي
ولم يصر على معصيتي واطعم الجائع وكسا العريان ورحم المصائب وآوى الغريب كل ذلك لي وعزتي
وجلالي ان نور وجهه لاضوء عندي من نور الشمس على ان اجعل الجهالة له حلما والظلمة نورا يدعوني
فالبيه ويسألني فاعطيه ويقسم علي فابره اكلأه بقربي واستحفظه ملائكتي مثله عندي كمثل
الفردوس لا يمس ثمرها ولا يتغير حالها رواه الديلمي **باب** حضور القلب عن ابن عباس قال
ركعتان مقتصدتان خير من قيام ليلة والقلب ساه رواه ابن ابي الدنيا في التفكر **باب**
غمز العينين لمصلحة عن ابن سيرين قال كان الرجل اذا لم يبصر ان ينظر كفنا وكنا يوم ان
يغمض عينيه رواه عبد الرزاق **باب** رفع ما يشغل القلب عن ابي النضر قال انقطع
شراك نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فوصله بشيء جديد فجعل ينظر اليه وهو يصلي فلما قضى
صلاته قال انزعوا هذا واجعلوا الاول مكانه اني كنت انظر اليه وانا اصلي رواه ابن المبارك وعن ابن عباس
ان النبي صلى الله عليه وسلم لبسه ثم قال شغلني هذا عنكم منذ اليوم اليه نظرة واليكم
نظرة رواه الامام احمد **باب** لبس ثوب لا يلهي عن الصلاة عن ام المؤمنين الصديقة

رضي الله عنها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في خميصة ذات اعلام فلما قضى صلاته
قال اذهبوا بهذه الخميصة الى ابي جهم بن حذيفة وايتوني بانبجانية فانها الهتني انفا عن
صلاتي رواه عبد الرزاق **وعنها** رضي الله عنها قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في خميصة
لها اعلام فنظر الى اعلامها نظرة فلما انصرف قال اذهبوا بخميصتي هذه الى ابي جهم
وائتوني بانبجانية ابي جهم فانها الهتني انفا عن صلاتي رواه البخاري ومسلم والنسائي
وابن ماجة **وعنها** رضي الله عنها قالت اهدى ابو جهم الى النبي صلى الله عليه وسلم خميصة شامية
لها علم فشهد فيها النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة فلما انصرف قال ردي هذه الخميصة الى ابي جهم
فانها كادت تفتنني رواه الامام الطحاوي عن المزني عن الامام الشافعي عن الامام مالك بسنده
رضوان الله عليهم اجمعين

باب ترك مسح الجبهة بعد التسليم **عن** ابي سلمة قال سألت
ابا سعيد الخدري فقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في الماء والطين حتى رأيت اثر الطين
في جبهته رواه البخاري **وعن** ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في
العشر الذي في وسط الشهر فاذا كان من حين يمضي عشرون ليلة ويستقبل احدى وعشرين يرجع
الى مسكنه ويرجع من كان يجاور معه ثم انه اقام في شهر جاور فيه تلك الليلة التي كان يرجع
فخطب الناس فامرهم بما شاء الله ثم قال اني كنت اجاور هذه العشر ثم بدا لي ان اجاور هذه
العشر الاواخر فمن كان اعتكف معي فليثبت في معتكفه وقد رأيت هذه الليلة فانسيتها فالتمسوها
في العشر الاواخر في كل وتر وقد رأيتني اسجد في ماء وطين قال ابو سعيد مطرنا ليلة احدى وعشرين
فوكف المسجد في مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظرت اليه وقد انصرف من صلاة الصبح ووجهه
مبتل من ماء وطين رواه النسائي

باب غسل اليد من الغمر **عن** عبد الله بن جعفر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم الى الصلاة فليغسل يديه من الغمر فانه ليس شيء اشد
على الملك من ريح الغمر ما قام عبد الى الصلاة قط الا التقم فاه ملك ولا يخرج من فيه اية الا تدخل
في الملك رواه الديلمي

باب طول القيام **عن** جابر بن نصر عن عبد الله بن حبشي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصلاة طول القيام رواه الطحاوي وسعيد بن منصور

باب الصاق المناكب بالمناكب **عن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اقيموا صفوفكم فاني اراكم من وراء
ظهري وكان احدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه وقدمه بقدمه رواه البخاري **وعن** البراء بن عازب
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخلل الصف من ناحية الى ناحية يمسح صدورنا ومناكبنا ويقول

لا تختلفوا فتختلف قلوبكم وفى لفظ فيمسح عواتقنا وصدورنا وعند السراج مناكبنا او صدورنا وفى لفظ كان ياتى من ناحية الصف الى ناحيته القصوى بين صدور القوم ومناكبهم وفى لفظ يمسح عواتقنا او قال مناكبنا او قال صدورنا ويقول لا تختلف صدوركم فتختلف قلوبكم رواه ابن حبان فى صحيحه **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلاة تاخذ بيمينه ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفكم ثم اخذ بيساره وقال اعتدلوا سووا صفوفكم وفى لفظ رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالاعناق رواه ابوداؤد **وعن** عبد الله بن عمران رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب وسدوا الخلل ولينوا بايدى اخوانكم ولا تذروا فرجات للشياطين ومن وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله رواه ابوداؤد۔

باب لين المناكب **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خياركم الينكم مناكب فى الصلاة رواه ابوداؤد والبيهقى **باب** تسوية المناكب **عن** بلال قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يسوى مناكبنا فى الصلاة رواه الطبرانى فى الصغير **باب** الجلوس بعد صلاة الصبح وذكر الله **عن** جابر بن سمرة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى الصبح جلس يذكر الله حتى تطلع الشمس رواه الطبرانى فى الصغير **وعن** الحسن بن على قال سمعت جدى رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يصلى صلوة الصبح ما يجلس يذكر الله حتى تطلع الشمس الا كان ذلك له حجابا من النار رواه الطبرانى فى الصغير۔

ابواب ما لا باس به فى الصلاة

باب البكاء من خشية الله **عن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى مرضه مروا ابا بكر يصلى بالناس قلت يا رسول الله ان ابا بكر رجل رقيق اذا قرء القرآن لا يملك دمعه الحديث رواه البخارى **وعن** عبد الله بن شداد قال سمعت نشيج[له] عمر رضى الله عنه وانا فى اخر الصفوف يقرء انما اشكو بثى وحزنى الى الله ذكره البخارى تعليقا ووصله سعيد بن منصور وزاد فى صلاة الصبح **وعن** عبيد بن عمير قال صلى عمر رضى الله عنه الفجر فافتتح سورة يوسف فقرء وابيضت عيناه من الحزن فهو كظيم فبكى حتى انقطع ثم رجع رواه ابن المنذر **وعن** علقمة بن الوقاص قال كان عمر بن الخطاب يقرء فى العتمة بسورة يوسف عليه الصلاة والسلام وانا فى مؤخر الصف حتى اذا جاء ذكر يوسف سمعت نشيجه من مؤخر الصف رواه البيهقى **وعن** مطرف بن عبد الله بن الشخير عن ابيه قال اتيت النبى صلى الله عليه وسلم وهو يصلى ولجوفه ازيز كازيز

له من نشيج الباكي اذا غص بالبكاء في حلقه ١٢ منه

الرجل يعني يبكي وفي رواية قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وفي صدره أزيز كأزيز الرحى من البكاء
رواه الامام احمد وروى النسائي الرواية الاولى وابو داود الثانية **باب التنحنح لعذر**
عن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال كان لي من رسول الله صلى الله عليه وسلم ساعة آتيه
فيها فاذا اتيته استأذنت ان وجدته يصلي فتنحنح دخلت وان وجدته فارغا اذن لي رواه النسائي
وعنه كرم الله وجهه قال كان لي من رسول الله صلى الله عليه وسلم مدخلان مدخل بالليل ومدخل
بالنهار فكنت اذا دخلت بالليل تنحنح لي رواه النسائي **وعنه** كرم الله وجهه قال كانت لي منزلة
من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تكن لاحد من الخلائق فكنت آتيه كل سحر فاقول السلام عليك
يا نبي الله فان تنحنح انصرفت الى اهلي والا دخلت عليه رواه النسائي **باب التبسم** **عن** جابر بن
رباب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مر بي جبرئيل وانا اصلي فضحك الي فتبسمت اليه رواه ابو نعيم
باب تحميد العاطس **عن** رفاعة بن رافع قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
فعطست فقلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه كما يحب ربنا ويرضى فلما صلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم انصرف فقال من المتكلم في الصلاة فلم يتكلم احد ثم قالها الثانية فلم يتكلم احد ثم قالها الثالثة
فقال رفاعة انا يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد ابتدرها بضعة
وثلثون ملكا ايهم يصعد بها رواه الترمذي وابو داود والنسائي **باب لعن الشيطان** **عن**
ابي الدرداء قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فسمعناه يقول اعوذ بالله منك ثم قال العنك
بلعنة الله ثلثا وبسط يده كانه يتناول شيئا فلما فرغ من الصلاة قلنا يا رسول الله صلى الله
عليه وسلم قد سمعناك تقول في الصلاة شيئا لم نسمعك تقوله قبل ذلك ورأيناك بسطت يدك قال
ان عدو الله ابليس جاء بشهاب من نار ليجعله في وجهي فقلت اعوذ بالله منك ثلث مرات ثم
قلت العنك بلعنة الله التامة فلم يستأخر ثلث مرات ثم اردت ان اخذه والله لولا دعوة اخينا
سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة رواه مسلم والنسائي **باب رد السلام باليد**
عن نافع قال ان عبد الله بن عمر مر على رجل وهو يصلي فسلم عليه فرد الرجل كلاما فرجع اليه عبد الله
بن عمر فقال له اذا سلم على احدكم وهو يصلي فلا يتكلم وليشر بيده رواه الامام مالك **وعن** ابن عمر
قال قلت لبلال كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يرد عليه حين كانوا يسلمون عليه وهو في الصلوة
قال كان يشير بيده رواه الترمذي **وعنه** قال اذا كان احدكم في الصلاة فسلم عليه فلا يتكلم
وليشر اشارة فان ذلك رده رواه عبد الرزاق **وعن** عمار بن ياسر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم

وهو يصلي فسلمت عليه فرد على السلام رواه النسائي وابن ابي شيبة ورواه ابن جرير في تهذيبه بلفظ
فاومى بيده **وعن** صهيب صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مررت على رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو يصلي فسلمت عليه فرد على اشارة ولا اعلم الا انه قال باصبعه رواه النسائي والدارمي
وعن زيد بن اسلم قال قال ابن عمر دخل النبي صلى الله عليه وسلم مسجد قباء ليصلي فيه فدخل عليه رجال
يسلمون عليه فسألت صهيبا وكان معه كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع يعني اذا سلم عليه قال
كان يشير بيده رواه النسائي والدارمي **وعن** جابر قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم لحاجة ثم ادركته
وهو يصلي فسلمت عليه فاشار الي فلما فرغ دعاني فقال انك سلمت علي انفا وانا اصلي وانما هو موجه
يومئذ الى المشرق رواه النسائي **وعنه** قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم فاتيته وهو يسير مشرقا
او مغربا فسلمت عليه فاشار بيده ثم سلمت عليه فاشار بيده فانصرفت فناداني يا جابر فناداني
الناس يا جابر فاتيته فقلت يا رسول الله اني سلمت عليك فلم ترد علي فقال اني كنت اصلي رواه النسائي

باب المشي قدما **عن** ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصلي تطوعا والباب عليه مغلق فجئت فاستفتحت فمشى ففتح لي ثم رجع الى مصلاه وذكرت
ان الباب كان في القبلة رواه الامام احمد وابوداود والترمذي **وعنها** رضي الله تعالى عنها قالت
استفتحت الباب ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي تطوعا والباب على القبلة فمشى عن يمينه او
عن يساره ففتح الباب ثم رجع الى مصلاه رواه النسائي

باب مسح الحصى دفعة واحدة **عن** حمزة بن عمرو الاسلمي قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن كل شيء حتى سألته عن مسح الحصى فقال واحدة او دع
رواه عبد الرزاق **وعن** ابي ذر قال رخص في مسحة للسجود وتركها خير من مائة ناقة سوداء العين
رواه عبد الرزاق **وعن** معيقيب قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن مسح الحصاة فقال لي مرة
او دع رواه ابوداود والطيالسي

باب السجدة واضعا يديه في الثياب **عن** ابي واقد قال
جاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بنا في مسجد بني الاشهل فرأيته واضعا يديه في ثوبه
اذا سجد رواه ابن ابي شيبة

باب وضع اليد على اللحية من غير عبث **عن** ابن عمر ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان ربما يضع وفي لفظ ربما يضع يده على لحيته في الصلاة من غير عبث رواه
ابن عدي وابن عساكر

باب قتل العقرب والحية **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اقتلوا الاسودين في الصلاة الحية والعقرب رواه ابوداود والنسائي والترمذي
وقال حديث حسن صحيح ورواه ابن حبان في صحيحه والامام احمد والحاكم في المستدرك وقال

صحیح ولم یخرجاه وعنه قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتل الاسودین فی الصلاة الحیة والعقرب رواه ابوداؤد الطیالسی وعن رجل من الصحابة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وجد احدکم عقربا وهو یصلی فلیقتلها بنعله الیسری رواه ابوداؤد فی مراسیله وعن زید بن جابر قال سألت عن ابن عمر ما یقتل الرجل من الدواب وهو محرم فقال حدثتنی احدی نسوة النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یامر بقتل الکلب العقور والفارة والعقرب والحدایا والغراب والحیة قال وفی الصلاة ایضا رواه مسلم وعن ابن عباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان لکل شیٔ شرفا وان شرف المجالس ما استقبل به القبلة واقتلوا الحیة والعقرب وان کنتم فی صلاتکم رواه الحاکم فی المستدرک

باب التکلم بعد الاقامة

عن اسامة بن عمیر قال کانت الصلاة تقام فیکلم الرجل النبی صلی الله علیه وسلم فی حاجة تکون له فیقوم بینه وبین القبلة فما یزال قائما یکلمه فربما رأیت بعض القوم ینعس من طول قیام النبی صلی الله علیه وسلم رواه عبد الرزاق وعن ابی عثمان النهدی قال ان کانت الصلاة لیقام فیعرض لعمر حاجة فیکلمه حتی ربما جلس بعضنا من طول القیام رواه ابو الربیع الزهرانی فی الجزء الثانی من حدیثه

باب الصلاة فی ثوب بعضه علی غیره

عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی فی ثوب بعضه علیّ رواه ابوداؤد وعنها رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل وانا الی جنبه وانا حائض وعلیّ مرط وعلیه بعضه رواه مسلم وعن ام المؤمنین میمونة بنت الحارث رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی وانا حذاءه وانا حائض وربما اصابنی ثوبه اذا سجد وکان یصلی علی الخمرة رواه ابوداؤد

باب الصلاة الی ظهر رجل

عن نافع قال کان ابن عمر اذا لم یجد سبیلا الی ساریة من سواری المسجد قال لی ولنی ظهرک رواه ابن ابی شیبة وعنه ان ابن عمر کان یقعد رجلا ویصلی خلفه والناس یمرون بین یدی ذلک الرجل رواه ابن ابی شیبة

باب الصلاة فی النعال

عن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوا فی نعالکم ولا تشبهوا بالیهود رواه الطبرانی فی الکبیر وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خالفوا الیهود فانهم لا یصلون فی نعالهم ولا فی خفافهم رواه ابوداؤد والحاکم والبیهقی وعن سعید بن یزید قال سألت انسا اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی النعلین قال نعم رواه ابوداؤد الطیالسی والبخاری وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فلیلبس نعلیه او لیخلعهما بین رجلیه ولا یؤذی بهما غیره رواه الحاکم وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

اذا صلى احدكم فخلع نعليه فلا يوذ بهما احدا ليجعلهما بين رجليه او ليصل فيهما رواه ابو داود وابن حبان والحاكم والبيهقي وعن[6] ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبرئيل اتانی فاخبرنی ان فيهما خبثا فاذا اتى احدكم المسجد فليقلب نعله فلينظر فيهما فان رأى فيهما خبثا فليمسه بالارض ثم يصلى فيهما رواه عبد الرزاق وابو داود الطيالسى والامام احمد وعبد بن حميد والدارمى وابو يعلى وابن خزيمة وابن حبان والحاكم والبيهقي وعن[7] الحكم بن عيينة مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما خلعتهما ان جبرئيل جاءنی فاخبرنی ان فيهما خبثا فاذا جئتم ابواب المساجد فتعاهدوها فان كان بها خبث فحكوها ثم ادخلوا فصلوا فى نعالكم رواه عبد الرزاق وعن[8] ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم الى المسجد فلينظر فان رأى فى نعله قذرا او اذى فليمسحه وليصل فيهما رواه ابو داود وعن[9] ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الملك اتانی فاخبرنی ان بنعلى اذى فاذا جاء احدكم الى باب المسجد فليقلب نعليه فان رأى فيهما شيئا فليمسحهما ثم ليصل فيهما ان بدا له او ليخلعهما رواه الطبرانی فی الاوسط وعن[10] ابن عمر قال ايها الناس انما خلعت نعلى راحة لرجلى فمن اراد ان يخلعهما فليخلعهما ومن اراد ان يصلى فيهما فليصل فيهما رواه الديلمى وعنه[11] قال من صلى وهو متنعل ناداه ملك يا عبد الله استانف العمل فقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك رواه جعفر بن محمد بن جعفر الحسينى فى كتاب العروس الديلمى وعن[12] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا اليهود وصلوا فى خفافكم ونعالكم فانهم لا يصلون فى نعالهم ولا فى خفافهم رواه البزار وعن[13] عمرو بن حريث قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فى نعلين مخصوفتين رواه عبد الرزاق وعن[14] ابی هریرة قال ورب هذه البنية لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل نعلاه فى رجليه ثم يصلى وهو كذلك ثم يخرج من المسجد وهو كذلك ما خلعهما رواه عبد الرزاق وعنه[15] قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى حافيا ومتنعلا ورأيته ينفتل عن يمينه وعن شماله رواه عبد الرزاق وعنه[16] قال رأيت النبی صلى الله عليه وسلم ههنا عند المقام يصلى وعليه نعلاه ثم انصرف وهما عليه رواه عبد الرزاق وعن[17] عبد الله بن الشخير قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فى نعليه رواه عبد الرزاق وعن[18] اوس بن اوس او ابن ابی اوس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فى نعليه رواه الامام احمد وابو داود الطيالسى والطحاوى والطبرانی فی الكبير وعن[19] ابن اوس وكان اوس يجده قال اشار الى جدى ان اناوله نعليه وهو يصلى فناولته فلبسهما وهو يصلى فلما صلى قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فی نعليه

رواه ابوداؤد الطيالسی **باب** خلع النعلين فی الصلاة **عن** انس ان النبی صلی الله عليه وسلم
لم يخلع عليه فی الصلاة قط الا مرة واحدة خلع فخلع الناس فقال ما لكم قالوا خلعت فخلعنا فقال
ان جبرئيل اخبرنی ان فيهما قذرا او اذی رواه الحاكم فی المستدرک وقال هذا صحيح على
شرط البخاری ولم يخرجاه **باب** من خلع النعلين اين يضعهما **عن** عبد الله بن السائب قال
حضرت النبی صلی الله عليه وسلم يوم الفتح فصلی فی قبل الكعبة فخلع نعليه فوضعهما عن يساره ثم
استفتح سورة المؤمنين فلما جاء ذكر موسى او عيسى اخذته سعلة فركع رواه ابن ابی شيبة **وعنه**
قال صلی النبی صلی الله عليه وسلم يوم الفتح فخلع نعليه فجعلهما عن يساره رواه عبد الرزاق وابوداؤد
والنسائی وابن ماجة **وعن** ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا صلی احدكم فلا يضع
نعليه عن يمينه ولا عن يساره فتكون عن يمين غيره الا ان لا يكون عن يساره احد وليضعهما بين
رجليه رواه ابوداؤد **وعنه** عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا صلی احدكم فخلع نعليه فلا يؤذ
بهما احدا ليجعلهما بين رجليه او ليصل فيهما رواه ابوداؤد فی سننه والطبرانی فی الصغير الى قوله رجليه
وعنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا صلی احدكم فليلبس نعليه او ليجعلهما بين رجليه
ولا يؤذی بهما غيره رواه الحاكم **وعن** ابی بكرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا صلی احدكم
فخلع نعليه فلا يخلعهما عن يمينه فيأتم بهما ولا من خلفه فيأتم بهما صاحبه ولكن ليجعلهما بين ركبتيه
رواه الطبرانی فی الكبير وفی الصغير بلفظ بين رجليه والبيهقی **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی
الله عليه وسلم اذا صليت فصل فی نعليك فان لم تفعل فضعهما تحت قدميك ولا تضعهما عن يمينك
ولا عن يسارك فتؤذی الملائكة والناس واذا وضعتهما بين يديك كانما بين يديك قبلة رواه
الخطيب **باب** اللحظ بموق عينيه **عن** ابن عباس قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يلحظ
فی الصلاة يمينا وشمالا ولا يلوی عنقه خلف ظهره رواه الترمذی والنسائی ورواه ابن حبان فی صحيحه
والحاكم فی المستدرک وقال صحيح على شرط البخاری ولم يخرجاه **وعنه** ان النبی صلی الله عليه وسلم كان
اذا صلی يلاحظ اصحابه فی الصلاة يمينا وشمالا ولا يلتفت رواه البزار **وعن** علی بن شيبان قال خرجنا
الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فبايعناه وصلينا خلفه فلمح بموخر عينيه رجلا لم يقم صلبه فی الركوع
والسجود فقال انه لا صلاة لمن لم يقم صلبه رواه ابن ماجة فی سننه وابن حبان فی صحيحه.
باب من بصق فی الصلاة كيف يصنع **عن** طارق بن عبد الله المحاربی قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم اذا بصقت فی الصلاة فابصق عن يسارک او تحت قدمک اليسری رواه الطبرانی

في المعجم الصغير وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان احدكم اذا كان في صلاته فانه يناجي
ربه فلا يبزقن بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره او تحت قدمه رواه ابو داود الطيالسي

باب الحركة الخفيفة في الصلاة عن ابي قتادة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وهو
حامل امامة بنت ابي العاص بن الربيع وهي بنت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا
ركع وضعها واذا قام حملها حتى فرغ من صلاته رواه الطبراني في المعجم الصغير **باب** الصلوة
على الفراش عن عروة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي وعائشة معترضة بينه وبين القبلة على
الفراش الذي كانا ينامان عليه رواه البخاري وعن انس انه صلى على فراشه ذكره البخاري تعليقا وعن عروة
ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهي بينه وبين القبلة على فراش اهله
اعتراض الجنازة رواه البخاري **باب** الصلاة على الخمرة عن انس قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصلي على الخمرة رواه البخاري والطبراني في المعجم الصغير وابو داود الطيالسي وعن عبد الله بن
شداد قال سمعت خالتي ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها كانت تكون حائضا لا تصلي وهي مفترشة
بحذاء مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي على خمرة اذا سجد اصابني بعض ثوبه رواه البخاري
وعن ام المؤمنين ميمونة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا لحذاءه وانا حائض
وربما اصابني ثوبه اذا سجد حلت وكان يصلي على الخمرة رواه البخاري **باب** الصلاة على الحصير
عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت جاءت فاطمة بنت ابي حبيش الى النبي صلى الله عليه وسلم
فقالت يا رسول الله اني امرأة استحاض فلا اطهر افادع الصلاة قال لا انما ذلك عرق وليس بالحيضة
اجتنبي الصلاة ايام محيضك ثم اغتسلي وتوضئي لكل صلاة وان قطر الدم على الحصير رواه ابن ماجة
وعن انس بن مالك ان ام سليم سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يأتيها فيصلي في بيتها
فتتخذه مصلى فاتاها فعمدت الى حصير فنضحته بماء فصلى عليه فصلوا معه رواه النسائي

باب الصلاة في الجبة الشامية وغيرها من الثياب الغير الوطنية عن الحسن قال في الثياب
ينسجها المجوسي انه لم ير بها باسا ذكره البخاري تعليقا وعن معمر قال رأيت الزهري يلبس من ثياب اليمن
ما صبغ بالبول ذكره البخاري تعليقا وعن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه انه صلى في ثوب غير مقصور
ذكره البخاري تعليقا وعن مغيرة بن شعبة قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم حتى توارى عني فقضى
حاجته وعليه جبة شامية فذهب ليخرج يده من كمها فضاقت فاخرج يده من اسفلها فصببت عليه
فتوضأ وضوءه للصلاة ومسح على خفيه ثم صلى رواه البخاري

ابواب مكروهات الصلاة

باب عقص الشعر **عن**[1] ابي سعيد قال رأيت ابا رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد رأى الحسن بن علي وهو يصلي وقد عقص شعره فاطلقه وقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصلي رجل وهو عاقص شعره رواه ابن ماجة **وعنه**[2] انه رأى ابا رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم مر بحسن بن علي وهو يصلي قائما وقد غرز ضفره في قفاه فحلها ابو رافع فالتفت حسن اليه مغضبا فقال له ابو رافع اقبل على صلاتك ولا تغضب فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذاك كفل الشيطان رواه ابو داؤد والترمذي ولفظه عن ابي رافع لم يقل انه رأى ابا رافع وقال حديث حسن **وعن**[3] ابي رافع قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصلي الرجل وراسه معقوص رواه عبد الرزاق **وعنه**[4] عن ام المؤمنين ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يصلي الرجل وراسه معقوص رواه الطبراني واسحق بن راهويه **وعن**[5] ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اسجد على سبعة وان لا اكف شعرا ولا ثوبا رواه البخاري ومسلم وابو داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة **وعن**[6] كريب ان عبد الله بن عباس رأى عبد الله بن الحارث يصلي وراسه معقوص من ورائه فقام وراءه فجعل يحله فلما انصرف اقبل على ابن عباس فقال مالك وراسي قال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما مثل الذي يصلي وهو مكتوف رواه احمد ومسلم **وعن**[7] امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تعقص شعرك في الصلاة فانه كفل الشيطان رواه عبد الرزاق **وعن**[8] ابن عباس انه رأى رجلا يصلي وراسه معقوص من ورائه فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم انما مثل هذا مثل الذي يصلي وهو مكتوف رواه ابو داؤد والنسائي **وعن**[9] مجاهد قال مر عمر بن الخطاب على ابن له وهو يصلي وراسه معقوص فجبذه حتى صرعه رواه عبد الرزاق **وعنه**[10] عن عمر ابن الخطاب وحذيفة في الرجل وهو عاقص شعره فذكر حديثا غير ان معناه انهما كرهاه رواه ابن ابي شيبة **وعن**[11] امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه انه قال يكره ان يصلي الرجل وراسه معقوص او يعبث بالحصى او ينفل قبل وجهه او عن يمينه رواه عبد الرزاق **وعن**[12] ابي رافع قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ساجد قد عقصت شعري فحله ونهاني عن ذلك رواه الطبراني في الكبير **وعن**[13] زيد بن وهب قال مر عبد الله بن مسعود على رجل ساجد وراسه معقوص فحله فلما انصرف قال له عبد الله لا تعقص شعرك يسجد وان بكل شعرة اجرا قال انما عقصته لكي لا يتترب قال ان

يتترب خيرلك رواه عبد الرزاق **باب** النعاس **عن**[١] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم وهو يصلى فلينصرف لعله يدعو على نفسه وهو لا يدرى رواه النسائى وابن حبان **وعن**[٢] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم وهو يصلى فلينصرف فينم حتى يعلم ما يقول رواه الامام احمد والبخارى وابوداؤد **وعن**[٣] عمارة بن عبد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس فى الصلاة من الشيطان العطاس والنعاس والتثاؤب والرعاف والحيض رواه الديلمى **وعن**[٤] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم وهو يصلى فليتم على فراشه فانه لا يدرى ايدعو على نفسه او يدعو لها رواه عبد الرزاق والبيهقى **وعن**[٥] ابن مسعود قال النعاس فى الصلاة من الشيطان والنعاس فى القتال امنة من الله رواه عبد الرزاق وعبد ابن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم والطبرانى فى الكبير **وعن**[٦] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا نعس احدكم فى الصلاة فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لعله يذهب يستغفر فيسب نفسه رواه مالك ومسلم والدارمى **باب** رفع البصر **عن**[١] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لينتهين اقوام عن رفعهم ابصارهم عند الدعاء فى الصلاة الى السماء او لتخطفن ابصارهم رواه مسلم والنسائى **وعن**[٢] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء فى الصلاة فاشتد قوله فى ذلك ثم قال لينتهين عن ذلك او لتخطفن ابصارهم رواه احمد والبخارى وابوداؤد والنسائى وابن ماجة وابوداؤد الطيالسى **وعن**[٣] جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لينتهين اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء فى الصلاة او لا ترجع اليهم ابصارهم رواه الامام احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجة والدارمى **وعن**[٤] ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان احدكم يصلى فلا يرفع بصره الى السماء لا يلتمع رواه الطبرانى فى الاوسط **وعن**[٥] رجل من الصحابة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان احدكم فى الصلاة فلا يرفع بصره الى السماء ان يلتمع بصره رواه الامام احمد والنسائى **وعن**[٦] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترفعوا ابصاركم الى السماء فى الصلاة ان تلتمع رواه ابن ماجة والطبرانى فى الكبير **وعن**[٧] جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما يخشى احدكم اذا رفع راسه ان لا يرجع اليه بصره رواه الامام احمد ومسلم وابن ماجة **باب** غمض العينين **عن**[١] ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام

احدکم الی الصلاۃ فلا یغمض عینیہ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن عدی وعنہ کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا استفتح الصلاۃ لم ینظر الا الی موضع سجودہ رواہ
وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغمضوا اعینکم فی السجود فانہ من فعل
الیہود رواہ الدیلمی **باب** تغطیۃ الانف **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یصلی احدکم وثوبہ علی انفہ فان ذلک خطم الشیطان رواہ الطبرانی فی الکبیر **باب**
تغطیۃ الفم واللحیۃ **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغطین احدکم لحیتہ
فی الصلاۃ فان اللحیۃ من الوجہ رواہ الدیلمی **وعن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یغطی الرجل فاہ فی الصلاۃ رواہ ابن ابی شیبۃ **باب** التثاؤب **عن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تثاوب احدکم فلیضع یدہ علی فیہ فان الشیطان یضحک منہ رواہ
ابن ماجۃ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاوب احدکم فی الصلاۃ
فلیکظم ما استطاع فان الشیطان یدخل رواہ مسلم وابوداؤد **وعن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاوب احدکم فلیرد ما استطاع فان احدکم اذا قال ہا ضحک
منہ الشیطان رواہ البخاری **وعن** ابن عباس قال اذا تثاوب احدکم فی الصلاۃ فلیضع یدہ
علی فیہ فانہ من الشیطان رواہ عبد الرزاق **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم التثاوب فی الصلاۃ من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیکظم ما استطاع رواہ الترمذی
وعن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ رفعہ قال العطاس والنعاس والتثاوب فی الصلاۃ والحیض
والقیء والرعاف من الشیطان رواہ الترمذی **باب** البزاق تجاہ القبلۃ **عن** طارق عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کنت فی صلاۃ فلا تبزق تجاہ وجہک ولا عن یمینک ولکن ابزق تجاہ یسارک
اذا کان فارغا والا فتحت قدمک وقال قیس الیسری رواہ ابوداؤد الطیالسی **وعن** جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلا یبصق بین یدیہ ولا عن یمینہ ولیبصق عن یسارہ او تحت
قدمیہ رواہ الامام احمد وابن حبان ورواہ النسائی عن ابی ہریرۃ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلاۃ فلا یبزق امامہ فانما یناجی اللہ تبارک و
تعالی ما دام فی مصلاہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکا ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فیدفنہا
رواہ الامام احمد والبخاری **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا قام
فی صلاتہ فانہ یناجی ربہ وان ربہ بینہ وبین القبلۃ فلا یبزقن احدکم تجاہ قبلتہ ولکن عن

يساره او تحت قدميه رواه النسائی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احدکم
اذا کان فی الصلاة فلا یتنخمن احدکم قبل وجهه فی الصلاة رواه الامام احمد والبخاری ومسلم
وابوداود وابن ماجة وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بال احدکم یقوم
مستقبل ربه فیتنخع امامه ایحب ان یستقبل فیتنخع فی وجهه فاذا تنخع احدکم فلیتنخع
عن یساره او تحت قدمیه فان لم یجد فلیقل هکذا یعنی فی ثوبه رواه الامام احمد ومسلم وابوداود
وعن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تفل تجاه القبلة جاءت یوم القیمة تفلته
بین عینیه ومن اکل من هذه البقلة الخبیثة فلا یقربن مسجدنا رواه ابوداود وابن حبان وعن
ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان احدکم یصلی فلا یبزق قبل وجهه فان الله قبل
وجهه اذا صلی رواه الامام مالک والبخاری ومسلم والنسائی

باب البزاق عن یمینه

وعن ابی سعید
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایسر احدکم ان یبصق فی وجهه ان احدکم اذا استقبل قائما
یستقبل ربه عز وجل والملک عن یمینه فلا یتفل عن یمینه ولا فی قبلته ولیبصق عن یساره او تحت
قدمیه فان عجل به امر فلیقل هکذا یعنی فی ثوبه رواه ابوداود وعن طارق بن عبد الله المحاربی قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلیت فلا تبزقن بین یدیک ولا عن یمینک ولکن ابزق تلقاء شمالک
ان کان فارغا والا فتحت قدمک الیسری وادلکه رواه الامام احمد وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجة
وابن حبان والحاکم وعن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الرجل فی الصلاة یقبل الله
علیه بوجهه فلا یبصقن احدکم فی وجهه ولا یبصق عن یمینه فکان کاتب الحسنات عن یمینه ولکن
لیبصق عن یساره رواه الخطیب وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل احدکم فی
الصلاة فلا یبزق بین یدیه ولا عن یمینه ولکن تحت قدمیه رواه النسائی وعن حبیب بن سلمان
بن سمرة عن ابیه عن جده قال اذا نفث احدکم فی صلاته فلا ینفث قدام وجهه ولا عن یمینه
ولینفثها تحت قدمیه ولیدلکها بالارض رواه الطبرانی فی الکبیر وعن جابر قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم ایکم یحب ان یعرض الله عنه فان احدکم اذا قام یصلی فان الله تبارک وتعالی قبل وجهه
فلا یبصقن قبل وجهه ولا عن یمینه ولیبصق عن یساره تحت رجله الیسری فان عجلت به بادرة
فلیقل بثوبه هکذا ثم یطوی بعضه علی بعض رواه مسلم وابوداود وابن حبان وعن ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فلا یبصق بین یدیه ولا عن یمینه ولکن عن یساره
او تحت قدمه رواه النسائی وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فلا یبصق

امامه ولا عن يمينه ولكن عن يساره فان لم يفعل فليبصق فى طرف ثوبه وقال هكذا وعطف ثوبه فدلك فيه رواه عبد الرزاق وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس ان احدكم اذا قام فى الصلاة فانه فى مقام عظيم بين يدى رب عظيم يسأله امر اعظمها الفوز بالجنة والنجاة من النار وان احدكم اذا قام فى الصلاة فانه يقوم بين يدى الله عز وجل مستقبل ربه وملكه عن يمينه وقرينه عن يساره فلا يتفلن احدكم بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره او تحت قدمه اليسرى ثم ليعرك فليشد عركه فانما يعرك اذنى الشيطان والذى بعثنى بالحق لو انكشفت بينكم وبينه الحجب او يؤذن فى الكلام لشكا ما يلقى من ذلك رواه الطبرانى فى الكبير

باب العبث بجسده عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه انه قال ابصر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يعبث بلحيته فى الصلاة فقال اما هذا لو خشع قلبه لخشعت جوارحه رواه العسكرى فى المواعظ وعن امير المؤمنين عمر ابن الخطاب رضى الله عنه رفع الحديث قال من كف يده فى صلاة مكتوبة فلم يعبث بشىء كان افضل اجرا ممن تصدق بكذا وكذا من ذهب رواه عبد الرزاق والبيهقى

باب العبث بثوبه او الحصى عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال يكره ان يصلى الرجل ورأسه معقوص او يعبث بالحصى او يتفل قبل وجهه او عن يمينه رواه عبد الرزاق وعن يحيى بن ابى كثير مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله كره لكم ثلاثا العبث فى الصلاة والرفث فى الصيام والضحك فى المقابر رواه القضاعى فى مسند الشهاب

باب الالتفات فى الصلاة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والالتفات فى الصلاة فان احدكم يناجى ربه ما دام فى الصلاة رواه الطبرانى فى الاوسط وعن كعب قال ما من مؤمن يقوم مصليا الا وكل به ملك ينادى يا ابن آدم لو تعلم ما فى صلاتك ومن تناجى ما التفت رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المصلى يتناثر على رأسه الخير من عنان السماء الى مفرق رأسه وملك ينادى لو يعلم هذا العبد من يناجى ما التفت رواه ابن حبان وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التفات الرجل فى الصلاة فقال هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد رواه احمد البخارى ومسلم والنسائى وعن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الله مقبلا على العبد وهو فى صلاته ما لم يلتفت فاذا التفت انصرف عنه رواه ابو داود والنسائى والدارمى ورواه الحاكم فى المستدرك وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه وعن انس قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم اياك والالتفات فى الصلاة فان الالتفات فى الصلاة

هلكه فان كان لابد ففى التطوع لا فى الفريضة رواه الترمذى وقال حديث حسن صحيح وعن[۸] جابر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الرجل فى صلاته اقبل الله عليه بوجهه فاذا التفت
قال ابن آدم الى من تلتفت الى من هو خير لك منى اقبل الى فاذا التفت الثانية قال مثل
ذلك فاذا التفت الثالثة صرف الله وجهه عنه رواه البزار وعن[۹] ابى الدرداء قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قام فى الصلاة فالتفت رد الله عليه صلاته رواه الطبرانى فى الكبير وعن[۱۰]
عبد الله بن سلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلتفتوا فى صلاتكم فانه لا صلاة لملتفت
رواه الطبرانى فى الكبير والصغير وعن[۱۱] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما التفت
عبد قط الا قال له ربه اين تلتفت يا ابن آدم انا خير لك مما تلتفت اليه رواه البيهقى فى شعب
الايمان وعن[۱۱] معاذ بن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الضاحك فى الصلاة والملتفت
والمفقع بمنزلة واحدة رواه الامام احمد والطبرانى فى الكبير وعن[۱۲] ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يلتفت احدكم فى صلاة فان كان لابد فاعلا ففى غير ما افترض الله عليه رواه
ابن ابى شيبة وعن[۱۳] ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا صلى فلم يتم صلاته
خشوعها ولا ركوعها واكثر الالتفات لم تقبل منه ومن جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة
وان كان على الله تعالى كريما رواه الطبرانى فى الكبير وعن[۱۴] ابى الدرداء قال ايها الناس اياكم والالتفات
فى الصلاة فانه لا صلاة لملتفت وان غلبتم على تطوع فلا تغلبوا على المكتوبة رواه ابن ابى شيبة
وعن[۱۵] عطاء قال نهى عن الالتفات فى الصلاة قد بلغنا ان الرب تبارك وتعالى يقول الى اى شيء
تلتفت يا ابن آدم انا خير لك مما تلتفت اليه رواه عبد الرزاق

باب التشبيك

عن[۱] ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ احدكم فى بيته ثم اتى المسجد كان فى صلاة حتى يرجع
فلا يقل هكذا وشبك بين اصابعه رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن[۲]
كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ احدكم فاحسن وضوءه ثم خرج عامدا الى
المسجد فلا يشبكن بين يديه فانه فى صلاته رواه الامام احمد وابو داود والترمذى والنسائى والدارمى
وعنه[۳] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا توضأ احدكم ثم خرج للصلاة فهو فى صلاة فلا يشبكن
احدكم اصابعه بعد ما يتوضأ او بعد ما يدخل فى الصلاة رواه ابو داود الطيالسى وعن[۴] ابى هريرة ان النبى
صلى الله عليه وسلم قال لكعب بن عجرة اذا توضأت ثم دخلت المسجد فلا يشبكن بين اصابعك رواه
الحاكم وعنه[۵] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنت فى المسجد فلا تشبكن بين اصابعك هكذا يعنى

شبکها رواه الحاکم فی المستدرک وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ احدکم فلا یشبک بین اصابعه رواه الطبرانی فی الاوسط وعن مولی لابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فلا یشبک بین اصابعه فان التشبیک من الشیطان فان احدکم لا یزال فی صلاة مادام فی المسجد حتی یخرج منه رواه الامام احمد والبغوی ولفظه فلا یشبکن وعن سعد بن اسحق بن کعب بن عجرة عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتطهر رجل فی بیته ثم یخرج الا کان فی صلاة حتی یصلی صلاته فلا یشبک احدکم بین اصابعه وهو فی الصلاة رواه الطبرانی فی الکبیر وعن کعب بن عجرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رأی رجلا قد شبک اصابعه فی الصلاة ففرج رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصابعه رواه ابن ماجة **باب** تفرقع الاصابع عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تفقع اصابعک وانت فی الصلاة رواه ابن ماجة وعن معاذ بن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الضاحک فی الصلاة والملتفت والمفرقع اصابعه بمنزلة واحدة رواه الامام احمد فی مسنده والدارقطنی فی سننه والطبرانی فی معجمه **باب** مسح الجبهة قبل الفراغ عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان من الجفاء ان یکثر الرجل مسح جبهته قبل الفراغ من صلاته رواه ابن ماجة **باب** مسح الحصی عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الرجل اذا کان فی صلاته استقبلته الرحمة فلا یمسحن الحصی برجله رواه ابو داؤد الطیالسی وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام احدکم الی الصلاة فان الرحمة تواجهه فلا یمسح الحصی رواه الامام احمد وسعید بن منصور وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وعن معیقیب قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن تسویة التراب حیث یسجد المصلی وفی روایة الترمذی عن مسح الحصی فی الصلاة فقال ان کنت ولا بد فاعلا فواحدة رواه البخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی والدارمی ولفظه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قیل له فی مسح الحصا فی المسجد قال ان کنت لا بد فاعلا فواحدة وعن ابی ذر قال سألت النبی صلی الله علیه وسلم عن کل شیء حتی سألته عن مسح الحصا فقال واحدة او دع رواه الامام احمد وابو داؤد الطیالسی **باب** تسویة التراب وتقلیب الحصی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایکم المقلب الحصی بیده انه حظک من صلاتک رواه الطبرانی فی الکبیر وعن یحیی بن ابی کثیر قال سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا یقلب الحصی فی الصلاة فلما انصرف قال من الذی کان یقلب الحصی فی الصلاة نحو حظه معاه عبد الرزاق

وعن معيقيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الرجل يسوي الحصا حيث يسجد ان كنت فاعلا
فمرة واحدة رواه الامام احمد البخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجة **باب** السلام بالايدي
وعن جابر بن سمرة قال كنا نصلي خلف النبي صلى الله عليه وسلم فنسلم بايدينا فقال ما بال هؤلاء يسلمون
بايديهم كانها اذناب خيل شمس اما يكفي احدكم ان يضع يده على فخذه ثم يقول السلام عليكم السلام عليكم
رواه النسائي وعنه قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن يعني رافعوا ايدينا في الصلاة فقال
ما بالهم رافعين ايديهم في الصلاة كانها اذناب الخيل الشمس اسكنوا في الصلاة رواه النسائي **باب**
التخصر عن ابي هريرة قال نهى عن الاختصار في الصلاة رواه ابن ابي شيبة وعنه قال نهى النبي
صلى الله عليه وسلم ان يصلي الرجل مختصرا رواه ابن ابي شيبة والطبراني في الصغير وعنه قال اذا قام
احدكم الى الصلاة فلا يجعل يده في خاصرته فان الشيطان يحضر ذلك رواه عبد الرزاق وعنه
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخصر في الصلاة رواه البخاري ومسلم وابوداود الطيالسي ولفظه عن
التخصر في الصلاة وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها انها كانت تكره ان يجعل الرجل يده
في خاصرته وتقول ان اليهود تفعله رواه البخاري في اخر ذكر الانبياء **باب** التمطي عن ابي هريرة
قال نهى ان يتمطى الرجل في الصلاة او عند النساء الا عند امرأته او جواريه رواه الدارقطني في الافراد **باب**
الاعتماد على الجدار من غير عذر عن قتادة قال سئل ابن عمر عن الاعتماد على الجدار في الصلاة فقال انا لنفعله
وان ذلك ينقص من الاجر رواه عبد الرزاق **باب** الصف بين السواري عن ابن مسعود قال لا تصفوا
بين السواري ولا تاتموا بالقوم وهم يتحدثون رواه عبد الرزاق وعن عبد الحميد بن محمود قال كنت مع انس
فوقفنا بين السواري فلما صلينا قال انس كنا نتقي هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه
ابوداود وعبد الرزاق وعن معاوية بن قرة عن ابيه قال كنا ننهى ان نصف بين السواري على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم ونطرد عنها طردا رواه ابن ماجة **باب** القراءة في الركوع والسجود عن ابن
عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عليا عن القراءة وهو راكع او ساجد رواه ابن جرير وعن علي المرتضى
كرم الله وجهه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي اني احب لك ما احب لنفسي لا تقرء وانت راكع
ولا وانت ساجد ولا تصل وانت عاقص شعرك فانه كفل الشيطان ولا تقل بعيال الشيطان ولا تقع بين
السجدتين ولا تعبث بالحصى وانت في الصلاة ولا تفترش ذراعيك ولا تفتح على الامام ولا تختتم بالذهب
ولا تلبس القسي ولا تركب على المياثر رواه ابوداود الطيالسي والدورقي والبيهقي **باب** النفخ في الصلاة
عن ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رباح لا تنفخ في الصلاة

فانه من نفخ فی الصلاة فقد تکلم رواه الحاکم فی تاریخه **وعن** بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

ثلاث من الجفاء مسح الرجل التراب عن وجهه قبل فراغه من صلاته ونفخه فی الصلاة التراب لموضع

وجهه وان یبول وهو قائم رواه الطبرانی فی الاوسط **وعن** ابن عباس قال النفخ فی الصلاة بمنزلة الکلام

رواه عبدالرزاق **وعن** ابی هریرة قال لا ینفخ احدکم حین یضع جبهته ولا یتورک احدکم فی صلاته

رواه عبدالرزاق **باب** سدل الثوب **عن** ابی جحیفة قال مر النبی صلی الله علیه وسلم علی

رجل سادل ثوبه فی الصلاة فقطعه علیه رواه الطبرانی وابن النجار **وعن** ابن عمر ان النبی صلی الله

علیه وسلم نهی عن السدل رواه عبدالرزاق **وعن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه انه رأی قومًا

یصلون قد سدلوا ثیابهم فقال کانهم یهود خرجوا من فهرهم رواه ابو عبید والخلال فی العلل **وعنه**

انه رأی قوما سادلین فقال کانهم یهود خرجوا من فهورهم یعنی کنائسهم رواه عبدالرزاق **وعن** ابی هریرة

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن السدل فی الصلاة وان یغطی الرجل فاه رواه ابوداود وابن حبان

والحاکم وقال حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه ورواه الترمذی الی قوله فی الصلاة **وعنه**

انه کره السدل ورفع ذلک الی النبی صلی الله علیه وسلم رواه الدارمی **باب** اسبال الثوب

عن ابن مسعود قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اسبل ازاره فی صلاته خیلاء

فلیس من الله جل ذکره فی حل ولا حرام رواه ابوداود وقال روی هذا جماعة عن عاصم موقوفا

علی ابن مسعود منهم حماد بن سلمة وحماد بن زید وابوالاحوص وابو معاویة **وعن** ابی هریرة قال بینما

رجل یصلی مسبلا ازاره اذ قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اذهب فتوضأ ثم جاء ثم قال اذهب

فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال له رجل یا رسول الله مالک امرته ان یتوضأ ثم سکت عنه قال

انه کان یصلی وهو مسبل ازاره وان الله عزوجل لا یقبل صلاة رجل مسبل ازاره رواه ابوداود **وعن**

رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم لا تقبل صلاة رجل مسبل ازاره رواه النسائی وهشام الدستوائی

باب الصلاة فی شعر النساء **عن** ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنها قالت کان رسول الله

صلی الله علیه وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا رواه ابوداود والترمذی والنسائی **باب** الصلاة فی

سراویل بلا رداء **عن** بریدة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یصلی فی لحاف لا یتوشح به و

الآخر ان یصلی فی سراویل ولیس علیه رداء رواه ابوداود **باب** الصلاة فی الثوب الواحد لیس

علی عاتقیه شیء **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصلی احدکم فی الثوب

الواحد لیس علی عاتقیه منه شیء رواه البخاری وابوداود ولفظه منکبیه **وعنه** قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فى ثوب فليخالف بطرفيه على عاتقيه رواه ابو داؤد
والبخارى ولفظه بين طرفيه وعن[٣] عمرو بن ابى سلمة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى
فى ثوب واحد ملتحفا مخالفا بين طرفيه على منكبيه رواه ابو داؤد **باب كف الثوب**
عن[١] ابن عباس قال قال النبى صلى الله عليه وسلم امرت ان لا اكف شعرا ولا ثوبا رواه ابن ماجة
وعن[٢] عبد الله قال امرنا ان لا اكف شعرا ولا ثوبا ولا نتوضأ من موطئ رواه ابن ماجة وعن[٣] ابن عباس
قال امر النبى صلى الله عليه وسلم ان يسجد على سبعة اعظم ولا يكف ثوبه ولا شعره رواه البخارى وعنه
عن النبى صلى الله عليه وسلم قال امرت ان اسجد على سبعة اعظم ولا اكف شعرا ولا ثوبا رواه البخارى
وابو داؤد الطيالسى وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اسجد على سبعة اعظم
على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين ولا نكفت الثياب ولا الشعر رواه البخارى ومسلم
وابو داؤد والنسائى وابن ماجة وعن[٤] ابن مسعود قال اما انا فاسجد على سبعة اعظم ولا اكف شعرا ولا ثوبا
رواه الطبرانى فى الكبير **باب السرقة فى الصلاة** عن[١] قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اسرق الناس سرقة الذى يسرق من صلاته قالوا كيف يسرق من صلاته قال لا يتم ركوعها
ولا سجودها ولا خشوعها رواه الامام احمد والدارمى وابن خزيمة والحسن بن سفيان وابو يعلى والبغوى
والباوردى والطبرانى فى الكبير وابو نعيم والحاكم والبيهقى وسعيد بن منصور ورواه ابن حبان والحاكم
والبيهقى عن ابى هريرة ورواه ابو داؤد الطيالسى والامام احمد وعبد بن حميد وابو يعلى وابو نعيم فى الحلية
والبيهقى فى شعب الايمان عن ابى سعيد وعن[٢] عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان اسرق الناس من سرق صلاته لا يتم ركوعها ولا سجودها وابخل الناس من بخل بالسلام رواه الطبرانى
فى الكبير والاوسط ولفظه الذى سرق وعن[٣] ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسوء
الناس سرقة الذى يسرق من صلاته لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه ابن ابى شيبة ورواه الطبرانى فى
الاوسط ورواه ابو داؤد الطيالسى ولفظه قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلاته قال لا يتم ركوعها
ولا سجودها وعن[٤] النعمان بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون فى الشارب والزانى
والسارق هن فواحش وفيهن عقوبة واسوء السرقة الذى يسرق صلاته لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه
عبد الرزاق والشافعى والبيهقى مرسلا **باب نقرة الغراب** عن[١] ابى عبد الله الاشعرى ان رجلا
قام يصلى لا يركع وينقر فى سجوده والنبى صلى الله عليه وسلم ينظر اليه قال ترون هذا لو مات على هذا مات على غير ملة
محمد صلى الله عليه وسلم ينقر صلاته كما ينقر الغراب الدم انما مثل الذى يصلى ولا يركع وينقر فى سجوده

منه نعم ذياكل الاثمرة اوتمرتين فما يغنيان عنه اتموا الركوع والسجود واسبغوا الوضوء ويل للاعقاب من النار رواه ابن خزيمة والبيهقي وابن عساكر **وعن** عبد الرحمن بن شبل الانصاري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن افتراش السبع ونقرة الغراب وان يوطن الرجل المكان كما يوطن البعير رواه الدارمي والحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قمت الى الصلاة فركعت فضع يديك على ركبتيك وفرج بين اصابعك ثم ارفع راسك حتى يرجع كل عضو الى مفصله واذا سجدت فامكن جبهتك من الارض ولا تنقر رواه البيهقي في شعب الايمان

باب افتراش الذراعين **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد احدكم فليعتدل ولا يفترش ذراعيه افتراش الكلب رواه الامام احمد والترمذي وابن ماجة وابن خزيمة والضياء **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتدلوا في السجود ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابن عدي وابوداود الطيالسي **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد احدكم فلا يفترش يديه افتراش الكلب وليضم فخذيه رواه ابوداود والبيهقي **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فلا يفترش ذراعيه ربضة الكلب والسبع رواه ابن عساكر **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى منكم فلا يفترش افتراش الكلب ذراعيه رواه الطبراني في الكبير

باب الاقعاء **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي احب لك ما احب لنفسي واكره لك ما اكره لنفسي لا تقع بين السجدتين رواه الترمذي **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفعت راسك من السجود فلا تقع كما يقعي الكلب ضع اليتك بين قدميك والزق ظاهر قدميك بالارض رواه الترمذي وابن ماجة **وعن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي لا تقع اقعاء الكلب رواه ابن ماجة **وعنه** قال الاقعاء عقبة الشيطان رواه عبد الرزاق **وعن** ابي هريرة قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثلاث عن نقرة كنقرة الديك واقعاء كاقعاء الكلب والتفات كالتفات الثعلب رواه الامام احمد **وعنه** قال امرني خليلي صلى الله عليه وسلم بثلاث ونهاني عن ثلاث امرني بركعتي الضحى وصوم ثلاثة ايام من الشهر والوتر قبل النوم ونهاني عن ثلاث عن الالتفات في الصلاة كالتفات الثعلب واقعاء كاقعاء القرد ونقر كنقر الديك رواه ابوداود الطيالسي **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينهى عن عقبة الشيطان وان يفترش الرجل ذراعيه افتراش السبع رواه البخاري **وعن** سمرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاقعاء في الصلاة رواه الحاكم في المستدرك وقال حديث صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه **باب**

التربع عن عبد الله بن عبد الله بن عمر انه كان يرى عبد الله بن عمر يتربع فى الصلاة اذا جلس قال فعلته وانا يومئذ حديث السن فنهانى عبد الله بن عمر وقال انما سنة الله ان تنصب رجلك اليمنى وتثنى رجلك اليسرى فقلت له فانك تفعل ذلك فقال ان رجلى لا تحملانى رواه الامام مالك والبخارى وابو داود والنسائى

باب الصلاة فى بيت فيه كلب او صورة معظمة عن ابن عمر قال واعد النبى صلى الله عليه وسلم جبرئيل فراث عليه اى ابطأ حتى شق ذلك على النبى صلى الله عليه وسلم وخرج النبى صلى الله عليه وسلم فلقيه فقال انا لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة رواه البخارى وعن ابن عباس قال اخبرتنى ميمونة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبح يوما واجما فقالت له ميمونة قد استنكرت هيئتك منذ اليوم قال ان جبرئيل كان وعدنى ان يلقانى الليل فلم يلقنى ثم وقع فى نفسى جرو كلب تحت فسطاط لنا فامر به فاخرج ثم اخذ بيده ماء فنضح مكانه فلما لقيه جبرئيل قال انا لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة فاصبح النبى صلى الله عليه وسلم فامر بقتل الكلاب حتى انه ليامر بقتل كلب الحائط الصغير ويترك كلب الحائط الكبير رواه مسلم وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت واعد رسول الله صلى الله عليه وسلم جبرئيل فى ساعة ياتيه فيها فجاءت تلك الساعة ولم ياته وفى يده عصا فالقاها من يده وقال ما يخلف الله وعده ولا رسله ثم التفت فاذا جرو كلب تحت سريره فقال ما هذا يا عائشة متى دخل هذا الكلب ههنا فقالت والله ما دريت فامر به فاخرج فجاء جبرئيل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم واعدتنى فجلست لك فلم تات فقال منعنى الكلب الذى كان فى بيتك انا لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة رواه مسلم وعن زيد بن سهل ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الملئكة بيتا فيه كلب ولا صورة رواه البخارى ومسلم وابو داود والترمذى والنسائى وابن ماجة زاد البخارى يريد صورة التماثيل التى فيها الارواح وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الملئكة بيتا فيه تماثيل وتصاوير رواه مسلم وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملئكة بيتا فيه كلب ولا صورة ولا جنب رواه ابو داود والنسائى وابن ماجة والامام احمد فى مسنده وابن حبان فى صحيحه ولم يذكر ابن ماجة ولا جنب زاد احمد لا صورة روح وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتانى جبرئيل فقال لى اتيتك البارحة فلم يمنعنى ان ادخل الا انه كان فى البيت تمثال الرجل وكان فى البيت قرام ستر فيه تماثيل وكان فى البيت كلب فمر براس التمثال فليقطع فيصير كهيئة الشجرة ومر بالستر فليقطع وليجعل فيه وسادتين منتبذتين توطأن ومر بالكلب فليخرج ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا الكلب للحسن او للحسين كان تحت نضد لهم فامر به فاخرج رواه ابو داود والترمذى والنسائى وابن حبان فى صحيحه وعنه قال استاذن جبرئيل على النبى صلى الله عليه وسلم فقال ادخل

فقال كيف ادخل وفي بيتك ستر فيه تصاوير اما ان تقطع رؤسها او يجعل بساطا توطأ فانا معشر الملئكة لا ندخل بيتا فيه تصاوير رواه النسائي ورواه ابن حبان في صحيحه ولفظه فان كنت لا بد فاعلا فاقطع رؤسها او اقطعها وسائد او اجعلها بسطا

باب الصلاة خلف النيام والمتحدثين عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال نهيت ان اصلي خلف النائم والمتحدثين رواه ابو داود الطيالسي

باب الصلاة بين السواري عن عبد الحميد بن محمود قال كنت مع انس بن مالك اصلي قال فالقونا بين السواري قال فتأخر انس فلما صلينا قال انا كنا نتقي هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الحاكم في المستدرك وعن قرة قال كنا ننهى عن الصلاة بين السواري ونطرد عنها طردا رواه الحاكم في المستدرك وقال كلا الاسنادين صحيحان لم يخرجا في هذا الباب شيئا وعن عبد الحميد بن محمود قال صلينا خلف امير من الامراء فاضطرنا الناس فصلينا بين الساريتين فلما صلينا قال انس بن مالك كنا نتقي هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه

باب التقدم على الامام عن البراء بن عازب قال كنا اذا قال النبي صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده لم يحن احد منا ظهره حتى يسجد النبي صلى الله عليه وسلم ثم نسجد معه رواه الطبراني في الصغير

باب الوعيد على من تقدم على الامام عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما يخاف الذي يرفع راسه قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار رواه الطبراني في المعجم الصغير

باب الانصراف قبل انصراف الامام عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم حضهم على الصلاة ونهاهم ان ينصرفوا قبل انصرافه من الصلاة رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه

باب الصلاة وقد اخذ المؤذن في الاقامة عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف قال سمع قوم الاقامة فقاموا يصلون فخرج عليهم النبي صلى الله عليه وسلم فقال اصلاتان معا رواه الامام محمد في الموطا وقال يكره اذا اقيمت الصلاة ان يصلي الرجل تطوعا غير ركعتي الفجر خاصة فانه لا باس بان يصليهما الرجل وان اخذ المؤذن في الاقامة وكذلك ينبغي وهو قول ابي حنيفة

باب المرور بين يدي المصلي عن ابي جهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر لا ادري اربعين يوما او شهرا او سنة رواه البخاري ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وعن كعب الاحبار قال لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يخسف به خيرا له من ان يمر بين يديه وفي رواية اهون عليه رواه الامام مالك وعن بسر بن سعيد قال ارسلني ابو جهيم الى زيد بن خالد اسأله عن المار بين يدي المصلي فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقوم اربعين خريفا خيرا له من ان يمر بين يديه رواه البزار وعنه قال ارسلوني الى زيد بن خالد اسأله

عن المرود بين يدى المصلى فاخبرنى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لان يقوم اربعين خير له من ان يمر بين يديه قال سفيان لا ادرى اربعين سنة او شهرا او صباحا او ساعة رواه احمد وابن ماجة وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم احدكم ما له فى ان يمر بين يدى اخيه معترضا فى الصلوٰة كان لان يقيم مائة عام خير له من الخطوة التى خطا رواه احمد ابن ماجة وابن حبان فى صحيحه وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذى يمر بين يدى المصلى عمدا يتمنى يوم القيمة انه شجرة يابسة رواه الطبرانى فى الاوسط وعن عبد الله بن حميد بن عبد الرحمن عامل عمر بن عبد العزيز قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لو يعلم المار بين يدى المصلى ما عليه لاحب ان ينكسر فخذه ولا يمر بين يديه رواه عبد الرزاق فى المصنف وعن عبد الله بن مسعود قال المار بين يدى المصلى ابغض من الممر عليه وكان اذا مر احد بين يديه التزمه حتى يرده رواه فى المصنف وعن قتادة قال قال عمر بن الخطاب لو يعلم المار بين يدى المصلى ما عليه كان يقوم حولا خير له من ذلك اذا لم يكن بين يدى المصلى سترة رواه عبد الرزاق وعن عبد الله بن شقيق قال مر عمر بن الخطاب برجل يصلى بغير سترة فقال لو يعلم المار والممرود عليه ماذا عليهما ما فعلا رواه عبد الرزاق

باب السترة عن سهل بن ابى خثيمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليصل الى سترة وليدن من سترته لا يقطع الشيطان عليه صلاته رواه الامام احمد وابو داؤد والنسائى وابن حبان والحاكم وعن الربيع بن سبرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استتروا فى صلاتكم ولو بسهم رواه الامام احمد والحاكم والبيهقى وعن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم يصلى فانه يستره اذا كان بين يديه مثل اٰخرة الرحل رواه مسلم والنسائى وابن ابى شيبة وعن المهلب بن ابى صفرة عن رجل من الصحابة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان بينك وبين من يمر بين يديك مثل موخرة الرحل فقد سترك رواه ابن ابى شيبة وعن موسى بن طلحة مرسلا قال يستر المصلى من الدواب مثل موخرة الرحل بين يديه رواه عبد الرزاق وعن ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سترة المصلى قال مثل موخرة الرحل رواه مسلم وعن ابن جريج قال مر عمر بن الخطاب بفتى وهو يصلى فقال عمر يا فتى تقدم الى السارية لا يتلعب الشيطان بصلاتك قلست برائى اقوله ولكنى سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه عبد الرزاق وعن امير المومنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال اذا صلى احدكم فليصل الى سترة لا يحول الشيطان بينه وبين صلاته رواه عبد الرزاق وعن ابى جحيفة قال ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى الى عنزة او شبهها والطريق من ورائها رواه ابن ابى شيبة وعن ابى بردة العبدى قال قلت لابى سعيد الخدرى ما يستر المصلى قال مثل اٰخرة الرحل والحجر يجزى ذلك والسهم تغرزه بين يديك رواه عبد الرزاق وعن ابن عمر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يغدو الى المصلى والعنزة بين يديه تحمل

تنصب بالمصلى بين يديه فيصلي اليها رواه البخاري وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعرض راحلته فيصلي اليها رواه البخاري ومسلم زاد البخاري قلت افرأيت اذا هبت الركاب قال كان ياخذ الرحل فيعدله فيصلي الى اخرته **باب** الدنو من السترة عن سهل بن ابي خيثمة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان عليه صلاته رواه ابو داود والنسائي ورواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط البخاري ومسلم وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها فان الشيطان يمر بينه وبينها ولا يدع احدا يمر بين يديه رواه ابو داود وابن ماجة والبيهقي وابن حبان في صحيحه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليصل الى سترة وليدن منها رواه ابو داود وعن جبير بن مطعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يمر الشيطان بينه وبينها رواه الطبراني والبزار وعن قرة بن اياس المزني قال رآني عمر وانا اصلي بين اسطوانتين فاخذ بقفاي وادناني الى سارية وقال صل اليها رواه ابن ابي شيبة وذكره البخاري تعليقا ورأى ابن عمر رجلا يصلي بين اسطوانتين فادناه الى سارية فقال صل اليها وعن نافع بن جبير مرسلا قال اذا صلى احدكم فليصل الى سترة وليدن منها فان الشيطان يمر بينه وبينها رواه عبد الرزاق **باب** كم يكون بينه وبين السترة عن سهل بن سعد قال كان بين مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين الجدار ممر الشاة رواه البخاري ومسلم وابو داود وعن سلمة قال كان جدار المسجد عند المنبر ما كادت الشاة تجوزها رواه البخاري ومسلم وعن يزيد بن ابي عبيد قال كان المنبر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بينه وبين حائط القبلة الا قدر ما يمر العنز رواه الاسمعيلي **باب** سترة الامام سترة لمن خلفه عن عبد الله بن عباس قال اقبلت راكبا على حمار اتان وانا يومئذ قد ناهزت الاحتلام ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس بمنى الى غير جدار فمررت بين يدي بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت في الصف فلم ينكر ذلك علي احد رواه البخاري وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج يوم العيد امر بالحربة فتوضع بين يديه فيصلي اليها والناس وراءه وكان يفعل ذلك في السفر فمن ثم اتخذها الامراء رواه البخاري **باب** يجعل السترة على حاجبه الايمن او الايسر عن المقداد بن الاسود قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد له صمدا رواه ابو داود والامام احمد والطبراني في الكبير وابن عدي في الكامل وعن المقداد بن معديكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى عمود او سارية او شيء فلا يجعله نصب عينيه وليجعله على حاجبه الايسر رواه ابن السكن **باب** لا يضر المرور بعد السترة عن طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جعلت بين يديك مثل مؤخرة الرحل فلا يضرك من مر بين يديك رواه مسلم وعن ابي جحيفة قال اتيت

النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالابطح فقام فتوضأ واذن بلال فخرج وركزت له عنزة ثم قام فصلى العصر ركعتين يمر
بين يديه الحمار والكلب لا يمنع ثم لم يزل يصلي ركعتين حتى دخل المدينة رواه البخاري ومسلم وعنه قال خرج
النبي صلى الله عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضأ وصلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة وكان يمر
من ورائها المرأة والحمار رواه ابو داود الطيالسي وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وضعت له عنزة فصلى
اليها يمر من ورائها الحمار والمرأة رواه ابو داود الطيالسي وعنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة وهو
بالابطح في قبة حمراء من ادم ورأيت بلالا اخذ وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت يبتدرون ذلك الوضوء
فمن اصاب منه شيئا تمسح به ومن لم يصب منه اخذ من بلل يد صاحبه ثم رأيت بلالا اخذ عنزة فركزها و
خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في حلة حمراء مشمرا صلى الى العنزة بالناس ركعتين ورأيت الناس والدواب
يمرون بين يدي العنزة رواه البخاري ومسلم وعن طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضع
احدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل ولا يبال من مر وراء ذلك رواه مسلم والترمذي وابن ابي شيبة وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليضع احدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل وما يضره ما مر بين يديه رواه
ابو داود الطيالسي وابن حبان وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جعلت بين يديك مثل مؤخرة
الرحل فلا يضرك ما مر بين يديك رواه ابو داود وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل مؤخرة
الرحل يكون بين يدي احدكم ثم لا يضره من مر بين يديه رواه الامام احمد وابن ماجة وعن المهلب بن
ابي صفرة عن رجل من الصحابة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان بينك وبين الطريق
مثل مؤخرة الرحل فلا يضرك من مر عليك رواه عبد الرزاق وعن الاسود قال ان كان عمر ربما ركز العنزة فيصلي
والصفائن يمرون امامه رواه عبد الرزاق **باب** دفع من يمر بين يديه عن ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى شيء يستره من الناس فاراد احد ان يجتاز بين يديه فليدفعه فان ابى
فليقاتله فانما هو شيطان هذا لفظ البخاري ولمسلم معناه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع
الصلاة شيء وادرؤا ما استطعتم فانما هو شيطان رواه ابو داود وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا صلى احدكم فليصل الى سترة وليدن منها ولا يدع احدا يمر بين يديه فان جاء احد يمر فليقاتله فانه شيطان
رواه ابو داود وابن ماجة وابن حبان والبيهقي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان احدكم
يصلي فلا يدع احدا يمر بين يديه وليدرء ما استطاع فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان رواه مسلم وابو داود والنسائي
وعن ابي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في المار بين يدي المصلي ان ابى فرده فان
ابى فقاتله فانما هو شيطان رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا كان احدكم يصلي فلا يدع احدا يمر بين يديه فان ابى فليقاتله فان معه القرين رواه مسلم وابن ماجه
وعن[6] جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلاة شئ وادرؤا ما استطعتم رواه الطبراني
في الاوسط وعن[7] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصلوا الا الى سترة ولا تدع احدا يمر بين يديك
فان ابى فقاتله فان معه القرين رواه ابن حبان والحاكم وعن[8] ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اراد احد ان يمر بين يديك وبين سترتك فاردده فان ابى فادفعه فان ابى فقاتله فانما هو شيطان رواه
عبد الرزاق وعنه[9] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مر بين يدي احدكم شئ وهو يصلي فليمنعه مرتين فان
ابى فليقاتله فانما هو شيطان رواه ابن خزيمة والطحاوي وابو عوانة والبيهقي وعن[10] قتادة عن سعيد ان عثمن
وعليا قالا لا يقطع صلاة المسلم شئ وادرؤهم ما استطعتم رواه البيهقي وعن[11] مالك قال بلغني ان رجلا اتى
عثمان بن عفان برجل كسر انفه فقال له مر بين يدي في الصلاة وانا اصلي وقد بلغني ما سمعته في المار بين
يدي المصلي فقال له عثمان فما صنعت شر يا ابن اخي ضيعت الصلاة وكسرت انفه رواه عبد الرزاق وعن[12] امير المؤمنين
علي المرتضى كرم الله وجهه قال لا يقطع الصلاة شئ وادرأ عن نفسك ما استطعت رواه عبد الرزاق باب

الدرء بالاشارة عن[1] ام سلمة كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فمر بين يديه عبد الله او عمر بن ابي سلمة فقال بيده فرجع
فمرت زينب بنت ام سلمة فقال بيده هكذا فمضت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هن اغلب رواه
ابن ابي شيبة وابن ماجة باب جواز الاعتراض بين يدي المصلي عن[1] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت
كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل وانا معترضة بينه وبين القبلة كاعتراض الجنازة رواه البخاري ومسلم وعنها[2]
قالت كنت انام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في قبلته فاذا سجد غمزني فقبضت رجلي واذا قام
بسطتهما قالت والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح رواه البخاري ومسلم وعنها[3] قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي
واني لمعترضة على السرير بينه وبين القبلة رواه عبد الرزاق وعنها[4] ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل
وانا معترضة بينه وبين القبلة كاعتراض الجنازة رواه ابن ماجة وعن[5] زينب بنت ام سلمة عن امها قالت كان
فراشي بحيال مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابن ماجة وعن[6] ام المؤمنين ميمونة رضي الله عنها قالت كان
النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وانا بحذائه وربما اصابني ثوبه اذا سجد رواه ابن ماجة وعن[7] ام المؤمنين الصديقة
رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا بينه وبين القبلة رواه ابو داود الطيالسي وعنها[8]
قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا بين يديه معترضة قال شعبة قال سعد واحسبه
قالت وانا حائض رواه ابو داود الطيالسي وعنها[9] قالت ما تقولون ما يقطع الصلاة قال فقالوا الكلب والحمار والمرأة فقالت عائشة
ان المرأة اذا لدابة سوء لقد رأيتني وانا معترضة بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتراض الجنازة وهو يصلي رواه ابو داود الطيالسي

ابواب ما يقطع الصّلاة

باب التكلم

عن[1] عبد الله بن مسعود قال كنا نسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فيرد علينا فلما رجعنا من عند
النجاشي سلمنا عليه فلم يرد علينا فقلنا يا رسول الله كنا نسلم عليك في الصلاة فترد علينا فقال ان في الصلاة
لشغلا رواه البخاري ومسلم وعنه[2] قال كنا نسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في الصلاة قبل ان نأتي
ارض الحبشة فيرد علينا فلما رجعنا من ارض الحبشة اتيته فوجدته يصلي فسلمت عليه فلم يرد علي
حتى اذا قضى صلاته قال ان الله يحدث من امره ما يشاء وان مما احدث ان لا تكلموا في الصلاة فرد علي
السلام وقال انما الصلاة لقراءة القرآن وذكر الله فاذا كنت فيها فليكن ذلك شأنك رواه ابو داود وعنه[3]
قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه فلم يرد علي فاخذني ما قدم وما حدث فقلت يا رسول
الله احدث في شيء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يحدث لنبيه من امره ما شاء وان مما
احدث ان لا تكلموا في الصلاة رواه ابو داود الطيالسي والطبراني في الصغير وعن[4] نافع قال ان عبد الله بن عمر
مر على رجل وهو يصلي فسلم عليه فرد الرجل كلاما فرجع اليه عبد الله بن عمر فقال له اذا سلم على احدكم وهو يصلي
فلا يتكلم وليشر بيده رواه الامام مالك وعن[5] جابر قال ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو منطلق الى
بني المصطلق فاتيته وهو يصلي على بعيره فكلمته فقال لي بيده وأومأ زهير بيمينه ثم كلمته فقال لي هكذا
وانا اسمعه يقرأ يومئ برأسه فلما فرغ قال ما فعلت في الذي ارسلتك فانه لم يمنعني ان اكلمك الا اني كنت اصلي
رواه البخاري ومسلم وعنه[6] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكلام ينقض الوضوء رواه الدارقطني وقال السهمي
والصحيح في هذا الحديث انه موقوف وعن[7] زيد بن ارقم قال كان الرجل يكلم صاحبه في الصلاة بالحاجة على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزلت هذه الآية حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين
فامرنا بالسكوت رواه النسائي وعن[8] عبد الله بن مسعود قال كنت آتي النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فنسلم
عليه فيرد علي فاتيته فسلمت عليه وهو يصلي فلم يرد علي فلما سلم اشار الى القوم فقال ان الله عز وجل يعني احدث
في الصلاة ان لا تكلموا الا بذكر الله وما ينبغي لكم وان تقوموا لله قانتين رواه النسائي وعن[9] ابن مسعود قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم نهينا عن الكلام في الصلاة الا بالقرآن والذكر رواه الطبراني في الكبير وعن[10] زيد بن
اسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصلاة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس انما هو تسبيح وتكبير
وتهليل وقراءة القرآن رواه عبد الرزاق وعن[11] ابن جريج عن عطاء قال بلغني ان المسلمين كانوا يتكلمون في الصلاة
كما تتكلم اليهود والنصارى حتى نزلت واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور

باب ترحيم العاطس عن معاوية بن الحكم قال بينا انا اصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ عطس
رجل من القوم فقلت يرحمك الله فرماني القوم بابصارهم فقلت واثكل امياه ما شانكم تنظرون الي فجعلوا يضربون
بايديهم على افخاذهم فلما رأيتهم يصمتونني لكني سكت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبابي هو وامي ما رأيت
معلما قبله ولا بعده احسن تعليما منه فوالله ما كهرني ولا ضربني ولا شتمني قال ان هذه الصلاة لا يصلح فيها
شيء من كلام الناس انما هي التسبيح والتكبير وقراءة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول
الله اني حديث عهد بجاهلية وقد جاءنا الله بالاسلام وان منا رجالا ياتون الكهان قال فلا تاتهم
قلت ومنا رجال يتطيرون قال ذاك شيء يجدونه في صدورهم فلا يصدنهم قال قلت ومنا رجال يخطون قال
كان نبي من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذاك رواه مسلم وعن زيد بن اسلم قال عطس رجل في الصلاة
فقال له اعرابي الى جنبه رحمك الله قال الاعرابي فنظر الي القوم فقلت واثكلاه ما لهم ينظرون الي فضربوا اكفهم
على افخاذهم فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم صلاته دعاني فقال الاعرابي بابي هو وامي ما رأيت معلما قط خيرا منه
والله ما كهرني ولا شتمني فقال ان الصلاة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس انما هو تسبيح وتكبير وتهليل وقراءة
القرآن رواه عبد الرزاق **باب** الضحك في الصلاة عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الضحك
ينقض الصلاة ولا ينقض الوضوء رواه الدارقطني وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ضحك الرجل في الصلاة
فانه يعيد الصلاة ولا يعيد الوضوء رواه عبد الرزاق وعن ابي العالية قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يصلي اذ اقبل رجل
في بصره سوء فمر على بئر عليها خصفة فوقع في البئر فضحك بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى النبي
صلى الله عليه وسلم صلاته قال من كان منكم ضحك فليعد الوضوء وليعد الصلاة ذكره علي المتقي في كنز العمال **باب**
القهقهة في الصلاة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قهقه في الصلاة قهقهة شديدة
فعليه الوضوء والصلاة رواه الديلمي وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلاة الكشر ولكن
يقطعها القرقرة رواه الشيرازي في الالقاب والبيهقي والخطيب وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يقطع الصلاة الكشر ولكن تقطعها القهقهة رواه الطبراني في الصغير **باب** من وجد بللا في الصلاة عن
خالد بن اللجلاج ان عمر بن الخطاب صلى يوما للناس فلما جلس في الركعتين الاوليين اطال الجلوس فلما استقل
قائما نكص خلفه ثم قال اما بعد ايها الناس فاني توضأت للصلاة فمررت بامرأة من اهل بيتي فكان مني ومنها
ما شاء الله ان يكون فلما كنت في صلاتي وجدت بللا فخيرت نفسي بين امرين اما ان استحي منكم واجترئ
على الله واما ان استحي من الله واجترئ عليكم فكان ان استحي من الله واجترئ عليكم احب الي فخرجت
فتوضأت وجددت صلاتي فمن صنع منكم كما صنعته فليصنع كما صنعت رواه البيهقي وابن ابي شيبة

ابواب ما لا يقطع الصلاة

باب مرور شیٔ عن[1] الفضل بن عباس قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن فى بادية لنا ومعه عباس فصلى فى صحراء ليس بين يديه سترة وحمارة لنا وكلبة تعبثان بين يديه فما بالى بذلك رواه ابو داود والنسائى نحوه وعن[2] ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلاة شئ وادرؤا ما استطعتم فانما هو شيطان رواه ابو داود وعن[3] عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر قالوا لا يقطع صلاة المسلم شئ وادرؤا ما استطعتم رواه الدارقطنى وعنه[4] موقوفا قال لا يقطع الصلاة شئ مما مر بين يدى المصلى رواه الامام مالك فى الموطا وعن[5] ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يقطع الصلاة شئ رواه الدارقطنى وعن[6] انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بالناس فمر بين ايديهم حمار فقال عياش بن ابى ربيعة سبحان الله سبحان الله فلما سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من المسبح انفا قال انا يا رسول الله انى سمعت ان الحمار لا يقطع الصلاة شئ رواه الدارقطنى وعن[7] جابر بن عبد الله الانصارى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما يصلى فذهبت شاة تمر بين يديه فساعاها حتى الزقها بالحائط ثم قال لا يقطع الصلاة شئ وادرؤا ما استطعتم رواه الطبرانى فى معجمه الاوسط

باب الحدث فى الصلاة عن[1] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابه قئ او رعاف او قلس او مذى فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن على صلاته وهو فى ذلك لا يتكلم رواه ابن ماجة والدارقطنى وقال الحفاظ رووه عن ابن جريج عن ابن ابى مليكة عن النبى مرسلا ثم اخرجه عن عبد الرزاق عن ابن جريج مرسلا قال هذا هو الصحيح وعنها[2] قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدث احدكم فى صلاته فليأخذ بانفه ثم لينصرف رواه ابن ماجة وابن حبان والبيهقى والحاكم فى المستدرك قال سمعت على بن عمر الدارقطنى الحافظ يقول سمعت ابا بكر الشافعى الصيرفى يقول كل من افتى من ائمة المسلمين من الحيل انما اخذه من هذا الحديث وعنها[3] قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فاحدث فليمسك على انفه ثم لينصرف رواه ابن ماجة وعن[4] عروة مرسلا قال اذا احدث احدكم وهو فى الصلاة فليضع يده على انفه ولينصرف رواه عبد الرزاق

باب الرعاف عن[1] ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رعف فى صلاته توضأ ثم بنى على ما بقى من صلاته رواه الدارقطنى وروى ابن ابى شيبة فى مصنفه نحو هذا الحديث موقوفا عن ابى بكر الصديق وعمر بن الخطاب وعلى بن ابى طالب وابن مسعود رضى الله عنهم اجمعين وعن[2] ابن عمر قال اذا رأى فى ثوبه دما وهو فى الصلاة فانصرف يغسله واتم ما بقى على ما مضى ما لم يتكلم رواه عبد الرزاق وعن[3] نافع ان ابن عمر كان اذا رعف انصرف فتوضأ ثم رجع فبنى ولم يتكلم رواه الامام مالك فى الموطا وعنه[4] عن ابن عمر قال من رعف فى صلاته فلينصرف فليتوضأ فان لم يتكلم بنى على صلاته وان تكلم استانف رواه ابن ابى شيبة - وهذا اخر ما اردنا جمعه فى الحصة الثانية المجلد الثانى من جامع الاثار الرضوى المعروف ببصحيح البهارى - وفقنا الله لاتمامه صلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد واله وصحبه اجمعين

بسم الله الرحمن الرحيم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کتاب الصلوات المکتوبة

باب الصلوات الخمس عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم خمس صلوات کتبهن الله علی العباد فمن جاء بهن لم یضیع منهن شیئا
استخفافا بحقهن کان له عند الله عهد ان یدخله الجنة ومن لم یات بهن فلیس له عند الله
عهد ان شاء عذبه وان شاء ادخله الجنة رواه الامام مالک والامام احمد وابوداود
والنسائی وابن حبان والحاکم وعنه خمس صلوات افترضهن الله عزوجل من احسن
وضوئهن وصلاهن لوقتهن واتم رکوعهن وخشوعهن کان له علی الله عهد ان
یغفر له ومن لم یفعل فلیس له علی الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه رواه
ابوداؤد والبیهقی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول ما افترض
الله علی امتی الصلوات الخمس واول ما یرفع من اعمالهم الصلوات الخمس واول
ما یسألون عنه الصلوات الخمس فمن کان ضیع شیئا منها یقول الله تعالی انظروا هل
تجدون لعبدی نافلة من صلاة تتمون بها ما نقص من الفریضة وانظروا فی صیام عبدی
شهر رمضان فان کان ضیع شیئا منه فانظروا هل تجدون لعبدی نافلة من صیام
تتمون بها ما نقص من الصیام وانظروا فی زکاة عبدی فان کان ضیع شیئا منها
فانظروا هل تجدون لعبدی نافلة من صدقة تتمون بها ما نقص من الزکوة
فیوخذ ذلک علی فرائض الله وذلک برحمة الله وعدله فان وجد فضلا وضع فی میزانه
وقیل له ادخل الجنة مسرورا فان لم یوجد له شیئ من ذلک امرت به الزبانیة
فاخذ بیدیه ورجلیه ثم قذف فی النار رواه الحاکم فی الکنی وعن ابی قتادة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله تعالی افترضت علی امتک خمس صلوات
وعهدت عندی عهدا انه من حافظ علیهن لوقتهن ادخلته الجنة ومن لم
یحافظ علیهن فلا عهد له عندی رواه ابن ماجة وعن عبادة بن الصامت قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبریل من عند الله تبارک وتعالی فقال
یا محمد ان الله عزوجل یقول افترضت علی امتک خمس صلوات من اوفی بهن

على وضوئهن ومواقيتهن وركوعهن وسجودهن كان له عليهن عهد ان ادخله بهن الجنة
ومن لقيني قد انتقص من ذلك شيئا فليس له عندي عهد ان شئت عذبته وان شئت رحمته
رواه ابوداؤد الطيالسي ومحمد بن نصر في كتاب الصلاة والطبراني في الكبير والضياء في المختارة
وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله
افترض على العباد خمس صلوات في كل يوم وليلة رواه الطبراني في الاوسط وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الله على العباد خمس صلوات فمن اتى بهن
وادى حقهن كان له عند الله عهد ان يدخله الجنة ومن اتى بهن وقد ضيع حقهن
استخفافا لم يكن له عند الله عهد ان شاء عذبه وان شاء رحمه رواه ابن نصر وعن حنظلة
ابن الربيع الكاتب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على الصلوات الخمس المكتوبات
على ركوعهن وسجودهن ووضوئهن ومواقيتهن وعلم انهن حق من عند الله دخل الجنة
او قال وجبت له الجنة وفي لفظ حرم على النار رواه الامام احمد والطبراني في الكبير وابونعيم
والبيهقي في شعب الايمان وعن طلحة بن عبيد قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم من اهل نجد ثائر الراس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا من رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات
في اليوم والليلة فقال هل على غيرهن فقال لا الا ان تطوع قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم وصيام شهر رمضان فقال هل على غيره فقال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول
الله صلى الله عليه وسلم الزكوة فقال هل على غيرها فقال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل
وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح الرجل
ان صدق رواه البخاري ومسلم والامام مالك والشافعي وابوداؤد والنسائي وعن انس
ابن مالك في حديث الاسراء قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ففرض الله على امتي خمسين
صلاة فرجعت بذلك حتى مررت على موسى عليه الصلوة والسلام فقال ما فرض الله لك على
امتك قلت فرض خمسين صلاة فقال ارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعت فوضع شطرها فرجعت
الى موسى فقلت وضع شطرها فقال ارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعته فوضع شطرها فرجعت
اليه فقال ارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فرجعت فقال هن خمس وهن خمسون لا يبدل القول لدي
فرجعت الى موسى فقال ارجع الى ربك فقلت استحييت من ربي رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي

ابواب الجمعة

باب فضل يوم الجمعة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الايام
عند الله يوم الجمعة رواه البيهقی فی شعب الايمان وعن سعد بن عبادة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم سيد الايام عند الله يوم الجمعة اعظم من يوم النحر والفطر وفيه خمس خلال فيه
خلق الله آدم وفيه اهبط من الجنة الى الارض وفيه توفی وفيه ساعة لا يسأل العبد فيها الله
شيئا الا اعطاه اياه ما لم يسأل اثما وقطيعة رحم وفيه تقوم الساعة وما من ملك مقرب ولا سماء
ولا ارض ولا ريح ولا جبل ولا حجر الا وهو مشفق من يوم الجمعة رواه الامام الشافعی والامام احمد
والبخاری فی التاريخ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة حج المساكين رواه
ابن زنجويه فی ترغيبه والقضاعی ورواه ابن عساكر والقضاعی عنه بلفظه حج الفقراء وعن امير المؤمنين
ابی بكر الصديق رضی الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس عند الله يوم ولا ليلة
تعدل ليلة الغراء او اليوم الازهر رواه ابن عساكر وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تضاعف الحسنات يوم الجمعة رواه الطبرانی فی الاوسط وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم حج فقراء امتی يوم الجمعة رواه عبد القادر بن عبد القاهر الجرجانی فی جزئه
وعن سعيد بن المسيب مرسلا سيد الايام يوم الجمعة رواه ابن ابی شيبة وعن ابی هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تطلع الشمس ولا تغرب على يوم افضل من يوم الجمعة
وما من دابة الا وهی تفزع يوم الجمعة الا هذين الثقلين الجن والانس رواه ابن حبان وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس من اعياد امتی عيد افضل من يوم الجمعة وركعتان
فی يوم الجمعة افضل من الف ركعة فی غير يوم الجمعة وتسبيحة فی يوم الجمعة افضل من الف تسبيحة
فی غير يوم الجمعة رواه الديلمی وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت
عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها ولا تقوم الساعة الا فی يوم
يوم الجمعة رواه مسلم **باب** يوم الجمعة خلق فيه آدم عن ابی هريرة قال خرجت الى الطور فلقيت
كعب الاحبار فجلست معه فحدثنی عن التوراة وحدثته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان فيما
حدثته ان قلت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم
وفيه اهبط وفيه تيب عليه وفيه مات وفيه تقوم الساعة وما من دابة الا وهی مسيخة يوم الجمعة

من حين تصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفيه ساعة لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي يسأل الله شيئا الا اعطاه اياه قال كعب ذلك في كل سنة يوم فقلت بل في كل جمعة فقرء كعب التورٰىة قال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو هريرة لقيت عبد الله بن سلام فحدثته بمجلسي مع كعب الاحبار وما حدثته في يوم الجمعة فقلت له قال كعب ذلك في كل سنة يوم قال عبد الله بن سلام كذب كعب فقلت له ثم قرء كعب التورٰىة فقال بل هي في كل جمعة فقال عبد الله بن سلام صدق كعب ثم قال عبد الله بن سلام قد علمت اية ساعة هي قال ابو هريرة قلت اخبرني بها ولا تضن علي فقال عبد الله بن سلام هي اخر ساعة في يوم الجمعة قال ابو هريرة فقلت وكيف تكون اخر ساعة في يوم الجمعة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي فيها فقال عبد الله بن سلام الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر الصلاة فهو في صلاة حتى يصلي قال ابو هريرة فقلت بلى قال فهو ذلك رواه الامام مالك وابو داود والترمذي والنسائي وروى الامام احمد الى قوله صدق كعب وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق ادم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة فاكثروا علي من الصلاة فيه فان صلاتكم معروضة علي قالوا يا رسول الله وكيف تعرض صلاتنا عليك وقد ارمت قال الراوي يقولون بليت قال ان الله حرم على الارض اجساد الانبياء رواه ابو داود والنسائي وابن ماجه والدارمي والبيهقي في الدعوات الكبير وعن ابي هريرة ان افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق ادم وفيه قبض وفيه النفخة رواه البيهقي في شعب الايمان

باب يوم الجمعة ادخل فيه ادم الجنة

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق ادم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها رواه مسلم وعن ابي لبابة بن عبد المنذر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان يوم الجمعة سيد الايام واعظمها عند الله وهو اعظم عند الله من يوم الاضحى ويوم الفطر فيه خمس خلال خلق الله فيه ادم واهبط الله فيه ادم الى الارض وفيه توفى الله ادم وفيه ساعة لا يسأل العبد فيها شيئا الا اعطاه ما لم يسأل حراما وفيه تقوم الساعة وما من ملك مقرب ولا سماء ولا ارض ولا رياح ولا جبال ولا بحر الا وهو مشفق من يوم الجمعة رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق ادم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها ولا تقوم الساعة الا في يوم الجمعة رواه الامام احمد ومسلم والترمذي

باب يوم الجمعة فيه تيب على آدم **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه اهبط وفيه تيب عليه وفيه مات
وفيه تقوم الساعة رواه الامام الشافعي **باب** يوم الجمعة فيه تقوم الساعة **عن**
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد الايام عند الله يوم الجمعة فيه خلق
آدم ابوكم وفيه ادخل آدم ابوكم الجنة وفيه اخرج وفيه تقوم الساعة رواه الطبراني في
الكبير **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في سبعة ايام يوم اختاره الله
على الايام كلها يوم الجمعة فيها خلق الله السموات والارض وفيها قضى خلقهن وفيها
خلق الله الجنة والنار وفيها خلق الله آدم وفيها اهبط من الجنة وتاب عليه وفيها تقوم
الساعة ليس شئ مما خلق الله الا وهو يصيح صيحة ذلك اليوم شفقا من ان تقوم الساعة
الا الجن والانس رواه ابو الشيخ في العظمة **باب** يوم الجمعة كمرآة بيضاء **عن**
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت على الايام فعرض علي فيها يوم الجمعة
فاذا هي كمرآة بيضاء واذا في وسطها نكتة سوداء فقيل ما هذه قيل الساعة رواه الطبراني
في الاوسط **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل وفي يده كالمرآة
البيضاء فيها كالنكتة السوداء فقلت يا جبرئيل ما هذه قال هذه الجمعة قلت وما الجمعة قال لكم
فيها خير قلت وما لنا فيها قال تكون عيدا لك ولقومك من بعدك وتكون اليهود والنصارى تبعا
لك قلت وما لنا فيها قال لكم فيها ساعة لا يوافقها عبد مسلم يسأل الله فيها شيئا من الدنيا والآخرة
هو له قسم الا اعطاه اياه او ليس له بقسم الا ادخر له عنده ما هو افضل منه او يتعوذ من شر هو عليه
مكتوب الا صرف عنه من البلاء ما هو اعظم منه قلت وما هذه النكتة فيها قال هي الساعة وهي
تقوم يوم الجمعة وهو عندنا سيد الايام ونحن ندعوه يوم القيمة يوم المزيد قلت مم ذاك قال لان
ربك تبارك وتعالى اتخذ في الجنة واديا من مسك ابيض فاذا كان يوم الجمعة هبط من
عليين على كرسيه تبارك وتعالى ثم حف الكرسي بمنابر من ذهب مكللة بالجوهر ثم يجيء النبيون
حتى يجلسون عليها وينزل اهل الغرف حتى يجلسون على ذلك الكثيب ثم يتجلى لهم ربهم تبارك
وتعالى ثم يقول سلوني اعطكم فيسألونه الرضا فيقول رضاي احلكم داري وانالكم كرامتي فسلوني
اعطكم فيسألونه الرضا فيشهد لهم انه قد رضي عنهم فيفتح لهم ما لم تر عين ولم تسمع اذن ولم
يخطر على قلب بشر وذلكم مقدار انصرافكم من يوم الجمعة ثم يرتفع ويرتفع معه النبيون والصديقون

والشهداء ويرجع اهل الغرف الى غرفهم وهى درة بيضاء ليس فيها فصم ولا وصم او درة حمراء او زبرجدة خضراء فيها غرفها وابوابها وينظرون انهارها متدلية فليسوا الى شئ احوج منهم الى يوم الجمعة ليزدادوا الى ربهم وليزدادوا منه كرامة رواه الامام الشافعى وابن ابى شيبة **باب** يوم الجمعة شاهد عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الايام عند الله يوم الجمعة وهو شاهد والمشهود يوم عرفة واليوم الموعود يوم القيمة رواه البيهقى فى شعب الايمان **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم الموعود يوم القيمة واليوم المشهود يوم عرفة والشاهد يوم الجمعة وما طلعت الشمس ولا غربت على يوم افضل منه فيه ساعة لا يوافقها عبد مؤمن يدعو الله بخير الا استجاب الله ولا يستعيذ من شئ الا اعاذه منه رواه الامام احمد والترمذى **وعن** عطاء بن يسار عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال شاهد يوم الجمعة ويوم عرفة رواه الامام الشافعى **وعن** ابن المسيب عن النبى صلى الله عليه وسلم مثله رواه الامام الشافعى **باب** يوم الجمعة لا يسعر فيه جهنم **عن** واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يسعر جهنم كل يوم فى نصف النهار ويخبتها يوم الجمعة رواه الطبرانى فى الكبير **عن** ابى قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جهنم تسعر الا يوم الجمعة رواه ابوداؤد **باب** كم يعتق من النار يوم الجمعة **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله تعالى فى كل يوم جمعة ستمائة الف عتيق يعتقهم من النار كلهم قد استوجبوا النار رواه ابو يعلى الموصلى **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجمعة ويوم الجمعة اربع وعشرون ساعة لله تعالى فى كل ساعة منها ستمائة الف عتيق من النار كلهم قد استوجبوا النار رواه الخليلى والرافعى **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس يوم من يوم الجمعة الا ولله عتقاء من النار ستمائة الف ونيف الى عشرين الفا كلهم قد استوجبوا النار رواه الديلمى **باب** من مات يوم الجمعة **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات يوم الجمعة او ليلة الجمعة عوفى من عذاب القبر وجرى له عمله رواه الشيرازى فى الالقاب **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات يوم الجمعة وقى عذاب القبر رواه الموصلى **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات ليلة الجمعة او يوم الجمعة اجير من عذاب القبر وجاء يوم القيمة وعليه طابع الشهداء رواه ابو نعيم فى الحلية **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا وقاه الله تعالى فتنة

[illegible] الامام احمد والترمذی وحسنه وابن ابی الدنیا **باب** [illegible] حب الموت فی
یوم جمعة عن سعید بن المسیب قال احبُّ الایام ان اموت فیه ضحی [illegible] الامام
الشافعی **باب** من ترکه الله یوم جمعة عن [illegible] هریرة قال قال رسول الله [illegible]
[illegible] احد ایوم الجمعة الا غفر له [illegible] عن [illegible] قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم [illegible] احد من المسلمین یوم الجمعة [illegible] غفر له رواه
الطبرانی فی الاوسط **باب** [illegible] سمی یوم الجمعة جمعة عن سلمان قال [illegible] سمیت الجمعة
لان آدم جمع فیها خلقه رواه الخطیب وعن ابی هریرة قال قیل لرسول الله صلی الله علیه وسلم
لای شئ سمی یوم الجمعة قال لان فیها طبعت طینة ابیک آدم وفیها الصعقة والبعثة وفیه
البطشة وفی اخر ثلث ساعات منها ساعة من دعا الله فیها استجاب له رواه الامام احمد
باب الجمعة کفارة عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الجمعة کفارة
ما بینهما ما لم تغش الکبائر رواه ابن ماجة وعن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما من رجل یتطهر یوم الجمعة کما امر ثم یخرج من بیته حتی یاتی الجمعة وینصب حتی یقضی
صلاته الا کان کفارة لما قبله من الجمعة رواه النسائی وعن ابی مالک الاشعری قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم الجمعة کفارة لما بینها وبین الجمعة التی قبلها وزیادة ثلث
ایام وذلک ان الله قال من جاء بالحسنة فله عشر امثالها والصلوات کفارات لما بینهن
لان الله تعالی قال ان الحسنات یذهبن السیات رواه الطبرانی فی الکبیر وعن امیر المؤمنین
ابی بکر الصدیق رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجمعة الی الجمعة والصلوات
الخمس کفارات لما بینهن اذا اجتنب الکبائر رواه محمد بن نصر وعنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم الجمعة الی الجمعة والصلوات الخمس کفارات لما بینهن من اجتنب
الکبائر والغسل یوم الجمعة کفارة والمشی الی الجمعة کل قدم منها کعمل عشرین سنة فاذا
فرغ من صلاة الجمعة اجیز بعمل مائتی سنة رواه البیهقی فی شعب الایمان **باب**
فی الجمعة ساعة مستجابة عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر یوم الجمعة
فقال فیه ساعة لا یوافقها عبد مسلم وهو قائم یصلی یسأل الله شیئا الا اعطاه ایاه واشار
رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده یقللها رواه الامام مالک والشافعی والبخاری ومسلم
وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجمعة لساعة لا یوافقها عبد مسلم

[illegible] فيها خيرا الا اعطاه اياه رواه البخاري ومسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت
فيه الشمس يوم الجمعة الحديث [illegible] فيه وفيها ساعة لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي
يسأل الله حاجته [illegible] رواه ابو داود والترمذي والنسائي وعنه قال قال ابو القاسم
صلى [illegible] الجمعة لساعة لا يوافقها مسلم قائم يصلي يسأل الله خيرا [illegible] اياه
[illegible] يقللها ويزهدها رواه مسلم باب [illegible] عن ابي بردة ابن ابي
موسى الاشعري قال قال لي عبد الله بن عمر اسمعت اباك يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
في شان ساعة الجمعة قال قلت نعم سمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هي
ما بين ان يجلس الامام الى ان تقضى الصلاة رواه مسلم وابو داود وزاد على المنبر وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التمسوا الساعة التي ترجى في يوم الجمعة بعد العصر
الى غيبوبة الشمس رواه الترمذي وعن عطاء بن ابي رباح قال كنت عند ابن عباس فاتاه رجل
فقال يا ابن عباس ارأيت الساعة التي ذكرها رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجمعة هل ذكر لكم منها
فقال الله اعلم ان الله خلق آدم يوم الجمعة بعد العصر خلقه من اديم الارض كلها فسمي آدم الا ترى
ان من ولده الاسود والاحمر والخبيث والطيب ثم عهد اليه فنسي فسمي الانسان فبالله ان
غابت الشمس من ذلك اليوم حتى اهبط من الجنة رواه ابن عساكر وعن جابر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة اثنا عشرة ساعة لا يوجد مسلم يسأل الله تعالى شيئا الا اتاه فالتمسوها
آخر الساعة بعد العصر رواه ابو داود والنسائي وعن كثير بن عبد الله ابن عمرو بن عوف عن ابيه عن
جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجمعة ساعة لا يسأل الله العبد فيها شيئا الا اعطاه
[illegible] اية ساعة هي قال حين تقام الصلاة الى انصراف منها رواه النسائي والترمذي
[illegible] قال حديث حسن غريب وعن ابي هريرة [illegible] حديث [illegible] فيه ذكر لقاء عبد الله بن سلام وفيه قال هي بعد
العصر الى ان تغرب الشمس رواه الترمذي [illegible] ابو داود [illegible] وروى القزويني عن ابي لبابة وقال
الترمذي حديث حسن صحيح وعن عبد الله بن سلام قال قلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس انا لنجد في
كتاب الله في يوم الجمعة ساعة لا يوافقها عبد مومن يصلي يسأل الله فيها شيئا الا قضى الله
حاجته قال عبد الله فاشار الي رسول الله صلى الله عليه وسلم او بعض ساعة فقلت صدقت
او بعض ساعة قلت اية ساعة هي قال هي آخر ساعات النهار قلت انها ليست ساعة صلاة قال بلى
ان العبد المؤمن اذا صلى ثم جلس لا يحبسه الا الصلاة فهو في الصلاة رواه ابن ماجة

وعن محمد بن كعب القرظي ان كلبا مر بعد العصر في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل من
الصحابة اللهم اقتله فمات فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد وافق هذا الساعة التي اذا دعي استجيب
رواه حميد بن زنجويه وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت يوم الجمعة مثل يوم عرفة تفتح
فيه ابواب السماء فيه ساعة لا يسأل الله العبد فيها شيئا الا اعطاه اياه قيل اية ساعة قالت
اذا اذن المؤذن لصلاة الجمعة رواه ابن المنذر وعن زيد بن علي ابن الحسين بن علي رضي الله
عنهم قال حدثتني مرجانة مولاة فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت حدثتني فاطمة
رضي الله عنها عن ابيها قالت قلت للنبي صلى الله عليه وسلم اية ساعة هي قال اذا تدلى نصف الشمس
للغروب رواه الطبراني في الاوسط والدارقطني في العلل والبيهقي في الشعب [illegible] الاوقات

باب هداية هذه الامة للجمعة

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
نحن الاخرون ونحن السابقون بيد انهم اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم فهذا اليوم
الذي اختلفوا فيه فهدانا الله له فالناس لنا تبع اليهود غدا والنصارى بعد غد رواه الامام والشافعي
والبخاري ومسلم وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نحن الاخرون السابقون يوم القيمة
بيد انهم اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم ثم هذا يومهم الذي فرض عليهم فاختلفوا
فيه فهدانا الله له فالناس لنا فيه تبع السبت والاحد رواه الامام الشافعي وعن حذيفة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اضل الله عن الجمعة من كان قبلنا فكان لليهود يوم السبت
وكان للنصارى يوم الاحد فجاء بنا فهدانا ليوم الجمعة فجعلت الجمعة والسبت والاحد وكذلك هم
تبع لنا يوم القيمة نحن الاخرون من اهل الدنيا الاولون يوم القيمة المقضي لهم قبل الخلائق رواه
مسلم والنسائي وابن ماجة وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله لا يحب الفحش والتفحش قالوا قولا فرددناه عليهم فلا يضرنا شيئا ولزمهم الى
يوم القيمة انهم لا يحسدونا على شيء كما يحسدونا على الجمعة التي هدانا الله لها وضلوا عنها
وعلى القبلة التي هدانا الله لها وضلوا عنها وعلى قولنا خلف الامام امين رواه الامام احمد
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الاخرون الاولون يوم القيمة ونحن اول
من يدخل الجنة بيد انهم اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم فاختلفوا فهدانا الله
لما اختلفوا فيه من الحق فهذا يومهم الذي اختلفوا فيه هدانا الله له اليوم الجمعة فاليوم
لنا وغدا لليهود وللنصارى بعد غد رواه مسلم

باب الاغتسال يوم الجمعة

عن الامام الاعظم

عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الغسل يوم الجمعة واجب على من
اتى الجمعة رواه ابو محمد البخاری والحافظ طلحة بن محمد فی مسنده وعنه بسنده قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى الجمعة فليغتسل رواه ابو محمد البخاری والحافظ طلحة
بن محمد ومحمد بن خسرو البلخی والقاضی ابوبكر بن عبد الباقی وعن الامام الاعظم عن يحيى بن
سعيد الانصاری عن عمرة عن ام المؤمنين الصديقة رضی الله عنها انها قالت كانوا يروحون
الى الجمعة وقد عرقوا وتلطخوا بالطين فقيل لهم من راح الى الجمعة فليغتسل رواه ابو محمد
البخاری والحافظ طلحة بن محمد ومحمد بن خسرو والقاضی عمر بن الحسن الاشنانی والقاضی
ابوبكر محمد بن عبد الباقی وعن الامام الاعظم عن ابان عن انس بن مالك انه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواه الامام
حسن بن زياد فی مسنده والامام محمد فی الموطا وعن ابی هريرة انه كان يقول غسل يوم الجمعة
واجب على كل محتلم كغسل الجنابة رواه الامام مالك وعن سالم بن عبد الله انه قال دخل
رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد يوم الجمعة وعمر بن الخطاب يخطب فقال عمر
اية ساعة هذه فقال يا امير المومنين انقلبت من السوق فسمعت النداء فما زدت على
ان توضأت فقال عمر الوضوء ايضا قد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر
بالغسل رواه الامام مالك وعن ابی سعيد الخدری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال غسل
يوم الجمعة واجب على كل محتلم رواه الامام مالك والامام الشافعی والامام احمد ومسلم
وابو داود والنسائی وابن ماجة والدارمی وابن الجارود وابن خزيمة والطحاوی وابن حبان وعن
عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا جاء احدكم الجمعة فليغتسل رواه الامام
مالك وعن نافع ان ابن عمر كان لا يروح الى الجمعة الا اغتسل رواه الامام محمد فی الموطا وعن
حماد عن ابراهيم النخعی قال سألت عن الغسل يوم الجمعة والغسل من الحجامة والغسل فی
العيدين قال ان اغتسلت فحسن وان تركت فليس عليك فقلت له الم يقل رسول الله صلى
الله عليه وسلم من راح الى الجمعة فليغتسل قال بلى ولكن ليس من الامور الواجبة انما هو كقوله
تعالى واشهدوا اذا تبايعتم فمن اشهد فقد احسن ومن ترك فليس عليه وكقوله تعالى
فاذا قضيت الصلاة فانتشروا فی الارض فمن انتشر فلا باس ومن جلس فلا باس رواه الامام
محمد فی الموطا وعن عطاء ابن ابی رباح قال كنا جلوسا عند عبد الله بن عباس فحضرت الصلاة ای

الجمعة فدعا بوضوء فتوضأ فقال له بعض اصحابه الا تغتسل قال اليوم يوم بارد فتوضأ رواه الامام محمد فى الموطأ وعن[12] ابراهيم كان علقمة بن قيس اذا سافر لم يصل الضحى ولم يغتسل يوم الجمعة رواه الامام محمد فى الموطأ وعن[13] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم الجمعة فليغتسل وليستنظف رواه ابن عساكر وعنه[14] الغسل يوم الجمعة على كل حالم من الرجال وعلى كل بالغ من النساء رواه ابن حبان وعن[15] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغتسلوا يوم الجمعة ولو كاسا بدينار رواه ابن عدى ورواه ابن ابى شيبة عن ابى هريرة موقوفا وعن[16] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق على كل مسلم ان يغتسل فى سبعة ايام يوما يغسل راسه وجسده رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن[17] جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على كل مسلم فى كل سبعة ايام غسل يوم وهو يوم الجمعة رواه الامام احمد والنسائى وابن حبان وعن[18] ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل يوم الجمعة سنة رواه الطبرانى فى الكبير وابو نعيم فى الحلية وعن[19] ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل واجب على كل مسلم فى سبعة ايام شعره وبشره رواه الطبرانى فى الكبير وعن[20] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل فى هذه الايام واجب يوم الجمعة ويوم الفطر ويوم النحر ويوم عرفة رواه الديلمى فى مسند الفردوس وعن[21] قتادة قال قال عمر بن الخطاب من اغتسل يوم الجمعة فهو افضل ومن توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت رواه ابن جرير **باب فى فضل غسل يوم الجمعة** عن[1] ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغتسلوا يوم الجمعة فانه من اغتسل يوم الجمعة فله كفارة ما بين الجمعة الى الجمعة وزيادة ثلثة ايام رواه الطبرانى فى الكبير وعن[2] ابى قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة كان فى طهارة الى الجمعة الاخرى رواه الحاكم وعن[3] ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الغسل يوم الجمعة ليسل الخطايا من اصول الشعر استلالا رواه الطبرانى فى الكبير وعن[4] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة اخرجه الله من ذنوبه ثم قيل له استانف العمل رواه الديلمى وعن[5] ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة بنية وحسبة تنظفا للجمعة من غير جنابة كتب له بكل شعرة يبلها من راسه ولحيته وسائر جسده حسنة رواه الحاكم فى تاريخه وعن[6] سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا سلمان اتدرى ما الجمعة فيها جمع ابوك آدم ومن اغتسل يوم الجمعة ثم اتى المسجد غفر له رواه الطبرانى فى الكبير وعن[7] ابى الدرداء قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة كفرت عنه ذنوبه وخطاياه فاذا اخذ في المشي الى الجمعة كتب الله بكل خطوة عمل عشرين سنة حسنة فاذا انصرف من الصلاة اجيز بعمل مائتي سنة رواه الامام احمد والطبراني في الكبير ورواه البيهقي في شعب الايمان وابن حبان وابن النجار عن ابي بكر الصديق رضي الله عنه **باب** الوضوء يوم الجمعة **عن** سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواه الامام احمد وابن خزيمة ومسلم والترمذي وقال حديث حسن والنسائي **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى الجمعة فدنى واستمع وانصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة ثلثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وابن ماجة **وعن** انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ويجزى عنه الفريضة ومن اغتسل فالغسل افضل رواه ابن ماجة **وعن** عطاء بن ابي رباح قال كنا جلوسا عند عبد الله بن عباس فحضرت الصلاة اى الجمعة فدعا بوضوء فتوضأ فقال له بعض اصحابه الا تغتسل قال اليوم يوم بارد فتوضأ رواه الامام محمد في الموطا **وعن** قتادة قال قال عمر بن الخطاب من اغتسل يوم الجمعة فهو افضل ومن توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت رواه ابن جرير **باب** السواك يوم الجمعة **عن** عبيد بن السباق مرسلا ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في جمعة من الجمع يا معشر المسلمين ان هذا يوم جعله الله عيدا للمسلمين فاغتسلوا ومن كان عنده طيب فلا يضره ان يمس منه وعليكم بالسواك رواه الامام مالك والشافعي ورواه ابن ماجة عنه وهو عن ابن عباس متصلا **وعن** ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال غسل يوم الجمعة على كل محتلم وسواك ويمس من الطيب ما قدر عليه الا ان بكيرا لم يذكر عبد الرحمن وقال في الطيب ولو من طيب المرأة رواه مسلم والنسائي وابن حبان **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة واستاك ومس من طيب ان كان عنده ولبس من احسن ثيابه ثم خرج حتى ياتي المسجد ولم يتخط رقاب الناس ثم ركع ما شاء الله ان يركع ثم انصت اذا خرج الامام فلم يتكلم حتى يفرغ من صلاته كان كفارة لما بينها وبين الاخرى رواه الامام احمد وابو داود وابن حبان والحاكم **وعن** رجل من الصحابة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث حق على كل مسلم الغسل يوم الجمعة والسواك والطيب رواه ابن ابي شيبة **وعن** ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر المسلمين من جاء منكم

يوم الجمعة فليغتسل وان وجد طيبا فلا عليه ان يمس منه وعليكم بهذا السواك رواه الطبراني في الكبير
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر المسلمين هذا يوم جعله الله لكم عيدا
فاغتسلوا وعليكم بالسواك رواه البيهقي في شعب الايمان وعن سهل بن حنيف قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من حق الجمعة السواك والغسل ومن وجد طيبا فليمس منه رواه
الطبراني في الكبير وعن رجل من الانصار من الصحابة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق على
كل مسلم ان يغتسل يوم الجمعة ويتسوك ويمس من طيب ان كان لاهله رواه الامام احمد والبيهقي

باب تقليم الاظفار عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقلم اظفاره ويقص
شاربه يوم الجمعة قبل ان يخرج الى الصلاة رواه الطبراني في الاوسط والبزار **باب** الزينة
يوم الجمعة عن عبد الله بن سلام انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على المنبر في يوم
الجمعة ما على احدكم لو اشترى ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوبي مهنته رواه ابن ماجة وعن
ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس يوم الجمعة
فرأى عليهم ثياب النمار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما على احدكم ان وجد سعة ان يتخذ
ثوبين لجمعة سوى ثوبي مهنته رواه ابن ماجة وابو داؤد من حديث ابن سلام وعن يحيى بن
سعيد انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما على احدكم لو اتخذ ثوبين لجمعة سوى
ثوبي مهنته رواه الامام مالك وعن ابي سعيد وابي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من اغتسل يوم الجمعة ولبس من احسن ثيابه ومس من طيب ان كان عنده ثم اتى الجمعة
فلم يتخط اعناق الناس ثم صلى ما كتب الله ثم انصت اذا خرج امامه حتى يفرغ من صلاته
كانت كفارة لما بينها وبين الجمعة التي قبلها رواه ابو داؤد وعن انس موقوفا قال يا معشر المسلمين
ما على احدكم ان يتخذ ثوبين لجمعته سوى ثوبي مهنته ويمس من طيب ان كان لاهله وعليكم
بالسواك رواه البيهقي في شعب الايمان وعن جابر بن عبد الله قال نظر رسول الله صلى الله
عليه وسلم الى الناس يوم الجمعة باذة هيئتهم فقال ما ضر رجلا لو اتخذ لهذا اليوم ثوبين
يروح فيهما رواه ابن ابي شيبة وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من
الحق على المسلم اذا كان يوم الجمعة السواك وان يلبس من صالح ثيابه وان يطيب بطيب
ان كان رواه ابن ابي شيبة **باب** العمامة لصلاة الجمعة عن عمرو بن حريث
ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب وعليه عمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين كتفيه يوم

الجمعة رواه مسلم وابن ماجة الى قوله عمامة سوداء وعن ابى الدرداء قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله تعالى وملائكته يصلون على اصحاب العمائم يوم الجمعة رواه الطبرانى فى الكبير

باب الدهن والطيب ليوم الجمعة عن نافع ان ابن عمر كان لا يروح الى الجمعة الا وهو مدهن
متطيب الا ان يكون محرما رواه الامام محمد فى الموطا وعن سلمان الفارسى قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يغتسل رجل يوم الجمعة ويتطهر ما استطاع من طهر ويدهن او يمس من
طيب بيته ثم يخرج فلا يفرق بين اثنين ثم يصلى ما كتب له ثم ينصت اذا تكلم الامام الا غفر له
ما بينه وبين الجمعة الاخرى رواه الامام احمد والبخارى والدارمى وعن البراء قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم حقا على المسلمين ان يغتسلوا يوم الجمعة وليمس احدهم من طيب اهله فان لم يجد
فالماء له طيب رواه الامام احمد والترمذى وقال هذا حديث حسن وعن ابى ذر عن النبى صلى الله
عليه وسلم قال من اغتسل يوم الجمعة فاحسن غسله وتطهر فاحسن طهوره ولبس من احسن ثيابه
ومس ما كتب الله له من طيب اهله ثم اتى الجمعة ولم يلغ ولم يفرق بين اثنين غفر له ما بينه وبين
الجمعة الاخرى رواه الامام احمد وابن ماجة والحاكم وعنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الغسل
يوم الجمعة على كل محتلم والسواك وان يمس من الطيب ما يقدر عليه رواه النسائى وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة واستاك ومس من طيب ان كان عنده
ولبس من احسن ثيابه ثم خرج حتى اتى المسجد ولم يتخط رقاب الناس ثم ركع ما شاء الله ان يركع ثم
انصت اذا خرج الامام فلم يتكلم حتى يفرغ من صلاته كان كفارة لما بينها وبين الجمعة الاخرى
رواه الامام احمد وابو داؤد وابن حبان والحاكم وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من اغتسل يوم الجمعة ومس من طيب امرأته ان كان لها ولبس من صالح ثيابه ثم لم يتخط رقاب
الناس ولم يلغ عند الموعظة كان كفارة لما بينهما ومن لغا وتخطى رقاب الناس كانت له ظهرا
رواه ابو داؤد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس انه اذا كان هذا اليوم
فاغتسلوا وليمس احدكم افضل ما يجد من دهنه وطيبه رواه ابو داؤد والحاكم وعن ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى حقا على كل مسلم ان يغتسل فى كل سبعة ايام يوم فان كان
له طيب مسه رواه ابن حبان وعن سهل بن حنيف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حق
الجمعة السواك والغسل ومن وجد طيبا فليمس منه رواه الطبرانى فى الكبير **باب** تجمير الثياب
عن ابن عمر ان عمر كان يجمر ثيابه للمسجد يوم الجمعة رواه المروزى فى كتاب الجمعة **باب** الصلاة

على النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة عن صفوان بن سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم الجمعة فاکثروا الصلاة علی رواہ الامام الشافعی وعن عبد الرحمن بن معمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکثروا الصلاة علی یوم الجمعة رواہ الامام الشافعی وعن ابی هریرة ان افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا الصلاة علی فیه فان صلاتکم معروضة علی ان یوم الجمعة یوم عید کم وذکر فلا تجعلوا یوم عیدکم یوم صیامکم ولکن اجعلوه یوم ذکر الا ان تخلطوه بایام رواہ البیهقی فی شعب الایمان وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اکثروا الصلاة علی یوم الجمعة فانه مشهود یشهده الملائکة وان احدا لم یصل علی الا عرضت علی صلاته حتی یفرغ منها قال قلت وبعد الموت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق رواہ ابن ماجة وعن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا علی من الصلاة فیه فان صلاتکم معروضة علی قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والبیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اکثروا الصلاة علی فی اللیلة الزهراء والیوم الازهر فان صلاتکم تعرض علی رواہ الطبرانی فی الاوسط **باب** السفر یوم الجمعة عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عبد اللہ بن رواحة فی سریة فوافق ذلک یوم الجمعة فغدا اصحابه وقال اتخلف فاصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم الحقهم فلما صلی علیه السلام رآہ فقال له ما منعک ان تغدو مع اصحابک قال اردت ان اصلی معک ثم الحقهم فقال لو انفقت ما فی الارض ما ادرکت فضل غدوتهم رواہ الترمذی وعن الزهری ان النبی صلی اللہ علیه وسلم خرج لسفر یوم الجمعة من اول النهار رواہ ابو داؤد فی المراسیل **باب** فرضیة الجمعة قال اللہ تعالی یا ایها الذین امنوا اذا نودی للصلاة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ کتب علیکم الجمعة فی مقامی هذا فی ساعتی هذہ فی شهری هذا الی یوم القیمة من ترکها من غیر عذر مع امام عادل او امام جائر فلا جمع اللہ شمله ولا بورک له فی امرہ الا لا صلاة له الا ولا حج له الا ولا بر له الا ولا صدقة له رواہ الطبرانی فی الاوسط وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا ایها الناس

توبوا الى ربكم قبل ان تموتوا وبادروا اليوم بالاعمال الصالحة قبل ان تشغلوا وصلوا الذى بينكم
وبين ربكم بكثرة ذكركم له وكثرة الصدقة فى السر والعلانية توجروا وتحمدوا وترزقوا وتنصروا
وتجبروا واعلموا ان الله قد افترض عليكم الجمعة فى مقامى هذا فى يومى هذا فى شهرى هذا
فى عامى هذا الى يوم القيمة فريضة مكتوبة من وجد اليه سبيلا فمن تركها فى حياتى او
بعد موتى جحودا بها او استخفافا بحقها وله امام عادل او جائر فلا جمع الله شمله ولا بارك له
فى امره الا ولا صلاة له الا ولا وضوء له الا ولا حج له الا ولا صدقة له الا ولا زكوة له الا ولا
بر له حتى يتوب ومن تاب تاب الله عليه الا لا تؤمن امرءة رجلا ولا يؤمن اعرابى مهاجرا
ولا يؤمن فاجر مومنا الا ان يقهره سلطان يخاف سيفه و سوطه رواه ابن ماجه والبيهقى
وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الاخرون السابقون بيد انهم
اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم وهذا اليوم الذى كتب الله عز وجل عليهم فاختلفوا
فيه فهدانا الله عز وجل له يعنى يوم الجمعة فالناس لنا فيه تبع اليهود غدا والنصارى بعد
غد رواه الامام الشافعى والبخارى ومسلم والنسائى وعن ام المؤمنين حفصة رضى الله عنها
ان النبى صلى الله عليه وسلم قال رواح الجمعة واجب على كل محتلم رواه النسائى باسناد صحيح على شرط مسلم
وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة على من سمع النداء رواه
ابوداؤد **باب** من تجب عليهم الجمعة ومن لا تجب عليهم عن الامام الاعظم عن ايوب بن عائذ
عن محمد بن كعب القرظى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال اربعة لا جمعة عليهم المرءة والعبد
والمريض والمسافر رواه الحافظ حسين بن محمد بن خسرو فى مسنده والامام محمد فى الآثار وقال وبه
قال ابو حنيفة فان فعلوا ذلك اجزاهم وعن محمد بن كعب انه سمع رجلا من بنى وائل يقول قال النبى
صلى الله عليه وسلم تجب الجمعة على كل مسلم الا امرءة او صبيا او مملوكا رواه الامام الشافعى والبيهقى
وعن طارق بن شهاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة حق واجب على كل مسلم فى جماعة
الا اربعة عبد مملوك او امرءة او صبى او مريض رواه ابوداؤد والحاكم والدارقطنى وعن تميم الدارى
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة واجبة الا على امرءة او صبى او مريض او عبد او مسافر
رواه الطبرانى فى الكبير وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسة لا جمعة عليهم المرءة
والمسافر والعبد والصبى واهل البادية رواه الطبرانى فى الاوسط وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم الجمعة واجبة الا على ما ملكت ايمانكم او ذى علة رواه الطبرانى فى الكبير والبيهقى

فی شعب الایمان وعن مولی لآل الزبیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجمعة واجبة علی کل حالم الا اربعة الصبی والمملوک والمرءة والمریض رواه ابن ابی شیبة والبیهقی وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فعلیه الجمعة یوم الجمعة الا مریض او مسافر او امرءة او صبی او مملوک ومن استغنی عنها بلهو او تجارة استغنی الله والله غنی حمید رواه ابن عدی والدارقطنی والبیهقی ورواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة والدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس وابن ابی شیبة عن محمد بن کعب القرظی مرسلا

باب التشدید علی من ترک الجمعة

عن صفوان بن سلیم قال مالک لا ادری عن النبی صلی الله علیه وسلم ام لا انه قال من ترک الجمعة ثلث مرات من غیر عذر ولا علة طبع الله علی قلبه رواه مالک وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من ترک الجمعة من غیر ضرورة کتب منافقا فی کتاب لا یمحی ولا یبدل وفی بعض الحدیث ثلثا رواه الامام الشافعی وعن ابی الجعد الضمری عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا یترک رجل مسلم الجمعة ثلثا تهاونا بها الا طبع الله علی قلبه رواه الامام الشافعی وعن عمرو بن امیة یقول لا یترک رجل مسلم الجمعة ثلثا تهاونا بها لا یشهدها الا کتب من الغافلین رواه الامام الشافعی وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد هممت ان امر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعة بیوتهم رواه الامام احمد ومسلم وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا هل عسی احدکم ان یتخذ الصبة من الغنم علی راس میل او میلین فیتعذر علیه الکلاء فیرتفع ثم تجیئ علیه الجمعة فلا یجیئ ولا یشهدها وتجیئ الجمعة فلا یشهدها حتی یطبع علی قلبه رواه ابن ماجة والحاکم وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لینتهین اقوام عن ودعهم الجمعات او لیختمن الله علی قلوبهم ثم لیکونن من الغافلین رواه الامام احمد والنسائی وابن ماجة وعن اسامة بن زید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترک ثلاث جمعات من غیر عذر کتب من المنافقین رواه الطبرانی فی الکبیر وعن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترک الجمعة ثلاث مرات متوالیات من غیر ضرورة طبع الله علی قلبه رواه الامام احمد وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد هممت ان امر فتیانی ان یجمعوا حزما من حطب ثم انطلق فاحرق علیهم بیوتهم الذین لا یشهدون الجمعة رواه البیهقی وعن کعب بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لینتهین اقوام

يسمعون النداء يوم الجمعة لا يأتونها او ليطبعن الله على قلوبهم رواه الطبراني في المعجم الكبير و
ابو نعيم في الحلية وعن[١٢] عبد الله بن ابي اوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء يوم
الجمعة ولم يأتها ثم سمع النداء ثم لم يأتها طبع الله على قلبه فجعل قلب منافق رواه الطبراني في الكبير
والبيهقي في شعب الايمان وعن[١٣] حارثة بن النعمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتخذ احدكم السائمة فيشهد الصلاة في الجماعة فيتعذر عليه سائمته فيقول لو طلبت لسائمتي
مكانا هو اكلأ من هنا فيتحول ولا يشهد الجمعة فيتعذر عليه سائمته فيقول لو طلبت لسائمتي
مكانا لا يشهد الجمعة ولا الجماعة فيطبع الله على قلبه رواه الامام احمد وعنه[١٤] قال قال رسول
الله صلى الله وسلم يخرج احدكم في غنيمة الى حاشية القرية فيشهد الصلاة ويؤوب الى اهله حتى
اذا اكل ما حوله وتعذرت عليه الارض قالوا لو ارتفعت الى ددهة هي اعفى كلأ من هذه فيرتفع
ولا يشهد من الصلاة الا الجمعة حتى اذا اكل ما حوله وتعذرت عليه الارض قال لو ارتفعت الى
ددهة هي اعلى كلاء من هذه فيرتفع حتى لا يشهد الصلوات الخمس ولا يدري ما الجمعة حتى
يطبع على قلبه رواه الحسن بن سفيان والبغوي والباوردي وابن قانع والطبراني في الكبير وابو نعيم
والبيهقي وعن[١٥] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال العبد متهاونا بالجمعة حتى
يغضب الله عليه رواه الديلمي وعن[١٦] ابي الجعد الضمري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك
ثلاث جمع تهاونا من غير عذر طبع الله على قلبه رواه ابن ابي شيبة والامام احمد وابو داود والترمذي
وقال هذا حديث حسن والنسائي وابن ماجة وابو يعلى والدارمي والطبراني في الكبير والبغوي
والباوردي والحاكم في الكنى وفي المستدرك وابو نعيم في المعرفة والبيهقي وعن[١٧] ابي هريرة انه سمع رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول على اعواد المنبر لينتهين اقوام عن ودعهم الجمعات او ليختمن الله على
قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين رواه مسلم وابن النجار والنسائي والدارمي عن ابن عمر

باب

كفارة من ترك الجمعة عن[١] سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة من غير
عذر فليتصدق بدينار فان لم يجد فبنصف دينار رواه الامام احمد وابو داود وابن ماجة والنسائي
وابن حبان والحاكم في المستدرك وعنه[٢] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة
بغير عذر فليتصدق بدرهم او نصف درهم او صاع او مد رواه البيهقي وعن[٣] قدامة بن وبرة مرسلا
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فاتته الجمعة بغير عذر فليتصدق بدرهم او نصف درهم
او صاع حنطة او نصف صاع رواه ابن ماجة وابو داود وعن[٤] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فاتته صلاة الجمعة فليتصدق بنصف دينار رواه
الخطيب **باب** التبكير يوم الجمعة **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح في الساعة الاولى فكانما قرب بدنة ومن راح
في الساعة الثانية فكانما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن ومن
راح في الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب
بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر رواه الامام مالك والشافعي
والترمذي والنسائي **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم الجمعة
كان على كل باب من ابواب المسجد ملئكة يكتبون الناس على منازلهم الاول فالاول
فاذا خرج الامام طويت الصحف واستمعوا الخطبة والمهجر الى الصلاة كالمهدي بدنة ثم الذي يليه
كالمهدي بقرة ثم الذي يليه كالمهدي كبشا حتى ذكر الدجاجة والبيضة رواه الامام الشافعي ومسلم
وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الملئكة ليقعدون يوم الجمعة على ابواب المساجد
معهم الصحف يكتبون الناس الاول والثاني والثالث حتى اذا خرج الامام طويت الصحف رواه الامام احمد
وابو يعلى والطبراني في الكبير والضياء **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعث الملائكة يوم الجمعة
الى ابواب المساجد يكتبون الاول فالاول فاذا صعد الامام على المنبر طويت الصحف رواه الطبراني
في الكبير **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على كل باب من ابواب المسجد ملكان
يكتبان الاول فالاول فكرجل قدم بدنة وكرجل قدم بقرة وكرجل قدم شاة وكرجل قدم طيرا وكرجل
قدم بيضة فاذا قعد الامام طويت الصحف رواه ابن حبان **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم الجمعة قعدت الملئكة على ابواب المسجد فيكتبون من جاء من الناس
على قدر منازلهم فرجل قدم جزورا ورجل قدم بقرة ورجل قدم شاة ورجل قدم دجاجة ورجل قدم
عصفورا ورجل قدم بيضة فاذا اذن المؤذن وجلس الامام على المنبر طووا الصحف ودخلوا المسجد
يستمعون الذكر رواه الامام احمد والطحاوي والضياء **وعن** امير المؤمنين على بن ابي طالب كرم الله وجهه
قال اذا كان يوم الجمعة غدت الشياطين براياتها الى الاسواق فيرمون الناس بالرايات ويثبطونهم عن الجمعة
وتغدو الملائكة فتجلس على ابواب المسجد فيكتبون الرجل من ساعة والرجل من ساعتين حتى
يخرج الامام فاذا جلس الرجل مجلسا يستمكن فيه من الاستماع والنظر فانصت ولم يلغ كان له كفل
من اجر وان جلس مجلسا يستمكن فيه من الاستماع والنظر فلغا ولم ينصت كان له كفل من وزر ومن

قال يوم الجمعة لصاحبه صه فقد لغا فليس له من جمعته تلك شيء رواه الامام احمد وابوداؤد وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما مثل المهجر الى الصلاة كمثل الذي يهدي البدنة
ثم الذي على اثره كالذي يهدي البقرة ثم الذي على اثره كالذي يهدي الكبش ثم الذي على اثره
كالذي يهدي الدجاجة ثم الذي على اثره كالذي يهدي البيضة رواه النسائي وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم الجمعة قعدت الملائكة على ابواب المسجد يكتبون الناس
على قدر منازلهم فالمقدم جزورا والمقدم بقرة والمقدم شاة والمقدم طيرا والمقدم بيضة فاذا خرج
الامام طويت الصحف رواه ابن مردوية وعن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله يبعث الملئكة يوم الجمعة على ابواب المساجد يكتبون القوم الاول والثاني والثالث والرابع
والخامس والسادس فاذا بلغوا السابع كانوا بمنزلة من قرب العصافير رواه الطبراني في الكبير
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الملئكة على ابواب المسجد يكتبون الناس
على منازلهم جاء فلان من ساعة كذا وكذا وجاء فلان والامام يخطب جاء فلان فادرك الصلاة
ولم يدرك الخطبة رواه ابن ابي شيبة وعنه قال المتعجل الى الجمعة كالمهدي بدنة والذي
يليه كالمهدي بقرة ثم كالمهدي شاة ثم كالمهدي طائرا رواه ابن ابي شيبة وابن زنجويه وقال
كالمهدي شاة فاذا جلس الامام على المنبر طويت الصحف وجلسوا يستمعون الذكر وعن ابن
عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم الجمعة دفعت الويه الحمد الى الملائكة
الى كل مسجد يجمع فيه فيحضر جبرئيل المسجد الحرام مع كل ملك منهم كتاب وجوههم كالقمر ليلة البدر
معهم قراطيس فضة واقلام ذهب يكتبون الناس على مراتبهم فمن جاء قبل خروج الامام كتب
من السابقين ومن جاء بعد خروج الامام كتب شهد الخطبة ومن جاء بعد كتب شهد الجمعة فاذا
سلم الامام تصفح الملك وجوه القوم فاذا فقد الرجل ممن كان تكتبه فيما خلا من السابقين قال
اللهم عبدك فلان نكتبه فيما خلا من السابقين لا ندري ما خلفه اللهم ان كان مريضا فاشفه
وان كان غائبا فاحسن صحابته وان كان قبضته فارحمه ويؤمن الذين معه من الملائكة رواه
ابو الشيخ في الثواب وعن اوس بن اوس قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل
يوم الجمعة وغسل وبكر وابتكر ودنا واستمع وانصت كان له بكل خطوة يخطوها اجر سنة صيامها
وقيامها قال محمود في هذا الحديث قال وكيع اغتسل هو وغسل امرأته ويروى عن ابن المبارك انه
قال في هذا الحديث من غسل واغتسل يعني غسل رأسه واغتسل رواه الترمذي وقال حديث حسن

وعن جابر بن عبد الله قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم نرجع فنريح نواضحنا
قلت اية ساعة قال زوال الشمس رواه مسلم والنسائي وعنه انه سئل متى كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي الجمعة قال كان يصلي ثم نذهب الى جمالنا فنريحها زاد عبد الله في حديثه
حين تزول الشمس يعني نواضح رواه مسلم وعن سلمة بن الاكوع قال كنا نجمع مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم الجمعة فنرجع وما نجد للحيطان فيئا نستظل به رواه مسلم وعن سمرة بن جندب
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرب مثل الجمعة ثم التبكير كناحر البدنة كناحر البقرة كناحر الشاة
حتى ذكر الدجاجة رواه ابن ماجة وعن علقمة قال خرجت مع عبد الله الى الجمعة فوجد ثلاثة
قد سبقوه فقال رابع اربعة وما رابع اربعة ببعيد اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان الناس يجلسون من الله يوم القيمة على قدر رواحهم الى الجمعات الاول ثم الثاني ثم الثالث
ثم قال رابع اربعة وما رابع اربعة ببعيد رواه ابن ماجة **باب الغداء والقيلولة بعد الجمعة**
عن سهل بن سعد الساعدي قال كنا نتغدى ونقيل بعد الجمعة رواه البخاري ومسلم
والترمذي وقال حديث حسن صحيح وابن ابي شيبة وعن عبد الله بن عمر قال كنا نجمع
ونرجع فنقيل رواه ابن ابي شيبة وعن مالك بن عامر الاصبحي قال كنت ارى طنفسة
لعقيل ابن ابي طالب تطرح يوم الجمعة الى جدار المسجد الغربي فاذا غشي الطنفسة كلها
ظل الجدار خرج عمر بن الخطاب ثم يرجع بعد صلاة الجمعة فيقيل قائلة الضحى رواه الامام
مالك وعن انس قال كنا نبكر الى الجمعة ثم نقيل رواه البخاري وعن سهل بن سعد قال كنا نصلي مع
النبي صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم تكون القائلة رواه البخاري **باب كيف المشي الى الجمعة** عن
جابر بن عتيك صاحب النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا خرجت الى الجمعة فامش على هيئتك رواه
الامام الشافعي وعن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اقيمت الصلاة
فلا تاتوها تسعون واتوها تمشون وعليكم السكينة فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاقضوا رواه
البخاري **باب المصر للجمعة** عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه قال لا جمعة
ولا تشريق الا في مصر جامع رواه عبد الرزاق في مصنفه وابو عبيد في الغريب والمروزي في كتاب
الجمعة وعنه قال لا جمعة ولا تشريق ولا صلاة فطر ولا اضحى الا في مصر جامع او مدينة
عظيمة رواه ابن ابي شيبة وعنه قال لا تشريق ولا جمعة الا في مصر جامع رواه البيهقي في
المعرفة **باب من اين يؤتى الجمعة** عن رجل من اهل قباء عن ابيه وكان من اصحاب النبي

صلى الله عليه وسلم قال امرنا النبي صلى الله عليه وسلم ان نشهد الجمعة من قباء رواه الترمذي وعن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من اواه الليل الى اهله رواه الترمذي وعن
ابن عمر قال ان اهل قباء كانوا يجمعون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة رواه ابن ماجة
وعن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من سمع النداء رواه ابو داؤد وعن
عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما الجمعة على من سمع النداء
رواه الدارقطني وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من يسمع الصوت رواه الدارقطني
وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان الناس ينتابون الجمعة من منازلهم والعوالي
فياتون في الغبار يصيبهم الغبار والعرق فيخرج منهم العرق فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم انسان
منهم وهو عندي فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو انكم تطهرتم ليومكم هذا رواه البخاري ومسلم
وابو داؤد

باب وقت الجمعة

عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الجمعة حين تميل
الشمس رواه البخاري وابو داؤد والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن سلمة بن الاكوع
قال كنا نجمع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زالت الشمس ثم نرجع نتتبع الفيء رواه مسلم وعن
انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتد البرد بكر بالصلاة واذا اشتد الحر ابرد بالصلاة يعني
الجمعة رواه البخاري وعن سلمة بن الاكوع قال كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم ننصرف
وليس للحيطان فيء رواه البخاري ومسلم وابو داؤد والنسائي وابن ماجة والدارمي وعن الزبير قال
كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم ننصرف فنبتدر في الآجام فما نجد من الظل الا قدر
موضع اقدامنا قال يزيد بن هارون الآجام الآطام رواه الامام احمد والدارمي وعن عمار بن ياسر
قال كنا نصلي الجمعة ثم ننصرف فما نجد للحيطان فيئا نستظل به رواه الطبراني في الكبير وعن
سعد القرظي قال كان يؤذن يوم الجمعة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الفيء مثل الشراك
رواه ابن ماجة وعن بلال انه كان يؤذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة اذا كان الفيء قدر
الشراك اذا قعد النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر رواه الطبراني في الكبير

باب النداء للجمعة

عن السائب بن يزيد ان عثمان بن عفان زاد النداء الثالث يوم الجمعة رواه الامام محمد في الموطا
وبهذا ناخذ والنداء الثالث الذي زيد هو النداء الاول وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى
وعنه قال النداء يوم الجمعة اوله اذا جلس الامام على المنبر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
وابي بكر وعمر فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء رواه البخاري وابو داؤد

والنسائی وابن ماجة **وعنه** قال ان الاذان یوم الجمعة کان اوله حین یجلس الامام
یوم الجمعة علی المنبر فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر رضی الله عنهما
فلما کان فی خلافة عثمان وکثروا امر عثمن بن عفان یوم الجمعة بالاذان الثالث فاذن به
علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک رواه البخاری وابوداود والنسائی **وعنه** قال کان
الاذان علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر اذا خرج الامام واقیمت الصلاة
فلما کان عثمان زاد النداء الثالث علی الزوراء رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح
وعنه قال ما کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم الا موذن واحد اذا خرج اذن واذا نزل اقام
وابوبکر وعمر کذلک فلما کان عثمن وکثر الناس زاد النداء الثالث علی دار فی السوق یقال لها
الزوراء فاذا خرج اذن واذا نزل اقام رواه ابن ماجة **وعنه** قال انما امر بالتاذین الثالث
عثمن حین کثر اهل المدینة ولم یکن لرسول الله صلی الله علیه وسلم غیر اذان واحد وکان التاذین
یوم الجمعة حین یجلس الامام رواه النسائی **وعنه** قال کان بلال یوذن اذا جلس رسول
الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر یوم الجمعة فاذا نزل اقام ثم کان کذلک فی زمن ابی بکر وعمر رضی الله
عنهما رواه النسائی **باب الاذان بین یدی الخطیب علی باب المسجد عن** السائب بن
یزید قال کان یوذن بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی
باب المسجد وابی بکر وعمر ثم ساق نحو حدیث یونس رواه ابوداود **وعن** معاذ ان عمر امر
موذنین ان یوذنا للناس الجمعة خارجا من المسجد حتی یسمع الناس وامر ان یوذن بین یدیه کما
کان فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر ثم قال عمر نحن ابتدعناه لکثرة المسلمین رواه جویبر
فی تفسیره والحدیث ضعیف **وعن** السائب بن یزید قال کان یوذن بلال علی باب المسجد علی
عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمن وکثر الناس زاد النداء الثالث علی
الزوراء رواه الطبرانی وابن خزیمة بلفظ فامر عثمن بالاذان الاول علی الزوراء **باب الاذان حین**
قعد الامام علی المنبر عن السائب بن یزید قال کان النداء الذی ذکره الله فی القرآن یوم الجمعة
اذا جلس الامام علی المنبر فی عهد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وابی بکر وعمر حتی خلافة عثمان
فلما کثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء رواه اسحق بن راهویه فی مسنده **وعنه** قال کان
ابتداء النداء الذی ذکره الله فی القرآن یوم الجمعة رواه ابن خزیمة وعبد بن حمید **وعن** ابن عمر
قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خرج یوم الجمعة فقعد علی المنبر اذن بلال رواه الحاکم

في المستدرك وعن سعيد بن حاطب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يجلس على المنبر يوم الجمعة
ثم يؤذن المؤذن فاذا فرغ قام يخطب رواه ابن منده وعن السائب بن يزيد ابن اخت نمر قال
لم يكن لرسول الله صلى الله عليه وسلم الا مؤذن واحد في الصلوات كلها في الجمعة وغيرها يؤذن ويقيم
قال كان بلال يؤذن اذا جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يوم الجمعة ويقيم اذا نزل ولابي بكر و
عمر حتى كان عثمان رواه الامام احمد **باب** الخطبة قبل الصلاة عن ابي موسى الاشعري
قال قال لي ابن عمر اسمعت اباك يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيان ساعة الجمعة
قال قلت نعم يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هي ما بين ان يجلس الامام الى ان
يقضى الصلوة قال ابو بردة يعني على المنبر رواه مسلم **باب** السلام عند الصعود على المنبر
عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا صعد المنبر سلم رواه ابن ماجة وعن ابن عمر قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل المسجد يوم الجمعة سلم على من عند منبره من الجلاس فاذا
صعد المنبر توجه الى الناس فسلم عليهم رواه الطبراني في الاوسط وابن عدي في الكامل وعن
عطاء مرسلا قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صعد المنبر يوم الجمعة استقبل الناس بوجهه
فقال السلام عليكم رواه عبد الرزاق في مصنفه وعن الشعبي مرسلا قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا صعد المنبر يوم الجمعة استقبل الناس بوجهه وقال السلام عليكم وكان ابو بكر وعمر وعثمان
يفعلونه رواه ابن ابي شيبة **باب** الجلوس اذا صعد المنبر عن الامام الاعظم عن عطية
العوفي عن عبد الله ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صعد المنبر يوم الجمعة جلس
قبل الخطبة جلسة خفيفة رواه ابو محمد البخاري وعن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يخطب خطبتين كان يجلس اذا صعد المنبر حتى يفرغ اراه المؤذن ثم يقوم فيخطب ثم يجلس
ثم يقوم فيخطب رواه ابو داود **باب** الخطبة قائما عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم
ان رجلا حدثه انه سأل عبد الله بن مسعود عن خطبة النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة فقال اما تقرأ
سورة الجمعة قال بلى ولكن لا اعلم فقال فاقرأ واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك
قائما قال فالخطبة يوم الجمعة قائما رواه ابو محمد البخاري وروى ابن ماجة نحوه وعن جعفر بن محمد
عن ابيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة وكانت لهم سوق يقال لها البطحاء
كانت بنو سليم يجلبون اليها الخيل والابل والغنم والسمن فقدموا فخرج اليهم الناس وتركوا
رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان لهم لهو اذا تزوج احدهم من الانصار ضربوا بالكبر فعيرهم الله

بذلك فقال تعالى واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما رواه الامام الشافعي وعن
ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب قائما ثم يقعد ثم يقوم فيخطب رواه ابن
ابي شيبة والامام احمد والبزار وابو يعلى الموصلي والطبراني وعن ابي جعفر مثله الا انه قال
فيخطب خطبتين رواه ابن ابي شيبة وعن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب
قائما ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائما فمن نبأك انه كان يخطب جالسا فقد كذب فقد
والله صليت معه اكثر من الفي صلاة رواه مسلم وابو داود والنسائي وعن كعب بن عجرة
انه دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحكم يخطب قاعدا فقال انظروا الى هذا الخبيث يخطب قاعدا
وقد قال تعالى واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما رواه مسلم وعن ابن عمر قال
كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد ثم يقوم كما تفعلون الآن رواه البخاري ومسلم
والترمذي وعن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب قائما يوم الجمعة فجاءت
عير من الشام فانفتل الناس اليها حتى لم يبق الا اثنا عشر رجلا فانزلت هذه الآية التي
في الجمعة واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما رواه مسلم وعن جابر بن سمرة قال
رايت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم وساق الحديث رواه ابو داود
وعنه قال جالست النبي صلى الله عليه وسلم فما رايته يخطب الا قائما ويجلس ثم يقوم و
يخطب الخطبة الآخرة رواه النسائي

باب يخطب الامام خطبتين

عن ابن عمر قال
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب خطبتين كان يجلس اذا صعد المنبر حتى يفرغ اراه
قال المؤذن ثم يقوم فيخطب ثم يجلس فلا يتكلم ويقوم فيخطب رواه ابو داود وعن ابن شهاب
قال بلغنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يبدء فيجلس على المنبر فاذا سكت المؤذن
قام فخطب الخطبة الاولى ثم جلس شيئا يسيرا ثم قام فخطب الخطبة الثانية حتى اذا قضاها
استغفر الله ثم نزل فصلى رواه ابو داود في مراسيله وعن جابر بن سمرة قال كانت للنبي صلى الله
عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما يقرء القرآن يذكر الناس رواه مسلم وابن ابي شيبة وعن ابن عمر
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب خطبتين يجلس بينهما جلسة زاد بشر وهو قائم رواه
ابن ماجة وعن جابر بن سمرة قال من حدثك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب على المنبر
جالسا فكذبه فانا شهدته كان يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم فيخطب خطبة اخرى قلت
كيف كانت خطبته قال كلام يعظ به الناس ويقرء آيات من كتاب الله ثم ينزل وكانت خطبة

تصد او صلاته قصدا بنحو والشمس وضحها والسماء والطارق الا صلاة الغداة قال وصلاة
الظهر كان بلال يؤذن حين تدحض الشمس فان جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام والا مكث
حتى يخرج والعصر نحو ما تصلون والمغرب نحو ما تصلون والعشاء الآخرة يؤخرها عن صلاتكم
قليلا رواه ابن عساكر **وعن** ابي جعفر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يجلس ثم
يقوم فيخطب خطبتين رواه ابن ابي شيبة **باب** الجلوس بين الخطبتين **عن** ابن عمر
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب خطبتين يجلس بينهما رواه ابن ابي شيبة وابن
عساكر **وعن** جابر بن سمرة قال كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما يقرأ
القرآن ويذكر الناس رواه مسلم وابن ابي شيبة والدارمي **وعنه** ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائما رواه مسلم **وعن** ابن عمر قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب خطبتين يقعد بينهما رواه البخاري ومسلم والنسائي
وابن ماجة **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب يوم الجمعة ثم يجلس ثم يقوم فيخطب
قال مثل ما يفعلون اليوم رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح **وعنه** ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان يخطب خطبتين وهو قائم وكان يفصل بينهما بجلوس رواه الدارمي والنسائي
باب السكوت في القعدة بين الخطبتين **عن** ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يخطب خطبتين كان يجلس اذا صعد المنبر حتى يفرغ اراه قال المؤذن ثم يقوم فيخطب ثم يجلس
فلا يتكلم ثم يقوم فيخطب رواه ابو داود **وعن** جابر بن سمرة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يخطب يوم الجمعة قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم ثم يقوم فيخطب خطبة اخرى فمن حدثكم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخطب قاعدا فقد كذب رواه النسائي **باب** استقبال
الناس الخطيب **عن** نافع ان ابن عمر كان يفرغ من سبحته يوم الجمعة قبل خروج
الامام فاذا خرج لم يقعد الامام حتى يستقبله رواه البيهقي وذكره البخاري تعليقا **وعن** المستمر
بن ريان قال رأيت انسا اذا اخذ الامام يوم الجمعة يستقبله بوجهه حتى يفرغ الامام من
خطبته رواه ابن ابي شيبة **وعنه** انه جاء انس يوم الجمعة فاستند الى الحائط واستقبل
الامام رواه ابن المنذر **وعن** عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
استوى على المنبر استقبلناه بوجوهنا رواه الترمذي **وعن** عدي بن ثابت عن ابيه قال كان
النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام على المنبر استقبله الناس رواه ابن ماجة **وعن** مطيع ابي يحيى

المزنی عن ابیه عن جده قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام علی المنبر اقبلنا بوجوهنا
الیه رواه ابو نعیم والاثرم فی سننه **باب قصر الخطبة** عن عمار قال سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول ان طول صلاة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطیلوا
الصلاة واقصروا الخطبة وان من البیان سحرا رواه مسلم وابو داود وعن ابن مسعود
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان قصر الخطبة وطول الصلاة مئنة من فقه الرجل فاطیلوا
الصلاة واقصروا الخطبة وان من البیان سحرا وانه سیاتی بعدکم اقوام یطیلون الخطب ویقصرون
الصلاة رواه البزار وعن جابر بن سمرة قال کانت صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم قصدا وخطبته قصدا
رواه مسلم وابن ابی شیبة والدارمی وعنه قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان نطیل الخطبة
رواه ابن ابی شیبة وعن ابی امامة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا بعث امیرا قال اقصر الخطبة واقل
الکلام فان من الکلام سحرا رواه العسکری فی الامثال وعن جابر بن سمرة قال کنت اصلی مع النبی
صلی الله علیه وسلم الصلوات فکانت صلاته قصدا وخطبته قصدا رواه مسلم وعن عمار بن یاسر
قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم باقصار الخطب رواه ابو داود وعن جابر بن سمرة السوائی
قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یطیل الموعظة یوم الجمعة انما هن کلمات یسیرات رواه
ابو داود وعن عبد الله بن ابی اوفی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکثر الذکر ویقل اللغو ویطیل
الصلاة ویقصر الخطبة ولا یانف ان یمشی مع الارملة والمسکین فیقضی له الحاجة رواه النسائی
باب کیف یخطب عن جابر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خطب احمرت عیناه
وعلا صوته واشتد غضبه حتی کانه منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعة
کهاتین ویقرن بین اصبعیه السبابة والوسطی رواه مسلم وعنه قال کانت خطبة النبی صلی
الله علیه وسلم یوم الجمعة یحمد الله ویثنی علیه ثم یقول علی اثر ذلک وقد علا صوته ثم ساق الحدیث بمثله
رواه مسلم وعنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب الناس یحمد الله ویثنی علیه بما هو
اهله ثم یقول من یهده الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له وخیر الحدیث کتاب الله رواه
مسلم **باب قراءة القرآن فی الخطبة** عن صفوان بن یعلی عن ابیه انه سمع النبی صلی الله علیه
وسلم یقرء علی المنبر ونادوا یا مالک رواه البخاری ومسلم والترمذی وقال حدیث حسن صحیح غریب
والنسائی وعن عمرة بنت عبد الرحمن عن اخت لعمرة قالت اخذت ق والقرآن المجید من فی
رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الجمعة وهو یقرء بها علی المنبر فی کل جمعة رواه مسلم وعن ابنة لحارثة

بن النعمان قالت ما حفظت ق والقرآن المجيد الا من في رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب بها في كل جمعة قالت
وكان تنورنا وتنور رسول الله صلى الله عليه وسلم واحدا رواه مسلم والنسائي الى قوله في كل جمعة
وعنها قالت لقد كان تنورنا وتنور رسول الله صلى الله عليه وسلم واحدا سنتين او بعض سنة
ما اخذت ق والقرآن المجيد الا عن لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرؤها كل جمعة على المنبر
اذا خطب الناس رواه مسلم وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقرء على المنبر قل يايها الكفرون وقل هو الله احد رواه الطبراني في الاوسط والعاقولي في فوائده
وعن ابي سعيد الخدري قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقرأ ص فلما مر بالسجدة نزل
فسجد رواه الدارمي **باب الخطبة متكئا على عصا او قوس** عن الحكم بن الحزن الكلفي قال وفدت
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم سابع سبعة او تاسع تسعة فدخلنا عليه فقلنا يا رسول الله زرناك
فادع الله لنا بخير فامر بنا او امر لنا بشئ من التمر والشان اذ ذاك دون فاقمنا بها اياما شهدنا فيها
الجمعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام متوكئا على عصا او قوس فحمد الله واثنى عليه بكلمات
خفيفات طيبات مباركات ثم قال ايها الناس انكم لن تطيقوا او لن تفعلوا كل ما امرتم به ولكن سددوا
وابشروا رواه ابو داود وعن ابن جريج قال قلت لعطاء اكان النبي صلى الله عليه وسلم يقوم على عصا
اذا خطب قال نعم كان يعتمد عليها اعتمادا رواه الامام الشافعي **باب الخطبة مستندا الى الجذع**
عن ابي بن كعب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الى جذع نخلة اذ كان المسجد عريشا كان يخطب
الى ذلك الجذع فقال رجل من اصحابه يا رسول الله هل لك ان نجعل لك منبرا تقوم عليه يوم الجمعة
ويسمع الناس يوم الجمعة خطبتك قال نعم فصنع له ثلث درجات هن اللاتي على المنبر فلما صنع المنبر
ووضع موضعه الذي وضعه فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بدء للنبي صلى الله عليه وسلم ان يقوم على
ذلك المنبر فيخطب اليه فمر اليه فلما جاوز ذلك الجذع الذي كان يخطب اليه خار حتى تصدع
وانشق فنزل النبي صلى الله عليه وسلم لما سمع صوت الجذع فمسحه بيده ثم رجع الى المنبر فلما هدم
المسجد اخذ ذلك الجذع ابي بن كعب وكان عنده في بيته حتى بلي واكلته الارضة وعاد رفاتا
رواه الامام الشافعي والامام احمد وابن ماجة وعن جابر بن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا خطب استند الى جذع نخلة من سواري المسجد فلما صنع له المنبر فاستوى عليه اضطربت تلك
السارية كحنين الناقة حتى سمعها اهل المسجد حتى نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتنقها
فسكنت رواه الامام الشافعي والنسائي وعنه قال كان جذع يقوم عليه النبي صلى الله عليه وسلم

فلما وضع له المنبر سمعت للجذع مثل اصوات العشار حتى نزل النبي صلى الله عليه وسلم فوضع يده عليه
رواه البخاري وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب الى جذع فلما اتخذ المنبر حن الجذع
حتى اتاه فالتزمه فسكن رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب صحيح وعن جابر بن عبد الله
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم الى الجذع قبل ان يجعل المنبر فلما جعل المنبر حن ذلك الجذع حتى سمعنا حنينه فوضع
رسول الله صلى الله عليه وسلم يده عليه فسكنت رواه الدارمي وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب الى جذع قبل ان يتخذ المنبر فلما اتخذ
المنبر تحول اليه فحن جذع فاحتضنه فسكن قال لو لم احتضنه لحن الى يوم القيمة رواه الدارمي وعن انس عن النبي
صلى الله عليه وسلم مثله رواه الدارمي **باب اتخاذ المنبر** عن ابي حازم بن دينار ان رجالا
اتوا سهل بن سعد الساعدي وقد امتروا في المنبر مم عوده فسألوا عن ذلك فقال والله
اني لاعرف مما هو ولقد رأيته اول يوم وضع واول يوم جلس عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فلانة امرأة من الانصار وقد سماها سهل مري غلامك
النجار ان يعمل لي اعوادا اجلس عليهن اذا كلمت الناس فامرته فعملها من طرفاء
الغابة ثم جاء بها فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بها فوضعت هنا ثم رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى عليها وكبر وهو عليها ثم ركع وهو عليها ثم نزل القهقرى
فسجد في اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ اقبل على الناس فقال يا ايها الناس انما صنعت هذا
لتأتموا بي ولتعلموا صلاتي رواه البخاري ومسلم وابو داؤد والنسائي وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه
وسلم لما بدن قال له تميم الداري الا اتخذ لك منبرا يا رسول الله يجمع او يحمل عظامك قال بلى فاتخذ له
منبرا مرقاتين رواه ابو داؤد والحسن بن سفيان والبيهقي وعن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يخطب وهو مستند الى جذع فقال ان القيام قد شق علي فقال له تميم الداري الا اعمل لك
منبرا كما رأيت يصنع بالشام فشاور النبي صلى الله عليه وسلم المسلمين في ذلك فرأوا ان يتخذوه فقال
العباس بن عبد المطلب ان لي غلاما يقال له كلاب اعمل الناس فقال له مره ان يعمل الحديث رواه
ابن سعد في الطبقات وعن ابي بن كعب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الى جذع اذ كان المسجد
عريشا وكان يخطب الى ذلك الجذع فقال رجل من اصحابه يا رسول الله هل لك ان نجعل لك منبرا تقوم
عليه يوم الجمعة وتسمع الناس يوم الجمعة خطبتك قال نعم فصنع له ثلث درجات رواه ابن ماجة وعن
سهل بن سعد قال لما كثر الناس بالمدينة جعل الرجل يجيئ والقوم يجيئون فلا يكادون ان يسمعوا كلام
رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يرجعوا من عنده فقال له الناس يا رسول الله ان الناس قد كثروا

وان الجائي يجيء فلا يكاد يسمع كلامك قال فما شئتم فارسل الى غلام لامرأة من الانصار نجار والى طرفاء الغابة فجعلوا له مرقاتين او ثلثا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجلس عليه ويخطب عليه فلما فعلوا ذلك حنت الخشبة التي كان يقوم عندها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم اليها فوضع يده عليها فسكنت رواه الدارمي **باب** موضع المنبر **عن** سلمة بن الاكوع قال كان بين منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين الحائط كقدر ممر الشاة رواه ابو داؤد **وعن** سهل بن سعد قال كان بين مصلى النبي صلى الله عليه وسلم وبين الجدار ممر الشاة رواه البخاري ومسلم **باب** اول من اتخذ المنبر **عن** سعد بن ابرهيم عن ابيه قال اول من خطب على المنبر ابرهيم صلى الله عليه وسلم رواه البزار **وعن** معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتخذ المنبر فقد اتخذه ابي ابرهيم وان اتخذ العصا فقد اتخذها ابي ابرهيم رواه البزار والطبراني في الكبير **باب** الخطبة على المنبر **عن** سالم عن ابيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال من جاء الى الجمعة فليغتسل رواه البخاري **وعن** ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا حوله رواه البخاري ومسلم والنسائي **باب** خطبة النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب يوما فقال ان الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونشهد به ونستنصره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعص الله ورسوله فقد غوى حتى يفيء الى امر الله رواه الامام الشافعي **وعن** عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب يوما فقال في خطبته الا ان الدنيا عرض حاضر ياكل منها البر والفاجر الا وان الاخرة اجل صادق يقضي فيها ملك قادر الا وان الخير كله بحذافيره في الجنة الا وان الشر كله بحذافيره في النار الا فاعملوا وانتم من الله على حذر واعلموا انكم معروضون على اعمالكم فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره رواه الامام الشافعي **وعن** ابي سعيد قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان الله كتب عليكم الجمعة في مقامي هذا في ساعتي هذه في شهري هذا في عامي هذا الى يوم القيمة من تركها من غير عذر مع امام عادل او امام جائر فلا جمع له شمله ولا بورك له في امره الا ولا صلاة له الا ولا حج له الا ولا بر له الا ولا صدقة له رواه الطبراني في الاوسط **وعن** ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا تشهد قال الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهدي الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق

بشيرا ونذيرا بين يدى الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فانه لايضر الانفسه
ولا يضر الله وفى رواية ان يونس سال ابن شهاب عن تشهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم الجمعة فذكر
نحوه قال ومن يعصهما فقد غوى ونسال الله ربنا ان يجعلنا ممن يطيعه ويطيع رسوله ويتبع رضوانه
ويجتنب سخطه انما نحن به وله رواه ابو داؤد **وعن** جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال يا ايها الناس توبوا الى الله قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشتغلوا
وصلوا الذى بينكم وبين ربكم بكثرة ذكركم له وكثرة الصدقة فى السر والعلانية ترزقوا وتنصروا وتجبروا
واعلموا ان الله قد افترض عليكم الجمعة فى مقامى هذا فى يومى هذا فى شهرى هذا فى عامى هذا الى
يوم القيمة فمن تركها فى حياتى او بعدى وله امام عادل او جائر استخفافا بها او جحودا لها فلا جمع الله
شمله ولا بارك له فى امره الا ولا صلاة له ولا زكوة له ولا حج له ولا صوم له ولا بر له حتى يتوب فمن
تاب تاب الله عليه الا لا تؤمن امرأة رجلا ولا يؤم اعرابى مهاجرا ولا يؤم فاجر مؤمنا الا ان يقهره
بسلطان يخاف سيفه وسوطه رواه ابن ماجة

باب خطبة امير المؤمنين عثمن الغنى رضى الله عنه

عن مالك بن ابى عامر ان عثمان بن عفان رضى الله عنه كان يقول فى خطبته قلما يدع ذلك
اذا خطب اذا قام الامام ان يخطب يوم الجمعة فاستمعوا وانصتوا فان للمنصت الذى لا يسمع
من الحظ مثل ما للسامع المنصت فاذا قامت الصلاة فاعدلوا الصفوف وحاذوا بالمناكب فان
اعتدال الصفوف من تمام الصلاة ثم لا يكبر عثمن حتى ياتيه رجال قد وكلهم بتسوية الصفوف
فيخبرونه بان قد استوت رواه الامام الشافعى من طريق مالك ورواه الامام محمد فى الموطا
الى قوله للسامع المنصت

باب خطبة امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه

عن مولى ام عثمن قال سمعت عليا على منبر الكوفة يقول اذا كان يوم الجمعة غدت الشياطين براياتها الى الاسواق
فيرمون الناس بالترابيث والربائث ويذكرونهم الحوائج ويثبطونهم عن الجمعة وتغدو الملئكة
براياتها فتجلس على ابواب المساجد ويكتبون الرجل من ساعة والرجل من ساعتين حتى يخرج الامام
فاذا جلس الرجل مجلسا يستمكن فيه من الاستماع والنظر فانصت ولم يلغ كان له كفلان من
الاجر واذا جلس مجلسا نباء وانصت ولم يلغ كان له كفل من الاجر وان جلس مجلسا يستمكن فيه
من الاستماع والنظر فلغا ولم ينصت كان له كفل من وزر ومن قال يوم الجمعة لصاحبه صه فقد
لغا ومن لغا فليس له فى جمعته تلك شئ ثم يقول فى اخر ذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول رواه ابو داؤد والبيهقى ورواه ابن ابى شيبة والامام احمد نحوه

باب حث الامام

بالاغتسال فی الخطبة عن ابن عمر قال خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اذا راح احدکم
الجمعة فلیغتسل رواه النسائی وعن ابرهیم بن نشیط انه سال ابن شهاب عن الغسل
یوم الجمعة فقال سنة وقد حدثنی به سالم بن عبد الله عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
تکلم بها علی المنبر رواه النسائی وعن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال وهو قائم
علی المنبر من جاء منکم یوم الجمعة فلیغتسل رواه النسائی باب حث الامام بالصدقة فی الخطبة
عن عبد الله بن سعد بن ابی سرح قال رأیت ابا سعید الخدری جاء ومروان یخطب فقام فصلی رکعتین
فجاء الیه الاحراس لیجلسوه فابی ان یجلس حتی صلی رکعتین فلما قضی الصلاة اتیناه فقلنا یا ابا سعید
کان هولاء ان یقعوا بک قال ما کنت ادعها لشیء بعد شیء رأیته من رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت
النبی صلی الله علیه وسلم وجاء رجل وهو یخطب فدخل المسجد بهیأة بذة فقال اصلیت قال لا قال
فصل رکعتین قال ثم حث الناس علی الصدقة فالقوا ثیابا فاعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم منها
الرجل ثوبین فلما کانت الجمعة الاخری جاء الرجل والنبی صلی الله علیه وسلم یخطب فقال له النبی صلی
الله علیه وسلم اصلیت قال لا فقال فصل رکعتین ثم حث الناس علی الصدقة فطرح الرجل احد ثوبیه
فصاح رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال خذه ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انظروا الی هذا جاء
تلک الجمعة بهیأة بذة فامرت الناس بالصدقة فطرحوا ثیابا فاعطیته منها ثوبین فلما جاءت
الجمعة امرت الناس بالصدقة فجاء فالقی احد ثوبیه رواه الامام الشافعی ورواه النسائی عن عیاض
بن عبد الله قال سمعت ابا سعید الخدری یقول جاء رجل یوم الجمعة والنبی صلی الله علیه وسلم یخطب
الحدیث باب تکلم الامام اثناء الخطبة عن جابر بن عبد الله قال دخل رجل یوم الجمعة المسجد
والنبی صلی الله علیه وسلم یخطب فقال له اصلیت قال لا فصل رکعتین رواه الامام الشافعی والنسائی
وعنه قال جاء سلیک الغطفانی ورسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب فقال له النبی صلی الله علیه وسلم
اصلیت قبل ان تجیء قال لا قال فصل رکعتین وتجوز فیهما رواه ابن ماجة والدار قطنی وعنه قال
جاء رجل والنبی صلی الله علیه وسلم یخطب الناس یوم الجمعة قال صلیت یا فلان فقال لا قال قم فارکع
رکعتین رواه البخاری وابوداود والترمذی والنسائی وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وعنه
قال جاء سلیک الغطفانی یوم الجمعة ورسول الله صلی الله علیه وسلم قائم علی المنبر فقعد سلیک قبل ان
یصلی فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اصلیت رکعتین قال لا فقال قم فارکعهما رواه مسلم والنسائی
وعن انس قال دخل رجل من قیس المسجد ورسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب فقال قم فارکع رکعتین

وامسك عن الخطبة حتى فرغ من صلاته رواه الدارقطني وعن معتمر عن ابيه قال جاء رجل
والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال يا فلان اصليت قال لا قال قم فصل ثم انتظره حتى صلى رواه
الدارقطني وعن محمد بن قيس ان النبي صلى الله عليه وسلم حيث امره ان يصلي ركعتين امسك عن
الخطبة حتى فرغ من ركعتيه ثم عاد الى خطبة رواه ابن ابي شيبة **باب** قطع الامام الخطبة لامر
عن بريدة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب فجاء الحسن والحسين رضي الله عنهما وعليهما
قميصان احمران يعثران فيهما فنزل النبي صلى الله عليه وسلم فقطع كلامه فحملهما ثم عاد الى المنبر
ثم قال صدق الله انما اموالكم واولادكم فتنة رأيت هذين يعثران في قميصيهما فلم اصبر حتى
قطعت كلامي فحملتهما رواه النسائي وعنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل الحسن
والحسين عليهما قميصان احمران يعثران ويقومان فنزل فاخذهما فصعد المنبر ثم قال صدق
الله انما اموالكم واولادكم فتنة رأيت هذين فلم اصبر ثم اخذ في الخطبة رواه ابو داود و
الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب وعن ابي رفاعة العدوي قال اتيت
النبي صلى الله عليه وسلم وهو يخطب فقلت يا رسول الله رجل غريب جاء يسئلك عن دينه
لا يدري ما دينه فاقبل علي وترك خطبته حتى انتهى الي فاتي بكرسي حسبت قوائمه حديدا فقعد
عليه وجعل يعلمني ثم اتى الخطبة فاتم اخرها رواه مسلم والنسائي **باب** الامتثال لامر الخطيب
عن جابر قال لما استوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة على المنبر قال اجلسوا فسمع ذلك
ابن مسعود فجلس على باب المسجد فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تعال يا عبد الله
بن مسعود رواه ابو داود **باب** الاشارة بالمسبحة في الخطبة عن عمارة بن رويبة انه
رأى بشر بن مروان رافعا يديه يدعو على المنبر يوم الجمعة قال فيه قال ولقد رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم على المنبر وما يقول باصبعه الا هكذا واشار بالسبابة عند الخاصرة رواه الدارمي
وعن حصين ان بشر بن مروان رفع يديه يوم الجمعة على المنبر فسبه عمارة بن رويبة الثقفي وقال
ما زاد رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا واشار باصبعه السبابة رواه النسائي وعن سهل بن سعد
قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم شاهرا يديه قط يدعو على منبره ولا غيره ولكن رأيته يقول
هكذا واشار بالسبابة وعقد الوسطى بالابهام رواه ابو داود **باب** النهي عن الاشارة باصبعين
عن حصين بن عبد الرحمن قال رأى عمارة بن رويبة لبشر بن مروان وهو يدعو في يوم جمعة فقال
عمارة قبح الله هاتين اليدين قال زائدة قال حصين حدثني عمارة قال لقد رأيت رسول الله

صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر ما يزيد على هذه يعني السبابة التي تلي الابهام رواه ابو داؤد وعنه
انه رأى بشر بن مروان على المنبر رافعا يديه يشير باصبعيه يدعو فقال لعن الله هاتين اليدين رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يدعو وهو يشير باصبع رواه الامام احمد وعن عمارة بن رويبة
انه رأى بشر بن مروان على المنبر رافعا يديه فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما يزيد على ان يقول بيده هكذا واشار باصبعه المسبحة رواه مسلم والدارمي والترمذي ولفظ
الترمذي قبح الله هاتين اليديتين القصيرتين لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يزيد على
ان يقول هكذا واشار هشيم بالسبابة وقال هذا حديث حسن صحيح **باب** رفع الايدي عند الدعاء
في الخطبة **عن** انس قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم جمعة اذ قام رجل فقال يا رسول الله
هلك الكراع وهلك الشاء فادع الله ان يسقينا فمد يديه ودعا رواه البخاري وابو داؤد والنسائي
باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة **عن** انس بن مالك قال اصابت الناس سنة على عهد النبي
صلى الله عليه وسلم فبينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب في يوم جمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله هلك المال
وجاع العيال فادع الله لنا فرفع يديه وما نرى في السماء قزعة فوالذي نفسي بيده ما وضعهما حتى ثار
السحاب امثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن
الغد وبعد الغد والذي يليه حتى الجمعة الاخرى فقام ذلك الاعرابي او قال غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء
وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير بيده الى ناحية من السحاب
الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ احد من ناحية الا حدث
بالجود رواه البخاري ومسلم والنسائي **باب** الاستماع والانصات للجمعة **عن** الامام الاعظم عن
حماد عن ابرهيم انه قال السكوت في العيدين اذا خطب الامام مثل يوم الجمعة رواه الحافظ ابن خسرو
في مسنده **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم عن ابن مسعود رضي الله عنه انه رأى رجلا يقرأ
يوم الجمعة والامام يخطب فسكت عنه فلما انصرف عن الجمعة قال ابن مسعود اما ان حظك من الجمعة
ما سألت عنه رواه الحافظ ابن خسرو والحسن بن زياد في مسنديهما **وعن** عبد الله بن سعيد قال قلت
لسعيد بن المسيب ان غلاما عطس والامام يخطب فشمته فلان قال مره فلا يعودن رواه الامام محمد
في الآثار وقال وبه نأخذ الخطبة بمنزلة الصلاة لا يشمت فيها العاطس ولا يرد فيها السلام وهو
قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قلت لصاحبك
انصت والامام يخطب يوم الجمعة فقد لغوت رواه الامام مالك والشافعي والامام محمد والدارمي والبخاري ومسلم

وابوداؤد والترمذی والنسائی والترمذی والنسائی وابن ماجة والخطيب قال الترمذی حديث حسن صحيح
وعن ثعلبة بن ابی مالک القرظی انه اخبره انهم کانوا فی زمن عمر بن الخطاب یصلون یوم الجمعة حتی یخرج
عمر بن الخطاب فاذا خرج عمر جلس علی المنبر واذن المؤذنون قال ثعلبة جلسنا نتحدث فاذا سکت
المؤذنون وقام عمر یخطب فلم یتکلم منا احد رواه الامام مالک والشافعی والامام محمد فی الموطا وعن
نافع ان ابن عمر رأی رجلین یتحدثان والامام یخطب یوم الجمعة فحصبهما ان اصمتا رواه الامام
مالک وعن ثعلبة بن ابی مالک ان قعود الامام یقطع السبحة وان کلامه یقطع الکلام وانهم کانوا
یتحدثون یوم الجمعة وعمر جالس علی المنبر فاذا سکت المؤذنون قام عمر فلم یتکلم احد حتی یقضی الخطبتین
کلتیهما فاذا قامت الصلاة ونزل عمر تکلموا رواه الامام الشافعی والطحاوی البیهقی وعن مالک بن
ابی عامر ان عثمان بن عفان کان یقول فی خطبته قلما یدع ذلک اذا خطب اذا قام الامام فاستمعوا وانصتوا
فان للمنصت الذی لا یسمع من الحظ ما للسامع المنصت رواه الامام مالک والشافعی والامام محمد فی الموطا
وعن ابی هریرة قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم جمعة فذکر سورة فقال ابو ذر لأبی متی انزلت
هذه السورة فاعرض عنه فلما انصرف قال مالک من صلاتک الا ما لغوت فقال للنبی صلی الله علیه وسلم
فقال صدق رواه الامام احمد وعن جابر بن عبد الله قال دخل عبد الله بن مسعود المسجد ورسول الله
صلی الله علیه وسلم یخطب فجلس الی جنب ابی بن کعب فسأله عن شیء او کلمه بشیء فلم یرد علیه فظن ابن
مسعود انها موجدة علیه فلما انفتل النبی صلی الله علیه وسلم من صلاته قال ابن مسعود یا ابی ما منعک ان
ترد علی قال لا بل لم تحضر معنا الجمعة قال ولم قال سئلت والنبی صلی الله علیه وسلم یخطب فقام ابن مسعود
فاخبر النبی صلی الله علیه وسلم فقال صدق ابی اطع ابیا رواه ابن حبان فی صحیحه ورواه البیهقی فی السنن
فجعل بین ابی ذر وابی قال وروی بین ابی الدرداء وابی وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم یحضر الجمعة ثلثة نفر فرجل حضرها یلغو فذلک حظه منها ورجل حضرها بدعاء فهو رجل دعا
الله ان شاء اعطاه وان شاء منعه ورجل حضرها بانصات وسکوت لم یتخط رقبة مسلم ولم یؤذ احدا فهی کفارة
الی الجمعة التی تلیها وزیادة ثلثة ایام وذلک بان الله یقول من جاء بالحسنة فله عشر امثالها رواه ابو داود
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تکلم یوم الجمعة والامام یخطب فهو کمثل الحمار یحمل
اسفارا والذی یقول له انصت لیس له جمعة رواه الامام احمد والبزار والطبرانی فی الکبیر وعن ابی هریرة
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من اغتسل ثم اتی الجمعة فصلی ما قدر له ثم انصت حتی یفرغ الامام من خطبته
ثم یصلی معه غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری وفضل ثلثة ایام رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل احدكم المسجد والامام على المنبر فلا صلاة ولا كلام حتى يفرغ الامام
رواه الطبراني في الكبير وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خروج الامام للصلاة يقطع
الصلاة وكلامه يقطع الكلام رواه البيهقي وعن جابر بن عبد الله قال سعد لرجل يوم الجمعة لا صلاة
لك فذكر ذلك الرجل للنبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان سعدا قال لا صلاة لك فقال
النبي صلى الله عليه وسلم لم يا سعد قال انه تكلم وانت تخطب فقال صدق سعد رواه ابن ابي شيبة
والبزار وابو يعلى وعن ابى سلمة بن عبد الرحمن بن عوف قال كان ابو ذر الغفاري جالسا الى جنب
ابى بن كعب يوم الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فتلا رسول الله صلى الله عليه وسلم
اية لم يكن ابو ذر سمعها فقال ابو ذر لابى متى انزلت هذه الاية فلم يكلمه فلما اقيمت
الصلاة فقال ابو ذر ما منعك ان تكلمني حين سالتك فقال له ابى انه ليس لك من جمعتك
الا ما لغوت فانطلق ابو ذر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال صدق ابى فقال ابو ذر
استغفر الله واتوب عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر لابى ذر وتب عليه
رواه الروياني والديلمي وعن عطاء بن يسار عن ابى بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ يوم
الجمعة براءة وهو قائم فذكرنا بايام الله وابو الدرداء يغمزني فقال متى انزلت هذه السورة انى لم اسمعها الا الان
فاشار اليه ان اسكت فلما انصرفوا قال سألتك متى انزلت هذه السورة فلم تخبرني فقال ابى ليس لك من
صلاتك اليوم الا ما لغوت فذهب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له واخبره بالذي قال ابى
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدق ابى رواه عبد الله بن الامام احمد في زياداته بمسنده وابن ماجة
والطبراني وهو صحيح وعن عبد الرحمن بن عوف قال دخل علينا انس يوم الجمعة والامام يخطب ونحن نتحدث
فقال مه فلما اقيمت الصلاة قال اني اخاف ان اكون ابطلت جمعتي بقولي لكم مه رواه ابن سعد وابن عساكر
وعن ابن ابى اوفى قال ثلاث من سلم منهن غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى من ان يحدث حدثا يعني
اذى او ان يتكلم او ان يقول مه رواه ابن ابى شيبة وعن عبد الله بن مسعود قال كفى لغوا اذا صعد المنبر ان تقول
لصاحبك انصت رواه ابن ابى شيبة والطبراني في الكبير وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال صه فقد تكلم ومن تكلم فلا جمعة له رواه الامام احمد

باب فضل من استمع وانصت عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتدرون ما الجمعة قلت الله و
رسوله اعلم ثم قال اتدرون ما الجمعة قلت في الثالثة او الرابعة هو اليوم الذي جمع فيه ابوك قال لا ولكن اخبرك
عن الجمعة ما من احد يتطهر ثم يمشي الى الجمعة ثم ينصت حتى يقضي الامام صلاته الا كان له كفارة

ما بينه وبين الجمعة التي قبلها ما اجتنب المقتلة رواه الطحاوي والامام احمد وسعيد بن منصور والترمذي
وعن ابي سعيد وابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اغتسل واستن ومس من طيب ان كان عنده
ولبس من احسن ثيابه ثم خرج حتى ياتي المسجد فلم يتخط رقاب الناس ثم ركع ما شاء الله ان يركع
وانصت اذا خرج الامام كانت كفارة لما بينها وبين الجمعة التي قبلها رواه الطحاوي وعن اوس بن اوس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل واغتسل وغدا وابتكر ودنا من الامام فانصت ولم يلغ كان له
مكان كل خطوة عمل سنة صيامها وقيامها رواه الطحاوي والدارمي وعن سلمان الخير ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال لان يغتسل الرجل يوم الجمعة ويتطهر بما استطاع من طهر ثم ادهن من دهن او مس
من طيب بيته ثم راح فلم يفرق بين اثنين وصلى ما كتب الله له ثم ينصت اذا تكلم الامام غفر له
ما بينه وبين الجمعة الاخرى رواه الطحاوي وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اغتسل
ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له ثم انصت حتى يفرغ من خطبته ثم يصلي معه غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى
وفضل ثلاثة ايام رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء
ثم اتى الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة ثلاثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا
رواه مسلم **باب** الدنو من الامام عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
احضروا الذكر وادنوا من الامام فان الرجل يتباعد حتى يؤخر في الجنة وان دخلها رواه ابو داود والامام
احمد والحاكم والبيهقي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احضروا الجمعة وادنوا من الامام
فان الرجل ليتخلف عن الجمعة حتى انه ليتخلف عن الجنة وانه لمن اهلها رواه الامام احمد والبيهقي
والضياء في المختارة وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل يوم الجمعة
واغتسل ثم بكر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من الامام واستمع فانصت ولم يلغ كان له بكل
خطوة يخطوها من بيته الى المسجد عمل سنة اجر صيامها وقيامها رواه الامام احمد وابو داود
والترمذي والنسائي وابن ماجة وابن حبان والحاكم **باب** النهي عن تخطي الرقاب
عن ابي هريرة انه كان يقول لان يصلي احدكم بظهر الحرة خير له من ان يقعد حتى اذا قام
الامام يخطب جاء يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة رواه الامام مالك وعن الارقم قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة ويفرق بين اثنين بعد
خروج الامام كان كالجار قصبه في النار رواه الامام احمد والطبراني في الكبير وابو نعيم والحاكم
وعن جابر بن عبد الله ان رجلا دخل المسجد يوم الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فجعل

يتخطى الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجلس فقد آذيت وآنيت رواه ابن ماجة وعن انس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ جسرا الى جهنم رواه الترمذي وابن ماجه
وعنه قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب اذ جاء رجل فتخطى رقاب الناس فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم قد رأيتك تتخطى رقاب الناس وتؤذيهم ومن آذى المسلمين فقد آذاني ومن آذاني
فقد آذى الله عز وجل رواه الطبراني والبيهقي في شعب الايمان وعن صديق بن كريب قال كنا مع عبد الله
ابن بسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة فجاء رجل يتخطى رقاب الناس والنبي صلى الله عليه وسلم
يخطب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اجلس فقد آذيت رواه الامام احمد وابو داود والنسائي وابن حبان
والحاكم والبيهقي وعن عثمان بن الارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تخطى رقاب الناس بعد
خروج الامام وفرق بين اثنين كان كالجار قصبه في النار رواه الطبراني في الكبير وعن ابي الدرداء قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تاكل متكئا ولا تخط رقاب الناس يوم الجمعة رواه الطبراني في الاوسط

باب النهي عن اقامة الرجل والجلوس في مقامه عن ابن عمر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يقيم
الرجل اخاه من مقعده ويجلس فيه قلت لنافع الجمعة قال الجمعة وغيرها رواه البخاري ومسلم وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم يوم الجمعة فلا يقيمن احدا من مقعده ثم
يقعد فيه رواه الخرائطي في مكارم الاخلاق وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقيم احدكم
اخاه يوم الجمعة ثم يخالف الى مقعده فيقعد فيه ولكن قولوا افسحوا رواه الامام الشافعي ومسلم وعن ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقيمن احدكم الرجل من مجلسه ثم يخلفه فيه ولكن توسعوا وتفسحوا
رواه الامام الشافعي وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يعمد الرجل الى الرجل فيقيمه من مجلسه
ثم يقعد فيه رواه الامام الشافعي **باب** من قام فهو احق بمجلسه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال اذا قام احدكم من مجلسه يوم الجمعة ثم رجع اليه فهو احق به رواه الامام الشافعي وعن عمرو
بن سلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام من مجلسه يوم الجمعة وعاد فهو احق به رواه البيهقي

باب من نعس والامام يخطب عن عمرو بن دينار قال كان ابن عمر يقول للرجل اذا نعس يوم الجمعة
والامام يخطب ان يتحول عنه رواه الامام الشافعي وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا نعس احدكم في المسجد يوم الجمعة فليتحول من مجلسه ذلك رواه الامام احمد وابن ابي شيبة والترمذي
وقال حسن صحيح والحاكم وابن حبان والبيهقي ورواه الطبراني عن سمرة وعن سمرة بن جندب قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم يوم الجمعة فليتحول الى مقعد صاحبه وليتحول صاحبه الى

مقعده رواه البيهقي والضياء في المختارة وعن الحسن مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النوم والنعاس في الجمعة من الشيطان فاذا نعس احدكم فليتحول رواه ابن ابي شيبة **باب** من رعف يوم الجمعة **عن** يحيى قال تما لك من رعف يوم الجمعة والامام يخطب فخرج فلم يرجع حتى فرغ الامام من صلاته فانه يصلي اربعا ذكره في الموطا **وعنه** قال مالك في الذي يركع ركعة مع الامام يوم الجمعة ثم يرعف فيخرج فياتي وقد صلى الركعتين كلتيهما انه يبني بركعة اخرى ما لم يتكلم ذكره في الموطا **وعنه** قال مالك ليس على من رعف او اصابه امر لا بد له منه من الخروج ان يستاذن الامام يوم الجمعة اذا اراد ان يخرج ذكره في الموطا **باب** جواز فعل ما لا بد منه والامام يخطب **عن** عبد الرحمن بن القاسم ان اباه القاسم بن محمد رأى في قميصه دما والامام على المنبر يوم الجمعة فنزع قميصه ووضعه رواه الامام محمد عن مالك **باب** النهي عن التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشراء والبيع في المسجد وان تنشد فيه ضالة وان ينشد فيه شعر ونهى عن التحلق قبل الصلاة يوم الجمعة رواه ابو داؤد والترمذي والنسائي وقال الترمذي حديث حسن **وعن** عبد الله بن عمرو بن العاص قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحلق للحديث يوم الجمعة قبل الصلاة رواه ابن ابي شيبة **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يحلق في المسجد يوم الجمعة قبل الصلاة رواه ابن ماجة **باب** النهي عن الاحتباء **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاحتباء يوم الجمعة يعني والامام يخطب رواه ابن ماجة **وعن** سهل بن معاذ عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الحبوة يوم الجمعة والامام يخطب رواه الترمذي وقال حديث حسن والامام احمد وابو داؤد **باب** الجماعة للجمعة **عن** جابر بن عبد الله قال بينما نحن نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم اذ اقبلت عير تحمل طعاما فالتفتوا اليها حتى ما بقي مع النبي صلى الله عليه وسلم الا اثنا عشر رجلا فنزلت هذه الاية واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي **وعن** طارق بن شهاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة حق واجب على كل مسلم في جماعة الا اربعة عبد مملوك او امرأة او صبي او مريض رواه ابو داؤد والحاكم والدارقطني **باب** المسبوق في صلاة الجمعة **عن** الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم في الرجل ياتي المسجد والامام قد جلس اخر صلاته قال يكبر تكبيرة يدخل معهم فيتشهد معهم فاذا سلم الامام قام فركع ركعتين رواه الامام محمد بن الحسن في الاثار **وعن** ابن شهاب انه كان يقول من

ادرک من صلاة الجمعة رکعة فلیصل الیها رکعة اخری رواه الامام مالک فی الموطأ وقال قال ابن شهاب
هی السنة وعن[۳] ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقیمت الصلاة فلا تاتوها
تمشون علیکم السکینة فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا رواه البخاری ومسلم وابو داود والترمذی
وابن ماجة والنسائی ورواه الامام احمد فی مسنده وابن حبان فی صحیحه وما فاتکم فاقضوا وعنه[۴]
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ادرک رکعة من الصلاة مع الامام فقد ادرک الصلاة رواه
الامام مالک الشافعی والبخاری ومسلم وابو داود والترمذی النسائی وابن ماجة وعنه[۵] قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم من ادرک من صلاة الجمعة رکعة فقد ادرک الصلاة رواه النسائی والحاکم وعن[۶]
ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ادرک رکعة من صلاة الجمعة او غیرها فقد تمت صلاته
رواه النسائی وابن ماجة وعن[۷] ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ادرک من الجمعة رکعة
فلیصل الیها اخری رواه ابن ماجة والحاکم والبیهقی **باب** عدد رکعات الجمعة عن[۱] عبد الرحمن بن
ابی لیلی قال قال عمر صلاة الجمعة رکعتان وصلاة الفطر رکعتان وصلاة الاضحی رکعتان وصلاة السفر رکعتان
تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی الله علیه وسلم رواه النسائی **باب** لا ظهر بالجماعة یوم الجمعة عن[۱] امیر المومنین علی
المرتضی کرم الله وجهه قال لا یجمع القوم الظهر یوم الجمعة فی موضع یجب فیه شهود الجمعة رواه نعیم
بن حماد فی نسخته **باب** عدم وصل الجمعة بصلاة عن[۱] السائب بن اخت نمر قال صلیت مع
معاویة الجمعة فی المقصورة فلما سلم الامام قمت فی مقامی فصلیت فلما دخل ارسل الی وقال لا تعد لما
فعلت اذا صلیت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتی تتکلم او تخرج فان رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنا
بذلک ان لا نصل صلاة حتی نتکلم او نخرج رواه عبد الرزاق وابن ابی شیبة **باب** ما ورد من الادعیة
صبیحة الجمعة عن[۱] انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال صبیحة الجمعة قبل صلاة الغداة
استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه ثلاث مرات غفر الله له ذنوبه ولو کانت اکثر من
زبد البحر رواه ابن السنی والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر وابن النجار **باب** فضل صلاة الفجر یوم
الجمعة فی الجماعة عن[۱] ابی عبیدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس من الصلوات صلاة افضل
من صلاة الفجر یوم الجمعة فی الجماعة وما احسب من شهدها منکم الا مغفورا له رواه الحکیم والطبرانی فی
الکبیر **باب** ما یقرأ فی صلاة الفجر من یوم الجمعة عن[۱] ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقرأ یوم الجمعة فی صلاة الفجر تنزیل السجدة وهل اتی علی الانسان رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح[۲]
وعن ابی هریرة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ یوم الجمعة فی صلاة الغداة تنزیل السجدة وهل اتی

على الانسان رواه الدارمي **باب** ما يقرأ في الجمعة **عن** الامام الاعظم عن ابرهيم بن محمد بن المنتشر
عن ابيه عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقرأ في العيدين
ويوم الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية رواه ابو محمد البخاري في مسنده والحافظ
طلحة بن محمد في مسنده والحافظ محمد بن المظفر في مسنده وزاد في رواية واذا اجتمع في العيدين قرأهما
جميعا في يوم رواه الحافظ الحسين بن محمد خسرو في مسنده **وعن** الامام الاعظم عن مخول بن راشد
عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الجمعة سورة
الجمعة والمنافقين رواه الحافظ طلحة بن محمد في مسنده والنسائي وابو داؤد **وعن** الضحاك بن قيس
انه سأل النعمان بن بشير ماذا كان يقرأ به رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة على اثر سورة الجمعة
قال كان يقرأ هل اتاك حديث الغاشية رواه الامام مالك والامام محمد في الموطا وابو داؤد والنسائي
وابن ماجة **وعن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ ركعتي الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين رواه
الامام الشافعي **وعنه** انه قرأ في الجمعة بسورة الجمعة واذا جاءك المنافقون قال عبيد الله فقلت له
قد قرأت بسورتين كان علي بن ابي طالب رضي الله عنه يقرأ بهما في الجمعة فقال ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان يقرأ بهما رواه الامام الشافعي والنسائي والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي حديث
حسن صحيح **وعن** سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقرأ في الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى
وهل اتاك حديث الغاشية رواه الامام الشافعي وابو داؤد والنسائي **وعن** ابي جعفر قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين فاما سورة الجمعة فيبشر بها المومنين ويحرضهم
واما سورة المنافقين فيؤيس بها المنافقين ويوبخهم رواه ابن ابي شيبة **وعن** ابي عنبة الخولاني
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية
رواه ابن ماجة **باب** السنن قبل الجمعة وبعدها **عن** الامام الاعظم عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه
عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من كان مصليا يوم الجمعة فليصل اربعا قبلها واربعا
بعدها رواه القاضي ابو بكر بن عبد الباقي في مسنده وابو داؤد والترمذي والدارمي وابن النجار وقال الترمذي
هذا حديث حسن صحيح **وعن** ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يركع من قبل الجمعة اربعا لا يفصل في
شئ منهن رواه ابن ماجة والطبراني في معجمه وزاد واربعا بعدها **وعن** عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعا رواه الطبراني في الاوسط **وعن** قتادة ان ابن مسعود كان
يصلي قبل الجمعة اربع ركعات وبعدها اربع ركعات رواه عبد الرزاق في مصنفه **وعن** صافية قالت رأيت

صفية بنت حيي رضي الله عنها صلت اربع ركعات قبل خروج الامام للجمعة ثم صلت الجمعة مع الامام ركعتين
رواه ابن سعد في الطبقات وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الجمعة ركعتين في بيته رواه مسلم و
ابن ابي شيبة وفي رواية كان لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلي ركعتين في بيته رواه الترمذي وقال
حديث حسن صحيح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليتم بعد الجمعة فصلوا اربعا
فان عجل بك شيء فصل ركعتين في المسجد وركعتين اذا رجعت رواه مسلم وابو داود والنسائي وابن ماجة و
الخطيب وابن حبان وعن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها
ركعتين وبعد المغرب ركعتين في بيته وبعد العشاء ركعتين وكان لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلي
ركعتين رواه البخاري ومسلم وابو داود والنسائي من طريق مالك وعن ابي عبد الرحمن السلمي قال علمنا ابن مسعود
ان نصلي بعد الجمعة اربعا فلما قدم علينا علي ابن ابي طالب رضي الله عنه علمنا ان نصلي ستا رواه سعيد بن منصور
وعن عبد الله بن الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صلاة مفروضة الا وبين يديها ركعتان
رواه ابن حبان وعن نافع ان ابن عمر رأى رجلا يصلي ركعتين يوم الجمعة في مقامه فدفعه وقال اتصلي الجمعة
اربعا وكان عبد الله يصلي يوم الجمعة ركعتين في بيته ويقول هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه
ابو داود وعنه قال كان ابن عمر يطيل الصلاة قبل الجمعة ويصلي بعدها ركعتين في بيته ويحدث ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك رواه ابو داود وعن عطاء عن ابن عمر قال كان بمكة فصلى الجمعة
تقدم فصلى ركعتين ثم تقدم فصلى اربعا واذا كان بالمدينة صلى الجمعة ثم رجع الى بيته فصلى ركعتين ولم
يصل في المسجد فقيل له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك رواه ابو داود وعنه انه رأى ابن
عمر يصلي بعد الجمعة فينماز عن مصلاه الذي صلى فيه الجمعة قليلا غير كثير قال فيركع ركعتين قال ثم يمشي انفس من ذلك فيركع اربع ركعات
قلت لعطاء كم رأيت ابن عمر يصنع ذلك قال مرارا رواه ابو داود وعن نافع عن ابن عمر انه كان اذا صلى الجمعة انصرف فصلى سجدتين
في بيته ثم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ذلك رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وابن ماجة والنسائي **باب**
ما جاء من الادعية بعد الجمعة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال بعد صلاة الجمعة وهو قاعد
قبل ان يقوم من مجلسه سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم وبحمده استغفر الله مائة مرة غفر الله له مائة الف ذنب
ولوالديه اربعة وعشرين الف ذنب رواه ابن السني والديلمي وعن اسماء بنت ابي بكر الصديق رضي الله عنه وعنها قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ بعد الجمعة بفاتحة الكتاب وقل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس
حفظ ما بينه وبين الجمعة الاخرى رواه ابن ابي شيبة وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم من قال هؤلاء الكلمات يوم الجمعة
سبع مرات فمات في ذلك اليوم دخل الجنة من قال اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك وابن امتك في قبضتك ناصيتي
بيدك امسيت على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء بنعمتك علي وابوء بذنبي فاغفر لي ذنوبي انه لا يغفر الذنوب
الا انت رواه ابن النجار والبيهقي في شعب الايمان

بسم الله الرحمن الرحيم | # كتب الصلوات الواجبة | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

باب وجوب الوتر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر واجب على كل مسلم رواه البزار وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اهل القرآن اوتروا فان الله وتر يحب الوتر رواه ابوداؤد والنسائى وابن ماجة والحاكم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى وتر يحب الوتر فاوتروا يا اهل القرآن رواه الترمذى وقال حديث حسن ورواه ابن ماجة عن ابن مسعود وعن بريدة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا الوتر حق لمن لم يوتر فليس منا رواه ابوداؤد والحاكم فى المستدرك وقال صحيح وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يوتر فليس منا رواه الامام احمد وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال النبى صلى الله عليه وسلم اوتروا يا اهل القرآن فمن لم يوتر فليس منا رواه ابوزيد الدبوسى فى كتاب الاسرار وعن عبد الرحمن بن رافع التنوخى ان معاذ بن جبل قدم الشام واهل الشام لا يوترون فقال لمعوية مالى ارى اهل الشام لا يوترون فقال معوية وواجب ذلك عليهم قال نعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول زادنى ربى عز وجل صلاة وهى الوتر فيما بين العشاء الى طلوع الفجر رواه عبد الله بن الامام احمد وعن ابى برزة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا رواه ابوعمر فى الاستذكار وعن ابى ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر حق واجب على كل مسلم رواه ابوداؤد والنسائى وابن ماجة والامام احمد فى مسنده وابن حبان فى صحيحه والحاكم فى المستدرك وقال على شرطهما وعن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا رواه ابو داؤد

باب زيادة الله صلاة وهى الوتر عن عمرو بن العاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله عز وجل زادكم صلاة هى لكم خير من حمر النعم وهى الوتر وهى لكم فيما بين صلاة العشاء الى طلوع الفجر رواه اسحق بن راهويه فى مسنده والطبرانى فى معجمه الكبير ومحمد بن نصر وابو نعيم فى الحلية وعن ابن عباس قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم مستبشرا فقال ان الله قد زادكم صلاة وهى الوتر رواه الدارقطنى والطبرانى فى الكبير وعن ابى بصرة الغفارى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله زادكم صلاة وهى الوتر فصلوها فيما بين صلاة العشاء الى صلاة الصبح رواه احمد

فی المستدرک والطبرانی فی الکبیر والامام احمد فی مسنده وابن قانع والباوردی وسعید بن منصور وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال مکثنا زمانا لا نزید علی الصلوات الخمس فامرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجتمعنا فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله قد زادکم صلاة فامرنا بالوتر رواه الدارقطنی وعن خارجة بن حذافة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله امدکم بصلاة هی خیر لکم من حمر النعم وهی الوتر فجعلها لکم فیما بین العشاء الی طلوع الفجر رواه ابو داود والترمذی وابن ماجة وقال الترمذی غریب رواه الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه ورواه الامام احمد والدارقطنی والطبرانی وابن عدی فی الکامل وعن ابن عمر قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم محمرا وجهه یجر رداءه فصعد المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال یا ایها الناس ان الله تعالی زادکم صلاة الی صلاتکم وهی الوتر رواه الدارقطنی فی غرائب مالک وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله زادکم صلاة وهی الوتر رواه فی کتابه مسعد الشامین وعن ابی الولید العدوی قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله تعالی قد امدکم بصلاة وهی خیر لکم من حمر النعم وهی الوتر فجعلها لکم فیما بین العشاء الی طلوع الفجر رواه ابو داود وعن ... قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم زادنی ربی صلاة وهی الوتر ووقتها ما بین العشاء الی طلوع الفجر رواه الامام احمد

باب الوتر حق

لا یترک عن الامام الاعظم عن ابی اسحاق السبیعی عن عاصم بن ضمرة قال سألت علیا رضی الله عنه عن الوتر احق هو فقال اما کحق الصلاة فلا ولکنه سنة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا ینبغی لاحد ان یترکه رواه ابو محمد البخاری وعن مالک بلغه ان رجلا سأل ابن عمر عن الوتر اواجب هو فقال عبد الله قد اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یردد علیه وعبد الله یقول اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم واوتر المسلمون رواه فی الموطا وعن ابی ایوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الوتر حق علی کل مسلم رواه ابن ماجة وابن حبان والحاکم وعن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه انه قیل له الوتر فریضة هی قال قد اوتر النبی صلی الله علیه وسلم وثبت علیه المسلمون رواه ابن ابی شیبة وعن عاصم بن ضمرة قال سمعت علیا یقول ان الوتر لیس بحتم کالصلاة ولکنه سنة فلا تدعوه رواه الدارمی

باب قضاء الوتر

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اصبح احدکم ولم یوتر فلیوتر رواه الحاکم والبیهقی وعن زید بن اسلم مرسلا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نام عن وتره فلیصل اذا اصبح رواه الترمذی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نام عن وتره او نسیه فلیصله اذا ذکره واذا استیقظ رواه الامام احمد وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجة

والدارقطني والحاكم وعن معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر يقضي ولو الى سنة رواه الديلمي
وعن ابن موهب قال جاء رجل الى علي فقال اني نمت فنسيت الوتر حتى طلعت الشمس فقال اذا استيقظت
وذكرت فصل رواه ابن ابي شيبة وعن الاغر المزني ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله اصبحت
ولم اوتر فقال انما الوتر بالليل ثلاث مرار فاوتر رواه ابو نعيم وعن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قيل له
ان احدنا يصبح ولم يوتر قال فليوتر اذا اصبح رواه الدارقطني وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من فاته الوتر من الليل فليقضه من الغد رواه الدارقطني **باب الوتر في السفر** عن ابن عمر
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في السفر ركعتين لا يزيد عليهما وكان يتهجد من الليل قلت و
كان يوتر قال نعم رواه ابن ماجه وعن ابن عباس قال سن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة السفر ركعتين
وهما تمام غير قصر والوتر في السفر سنة رواه ابن ماجه **باب الوتر بعد النزول عن الراحلة** عن الامام
الاعظم ابي الهذيل حصين بن عبد الرحمن عن مجاهد قال صحبت عبد الله بن عمر الى مكة فكان يصلي التطوع
على راحلته حيث توجهت به فاذا كانت فريضة او وتر انزل فصلاها رواه الحافظ ابن خسرو وعن الامام
الاعظم عن حماد عن مجاهد انه صحب ابن عمر من مكة الى ان دخل المدينة يصلي على راحلته ووجهه قبل المدينة
يومي ايماء الا المكتوبة والوتر فانه كان ينزل لهما فسألت عن صلاته على راحلته ووجهه قبل المدينة فقال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته تطوعا حيث كان وجهه يومي ايماء رواه ابو محمد البخاري
وعن الامام الاعظم عن حصين قال كان عبد الله بن عمر يصلي التطوع على راحلته حيث ما توجهت به فاذا
كانت الفريضة او الوتر نزل فصلى رواه الامام محمد بن الحسن في الآثار وقال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة وعن حنظلة
بن عوف قال سألت القاسم عن رجل يوتر على راحلته فقال زعموا ان ابن عمر كان يوتر بالارض رواه ابن
ابي شيبة وعن القاسم بن محمد ان ابن عمر كان يوتر بالارض رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة وعن سعيد بن
جبير قال كان ابن عمر يصلي على راحلته تطوعا فاذا اراد ان يوتر نزل فاوتر على الارض رواه الامام احمد والدارقطني
وعن نافع عن ابن عمر انه كان يصلي على راحلته ويوتر بالارض ويزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك كان
يفعل رواه الطحاوي باسناد صحيح وعن مجاهد ان ابن عمر كان يصلي في السفر على بعيره اينما توجه به فاذا كان في
السفر نزل فاوتر رواه الطحاوي **باب ايقاظ النبي صلى الله عليه وسلم اهله للوتر** عن ام المؤمنين الصديقة
رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وانا راقدة معترضة على فراشه فاذا اراد ان يوتر ايقظني
فاوترت رواه البخاري وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فاذا اوتر قال قومي
فاوتري يا عائشة رواه مسلم وعبد الرزاق وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلاته بالليل

وهي معترضة بين يديه فاذا بقي الوتر ايقظها فاوترت رواه مسلم **باب** فضل الوتر **عن** الامام الاعظم

عن حماد عن ابراهيم عن ابن عمر انه قال ما احب اني تركت الوتر وان لي مثل حمر النعم رواه الحافظ

ابن خسرو في مسنده والحسن بن زياد ورواه عبد الرزاق في مصنفه **وعن** خارجة بن حذافة قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قد امدكم بصلاة هي خير لكم من حمر النعم جعلها الله لكم بين

صلاة العشاء الى ان يطلع الفجر رواه الامام احمد وابو داود والترمذي وابن ماجة والدارقطني والحاكم

وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل زادكم صلاة هي خير لكم من حمر النعم

الوتر رواه محمد بن نصر والطبراني في الكبير **وعن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال لان اوتر

بليل احب الي من ان احيي ليلتي ثم اوتر بعد ما اصبح رواه ابن ابي شيبة **وعن** ابن عمر انه قال من اصبح على غير وتر اصبح

على راسه جرير قدر سبعين ذراعا رواه عبد الرزاق **وعن** محمد بن سيرين قال لم اعلم من التطوع شيئا

كان اعز عليهم ان يتركوه من الوتر والركعتين قبل صلاة الوتر وكانوا يحبون ما اخروا من الوتر وهو من

الليل وكانوا يحبون ان يبكروا بالركعتين قبل الصبح وهما من النهار رواه ابن جرير وعبد الرزاق

باب وقت الوتر **عن** معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زادني ربي صلاة وهي الوتر وقتها

ما بين العشاء الى طلوع الفجر رواه الامام احمد **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اوتروا قبل الفجر رواه النسائي والحاكم والدارمي ورواه الحاكم والبيهقي عن ابن عمر **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر فقد ذهب كل صلاة الليل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر رواه الترمذي **وعن**

ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا رواه الامام احمد ومسلم والترمذي و

ابن ماجة **باب** الوتر اول الليل واخره **عن** سعيد بن المسيب انه قال كان ابو بكر الصديق اذا اراد ان

ياتي فراشه اوتر وكان عمر بن الخطاب اوتر اخر الليل قال سعيد بن المسيب اما انا فاذا جئت الى فراشي اوترت

رواه الامام مالك رحمه الله وابن ابي شيبة **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها كانت تقول من خشي

ان ينام حتى يصبح فليوتر قبل ان ينام ومن رجا ان يستيقظ اخر الليل فليؤخر وتره رواه الامام مالك

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف ان لا يقوم من اخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان

يقوم اخره فليوتر اخر الليل فان صلاة اخر الليل مشهودة وذلك افضل رواه الامام احمد ومسلم وابن حبان

وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت من كل الليل اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم من اول الليل

واوسطه واخره وانتهى وتره الى السحر رواه البخاري ومسلم **وعن** غضيف بن الحارث قال قلت لعائشة

ارايت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من الجنابة في اول الليل ام في اخره قالت ربما اغتسل

فی اول اللیل وربما اغتسل فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یوتر
اول اللیل ام فی اخرہ قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل
فی الامر سعة قلت کان یجہر بالقراءة ام یخفت قالت ربما جہر بہ وربما خفت قلت اللہ اکبر
الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجة الفصل الاخیر وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر ای حین توتر قال اول اللیل بعد العتمة قال فانت یا عمر قال
اخر اللیل قال اما انت یا ابا بکر فاخذت بالوثقی واما انت یا عمر فاخذت بالقوة رواہ الامام احمد
والطبرانی فی الکبیر وعبد بن حمید والطحاوی وابن جریر وابن ماجة وعن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ قال ان الاکیاس الذین یوترون اول اللیل وان الاقویاء الذین یوترون اخر اللیل وھو افضل
رواہ ابن سعد ومسدد وابن جریر وعن الحارث بن معاویة انہ قدم علی عمر بن الخطاب فقال انی قدمت
اسئلک عن الوتر فی اول اللیل او فی اوسطہ او فی اخرہ فقال عمر کل ذلک قد عمل بہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رواہ ابن جریر وابن عساکر وعن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر فی اول اللیل وفی وسطہ وفی اخرہ ثم ثبت لہ الوتر فی اخرہ رواہ ابن ابی شیبة
والدورقی والامام احمد فی مسندہ والضیاء وعنہ قال من کل اللیل قد اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اولہ
واوسطہ واخرہ رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن ابی شیبة وابن ماجة وابن خزیمة والطحاوی وابویعلی وابن جریر وصححہ
وعن الزہری ان ابا بکر کان یوتر اول اللیل وعمر اخر اللیل فسالھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن وترھما فاخبراہ فقال قوی ھذا وحذر ھذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرب لکما مثلا رجلین اخذا فی
مفازة لیلا فقال احدھما ما ادری ان اناوحتی اقطعھا وقال الاخر انام نومة ثم اقوم فاقطعھا فاصبحا فی المنزل
جمیعا رواہ عبد الرزاق وعن ابی مسعود عقبة بن عمرو الانصاری ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر احیانا
اول اللیل واحیانا اوسطہ واحیانا اخرہ لیکون سعة للمسلمین ای ذلک اخذوا بہ کان صوابا رواہ ابن جریر

باب استحباب تاخیر الوتر عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ قال اوتر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اول اللیل واوسطہ واخرہ فثبت الامر استقر علی ادبار النجوم رواہ ابن ابی شیبة وعن عبد خیر قال
کنا فی المسجد فخرج علینا علی فی اخر اللیل فقال این السائل عن الوتر فاجتمعنا الیہ فقال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوتر اول اللیل ثم اوتر وسطہ ثم اوتر ھذہ الساعة فقبض وھو یوتر ھذہ الساعة رواہ الطبرانی
فی الاوسط وعن عبد الرحمن السلمی ان علی بن ابی طالب کان یخرج حین یوذن ابن النباح عند الفجر الاول فیقول
نعم ساعة الوتر ھذہ الایة والصبح اذا تنفس رواہ ابن جریر والطحاوی والطبرانی فی الاوسط والبیہقی والحاکم

وعن سنان بن حبيب قال قلت لابراهيم اى ساعة قال على نعم ساعة الوتر هذه قال فى الغلس فى وجه الصبح قبل الفجر رواه ابن ابى شيبة وابن جرير وعن مسروق قال سألت عائشة عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت من كل الليل قد اوتر اوله واوسطه وانتهى وتره حين مات فى السحر رواه ابن ماجة وعن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من خاف منكم ان لا يستيقظ من آخر الليل فليوتر من اول الليل ثم ليرقد ومن طمع منكم ان يستيقظ من آخر الليل فليوتر من آخر الليل فان قراءة آخر الليل محضورة وذلك افضل رواه ابن ماجة

باب الوتر قبل النوم عن ابى هريرة قال اوصانى خليلى ابو القاسم صلى الله عليه وسلم بثلاث صيام ثلاثة ايام من كل شهر والغسل يوم الجمعة والوتر قبل النوم رواه الطبرانى فى المعجم الصغير وعنه مثله الا ان فيها وصلاة الضحى بدل الغسل يوم الجمعة رواه ابو داود الطيالسى

باب الوتر ثلث ركعات عن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلث لا يسلم الا فى آخرهن رواه الحاكم فى المستدرك وقال انه صحيح على شرط البخارى ومسلم ولم يخرجاه ورواه النسائى فى سننه والطحاوى والطبرانى فى الصغير ولفظه لا يسلم فى ركعتى الوتر وفى رواية للحاكم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسلم فى الركعتين الاوليين من الوتر وعن الحسن انه قيل له ان ابن عمر كان يسلم فى الركعتين الاوليين من الوتر فقال كان عمر افقه منه فكان ينهض فى الثانية بالتكبير رواه الحاكم عن حبيب المعلم وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتر الليل ثلث كوتر النهار صلاة المغرب رواه الدارقطنى ثم البيهقى وقال البيهقى الصحيح وقفه على ابن مسعود وعن ابى خالد قال سألت ابا العالية عن الوتر فقال علمنا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الوتر مثل صلاة المغرب هذا وتر الليل وهذا وتر النهار رواه الطحاوى وعن انس قال الوتر ثلث ركعات رواه الطحاوى وعن ثابت قال صلى بى انس الوتر انا عن يمينه وام ولده خلفنا ثلث ركعات لم يسلم الا فى آخرهن ظننت انه يريد ان يعلمنى رواه الطحاوى وعن المسور بن مخرمة قال دفنا ابا بكر فقال عمر انى لم اوتر فقام فصففنا وراءه فصلى بنا ثلث ركعات لم يسلم الا فى آخرهن رواه الطحاوى وعن الحسن قال اجمع المسلمون على ان الوتر ثلث لا يسلم الا فى آخرهن رواه ابن ابى شيبة وعن ابى الزناد عن الفقهاء السبعة سعيد بن المسيب وعروة ابن الزبير والقاسم بن محمد وابى بكر بن عبد الرحمن وخارجة بن زيد وعبيد الله بن عبد الله وسليمان بن يسار فى مشيخة سواهم اهل فقه وصلاح فكان مما وعيت عنهم ان الوتر ثلث لا يسلم الا فى آخرهن رواه الطحاوى وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر ثلاث كثلاث المغرب رواه الطبرانى فى الاوسط وعن مكحول عن عمر بن الخطاب انه اوتر بثلاث ركعات لم يفصل بينهن

بسلام رواه ابن ابي شيبة وعن ابن السباق ان عمر دفن ابابكر ليلا ثم دخل المسجد فاوتر
بثلاث رواه ابن ابي شيبة وعن زاذان ابي عمر ان عليا كان يوتر بثلاث رواه ابن ابي
شيبة وعن ثابت قال قال انس يا ابا محمد خذ عني فاني اخذت عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الله ولن تاخذ عن احد اوثق مني قال
ثم صلى بي العشاء ثم صلى ست ركعات يسلم بين الركعتين ثم اوتر بثلاث يسلم في اخرهن
رواه الروياني وابن عساكر ورجاله ثقات وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يوتر بثلاث يقرء فيهن بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد
رواه ابن ابي شيبة والدارمي والطحاوي ورواه ابن النجار عن عمران مثله وعن امير
المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث يقرء فيهن
بتسع سور من المفصل يقرء في كل ركعة بثلاث سور اخرهن قل هو الله احد رواه الترمذي
وعن ابي سلمة بن عبد الرحمن انه اخبره انه سأل عائشة ام المؤمنين كيف كانت صلاة رسول الله
صلى الله عليه وسلم في رمضان قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا غيره على
احدى عشرة ركعة يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن
وطولهن ثم يصلي ثلثا قالت عائشة فقلت يا رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال يا عائشة ان عيني
تنامان ولا ينام قلبي رواه النسائي والطحاوي وعن ابي بن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوتر بثلاث بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد ويقنت قبل الركوع واذا سلم
قال سبحان الملك القدوس ثلاث مرات يمد بها صوته في الاخيرة يقول رب الملائكة والروح رواه
النسائي والدارقطني وعنه مثله الا انه قال وكان يقول اذا سلم سبحان الملك القدوس مرتين
يسرهما والثالثة يجهر بها ويمد بها صوته رواه الدارقطني وعن عامر الشعبي قال سألت ابن عباس و
ابن عمر كيف كان صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالا ثلث عشرة ركعة ثمان ويوتر
بثلث وركعتين بعد الفجر رواه الطحاوي وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلث يقرء في اول ركعة بسبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية قل
يا ايها الكافرون وفي الثالثة قل هو الله احد والمعوذتين رواه الطحاوي وعنها قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقرء في وتره في ثلث ركعات قل هو الله احد والمعوذتين رواه الطحاوي وعن
عبد الله ابن عباس قال امرني العباس ان ابيت بآل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وتقدم الي ان

لا تنام حتى تحفظ لى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصليت مع النبى صلى الله عليه وسلم العشاء ثم نام ثم قام فبال ثم توضاء ثم صلى ركعتين ليستا بطويلتين ولا بقصيرتين ثم عاد الى فراشه ثم نام حتى سمعت غطيطه او خطيطه ثم استوى ر فعل مثل ذلك حتى صلى ست ركعات و (صوت النائم) اوتر بثلث رواه الطحاوى وعن [٢٣] ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلاث ركعات رواه الطحاوى وعنه قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد العشاء ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر بثلث رواه الطحاوى وعن [٢٥] حصين عن ابى يحيى قال سمر المسور بن مخرمة وابن عباس حتى طلعت الحمراء ثم نام ابن عباس فلم يستيقظ الا باصوات اهل الزوراء فقال لاصحابه اترونى ادرك (النفر) اصلى ثلثا يريد الوتر وركعتى الوتر وصلاة الصبح قبل ان تطلع الشمس فقالوا نعم فصلى وهذا فى اخر وقت الفجر رواه الطحاوى وعن [٢٧] ابى غالب ان ابا امامة كان يوتر بثلث رواه الطحاوى وعن [٢٨] ابن عباس قال كنت عند النبى صلى الله عليه وسلم فقام فتوضا واستاك وهو يقرء هذه الاية حتى فرغ منها ان فى خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لايات لاولى الالباب ثم صلى ركعتين ثم عاد فنام حتى سمعت نفخه ثم قام فتوضاء واستاك ثم صلى ركعتين ثم نام ثم قام فتوضأ واستاك وصلى ركعتين واوتر بثلث رواه النسائى.

باب ما يقرء فى الوتر

عن [١] ابن عباس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يقرء فى الوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد فى ركعة ركعة رواه الترمذى والنسائى والدارمى وابن ماجة وابن ابى شيبة وعن [٢] عبد العزيز بن جريج قال سألنا عائشة باى شئ كان يوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يقرء فى الاولى بسبح اسم ربك الاعلى وفى الثانية بقل يا ايها الكفرون وفى الثالثة بقل هو الله احد والمعوذتين رواه الترمذى وابوداود وابن ماجة ورواه النسائى عن عبد الرحمن بن ابزى ورواه الامام احمد عن ابى بن كعب وعن [٣] امير المؤمنين على المرتضى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلث يقرء فيهن بتسع سور من المفصل يقرء فى كل ركعت بثلث سور اخرهن قل هو الله احد رواه الترمذى وعن [٤] ابى بن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل هو الله احد رواه ابن ماجة والنسائى وعنه [٥] قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء فى الوتر بسبح اسم ربك الاعلى وفى الركعة الثانية قل يا ايها الكفرون وفى الثالثة بقل هو الله احد ولا يسلم الا فى اخرهن ويقول يعنى

بعد التسليم سبحان الملك القدوس ثلثا رواه النسائي وعن[٦] عبد الرحمن بن ابزى
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرء في الوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكفرون
وقل هو الله احد رواه النسائي وابن ابي شيبة وعنه[٧] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد وكان يقول اذا
سلم سبحان الملك القدوس ثلثا ويرفع صوته بالثالثة رواه النسائي وعنه[٨]
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرء في الوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكفرون
وقل هو الله احد ثم يقول اذا سلم سبحان الملك القدوس ويرفع بسبحان الملك القدوس
صوته بالثالثة رواه النسائي وابو داود الطيالسي ولفظه يرفع بالثالث عقيرته وعن[٩]
امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يوتر بتسع
سور من المفصل يقرء في الركعة الاولى الهكم التكاثر وانا انزلناه في ليلة القدر واذا
زلزلت الارض وفي الركعة الثانيه والعصر واذا جاء نصر الله والفتح وانا اعطيناك الكوثر
وفي الركعة الثالثة قل يا ايها الكفرون وتبت يدا ابي لهب وقل هو الله احد رواه الامام احمد
والترمذي وابو يعلى وابن ماجة ومحمد بن نصر والطحاوي والدورقي والطبراني في الكبير وعنه[١٠]
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يوتر باذا زلزلت الارض والعاديات والهكم وتبت وقل هو الله
احد رواه ابو نعيم في الحلية وعنه[١١] قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث يقرء في
الاولى بالحمد وقل هو الله احد وفي الثانية بالحمد وقل هو الله احد وفي الثالثة بالحمد وقل
هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس رواه ابو محمد السمرقندي في
فضائل قل هو الله احد وعن[١٢] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقرء في وتره ثلاث ركعات بقل هو الله والمعوذتين رواه ابن عساكر و
عبد الرزاق وعنها[١٣] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرء في الركعتين اللتين يوتر
بعدهما بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكفرون ويقرء في الوتر قل هو الله احد وقل
اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس رواه الطحاوي والدارقطني وعن[١٤] عمران
ابن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرء في الوتر في الركعة الاولى بسبح اسم ربك
الاعلى وفي الثانية قل يا ايها الكفرون وفي الثالثة قل هو الله احد رواه الطحاوي وعن[١٥]
ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرء في الركعة الاولى

من الوتر بفاتحة الكتاب وسبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية بقل يا ايها الكافرون وفي الثالثة
بقل هو الله احد والمعوذتين رواه ابو داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة وابن حبان
في صحيحه والحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ورواه الطحاوي
في شرح معاني الآثار وقال انه موافق لحديث سعد بن هشام وعن ابي بن كعب قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل للذين كفروا والله الواحد
الصمد رواه ابو داؤد والنسائي وابن ماجة والطحاوي **باب** متى يقنت عن سويد
بن غفلة قال سمعت ابا بكر وعمر وعثمان وعليا يقولون قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
في آخر الوتر وكانوا يفعلون ذلك رواه الدارقطني والبيهقي وعن امير المؤمنين علي بن ابي طالب
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في آخر وتره اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك
وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك
رواه ابو داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة **باب** القنوت قبل الركوع عن الامام
الاعظم عن ابان بن ابي عياش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود عن ام عبد الله
قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت في الوتر قبل الركوع رواه الحافظ طلحة بن
محمد وفي رواية اخرى عنه قال بعثت بامي فباتت عند زوجات النبي صلى الله عليه وسلم
لتنظر متى يقنت فاخبرت انه يقنت في وتره قبل الركوع قال الحافظ هذا حديث حسن وعنه
بسنده قال عبد الله بن مسعود رمقت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوتر فرأيته قنت
قبل الركوع رواه الحافظ طلحة بن محمد والحافظ ابن خسرو وعن الامام الاعظم عن حماد عن
ابراهيم عن عبد الله بن مسعود انه كان يقنت السنة كلها في الوتر قبل الركوع رواه الحافظ
ابن خسرو والامام محمد في الآثار وعن ابي بن كعب قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قنت في الوتر قبل الركوع رواه ابو داؤد والنسائي وابن ماجة وعن الاسود بن يزيد ان
عمر قنت في الوتر قبل الركوع رواه ابن ابي شيبة **باب** رفع اليدين عند القنوت
عن الامام محمد عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم ان القنوت في الوتر واجب في شهر
رمضان وغيره قبل الركوع فاذا اردت ان تقنت فكبر واذا اردت ان تركع فكبر ايضا
رواه الامام محمد في الآثار قال وبه نأخذ ويرفع يديه في التكبيرة الاولى قبل القنوت
كما يرفع اليه في افتتاح الصلاة ثم يضعهما ويدعو وهو قول ابي حنيفة وعن ابن

مسعود قال بت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لانظر كيف يقنت في وتره فقنت قبل الركوع
ثم بعثت امي ام عبد فقلت بيتي مع نسائه فانظري كيف يقنت في وتره فاتتني فاخبرتني
انه قنت قبل الركوع رواه الدارقطني وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقنت في الوتر
قبل الركوع رواه ابن ابي شيبة وعن عبد الرحمن بن ابزى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقرأ في الركعة الاولى من الوتر بسبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية بقل يا ايها الكافرون وفي الثالثة
بقل هو الله احد ويقنت قبل الركوع رواه محمد بن نصر المروزي وعن علقمة ان ابن مسعود
واصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يقنتون في الوتر قبل الركوع رواه ابن ابي شيبة في المصنف

باب كيف القنوت عن عبد الرحمن بن ابزى قال صليت خلف عمر بن الخطاب الصبح
فلما فرغ من السورة في الركعة الثانية قال قبل الركوع اللهم انا نستعينك ونستغفرك
ونثني عليك الخير كله ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك نصلي و
نسجد واليك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار ملحق رواه
ابن ابي شيبة وابن الضريس في فضائل القرآن والبيهقي وصححه وعن عبيد بن عمير ان عمر
بن الخطاب قنت بعد الركوع في صلاة الغداة فقال بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انا نستعينك
نستغفرك ونثني عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك بسم الله الرحمن الرحيم اللهم اياك
نعبد ولك نصلي ونسجد ولك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار ملحق
وزعم عبيد انه بلغه انهما سورتان من القرآن في مصحف ابن مسعود رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة
ومحمد بن نصر والطحاوي والبيهقي وعن الهيثم ابي حصين قال صليت الغداة ذات يوم وصلى خلفي
عثمان بن زياد فقنت في الصلاة فلما قضيت صلاتي قال لي ما قلت في قنوتك فقلت ذكرت هؤلاء
الكلمات اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك الخير كله ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك
نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار ملحق
فقال عثمان كذلك كان يصنع عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان ذكره في كنز العمال ولم يعزه الى احد
وعن عبد الملك بن سويد الكاهلي ان عليا قنت في الفجر بهاتين السورتين اللهم انا نستعينك
ونستغفرك ونثني عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك
نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك
ان عذابك بالكفار ملحق رواه ابن ابي شيبة وعن عبد الله بن زرير

الغافقي قال لي عبد الملك بن مروان لقد علمت ما حملك على حب ابي تراب الا انك اعرابي
جاف فقلت والله لقد جمعت القرآن من قبل ان يجتمع ابواك ولقد علمني منه علي بن ابي طالب
سورتين علمهما اياه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما علمتهما انت ولا ابواك اللهم انا
نستعينك ونثني عليك القرآن ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك نعبد الى
قوله ملحق رواه الطبراني في الدعاء **باب** ما ورد من الادعية في قنوت الوتر عن
الحسن بن علي قال علمني جدي رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات اقولهن في الوتر وفي لفظ في
قنوت الوتر اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت
وقني شر ما قضيت انك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل من واليت تباركت وتعاليت رواه احمد
ابو داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن وابن حبان في صحيحه
والحاكم في المستدرك في كتاب الفضل ورواه البيهقي في سننه وزاد في رواية بعد واليت ولا يعز من
عاديت والدارمي وعن امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يقول في آخر وتره اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك
منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك رواه ابو داؤد والترمذي والنسائي وابن
ماجة وقال الترمذي حديث حسن ورواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح الاسناد وعن شيخ يكنى
ابا محمد ان الحسين بن علي رضي الله عنهما كان يقول في قنوت الوتر اللهم انك ترى ولا ترى وانت
بالمنظر الاعلى وان اليك الرجعى وان لك الآخرة والاولى اللهم انا نعوذ بك من ان نذل ونخزى
رواه السراج . **باب** ما يقول بعد السلام من الوتر عن ابي بن كعب قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا سلم في الوتر قال سبحان الملك القدوس رواه ابو داؤد وعن عبد الرحمن
بن ابزى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكفرون
وقل هو الله احد ويقول بعد ما يسلم سبحان الملك القدوس ثلث مرات يرفع بها صوته
رواه النسائي وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل
يا ايها الكفرون وقل هو الله احد فاذا اراد ان ينصرف قال سبحان الملك القدوس ثلثا يرفع
بها صوته رواه النسائي وفي رواية يمد صوته في الثالثة ويرفع **باب** في الصلاة بعد
الوتر عن ام سلمة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الوتر ركعتين خفيفتين
وهو جالس رواه ابن ماجة والدارقطني وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم ركع ركعتين بعد الوتر قرء فيهما وهو جالس فلما اراد ان يركع قام فركع رواه الطحاوي وعن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقال ان هذا السفر جهد وثقل فاذا اوتر احدكم فليركع ركعتين فان استيقظ والا كانتا له رواه الطحاوي والدارمي والدارقطني وعن ابي سلمة قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصلي ثلاث عشرة ركعة يصلي ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلي ركعتين وهو جالس فاذا اراد ان يركع قام فركع رواه مسلم

باب ما يقرء في الركعتين بعد الوتر عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرء في الركعتين بعد الوتر بالرحمن والواقعة رواه الطحاوي وعن ابي امامة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرء فيهما اذا زلزلت وقل يا ايها الكفرون رواه الطحاوي

ابواب قنوت النوازل

باب الدعاء على المشركين عن الامام الاعظم عن ابان بن ابي عياش عن ابرهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال لم يقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفجر قط الا شهرا واحدا الا انه حارب حيا من المشركين فقنت يدعو عليهم رواه الحافظ طلحة بن محمد في مسنده وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم انه قال ما قنت ابو بكر وعمر ولا عثمان ولا علي حتى حارب اهل الشام فكان يقنت رواه الحافظ ابن خسرو في مسنده والقاضي عمر بن الحسن الاشناني وعن الامام الاعظم عن عطية العوفي عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم انه لم يقنت الا اربعين يوما يدعو على عصية وذكوان ثم لم يقنت الى ان مات رواه ابو محمد البخاري وعن الامام الاعظم عن الملك بن ميسرة عن زيد بن وهب ان عمر رضي الله عنه كان يقنت اذا حارب ويتركه اذا لم يحارب رواه الحافظ طلحة بن محمد وابو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم عن علقمة عن ابن مسعود قال لم يقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفجر الا شهرا حارب حيا من المشركين فقنت يدعو رواه ابو محمد البخاري والحافظ ابن خسرو وعنه بسنده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقنت في الفجر قط الا شهرا واحدا لم ير قبل ذلك ولا بعده وانما قنت في ذلك الشهر يدعو على ناس من المشركين رواه البخاري والقاضي عمر الاشناني وابن خسرو في مسنده وعن عبد الله بن مسعود قال قنت

رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا يدعو على عصية وذكوان فلما ظهر عليهم ترك القنوت رواه ابو يعلى الموصلي وابو بكر البزار والطبراني في الكبير والبيهقي وقال البزار في روايته لم يقنت النبي صلى الله عليه وسلم الا شهرا واحدا لم يقنت قبله ولا بعده وعن سعيد بن زيد قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اللهم العن رعلا وذكوان وعصية عصت الله ورسوله والعن ابا الاعور السلمي رواه ابو نعيم وعن انس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا في صلاة الصبح يدعو على احياء من احياء العرب عصية وذكوان ورعل ولحيان وكلهم من بني سليم رواه عبد الرزاق والخطيب في المتفق والمتفرق وزاد ثم تركه

باب القنوت لنجاة المسلمين والدعاء لهم

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان يدعو على احد او يدعو لاحد قنت بعد الركوع فربما قال سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة اللهم اشدد وطأتك على مضر واجعلها سنين كسني يوسف يجهر بذلك وكان يقول في بعض صلاته اللهم العن فلانا وفلانا لاحياء من العرب حتى انزل الله ليس لك من الامر شيء الآية رواه البخاري ومسلم وعن[٢] عبيد بن عمير ان عمر قنت بعد الركوع فقال اللهم اغفر لنا وللمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات والف بين قلوبهم واصلح ذات بينهم وانصرهم على عدوك وعدوهم اللهم العن الكفرة اهل الكتاب الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون اولياءك اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل بهم باسك الذي لا ترده عن القوم المجرمين رواه البيهقي وعن[٣] عبد الله بن عمر بن الخطاب انه كان يقول في القنوت في صلاة الصبح اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات واصلح ذات بينهم والف بين قلوبهم وانصرهم على عدوك وعدوهم رواه ابن ستة في الايمان وعن[٤] الشعبي قال لما قنت علي في صلاة الصبح انكر الناس ذلك فقال علي انما استنصرنا على عدونا رواه ابن ابي شيبة وعن[٥] ابي هريرة قال لما رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم راسه من الركعة الاخيرة من صلاة الفجر قال اللهم ربنا ولك الحمد اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة والمستضعفين من المؤمنين بمكة اللهم اشدد وطأتك على مضر واجعلها عليهم كسني يوسف رواه عبد الرزاق وعن[٦] ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقنت في صلاة الصبح الا ان يدعو لقوم او على قوم رواه ابن حبان وعن[٧] انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يقنت

الا اذا دعا لقوم او دعا على قوم رواه الخطيب البغدادي وعن خفاف قال ركع رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم رفع راسه فقال غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله وعصية عصت الله ورسوله
اللهم العن بني لحيان اللهم العن رعلا وذكوان رواه الطحاوي **باب** في اي صلاة يقنت
عن البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقنت في صلاة الصبح رواه ابو داؤد وعن ابرهيم
قال كان عبد الله لا يقنت في الفجر واول من قنت فيها علي فكانوا يرون انه فعل ذلك لانه كان
محاربا رواه الحاكم وعن انس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا في صلاة الصبح رواه
عبد الرزاق وعن ابي هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقنت في صلاة الصبح الا ان
يدعو لقوم او على قوم رواه ابن حبان في الصحيح المسمى بالتقاسيم والانواع . **باب** القنوت
قبل الركوع عن عاصم الاحول قال سألت انس بن مالك عن القنوت في الصلاة كان قبل
الركوع او بعده قال قبله انما قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا انه كان بعث اناسا
يقال لهم القراء سبعون رجلا فاصيبوا فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا
يدعو عليهم رواه البخاري ومسلم وعن طارق بن شهاب قال صليت خلف عمر صلاة
الصبح فلما فرغ من القراءة في الركعة الثانية كبر ثم قنت ثم كبر فركع رواه عبد الرزاق وابن ابي
شيبة والطحاوي وعن زيد بن وهب ان عمر بن الخطاب قنت في صلاة الصبح قبل الركوع
رواه ابن ابي شيبة وعن ابي عبد الرحمن السلمي ان عليا كبر حين قنت في الفجر وكبر حين
ركع رواه ابن ابي شيبة وعن ابن معقل ان عمر وعليا وابا موسى قنتوا في الفجر قبل
الركوع رواه ابن ابي شيبة **باب** ترك القنوت بعد هلاك الاعداء عن ابي هريرة
قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول حين يفرغ من صلاة الفجر من القراءة
ويكبر ويرفع راسه ويقول سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد وهو قائم اللهم انج الوليد
بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة والمستضعفين من المؤمنين
اللهم اشدد وطأتك على مضر واجعلها عليهم كسني يوسف اللهم العن لحيان
ورعلا وذكوان وعصية عصت الله ورسوله قال ابو هريرة ثم اصبح ذات يوم فلم يدع
لهم فذكرت ذلك فقال او ما تراهم قد قدموا رواه الطحاوي وعن
ابن مسعود قال قنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم شهرا يدعو على عصية
وذكوان فلما ظهر عليهم ترك القنوت رواه الطحاوي .

ابواب العيدين

باب لكل قوم عيد عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت ان ابا بكر دخل عليها وعندها جاريتان في ايام منى تدففان وتضربان وفي رواية تغنيان بما تقاولت الانصار يوم بعاث والنبي صلى الله عليه وسلم متغش بثوبه فانتهرهما ابو بكر فكشف النبي صلى الله عليه وسلم عن وجهه فقال دعهما يا ابا بكر فانها ايام عيد وفي رواية ان لكل قوم عيدا وهذا عيدنا رواه البخاري ومسلم وعن انس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان اليومان؟ قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال قد ابدلكما الله خيرا منهما يوم الاضحى ويوم الفطر رواه ابو داؤد والنسائي وابن حبان باسناد صحيح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قد ابدلكم بيومين هذين خيرا منهما الفطر والنحر اما يوم الفطر فصلاة وصدقة واما يوم الاضحى فصلاة ونسك رواه البيهقي **باب** ضرب الدف يوم العيد عن قيس بن سعد قال ما كان شيء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم الا وقد رأيته الا شيء واحد فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقلس له يوم الفطر رواه ابن ماجة والقزويني وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها جاريتان تضربان بدفين فانتهرهما ابو بكر فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعهن فان لكل قوم عيدا رواه النسائي وعنها قالت ان ابا بكر الصديق دخل عليها وعندها جاريتان تضربان بالدف وتغنيان ورسول الله صلى الله عليه وسلم مسجى بثوبه وقال مرة اخرى متسج بثوبه فكشف عن وجهه فقال دعهما يا ابا بكر انها ايام عيد وهن ايام منى ورسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ بالمدينة رواه النسائي وعن عامر قال شهد عياض الاشعري عيدا بالانبار فقال ما لي لا اراكم تقلسون كما كان يقلس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابن ماجة **باب** الحراب والدرق يوم العيد ونظر النساء اليه عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندي جاريتان تغنيان بغناء بعاث فاضطجع على الفراش وحول وجهه ودخل ابو بكر رضي الله عنه فانتهرني وقال مزمارة الشيطان عند النبي صلى الله عليه وسلم فاقبل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعهما فلما غفل غمزتهما

تحرجنا وكان يوم عيد يلعب فيه السودان بالدرق والحراب فاما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم
واما قال تشتهين تنظرين فقلت نعم فاقامني وراءه خدي على خده وهو يقول دونكم
يا بني ارفدة حتى اذا مللت قال حسبكِ قلت نعم قال فاذهبي رواه البخاري و عنها[٢]
قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسترني بردائه وانا انظر الى الحبشة وهم يلعبون
وانا جارية فاقدروا قدر الجارية العربة الحديثة السن رواه مسلم و عنها[٣] قالت والله
لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم على باب حجرتي والحبشة يلعبون بحرابهم في
مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم يسترني بردائه لكي انظر الى لعبهم ثم يقوم من اجلي حتى
اكون انا التي انصرف فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو رواه مسلم
والنسائي و عنها[٤] قالت جاء حبش يزفنون في يوم عيد في المسجد فدعاني النبي صلى الله
عليه وسلم فوضعت رأسي على منكبه فجعلت انظر الى لعبهم حتى كنت انا التي انصرف عن النظر
اليهم رواه مسلم و عنها[٥] انها قالت للعابين وددت اني اراهم قالت فقام رسول الله صلى الله
عليه وسلم وقمت على الباب انظر بين اذنيه وعاتقه وهم يلعبون في المسجد رواه مسلم
وعن[٦] ابي هريرة قال بينما الحبشة يلعبون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بحرابهم اذ دخل
عمر بن الخطاب فاهوى الى الحصباء يحصبهم بها فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهم
يا عمر رواه مسلم والنسائي وعن[٧] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت جاء السودان يلعبون
بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم يوم عيد فدعاني فكنت اطلع اليهم من فوق عاتقه فما زلت
انظر اليهم حتى كنت انا التي انصرفت رواه النسائي

باب فضل يوم العيد

عن[١] عبد الله بن قرط قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعظم الايام عند الله يوم النحر ثم يوم القر
قال ثور وهو اليوم الثاني رواه ابو داؤد وعن[٢] سعيد بن اوس الانصاري عن ابيه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم الفطر وقفت الملائكة على ابواب الطرق فينادوا اغدوا
يا معشر المسلمين الى رب كريم يمن بالخير ثم يثيب عليه الجزيل لقد امرتم بقيام الليل فقمتم
وامرتم بصيام النهار فصمتم واطعتم ربكم فاقبضوا جوائزكم فاذا صلوا نادى مناد الا ان
ربكم قد غفر لكم فارجعوا راشدين الى رحالكم فهو يوم الجائزة ويسمى ذلك اليوم في السماء يوم
الجائزة رواه الطبراني في الكبير وعن[٣] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى
يطلع في العيدين الى الارض فابرزوا من المنازل تلحقكم الرحمة رواه ابن عساكر وعن[٤] ابن عباس

يوم الفطر يوم الجوائز رواه ابن عساكر **باب** احياء ليلتي الفطر والاضحى عن ابي كردوس
عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احيى ليلة العيدين وليلة النصف من شعبان
لم تمت قلبه يوم تموت القلوب رواه الحسن بن سفيان وعن عبادة ابن الصامت قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من صلى ليلة الفطر والاضحى لم تمت قلبه يوم تموت القلوب رواه
الطبراني في الاوسط وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام ليلتي العيد
محتسبا لله لم يمت قلبه يوم تموت القلوب رواه ابن ماجة **باب** فضل العمل في عشر
ذي الحجة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما العمل في ايام افضل منها في هذه
قالوا ولا الجهاد قال ولا الجهاد الا رجل خرج يخاطر بنفسه وماله فلم يرجع بشيء رواه البخاري وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام افضل عند الله من ايام عشر ذي الحجة
رواه ابو عوانة وابن حبان في صحيحهما وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله من هذه الايام العشر رواه الترمذي وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما العمل في ايام افضل منها في هذا العشر رواه الامام احمد
وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من العمل في ايام افضل من العمل في عشر ذي الحجة قيل
ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع بشيء رواه
ابو داود الطيالسي والدارمي وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من عمل ازكى عند الله
عز وجل ولا اعظم اجرا من خير يعمله في عشر الاضحى قيل ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد
في سبيل الله عز وجل الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء قال وكان سعيد بن جبير
اذا دخل ايام العشر اجتهد اجتهادا شديدا حتى ما يكاد يقدر عليه رواه الدارمي **باب**
تكبيرات التشريق عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود انه كان يكبر
في الصلوات ايام التشريق يبدء تكبيره في دبر صلاة الغداة يوم عرفة الى صلاة العصر من الغد
يوم النحر ثم يقطع وكان تكبيره الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر
ولله الحمد رواه الحافظ ابن خسرو في مسنده وعن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه انه
كان يكبر بعد صلاة الفجر يوم عرفة الى صلاة العصر من آخر ايام التشريق ويكبر بعد العصر رواه ابن ابي
شيبة والامام محمد بن الحسن في الآثار وعن ابي الاسود قال كان عبد الله يكبر من صلاة الفجر يوم عرفة الى صلاة
العصر من يوم النحر يقول الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد

رواه ابن ابي شيبة وعن ابي وائل عن عبد الله انه كان يكبر من صلاة الفجر يوم عرفة الى صلاة العصر من يوم النحر رواه ابن ابي شيبة وعن عمار قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر من يوم عرفة من صلاة الغداة ويقطعها صلاة العصر اخر ايام التشريق رواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح الاسناد وعن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في صلاة الفجر يوم عرفة الى صلاة العصر من اخر ايام التشريق حين يسلم من المكتوبات رواه الدارقطني وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الصبح من غداة عرفة اقبل على اصحابه فيقول على مكانكم ويقول الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد فيكبر من غداة عرفة الى صلاة العصر من اخر ايام التشريق رواه الدارقطني

باب تكبيرات التشريق على من صلى بجماعة

عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم انه كان لا يرى التكبير على احد الا على من صلى في جماعة في ايام التشريق رواه القاضي ابو بكر عبد الباقي الانصاري

باب كيف تكبير التشريق

عن عبد الله بن مسعود انه كان يكبر ايام التشريق الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد رواه ابن ابي شيبة وعن ابراهيم قال كانوا يكبرون يوم عرفة واحدهم مستقبل القبلة في دبر الصلاة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد رواه ابن ابي شيبة

باب الاغتسال للعيدين

عن نافع ان عبد الله ابن عمر كان يغتسل يوم الفطر قبل ان يغدو الى المصلى رواه الامام مالك والامام محمد والشافعي وعن سلمة بن الاكوع انه كان يغتسل يوم العيد رواه الامام الشافعي وعن جعفر بن محمد عن ابيه ان عليا كان يغتسل يوم العيدين ويوم الجمعة ويوم عرفة واذا اراد ان يحرم رواه الامام الشافعي عن ابي رافع ان النبي صلى الله عليه وسلم اغتسل للعيدين رواه البزار وعن عياض الاشعري قال كل شيء رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فعله قد رأيتكم تفعلونه غير انكم لا تغتسلون في العيدين رواه ابن منده وابن عساكر وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل يوم الفطر ويوم الاضحى رواه ابن ماجة وعن الفاكه بن سعد وكانت له صحبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل يوم الفطر ويوم النحر ويوم عرفة وكان الفاكه يامر اهله بالغسل في هذه الايام رواه ابن ماجة

باب التجمل في العيدين

عن ابن عمر قال اخذ عمر رضي الله عنه جبة من استبرق تباع في السوق فاخذها فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ابتع هذه تجمل بها للعيد والوفود فقال له رسول الله انما هذه لباس

من لا خلاق له فلبث عمر ما شاء الله ان يلبث ثم ارسل اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بجبة ديباج
فاقبل بها عمر فاتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انك قلت انما هذه لباس من لا خلاق
له وارسلت الى بهذه الجبة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تبيعها وتصيب بها حاجتك
رواه البخاري والنسائي وعن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس
برد حبرة في كل عيد رواه الاسلم الشافعي والبيهقي وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يلبس يوم العيد بردة حمراء رواه الطبراني في الاوسط وعن جابر بن عبد الله قال كان
للنبي صلى الله عليه وسلم برد احمر يلبسه في العيدين والجمعة رواه البيهقي في المعرفة. **باب**
العمامة في العيدين عن ابي رزين قال شهدت على بن ابي طالب يوم عيد معتما وقد ارخى عمامته
من خلفه رواه البيهقي **باب** ما يستحب ان ياكل يوم الفطر اولا عن انس بن مالك
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغدو يوم الفطر حتى ياكل تمرات رواه البخاري وعنه
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم تمرات رواه ابن ماجة وعنه قال ما خرج
النبي صلى الله عليه وسلم يوم فطر حتى ياكل تمرات رواه ابن حبان والحاكم وزاد ابن حبان ياكل تمرات ثلاثا
او خمسا او سبعا او اقل من ذلك او اكثر وترا ورواه الامام احمد ولفظه وياكلهن افرادا وعنه ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يفطر على تمرات يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى رواه الترمذي وقال حديث
حسن صحيح غريب **باب** الاكل يوم الفطر قبل الصلاة عن عروة انه كان ياكل يوم الفطر
قبل ان يغدو رواه الامام مالك وعن سعيد بن المسيب انه اخبره ان الناس كانوا يؤمرون
بالاكل يوم الفطر قبل الغدو رواه الامام مالك وعن صفوان بن سليم مرسلا ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان يطعم قبل ان يخرج الى الجبان يوم الفطر ويامر به رواه الامام الشافعي وعن ابي سعيد الخدري
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى رواه ابن ابي شيبة في مصنفه
والبزار في مسنده وزاد فاذا خرج صلى ركعتين للناس واذا رجع صلى في بيته ركعتين وكان لا يصلي قبل الصلاة
شيأ يعني يوم العيد وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال من السنة ان يطعم الرجل يوم الفطر
قبل ان يخرج الى المصلى رواه الترمذي وقال حديث حسن والدارقطني عنه وعن ابن عباس والبيهقي
وعن بريدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يطعم يوم الفطر قبل ان يخرج وكان اذا كان يوم النحر
لم يطعم حتى يرجع فياكل من ذبيحته رواه الترمذي والدارمي وعن انس نحوه **باب** الاكل
يوم الاضحى بعد الصلاة عن بريدة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغدو يوم الفطر حتى

يأكل ولا يأكل يوم الاضحى حتى يرجع رواه الترمذى وابن ماجة والبيهقى ولفظه فيأكل من كبد
اضحيته وابن حبان الحاكم وعنؓ ابن عباس قال من السنة ان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا
يوم النحر حتى يرجع رواه الطبرانى فى معجمه الوسط وعنؓ عبد الله بن بريدة عن ابيه ان النبى صلى الله
عليه وسلم كان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم وكان لا يأكل يوم النحر شيئاً حتى يرجع فيأكل من اضحيته
وقال عبد الصمد حتى يذبح رواه الدار قطنى وعنهؓ قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخرج
يوم الفطر حتى يطعم ولا يأكل يوم النحر حتى يذبح رواه ابوداؤد الطيالسى **باب المشى
الى العيد** عنؓ امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال من السنة ان تخرج الى العيد ماشيا
وان تاكل شيئا قبل ان تخرج رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن وابوداؤد الطيالسى
والرزى وعنؓ سعد ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخرج الى العيد ماشيا ويرجع ماشيا رواه
ابن ماجة وعنؓ ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الى العيد ماشيا ويرجع
ماشيا رواه ابن ماجة وعنؓ امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال ان من السنة ان
يمشى الى العيد رواه ابن ماجة وعنؓ ابى رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ياتى العيد ماشيا
رواه ابن ماجة وعنؓ امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال من السنة ان تاتى العيد ماشيا
ثم تركب اذا رجعت رواه البيهقى **باب مخالفة الطريق يوم العيد** عنؓ جابر بن عبد الله
قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق رواه البخارى وعنؓ ابى هريرة
قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم العيد فى طريق رجع عن غيره رواه الترمذى وابن ماجة
والدارمى وعنؓ عبد الله بن حنطب ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يغدو يوم العيد الى المصلى من
الطريق الاعظم فاذا رجع رجع من الطريق الاخرى على دار عمار بن ياسر رواه الامام الشافعى
وعنؓ ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ يوم العيد فى طريق ثم رجع فى طريق اخر رواه ابوداؤد
وعنؓ سعد ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج الى العيد سلك على دار سعيد بن ابى العاص ثم
على اصحاب الفساطيط ثم انصرف فى الطريق الاخرى طريق بنى زريق ثم يخرج على دار عمار بن ياسر
ودار ابى هريرة الى البلاط رواه ابن ماجة وعنؓ نافع عن ابن عمر انه كان يخرج الى العيد فى
طريق ويرجع فى اخرى ويزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك رواه ابن ماجة
وعنؓ ابى رافع ان النبى صلى الله عليه وسلم كان ياتى العيد ماشيا ويرجع فى غير الطريق الذى ابتدأ
فيه رواه ابن ماجة وعنؓ عبد الرحمن بن حاطب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتى العيد

ويذهب في طريق اخرى رواه ابن منده وابن عساكر وعن بكر بن مبشر الانصاري قال كنت اغدو مع اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الى المصلى يوم الفطر ويوم الاضحى فنسلك بطن بطحان حتى ناتي المصلى فنصلي معه صلى الله عليه وسلم ثم نرجع من بطن بطحان الى بيوتنا رواه ابو داؤد

باب التكبير في طريق العيدين عن ابن عمر انه كان اذا غدا الى المصلى يوم العيد كبر فرفع صوته بالتكبير رواه الامام الشافعي وعنه انه كان يغدو الى المصلى يوم الفطر اذا طلعت الشمس فيكبر حتى ياتي المصلى يوم العيد ثم يكبر بالمصلى حتى اذا جلس الامام ترك التكبير رواه الامام الشافعي وعنه انه كان اذا غدا يوم الفطر ويوم الاضحى يجهر بالتكبير حتى ياتي المصلى ثم يكبر حتى ياتي الامام رواه الدارقطني والبيهقي وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يكبر في الطريق رواه الحاكم في المستدرك وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر يوم الفطر من حين يخرج من بيته حتى ياتي المصلى رواه الدارقطني

باب صلاة العيدين بلا اذان ولا اقامة عن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم قال كانت الصلاة في العيدين قبل الخطبة ثم يقف الامام على راحلته بعد الصلاة ويصلي بغير اذان ولا اقامة رواه الامام محمد في الآثار وعن الامام مالك انه سمع غير واحد من علمائهم يقول لم يكن في الفطر والاضحى نداء ولا اقامة منذ زمان النبي صلى الله عليه وسلم الى اليوم قال وتلك السنة التي لا اختلاف فيها عندنا ذكره في الموطا وعن عطاء ان ابن عباس ارسل الى ابن الزبير في اول ما بويع له انه لم يكن يوذن بالصلاة يوم الفطر وانما الخطبة بعد الصلاة رواه البخاري وعنه عن جابر بن عبد الله قال لم يكن يوذن يوم الفطر ولا يوم الاضحى رواه البخاري وعن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير اذان ولا اقامة رواه مسلم وابو داؤد والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى العيد بلا اذان ولا اقامة وابا بكر وعمر وعثمان رواه ابو داؤد وابن ماجة وعن سعد بن ابي وقاص ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى العيد بغير اذان ولا اقامة رواه البزار وعن البراء بن عازب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في يوم الاضحى بغير اذان ولا اقامة رواه الطبراني في الاوسط وعن ابي رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج في العيد ماشيا ويصلي بغير اذان ولا اقامة رواه الطبراني في الكبير وعن عبد الرحمن بن عابس قال سال رجل ابن عباس اشهدت العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ولولا منزلتي منه ما شهدته من الصغر

رسول الله صلى الله عليه وسلم العلم الذي عند دار كثير بن الصلت فصلى ثم خطب ولم يذكر اذانا
ولا اقامة قال ثم امر بالصدقة قال فجعلن النساء يشرن الى آذانهن وحلوقهن قال فامر بلالا فاتا
هن ثم رجع الى النبي صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد ورواه الدارمي نحوه وعن جابر قال صلى بنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم في عيد قبل الخطبة بغير اذان ولا اقامة رواه النسائي **باب** الدعاء بعد صلاة
العيدين عن الامام الاعظم ابي حنيفة رضي الله عنه عن حماد عن ابرهيم قال كانت الصلاة في العيدين
قبل الخطبة ثم يقف الامام على راحلته بعد الصلاة فيدعو ويصلي بغير اذان ولا اقامة رواه الامام
محمد بن الحسن في كتاب الآثار **باب** وقت الغدو الى العيد عن يزيد بن خمير الرحبي قال خرج
عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم مع الناس في يوم فطر او اضحى فانكر ابطاء الامام
وقال ان كنا قد فرغنا ساعتنا هذه وذلك حين التسبيح رواه الامام احمد وابو داؤد وابن
ماجة وعن مالك انه قال مضت السنة التي لا اختلاف فيها عندنا في وقت الفطر والاضحى ان الامام
يخرج من منزله قدر ما يبلغ مصلاه وقد حلت الصلاة ذكره في الموطا **باب** تاخير صلاة الفطر
وتعجيل صلاة الاضحى عن ابي الحويرث الليثي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى عمرو بن
حزم وهو بنجران ان عجل الاضاحي واخر الفطر وذكر الناس رواه الامام الشافعي **باب**
وقت الاضحية بعد الصلاة عن انس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلاة
فليعد فقام رجل فقال هذا يوم يشتهى فيه اللحم وذكر من جيرانه فكان النبي صلى الله عليه وسلم
صدقه فقال وعندي جذعة احب من شاتي لحم فرخص له النبي صلى الله عليه وسلم فلا ادري ابلغت
الرخصة من سواه ام لا رواه البخاري ومسلم والنسائي وابن ماجة وعن البراء بن عازب قال خطبنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاضحى بعد الصلاة فقال من صلى صلاتنا ونسك نسكنا فقد
اصاب النسك ومن نسك قبل الصلاة فانه قبل الصلاة ولا نسك له فقال ابو بردة بن نيار
خال البراء يا رسول الله فاني نسكت شاتي قبل الصلاة وعرفت ان اليوم يوم اكل وشرب واحببت
ان تكون شاتي اول شاة تذبح في بيتي فذبحت شاتي وتغديت قبل ان اتي الصلاة قال
شاتك شاة لحم قال يا رسول الله فان عندنا عناقا لنا جذعة هي احب الي من شاتين افتجزي
عني قال نعم ولن تجزي عن احد بعدك رواه البخاري **باب** الذبح والنحر بالمصلى عن نافع
ان عبد الله اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يذبح او ينحر بالمصلى رواه البخاري والنسائي
وعن انس بن مالك قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم اضحى وانكفأ الى كبشين املحين

فذ بحهما رواه النسائي وعن ابن عمر انه امر نافعا ان يذبح اضحيته بالمصلى وكان مريضا لم يشهد
العيد رواه الامام مالك في الموطا **باب** من ذبح اضحيته قبل الصلاة عن البراء قال خطبنا
النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال ان اول ما نبدأ به في يومنا هذا ان نصلي ثم نرجع
فننحر فمن فعل ذلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل الصلاة فانما هو شاة لحم عجله لاهله
ليس من النسك في شيء رواه البخاري ومسلم وعن جندب بن عبد الله البجلي قال قال رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلاة فليذبح مكانها اخرى ومن لم يذبح حتى
صلينا فليذبح على اسم الله رواه البخاري ومسلم وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله
وسلم من ذبح قبل الصلاة فانما يذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلاة فقد تم نسكه واصاب
سنة المسلمين رواه البخاري ومسلم وعن جرير البجلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة
في العيدين قبل صلاة الامام ولا ذبح يوم النحر حتى يصلي الامام رواه الديلمي **باب** خروج
الصبيان الى مصلى العيد عن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكاد يدع احدا من اهله
في يوم عيد الا اخرجه رواه ابن عساكر وعن عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس قيل له
اشهدت العيد مع النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم ولولا مكاني من الصغر ما شهدته رواه البخاري
باب خروج النساء يوم العيد عن الامام الاعظم عن عبد الكريم عن ام عطية انها قالت كان
يرخص للنساء في الخروج يوم عيد الفطر والاضحى رواه الحافظ طلحة بن محمد في مسنده والحسن بن زياد
وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم عمن سمع ام عطية تقول رخص للنساء في الخروج الى العيدين
حتى لقد كانت البكران تخرجان في الثوب الواحد حتى لقد كانت الحائض لتخرج فتجلس في عرض
النساء يدعون ولا يصلين رواه ابو محمد البخاري وعن الامام الاعظم عن عبد الكريم بن ابي المخارق
عن ام عطية انها قالت كان يرخص للنساء في الخروج في العيدين الفطر والاضحى رواه الامام محمد بن
الحسن وعن الامام الاعظم عن عبد الكريم ابي امية عن ام عطية قالت كان يرخص للنساء في الخروج
الى العيدين الفطر والاضحى رواه ابو محمد البخاري وزاد في رواية وكان الطامث لتخرج فتجلس في عرض
النساء فتدعو في العيدين قال ابو محمد ام عطية هذه وان لم تكن تذكر النبي صلى الله عليه وسلم في هذه
الاخبار فحكايتها كلها عن النبي صلى الله عليه وسلم قد ثبت ذلك في اخبار كثيرة رويت عنها من غير وجه
وعن ام عطية قالت كنا نؤمر بالخروج في العيدين والمخبأة والبكر قال الحيض يخرجن فيكن خلف الناس
يكبرن مع الناس رواه مسلم وابو داود وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة

له اى ما كان من النبي صلى الله عليه وسلم احضر العيد الا لاجل الصغر ١٢

جمع نساء الانصار فی بیت فارسل الینا عمر بن الخطاب فقام علی الباب فسلم علینا فرددنا علیہ السلام ثم قال انا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکن وامرنا بالعیدین ان نخرج فیهما الحیض والعتق ولا جمعة علینا ونهانا عن اتباع الجنائز رواہ ابوداؤد وعنها ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج الابکار والعواتق وذوات الخدور والحیض فی العیدین فاما الحیض فیعتزلن المصلی ویشهدن دعوة المسلمین قالت احدهن یا رسول اللہ ان لم یکن لها جلباب قال فلتعرها اختها من جلبابها رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج بناته ونسائه فی العیدین رواہ ابن ماجة وعن اخت عبد اللہ بن رواحة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب الخروج علی کل ذی نطاق رواہ الامام احمد والطبرانی فی الکبیر وعن امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنه قال حق علی کل ذات نطاق الخروج الی العیدین رواہ ابن ابی شیبة وعن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ وجهه قال حق علی کل ذات نطاق ان تخرج الی العیدین ولم یکن یرخص لهن فی شئ من الخروج الا العیدین رواہ ابن ابی شیبة

باب من لم یکن لها جلباب فکیف تخرج عن حفصة بنت سیرین قالت کنا نمنع جوارینا ان یخرجن یوم العید فجاءت امرأة فنزلت قصر بنی خلف فاتیتها فحدثت ان زوج اختها غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثنتی عشرة غزوة فکانت اختها معه فی ست غزوات قالت فکنا نقوم علی المرضی ونداوی الکلمی فقالت یا رسول اللہ اعلی احدنا باس اذا لم یکن لها جلباب ان لا تخرج قال لتلبسها صاحبتها من جلبابها فلیشهدن الخیر ودعوة المؤمنین قالت حفصة فلما قدمت ام عطیة اتیتها فسألتها اسمعت کذا وکذا قالت نعم بابی وقلما ذکرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا قالت بابی قال لتخرج العواتق ذوات الخدور او قال العواتق وذوات الخدور شک ایوب والحیض فیعتزلن الحیض المصلی ولیشهدن الخیر ودعوة المؤمنین قالت فقلت الحیض قالت نعم الیس الحائض تشهد عرفات وتشهد کذا وتشهد کذا رواہ البخاری وعن ام عطیة قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرجهن فی الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات الخدور فاما الحیض فیعتزلن الصلاة ویشهدن الخیر ودعوة المسلمین قلت یا رسول اللہ احدنا لا یکون لها جلباب قال لتلبسها اختها من جلبابها رواہ مسلم وعنها قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج ذوات الخدور یوم العید قیل فالحیض قال یشهدن الخیر ودعوة المسلمین قال فقالت امرأة یا رسول اللہ ان لم یکن لاحدهن ثوب کیف تصنع قال تلبسها صاحبتها طائفة من ثوبها رواہ ابوداؤد وعنها قالت امرنا

بابی هو ان نخرج یوم الفطر ویوم النحر العواتق وذوات الخدور فاما الحیض فانهن یعتزلن
الصف ویشهدن الخیر ودعوة المسلمین قالت قلت یا رسول الله فان لم یکن لاحد لهن
جلباب قال تلبسها اختها من جلبابها رواه الدارمی **باب** اعتزال الحیض عن المصلی
عن ام عطیة قالت امرنا ان نخرج فنخرج الحیض والعواتق وذوات الخدور وقال ابن عون
او العواتق ذوات الخدور فاما الحیض فیشهدن جماعة المسلمین ودعوتهم ویعتزلن مصلاهم
رواه البخاری وعنها قالت امرنا تعنی النبی صلی الله علیه وسلم ان نخرج فی العیدین العواتق وذوات
الخدور وامر الحیض ان یعتزلن مصلی المسلمین رواه مسلم وعن حفصة قالت کانت ام عطیة
لا تذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الا قالت بابا فقلت اسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یذکر کذا وکذا فقالت نعم بابا قالت لیخرج العواتق وذوات الخدور والحیض ویشهدن العید
ودعوة المسلمین ولیعتزل الحیض المصلی رواه النسائی وعن محمد قال لقیت ام عطیة فقلت
لها هل سمعت من النبی صلی الله علیه وسلم وکانت اذا ذکرته قالت بابا قال اخرجوا العواتق وذوات
یعنی الخدور فیشهدن الخیر ودعوة المسلمین ولیعتزل الحیض مصلی الناس رواه النسائی
وعن ام عطیة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخرجوا العواتق وذوات الخدور لیشهدن
العید ودعوة المسلمین ولیجتنبن الحیض مصلی الناس رواه ابن ماجة **باب** الخروج الی المصلی
بغیر منبر عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی
فاول شیء یبدأ به الصلاة ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفهم فیعظهم
ویوصیهم ویامرهم فان کان یرید ان یقطع بعثا قطعه او یامر بشیء امر به ثم ینصرف قال ابو سعید فلم یزل
الناس علی ذلک حتی خرجت مع مروان وهو امیر المدینة فی اضحی او فطر فلما اتینا المصلی اذا منبر بناه کثیر بن
الصلت فاذا مروان یرید ان یرتقیه قبل ان یصلی فجبذت بثوبه فجبذنی فارتفع فخطب قبل الصلاة
فقلت غیرتم والله فقال ابا سعید قد ذهب ما تعلم فقلت ما اعلم والله خیر مما لا اعلم فقال ان الناس
لم یکونوا یجلسون لنا بعد الصلاة فجعلتها قبل الصلاة رواه البخاری والنسائی ومسلم **باب** صلاة
العیدین فی المصلی والجبانة عن محمد بن علی بن الحنفیة عن ابیه قال کنا فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم یوم
الفطر والاضحی لا نصلی فی المسجد حتی نأتی المصلی فاذا رجعنا مررنا بالمسجد فصلینا فیه رواه الامام الشافعی
وعن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی فاول شیء یبدأ
به الصلاة ثم ینصرف رواه البخاری ومسلم وعن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال

من السنة ان يمشي الرجل الى المصلى قال الخروج يوم العيدين من السنة ولا يخرج الى المسجد الا ضعيف
او مريض لكن اخرجوا الى الجبل ولا تحبسوا النساء رواه البيهقي وعنه قال الخروج الى الجبان في
العيدين من السنة رواه الطبراني في الاوسط والبيهقي وعنه قال من السنة الصلاة في الجبان
رواه الطبراني في الاوسط وعن حنش بن المعتمر قال رأيت عليا يوم الاضحى لم يزل يكبر حتى اتى الجبانة
رواه الدارقطني وعن ابن عمر انه كان يخرج للعيدين من المسجد فيكبر حتى ياتي المصلى ويكبر حتى ياتي
الامام رواه الدارقطني وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر يوم الفطر من حين يخرج من
بيته حتى ياتي المصلى رواه الدارقطني

باب صلاة العيدين في المسجد عن ابي هريرة انه اصابهم
مطر في يوم عيد فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم صلاة العيد في المسجد رواه ابو داود وابن ماجة ورزين
وزاد ولم يخرج بنا الى المصلى وعن عبد الله بن عامر بن ربيعة ان الناس مطروا على عهد عمر بن الخطاب
يوم عيد فلم يخرج الى المصلى الذي يصلى فيه الفطر والاضحى وجمع الناس في المسجد فصلى بهم ثم قام
على المنبر فقال يا ايها الناس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج بالناس الى المصلى يصلي لانه
ارفق بهم واوسع عليهم وان المسجد كان لا يسعهم فاذا كان هذا المطر فالمسجد ارفق بهم رواه
البيهقي وعن ابي اسحق ان عليا امر رجلا فصلى بضعفة الناس يوم العيد في المسجد ركعتين رواه الامام
الشافعي وابن جرير والبيهقي

باب وجوب صلاة العيدين عن ابن جريج قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم العيدان واجبان على كل حالم من ذكر او انثى رواه الديلمي في مسند الفردوس

باب الصلاة قبل الخطبة عن ابن عباس قال شهدت العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
وابي بكر وعمر وعثمان فكلهم كانوا يصلون قبل الخطبة رواه البخاري ومسلم واحمد وزاد الدارمي وعن ابن عمر قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر وعثمان يصلون العيد قبل الخطبة رواه الامام الشافعي والبخاري
ومسلم ولفظه يصلون العيدين والترمذي وقال حديث حسن صحيح والنسائي وفي لفظ له ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان يصلي في الفطر والاضحى ثم يخطب بعد الصلاة رواه البخاري وعن جابر قال شهدت الصلاة
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم عيد فبدا بالصلاة قبل الخطبة بغير اذان ولا اقامة رواه الدارمي
وعن ابن شهاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي يوم الفطر ويوم الاضحى قبل الخطبة رواه الامام مالك
وعن ابي عبيد مولى ابن ازهر انه قال شهدت العيد مع عمر بن الخطاب فصلى ثم انصرف فخطب الناس فقال
ان هذين يومان نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامهما يوم فطركم من صيامكم والاخر يوم
تاكلون فيه من نسككم قال ابو عبيد ثم شهدت العيد مع عثمان بن عفان فجاء فصلى ثم انصرف

فخطب وقال انه قد اجتمع لكم فى يومكم هذا عيدان فمن احب من اهل العالية ان ينتظر الجمعة فلينتظرها ومن احب ان يرجع فقد اذنت له[١] قال ابو عبيد ثم شهدت العيد مع على ابن ابى طالب و عثمان محصور فجاء فصلى ثم انصرف فخطب رواه الامام مالك وعن ابى سعيد الخدرى قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى يوم الفطر والاضحى قبل الخطبة رواه الامام الشافعى وعن وهب بن كيسان عن رجل ان ابابكر وعمر كانا يصليان العيد قبل الخطبة رواه مسدد ورواه الامام مالك بلاغا وابن ابى شيبة وعن ميسرة ابى جميلة قال شهدت العيد مع على فلما صلى خطب قال وكان عثمان يفعله رواه ابن ابى شيبة وعن انس قال كانت الصلاة فى العيدين قبل الخطبة رواه ابن ابى شيبة

باب كم ركعة للعيدين عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوم عيد فصلى ركعتين ولم يصل قبلها ولا بعدها رواه البخارى ومسلم وابو داود والترمذى والنسائى وابن عساكر وعن ابى سعيد الخدرى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج يوم العيد فيصلى بالناس ركعتين ثم يسلم فيقف على راحلته فيستقبل الناس وهم جلوس فيقول تصدقوا فاكثر من يتصدق النساء بالقرط والخاتم والشئ فان كانت له حاجة يريد ان يبعث بعثا يذكره لهم والا انصرف رواه ابن ماجة وعن امير المؤمنين عمر بن الخطاب قال صلاة الاضحى ركعتان وصلاة الفطر ركعتان ركعتان وصلاة المسافر ركعتان وصلاة الجمعة ركعتان تمام غير قصر على لسان النبى صلى الله عليه وسلم رواه النسائى

باب تكبيرات العيدين عن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم عن عبد الله بن مسعود انه كان فى مسجد الكوفة ومعه حذيفة وابو موسى حتى خرج عليهم الوليد بن عقبة وهو امير الكوفة فقال غدا عيدكم فكيف اصنع فقالوا اخبره يا ابا عبد الرحمن فامر عبد الله بن مسعود ان يصلى بغير اذان ولا اقامة وان يكبر فى الاولى خمسا وفى الاخيرة اربعا ويوالى بين القراءتين ويخطب بعد الصلاة على راحلته رواه القاضى عمر بن الحسن الاشنانى وابن خسرو والامام محمد بن الحسن فى الاثار والحسن بن زياد وعن علقمة والاسود قالا كان ابن مسعود جالسا وعنده حذيفة و ابو موسى الاشعرى فسألهم سعيد بن العاص عن التكبير فى الصلاة فقال حذيفة سل الاشعرى فقال الاشعرى سل عبد الله فانه اقدمنا واعلمنا فسأله فقال ابن مسعود يكبر اربعا ثم يقرء ثم يكبر فيركع ثم يقوم فى الثانية فيقرء ثم يكبر اربعا بعد القراءة رواه عبد الرزاق وعن مسروق قال كان عبد الله بن مسعود يعلمنا التكبير فى العيدين تسع تكبيرات خمس فى الاولى واربع فى الاخرة ويوالى بين القراءتين رواه ابن ابى شيبة وعن عبد الله بن الحارث قال صلى ابن

[١] قال محمد وانما رخص فى الجمعة لاهل العالية لانهم ...

عباس يوم عيد فيه تسع تكبيرات خمسا في الاولى واربعا في الاخرة ووالى بين القراءتين رواه ابن
ابي شيبة وعن كردوس قال كان ابن مسعود يكبر في الاضحى والفطر تسعا تسعا يبدء فيكبر
اربعا ثم يقرء ثم يكبر واحدة فيركع بها ثم يقوم في الركعة الاخرة فيبدء فيقرء ثم يكبر اربعا
يركع باحدهن رواه الطبراني في الكبير وعن علقمة والاسود ان ابن مسعود كان يكبر في العيدين
تسعا اربع قبل القراءة ثم يكبر فيركع وفي الثانية يقرء فاذا فرغ كبر اربعا ثم ركع رواه عبد الرزاق
وعن عبد الله بن الحارث قال شهدت ابن عباس كبر في صلاة العيد بالبصرة تسع تكبيرات
ووالى بين القراءتين قال وشهدت المغيرة بن شعبة فعل ذلك ايضا فسألت خالدا كيف
فعل ابن عباس ففسر لنا كما صنع ابن مسعود في حديث معمر والثوري عن ابي اسحق سواء رواه
عبد الرزاق وعن انس انه كان يكبر في العيد تسعا فذكر مثل حديث ابن مسعود رواه ابن
ابي شيبة **باب** ما يقرء في صلاة العيدين عن الامام الاعظم عن ابرهيم بن محمد بن المنتشر
عن ابيه عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه كان يقرء في العيدين ويوم الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتك حديث الغاشية
رواه ابو محمد البخاري والحافظ طلحة بن محمد والحافظ محمد بن المظفر وزاد واذا اجتمع في العيدين
قرأهما جميعا في يوم واحد ورواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح والنسائي وابن ماجة والدارمي
وعن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه سال ابا واقد الليثي ما كان
يقرء به رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاضحى والفطر فقال كان يقرء فيهما بق والقرأن المجيد واقتربت
الساعة وانشق القمر رواه مالك والشافعي ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وابن ابي شيبة
وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم يقرء في العيدين بسبح
اسم ربك الاعلى وهل اتك حديث الغاشية رواه ابن ماجة وعن عبد الملك بن عمير قال حدثت
عن عمر انه كان يقرء في العيدين بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتك حديث الغاشية رواه ابن
ابي شيبة وعن ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم كان يقرء في العيدين بعم يتساءلون والشمس وضحها
رواه البزار بضعف **باب** الجهر بالقراءة عن جعفر بن محمد بن علي انه جهر بالقراءة في العيدين
وصلاة الاستسقاء وصلى قبل الخطبة رواه ابو العباس الاصم في حديثه وعن امير المؤمنين
علي المرتضى كرم الله وجهه قال الجهر في صلاة العيدين من السنة رواه الطبراني في الاوسط
والبيهقي **باب** ترك الصلاة قبل صلاة العيد وبعدها عن الامام الاعظم عن عدي

بن ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم العيد الى المصلى فلم يصل قبلها ولا بعدها رواه ابو محمد البخاري والبخاري ومسلم وابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح والنسائي والدارمي وعن ابن عمر انه لم يكن يصلي يوم الفطر قبل الصلاة ولا بعدها رواه الامام مالك والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وعنه انه غدا مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم العيد الى المصلى ثم رجع الى بيته ولم يصل قبل العيد ولا بعده رواه الامام الشافعي وعن كعب بن عجرة انه لم يكن يصلي قبل العيد ولا بعده رواه الامام الشافعي وعن ثعلبة بن زهدم ان عليا استخلف ابا مسعود على الناس فخرج يوم عيد فقال يا ايها الناس انه ليس من السنة ان نصلي قبل الامام رواه النسائي وعن العلاء بن بدر قال خرج علينا علي في يوم عيد فرأى ناسا يصلون فقال يا ايها الناس قد شهدنا نبي الله صلى الله عليه وسلم في مثل هذا اليوم فلم يكن احد يصلي قبل العيد او قبل النبي صلى الله عليه وسلم فقال رجل يا امير المؤمنين الا تنهى الناس ان يصلوا قبل خروج الامام فقال لا اريد ان انهى عبدا اذا صلى ولكن نحدثهم بما شهدنا من النبي صلى الله عليه وسلم رواه ابن راهويه والبزار وزاهر في تحفة عيد الفطر وعن ابي محمد النخعي عن شيخ من اهل الكوفة ان علي بن ابي طالب خرج يوم عيد فاذا الناس يصلون قبل خروج الامام فقال له رجل الا تنهى هولاء عن الصلاة فقال اذا اكون كما قال الله تعالى الذي ينهى عبدا اذا صلى ولكن نحدثهم بما شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج فلم يصل قبلها ولا بعدها رواه زاهر في تحفة عيد الاضحى

باب اذا لم يخرج يوم العيد يخرج غدا

عن ابي عمير بن انس عن عمومة له من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان ركبا جاؤا الى النبي صلى الله عليه وسلم يشهدون انهم رأوا الهلال بالامس فامرهم ان يفطروا واذا اصبحوا ان يغدوا الى مصلاهم رواه ابوداود والنسائي والدارقطني وقال اسناده حسن وابن ابي شيبة وعن انس بن مالك ان عمومة له شهدوا عند النبي صلى الله عليه وسلم على رؤية الهلال فامرهم النبي صلى الله عليه وسلم ان يخرجوا العيد من الغد رواه ابن حبان في صحيحه وعن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال اختلف الناس في اخر يوم من رمضان فقدم اعرابيان فشهدا عند النبي صلى الله عليه وسلم بالله لاهلا الهلال امس عشية فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يفطروا وان يغدوا الى مصلاهم رواه ابوداود والدارقطني وقال اسناده حسن والبيهقي وقال الصحابة كلهم ثقات سموا او لم يسموا ورواه الحاكم في مستدركه وسمى الصحابي فقال عن ربعي بن حراش عن ابي مسعود وقال صحيح على شرطيهما وعنه قال غم

علينا هلال شوال فاصبحنا صياما فجاء ركب من آخر النهار فشهدوا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
انهم رأوا الهلال بالامس فامر الناس ان يفطروا من يومهم وان يخرجوا لعيدهم من الغد رواه
الامام احمد وابن ماجة والدارقطني ولفظه قدموا آخر النهار وعن انس بن مالك قال اخبرني
عمومتي من الانصار ان الهلال خفي على الناس في آخر ليلة من شهر رمضان في زمن النبي صلى
الله عليه وسلم فاصبحوا صياما فشهدوا عند النبي صلى الله عليه وسلم بعد زوال الشمس انهم رأوا الهلال
الليلة الماضية فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس بالفطر فافطروا تلك الساعة وخرج بهم
من الغد فصلى بهم صلاة العيد رواه الطحاوي **باب الخطبة قائما بغير منبر** عن ابي سعيد
الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والاضحى الى المصلى فاول شيء يبدء به الصلاة
ثم ينصرف فيقوم مقابل الناس والناس جلوس على صفوفهم فيعظهم ويوصيهم ويامرهم
فان كان يريد ان يقطع بعثا قطعه او يامر بشيء امر به ثم ينصرف رواه البخاري وابن خزيمة ولفظه
خطب يوم عيد على رجليه وعنه قال اخرج مروان المنبر في يوم عيد فبدء بالخطبة قبل الصلاة
فقام رجل فقال يا مروان خالفت السنة اخرجت المنبر في يوم عيد ولم يكن يخرج فيه وبدءت
بالخطبة قبل الصلاة فقال ابو سعيد الخدري من هذا قالوا فلان بن فلان فقال اما هذا فقد قضى
ما عليه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكرا فاستطاع ان يغيره بيده فليغيره
بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان رواه مسلم
وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وعن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يخرج يوم الاضحى ويوم الفطر فيبدء بالصلاة فاذا صلى صلاته قام فاقبل على الناس وهم جلوس
في مصلاهم الى قوله فلم يزل كذلك حتى كان مروان بن الحكم فخرجت مخاصرا مروان حتى اتينا المصلى
فاذا كثير بن الصلت قد بنى منبرا من طين ولبن الحديث رواه مسلم **باب الخطبة معتمدا
على العنزة** عن عطاء مرسلا ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا خطب يعتمد على عنزته اعتمادا
رواه الامام الشافعي **باب الخطبة معتمدا على قوس** عن البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم
نوول يوم العيد قوسا فخطب عليه رواه ابو داود وعن سعد موذن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خطب في العيدين خطب على قوس واذا خطب في الجمعة
خطب على عصا رواه الطبراني في الصغير وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم خطبهم يوم عيد
وفي يده قوس او عصا رواه ابن ابي شيبة وعنه قال كنا جلوسا ننتظر رسول الله صلى الله

عليه وسلم يوم الاضحى فجاء فسلم على الناس وقال ان اول منسك يومكم هذا الصلاة فتقدم
فصلى بالناس ركعتين ثم سلم فاستقبل القوم بوجهه ثم اعطى قوسا او عصا فاتكاء عليها
فحمد الله واثنى عليه فامرهم ونهاهم رواه الامام احمد والطبرانى فى الكبير وصححه ابن السكن

باب الخطبة متوكئا على رجل عن جابر بن عبد الله قال ان النبى صلى الله عليه وسلم
قام فبدء بالصلاة ثم خطب الناس فلما فرغ النبى صلى الله عليه وسلم نزل فاتى النساء فذكرهن
وهو يتوكأ على يد بلال وبلال باسط ثوبه يلقى فيه النساء صدقة رواه البخارى وعنه
قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى يوم عيد فبدء بالصلاة قبل الخطبة بغير
اذان ولا اقامة فلما قضى الصلاة قام متوكئا على بلال فحمد الله واثنى عليه ووعظ الناس
وذكرهم وحثهم على طاعته ثم مال ومضى الى النساء ومعه بلال فامرهن بتقوى الله
ووعظهن وذكرهن وحمد الله واثنى عليه ثم حثهن على طاعته ثم قال تصدقن فان
اكثركن حطب جهنم فقالت امرأة من سفلة النساء سفعاء الخدين بم يا رسول الله قال
تكثرن الشكاة وتكفرن العشير فجعلن ينزعن قلائدهن واقرطهن وخواتيمهن يقذفنه
فى ثوب بلال يتصدقن به رواه البخارى ومسلم وابو داود والنسائى

باب الخطبة على البعير
عن الامام الاعظم عن عبد الملك بن عمير قال رأيت المغيرة بن شعبة يخطب على راحلته يوم
الصلاة يوم العيد رواه الحافظ طلحة بن محمد وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم قال كانت
الصلاة فى العيدين قبل الخطبة ثم يقف الامام على راحلته بعد الصلاة ويصلى بغير اذان ولا اقامة
رواه الامام محمد بن الحسن فى الآثار وعن ابن سيرين ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخطب على راحلته
بعد ما ينصرف من الصلاة يوم الفطر والنحر رواه الامام الشافعى وعن ابى كاهل الاحمسى قال رأيت
النبى صلى الله عليه وسلم يخطب على ناقة وحبشى يأخذ بخطام الناقة رواه النسائى وابن ماجة
وعن سلمة بن نبيط عن ابيه انه حج فقال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يخطب على بعيره رواه ابن ماجة
وعن ابى قلابة قال حججت مع ابى وعمى فقال لى ابى ترى ذلك صاحب الجمل الاحمر الذى يخطب ذلك
رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الدارمى وعن يزيد بن ابى ليلى قال صلى بنا على العيد ثم خطب
على راحلته رواه ابن ابى شيبة

باب تكثير التكبير فى خطبة العيدين عن سعد قال كان
النبى صلى الله عليه وسلم يكبر بين اضعاف الخطبة يكثر التكبير فى خطبة العيدين رواه ابن ماجة

باب خطبة النبى صلى الله عليه وسلم فى العيدين عن الشعبى قال حدثنا البراء بن عازب

عند سارية من سوارى المسجد قال خطب النبى صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال ان اول ما نبدء فى يومنا هذا ان نصلى ثم نذبح فمن فعل ذلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ذلك فانما هو لحم يقدمه لاهله فذبح ابو بردة بن نيار فقال يا رسول الله عندى جذعة خير من مسنة قال اذبحها ولن توفى عن احد بعدك رواه النسائى **وعنه** عن البراء قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يخطب فقال ان اول ما نبدء فى يومنا هذا ان نصلى ثم نرجع فننحر فمن فعل فقد اصاب سنتنا رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والترمذى والنسائى **وعن** جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى خطبته يحمد الله ويثنى عليه بما هو اهله ثم يقول من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ان اصدق الحديث كتاب الله واحسن الهدى هدى محمد وشر الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار ثم يقول بعثت انا والساعة كهاتين وكان اذا ذكر الساعة احمرت وجنتاه وعلا صوته واشتد غضبه كانه نذير جيش يقول صبحكم ومساكم من ترك مالا فلاهله ومن ترك دينا او ضياعا فالى او على وانا اولى بالمؤمنين رواه النسائى

باب استقبال الامام فى خطبة العيدين **عن** البراء قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم يوم اضحى الى البقيع فصلى ركعتين ثم اقبل علينا بوجهه وقال ان اول نسكنا فى يومنا هذا ان نبدء بالصلاة ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلك فقد وافق سنتنا ومن ذبح قبل ذلك فانما هو شئ عجله لاهله ليس من النسك فى شئ فقام رجل فقال يا رسول الله انى ذبحت وعندى جذعة هى خير من مسنة فقال اذبحها ولا تفى عن احد بعدك رواه البخارى **وعن** ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج يوم الفطر ويوم الاضحى الى المصلى فيصلى بالناس فاذا جلس فى الثانية وسلم قام فاستقبل الناس بوجهه والناس جلوس فان كانت له حاجة يريد ان يبعث بعثا ذكره للناس والا امر الناس بالصدقة قال فتصدقوا ثلث مرات فكان اكثر من يتصدق النساء رواه النسائى

باب الانصات للخطبة **عن** الامام الاعظم عن حماد عن ابراهيم انه قال السكوت فى العيدين اذا خطب الامام مثل يوم الجمعة رواه الحافظ ابن خسرو فى مسنده **وعن** ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قلت لصاحبك انصت والامام يخطب فقد لغوت رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة

باب القصد فى الخطبة **عن** جابر بن سمرة قال كنت اصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكانت صلاته قصدا وخطبته قصدا رواه النسائى **وعنه** قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم

ويقرأ آيات ويذكر الله وكانت خطبته قصدا وصلاته قصدا رواه النسائي **باب** تجليس الامام عن ابن عباس قال شهدت الفطر مع النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمن رضي الله عنهم يصلونها قبل الخطبة ثم يخطب بعد خرج النبي صلى الله عليه وسلم كاني انظر اليه حين يجلس بيده ثم اقبل يشقهم حتى جاء النساء معه بلال فقال يايها النبي اذا جاءك المؤمنات يبايعنك الآية ثم قال حين فرغ منها انتن على ذلك فقالت امرأة واحدة منهن لم يجبه غيرها نعم لا يدري حسن من هي قال فتصدقن قال فبسط بلال ثوبه ثم قال هلم لكن فداء ابي وامي فيلقين الفتخ والخواتيم في ثوب بلال قال عبد الرزاق الخواتيم العظام كانت في الجاهلية رواه البخاري ومسلم **باب** الجلوس بين الخطبتين عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال السنة ان يخطب الامام في العيدين خطبتين يفصل بينهما بجلوس رواه الامام الشافعي وعن جابر بن سمرة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم فيها ثم قام فخطب خطبة اخرى فمن خبرك ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب قاعدا فلا تصدقه رواه النسائي وعن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فطر او اضحى فخطب قائما ثم قعد قعدة ثم قام رواه ابن ماجة **باب** حث الامام على الصدقة في الخطبة عن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج فيصلي ركعتين ثم يخطب فيأمر بالصدقة فيكون اكثر من يتصدق النساء فان كانت له حاجة او اراد ان يبعث بعثا تكلم والا رجع رواه النسائي وعن الحسن ان ابن عباس خطب بالبصرة فقال ادوا زكوة صومكم فجعل الناس ينظر بعضهم الى بعض فقال من ههنا من اهل المدينة قوموا الى اخوانكم فعلموهم فانهم لا يعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض صدقة الفطر على الصغير والكبير والحر والعبد والذكر والانثى نصف صاع من بر او صاعا من تمر او شعير رواه النسائي وعن جابر بن عبد الله قال سمعته يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قام يوم الفطر فصلى فبدء بالصلوة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ نبي الله صلى الله عليه وسلم نزل فاتى النساء فذكرهن وهو يتوكأ على يد بلال وبلال باسط ثوبه تلقي النساء فيه الصدقة قال تلقي المرأة فتخها ويلقين ويلقين قال ابن بكر فتختها رواه ابو داود وعن ابن عباس بمعناه قال فظن انه لم يسمع النساء فمشى اليهن وبلال معه فوعظهن بالصدقة فكانت المرأة تلقي القرط والخاتم وجعل بلال يجعله في كسائه قال فقسمته على فقراء المسلمين رواه ابو داود **باب** تذكير النساء وموعظتهن عن ابن

عباس قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم يوم العيدين بالمصلى لم يصل قبلها ولا بعدها شيئا ثم انفتل
الى النساء فخطبهن قائما وامر بالصدقة قال فجعل النساء يتصدقن بالقرط واشباهه رواه الامام
الشافعي **وعنه** قال اشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم انه صلى قبل الخطبة يوم العيد
ثم خطب فرأى انه لم يسمع النساء فاتاهن فذكرهن ووعظهن وامرهن بالصدقة ومعه
بلال قال بثوبه هكذا فجعلت المرأة تلقي الخرص والشئ رواه الامام الشافعي ومسلم وابوداؤد
وابن ماجة **وعن** جابر بن عبد الله قال سمعته يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قام فبدء
بالصلاة ثم خطب الناس فلما فرغ النبي صلى الله عليه وسلم نزل فاتى النساء فذكرهن وهو يتوكاء
على يده بلال وبلال باسط ثوبه يلقي فيه النساء صدقة قلت لعطاء اترى حقا على الامام الآن
ان ياتي النساء فيذكرهن حين يفرغ قال ان ذلك لحق عليهم وما لهم ان لا يفعلوا رواه البخاري
ومسلم **وعن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى يوم الفطر ركعتين لم يصل قبلهما ولا بعدهما
ثم اتى النساء ومعه بلال فامرهن بالصدقة فجعلن يلقين تلقي المرأة خرصها وسخابها رواه البخاري
ومسلم وابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة **وعن** جابر بن عبد الله قال شهدت مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة يوم العيد فبدء بالصلاة قبل الخطبة بغير اذان ولا اقامة
ثم قام متوكئا على بلال فامر بتقوى الله وحث على طاعته ووعظ الناس وذكرهم ثم مضى حتى
اتى النساء فوعظهن وذكرهن وقال تصدقن فان اكثركن حطب جهنم فقامت امرأة من سفلة
النساء سفعاء الخدين فقالت لم يا رسول الله قال لانكن تكثرن الشكاة وتكفرن العشير قال فجعلن
يتصدقن من حليهن يلقين في ثوب بلال من اقرطتهن وخواتيمهن رواه مسلم **وعن** عطاء قال
اشهد على ابن عباس وشهد ابن عباس على رسول الله صلى الله عليه وسلم انه خرج يوم فطر فصلى ثم
خطب ثم اتى النساء ومعه بلال قال ابن كثير اكبر علم شعبة فامرهن بالصدقة فجعلن يلقين رواه
ابوداؤد **وعن** عبد الرحمن بن عابس قال له رجل شهدت الخروج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال نعم ولولا مكاني منه ما شهدته يعني من صغره اتى العلم الذي عند دار كثير بن الصلت فصلى
ثم خطب ثم اتى النساء فوعظهن وذكرهن وامرهن ان يتصدقن فجعلت المرأة تهوي بيدها الى حلقها
تلقي في ثوب بلال رواه النسائي **باب** الركعتين بعد الرجوع من المصلى **عن**
ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي قبل العيد شيئا فاذا رجع الى منزله
صلى ركعتين رواه ابن ماجة **باب** صلاة العيدين الى العنزة **عن** ابن عمر ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغدو الى المصلى فى يوم عيد والعنزة تحمل بين يديه فاذا بلغ المصلى نصبت بين يديه فيصلى اليها وذلك ان المصلى كان فضاء ليس فيه شئ يستتر به رواه البخارى وابن ماجة **وعنه** قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا صلى يوم عيد او غيره نصبت الحربة بين يديه فيصلى اليها والناس من خلفه قال نافع فمن ثم اتخذها الامراء رواه ابن ماجة **وعن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمصلى مستترا بحربة رواه ابن ماجة والطبرانى فى المعجم الصغير **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج العنزة يوم الفطر ويوم الاضحى يركزها فيصلى اليها رواه النسائى **وعنه** ان النبى صلى الله عليه وسلم كان تركز له الحربة قدامه يوم الفطر ويوم النحر ثم يصلى رواه البخارى **باب** النهى عن لبس السلاح فى العيدين **عن** سعيد بن جبير قال كنت مع ابن عمر حين اصابه سنان الرمح فى اخمص قدمه فلزقت قدمه بالركاب فنزلت فنزعتها وذلك بمنى فبلغ الحجاج فجاء يعوده فقال الحجاج لو نعلم ما اصابك فقال ابن عمر انت اصبتنى قال وكيف قال حملت السلاح فى يوم لم يكن يحمل فيه وادخلت السلاح فى الحرم ولم يكن يدخل السلاح فى الحرم رواه البخارى **وعن** سعيد بن عمرو بن العاص قال دخل الحجاج على ابن عمر وانا عنده فقال كيف هو قال صالح فقال من اصابك قال اصابنى من امر بحمل السلاح فى يوم لا يحل فيه حمله يعنى الحجاج رواه البخارى **وعن** ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى ان يلبس السلاح فى بلاد الاسلام فى العيدين الا ان يكونوا بحضرة العدو رواه ابن ماجة **وعن** الحسن مرسلا قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يخرج بالسلاح يوم العيد رواه عبد الرزاق **وعن** الحسن قال نهوا ان يحملوا السلاح يوم عيد الا ان يخافوا عدوا ذكره البخارى تعليقا **باب** اذا اجتمع العيد ان فللامام ان يجيز لاهل القرى بالذهاب ان شاؤا **عن** ابى عبيد مولى ابن ازهر انه قال شهدت العيد مع عمر بن الخطاب فصلى ثم انصرف فخطب الناس فقال ان هذان يومان نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامهما يوم فطركم من صيامكم والاخر يوم تاكلون فيه من نسككم قال ابو عبيد ثم شهدت العيد مع عثمان بن عفان فجاء فصلى ثم انصرف فخطب وقال انه قد اجتمع لكم فى يومكم هذا عيدان فمن احب من اهل العالية ان ينتظر الجمعة فلينتظرها ومن احب ان يرجع فقد اذنت له رواه الامام مالك فى الموطا ورواه الامام محمد عن مالك وقال وبهذا كله ناخذ وانما رخص عثمان فى الجمعة لاهل العالية لانهم ليسوا من اهل المصر وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى +

بسم الله الرحمن الرحيم | **كتاب الصلوات المسنونة** | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

ابواب السنن المؤكدة باب المثابرة على ثنتي عشرة ركعة

عن[١] ام المؤمنين الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثابر على اثنتي عشرة ركعة من السنة بنى الله له بيتا في الجنة اربع ركعات قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد العشاء وركعتين بعد الفجر رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة وابن جرير وعن[٢] ام المؤمنين ام حبيبة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى ثنتي عشرة ركعة في كل يوم بنى الله له بها بيتا في الجنة اربع ركعات قبل الظهر واثنتان بعدها واثنتان قبل العصر واثنتان بعد المغرب واثنتان قبل الصبح رواه النسائي وابن حبان والحاكم وعنها[٣] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى ثنتي عشرة في يوم وليلة سوى المكتوبة بنى له بيت في الجنة قالت ام حبيبة رضي الله عنها ما تركتهن بعد قال عنبسة ما تركتهن بعد قال عمرو ما تركتهن بعد قال النعمان وانا ما اكاد ادعهن بعد رواه ابو داود الطيالسي وعنها[٤] قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد مسلم توضأ فاحسن الوضوء ثم صلى لله في كل يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الا بنى الله له بيتا في الجنة رواه مسلم وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وعنها[٥] قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة بنى الله له بيتا في الجنة اربعا قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلاة الغداة رواه الترمذي والنسائي وعن[٦] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم ثنتي عشرة ركعة بنى الله له بيتا في الجنة ركعتين قبل الفجر وركعتين قبل الظهر وركعتين بعد الظهر وركعتين قبل العصر وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء الآخرة رواه ابن ابي شيبة وابن ماجة وعن[٧] ام حبيبة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل تطوع في يوم اثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة كان له على الله حقا واجبا بيتا في الجنة رواه ابن جرير وعن[٨] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم اثنتي عشرة ركعة حرم الله لحمه على النار رواه ابو يعلى والضياء في المختارة وعن[٩] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى ثنتي عشرة من النهار يحافظ عليهن بنى الله له بيتا في الجنة رواه ابن النجار وعن[١٠] ام المؤمنين ام حبيبة رضي الله عنه قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ما من رجل يصلي ثنتي عشرة ركعة غير الفريضة الا بنى الله له بيتا في الجنة رواه الدارمي وابن
حبان وابن خزيمة والحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط مسلم **وعن** عطاء قال اخبرت ان ام
حبيبة بنت ابي سفيان قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ركع ثنتي عشرة ركعة
في يومه وليلته سوى المكتوبة بنى الله له بيتا في الجنة رواه النسائي **وعن** عبد الله بن شقيق قال
سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيتي قبل
الظهر اربعا ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس المغرب ثم يدخل
فيصلي ركعتين ثم يصلي بالناس العشاء ويدخل بيتي فيصلي ركعتين وكان يصلي من الليل تسع ركعات
فيهن الوتر وكان يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا وكان اذا قرء وهو قائم ركع وسجد وهو
قائم وكان اذا قرء قاعدا ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى ركعتين رواه مسلم وابو داود
وزاد ثم يخرج فيصلي بالناس صلاة الفجر **باب** في الركعتين قبل الفجر **عن** ابي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدعوا ركعتي الفجر وان طردتكم الخيل رواه الامام احمد وابو داود
والطحاوي **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد
ما تطلع الشمس رواه الامام احمد والترمذي والحاكم **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتا الفجر احب الي من الدنيا جميعا رواه الامام احمد **وعنها**
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها رواه مسلم والترمذي و
النسائي وابن ابي شيبة **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدع اربعا قبل الظهر
وركعتين قبل صلاة الفجر رواه البخاري ومسلم وابو داود الطيالسي في مسنده **وعن** ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليبلغ شاهدكم غائبكم لا تصلوا بعد الفجر الا سجدتين
رواه ابو داود وابن ماجة **وعن** بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اصبحت اكثر مما
اصبحت لركعتهما واحسنتهما واجملتهما يعني ركعتي الفجر رواه ابو داود **وعن** ابي سعيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل زادكم صلاة الى صلاتكم هي خير لكم من حمر
النعم الا وهي ركعتان قبل صلاة الفجر رواه الحاكم والبيهقي **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من نسي ركعتي الفجر فليصلهما اذا طلعت الشمس رواه الحاكم **وعن** ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بركعتي الفجر فان فيهما فضيلة رواه الطبراني في الكبير **وعنه**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدعوا الركعتين اللتين قبل صلاة الفجر فان فيهما الرغائب رواه الطبراني في الكبير

وعن[١٢] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هاتان الركعتان فيهما رغب الدهر يعني
ركعتي الفجر رواه الطبراني في الكبير وعن[١٣] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع
الفجر فلا صلاة الا ركعتين فليبلغ الشاهد الغائب رواه الديلمي وعنه[١٤] قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يحافظ على ركعتي الفجر الا الاواب رواه البيهقي في شعب الايمان وعنه[١٥] قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان طلبتك الخيل هاربا فلا تتركن ركعتي الفجر رواه ابو الشيخ في الثواب
والديلمي وعن[١٦] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بركعتي الفجر فان فيهما الرغائب
رواه ابن الحارث وعن[١٧] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتي الغداة لا تدعهما
فان فيهما الرغائب رواه الديلمي وعن[١٨] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت لم يكن النبي
صلى الله عليه وسلم على شيء من النوافل اشد تعاهدا منه على ركعتي الفجر رواه البخاري ومسلم وابو داود
والترمذي والنسائي وعن[١٩] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا قضى صلاته من آخر الليل نظر فان كنت مستيقظة حدثني وان كنت نائمة ايقظني و
صلى الركعتين ثم اضطجع حتى يأتيه المؤذن فيؤذنه بصلاة الصبح فيصلي ركعتين خفيفتين
ثم يخرج الى الصلاة رواه ابو داود

باب ما يقرء في ركعتي الفجر

عن[١] ام المؤمنين
الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم السورتان هما يقرء ان
في الركعتين قبل الفجر قل يا ايها الكفرون و قل هو الله احد رواه الطبراني في الكبير وابن حبان
والبيهقي في شعب الايمان وعن[٢] ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان كثيرا ما يقرء في
ركعتي الفجر في الاولى قولوا امنا بالله وما انزل الينا الاية وفي الاخرة امنا بالله واشهد بانا مسلمون
وفي رواية تعالوا الى كلمة سواء بيننا و بينكم رواه مسلم وابو داود والنسائي وعن[٣] ابي هريرة
انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول في ركعتي الفجر قولوا امنا بالله وما انزل الينا في الركعة الاولى
وبهذه الاية ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين او انا ارسلناك بالحق بشيرا
ونذيرا ولا تسأل عن اصحاب الجحيم شك الراوي رواه ابو داود وعن[٤] ابن عمر قال رمقت النبي
صلى الله عليه وسلم عشرين مرة يقرء في الركعتين بعد المغرب وفي الركعتين قبل الفجر قل يا ايها الكفرون
وقل هو الله احد رواه الترمذي والنسائي

باب تخفيف ركعتي الفجر

عن عائشة ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين بين النداء والاقامة من صلاة الصبح وفي رواية كان
يصلي ركعتي الفجر فيخففهما حتى اقول هل قرء فيهما بام القران رواه الامام مالك والبخاري ومسلم وابو داود والنسائي

وعن محمد قال قالت عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قبل الفجر ركعتين يقول فيهما قدر فاتحة الكتاب رواه ابو داؤد الطيالسي وعن ام المؤمنين حفصة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا نودي لصلاة الصبح ركع ركعتين قبل صلاة الصبح يخففهما رواه الطبراني في الصغير **باب** لا يقضى سنتا الفجر اذا فاتت بعد صلاة الفجر معا عن ابن مسعود ان رجلا صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم الصبح فلما انصرف صلى ركعتين فقال له صلى الله عليه وسلم الصبح اربعا قال يا رسول الله اني كنت لم اصل ركعتي الفجر قال فلا اذا رواه رزين وعن قيس جد يحيى بن سعيد الانصاري انه فعل مثل ذلك فقال له صلى الله عليه وسلم مهلا يا قيس اصلاتان معا فقال اني لم اركع الركعتين قال فلا اذا رواه ابو داؤد والترمذي وعن عبد الله بن مالك بن بحينة قال مر النبي صلى الله عليه وسلم برجل قد اقيمت الصلاة يصلي ركعتين فلما انصرف صلى الله عليه وسلم لاث به الناس فقال له صلى الله عليه وسلم الصبح اربعا الصبح اربعا رواه البخاري ومسلم والنسائي وابن ماجة **باب** متى يقضي سنتي الفجر عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس رواه الترمذي وابن ماجة **باب** لا حاجة الى الاضطجاع بعد سنتي الفجر عن نافع ان ابن عمر رأى رجلا صلى الفجر فاضطجع قال ما حملك على ما صنعت قال اردت الفصل بين صلاتي قال واي فصل افضل من السلام قال انما سنة قال بل هي بدعة رواه رزين **باب** اربع قبل الظهر عن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن ابواب السماء رواه ابو داود والترمذي في الشمائل وابن ماجة وابن خزيمة وعنه قال نزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان يصلي اربعا قبل الظهر فسألته عن ذلك فقال ان ابواب السماء تفتح فلا تغلق حتى يصلي الظهر قال فقلت يا رسول الله انسلم بينهن قال لا الا في آخرهن رواه ابو داؤد الطيالسي وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع قبل الظهر كعدلهن بعد العشاء واربع بعد العشاء كعدلهن من ليلة القدر رواه الطبراني في الاوسط وعن ام المؤمنين ام حبيبة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على اربع ركعات قبل صلاة الظهر واربع بعدها حرم على النار رواه ابو داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة والحاكم وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى قبل الظهر اربعا غفر له ذنوبه يومه ذلك رواه الخطيب وعن رجل قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى قبل الظهر اربعا كان كعدل رقبة من بني اسمعيل رواه
الطبراني في الكبير وعن[٧] البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى قبل الظهر اربع
ركعات كانما تهجد بهن من ليله ومن صلاهن بعد العشاء كن كمثلهن من ليلة القدر رواه
الطبراني في الاوسط وعن[٨] امير المؤمنين عمر الفاروق رضي الله عنه قال اربع قبل الظهر بعد
الزوال تحسب بمثلهن من صلاة السحر وليس من شئ الا وهو يسبح الله تلك الساعة رواه
الترمذي وعن[٩] حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع ركعات تركعهن حين تزول
الشمس عن كبد السماء تعدل احياء ليلة في يوم حرام من شهر حرام رواه ابو الشيخ في الثواب
وعن[١٠] عمر الانصاري عن ابيه قال من صلى قبل الظهر اربعا كن له كعتق رقبة من بني اسمعيل
رواه ابن ابي شيبة وعن[١١] صفوان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى اربعا قبل الظهر
كان له اجر كعتق رقبة او قال رقبات من ولد اسمعيل رواه الطبراني في الاوسط وعن[١٢] عبد الله
بن عتبة قال صليت مع عمر اربع ركعات قبل الظهر في بيته رواه ابن ابي شيبة وعن[١٣] عبد الرحمن
بن عبد الله انه دخل على عمر بن الخطاب وهو يصلي قبل الظهر فقال ما هذه الصلاة قال انها
تعد من صلاة الليل رواه ابن جرير وعن[١٤] البراء انه كان يصلي قبل الظهر اربعا رواه ابن جرير
وعن[١٥] عبد الله بن السائب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي اذا زالت الشمس اربع
ركعات قبل صلاة الظهر ليس بينهن فصل تسليم فسئل عن ذلك فقال انها ساعة تفتح فيها
ابواب السماء فاحب ان يصعد لي فيها عمل صالح رواه ابن زنجويه وابن جرير والديلمي وعن[١٦]
حذيفة بن اسيد قال رأيت علي بن ابي طالب اذا زالت الشمس صلى اربعا طوالا فسألته فقال
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها فسألته فقال ان ابواب السماء تفتح اذا زالت
فلا ترتج حتى يصلي الظهر فاحب ان يرفع لي الى الله عمل رواه ابن ابي شيبة ورواه ابن جرير
عن ايوب وعن[١٧] ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس شئ بعد صلاة الليل الا اربع
ركعات قبل الظهر رواه الحاكم في تاريخه وعن[١٨] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها انها سئلت اية
صلاة كانت احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يداوم عليها قالت كان يصلي قبل الظهر
اربع ركعات يطيل فيهن القيام ويحسن فيهن الركوع والسجود فاما ما لم يدع صحيحا ولا مريضا غائبا
ولا شاهدا ركعتين قبل صلاة الغداة رواه ابن جرير وابن ماجة الى قوله والسجود وعنها[١٩] ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان لا يدع اربع ركعات قبل الظهر وركعتين قبل الفجر رواه ابن جرير زاد النووي رواه

البخاری وابو داؤد والنسائی ومسلم وابو داؤد الطیالسی **باب** الركعتين بعد الظهر عن
ام المؤمنين الصديقة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يصلی اربعا قبل الظهر
وثنتين بعدها رواه ابن جرير وعن ابرهيم قال السنة ان يصلی قبل الفجر ركعتين وقبل
الظهر اربعا وبعدها ركعتين رواه ابن جرير وعن امير المؤمنين علی ابن ابی طالب قال كان النبی
صلی الله عليه وسلم يصلی قبل الظهر اربعا وبعدها ركعتين رواه الترمذی وقال حديث حسن وعن
ام المؤمنين الصديقة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من ثابر علی ثنتی عشرة
ركعة من السنة بنی الله له بيتا فی الجنة اربع ركعات قبل الظهر وركعتين بعدها الحديث رواه الترمذی
والنسائی وابن ماجة **باب** الركعتين بعد المغرب عن مكحول بلاغا قال من صلی بعد
المغرب ركعتين قبل ان يتكلم كتبت صلاته فی عليين رواه ابن ابی شيبة وسعيد بن منصور
وعن انس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من صلی بعد المغرب ركعتين قبل ان ينطق مع
احد يقرء فی الاولی بالحمد وقل يايها الكفرون وفی الركعة الثانية بالحمد وقل هو الله احد خرج من
ذنوبه كما تخرج الحية من سلخها رواه ابن النجار وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم
حبس الركعتين بعد المغرب مشقة علی الملكين رواه الديلمی وعن امير المؤمنين ابی بكر الصديق
رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من صلی المغرب فصلی بعدها ركعتين قبل
ان يتكلم اسكنه الله فی حظيرة الله فان صلی اربعا كان كمن حج حجة فان صلی ستا غفرت له
ذنوب خمسين سنة رواه ابن شاهين وعن ام المؤمنين ام حبيبة رضی الله عنها قالت قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم من صلی فی كل يوم وليلة ثنتی عشرة ركعة بنی الله له بيتا فی
الجنة اربعا قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب الحديث رواه الترمذی
وعنها قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من صلی ثنتی عشرة ركعة فی كل يوم
بنی الله له بها بيتا فی الجنة وذكر منها واثنتان بعد المغرب رواه النسائی وابن حبان
والحاكم وعن ابی هريرة قال من صلی فی يوم ثنتی عشرة ركعة بنی الله له بيتا فی الجنة وعد منها
وركعتين بعد المغرب رواه ابن ماجة وابن ابی شيبة وعن حذيفة قال قال رسول الله صلی الله
عليه وسلم من صلی بعد المغرب ركعتين قبل ان يتكلم كتبت صلاته فی عليين وقال عجلوا الركعتين
بعد المغرب فانهما ترفعان مع المكتوبة رواه رزين **باب** ركعتی المغرب فی البيوت عن
ام المؤمنين الصديقة رضی الله عنها قالت كان النبی صلی الله عليه وسلم يصلی المغرب ثم يرجع الی

بيتي فيصلي ركعتين رواه ابن ماجة **وعن** رافع بن خديج قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم
في بني عبد الاشهل فصلى بنا المغرب في مسجدنا ثم قال اركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم رواه
ابن ماجة **باب** ما يقرء في الركعتين بعد المغرب **عن** عبد الله بن مسعود ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يقرء في الركعتين بعد صلاة المغرب قل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد
رواه ابن ماجة **وعن** ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر من عشرين مرة يقرء
في الركعتين بعد المغرب الركعتين قبل الصبح قل يا ايها الكفرون قل هو الله احد رواه ابو داود الطيالسي **وعن** انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب ركعتين قبل ان يتكلم مع احد يقرء في
الاولى بالحمد وقل يا ايها الكفرون وفي الركعة الثانية بالحمد وقل هو الله احد خرج من ذنوبه كما تخرج
الحية من سلخها رواه ابن النجار **باب** ركعتين بعد العشاء **عن** ام المؤمنين الصديقة
رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثابر على ثنتي عشرة ركعة من السنة
بنى الله له بيتا في الجنة وذكر منها وركعتين بعد العشاء رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة
وابن ابي شيبة وابن جرير **وعن** ام المؤمنين ام حبيبة بنت ابي سفيان انها سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد مسلم يصلي لله في كل يوم ثنتي عشرة ركعة
تطوعا من غير الفريضة الا بنى الله له بيتا في الجنة وعد منها وركعتين بعد العشاء رواه الترمذي
والنسائي وابن حبان في صحيحه والحاكم في المستدرك والطبراني **وعن** ابي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال من صلى في يوم اثنتي عشرة ركعة بنى له بيت في الجنة وقال
وركعتين بعد العشاء رواه ابن عدي في الكامل **وعن** امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله
وجهه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على اثر كل صلاة ركعتين الا الفجر
رواه اسحق بن راهويه والدارقطني في العلل **وعن** عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة
عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيتي قبل الظهر
اربعا ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس المغرب
ثم يدخل فيصلي ركعتين ثم كان يصلي بالناس العشاء ويدخل بيتي فيصلي ركعتين
رواه مسلم وابو داود **وعن** نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي
قبل الظهر ركعتين وبعد الظهر ركعتين وبعد المغرب ركعتين في بيته وبعد العشاء
ركعتين وبعد الجمعة ركعتين في بيته رواه الدارمي

ابواب صلاة التراويح

باب ما ثبت فى التراويح عن النبى صلى الله عليه وسلم **عن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فى المسجد ذات ليلة فصلى بصلاته ناس ثم صلى من القابلة فكثر الناس ثم اجتمعوا من الليلة الثالثة او الرابعة فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح قال قد رأيت الذى صنعتم فلم يمنعنى من الخروج اليكم الا انى خشيت ان يفرض عليكم وذلك فى رمضان رواه الامام مالك والامام محمد ومسلم وابو داؤد والنسائى **وعن** زيد بن ثابت قال احتجر النبى صلى الله عليه وسلم حجيرة بخصفة قال عفان فى المسجد وقال عبد الاعلى فى رمضان فخرج يصلى فيها فتتبع اليه رجال وجاءوا يصلون بصلاته ثم جاءوا اليه فحضروا وابطأ فرفعوا اصواتهم وحصبوا الباب فخرج مغضبا فقال ما زال بكم صنيعكم حتى ظننت انه ستكتب عليكم فعليكم بالصلاة فى بيوتكم فان خير صلاة المرء فى بيته الا الصلاة المكتوبة رواه البخارى ومسلم وابو داؤد والنسائى والطحاوى **وعنه** ان النبى صلى الله عليه وسلم اتخذ فى المسجد حجرة من حصير فصلى فيها ليالى حتى اجتمع عليه ناس ثم فقدوا صوته ليلة وظنوا انه قد نام فجعل بعضهم يتنحنح ليخرج اليهم فقال ما زال بكم الذى رأيت من صنيعكم حتى خشيت ان يكتب عليكم ولو كتب عليكم ما قمتم به فصلوا ايها الناس فى بيوتكم فان افضل صلاة المرء فى بيته الا الصلاة المكتوبة رواه البخارى ومسلم **وعن** ابى ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يقم بنا شيئا من الشهر حتى بقى سبع فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل فلما كانت السادسة لم يقم بنا فلما كانت الخامسة قام بنا حتى ذهب شطر الليل فقلت يا رسول الله لو نفلتنا قيام هذه الليلة فقال ان الرجل اذا صلى مع الامام حتى ينصرف حسب له قيام ليلة فلما كانت الرابعة لم يقم بنا حتى بقى ثلث الليل فلما كانت الثالثة جمع اهله ونسائه والناس فقام بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور ثم لم يقم بنا بقية الشهر رواه ابو داؤد والترمذى والنسائى وروى ابن ماجة نحوه والطحاوى الا ان الترمذى لم يذكر ثم لم يقم بنا بقية الشهر **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت كان الناس يصلون فى المسجد فى رمضان اوزاعا فامرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضربت له حصيرا فصلى عليه بهذه القصة قالت فيه قال تعنى النبى صلى الله عليه وسلم ايها الناس اما والله ما بت ليلتى هذه

بحمد الله غافلا ولاخفى عليكم مكانكم رواه ابوداؤد **وعن**[٦] نعيم بن زياد ابى طلحة قال سمعت
النعمان بن بشير على منبر حمص يقول قمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى رمضان ليلة ثلث
وعشرين الى ثلث الليل الاول ثم قمنا معه ليلة خمس وعشرين الى نصف الليل ثم قمنا معه
ليلة سبع وعشرين حتى ظننا ان لا ندرك الفلاح وكانوا يسمونه السحور رواه النسائى
وعن[٧] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من جوف الليل
فصلى فى المسجد فصلى رجال بصلاته فاصبح الناس يتحدثون بذلك فاجتمع اكثر منهم فخرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الليلة الثانية فصلوا بصلاته فاصبح الناس يذكرون
ذلك فكثر اهل المسجد من الليلة الثالثة فخرج فصلوا بصلاته فلما كانت الليلة الرابعة
عجز المسجد عن اهله فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فطفق رجال منهم يقولون الصلاة فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله
عليه وسلم حتى خرج لصلاة الفجر فلما قضى الفجر اقبل على الناس ثم تشهد فقال اما بعد فانه لم يخف على شانكم الليل ولكنى خشيت
ان تفرض عليكم صلاة الليل فتعجزوا عنها رواه مسلم **باب** الترغيب فى التراويح **عن**[١]
ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرغب فى قيام رمضان من غير ان يامر بعزيمة
فيقول من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب فتوفى رسول
الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذلك فى خلافة ابى بكر وصدرا من خلافة عمر بن الخطاب رواه
الامام مالك والامام محمد فى الموطا والبخارى ومسلم وابوداؤد والترمذى والنسائى **باب**
ثواب من صلى التراويح ايمانا واحتسابا **عن**[١] ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من
قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواه الامام مالك ومحمد والبخارى ومسلم
والنسائى **وعن**[٢] ابى سلمة ابن عبدالرحمن ان ابا هريرة حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا
غفر له ما تقدم من ذنبه رواه مسلم وابوداود **وعنه**[٣] عن ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من صام رمضان وقامه ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواه ابن
ماجة **وعن**[٤] النضر بن شيبان قال لقيت ابا سلمة بن عبدالرحمن فقلت حدثنى بحديث
سمعته من ابيك يذكره فى شهر رمضان قال نعم حدثنى ابى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
ذكر شهر رمضان فقال شهر كتب الله عليكم صيامه وسنت لكم قيامه فمن صامه وقامه
ايمانا واحتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه رواه ابن ماجة **باب** لم ترك النبى

صلى الله عليه وسلم التراويح بالجماعة بعد ليال عن[1] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في المسجد فصلى بصلاته ناس ثم صلى من القابلة فكثر الناس ثم اجتمعوا من الليلة الثالثة فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح قال قد رأيت الذي صنعتم فلم يمنعني من الخروج اليكم الا اني خشيت ان تفرض عليكم وذلك في رمضان رواه البخاري ومسلم وعن[2] جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم قام بهم في رمضان فصلى ثمان ركعات واوتر ثم انتظروه من القابلة فلم يخرج اليهم فسألوه فقال خشيت ان تكتب عليكم رواه ابن حبان في صحيحه وعن[3] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فانه لم يخف على شأنكم الليلة ولكن خشيت ان تفرض عليكم صلاة الليل فتعجزوا عنها رواه مسلم وعن[4] زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما زال بكم الذي رأيت من صنيعكم حتى خشيت ان تكتب عليكم ولو كتب عليكم ما قمتم به رواه الامام احمد والنسائي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس ما زال بكم صنيعكم حتى ظننت انه ستكتب عليكم رواه ابو داود

باب التراويح الى قبيل الفجر

عن[1] السائب بن يزيد انه قال امر عمر بن الخطاب ابي بن كعب وتميما الداري ان يقوما للناس باحدى عشرة ركعة قال وكان القارئ يقرأ بالمئين حتى كنا نعتمد على العصي من طول القيام وما كنا ننصرف الا في فروع الفجر رواه الامام مالك وعن[2] عبد الله بن ابي بكر انه قال سمعت ابي يقول كنا ننصرف في رمضان فنستعجل الخدم بالطعام مخافة الفجر رواه الامام مالك وعن[3] ابي ذر في حديث طويل فلما كانت الثالثة جمع اهله ونساءه والناس فقام بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة

باب صلاة ابي ابن كعب التراويح بالناس في عهد النبي صلى الله عليه وسلم

عن[1] ابي هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على الناس في رمضان وهم يصلون في ناحية المسجد فقال ما هؤلاء قيل له هؤلاء ناس ليس معهم قرآن وابي ابن كعب يصلي بهم وهم يصلون بصلاته فقال اصابوا ونعما صنعوا رواه ابو داود وعن[2] جابر قال جاء ابي بن كعب في رمضان فقال يا رسول الله كان مني الليلة شيء قال وما ذاك يا ابي قال نسوة داري قلن انا لا نقرأ القرآن فنصلي خلفك بصلاتك فصليت بهن ثمان ركعات والوتر فسكت عنه وكان شبه الرضا رواه محمد بن نصر المروزي

باب جمع عمر كل الناس على امام واحد

عن[1] عبد الرحمن بن عبد القاري انه قال

خرجت مع عمر بن الخطاب فی رمضان الی المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون یصلی الرجل لنفسه ویصلی بصلاته الرهط فقال عمر والله انی لاری انی لو جمعت هولاء علی قارئ واحد لکان امثل فجمعهم علی ابی بن کعب قال ثم خرجت معه لیلة اخری والناس یصلون بصلاة قارئهم فقال عمر نعمت البدعة هذه والتی تنامون عنها افضل من التی یقومون یعنی اخر اللیل وکان الناس یقومون اوله رواه الامام مالک والامام محمد فی المؤطا والبخاری وعبد الرزاق وابن خزیمة **وعن** السائب بن یزید قال امر عمر ابی بن کعب وتمیما الداری ان یقوما للناس فی رمضان باحدی عشرة رکعة فکان القاری یقرء بالمئین حتی یعتمد علی العصا من طول القیام وما کنا ننصرف الا فی فروع الفجر رواه الامام مالک وابن وهب وعبد الرزاق والضیاء والطحاوی وجعفر الفریابی فی السنن والبیهقی **وعن** نوفل بن ایاس الهذلی قال کنا نقوم فی عهد عمر بن الخطاب فرقا فی المسجد فی رمضان ههنا وههنا وکان الناس یمیلون الی احسنهم صوتا فقال عمر الا اراهم قد اتخذوا القرآن اغانی اما والله لئن استطعت لاغیرن هذا فلم امکث الا ثلث لیال حتی امر ابی بن کعب فصلی بهم ثم قام فی اخر الصفوف فقال لئن کانت هذه البدعة لنعمت البدعة هی رواه ابن سعد والبخاری فی خلق الافعال وجعفر الفریابی فی السنن **وعن** ابن ابی ملیکة قال بلغنی ان عمر بن الخطاب امر عبد الله بن السائب المخزومی حین جمع الناس فی رمضان ان یقوم باهل مکة رواه ابن سعد **وعن** عبد الله بن السائب قال کنت اصلی بالناس فی رمضان فبینا انا اصلی سمعت تکبیر عمر علی باب المسجد قدم معتمرا فدخل فصلی خلفی رواه ابن ابی شیبة

باب التراویح للنساء مع امام **عن** عروة ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی قیام شهر رمضان الرجال علی ابی بن کعب والنساء علی سلیمان بن ابی حثمة رواه جعفر الفریابی فی السنن ومحمد بن نصر والبیهقی **وعن** عرفجة قال کان علی بن ابی طالب یامر الناس بقیام شهر رمضان ویجعل للرجال اماما وللنساء اماما قال عرفجة فکنت انا امام النساء رواه البیهقی **وعن** عروة ان ذکوان ابا عمرو وکان عبدا لعائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فاعتقته عن دبر منها کان یقوم یقرء لها فی رمضان رواه الامام مالک **وعنه** ان عمر جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی بالرجال وکان تمیم الداری یصلی بالنساء رواه سعید بن منصور

باب التراویح بالجماعة فی عهد امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی ان علیا امر ابن ابی لیلی بالناس فی رمضان رواه ابن شاهین **وعن** ابن السائب

ان عليا قام بهم فی شهر رمضان رواه ابن شاهين **باب** كم يقرء فی التراويح **عن** السائب
بن يزيد انه قال امر عمر بن الخطاب ابی بن كعب وتميما الداری ان يقوما للناس باحدی عشرة
ركعة قال وكان القاری يقرء بالمئين حتی كنا نعتمد علی العصی من طول القيام وما كنا ننصرف الا فی فروع
الفجر رواه الامام مالك **وعن** الاعرج قال ما ادركت الناس الا وهم يلعنون الكفرة فی رمضان
قال وكان القاری يقرء بسورة البقرة فی ثمان ركعات فاذا قام بها فی اثنتی عشر ركعة رای الناس
انه قد خفف رواه الامام مالك **وعن** ابی عثمان النهدی قال دعا عمر بن الخطاب بثلاثة
قراء فاستقرأهم فامر اسرعهم قراءة ان يقرء فی الناس ثلاثين اية وامر اوسطهم ان يقرء
خمسا وعشرين وامر ابطأهم ان يقرء عشرين اية رواه جعفر الفريابی فی السنن والبيهقی **باب**
فی ركعات التراويح **عن** يزيد بن رومان انه قال كان الناس يقومون فی زمان عمر بن الخطاب
فی رمضان بثلث وعشرين ركعة رواه الامام مالك **وعن** السائب بن يزيد قال كنا نقوم فی عهد
عمر بعشرين ركعة والوتر رواه البيهقی فی المعرفة باسناد صحيح **وعن** ابی بن كعب ان عمر بن الخطاب
امره ان يصلی بالليل فی رمضان قال ان الناس يصومون النهار ولا يحسنون ان يقرءوا فلو قرأت
عليهم بالليل فقال يا امير المؤمنين هذا شیء لم يكن فقال قد علمت ولكنه حسن فصلی بهم عشرين
ركعة رواه ابن منيع **وعن** ابی الحسناء ان علی بن ابی طالب امر رجلا يصلی بالناس خمس ترويحات
عشرين ركعة رواه البيهقی **وعن** ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يصلی فی رمضان عشرين
ركعة سوی الوتر رواه ابن ابی شيبة فی مصنفه والطبرانی فی الكبير وعنه البيهقی وعبد بن حميد
والبغوی وزاد البيهقی فی غير جماعة بعد قوله فی رمضان وضعفه **وعن** شتير بن شكل
وكان من اصحاب علی انه كان يؤمهم فی رمضان فيصلی خمس ترويحات عشرين ركعات
رواه البيهقی **وعن** ابی عبد الرحمن السلمی ان عليا دعا القراء فی رمضان فامر رجلا يصلی الناس
عشرين ركعة وكان علی يوتر بهم رواه البيهقی فی سننه **وعن** السائب بن يزيد قال كانوا
يقومون علی عهد عمر فی شهر رمضان بعشرين ركعة رواه البيهقی فی السنن باسناد صحيح
باب الجلوس بين الترويحتين **عن** زيد بن وهب قال كان عمر بن الخطاب يروحنا
فی رمضان يعنی بين الترويحتين قدر ما يذهب الرجل من المسجد الی سلع رواه البيهقی وقال
ولعله اراد من يصلی بهم التراويح بامر عمر **باب** تنوير القناديل **عن** ابی اسحق الهمدانی
قال خرج علی بن ابی طالب فی اول ليلة من رمضان والقناديل تزهر وكتاب الله تتلی فقال نور الله

ك يا ابن الخطاب في قبرك كما نورت مساجد الله تعالى بالقرآن رواه ابن شاهين **وعن** امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه انه قال نور الله قبر عمر كما نور علينا مساجدنا رواه

باب لم حرض امير المؤمنين عمر بن الخطاب الناس على القيام **عن** امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال انا حرضت عمر على القيام في شهر رمضان واخبرته ان فوق السماء السابعة حظيرة يقال لها حظيرة القدس يسكنها قوم يقال لهم الروح فاذا كان ليلة القدر استأذنوا ربهم تبارك وتعالى في النزول الى الدنيا فيأذن لهم فلا يمرون باحد يصلي او على الطريق الا دعوا له فاصابه منهم بركة فقال عمر يا ابا الحسن فتحرض الناس على الصلاة حتى تصيبهم البركة فامر الناس بالقيام رواه البيهقي في شعب الايمان **وعنه** انه قال انما اخذ عمر هذه التراويح من حديث سمعه مني قالوا وما هو يا امير المؤمنين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان لله تعالى حول العرش موضعا يسمى حظيرة القدس وهو من النور فيها ملائكة لا يحصي عددهم الا الله يعبدون الله تعالى عبادة لا يفترون ساعة فاذا كان ليالي شهر رمضان استأذنوا ربهم ان ينزلوا الى الارض فيصلون مع بني آدم فينزلون كل ليلة الى الارض فيصلون مع بني آدم فكل من مسهم او مسوه سعد سعادة لا يشقى بعدها ابدا فقال عمر عند ذلك نحن احق بهذا فجمع الناس للتراويح ونصبها الى ابي بن كعب رواه الفقيه ابو الليث في تنبيه الغافلين

باب لم سمي صلاة ليالي رمضان بالتراويح **عن** الليث انه قال سميت صلاة الجماعة في ليالي رمضان بالتراويح لانهم اول ما اجتمعوا عليها كانوا يستريحون بين كل تسليمتين قدر ما يصلي الرجل كذا او كذا ركعة رواه محمد بن نصر

باب الصلاة من اول ليلة **عن** عكرمة انهم شكوا في هلال رمضان مرة فارادوا ان لا يصوموا ولا يقوموا فجاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحرة فشهد انه رأى الهلال فاتي به النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله قال نعم وشهد انه رأى الهلال فامر بلالا فنادى في الناس ان يقوموا وان يصوموا رواه الدارقطني

باب ختم القرآن كله في ليلة **عن** عثمان بن عبد الرحمن التيمي قال لي ابي لاغلبن الليلة على المقام فلما صليت العتمة تخلصت الى المقام حتى قمت فيه فبينا انا قائم اذا رجل وضع يده بين كتفي فاذا هو عثمان بن عفان فبدأ بام القرآن فقرأ حتى ختم القرآن فركع وسجد ثم اخذ نعليه فلا ادري اصلى قبل ذلك شيئا ام لا رواه ابو نعيم في الحلية

باب ختم القرآن في ليلتين **عن** ابراهيم النخعي قال كان الاسود يختم القرآن في رمضان في كل ليلتين كان ينام بين المغرب والعشاء رواه ابو نعيم في الحلية

ابواب صلاة الكسوف

باب الشمس والقمر ايتان من ايات الله **عن**[1] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت خسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم (الى ان قالت) فقال ان الشمس والقمر من ايات الله وانهما لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتموها فكبروا وادعوا الله وصلوا وتصدقوا يا امة محمد ما من احد اغير من الله ان يزنى عبده او تزنى امته يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لبكيتم كثيرا ولضحكتم قليلا الا هل بلغت رواه مسلم **وعنها**[2] قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فاذكروا الله قالوا يا رسول الله رأيناك تناولت شيئا من مقامك هذا ثم رأيناك تكعكعت فقال انى رأيت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاكلتم منه ما بقيت الدنيا ورأيت النار فلم ار كاليوم منظرا قط افظع ورأيت اكثر اهلها النساء قالوا لم يا رسول الله قال بكفرهن قيل ايكفرن بالله قال ويكفرن العشير ويكفرن الاحسان لو احسنت الى احديهن الدهر كله ثم رأت منك شيئا قالت ما رأيت منك خيرا قط رواه الامام مالك **وعن**[3] ابى بكرة قال كسفت الشمس فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الشمس والقمر ايتان الحديث وقال فيه ولكن الله اذا تجلى لشئ من خلقه خشع له فاذا كسف واحد منهما فصلوا وادعوا رواه الدارقطنى **وعن**[4] ابن عمر قال ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما ايتان من ايات الله فاذا رأيتموها فصلوا رواه الدارقطنى **وعن**[5] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله فاذا انكسف احدهما فافزعوا الى المساجد رواه ابن حبان **وعن**[6] اسماء بنت ابى بكر قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس انما الشمس والقمر ايتان من ايات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فافزعوا الى الصلاة والصدقة والى ذكر الله وقد رأيت منكم سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب مثل صورة القمر ليلة البدر رواه الطبرانى فى الكبير **باب** الشمس والقمر لا يخسفان لموت احد **عن**[1] قبيصة الهلالى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا يخسفان لموت احد ولكنهما خلقان من خلقه وان الله يحدث فى خلقه ما شاء وان الله عز وجل اذا تجلى لشئ من خلقه يخشع له

فايهما حدث فصلوا حتى ينجلي او يحدث الله امرا رواه النسائي وعن النعمان بن بشير قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ناسا يزعمون ان الشمس والقمر لا ينكسفان الا لموت
عظيم من العظماء وليس كذلك ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته
ولكنهما ايتان من ايات الله ان الله اذا بدا لشيء من خلقه خشع له فاذا رأيتم ذلك فصلوا
كاحدث صلاة صليتموها من المكتوبة رواه النسائي وابن ماجة وعن ابي موسى قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الايات التي يرسل الله لا تكون لموت احد ولا لحياته
ولكن الله يرسلها يخوف بها عباده فاذا رأيتم منها شيئا فافزعوا الى ذكر الله ودعائه واستغفاره
رواه البيهقي وابن ماجة والنسائي وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس
ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله وانهما لا ينكسفان لموت بشر فاذا رأيتم شيئا من
ذلك فصلوا حتى تنجلي انه ليس من شيء توعدونه الا وقد رأيته في صلاتي هذه ولقد جيء بالنار
حين رأيتموني تأخرت مخافة ان يصيبني من نفحها حتى قلت يا رب وانا فيهم ورأيت فيها
صاحب المحجن يجر قصبه في النار كان يسرق الحاج بمحجنه فان فطن له قال انما تعلق بمحجني
وان غفل عنه ذهب به حتى رأيت فيها صاحبة الهرة التي ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها
تاكل من خشاش الارض حتى ماتت جوعا وجيء بالجنة فذلك حين رأيتموني تقدمت حتى قمت
في مقامي فمددت يدي وانا اريد ان اتناول من ثمرها لتنظروا اليه ثم بدا لي ان لا افعل رواه
الامام احمد ومسلم وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت علي الجنة حتى
لو مددت يدي تناولت من قطوفها وعرضت على النار فجعلت انفخ خشية ان يغشاكم حرها
ورأيت فيها سارق بدنتي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت فيها اخا بني دعدع
سارق الحجيج فاذا فطن له قال عمل المحجن ورأيت فيها امرأة طويلة سوداء تعذب
في هرة ربطتها فلم تطعمها ولم تسقها ولم تدعها تاكل من خشاش الارض حتى ماتت ان
الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما ايتان من ايات الله فاذا
انكسفت احدهما فاسعوا الى ذكر الله عز وجل رواه النسائي وعن ابي مسعود قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما
ايتان من ايات الله يخوف الله بهما عباده فاذا رأيتم ذلك فصلوا وادعوا حتى ينكشف ما بكم رواه
البخاري ومسلم وابو داود والنسائي وابن ماجة **باب** الامر بالصلاة في الكسوف عن محمود بن

لبيد. قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد ايها الناس ان الشمس والقمر آيتان من آيات
الله لا ينكسفان لموت احد ولا لحياة احد فاذا رأيتم ذلك فافزعوا الى المساجد رواه الامام
احمد وابن سعد **وعن** عبد الرحمن بن ابي ليلى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كسوف الشمس
آية من آيات الله فاذا رأيتم ذلك فافزعوا الى الصلوة رواه ابن ابي شيبة **وعن** ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله فاذا انكسف احدهما فافزعوا
الى المساجد رواه ابن حبان **وعن** المغيرة بن شعبة قال لما مات ابرهيم بن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انكسفت الشمس فقال الناس انكسفت لموت ابرهيم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال يا ايها الناس ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما آيتان من آيات
الله عز وجل فاذا كان ذلك فصلوا حتى تنجلي رواه ابو داؤد

باب النداء فی صلاة الكسوف

عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كسفت الشمس فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم
رجلا فنادى ان الصلاة جامعة رواه الدارقطني وابو داؤد **وعنها** قالت خسفت الشمس
على عهد رسول الله صلى الله وعليه وسلم فامر النبي صلى الله عليه وسلم مناديا ينادي ان الصلاة جامعة
فاجتمعوا واصطفوا فصلى بهم اربع ركعات فی ركعتين واربع سجدات رواه النسائي **وعن** عبد الله
بن عمرو بن العاص انه قال ما انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نودي الصلاة
جامعة فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين فی سجدة ثم قام فركع ركعتين فی سجدة ثم جلي عن
الشمس فقالت عائشة ما ركعت ركوعا قط ولا سجدت سجودا قط كان اطول منه رواه مسلم
ورواه البخاري الى قوله ان الصلاة جامعة **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان الشمس
خسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث مناديا الصلاة جامعة فاجتمعوا وتقدم
فكبر وصلى اربع ركعات فی ركعتين واربع سجدات رواه مسلم

باب الصفوف فی صلاة الكسوف

عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كسفت الشمس فی حيوة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المسجد فقام وكبر وصف الناس وراءه فاستكمل اربع
ركعات واربع سجدات وانجلت الشمس قبل ان ينصرف رواه النسائي ومسلم **وعن** عمرة ان
يهودية اتت عائشة تسألها فقالت اعاذك الله من عذاب القبر قالت عائشة فقلت يا رسول الله
يعذب الناس فی القبور قالت عمرة فقالت عائشة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائذا بالله
ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة مركبا فخسفت الشمس قالت عائشة

فخرجت فی نسوة بین ظهری الحجر فی المسجد فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم من مرکبه حتی انتهی الی مصلاه الذی کان یصلی فیه فقام وقام الناس وراءه الحدیث رواه مسلم **وعن** ابن عباس قال انکسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس معه الحدیث رواه مسلم **وعن** ابی بکرة قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فانکسفت الشمس فقام النبی صلی الله علیه وسلم یجر رداءه حتی دخل المسجد فدخلنا فصلی بنا رکعتین حتی انجلت الشمس وقال ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاته فاذا رأیتموها فصلوا وادعوا حتی ینکشف ما بکم رواه البخاری والنسائی

باب کم رکعة فی الکسوف

عن الامام الاعظم عن حماد عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال انکسفت الشمس یوم مات ابراهیم ابن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فخطب فقال ان الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاته فاذا رأیتم ذلک فصلوا واحمدوا الله وکبروه وسبحوه حتی ینجلی ثم نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم وصلی رکعتین رواه ابو محمد البخاری ورواه الامام محمد فی الآثار عن ابراهیم النخعی وفیها ثم صلی رکعتین ثم کان الدعاء حتی انجلت **وعن** ابن مسعود قال انکسفت الشمس فقال الناس انما انکسفت لموت ابرهیم علیه السلام فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی رکعتین رواه ابن خزیمة فی صحیحه **وعن** عبد الرحمن بن سمرة قال انخسفت الشمس فانطلقت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قائم یسبح ویکبر ویدعو حتی انجلت الشمس فقرأ سورتین ورکع رکعتین رواه مسلم والحاکم ولفظه وقرأ سورتین فی رکعتین وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه واخرجه النسائی ولفظه فصلی رکعتین واربع سجدات **وعن** سمرة بن جندب مثله وفیه فصلی فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلاة قط لا نسمع له صوتا قال ثم رکع بنا کاطول ما رکع بنا فی صلاة قط لا نسمع له صوتا قال ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلاة قط لا نسمع له صوتا قال ثم فعل فی الرکعة الاخری مثل ذلک رواه ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجة وقال الترمذی حدیث حسن صحیح **وعن** النعمان بن بشیر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی فی کسوف الشمس کما تصلون فی رکعة وسجدتین رواه الطحاوی[١] وابو داود والنسائی **وعن** عبد الله بن عمرو بن العاص قال کسفت

---

[١] قال البیهقی ابو قلابة لم یسمع من النعمان والحدیث مرسل قلت صرح فی الکمال بسماعه عن النعمان وقال ابن حزم ابو قلابة ادرک النعمان وروی هذا الخبر عنه وصحح ابن عبد البر بصحة هذا الحدیث وقال من احسن حدیث ذهب الیه الکوفیون حدیث ابی قلابة عن النعمان وابو قلابة احد الاعلام واسمه عبد الله بن زید الجرمی ١٢ عینی

الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بالناس فلم يكد يرفع ثم رفع فلم يكد يسجد ثم سجد فلم يكد يرفع ثم رفع وفعل في الثانية مثل ذلك فرفع رأسه وقد امحصت الشمس رواه النسائي والحاكم وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه وابو داود والبيهقي والامام احمد في مسنده **وعن** قبيصة الهلالي قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فزعا يجر ثوبه وانا معه يومئذ بالمدينة فصلى ركعتين رواه ابو داود والنسائي والطحاوي

باب اطالة القيام في صلاة الكسوف **عن** فاطمة عن اسماء رضي الله عنها قالت خسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت على عائشة وهي تصلي فقلت ما شأن الناس يصلون فاشارت برأسها الى السماء فقلت آية قالت نعم فاطال رسول الله صلى الله عليه وسلم القيام جدا حتى تجلاني الغشي فاخذت قربة من ماء الى جنبي فجعلت اصب على رأسي او على وجهي من الماء قالت فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تجلت الشمس فخطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ما من شئ لم اكن رأيته الا قد رأيته في مقامي هذا حتى الجنة والنار وانه قد اوحي الي انكم تفتنون في القبور قريبا او مثل فتنة المسيح الدجال لا ادري اي ذلك قالت اسماء فيقول هو محمد هو رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بالبينات والهدى فاجبنا واطعنا ثلاث مرار فيقال له نم قد كنا نعلم انك تؤمن به فنم صالحا واما المنافق او المرتاب لا ادري اي ذلك قالت اسماء فيقول لا ادري سمعت الناس يقولون شيئا فقلت رواه مالك والبخاري ومسلم والنسائي **وعن** صفية بنت شيبة عن اسماء ابنة ابي بكر انها قالت فزع النبي صلى الله عليه وسلم يوما تعني يوم كسفت الشمس فاخذ درعا حتى ادرك بردائه فقام للناس قياما طويلا لو ان انسانا اتى لم يشعر ان النبي صلى الله عليه وسلم ركع ما حدث انه ركع من طول القيام رواه مسلم **وعنها** مثله وقال قياما طويلا يقوم ثم يركع وزاد فجعلت انظر الى المرأة اسن مني والى الاخرى هي اسقم مني رواه مسلم **وعنها** قالت كسفت الشمس على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ففزع فاخطأ بدرع حتى ادرك بعد ذلك بردائه قالت فقضيت حاجتي ثم جئت ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائما فقمت معه فاطال القيام حتى رأيتني اريد ان اجلس ثم التفت الى المرأة الضعيفة فاقول هذه اضعف مني فاقوم فركع فاطال الركوع ثم رفع رأسه فاطال القيام حتى لو ان رجلا جاء خيل اليه انه لم يركع رواه مسلم **وعن** ابي موسى قال خسفت الشمس في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فقام فزعا يخشى ان تكون الساعة حتى

حتى اتى المسجد فقام يصلي باطول قيام وركوع وسجود ما رأيته يفعله في صلاة قط ثم قال ان هذه
الآيات التي يرسلها الله لا تكون لموت احد ولا لحياته ولكن الله يرسلها يخوف بها عباده
فاذا رأيتم منها شيئا فافزعوا الى ذكره ودعائه واستغفاره رواه مسلم **باب** كيف
صلاة الكسوف **عن** حنش بن المعتمر قال انكسفت الشمس على عهد علي فقام فصلى بالناس
فقرأ يس والروم ثم ركع فركع نحوا من ذلك او دونه ثم رفع رأسه فقام نحوا من ذلك او اقصر
ثم سجد نحوا من ذلك او اقصر ثم رفع رأسه ثم سجد نحوا من ذلك او اقصر ثم رفع رأسه ثم قام
فصلى ركعة اخرى ففعل فيها ما فعل في هذه الركعة رواه ابن جرير **وعن** ابي شريح الخزاعي قال
كسفت الشمس في عهد عثمان بن عفان وبالمدينة عبد الله بن مسعود فخرج عثمان فصلى
بالناس تلك الصلاة ركعتين وسجدتين في ركعة ثم انصرف عثمان ودخل داره وجلس
عبد الله بن مسعود وجلسنا اليه فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمرنا بالصلاة
عند كسوف الشمس والقمر فاذا رأيتموه قد اصابها فافزعوا الى الصلاة فانها ان كانت التي
تحذرون كانت وانتم على غير غفلة وان لم تكن كنتم قد اصبتم خيرا او كفيتموه رواه
الامام احمد وابو يعلى والبيهقي **وعن** الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم قال انكسفت
الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات ابرهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالوا انكسفت الشمس لموت ابرهيم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان الشمس والقمر
آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ثم صلى ركعتين ثم كان الدعاء حتى انجلت
رواه الامام محمد في الآثار وقال وبه نأخذ ولا نرى الا ركعة واحدة في ركعة وسجدتين على
صلاة الناس في غير ذلك ونرى ان يصلوا جماعة في كسوف الشمس ولا يصلي جماعة الا الامام
الذي يصلي بهم الجمعة فاما ان يصلي الناس في مساجدهم جماعة فلا واما الجهر بالقراءة فلم
يبلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم جهر بالقراءة فيها وبلغنا ان علي بن ابي طالب جهر فيها بالقراءة
بالكوفة واحب الينا ان لا يجهر فيها بالقراءة واما كسوف القمر فانما يصلي الناس وحدانا ولا يصلون
جماعة لا الامام ولا غيره وكذلك الافزاع كلها واذا انكسفت الشمس في ساعة لا يصلى فيها
عند طلوع الشمس ونصف النهار وبعد العصر فلا صلاة في تلك الساعة ولكن الدعاء حتى تنجلي
او تقبل الصلاة فيصلي وقد بقي من الكسوف شيء **وعن** ثعلبة بن عباد العبدي من اهل البصرة
انه شهد خطبة يوما لسمرة بن جندب فذكر في خطبته حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال سمرة بن جندب بينا انا يوما وغلام من الانصار نرمي غرضين لنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كانت الشمس قيد رمحين او ثلثة في عين الناظر من الافق اسودت فقال احدنا لصاحبه انطلق بنا الى المسجد فوالله ليحدثن شان هذه الشمس لرسول الله صلى الله عليه وسلم في امته حدثا قال فدفعنا الى المسجد قال فوافينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين خرج الى الناس قال فاستقدم فصلى فقام كاطول قيام ما قام بنا في صلاة قط ما نسمع له صوتا ثم ركع بنا كاطول ركوع ما ركع بنا في صلاة قط ما نسمع له صوتا ثم سجد بنا كاطول سجود ما سجد بنا في صلاة قط لا نسمع له صوتا ثم فعل ذلك في الركعة الثانية مثل ذلك قال فوافق تجلي الشمس جلوسه في الركعة الثانية فسلم فحمد الله واثنى عليه وشهد ان لا اله الا الله وشهد انه عبده ورسوله مختصر رواه النسائي **وعن** النعمان بن بشير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى حين انكسفت الشمس مثل صلاتنا يركع ويسجد رواه النسائي وابو داؤد الطيالسي ولفظه يسجد مرتين **وعن** ابي بكرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ركعتين مثل صلاتكم هذه وذكر كسوف الشمس رواه النسائي **وعن** اياس بن عامر انه سمع علي بن ابي طالب يقول فرض النبي صلى الله عليه وسلم اربع صلوات صلاة الحضر اربع ركعات وصلاة السفر ركعتين وصلاة الكسوف ركعتين وصلاة المناسك ركعتين رواه الطحاوي

باب اخفاء القراءة في الكسوف

عن سمرة بن جندب قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بنا في كسوف لا نسمع له صوتا رواه الترمذي والنسائي والطحاوي **وعن** ابن عباس قال ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف حرفا من القراءة رواه الطحاوي والامام احمد في مسنده وابو يعلى الموصلي **وعنه** قال صليت الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم كسفت الشمس فلم اسمع له قراءة رواه الطبراني في معجمه ورواه البيهقي في المعرفة وابو نعيم في الحلية **وعنه** قال خسفت الشمس فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقام قياما طويلا قال نحوا من سورة البقرة الحديث رواه الامام الشافعي والبخاري ومسلم وقال الشافعي فيه دليل على انه لم يسمع ما قرأ اذ لو سمعه لم يقدره بغيره ويدفع حمله على البعد رواية الحاكم بن ابان صليت الى جنبه هكذا نقله البيهقي عنه **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس فقام فحزرت قراءته انه قرأ بسورة البقرة وساق الحديث رواه ابو داؤد **وعن** سمرة بن جندب قال بينما انا وغلام من الانصار نرمي غرضين لنا حتى اذا كانت الشمس

قيد رمحين او ثلثة فی عين الناظر من الافق اسودت حتی اُضبت کانها تنومة فقال احدنا لصاحبه
انطلق بنا الی المسجد فو الله ليحدثن شان هذه الشمس لرسول الله صلے الله عليه وسلم فی امته حدثا
قال فدفعنا فاذا هو بارز فاستقدم فصلے فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلاة قط لا نسمع له صوتا
ثم فعل فی الرکعة الاخری مثل ذلک رواه ابوداؤد والنسائی مطولا ومختصرا وقال الترمذی حديث
حسن صحيح ورواه ابن حبان فی صحيحه والحاکم فی المستدرک وقال صحيح علی شرط البخاری ومسلم
ولم يخرجاه **باب** استيعاب الوقت بالصلاة والدعاء **عن** المغيرة بن شعبة قال انکسفت
الشمس علی عهد رسول الله صلے الله عليه وسلم فقال ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله فاذا
رأيتموها فادعوا الله وصلوا حتی تنکشف رواه البخاری ومسلم وللبخاری عن ابی بکرة نحوه ولمسلم
عن ابی مسعود الانصاری نحوه وله ايضا من حديث ام المؤمنين الصديقة فاذکروا الله حتی تنجلی
وعن ابی مسعود ان رسول الله صلے الله عليه وسلم قال ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله
يخوف الله بهما عباده وانهما لا ينکسفان لموت احد من الناس فاذا رأيتم منها شيئا فصلوا
وادعوا حتی ينکشف ما بکم رواه مسلم **وعن** عبد الرحمن بن سمرة قال بينا انا ارمی باسهمی فی
حياة رسول الله صلے الله عليه وسلم اذا انکسفت الشمس فنبذتهن وقلت لانظرن الی ما يحدث
لرسول الله صلے الله عليه وسلم فی انکساف الشمس اليوم فانتهيت اليه وهو رافع يديه يدعو
ويکبر ويحمد ويهلل حتی جلی عن الشمس فقرء سورتين ورکع رکعتين رواه مسلم **وعن** ابن عباس
قال انکسفت الشمس علی عهد رسول الله صلے الله عليه وسلم والناس معه قياما طويلا قدر نحو
سورة البقرة (الی ان قال) ثم سجد ثم انصرف وقد انجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر ايتان
من ايات الله لا ينکسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلک فاذکروا الله قالوا يا رسول الله
رأيناک تناولت شيئا من مقامک هذا ثم رأيناک کففت فقال انی رأيت الجنة فتناولت منها
عنقودا ولو اخذته لاکلتم منه ما بقيت الدنيا ورأيت النار فلم ار کاليوم منظرا قط ورأيت اکثر
اهلها النساء قالوا بم يا رسول الله قال بکفرهن قيل ايکفرن بالله قال يکفرن العشير ويکفرن الاحسان
لو احسنت الی احدهن الدهر ثم رأت منک شيئا قالت ما رأيت منک خيرا قط رواه مسلم **وعن**
جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم ايها الناس ان الشمس والقمر ايتان من ايات
الله عز وجل لا ينکسفان لموت بشر فاذا رأيتم شيئا من ذلک فصلوا حتی تنجلی رواه ابوداؤد
وعن ابی بن کعب فی حديث ذکر فيه الکسوف ثم جلس کما هو مستقبل القبلة يدعو حتی انجلی

كسوفهما رواه ابو داؤد وعبد الله بن احمد فى زيادات المسند والحاكم والبيهقى وعن قبيصة الهلالى
قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فزعا يجر ثوبه وانا معه يومئذ
بالمدينة فصلى ركعتين فاطال فيهما القيام ثم انصرف وانجلت رواه ابو داؤد **باب** النصيحة
فى الكسوف **عن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها فى حديث طويل وفيه قالت ثم سجد فاطال
السجود ثم انصرف وقد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس
والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فادعوا الله و
كبروا وتصدقوا ثم قال يا امة محمد والله ما من احد اغير من الله من ان يزنى عبده او تزنى
امته يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا رواه البخارى ومسلم
وعن ابى موسى قال وقال هذه الآيات التى يرسل الله لا تكون لموت احد ولا لحياته ولكن يخوف
الله بها عباده فاذا رأيتم شيئا من ذلك فافزعوا الى ذكره ودعائه واستغفاره رواه البخارى ومسلم
وعن النعمان بن بشير قال ثم قال ان اهل الجاهلية كانوا يقولون ان الشمس والقمر لا ينخسفان
الا لموت عظيم من عظماء اهل الارض وان الشمس والقمر لا ينخسفان لموت احد ولا لحياته
ولكنهما خليقتان من خلقه يحدث الله فى خلقه ما شاء فايهما انخسف فصلوا حتى ينجلى او يحدث
الله امرا رواه النسائى **باب** الامر بالدعاء فى الكسوف **عن** المغيرة بن شعبة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رأيتموها فادعوا الله وصلوا حتى تنكشف رواه البخارى ومسلم
والطحاوى **وعن** ابى موسى الاشعرى قال فاذا رأيتم شيئا من ذلك فافزعوا الى ذكر الله ودعائه
رواه البخارى ومسلم **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاذا رأيتموهما فكبروا وادعوا وصلوا رواه البخارى ومسلم **وعن** ابى بكرة قال ولكن الله
اذا تجلى لشئ من خلقه خشع له فاذا كسف واحد منهما فصلوا وادعوا رواه الدارقطنى **وعنه**
قال كنا عند النبى صلى الله عليه وسلم فانكسفت الشمس فقام الى المسجد يجر رداءه من العجلة
فقام اليه الناس فصلى ركعتين كما تصلون فلما انجلت خطبنا فقال ان الشمس والقمر آيتان
من آيات الله يخوف بها عباده وانهما لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم كسوف
احدهما فصلوا وادعوا حتى ينكشف ما بكم رواه النسائى **باب** الاستغفار فى الكسوف
عن ابى موسى قال خسفت الشمس فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم فقام فزعا يخشى ان تكون الساعة
حتى اتى المسجد فقام يصلى باطول قيام وركوع وسجود ما رأيته يفعله فى صلاة قط ثم قال ان هذه

الآيات التي يرسلها الله تعالى لا تكون لموت احد ولا لحياته ولكن الله يرسلها يخوف بها عباده
فاذا رأيتم منها شيئا فافزعوا الى ذكره ودعائه واستغفاره رواه مسلم والنسائي والطحاوي البخاري

باب الذكر في الكسوف **عن**[١] عبد الله بن عباس قال فقال ان الشمس والقمر آيتان من آيات
الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فاذكروا الله رواه الامام مالك في الموطا
والبخاري ومسلم وابوداؤد والنسائي والدارقطني وابن حبان وابن جرير **وعن**[٢] ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله عز وجل فاذا رأيتم كسوف
احدهما فاسعوا الى ذكر الله رواه الامام احمد والنسائي وابن جرير **وعن**[٣] سمرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا ينخسف لموت احد منكم ولا لشيء تحدثونه ولكن ذلك من
آيات الله يعتبر بها عباده يشكر من يخافه ويذكره فاذا رأيتم بعض آيات الله فافزعوا الى ذكر الله
واذكروه واخشوه ما رأيتم من شيء في الدنيا له لون ولا نبئتم به في الجنة ولا في النار الا لقد
صور لي من قبل هذا الجدار منذ صليت لكم صلوتي هذه فنظرت اليه مصورا في جدار المسجد
رواه الطبراني في الكبير **باب** الامر بالبكاء في الكسوف **عن**[١] الامام الاعظم عن عطاء بن
السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمر قال انكسفت الشمس يوم مات ابراهيم ابن رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال الناس انكسفت الشمس لموت ابراهيم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاطال القيام حتى ظنوا انه لا يركع ثم ركع وكان ركوعه قدر قيامه ثم سجد فكان سجوده قدر ركوعه
ثم جلس فكان جلوسه بين السجدتين قدر سجوده ثم صلى الركعة الثانية ففعل مثل ذلك حتى اذا
كانت السجدة الاخيرة بكى فاشتد بكاءه فسمعناه وهو يقول اللهم الم تعدني الا تعذبهم وانا فيهم
ثم جلس فتشهد ثم انصرف اليهم بوجهه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله تعالى
لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته فاذا كان ذلك فعليكم بالصلاة ولقد رأيتني ادنيت من الجنة
. . . شئت ان اتناول غصنا من اغصانها فعلت ولقد رأيتني ادنيت من النار حتى جعلت اتقي
لهبها . . . عليكم ولقد رأيت فيها سارق بدنة رسول الله صلى الله عليه وسلم يعذب بالنار ولقد
رأيت فيها عبد بني دعدع سارق الحاج بمحجنه ولقد رأيت فيها امرأة طويلة ادماء حميرية تعذب
في هرة ربطتها فلم تطعمها ولم تسقها ولم تدعها تاكل من خشاش الارض رواه ابو محمد البخاري
والحافظ طلحة بن محمد في مسنده وابو عبد الله بن خسرو في مسنده **وعن**[٢] ابن عمر انه قال والله ان هذا
القمر ليبكي من خشية الله فمن استطاع منكم ان يبكي فليبك ومن لم يستطع فليتباك رواه ابن عساكر

وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال والله ان هذا القمر يبكي من خشية الله تبارك وتعالى رواه ابن عساكر

باب الامر بالصدقة في الكسوف عن اسماء بنت ابي بكر قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس انما الشمس والقمر ايتان من ايات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فافزعوا الى الصلاة والصدقة والى ذكر الله وقد رأيت منكم سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب مثل صورة القمر ليلة البدر رواه الطبراني في الكبير وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الشمس والقمر لا ينخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فادعوا الله عز وجل وكبروا وتصدقوا رواه البخاري ومسلم وابو داود والنسائي مطولا واللفظ لابي داود

باب الامر بالعتق في الكسوف عن اسماء قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يامر بالعتاقة في صلاة الكسوف رواه البخاري وابو داود وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يامرهم بالعتاقة في الكسوف رواه الاسماعيل

بسم الله الرحمن الرحيم | **كتاب الصلوات المستحبة** | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

باب في الاربع بعد الظهر عن ام المؤمنين ام حبيبة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى اربعا قبل الظهر واربعا بعدها لم تمسه النار رواه ابن جرير والترمذي ولفظه حرمه الله تعالى على النار وقال حديث حسن غريب وعنها قالت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يصلي اربع ركعات بعد الظهر فتمس وجهه النار ابدا ان شاء الله رواه ابن عساكر وعنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حافظ على اربع ركعات قبل الظهر واربع بعدها حرمه الله على النار رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وعن نافع ان ابن عمر كان يصلي قبل الظهر ثمان ركعات ويصلي بعدها اربعا رواه ابن جرير وعن عاصم بن ضمرة قال سألنا عليا عن تطوع النبي صلى الله عليه وسلم بالنهار فقال انكم لا تطيقونه قلنا اخبرنا عنه ناخذ منه ما اطقنا فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر امهل حتى اذا كانت الشمس من ههنا يعني من قبل المشرق مقدارها من صلاة العصر من ههنا يعني من قبل المغرب قام فصلى اربعا واربعا قبل الظهر اذا زالت الشمس واربعا بعدها واربعا قبل العصر يفصل بين كل ركعتين بالتسليم على الملئكة المقربين والنبيين ومن تبعهم من المؤمنين والمسلمين قال على تلك ست عشرة ركعة تطوع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقل من يداوم عليها رواه الامام احمد في مسنده والترمذي

والنسائی وابن ماجة وقال الترمذی حدیث حسن ورواه ابن ابی شیبة وابن منیع وابو یعلی وابن جریر وصححه وابن خزیمة والبیهقی فی الایمان والضیاء المقدسی فی المختارة.

باب فی اربع قبل العصر

عن[۱] ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی قبل العصر اربع رکعات غفر الله له مغفرة عزما رواه ابو نعیم **وعن**[۲] ام المؤمنین ام سلمة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی اربع رکعات قبل العصر حرم الله بدنه علی النار رواه الطبرانی فی الکبیر **وعن**[۳] امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی اربع رکعات قبل العصر حرم الله لحمه علی النار رواه البخاری **وعن**[۴] ابن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی اربع رکعات قبل العصر لم تمسه النار رواه الطبرانی فی الکبیر وفی الاوسط **وعن**[۵] امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رحم الله امرء صلی قبل العصر اربعا رواه ابو داؤد الطیالسی ورواه ابو داؤد والترمذی عن ابن عمر وقال حسن غریب ابن حبان والبیهقی **وعن**[۶] امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزال امتی یصلون هذه الاربع رکعات قبل العصر حتی تمشی فی الارض مغفورا لها حتما رواه الطبرانی فی الاوسط **وعن**[۷] ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال المصلون من قبل العصر اربعا حتی یغفر الله لهم مغفرة حتما رواه ابو الشیخ **وعن**[۸] الفرات بن سلمان قال قال علی الا یقوم احدکم فیصلی اربع رکعات قبل العصر فیهن ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تم نورک فهدیت فلک الحمد وعظم حلمک فعفوت فلک الحمد وبسطت یدک فاعطیت فلک الحمد ربنا وجهک اکرم الوجوه وجاهک اعظم الجاه وعطیتک افضل العطیة واهنا ها تطاع ربنا فتشکر وتعصی ربنا فتغفر وتجیب المضطر وتکشف الضر وتشفی السقیم وتغفر الذنب وتقبل التوبة ولا یجزی بالائک احد ولا یبلغ مدحتک قول قائل رواه ابو یعلی **وعن**[۹] امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال رحم الله من صلی قبل العصر اربعا رواه ابن جریر **وعنه**[۱۰] قال اوصانی رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلاث لا ادعهن ما حییت ان اصلی قبل العصر اربعا فلست بتارکهن ما حییت رواه ابن النجار **وعنه**[۱۱] قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینهن بالتسلیم علی الملائکة المقربین ومن تبعهم من المسلمین والمؤمنین رواه الترمذی وقال حدیث حسن **وعن**[۱۲] ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رحم الله امرء صلی قبل العصر اربعا رواه ابو داؤد الطیالسی **وعنه**[۱۳] ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی قبل العصر اربع رکعات رواه الطبرانی فی المصغیر

باب في ركعات بعد المغرب عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى اربع
ركعات بعد المغرب كان كمن عقب غزوة بعد الغزوة في سبيل الله عز وجل رواه ابو الشيخ
وابن زنجويه وعن امير المؤمنين ابي بكر الصديق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى المغرب فصلى بعدها ركعتين قبل ان يتكلم اسكنه الله في حظيرة القدس فان صلى اربعا
كان كمن حج حجة فان صلى ستا غفرت له ذنوب خمسين رواه ابن شاهين وعن عمار بن
ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب ست ركعات غفرت له ذنوبه وان
كانت مثل زبد البحر رواه الطبراني في الكبير وفي الاوسط والصغير وابن منده وعن ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى اربع ركعات بعد المغرب قبل ان يتكلم احدا رفعت له في عليين
وكان كمن ادرك ليلة القدر في المسجد الاقصى وهو خير من قيام نصف ليلة رواه الديلمي وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء
عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة رواه الترمذي وقال حديث غريب وعن جرير قال من صلى
بين المغرب والعشاء اثنتي عشرة ركعة يقرء في كل ركعة الحمد وقل هو الله احد خمس عشرة مرة بنى الله
في الجنة قصرين لا فصل فيهما ولا وصم ومن صلى بعد العشاء الاخرة ركعتين يقرء في كل ركعة الحمد
وقل هو الله احد خمس عشرة مرة بنى الله له قصرا في الجنة رواه ابو محمد السمرقندي في فضائل قل هو الله احد
وعن انس قال من صلى بعد المغرب ثنتي عشرة ركعة يقرء في كل ركعة قل هو الله احد اربعين مرة
صافحته الملائكة يوم القيمة ومن صافحته الملائكة يوم القيامة امن الصراط والحساب والميزان
رواه السمرقندي وعن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالصلاة فيما بين العشائين
فانها تذهب بملاغاة اول النهار ومهدرة آخره رواه الديلمي وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من عقب ما بين المغرب والعشاء بنى له في الجنة قصران ما بينهما مسيرة مائة عام وفيهما
من الشجر ما لو رآها اهل المشرق واهل المغرب لاوسعهم فاكهة وهي صلاة الاوابين وهي غفلة الغافلين
وان من الدعاء المستجاب الذي لا يرد بين المغرب والعشاء رواه ابن مردويه وعن ابي فاختة عن علي
انه ذكر ان ما بين المغرب والعشاء صلاة الغفلة فقال علي في الغفلة وقعتم رواه ابن ابي شيبة وعن
ابن عباس قال ان الملائكة تحف بالذين يصلون بين المغرب والعشاء وهي صلاة الاوابين رواه
ابن زنجويه **باب** الصلاة بعد العشاء عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى اربع ركعات خلف العشاء الآخرة قرء في الركعتين الاوليين قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد

وقرأ في الآخرين تبارك الذي بيده الملك والم تنزيل كتبن له كأربع ركعات من ليلة القدر رواه ابن نصر وابو الشيخ والطبراني في الكبير والبيهقي وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء في جماعة وصلى اربع ركعات قبل ان يخرج من المسجد كان كعدل ليلة القدر رواه الطبراني في الكبير وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى اربع ركعات بعد العشاء ثم اوتر فنام على وتره فهو في صلاة حتى يصبح رواه الديلمي

باب في الركعتين بعد الوتر عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع ركعتين بعد الوتر وقرأ فيهما وهو جالس فلما اراد ان يركع قام فركع رواه الطحاوي وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الركعتين بعد الوتر بالرحمن والواقعة رواه الطحاوي وعن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقال ان هذا السفر جهد وثقل فاذا اوتر احدكم فليركع ركعتين فان استيقظ والا كانتا له رواه الطحاوي

باب ما جاء في الركعتين بعد الوتر جالسا عن ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الوتر ركعتين خفيفتين وهو جالس رواه ابن ماجه وعن ابي امامة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما اذا زلزلت وقل يا ايها الكافرون رواه الطحاوي .

ابواب صلاة الخسوف

باب الشمس والقمر لا يخسفان لموت احد عن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم شيئا من ذلك فصلوا حتى ينجلي او يحدث الله امرا رواه ابن حبان وعن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله فاذا رأيتم ذلك فافزعوا الى الصلاة رواه الطبراني في الكبير وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا ينخسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا رأيتموها فصلوا رواه ابن حبان

باب امر النبي صلى الله عليه وسلم بالصلاة في الخسوف عن ابي بكرة قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فانكسفت الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم يجر رداءه حتى دخل المسجد فدخلنا فصلى بنا ركعتين حتى انجلت الشمس فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد فاذا رأيتموهما فصلوا وادعوا حتى يكشف ما بكم رواه البخاري وعن ابي مسعود قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد من الناس ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا رأيتموهما فقوموا فصلوا رواه البخاري وعن ابن عمر انه كان يخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا يخسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا رأيتموهما فصلوا رواه البخاري وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا ينخسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا رأيتموهما فصلوا رواه ابن حبان

ابواب الاستسقاء

قال الله تعالیٰ واستغفروا ربكم انه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا ويمددكم باموال وبنين ويجعل لكم انهارا **باب** لم يكون القحط وكيف يكون **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سلط القحط على قوم الا بتمردهم على الله رواه الخطيب في رواة مالك **وعن** ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما مطر قوم الا برحمة ولا قحطوا الا بسخط رواه ابو الشيخ في العظمة **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بقوم قحطا نادى مناد في السماء يا امعاء اتسعي ويا عين لا تشبعي ويا بركة ارتفعي رواه ابن النجار في تاريخه **وعن** امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى اذا غضب على امة ثم لم ينزل بها عذاب خسف ولا مسخ غلت اسعارها ويحبس عنها امطارها ويلي عليها شرارها رواه ابن عساكر **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل اذا غضب على امة ثم لم ينزل بها العذاب غلت اسعارها وقصرت اعمارها ولم يربح تجارها وحبس عنها امطارها ولم تغزر انهارها وسلط عليها شرارها رواه الديلمي وابن النجار **باب** السنة ما هي **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس السنة بان لا تمطروا ولكن السنة ان تمطروا ثم تمطروا ثم لا تنبت الارض شيئا رواه الامام الشافعي والامام احمد ومسلم **باب** كيف يكون المطر ومتى يكون **عن** عبد الله بن مسعود قال ان الله يرسل الرياح فتحمل الماء من السماء ثم تمر في السحاب حتى تدر كما تدر اللقحة ثم تمطر رواه الامام الشافعي **وعن** المطلب بن حنطب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ساعة من ليل ولا نهار الا والسماء تمطر فيها يصرفه الله حيث يشاء رواه الامام الشافعي **باب** في علامة سنة القحط والمطر **عن** عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عام بامطر من عام ولا هبت جنوب الا سالت واد رواه البيهقي **وعن** عبادة ابن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم عمودا احمر من قبل المشرق في شهر رمضان فادخروا طعام سنتكم فانه سنة جوع رواه الطبراني في الكبير **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الثريا امن الزرع من العاهة رواه الطبراني في الاوسط **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما طلع النجم صباحا قط وبقوم عاهة الا رفعت منهم او خفت رواه الامام احمد **وعن** اسحق بن عبيد الله مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نشأت بحرية ثم استحالت شامية فهي امطر رواه الامام الشافعي والبيهقي في المعرفة

وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نشأت السماء بحرية ثم تشاءمت فتلك عين او عام غديقة رواه ابو الشيخ فى العظمة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حركت الجنوب بعرقة من بطن وادالا اسالته رواه الطبرانى فى الكبير وابو الشيخ فى العظمة وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم تعالى يقول لو ان عبادى اطاعونى لاسقيتهم المطر بالليل واطلعت عليهم الشمس بالنهار ولما اسمعتهم الرعد رواه الحاكم

باب الخروج الى المصلى متواضعا عن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يعنى فى الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى وابن ماجة والدارمى وعن اسحق بن عبد الله قال ارسلنى الوليد بن عتبة قال عثمان ابن عقبة وكان امير المدينة الى ابن عباس اسئله عن صلاة رسول الله فى الاستسقاء فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتى اتى المصلى زاد عثمان فرقى على المنبر ثم اتفقا فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل فى الدعاء والتضرع والتكبير ثم صلى ركعتين كما يصلى فى العيد رواه ابوداؤد وقال والاخبار للنفيلى والصواب ابن عتبة ورواه الترمذى وقال هذا حديث حسن صحيح والدارقطنى وابن ماجة والطحاوى والنسائى

باب صلاة الاستسقاء ركعتان عن عبد الله بن زيد المازنى قال يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المصلى يستسقى فاستقبل القبلة وحول رداءه وصلى ركعتين رواه الامام الشافعى وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استسقى بالمصلى فصلى ركعتين رواه الامام الشافعى وعن عباد بن تميم عن عمه ان النبى صلى الله عليه وسلم استسقى فصلى ركعتين وقلب رداءه رواه البخارى ومسلم والدارقطنى وعنه قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يوم خرج يستسقى قال فحول الى الناس ظهره واستقبل القبلة يدعو ثم حول رداءه ثم صلى لنا ركعتين جهر فيهما بالقراءة رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والدارقطنى وعنه انه شهد النبى صلى الله عليه وسلم خرج الى المصلى يستسقى فاستقبل القبله وقلب رداءه وصلى ركعتين رواه ابن ماجة وعن خواب بن جبير قال اصاب الناس قحط شديد على عهد عمر فخرج بالناس فصلى بهم ركعتين وخالف بين طرفى ردائه فجعل اليمين على اليسار واليسار على اليمين ثم بسط يديه فقال اللهم انا نستغفرك ونستسقيك فما برح مكانه حتى مطروا فبينما هم كذلك اذا الاعراب قد قدموا فاتوا عمر فقالوا يا امير المؤمنين بينا نحن فى بوادينا فى يوم كذا فى ساعة كذا اذا اظلنا غمام فسمعنا فيها صوتا اتاك الغوث اباحفص اتاك الغوث اباحفص رواه ابن ابى الدنيا وابن عساكر

باب صلاة الاستسقاء بلا اذان ولا اقامة عن اسحق بن عبد الله

بن كنانة من بنى مالك ابن حسيل قال حدثنى ابى قال ارسلنى الوليد بن عقبة اسأله عن صلاة
رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الاستسقاء فاتيت ابن عباس فقلت انا تماريناى المسجد فى صلاة النبى
صلى الله عليه وسلم فى الاستسقاء قال لا ولكن ارسلك ابن اخيكم الوليد وهو امير المدينة ولو انه
ارسل فسأل ما كان بذلك باس ثم قال ابن عباس خرج النبى صلى الله عليه وسلم مبتذلا متواضعا متضرعا
حتى اتى المصلى فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل فى الدعاء والتضرع والتكبير فصلى ركعتين ونحن
خلفه يجهر فيهما بالقراءة ولم يؤذن ولم يقم رواه الطحاوى **وعن** ابى اسحق قال خرج عبد الله بن زيد
يستسقى وكان قد رأى النبى صلى الله عليه وسلم قال وخرج فيمن كان معه البراء بن عازب وزيد بن ارقم
قال ابو اسحق وانا معه يومئذ فقام قائما على رجليه على غير منبر واستسقى واستغفر ثم صلى ركعتين
ونحن خلفه فجهر فيهما بالقراءة ولم يؤذن يومئذ ولم يقم رواه الطحاوى **وعن** ابى هريرة قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما يستسقى فصلى بنا ركعتين بلا اذان ولا اقامة ثم خطبنا ودعا الله وحول
وجهه نحو القبلة رافعا يديه ثم قلب رداءه فجعل الايمن على الايسر والايسر على الايمن رواه ابن ماجة

باب ما يقرء فى الاستسقاء **عن** ابن عباس قال قحط الناس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
فخرج من المدينة الى البقيع الغرقد معتما بعمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين يديه والاخرى بين منكبيه متكئا
قوسا عربية فاستقبل القبلة فكبر ثم صلى باصحابه ركعتين جهر بالقراءة قرء فى الاولى اذا الشمس كورت
والثانية والضحى ثم قلب رداءه لتنقلب السنة ثم حمد الله عز وجل واثنى عليه ثم رفع يديه فقال اللهم
ضاحت بلادنا واغبرت ارضنا وهامت دوابنا اللهم منزل البركات من اماكنها وناشر الرحمة من
معادنها بالغيث المغيث انت المستغفر للآثام فنستغفرك للجامات من ذنوبنا ونتوب اليك من عظيم
خطايانا اللهم ارسل السماء علينا مدرارا واكفا مغزرا من تحت عرشك من حيث ينفعنا غيثا مغيثا
دارعا رائعا ممرعا طبقا غدقا وخصيبا تسرع لنا به النبات وتكثر لنا به البركات وتقبل به الخيرات
اللهم انك قلت فى كتابك وجعلنا من الماء كل شئ حى اللهم فلا حياة لشئ خلق من الماء الا بالماء
اللهم وقد قنط الناس او من قنط منهم وساء ظنهم وهامت بهائمهم وعجت عجيج الثكلى على اولادها
اذ حبست عنا قطر السماء فدق لذلك عظمها وذهب لحمها وذاب شحمها اللهم ارحم انين الآنة
وحنين الحانة ومن لا يحمل رزقه غيرك اللهم ارحم البهائم الحائمة والانعام السائمة والاطفال
الصائمة اللهم ارحم المشائخ الركع والاطفال الرضع والبهائم الرتع اللهم زدنا قوة الى قوتنا ولا تردنا
محرومين انك سميع الدعاء برحمتك يا ارحم الراحمين فما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى

جاءت السماء حتى هم كل رجل منهم كيف ينصرف الى منزله فعاشت البهائم واخصبت الارض وعاش الناس كل ذلك ببركة رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابن عساكر ورجاله ثقات

باب الجهر بالقراءة

عن[١] عبد الله بن زيد المازني انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يوم خرج يستسقي فحول الى الناس ظهره يدعو واستقبل القبلة ثم حول رداءه ثم صلى ركعتين وقرء فيهما وجهر رواه ابن ابي شيبة والطحاوي وابو داود الطيالسي

وعن[٢] عباد بن تميم عن عمه قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يستسقي بالناس فصلى بهم ركعتين وجهر بالقراءة وحول رداءه ورفع يديه يدعو فدعا واستسقى واستقبل القبلة رواه الدارقطني

وعن[٣] ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجهر بالقراءة في العيدين وفي الاستسقاء رواه الدارقطني

وعن[٤] عباد بن تميم عن عمه قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم يستسقي فتوجه الى القبلة يدعو وحول رداءه ثم صلى ركعتين يجهر فيهما بالقراءة رواه البخاري ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة

وعنه[٥] انه سمع عمه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما يستسقي فحول الى الناس ظهره يدعو الله عز وجل قال سليمان بن داود واستقبل القبلة وحول رداءه ثم صلى ركعتين قال ابن ابي ذئب وقرء فيهما زاد ابن السرح يريد الجهر رواه ابو داود

باب الخطبة بعد الصلاة

عن[١] ابي هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما يستسقي فصلى بنا ركعتين بلا اذان ولا اقامة ثم خطبنا ودعا الله رواه ابن ماجة ورواه البيهقي في سننه

وعن[٢] عبد الله بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يستسقي فبدء بالصلاة قبل الخطبة ثم استقبل القبلة فدعا فلما اراد ان يدعوا اقبل بوجهه الى القبلة وحول رداءه رواه الامام احمد عن طريق مالك ورواه الدارقطني ولفظه فخطب الناس ثم استقبل القبلة

باب تقليب الرداء واستقبال القبلة

عن[١] عبد الله بن زيد المازني يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المصلى فاستسقى وحول رداءه حين استقبل القبلة رواه الامام مالك والشافعي والامام محمد في الموطا

وعنه[٢] قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المصلى ليستسقي فاستقبل القبلة وحول رداءه وصلى ركعتين رواه الامام الشافعي

وعن[٣] عباد بن تميم حدث عن عمه عبد الله بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى المصلى يستسقي فاستقبل القبلة فقلب رداءه وصلى ركعتين رواه الدارقطني

وعنه[٤] قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يستسقي فخطب الناس فلما اراد ان يدعوا اقبل بوجهه الى القبلة وحول رداءه رواه الدارقطني

وعنه[٥] ان عمه اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج بالناس الى المصلى يستسقي لهم فقام فدعا الله قائما ثم توجه قبل القبلة

فحول رداءه رواه الدارمي **باب** كيف يقلب رداءه **عن** عبد الله بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المصلى فاستسقى وحول رداءه حين استقبل القبلة فجعل عطافه الايمن على عاتقه الايسر وجعل عطافه الايسر على عاتقه الايمن ثم دعا الله رواه ابو داود **وعنه** انه قال استسقى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه خميصة له سوداء فاراد ان ياخذ اسفلها فيجعله اعلاها فلما ثقلت قلبها على عاتقيه رواه الامام احمد وابو داود والطحاوي **وعنه** قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستسقى فقلب رداءه قال قلت جعل الاعلى على الاسفل والاسفل على الاعلى قال لا بل جعل الايسر على الايمن والايمن على الايسر رواه الطحاوي **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم استسقى وقلب رداءه فجعل اعلاه اسفله رواه الطبراني في الصغير **باب** ما ورد من الدعاء في الاستسقاء

عن عمرو بن شعيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا استسقى قال اللهم اسق عبادك وبهيمتك وانشر رحمتك واحي بلدك الميت رواه الامام مالك وابو داود **وعن** انس بن مالك ان رجلا دخل المسجد يوم الجمعة من باب كان نحو دار القضاء ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما ثم قال يا رسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يغيثنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم اغثنا اللهم اغثنا قال انس ولا والله ما نرى في السماء من سحاب ولا قزعة وما بيننا وبين سلع من بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت قال فلا والله ما راينا الشمس سبتا قال ثم دخل رجل من ذلك الباب في الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يمسكها عنا قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر قال فانقلعت وخرجنا نمشي في الشمس قال شريك فسألت انس بن مالك اهو الرجل الاول قال لا ادري رواه مسلم **وعنه** قال اصابت الناس سنة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس على المنبر يوم الجمعة اذ قام اعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال وساق الحديث بمعناه وفيه قال اللهم حوالينا ولا علينا قال فما يشير بيديه الى ناحية الا انفرجت حتى رايت المدينة في مثل الجوبة وسال وادي قناة شهرا ولم يجئ احد من ناحية الا اخبر بجود رواه مسلم **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت شكا الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له في المصلى ووعد الناس يوما يخرجون

نیہ قالت عائشة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر
فحمد الله عز وجل ثم قال انكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر عن ابان زمانه عنكم وقد
امركم الله عز وجل ان تدعوه ووعدكم ان يستجيب لكم ثم قال الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم
مالك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت لا اله الا انت الغنى ونحن الفقراء انزل علينا
الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين ثم رفع يديه فلم يزل فى الرفع حتى بدا بياض ابطيه
ثم حول الى الناس ظهره وقلب او حول رداءه وهو رافع يديه ثم اقبل على الناس ونزل فصلى ركعتين
فانشاء الله سحابة فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن الله فلم يات مسجده حتى سالت السيول
فلما رأى سرعتهم الى الكن ضحك النبى صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه فقال اشهد ان الله على
كل شىء قدير وانى عبد الله ورسوله رواه ابوداود وقال هذا حديث غريب اسناده جيد اهل المدينة
يقرؤن ملك يوم الدين وان هذا الحديث حجة لهم **وعن** جابر قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يواكى فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا نافعا غير ضار عاجلا غير اجل قال فاطبقت
عليهم السماء رواه ابوداود **وعن** انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اللهم اسقنا
رواه النسائى **وعن** جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه عن جده قال استسقى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال اللهم صاحت جبالنا واغبرت ارضنا وهامت دوابنا معطى الخيرات من اماكنها
ومنزل الرحمة من معادنها ومجرى البركات على اهلها بالغيث المغيث انت المستغفر الغفار فنستغفر
للجامات من ذنوبنا ونتوب اليك من عوام خطايانا اللهم فارسل السماء علينا مدرارا وصل
بالغيث واكف من تحت عرشك حيث ينفعنا ويعود علينا غيثا مغيثا عاما طبقا جللا غدقا خصبا
رائعا ممرع النبات رواه ابن صصرى فى اماليه ورواه الخطابى فى غريب الحديث وابن عساكر
عن ابن عباس **وعن** يزيد بن رومان قال دعا النبى صلى الله عليه وسلم فى الاستسقاء فقال
اللهم اسقنا غيثا مغيثا هنيئا مريئا عاجلا غير رائث نافعا غير ضار سقيا رحمة لا سقيا عذاب
ولا هدم ولا غرق اللهم اسقنا الغيث وانصرنا على الاعداء رواه ابن شاهين ورواه ابن سعد عن ابى
وجزة السعدى **وعن** ابى سعد قال استسقى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اللهم جللنا سحابا
كثيفا قصيفا ذلوقا حلوقا ضحوكا زبرجا تمطرنا منه رذاذا قطقطا سجلا بعاقا يا ذا الجلال والاكرام
رواه ابن الصصرى والديلمى **وعن** كعب بن مرة البهزى قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه
وسلم وجاءه رجل فقال يا رسول الله استسق الله تعالى المطر فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم

يديه فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا عاجلا غير رائث نافعا غير ضار فما جمعوا حتى احيوا
فاتوه فشكوا اليه المطر فقالوا يا رسول الله تهدمت البيوت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم حوالينا ولا علينا فجعل السحاب ينقطع يمينا وشمالا رواه ابن ابي شيبة وابن ماجة وعن انس
قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم وشكا اليه قلة المطر وجدوبة السنة فقال يا رسول الله
لقد اتيناك وما لنا بعير يئط ولا صبي يصطبح وانشد شعر اتيناك والعذراء يدمى لبانها
وقد شغلت ام الصبي عن الطفل * والقت بكفيها الفتى لاستكانة * من الجوع ضعفا ما يمر وما يحلى *
ولا شيء مما ياكل الناس عندنا * سوى الحنظل العامي والعلهز الفسل * وليس لنا الا اليك
فرارنا * واين فرار الناس الا الى الرسل * فمد رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه يدعو فما رد يديه
الى نحره حتى التوت السماء بأرواقها وجاء اهل البطاح يضجون يا رسول الله الغرق فقال
حوالينا ولا علينا فانجلى السحاب حتى احدق بالمدينة كالاكليل فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى بدت نواجذه وقال لله در ابي طالب لو كان حيا لقرت عيناه من ينشدنا قوله فقام علي بن
ابي طالب فقال يا رسول الله لعلك اردت قوله شعر وابيض يستسقى الغمام بوجهه * ثمال
اليتامى عصمة للارامل * يلوذ به الهلاك من ال هاشم * فهم عنده في نعمة وفواضل *
كذبتم وبيت الله نترك محمدا * ولما نقاتل دونه ونناضل * ونسلمه حتى نصرع حوله *
ونذهل عن ابنائنا والحلائل * فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل
ذلك اردت رواه البيهقي في الدلائل بسند صالح كما افاده حافظ الشان العسقلاني والديلمي
في مسند الفردوس وعن ابن عباس قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله لقد
جئتك من عند قوم ما يتزود لهم راع ولا يخطر لهم فحل فصعد المنبر فحمد الله ثم قال اللهم اسقنا
غيثا مغيثا مريئا طبقا مريعا غدقا عاجلا غير رائث ثم نزل فما ياتيه احد من وجه من الوجوه الا قالوا
قد احيينا رواه ابن ماجة وعن سالم عن ابيه قال ربما ذكرت قول الشاعر وانا انظر الى وجه
رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يستسقي فما نزل حتى يجيش كل ميزاب بالمدينة فاذكر قول الشاعر
شعر وابيض يستسقى الغمام بوجهه * ثمال اليتامى عصمة للارامل * وهو قول ابي طالب رواه
ابن ماجة والبيهقي واورده البخاري تعليقا وعن شرحبيل بن السمط قال قلنا لكعب بن مرة
او مرة بن كعب حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لله ابوك واحذر قال دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم على مضر فاتيته فقلت يا رسول الله ان الله قد نصرك واستجاب لك

وان قومك قد هلكوا فادع الله لهم فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريا طبقا غدقا عاجلا غير
رائث نافعا غير ضار قال فما كان الا جمعة او نحوها حتى مطروا رواه الطحاوي وعن ام المؤمنين الصديقة
رضي الله عنها قالت اصابت الناس سنة شديدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فمر بهم
يهودي فقال اما والله لو شاء صاحبكم لمطرتم ما شئتم ولكنه لا يحب ذلك فاخبر النبي صلى
الله عليه وسلم بقول اليهودي فقال او قد قال ذلك قالوا نعم قال اني لاستنصر بالسنة على اهل
نجد واني لارى السحاب خارجة من العين فاكرهها موعدكم يوم كذا استسقي لكم قال فلما
كان ذلك اليوم غدا الناس فما تفرق الناس حتى امطروا ما شاؤا فما اقلعت السماء جمعة رواه
الامام الشافعي **باب** الاستسقاء في الجمعة عن انس بن مالك انه قال جاء رجل الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هلكت المواشي وتقطعت السبل فادع الله
فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فمطرنا من الجمعة الى الجمعة قال فجاء رجل الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال يا رسول الله تهدمت البيوت وانقطعت السبل وهلكت المواشي فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم ظهور الجبال والاكام وبطون الاودية ومنابت الشجر قال
فانجابت عن المدينة انجياب الثوب رواه الامام مالك والامام الشافعي وعنه قال
بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب يوم جمعة اذ جاء رجل فقال يا رسول الله قحط المطر فادع الله
ان يسقينا فدعا فمطرنا فما كدنا ان نصل الى منازلنا فما زلنا نمطر الى الجمعة المقبلة قال فقام ذلك
الرجل او غيره فقال يا رسول الله ادع الله ان يصرفه عنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حوالينا
ولا علينا قال فلقد رأيت السحاب يتقطع يمينا وشمالا يمطرون ولا يمطر اهل المدينة رواه البخاري
وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة فقام اليه الناس فصاحوا فقالوا يا نبي الله
قحط المطر واحمر الشجر وهلكت البهائم وساق الحديث وفيه من رواية عبد الاعلى فتقشعت عن المدينة
فجعلت تمطر حواليها وما تمطر بالمدينة قطرة فنظرت الى المدينة وانها لفي مثل الاكليل رواه مسلم
والنسائي وعنه قال اصاب اهل المدينة قحط على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما هو
يخطبنا يوم جمعة اذ قام رجل فقال يا رسول الله هلك الكراع هلك الشاء فادع الله ان يسقينا
فمد يديه ودعا قال انس وان السماء لمثل الزجاجة فهاجت ريح ثم انشأت سحابة ثم اجتمعت
ثم ارسلت السماء عزاليها فخرجنا نخوض الماء حتى اتينا منازلنا فلم يزل المطر الى الجمعة الاخرى
فقام اليه ذلك الرجل او غيره فقال يا رسول الله تهدمت البيوت فادع الله ان يحبسه فتبسم

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال حوالينا ولا علينا فنظرت الى السحاب يتصدع حول المدينة
كانه اكليل رواه ابو داود وعنه ان رجلا دخل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم
قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما وقال يا رسول الله هلكت الاموال و
انقطعت السبل فادع الله ان يغيثنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم
اغثنا اللهم اغثنا قال انس ولا والله ما نرى فى السماء من سحابة ولا قزعة وما بيننا وبين
سلع من بيت ولا دار فطلعت سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت وامطرت
قال انس فلا والله ما رأينا الشمس سبتا قال ثم دخل رجل من ذلك الباب فى الجمعة المقبلة
ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله ان يمسكها عنا فرفع رسول الله صلى الله عليه
وسلم يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الاكام والظراب وبطون الاودية ومنابت
الشجر فاقلعت وخرجنا نمشى فى الشمس رواه النسائى وعنه ان رجلا دخل المسجد يوم الجمعة
من باب كان وجاه المنبر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب الحديث بمثل ما مر من رواية
النسائى رواه الطحاوى وعنه قال انى لقائم عند المنبر يوم الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم
يخطب فقال بعض اهل المسجد يا رسول الله حبس المطر وهلكت المواشى فادع الله يسقينا فرفع
يديه وما فى السماء من سحاب فالف الله بين السحاب فوبلتنا حتى ان الرجل ليهمه من نفسه ان
ياتى اهله فمطرنا سبعا قال فرسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فى الجمعة الثانية اذ قال بعض اهل
المسجد يا رسول الله تهدمت البيوت فادع الله ان يرفعها عنا قال فرفع يديه وقال اللهم حوالينا
ولا علينا فتقور ما فوق رؤسنا منها حتى كانا فى اكليل يمطر ما حولنا ولا نمطر رواه الطحاوى **باب
رفع الايدى فى الدعاء** عن عبد الله بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس الى المصلى يستسقى
فصلى بهم ركعتين جهر فيهما بالقراءة واستقبل القبلة يدعو ورفع يديه وحول رداءه حين استقبل
القبلة رواه البخارى ومسلم والترمذى وعن انس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم لا يرفع يديه
فى شىء من دعائه الا فى الاستسقاء فانه يرفع حتى يرى بياض ابطيه رواه البخارى ومسلم وابو داود
والدارقطنى والدارمى الى قوله فى الاستسقاء وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه
فى الدعاء حتى يرى بياض ابطيه قال شعبة فذكرت ذلك لعلى بن زيد فقال انما ذلك فى الاستسقاء
قلت سمعته من انس قال سبحان الله رواه ابو داود الطيالسى وعن عمير مولى ابى اللحم

انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يستسقي عند احجار الزيت قريبا من الزوراء قائما يدعو يستسقي رافعا يديه قبل وجهه لا يجاوز بهما رأسه رواه ابوداؤد **وعن** حميد قال سئل انس بن مالك هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه قال قيل له يوم جمعة يا رسول الله قحط المطر واجدبت الارض وهلك المال قال فمد يديه حتى رأيت بياض ابطيه رواه الطحاوي وابن ابي شيبة **وعن** ابي اللحم انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم عند احجار الزيت يستسقي وهو مقنع بكفيه يدعو رواه الترمذي والنسائي **وعن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يستسقي هكذا يعني ومد يديه وجعل بطونهما يلي الارض حتى رأيت بياض ابطيه رواه ابوداؤد **وعن** عباد بن تميم عن عمه انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء استقبل القبلة وقلب الرداء ورفع يديه رواه النسائي **عن** انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم استسقى فاشار بظهر كفيه الى السماء رواه مسلم **وعن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم استسقى حتى رأيت او رئي بياض ابطيه رواه ابن ماجة

باب رفع الناس ايديهم في الدعاء

عن انس بن مالك قال اتى رجل اعرابي من اهل البدو الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة فقال يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم. هلكت الماشية هلك العيال هلك الناس فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه يدعو ورفع الناس ايديهم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعون قال فما خرجنا من المسجد حتى مطرنا فما زلنا نمطر حتى كانت الجمعة الاخرى فاتى الرجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله بشق المسافر ومنع الطريق بشق اي مل رواه البخاري

باب الاستسقاء بالاستغفار

عن الشعبي قال خرج عمر يستسقي فلم يزد على الاستغفار حتى رجع فقيل له ما رأيناك استسقيت قال لقد طلبت المطر بمجاديح السماء التي يستنزل بها المطر ثم قرء قال يا قوم استغفروا ربكم ثم توبوا اليه يرسل السماء عليكم مدرارا استغفروا ربكم انه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا رواه عبدالرزاق وسعيد بن منصور وابن ابي شيبة وابن سعد وابو عبيد في الغريب وابن المنذر وابن ابي حاتم وابو الشيخ وجعفر الفريابي في الذكر والبيهقي **وعن** ابي مروان الاسلمي انه خرج مع عمر بن الخطاب يستسقي فلم يزل عمر يقول من حين خرج من منزله اللهم اغفر لنا انك كنت غفارا يجهر بذلك ويرفع صوته حتى انتهى الى المصلى رواه جعفر الفريابي

باب الاستسقاء بقبر النبي صلى الله عليه وسلم

عن مالك الدار قال اصاب الناس قحط في زمان عمر بن الخطاب فجاء رجل الى قبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله استسق الله تعالى لامتك فانهم قد هلكوا فاتاه رسول الله صلى الله عليه وسلم

فی المنام فقال ایت عمر فاقرءه السلام واخبره انهم یسقون وقل له علیک الکیس الکیس فاتاه الرجل فاخبره فبکی ثم قال یا رب لا آلو الا ما عجزت عنه رواه البیهقی فی الدلائل وعن ابی الجوزاء قال قحط اهل المدینة قحطا شدیدا فشکوا الی عائشة فقالت انظروا قبر النبی صلی الله علیه وسلم فاجعلوا منه کوی الی السماء حتی لا یکون بینه وبین السماء سقف ففعلوا فمطرنا مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق رواه الدارمی **باب** الاستسقاء بالتوسل بالاولیاء عن انس ان عمر کان اذا قحطوا استسقی بالعباس فقال اللهم انا کنا نتوسل الیک بنبیک فتسقینا فانا نتوسل الیک بعم نبیک فاسقنا فیسقون رواه البخاری وعن کعب الاحبار ان بنی اسرائیل کانوا اذا قحطوا استسقوا باهل بیت نبیهم ذکره العینی فی شرح البخاری وعن ابن عباس ان العباس قال ذلک الیوم اللهم ان عندک سحابا وان عندک ماء فانشر السحاب ثم انزل منه الماء ثم انزله علینا واشدد به الاصل واطل به الفرع وادر به الضرع اللهم شفعنا الیک عمن لا منطق له من بهائمنا وانعامنا اللهم اسقنا سقیا وادعة بالغة طبقا مجیبا اللهم لا نرغب الا الیک وحدک لا شریک لک اللهم انا نشکو الیک سغب کل ساغب وعدم کل عادم وجوع کل جائع وعری کل عار وخوف کل خائف رواه ابن عساکر وعن ابی صالح فلما صعد عمر ومعه العباس المنبر قال عمر اللهم انا توجهنا الیک بعم نبیک وصنو ابیه فاسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین ثم قال قل یا ابا الفضل فقال العباس اللهم لم ینزل بلاء الا بذنب ولم یکشف الا بتوبة وقد توجه بی القوم الیک لمکانی من نبیک وهذه ایدینا الیک بالذنوب ونواصینا بالتوبة فاسقنا الغیث قال فارخت السماء شآبیب مثل الجبال حتی اخصبت الارض وعاش الناس رواه ابن عساکر **باب** الاستسقاء بدعاء نملة عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خرج نبی من الانبیاء بالناس یستسقی فاذا هو بنملة رافعة بعض قوائمها الی السماء فقال ارجعوا فقد استجیب لکم من اجل هذه النملة رواه الدارقطنی **باب** المطر فی نوء من الانواء عن ام المومنین الصدیقة رضی الله عنها ان اعرابیا جاء وعمر بن الخطاب یخطب الناس یوم الجمعة فقال یا امیر المومنین قحط السحاب وجاعت الاعراب وجدعت الضباب فقال عمر بل امطر السحاب ان شاء الله تعالی وشبعت الاعراب واغفلت باذنابها الضباب ما احب ان لی مائة ابل کلها سود الحدقة قحط الاعراب من الضباب ثم التفت الی اصحابه فقال ما بقی من انواء الربیع فقال العباس بقیت العواء یا امیر المومنین فرفع عمر یدیه ودعا المسلمون فلم یزل حتی سقاهم الله تعالی رواه ابن جریر

والمحاملي وعن سعيد بن المسيب قال اخبرني من شهد عمر بن الخطاب وهو يستسقي فلما استسقى
التفت الى العباس فقال يا عباس يا عم رسول الله كم بقي من نوء الثريا فقال العلماء بها يزعمون انها
تعترض في الافق بعد سقوطها سبعا فما مضت سابعة حتى مطروا رواه سفيان بن عيينة في
جامعه وابن جرير والبيهقي وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ارتفع النجم رفعت العاهة
عن كل بلد رواه الطبراني في الصغير وقال النجم هو الثريا وعن اسحق بن عبد الله مرسلا قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نشأت السماء بحرية ثم استحالت شامية فهي امطر لها رواه الامام
الشافعي والبيهقي في المعرفة وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا نشأت السماء بحرية ثم تشاءمت فتلك عين او عام غديقة رواه ابو الشيخ في العظمة
والامام مالك في الموطا والطبراني في الاوسط وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا رأيتم عمودا احمر قبل المشرق في شهر رمضان فادخروا طعام سنتكم فانها سنة جوع
رواه الطبراني في الكبير والمعجم الاوسط **باب** من قال مطرنا بنوء كذا عن زيد بن خالد
الجهني انه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الصبح بالحديبية على اثر سماء كانت من الليل
فلما انصرف اقبل على الناس فقال اتدرون ماذا قال ربكم قالوا الله ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادي
مومن بي وكافر بي فاما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلك مومن بي كافر بالكوكب واما من قال مطرنا
بنوء كذا فذلك كافر بي مؤمن بالكوكب رواه الامام مالك والنسائي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل ما انعمت على عبادي من نعمة الا اصبح فريق منهم بها كافرين يقولون
الكوكب وبالكوكب رواه النسائي وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو امسك
سقينا الكوكب ١٢ مطرنا بالكوكب ١٢
الله عز وجل المطر عن عباده خمس سنين ثم ارسله لاصبحت طائفة من الناس كافرين يقولون سقينا
بنوء المجدح رواه النسائي **باب** ما يقول اذا برقت السماء عن المطلب بن حنطب ان النبي صلى
الله عليه وسلم كان اذا برقت السماء او رعدت عرف ذلك في وجهه فاذا امطرت سري ذلك عنه رواه
الامام الشافعي وعن عروة بن الزبير قال اذا راى احدكم البرق او الودق فلا يشير اليه وليصف
ولينعت رواه الامام الشافعي **باب** ما يقول اذا رأى سحابا عن ام المؤمنين عائشة الصديقة
رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى سحابا ثقيلا من افق من الآفاق ترك ما هو
فيه وان كان في صلاة حتى يستقبله فيقول اللهم انا نعوذ بك من شر ما ارسل به فان امطر قال
اللهم صيبا نافعا مرتين او ثلاثا فان كشفه الله ولم يمطر حمد الله على ذلك رواه ابن ابي شيبة وابن ماجه

وعنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا ابصر ناشئا فى السماء يعنى السحاب ترك عمله واستقبله
قال اللهم انى اعوذ بك من شر ما فيه فان كشفه الله حمد الله وان مطرت قال اللهم سقيا
نافعا رواه الامام الشافعى **باب** ما يقول اذا رأى المطر عن ام المؤمنين الصديقة رضى الله
عنها قالت ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى المطر قال اللهم اجعله صيبا نافعا رواه البخارى
والنسائى وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى المطر قال اللهم اجعله صيبا هنيئا
رواه ابن عساكر وابن النجار وعنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا رأى ناشئا فى افق السماء
ترك العمل وان كان فى صلاة ثم يقول اللهم انى اعوذ بك من شرها فان مطر قال اللهم صيبا
هنيئا رواه ابو داود **باب** استقبال المطر عن انس قال اصابنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم مطر قال فحسر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبه حتى اصابه من المطر فقلنا يا رسول الله لم
صنعت هذا قال لانه حديث عهد بربه رواه مسلم **باب** الدعاء اذا كثر المطر عن انس قال
قحط المطر عاما فقام بعض المسلمين الى النبى صلى الله عليه وسلم فى يوم جمعة فقال يا رسول الله قحط المطر
واجدبت الارض وهلك المال قال فرفع يديه وما نرى فى السماء سحابة فمد يديه حتى رأيت
بياض ابطيه يستسقى الله عز وجل قال فما صلينا الجمعة حتى اهم الشاب القريب الدار الرجوع
الى اهله فدامت جمعة فلما كانت الجمعة التى تليها قالوا يا رسول الله تهدمت البيوت واحتبس الركبان
قال فتبسم لسرعة ملالة ابن آدم وقال بيديه اللهم حوالينا ولا علينا فتكشطت عن المدينة رواه
النسائى والبخارى وابو داود ومسلم **باب** رفع الامام يديه عند مسألة امساك المطر
عن انس بن مالك قال اصاب الناس سنة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر يوم الجمعة فقام اعرابى فقال
يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه
وما نرى فى السماء قزعة والذى نفسى بيده ما وضعها حتى ثار سحاب امثال الجبال
ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن
الغد والذى يليه حتى الجمعة الاخرى فقام ذلك الاعرابى او قال غيره فقال يا رسول الله تهدم
البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم حوالينا و
لا علينا فما يشير بيده الى ناحية من السحاب الا انفرجت حتى صارت المدينة مثل
الجوبة وسال الوادى ولم يجئ احد من ناحيته الا اخبر بالجود رواه النسائى

بسم الله الرحمن الرحيم | # كتاب النوافل | نحمده ونصلي على رسوله الكريم

باب الترغيب فى النوافل **عن** محمد بن مسلمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لربكم فى ايام دهركم نفحات فتعرضوا له لعله ان يصيبكم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلبوا الخير دهركم كله وتعرضوا نفحات الله فان لله نفحات من رحمته يصيب بها من يشاء من عباده وسلوا الله ان يستر عوراتكم وان يومن روعاتكم رواه ابن ابى الدنيا فى الفرج والحكيم والبيهقى فى شعب الايمان وابو نعيم فى الحلية ورواه البيهقى فى شعب الايمان عن ابى هريرة ايضا **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قال من عادى لى وليا فقد اذنته بالحرب وما تقرب الىّ عبدى بشئ احب الى مما افترضت عليه ولا يزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احبه فاذا احببته كنت سمعه الذى يسمع به وبصره الذى يبصر به ويده الذى يبطش بها ورجله التى يمشى بها وان سألنى لاعطينه وان استعاذنى لاعيذنه وما ترددت عن شئ انا فاعله ترددى عن قبض نفس المؤمن يكره الموت وانا اكره مساءته رواه البخارى **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان خفيفتان مما تحقرون وتنفلون يزيدهما هذا فى عمله احب اليه من بقية دنياكم رواه ابن المبارك **وعن** ثوبان و ابى الدرداء قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بكثرة السجود فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطيئة رواه الامام احمد ومسلم والترمذى والنسائى وابن ماجة **وعن** ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اذن الله لعبد فى شئ افضل من ركعتين او اكثر من ركعتين وان البر ليذر فوق راس العبد ما كان فى الصلاة وما تقرب عبد الى الله عز وجل بافضل ما خرج منه رواه الامام احمد والترمذى **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اوتى عبد فى هذه الدنيا خير له من ان يوذن له فى ركعتين يصليهما رواه الطبرانى فى الكبير **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان خفيفتان خير من الدنيا وما عليها ولو انكم تفعلون ما امرتم به لاكلتم غير اذرعاؤ لا اشقياء رواه الطبرانى فى الكبير وسمويه

باب التنفل فى البيوت **عن** امير المؤمنين عمر الفاروق رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفريضة فى المسجد والتطوع فى البيت رواه ابو يعلى **وعن** انس وجابر قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا ايها الناس

فی بیوتکم ولا تترکوا النوافل فیها وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یکن یصلی بعد المغرب
ولا بعد الجمعة الا فی بیته رواه ابن عساکر وعن کعب بن عجرة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی
المغرب فلما فرغ رأی الناس یسبحون فقال یا ایها الناس انما هذه الصلوات فی البیوت رواه البیهقی
وعن العباس بن سهل بن سعد الساعدی قال لقد ادرکت زمان عثمان بن عفان فانه یسلم
من المغرب فما اری رجلا یصلی رکعتین فی المسجد یبتدرون ابواب المسجد حتی یخرجوا فیصلوها
فی بیوتهم رواه ابن ابی شیبة وعن انس بن مالک قال قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة
وانا یومئذ ابن ثمان سنین فذهبت بی امی الیه فقالت یا رسول الله ان رجال الانصار ونساءهم
قد اتحفوک غیری ولم اجد ما اتحفک الا ابنی هذا فاقبل منی یخدمک ما بدا لک قال فخدمت
رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر سنین فلم یضربنی ضربة قط ولم یسبنی ولم یعبس فی وجهی
وکان اول ما اوصانی به ان قال یا بنی اکتم سری تکن مؤمنا فما اخبرت بسره احدا وان کانت امی
وازواج النبی صلی الله علیه وسلم یسألننی ان اخبرهن بسره فلا اخبرهن ولا اخبر بسره احدا ابدا
ثم قال یا بنی اسبغ الوضوء یزد فی عمرک ویحبک حافظاک ثم قال یا بنی ان استطعت ان
لا تبیت الا علی وضوء فافعل فانه من اتاه الموت وهو علی وضوء اعطی الشهادة ثم قال یا بنی
ان استطعت ان لا تزال تصلی فافعل فان الملائکة لا تزال تصلی علیک ما دمت تصلی ثم قال یا بنی
ایاک والالتفات فی الصلوة فان الالتفات فی الصلوة هلکة فان کان لا بد ففی التطوع لا فی الفریضة
ثم قال یا بنی اذا رکعت فضع کفیک علی رکبتیک افرج بین اصابعک وارفع یدیک عن جنبیک
فاذا رفعت راسک من الرکوع فمکن لکل عضو موضعه فان الله لا ینظر یوم القیمة الی من لا یقیم صلبه
فی رکوعه وسجوده ثم قال یا بنی اذا سجدت فلا تنقر کما ینقر الدیک ولا تقع کما یقعی الکلب ولا تفترش
ذراعیک افتراش السبع وافرش ظهر قدمیک الارض وضع الیتیک علی عقبیک فان ذلک ایسر
علیک یوم القیمة فی حسابک ثم قال یا بنی بالغ فی الغسل من الجنابة تخرج من مغتسلک لیس علیک
ذنب ولا خطیئة قلت بابی وامی ما المبالغة قال تبل اصول الشعر وتنقی البشرة ثم قال لی یا بنی ان قدرت
ان تجعل من صلوتک فی بیتک شیئا فافعل فانه یکثر خیر بیتک ثم قال یا بنی اذا خرجت من بیتک
فلا یقعن بصرک علی احد من اهل القبلة الا سلمت علیه ترجع وقد زید فی حسناتک ثم قال یا بنی
ان تمسی وتصبح ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال لی یا بنی اذا خرجت من اهلک فلا یقعن
بصرک علی احد من اهل القبلة الا ظننت ان له الفضل علیک ثم قال یا بنی ان حفظت وصیتی فلا

يكون شيء احب اليك من الموت ثم قال لي يا بني ان ذلك من سنتي ومن احيى سنتي فقد احبني ومن احبني كان معي في الجنة رواه الطبراني في المعجم الصغير **باب في فضل التنفل في البيوت**

عن[١] صهيب بن النعمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل صلاة الرجل في بيته على صلاته حيث يراه الناس كفضل المكتوبة على النافلة رواه الطبراني في الكبير وعن[٢] جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى ركعتين في خلاء لا يراه الناس الا الله والملئكة كتب الله براءة من النار رواه ابن عساكر وعن[٣] رجل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تطوع الرجل في بيته يزيد على تطوعه عند الناس كفضل صلاة الرجل في جماعة على صلاته وحده رواه ابن ابي شيبة عن[٤] زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصلاة صلاة المرء في بيته الا المكتوبة رواه البخاري والترمذي وعن[٥] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة احدكم في بيته افضل من صلاته في مسجدي هذا الا المكتوبة رواه ابن عساكر ورواه ابو داؤد عن زيد بن ثابت وعن[٦] ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى خلق النهار اثنى عشرة ساعة واعد لكل ساعة منها ركعتين يدرء عنك ذنب تلك الساعة رواه الديلمي وعن[٧] صهيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة التطوع حيث لا يراه من الناس احد مثل خمس وعشرين حيث يراه الناس رواه ابو الشيخ وعن[٨] عبد الله بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترى ما اقرب بيتي من المسجد فلان اصلي في بيتي احب الي من ان اصلي في المسجد الا ان يكون صلاة مكتوبة رواه ابن ماجة وابن سعد وابن عساكر ولفظه سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلاة في بيتي والصلاة في المسجد فقال ترى ما اقرب الخ وعن[٩] عاصم بن عمرو قال خرج نفر من اهل العراق الى عمر فلما قدموا عليه قال لهم ممن انتم قالوا من اهل العراق قال فباذن جئتم قالوا نعم قال فسألوه عن صلاة الرجل في بيته فقال عمر سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اما صلاة الرجل في بيته فنور فنوروا بيوتكم رواه ابن ماجة وعن[١٠] ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قضى احدكم صلاته فليجعل لبيته منها نصيبا فان الله جاعل في بيته من صلاته خيرا رواه ابن ماجة وعن[١١] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتخذوا بيوتكم قبورا رواه ابن ماجة

باب صلاة الرجل قاعدا على نصف صلاة [illegible]

عن[١] [illegible] الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الجالس على [illegible] البخاري والطبراني في الصغير بلفظ صلاة القاعد وعن[٢] ابن عمرو قال قال رسو

صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة قال فاتيته فوجدته يصلي جالسا فوضعت يدي على راسه فقال مالك يا عبد الله ابن عمرو قلت حدثت يا رسول الله انك قلت صلاة الرجل قاعدا على نصف الصلاة وانت تصلي قاعدا قال اجل ولكني لست كاحد منكم رواه مسلم والنسائي وابن ماجة وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى قائما فهو افضل ومن صلى قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلى نائما فله نصف اجر القاعد رواه احمد البخاري وابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة القاعد نصف صلاة القائم رواه الامام احمد والنسائي وابن ماجة ورواه الطبراني في الكبير والصغير عن ابن عمر **باب التنفل قاعدا** عن ام المؤمنين حفصة رضي الله عنها قالت لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قاعدا حتى كان قبل موته بعام او اثنين وكان يصلي في سبحته جالسا ويرتل السورة حتى يكون في قراءته اطول من اطول منها رواه عبد الرزاق وعن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت والذي توفى نفسه صلى الله عليه وسلم ما مات حتى كان اكثر صلاته قاعدا رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم شديد الانصاب بدنه في العبادة غير انه حين دخل في السن وثقل من اللحم كان اكثر ما يصلي وهو قاعد رواه عبد الرزاق وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا قلت كيف كان يصنع قالت كان اذا قرء قائما واذا قرء قاعدا ركع قاعدا رواه عبد الرزاق وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى قائما واذا صلى جالسا ركع جالسا رواه عبد الرزاق وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة الليل قائما فلما دخل في السن جعل يصلي جالسا فاذا بقيت عليه ثلاثون اية او اربعون قام فقرءها ثم ركع رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة وعن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة اكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قاعدا قالت بعد ما حطمه السن رواه ابن ابي شيبة وعن ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها قالت والذي نفسي بيده ما توفي حتى كان اكثر صلوته قاعدا الا المكتوبة وكان اعجب العمل اليه الذي يدوم عليه صاحبه وان كان يسيرا رواه عبد الرزاق وعن عطاء قال بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يمت حتى صلى جالسا رواه عبد الرزاق وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت لما بدن رسول الله صلى الله عليه وسلم وثقل كان اكثر صلاته جالسا رواه البخاري ومسلم وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صل قائما فان لم تستطع

تقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب رواه البخاري في صحيحه **باب التنفل على الدابة** عن[١] جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته تطوعا رواه البخاري وعبد الرزاق حيث توجهت به واذا اراد ان يصلي المكتوبة نزل عن راحلته واستقبل القبلة رواه البخاري وعبد الرزاق وعنه[٢] قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته تطوعا حيث توجهت به ويجعل السجود اخفض من الركوع رواه عبد الرزاق وعنه[٣] قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وهو على راحلته النوافل في كل جهة ولكنه يخفض السجود من الركعة يومي ايماء رواه عبد الرزاق وعنه[٤] قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم لحاجة فجئت وهو يصلي نحو المشرق ويومي براسه ايماء على راحلته السجود اخفض من الركوع فسلمت فلم يرد عليّ فلما قضى صلاته قال ما فعلت في حاجة كذا وكذا اني كنت اصلي رواه ابو داود والترمذي وعبد الرزاق وعنه[٥] قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك يصلي على راحلته حيث توجهت به صلاة الليل رواه الخطيب وعن[٦] عامر بن ربيعة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على ظهر راحلته النوافل في كل جهة رواه عبد الرزاق وعن[٧] ابن عمر انه كان يصلي على راحلته تطوعا حيث توجه ويخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعله رواه عبد الرزاق وعنه[٨] قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على حمار تطوعا وهو متوجه الى خيبر رواه ابو داود وعبد الرزاق وعن[٩] قيصر ان ابن عمر كان يصلي على راحلته حيث توجهت به فسئل سنته هي قال سنة قالوا سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم فتبسم وقال سمعتها رواه ابن عساكر وعن[١٠] عبد الله بن الزبير قال قدمت مع الزبير من الشام من غزوة اليرموك فكنت اراه يصلي على راحلته حيث توجهت به رواه ابن عساكر وعن[١١] انس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى المكتوبة في ردغة على حمار رواه ابن عساكر وعن[١٢] ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسبح على ظهر راحلته حيث كان وجهه يومي براسه رواه البخاري ومسلم الا ان مسلما لم يذكر يومي براسه وعن[١٣] انس بن سيرين قال استقبلنا انس بن مالك حين قدم من الشام فلقيناه بعين التمر فرأيته يصلي على حمار ووجهه من ذا الجانب يعني عن يسار القبلة فقلت رأيتك تصلي لغير القبلة فقال لولا اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله لم افعله رواه البخاري ومسلم وعن[١٤] انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سافر فاراد ان يتطوع استقبل بناقته القبلة فكبر ثم صلى حيث وجهته ركابه رواه ابو داود وعن[١٥] ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبح على الراحلة اى وجه توجه ويوتر عليها غير انه لا يصلي المكتوبة عليها

رواه البخاري ومسلم وابو داود والنسائي وعن[١٦] جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يصلي على راحلته نحو المشرق تطوعا واذا اراد المكتوبة نزل فاستقبل القبلة رواه ابو داود الطيالسي
وعنه[١٧] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي في غزوة قبل المشرق على راحلته رواه ابو داود
الطيالسي وعن[١٨] ابن عمر انه كان يصلي على راحلته وهو مسافر حيث توجهت راحلته ويخبر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك رواه ابو داود الطيالسي وعنه[١٩] ان النبي صلى
الله عليه وسلم كان يصلي في السفر على راحلته ويومي ايماء ويجعل سجوده اخفض من ركوعه رواه
الطبراني في المعجم الصغير **باب كيف القراءة في النفل** عن[١] ابي هريرة قال كانت قراءة النبي
صلى الله عليه وسلم بالليل يرفع طورا ويخفض طورا رواه ابو داود وعن[٢] ابن عباس قال قراءة النبي
صلى الله عليه وسلم على قدر ما يسمعه من في الحجرة وهو في البيت رواه ابو داود وعن[٣] ابي قتادة
قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة فاذا هو بابي بكر يصلي يخفض من صوته ومر بعمر و
هو يصلي رافعا صوته قال فلما اجتمعا عند النبي صلى الله عليه وسلم قال يا ابا بكر مررت بك وانت
تصلي تخفض صوتك قال قد اسمعت من ناجيت يا رسول الله وقال لعمر مررت بك وانت
تصلي رافعا صوتك فقال يا رسول الله اوقظ الوسنان واطرد الشيطان فقال النبي صلى الله عليه وسلم
يا ابا بكر ارفع من صوتك شيئا وقال لعمر اخفض من صوتك شيئا رواه ابو داود وروى الترمذي
نحوه وعن[٤] يعلى بن مملك انه سأل ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن قراءة النبي صلى الله عليه وسلم
وصلاته فقالت وما لكم وصلاته كان يصلي ثم ينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام
قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ثم نعتت قراءته فاذا هي تنعت
قراءة مفسرة حرفا حرفا رواه ابو داود والترمذي والنسائي وعن[٥] عبد الله بن ابي قيس قال سألت
عائشة رضي الله عنها كيف كانت قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل أيجهر ام يسر
قالت كل ذلك قد كان يفعل ربما جهر وربما اسر رواه النسائي **باب تكرار آية في النفل** عن[١]
ابي ذر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح بآية والآية ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر
لهم فانك انت العزيز الحكيم رواه النسائي وابن ماجة **باب اباحة المشي لحاجة في صلاة التطوع**
عن[١] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فاذا استفتح
انسان الباب فتح له ما كان في قبلته او عن يمينه او عن يساره ولا يستدبر القبلة رواه ابو داود
والترمذي والنسائي والدارقطني وقال الترمذي حديث حسن وزاد النسائي يصلي تطوعا وعنها[٢]

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي والباب عليه مغلق فجئت فاستفتحت فمشى ففتح لي ثم رجع إلى مصلاه وذكرت أن الباب كان في القبلة رواه الدارقطني وعنها قالت استفتحت الباب ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلي فمشى عن شماله ففتح لي ثم رجع إلى مقامه رواه الدارقطني

باب تحية الوضوء عن زيد بن خالد الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فأحسن وضوءه ثم صلى ركعتين لا يسهو فيهما غفر له ما تقدم من ذنبه رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه وعن عمرو بن عنبسة أن أبا عبيدة قال له حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم غير مرة ولا مرتين ولا ثلاث يقول إذا توضأ العبد المؤمن فمضمض واستنثر خرجت الخطايا من أطراف فمه فإذا غسل يديه تناثرت الخطايا من أظفاره فإذا مسح برأسه تناثرت الخطايا من أطراف رأسه فإن قام وصلى ركعتين يقبل فيهما بقلبه وطرفه إلى الله عز وجل خرج من ذنوبه كما ولدته أمه رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الإسناد على شرطهما ولم يخرجاه وعن أمير المؤمنين علي كرم الله وجهه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أفضل الليل جوف الليل الآخر ثم الصلاة مقبولة إلى صلاة الفجر ثم لا صلاة إلى طلوع الشمس ثم الصلاة مقبولة إلى صلاة العصر ثم لا صلاة حتى تغرب الشمس قيل يا رسول الله كيف صلاة الليل قال مثنى مثنى قيل كيف صلاة النهار قال أربعا أربعا ومن صلى على جنازة كتب الله له قيراطا والقيراط مثل أحد وإن العبد إذا قام يتوضأ فغسل كفيه خرجت ذنوبه من كفيه ثم إذا مضمض واستنشق خرجت ذنوبه من خياشيمه ثم إذا غسل وجهه خرجت ذنوبه من وجهه وسمعه وبصره ثم إذا غسل ذراعيه خرجت ذنوبه من ذراعيه ثم إذا مسح برأسه خرجت ذنوبه من رأسه ثم إذا غسل رجليه خرجت ذنوبه من رجليه ثم إذا قام إلى الصلاة خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه رواه عبد الرزاق وعن بريدة قال أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا بلالا فقال بم سبقتني إلى الجنة ما دخلت الجنة قط إلا سمعت خشخشتك أمامي قال يا رسول الله ما أذنت قط إلا صليت ركعتين وما أصابني حدث قط إلا توضأت عنده ورأيت أن لله علي ركعتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بهما رواه الترمذي وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال عند صلاة الفجر يا بلال حدثني بأرجى عمل عملته في الإسلام فإني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة قال ما عملت عملا أرجى عندي أني لم أتطهر طهورا في ساعة من ليل ولا نهار إلا صليت بذلك الطهور ما كتب لي أن أصلي رواه البخاري ومسلم.

باب تحية المسجد عن[1] ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل احدكم المسجد
فليركع ركعتين قبل ان يجلس رواه البخاري ومسلم والدارمي والترمذي والنسائي وابو داود وعنه[2]
قال دخلت المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس بين ظهري الناس قال فجلست فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منعك ان تركع ركعتين قبل ان تجلس قال فقلت يا رسول الله رأيتك
جالسا والناس جلوس قال فاذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتى يركع ركعتين رواه مسلم
وعن[3] جابر بن عبد الله قال كان لي على النبي صلى الله عليه وسلم دين فقضاني وزادني ودخلت عليه في
المسجد فقال لي صل ركعتين رواه البخاري ومسلم وعن[4] ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتى يصلي ركعتين رواه البخاري ومسلم والنسائي وابو داود
والترمذي والطبراني في الصغير وعن[5] ابي سعيد بن المعلى قال كنا نغدو الى السوق على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم فنمر على المسجد فنصلي فيه رواه النسائي **باب الصلاة عند القدوم**
من السفر عن[1] امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قدم
من سفر صلى ركعتين رواه الطبراني في الصغير وعن[2] انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا نزل منزلا لم يرتحل منه حتى يودعه بركعتين رواه ابو يعلى الموصلي والبزار ورواه الطبراني في
الكبير عن فضالة وزاد او دخل بيته وعن[3] كعب بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا قفل من سفر بدء بالمسجد فركع فيه ركعتين ثم انصرف الى بيته قال نافع وكان ابن عمر
يفعله رواه ابو داود والطبراني في الصغير ولفظه اذا قدم من سفر وذكره البخاري تعليقا ولفظه
اذا قدم من سفر بدء بالمسجد فصلى فيه **باب صلاة الاشراق** عن[1] انس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر في جماعة ثم قعد يذكر الله تعالى حتى تطلع الشمس ثم صلى
ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة تامة تامة تامة رواه الترمذي وعن[2] عقبة بن عامر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول يا ابن آدم اكفني اول النهار اربع ركعات
اكفك بهن آخر يومك رواه الامام احمد وعن[3] نعيم بن همار قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال الله تعالى لا تعجز عن اربع ركعات من اول النهار اكفك آخره رواه الامام احمد وابو داود
ورواه الطبراني في الكبير عن النواس وعن[4] ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الله تعالى يا ابن آدم صل لي اربع ركعات من اول النهار اكفك آخره رواه الامام احمد
والترمذي ورواه الامام احمد ايضا عن ابي مرة الطائفي وعن[5] عقبة بن عامر قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام اذا استقلت الشمس فتوضا فاحسن وضوءه ثم قام فصلى
ركعتين غفر له خطاياه وقال كان كما ولدته امه رواه الامام احمد والدارمي وعن[٦] ابي امامة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلعت الشمس من مطلعها كهيئتها لصلاة العصر حين
تغرب من مغربها فصلى رجل ركعتين واربع سجدات كتب له اجر ذلك اليوم وكفر عنه
خطيئته واثمه فان مات من يومه دخل الجنة رواه الطبراني في الكبير وعنه[٧] قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت الشمس من مطلعها كهيئة صلاة العصر من مغربها فقام
العبد فصلى ركعتين واربع سجدات كتب له اجر ذلك اليوم حسنة وكفر عنه خطيئته واثمه رواه
ابو الشيخ في الثواب وعن[٨] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى ابن ادم اضمن
لي ركعتين اول النهار اكفك اخره رواه الطبراني في الكبير وعن[٩] ام هاني قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا ام هاني هذه صلاة الاشراق رواه الطبراني في الكبير وعن[١٠] عاصم بن ضمرة قال سألنا
عليا رضي الله عنه عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ومن يطيق ذلك قلنا ما الحقنا قال
كان يمهل حتى اذا كانت الشمس من مطلعها قدر مغربها صلاة العصر صلى ركعتين ثم يمهل حتى اذا
كانت الشمس من مطلعها قدر مغربها صلاة الظهر صلى اربع ركعات ثم يصلي بعد الزوال اربعا و
بعد الظهر ركعتين وقبل العصر اربعا رواه الدار قطني **باب صلاة الضحى** عن[١] ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت بركعتي الضحى ولم تؤمروا بها وامرت بالاضحى ولم تكتب رواه
الامام احمد وعن[٢] معاذ بن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قعد في مصلاه حين
ينصرف من صلاة الصبح حتى يسبح ركعتي الضحى لا يقول الا خيرا غفر له خطاياه وان كانت اكثر
من زبد البحر رواه ابو داؤد وعن[٣] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الضحى صلاة
الاوابين رواه الديلمي في مسند الفردوس وعنه[٤] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة
بابا يقال له الضحى فاذا كان يوم القيمة نادى مناد اين الذين كانوا يديمون على صلاة الضحى هذا
بابكم فادخلوا برحمة الله رواه الطبراني في الاوسط وعن[٥] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ركعتان من الضحى يعدلان عند الله بحجة وعمرة متقبلتين رواه ابو الشيخ في الثواب وعن[٦] عبد الله
بن يزيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سألت ربي ان يكتب على امتي سبحة الضحى فقال
تلك صلاة الملئكة من شاء صلاها ومن شاء تركها ومن صلاها فلا يصليها حتى ترفع الشمس
رواه الديلمي في مسند الفردوس وعن[٧] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صل الصبح

والضحى فانها صلاة الاوابين رواه طاهر بن طاهر فى سداسياته وعن[٨] ابن عباس عن النبى
صلى الله عليه وسلم على كل سلامى من ابن ادم فى كل يوم صدقة ويجزى من ذلك ركعتا الضحى
رواه الطبرانى فى الاوسط وعن[٩] انس عن النبى صلى الله عليه وسلم عليكم بركعتى الضحى فان فيها
الرغائب رواه الخطيب وعن[١٠] بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الانسان ستون
وثلثمائة مفصل فعليه ان يتصدق عن كل مفصل منها صدقة النخاعة فى المسجد يدفنها
صدقة والشىء ينحيه عن الطريق فان لم يقدر فركعتا الضحى تجزى عنك رواه الامام احمد
وابوداود وعن[١١] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على شفعة الضحى
غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر رواه الامام احمد والترمذى وابن ماجة وعن[١٢] سعد
عن النبى صلى الله عليه وسلم من سبح سبحة الضحى حولا محرما كتب له براءة من النار رواه سمويه
وعن[١٣] ابى موسى عن النبى صلى الله عليه وسلم من صلى الضحى اربعا وقبل الاولى اربعا بنى له بيت فى
الجنة رواه الطبرانى فى الاوسط وعن[١٤] انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الضحى
ثنتى عشرة ركعة بنى الله له بها قصرا فى الجنة من ذهب رواه الترمذى وابن ماجة وعن[١٥] عبد الله
بن جراد عن النبى صلى الله عليه وسلم المنافق لا يصلى صلاة الضحى ولا يقرء قل يا ايها الكفرون رواه
الديلمى فى مسند الفردوس وعن[١٦] ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم لا يحافظ على صلاة الضحى
الا اواب وهى صلاة الاوابين رواه الحاكم **باب** ما يقرء فى الضحى عن[١] عقبة بن عامر
عن النبى صلى الله عليه وسلم صلاة ركعتى الضحى بسورتيهما والشمس وضحها والضحى والليل
اذا سجى رواه الديلمى فى مسند الفردوس والبيهقى فى شعب الايمان **باب** كم يصلى الضحى
وعن[١] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها انها سئلت اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلى الضحى قالت نعم اربع ركعات ويزيد ما شاء الله رواه ابوداود الطيالسى عن[٢] ابى ذر
عن النبى صلى الله عليه وسلم ان صليت الضحى ركعتين لم تكتب من الغافلين وان صليتها اربعا كتبت
من المحسنين وان صليتها ستا كتبت من القانتين وان صليتها ثمانيا كتبت من الفائزين وان
صليتها عشرا لم يكتب ذلك اليوم ذنب وان صليتها ثنتى عشرة ركعة بنى الله لك بيتا فى الجنة
رواه ابو نعيم والبيهقى وعنه[٣] قال ان صليت الضحى ركعتين لم تكتب من الغافلين وان صليت
اربعا كتبت من العابدين وان صليت ستا لم يلحقك ذنب وان صليت ثمانيا كتبت من القانتين
وان صليت ثنتى عشرة ركعة بنى لك بيت فى الجنة وما من يوم ولا ساعة الا ولله فيها صدقة

يمن بها على من يشاء من عباده وما منّ على عبد بمثل ان يلهمه ذكره رواه البزار وعن ابي الدرداء
عن النبي صلى الله عليه وسلم من صلى الضحى ركعتين لم يكتب من الغافلين ومن صلى اربعا كتب من القانتين
ومن صلى ستا كفي ذلك اليوم ومن صلى ثمانيا كتبه الله من العابدين ومن صلى ثنتي عشرة ركعة بنى الله
له بيتا في الجنة وما من يوم ولا ليلة الا لله من يمن بها على عباده وصدقة وما منّ الله على احد من
عباده افضل من ان يلهمه ذكره رواه الطبراني في الكبير وعن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم
من صلى الضحى عشر ركعات بنى له بيت في الجنة رواه ابن جرير وعن ابي عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال الا اخبركم باسرع كرة واعظم غنيمة من هذا البعث رجل توضأ في بيته فاحسن وضوءه ثم
تحمل الى المسجد فصلى فيه الغداة ثم عقب بصلاة الضحى فقد اسرع الكرة واعظم الغنيمة رواه
ابن حبان وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على اقرب منهم مغزى
واكثر غنيمة واوشك رجعة من توضأ ثم غدا الى المسجد لسبحة الضحى فهو اقرب
مغزى واكثر غنيمة واوشك رجعة رواه الامام احمد والطبراني في الكبير وعن معاذ بن انس عن النبي
صلى الله عليه وسلم من صلى صلاة الضحى وقبل الاولى اربعا بنى الله له بيتا في الجنة رواه الطبراني في الكبير
وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم كانت صلاة الضحى اكثر صلاة داود عليه السلام رواه الديلمي
وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم ان للجنة بابا يقال له الضحى لا يدخل منه الا اصحاب صلاة الضحى
تحن الى الضحى الصاحب كما تحن الناقة الى فصيلها رواه ابن عساكر وفيه يعقوب بن الجهم منهم وعن سبح الحبلي
عن النبي صلى الله عليه وسلم ما من رجل كان يصلي صلاة الضحى ثم تركها الا عرج الله بها الى الله عز وجل
فقالت يا رب ان فلانا حفظني فاحفظه وان فلانا ضيعني فضيعه رواه ابو بكر الشافعي والديلمي
وعن عمر بن الخطاب قال ما من امرئ مسلم ياتي فضاء من الارض فيصلي به الضحى ركعتين ثم يقول
اللهم لك الحمد اصبحت على عهدك ووعدك انت خلقتني ولم اك شيئا استغفرك لذنبي فانه قد
ارهقتني ذنوبي واحاطت بي الا ان تغفرها لي فاغفرها يا ارحم الراحمين الا غفر الله له في ذلك المقعد
ذنبه وان كان مثل زبد البحر رواه ابن راهويه وابن ابي الدنيا في الدعاء قال البوصيري في زوائده
في سنده ابو قرة الاسدي قال فيه ابن خزيمة لا اعرفه بعدالة ولا جرح وباقي رجال الاسناد رجال
الصحيح وعن مسلمة بن قحيف قال سمعت عمر بن الخطاب يقول اضحوا عباد الله بصلاة الضحى
رواه ابن سعد وابن ابي شيبة وابن جرير وعنه قال شهدت عمر بن الخطاب ورأى قوما
يصلون الضحى فقال اما اذا فعلتموها فاضحوا رواه ابن سعد وابن جرير وعن امير المؤمنين

علي المرتضى كرم الله وجهه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى رواه ابو داود الطيالسي
والامام احمد والنسائي وابن خزيمة وابو يعلى والضياء في المختارة **باب** ترك الضحى احيانا
عن[1] ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها
حتى نقول لا يصليها رواه الترمذي وابن جرير وعن[2] عكرمة قال كان ابن عباس يصلي الضحى
يوما ويدعها عشرا رواه ابن جرير وعن[3] ام المؤمنين الصديقة بنت الصديق رضي الله عنها
قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبح سبحة الضحى وكان يترك اشياء كراهية ان يستن
بها رواه ابن جرير **باب** كم ركعة يصلي الضحى عن[1] ام هانئ قالت اتيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم فوضع له ماء فاغتسل ثم التحف وخالف بين طرفيه على عاتقيه ثم صلى الضحى
ثمان ركعات رواه ابن ابي شيبة وابن جرير وعنها[2] قالت اتيت النبي صلى الله عليه وسلم
وهو يقضي بين الناس فلم يفرغ حتى تعالى النهار فسبح ثماني ركعات رواه ابو سعيد النقاش
في كتاب القضاة وعنها[3] قالت لما افتتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة فر الي رجلان
من احمائي من بني مخزوم فخبأتهما في بيتي فدخل علي اخي علي بن ابي طالب فقال لاقتلنهما
فاغلقت الباب عليهما ثم جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم باعلى مكة وهو يغتسل في جفنة
فيها اثر العجين وفاطمة ابنته تستره فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسله اخذ ثوبا
فتوشح به ثم صلى ثمان ركعات من الضحى ثم اقبل فقال مرحبا واهلا بام هانئ ما جاء بك قلت يا
رسول الله فر الي رجلان من احمائي فدخل علي علي بن ابي طالب فزعم انه قاتلهما فقال لا قد اجرنا
من اجرت يا ام هانئ وامنا من امنت رواه ابن ابي شيبة وابن جرير وعنها[4] ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اتى بعد ما ارتفع النهار يوم الفتح فامر بثوب يستر عليه فاغتسل ثم قام فركع ثمان
ركعات لا ادري اقيامه فيها اطول ام ركوعه ام سجوده كل ذلك منه متقارب رواه ابن جرير
وعن[5] ابن ابي ليلى يقول ما اخبرني احد انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى غير ام هانئ
فانها حدثت ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وصلى ثمان ركعات
فما رأيته صلى صلاة قط اخف منها غير انه كان يتم الركوع والسجود رواه ابو داود الطيالسي
وعن[6] عبد الله بن الحارث بن نوفل ان ابن عباس كان لا يصلي الضحى فادخلته على ام هانئ فقلت
اخبري هذا ما اخبرتيني فقالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفتح في بيتي فامر بماء فصب
في قصعة ثم امر بثوب فاخذ بيني وبينه فاغتسل ورش على ناحية البيت فصلى ثمان ركعات

وذلك من الضحى قيامهن وركوعهن وسجودهن وجلوسهن سواء قريب بعضهن من بعض
فخرج ابن عباس وهو يقول لقد قرأت ما بين اللوحين فما عرفت صلاة الضحى الا الآن يسبحن
بالعشي والاشراق فكنت اقول اين الاشراق ثم قال بعدهن صلاة الاشراق رواه ابن جرير وعن
مجاهد قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الضحى يوما ركعتين ثم يوما اربعا ثم يوما ستا ثم يوما
ثمانيا ثم ترك يوما رواه ابن جرير وعن عائشة بنت سعد قالت كان سعد يسبح سبحة الضحى
ثمان ركعات رواه ابن جرير وعن ابي مرة مولى عقيل بن ابي طالب اخبرا انه سمع ام هانئ بنت
ابي طالب تحدث انها ذهبت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة
بنته تستره بثوب قالت فسلمت عليه وذلك ضحى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذه فقلت
انا ام هانئ قالت فلما فرغ من غسله قام فصلى ثمان ركعات ملتحفا في ثوب واحد ثم انصرف
فقلت يا رسول الله زعم ابن امي انه قاتل رجلا اجرته فلان بن هبيرة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم قد اجرنا من اجرت يا ام هانئ رواه الدارمي وعن ابي هريرة قال اوصاني خليلي بثلث
لا ادعهن حتى اموت الوتر قبل ان انام وصوم ثلثة ايام من كل شهر ومن الضحى ركعتين رواه
البخاري ومسلم والنسائي والدارمي وعن [١١] معاذة انها سألت عائشة كم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلي الضحى قالت اربع ركعات ويزيد ما شاء الله رواه مسلم وفي رواية ويزيد ما شاء وعن [١٢] عمرة قالت
سمعت ام المؤمنين عائشة تقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى اربع ركعات لا يفصل
بينهن بكلام رواه ابو يعلى الموصلي في مسنده وعن [١٣] انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة بنى الله له قصرا في الجنة من ذهب رواه ابن ماجة والترمذي
وقال حديث غريب وعن [١٤] عبد الله بن عمير قال قلت لابي ذر اوصني فقال سألت رسول الله
صلى الله عليه وسلم كما سألتني فقال من صلى الضحى ركعتين لم يكتب من الغافلين ومن صلى اربعا كتب من
العابدين ومن صلى ستا لم يلحقه ذلك اليوم ذنب ومن صلى ثمانيا كتب من القانتين ومن صلى اثنتي
عشرة ركعة بنى الله تبارك وتعالى له بيتا في الجنة رواه ابن جرير وعن [١٥] انس قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي سبحة الضحى ثمان ركعات رواه ابن جرير وعن [١٦] عاصم بن ضمرة عن علي قال
قلنا لعلي حدثنا عن تطوع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ومن يطيقه قلنا حدثنا به نطيق منه
ما اطقنا قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يمهل فاذا ارتفعت الشمس وطلعت فكانت مقدارها
من العصر من قبل المشرق صلى ركعتين يفصل فيهن بالسلام على الملئكة المقربين والنبيين

ومن تبعهم من المؤمنين والمسلمين ثم يمهل حتى اذا ارتفع الضحى وكان مقدارها من الظهر
قبل المشرق صلى اربعا يفصل فيهن مثل القول الاول ثم يمهل فاذا زالت الشمس قام فصلى اربعا
يفصل فيها بالتسليم على الملئكة المقربين والنبيين ومن تبعهم من المؤمنين والمسلمين
ثم يصلى بعد الظهر ركعتين يفصل بمثل ذلك ثم يصلى قبل العصر اربعا يفصل بمثل ذلك رواه
الدارقطنى والترمذى والنسائى وابن ماجة وقال الترمذى حديث حسن **وعن** ابى ذر عن النبى
صلى الله عليه وسلم قال يصبح على كل سلامى من ابن ادم صدقة تسليمه على من لقى صدقة وامره بالمعروف
صدقة ونهيه عن المنكر صدقة واماطة الاذى عن الطريق صدقة وبضعة اهله صدقة ويجزى
من ذلك كله ركعتان من الضحى رواه ابوداؤد وقال وزاد ابن منيع فى حديثه قالوا يا رسول الله
احدنا يقضى شهوته وتكون له صدقة قال ارأيت لو وضعها فى غير حلها الم يكن يأثم
وعنه قال يصبح على كل سلامى من احدكم فى كل يوم صدقة فله بكل صلاة صدقة وصيام
صدقة وحج صدقة وتسبيح صدقة وتكبير صدقة فعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذه
الاعمال الصالحة ثم قال يجزى احدكم من ذلك ركعتا الضحى رواه ابوداؤد **باب**

اى وقت يصلى صلاة الضحى **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال صلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم الضحى حين كانت الشمس من المشرق فى مكانها من المغرب من صلاة العصر رواه عبد الله
بن الامام احمد فى زيادات مسنده **وعن** الاصبغ بن نباتة قال ابصر على بن ابى طالب ناسا صلوا صلاة الضحى
حين بزغت الشمس فقال نحروا صلاة الاوابين قالوا وما صلاة الاوابين قال صلاة الاوابين ركعتان
وصلاة المسبحين اربع وصلاة الخاشعين ست وصلاة الفتح ثمان ركعات صلاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوم فتح مكة وصلاة مريم ابنة عمران ثنتا عشرة ركعة من صلاها فى يوم بنى الله له بيتا فى الجنة رواه
ابو القاسم الشاذيلى فى جزئه **وعن** غضيف ابن الحارث عن قدامة وحنظلة قالا كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا ارتفع النهار وذهب كل احد وانقلب الناس خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المسجد فركع ركعتين
او اربعا ينتظر هل يرى احدا ثم ينصرف رواه ابونعيم **باب** صلاة الضحى بالجماعة **عن** عتبان بن مالك
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فى بيته سبحة الضحى فقاموا وراءه فصلوا رواه الامام احمد
والدارقطنى **باب** صلاة الضحى فى المسجد **عن** عطاء ابى محمد قال رأيت عليا يصلى الضحى فى المسجد
رواه الطبرانى فى جزء من اسمه عطاء **باب** الصلاة عند الزوال **عن** عبد الله بن السائب
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر فقال انها ساعة

تفتح فيها ابواب السماء واحب ان يصعد لی فيها عمل صالح رواه الترمذی وقال حديث حسن غريب وروی عن عبد الله عن النبی صلی الله عليه وسلم انه كان يصلی اربع ركعات بعد الزوال لا يسلم الا فی اخرهن وعن ابی امامة عن ابی ايوب عن النبی صلی الله عليه وسلم ان ابواب السماء وابواب الجنة تفتح فی تلك الساعة يعنی اذا زالت الشمس فلا ترتج حتی تصلی هذه الصلاة فاحب ان يرفع عملی فی اول عمل العابدين رواه ابن عساكر وعن عقبة بن عامر عن النبی صلی الله عليه وسلم من قام اذا استقلت الشمس فتوضأ فاحسن وضوئه ثم قام فصلی ركعتين غفر له خطاياه او قال كما كان ولدته امه رواه الامام احمد والسدان وابو يعلی وعن عوف بن مالك عن النبی صلی الله عليه وسلم قال نعم ساعة السبحة حين تزول الشمس عن كبد السماء وهی صلاة المخبتين وافضلها فی شدة الحر رواه الدارقطنی فی الافراد والديلمی وعن ثوبان ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يستحب ان يصلی بعد نصف النهار حين تزيغ الشمس اربع ركعات فقالت عائشة يا رسول الله اراك تستحب الصلاة فی هذه الساعة قال تفتح فيها ابواب السماء وينظر الله تعالی الی خلقه وهی صلاة كان يحافظ عليها ادم ونوح وابرهيم وموسی وعيسی رواه ابن النجار

باب صلاة الاوابين عن زيد بن ارقم انه رأی اناسا جلوسا الی قاص فلما طلعت الشمس ابتدروا الی السواری يصلون فقال زيد بن ارقم ان رسول الله صلی الله قال صلاة الاوابين اذا رمضت الفصال رواه ابو داود الطيالسی وعن الاصبغ بن نباتة قال ابصر علی بن ابی طالب ناسا صلوا صلاة الضحی حين بزغت الشمس فقال تنحوا صلاة الاوابين قال صلاة الاوابين وكان الحديث رواه ابو القاسم المنادی يلی فی جزئه **باب** ست ركعات بعد المغرب عن محمد بن عمار بن ياسر قال رأيت عمار بن ياسر صلی بعد المغرب ست ركعات وقال من صلی بعد المغرب ست ركعات غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر رواه الطبرانی فی المعجم الصغير +

ابواب الصلاة فی الليل

باب فرضية الصلاة فی الليل اولا عن سعد بن هشام انه دخل علی عائشة فقال يا ام المؤمنين انبئينی عن قيام رسول الله صلی الله عليه وسلم قالت الست تقرء يا ايها المزمل قال قلت بلی قال فقالت فان الله تعالی افترض القيام فی اول هذه السورة فقام رسول الله صلی الله عليه وسلم واصحابه حولا حتی انتفخت اقدامهم وامسك الله خاتمتها اثنی عشر شهرا فی السماء ثم انزل الله تعالی التخفيف فی اخر السورة فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة رواه البيهقی فی السنن وقال رواه مسلم

في الصحيح عن ابي بكر بن ابي شيبة وقد اشار الشافعي الى معنى هذا دون الرواية وزاد فقال ويقال نسخ
ما وصف في المزمل بقول الله تعالى اقم الصلاة لدلوك الشمس ودلوك الشمس زوالها الى غسق
الليل وغسق الليل العتمة وقرآن الفجر وقرآن الفجر الصبح ان قرآن الفجر كان مشهودا ومن الليل
فتهجد به نافلة لك فاعلم ان صلاة الليل نافلة لا فريضة وان الفرائض فيما ذكر من ليل ونهار باب

الحث على قيام الليل وفضله عن[۱] اسلم ان عمر بن الخطاب كان يصلي من الليل ما شاء الله حتى اذا
كان من آخر الليل ايقظ اهله للصلاة يقول لهم الصلاة ثم يتلو هذه الآية وأمر اهلك بالصلاة
واصطبر عليها لا نسئلك رزقا نحن نرزقك والعاقبة للتقوى رواه الامام مالك في الموطا
وعن[۲] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد شهر رمضان شهر
الله المحرم وافضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل رواه الترمذي وقال حديث حسن وعنه[۳]
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقد الشيطان على قافية رأس احدكم اذا هو نام ثلاث
عقد يضرب مكان كل عقدة عليك ليل طويل فارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضأ
انحلت عقدة فان صلى انحلت عقده كلها فاصبح نشيطا طيب النفس الا اصبح خبيث النفس كسلان
رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابوداود والنسائي وابن ماجة وعن[۴] ابي ذر عن النبي صلى الله عليه
وسلم افضل الصلاة نصف الليل وقليل فاعله رواه البيهقي في شعب الايمان وعن[۵] الحسن
مرسلا قال افضل الصلاة جوف الليل الاوسط رواه ابن ابي شيبة وعن[۶] عبادة بن الصامت قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من تعار من الليل فقال حين يستيقظ "لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله
الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على كل شئ قدير سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول
ولا قوة الا بالله ثم قال اللهم اغفر لي او دعاء استجيب له فان قام فتوضاء ثم صلى قبلت صلاته
رواه الامام احمد والبخاري وابوداود والترمذي وابن ماجة وعن[۷] ابن عمرو قال يا عبد الله لا تكن
مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل رواه الامام احمد والبخاري ومسلم والنسائي وابن ماجة
وعن[۸] ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا رد الله على العبد المسلم روحه من الليل فسبحه وحمده واستغفره
غفر له ما تقدم من ذنبه وان هو قام فتوضأ وصلى وذكره واستغفره ودعا تقبل منه رواه ابن السني
والخرائطي في مكارم الاخلاق وعن[۹] سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتاني جبرئيل فقال
يا محمد عش ما شئت فانك ميت واحبب من احببت فانك مفارقه واعمل ما شئت فانك مجزي به
واعلم ان شرف المومن قيامه بالليل وعزه استغناءه عن الناس رواه الشيرازي في الالقاب والحاكم

والبيهقى فى شعب الايمان ورواه البيهقى ايضًا عن جابر ورواه ابو نعيم فى الحلية عن امير المؤمنين
على المرتضى كرم الله وجهه وعن[10] جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كثرت صلاته بالليل حسن
وجهه بالنهار رواه ابن ماجة وعنه[11] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بد من صلاة بليل
ولو حلب شاة رواه الطبرانى فى الاوسط وعن[12] ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
استيقظ الرجل من الليل وايقظ اهله وصليا ركعتين كتبا من الذاكرين الله كثيرا والذاكرات رواه
ابو داؤد والنسائى وعن[13] ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى جعل لكل نبى
شهوة وان شهوتى فى قيام هذا الليل اذا قمت فلا يصلين احد خلفى وان الله جعل لكل نبى طعمة
وان طعمتى هذا الخمس فاذا قبضت فهو لولاة الامر من بعدى رواه الطبرانى فى الكبير وعن[14]
ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله رجلا قام من الليل فصلى وايقظ امرأته
فصلت فان ابت نضح فى وجهها الماء رحم الله امرأة قامت من الليل فصلت وايقظت زوجها فصلى
فان ابى نضحت فى وجهه الماء رواه الامام احمد وابو داؤد والنسائى وابن ماجة وابن حبان والحاكم
وعنه[15] عن النبى صلى الله عليه وسلم شرف المؤمن صلاته بالليل وعزه استغناؤه عما فى ايدى الناس
رواه العقيلى والخطيب وعن[16] ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم عليكم بصلاة الليل ولو ركعة واحدة
رواه الامام احمد فى الزهد وابن نصر والطبرانى فى الكبير وعن[17] بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم وقربة الى الله تعالى ومنهاة عن الاثم وتكفير
للسيأت ومطردة للداء عن الجسد رواه الامام احمد والترمذى والحاكم والبيهقى ورواه الترمذى
والحاكم والبيهقى عن ابى امامة ورواه ابن عساكر عن ابى الدرداء ورواه الطبرانى فى الكبير عن سلمان
ورواه ابن السنى عن جابر وعن[18] ام المؤمنين ام سلمة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سبحان الله ماذا انزلت الليلة من الفتن وماذا فتح من الخزائن ايقظوا صواحب الحجر فرب كاسية
فى الدنيا عارية فى الاخرة رواه الامام احمد والبخارى والترمذى وعن[19] ابن مسعود عن النبى صلى الله
عليه وسلم فضل صلاة الليل على صلاة النهار كفضل صدقة السر على صدقة العلانية رواه ابن المبارك
والطبرانى فى الكبير وابو نعيم فى الحلية وعن[20] انس عن النبى صلى الله عليه وسلم ما زال جبرئيل يوصينى
بقيام الليل حتى ظننت ان خيار امتى لن يناموا من الليل الا قليلا رواه الديلمى وعن[21] جابر عن النبى
صلى الله عليه وسلم ركعتان فى جوف الليل يكفران الخطايا رواه الحاكم فى تاريخه وعن[22] اياس بن
معاوية المزنى عن النبى صلى الله عليه وسلم لا بد من صلاة بليل ولو حلب ناقة ولو حلب شاة وما كان

بعد صلاة العشاء فهو من الليل رواه الطبراني في الكبير وابو نعيم وعن[٢٣] ابي امامة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم وان قيام الليل قربة
الى الله ومنهاة عن الاثم وتكفير للسيئات ومطردة للداء عن الجسد رواه الترمذي وابن جرير
وابن خزيمة وابن جرير والطبراني في الكبير وابو نعيم والحاكم والبيهقي وقال الترمذي وهذا
اصح من حديث ابي ادريس عن بلال وعن[٢٤] ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بصلاة الليل
ولو ركعة واحدة فان صلاة الليل منهاة عن الاثم وتطفئ غضب الرب تبارك وتعالى وتدفع
عن اهلها حر النار يوم القيمة وان ابغض الخلق الى الله ثلاثة الرجل يكثر النوم بالنهار ولم يصل
من الليل شيئا والرجل يكثر الاكل ولا يسمي الله على طعامه ولا يحمده والرجل يكثر الضحك
من غير عجب فان كثرة الضحك يميت القلب ويورث الفقر رواه الديلمي وعن[٢٥] حسان بن عطية
مرسلا قال ركعتان يركعهما ابن آدم جوف الليل الاخير خير له من الدنيا وما فيها ولولا ان اشق
على امتي لفرضتها عليهم رواه آدم في الثواب وابو نصر رواه الديلمي عن ابن عمر وعن[٢٦] ابي مالك
الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم ما من رجل يستيقظ من الليل فيوقظ امرءته فان غلبها
النوم نضح في وجهها من الماء فيقوما في بيتهما فيذكران الله ساعة من الليل الا غفر لهما
رواه الطبراني في الكبير وعن[٢٧] الحسن مرسلا قال رحم الله رجلا قام من الليل فصلى ثم ايقظ
اهله فصلوا رحم الله امرءة قامت من الليل فصلت ثم ايقظ زوجها فصلى رواه ابن ابي شيبة
وعن[٢٨] ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من الليل فيوقظ امرءته فان لم
تستيقظ فلينضح في وجهها الماء رواه الديلمي وعن[٢٩] جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم ما من مسلم
ذكر ولا انثى ينام الا وعليه جرير معقود فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة وان هو توضأ ثم
قام الى الصلاة اصبح نشيطا قد اصاب خيرا وقد انحلت عقده كلها وان اصبح ولم يذكر
الله اصبح وعقده عليه واصبح ثقيلا كسلانا لم يصب خيرا رواه ابن حبان وعن[٣٠] عقبة
بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم رجال من امتي يقوم احدهم من الليل فيعالج نفسه للطهور وعليه
عقد فيتوضأ فاذا وضأ يديه انحلت عقدة فاذا وضأ وجهه انحلت عقدة فاذا غسل يديه انحلت
عقدة فاذا مسح براسه انحلت عقدة فاذا وضأ رجليه انحلت عقدة فيقول الله للذين وراء الحجاب
انظروا الى عبدي هذا يعالج نفسه يسألني ما سألني عبدي هذا فهو له رواه الامام احمد وابن حبان
والطبراني في الكبير وعن[٣١] سعيد بن المسيب قال كان عمر بن الخطاب يحب الصلاة في كبد الليل

رواه ابن سعد وعن عبد الله بن عمر كان الرجل في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى رؤيا
قصها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فتمنيت ان ارى رؤيا فقصها على رسول الله صلى
الله عليه وسلم وكنت غلاما شابا عزبا فكنت انام في المسجد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
فرأيت في النوم كان ملكين اخذاني فذهبا بي الى النار فاذا هي مطوية كطي البير فاذا لها قرنان كقرني
البير واذا فيها ناس قد عرفتهم فجعلت اقول اعوذ بالله من النار فلقيهما ملك آخر
قال لن تراع فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم الرجل عبد الله
لو كان يصلي من الليل وكان بعد لا ينام من الليل الا قليلا رواه البخاري ومسلم وعبد الرزاق
وعن ربيعة بن كعب الاسلمي قال كنت ابيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم آتيه بوضوئه
وحاجته فقال سلني فقلت مرافقتك في الجنة قال اوغير ذلك قلت هو ذاك قال فاعني على
نفسك بكثرة السجود رواه ابو داود ومسلم والنسائي واخرج الترمذي وابن ماجة طرفا منه وعن
انس بن مالك في هذه الآية تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقناهم
ينفقون قال كانوا يتيقظون ما بين المغرب والعشاء يصلون قال وكان الحسن يقول قيام
الليل رواه ابو داود والترمذي والنسائي وعن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
ان النبي صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة فقال الا تصلون فقلت يا رسول الله انما انفسنا بيد الله
فاذا شاء ان يبعثنا بعثنا فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قلت ذلك ثم سمعته
وهو مدبر يضرب فخذه ويقول وكان الانسان اكثر شئ جدلا رواه مسلم وعن عبد الله قال
ذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم رجل نام ليلة حتى اصبح قال ذلك الشيطان بال في اذنيه رواه
البخاري ومسلم والنسائي وابن ماجة وعن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت ام سليمن بن داؤد لسليمان يا بني لا تكثر النوم بالليل فان كثرة النوم بالليل تترك
الرجل فقيرا يوم القيمة رواه ابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كثرت
صلاته بالليل حسن وجهه بالنهار رواه ابن ماجة وعن عبد الله بن سلام قال لما قدم رسول الله
صلى الله عليه وسلم المدينة انجفل الناس اليه وقيل قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت في
الناس لانظر اليه فلما استبنت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم عرفت ان وجهه
ليس بوجه كذاب فكان اول شئ تكلم به ان قال يا ايها الناس افشوا السلام واطعموا
الطعام وصلوا بالليل والناس نيام تدخلوا الجنة بسلام رواه ابن ماجة وعن المغيرة

قال، قام النبي صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له لم تصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم
من ذنبك وما تاخر قال افلا اكون عبدا شكورا رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي
وابن ماجة وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الصلاة الى
الله صلاة داود واحب الصيام الى الله صيام داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام
سدسه ويصوم يوما ويفطر يوما رواه البخاري ومسلم وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله
عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم ينام اول الليل ويحيي آخره ثم ان كانت له حاجة الى اهله
قضى حاجته ثم ينام فان كان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض عليه الماء وان لم يكن جنبا
توضأ للصلاة ثم صلى ركعتين رواه البخاري ومسلم وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثلثة يضحك الله اليهم الرجل اذا قام بالليل يصلي والقوم اذا صفوا في الصلاة والقوم اذا صفوا
في قتال العدو رواه في شرح السنة وعنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا ايقظ الرجل اهله من
الليل فتوضأ او صليا ركعتين جميعا كتبا من الذاكرين الله كثيرا والذاكرات رواه الطبراني في الصغير وعن ابي مالك
الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة غرفا يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها
اعدها الله لمن الان الكلام واطعم الطعام وتابع الصيام وصلى بالليل والناس نيام رواه البيهقي في
شعب الايمان وروى الترمذي عن علي نحوه وفي روايته لمن اطاب الكلام وعن ابي هريرة قال جاء
رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان فلانا يصلي بالليل فاذا اصبح سرق فقال انه سينهاه ما تقول
رواه الامام احمد والبيهقي في شعب الايمان وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اشراف امتي حملة القرآن واصحاب الليل رواه البيهقي في شعب الايمان وعن عبد الله بن مسعود
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجب ربنا من رجلين رجل ثار عن وطائه ولحافه من بين حبه
واهله الى صلاته رغبة فيما عندي وشفقا مما عندي ورجل غزا في سبيل الله فانهزم مع اصحابه
فعلم ما عليه في الانهزام وما له في الرجوع حتى هريق دمه فيقول الله لملائكته انظروا الى عبدي رجع
رغبة فيما عندي وشفقا مما عندي حتى هريق دمه رواه في شرح السنة وعن يعلى بن مملك انه سأل
ام سلمة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصلي العتمة ثم يسبح ثم يصلي بعدها ما شاء
الله من الليل ثم ينصرف فيرقد مثل ما صلى ثم يستيقظ من نومه ذلك فيصلي مثل ما نام وصلاته تلك
الآخرة تكون الى الصبح رواه النسائي وعن الاسود قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالليل فقالت كان ينام اول الليل فاذا كان السحر اوتر ثم ياتي فراشه فان كان له حاجة

الى اهله الّا ان يقضى حاجته ثم ينام فاذا سمع النداء وربما قالت الاذان وثب وما قالت قام فان كان جنبا افاض عليه الماء وما قالت اغتسل وان لم يكن جنبا توضأ ثم خرج الى الصلاة رواه ابو داؤد والطيالسى

باب الاسباب المعينة على قيام الليل **عن** انس عن النبى صلى الله عليه وسلم قيلوا فان الشيطان لا يقيل رواه الطبرانى فى الاوسط وابو نعيم فى الطب **وعن** ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم انه نهى عن النوم قبل العشاء وعن الحديث بعدها رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم اياكم والسمر بعد هدأة الرجل فانكم ما تدرون ما يأتى الله فى خلقه رواه الحاكم **وعن** شداد بن اوس عن النبى صلى الله عليه وسلم من قرض بيت شعر بعد العشاء لم يقبل الله صلاة تلك الليلة حتى اصبح رواه الامام احمد **وعن** رجل من بنى سلمة عن النبى صلى الله عليه وسلم اياكم والسهر بعد عشاء الاخرة فاذا اتاكم عتمة من الليل فاستعيذوا بالله من الشيطان رواه عبد الرزاق **وعن** طاوس مرسلا قال استعينوا برقاد النهار على قيام الليل واستعينوا باكلة السحر على صيام النهار رواه عبد الرزاق والبيهقى فى شعب الايمان **وعن** ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم استعينوا بقائلة النهار على قيام الليل وباكلة السحور على صيام النهار رواه ابن نصر والطبرانى فى الكبير **وعن** خرشة بن الحر قال كان عمر بن الخطاب يضرب الناس على الحديث بعد العشاء ويقول اسمر اول الليل ونوم آخره رواه عبد الرزاق وابن ابى شيبة **وعن** عمر بن الخطاب قال احدث الحديث بعد صلاة العشاء الا فى صلاة او قراءة قرآن رواه ابن الضياء **وعن** ابى وائل قال طلبت حذيفة بعد العتمة فقال لم طلبتنى قلت للحديث فقال ان عمر بن الخطاب كان يجذبنا الحديث بعد صلاة العشاء رواه عبد الرزاق وابن ابى شيبة **وعن** سليمان بن ربيعة قال قال لى عمر يا سليمان انى اذم لك الحديث بعد صلاة العتمة رواه ابن ابى شيبة **وعنه** قال كان عمر بن الخطاب يحدث لنا السمر بعد صلاة النوم رواه ابن ابى شيبة **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت ما نام رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل العتمة ولا سمر بعدها رواه ابن النجار

باب نزول الله تعالى الى السماء الدنيا كل ليلة **عن** ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يمهل حتى اذا كان ثلث الليل الاخر نزل الى السماء الدنيا فنادى هل من مستغفر هل من تائب هل من داع حتى ينفجر الفجر رواه الامام احمد ومسلم **وعن** ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل الله تبارك وتعالى الى السماء الدنيا كل ليلة حين يمضى ثلث الليل الاول فيقول " انا الملك من ذا الذى يدعونى فاستجيب له من ذا الذى يسألنى فاعطيه من ذا الذى يستغفرنى فاغفر له فلا يزال كذلك حتى يضئ الفجر رواه الترمذى وقال حديث حسن صحيح وقد روى هذا

الحديث من اوجه كثيرة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ينزل الله تعالى حين يبقى
ثلث الليل الاخر وهذا اصح الروايات وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل
ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الاخر يقول من يدعوني
فاستجيب له من يسألني فاعطيه من يستغفرني فاغفر له رواه البخاري ومسلم وابو داؤد و
النسائي وابن ماجة وفي رواية لمسلم ثم يبسط يديه ويقول من يقرض غير عدوم ولا ظلوم
حتى ينفجر الفجر وزاد ابن ماجة فلذلك كانوا يستحبون صلاة آخر الليل على اوله **باب** اى
ساعة الليل افضل **عن** عمرو بن عبسة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول
الله من اسلم معك قال حر وعبد قلت هل من ساعة اقرب الى الله من اخرى قال نعم جوف الليل
الاوسط رواه ابن ماجة **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم ينام اول الليل ويحيي آخره رواه البخاري ومسلم وابن ماجة **وعن** رفاعة الجهني
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يمهل حتى اذا ذهب من الليل نصفه او ثلثاه قال لا يسأل
عن عبادي غيري من يدعني استجب له من يسألني اعطه من يستغفرني اغفر له حتى يطلع الفجر رواه ابن
ماجة **وعن** عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرب ما كان الرب من العبد في جوف
الليل الاخر فان استطعت ان تكون ممن يذكر الله في تلك الساعة فكن رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح غريب اسنادا **باب** في الساعة المرجوة من الليل **عن** عثمان بن ابي العاص قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان لداؤد عليه السلام من الليل ساعة يوقظ فيها اهله يقول يا آل داؤد
قوموا فصلوا فان هذه ساعة يستجيب الله عز وجل فيها الدعاء الا لساحر او عشار رواه الامام احمد
وعن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان في الليل لساعة لا يوافقها رجل مسلم يسأل الله فيها
خيرا من امر الدنيا والاخرة الا اعطاه اياه وذلك كل ليلة رواه الامام احمد ومسلم **وعن** ابي امامة قال قيل
يا رسول الله اي الدعاء اسمع قال جوف الليل الاخر ودبر الصلوات المكتوبات رواه الترمذي **وعن** ابن عمر
قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الليل اجوب دعوة قال جوف الليل رواه الطبراني في الص
باب الدعاء اذا قام من آخر الليل **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم ف
ليقل الحمد لله الذي رد علي روحي وعافاني في جسدي واذن لي بذكره رواه ابن السني **وعن** ابن عمر عن
النبي صلى الله عليه وسلم ان احب ما يقول العبد اذا استيقظ من نومه سبحان الذي يحيي الموتى وهو على كل شئ
قدير رواه الخطيب **وعن** ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة ليلة والنبي صلى الله عليه وسلم عندها

فتحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم مع اهله ساعة ثم رقد فلما كان ثلث الليل الآخر او بعضه قعد
فنظر الى السماء فقرأ "ان في خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لآيات لاولي الالباب" حتى
ختم السورة ثم قام الى الشن فاطلق شناقها ثم صب في الجفنة ثم توضأ وضوءا حسنا بين الوضوئين
لم يكثر وقد ابلغ فقام فصلى فقمت وتوضأت فقمت عن يساره فاخذ باذني فاداراني عن يمينه
فتتامت صلاته ثلث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتى نفخ وكان اذا نام نفخ فاذنه بلال بالصلاة فصلى
ولم يتوضأ وكان في دعائه اللهم اجعل في قلبي نورا وفي بصري نورا وفي سمعي نورا وعن يميني نورا وعن
يساري نورا وفوقي نورا وتحتي نورا وامامي نورا وخلفي نورا واجعل لي نورا وزاد بعضهم وفي لساني نورا
وذكر وعصبي ولحمي ودمي وشعري وبشري رواه البخاري ومسلم وفي رواية لهما واجعل في نفسي نورا
واعظم لي نورا وفي اخرى لمسلم اللهم اعطني نورا وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام
من الليل يتهجد قال اللهم لك الحمد انت قيم السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت
نور السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت ملك السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد
انت الحق ووعدك الحق ولقاءك حق وقولك حق والجنة حق والنار حق والنبيون حق ومحمد حق و
الساعة حق اللهم لك اسلمت وبك آمنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك
حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به مني انت المقدم
وانت المؤخر لا اله الا انت ولا اله غيرك رواه البخاري ومسلم والنسائي وابن ماجة وعن ام المؤمنين
الصديقة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل افتتح صلاته فقال اللهم رب
جبرئيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك
فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم
رواه مسلم وابن ماجه وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعار من الليل
فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير وسبحان الله والحمد لله و
لا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله ثم قال رب اغفر لي او قال ثم دعا استجيب له فان توضأ
وصلى قبلت صلاته رواه البخاري وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا استيقظ من الليل قال "لا اله الا انت سبحانك اللهم وبحمدك استغفرك لذنبي واسألك
رحمتك اللهم زدني علما ولا تزغ قلبي بعد اذ هديتني وهب لي من لدنك رحمة انك انت الوهاب" رواه
ابوداود وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يبيت على ذكر طاهرا

نيتعار من الليل فيسأل الله خيرا الا اعطاه الله اياه رواه الامام احمد وابوداؤد وعن شريق الهوزني
قال دخلت على عائشة فسألتها بم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح اذا هب من الليل فقالت
سألتني عن شئ ما سألني عنه احد قبلك كان اذا هب من الليل كبر عشرا وحمد الله عشرا وقال
سبحن الله وبحمده عشرا وقال سبحن الملك القدوس عشرا واستغفر الله عشرا وهلل الله عشرا ثم قال
اللهم اني اعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيمة عشرا ثم يفتتح الصلاة رواه ابوداؤد
وابن ماجة وعن ابي سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحنك
اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ثم يقول الله اكبر كبيرا ثم يقول اعوذ بالله
السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي وزاد
ابوداؤد بعد قوله غيرك ثم يقول لا اله الا الله ثلثا وفي اخر الحديث ثم يقرء وعن ربيعة بن كعب
الاسلمي قال كنت ابيت عند حجرة النبي صلى الله عليه وسلم فكنت اسمعه اذا قام من الليل يقول
سبحان رب العالمين الهوى ثم يقول سبحان الله وبحمده الهوى رواه النسائي وللترمذي نحوه
وقال هذا حديث حسن صحيح وعن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه كان اذا قام الى الصلاة قال وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا
من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا
من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي
فاغفرلي ذنوبي جميعا انه لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا
انت واصرف عني سيأها لا يصرف عني سيأها الا انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك
والشر ليس اليك انا بك واليك تبارك وتعاليت استغفرك واتوب اليك واذا ركع قال اللهم
لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي واذا رفع قال
اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما بينهما وملء ما شئت من شئ بعد واذا
سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق
سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ثم يكون من اخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم
اغفرلي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت
المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت رواه مسلم

باب افضل الصلاة بعد المكتوبة

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصلاة بعد المكتوبة في جوف الليل

وافضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم رواه مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة ورواه الرویانی فی مسنده والطبرانی فی الکبیر عن جندب وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصلاة بعد المكتوبة قيام الليل رواه ابن جرير وعن جندب البجلی عن النبی صلى الله عليه وسلم افضل الصلاة بعد المفروضة الصلاة فی جوف الليل رواه ابن جرير وعنه عن النبی صلى الله عليه وسلم ان افضل الصلاة بعد المفروضة الصلاة فی جوف الليل وان افضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله الذی يدعونه محرم رواه ابن زنجويه وابو نعيم فی الحلية

باب افتتاح الصلاة بركعتين خفيفتين

عن ام المؤمنين الصديقة رضی الله عنها قالت كان النبی صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل افتتح صلاته بركعتين خفيفتين رواه مسلم وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فليفتتح الصلاة بركعتين خفيفتين رواه مسلم وعن زيد بن خالد الجهنی انه قال لارمقن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم الليلة فصلى ركعتين خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم اوتر فذلك ثلث عشرة ركعة رواه مسلم وابن ماجة قوله ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما اربع مرات هكذا فی صحيح مسلم وافراده من كتاب الحميدی وموطا مالك وسنن ابی داؤد وجامع الاصول وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فليصل ركعتين خفيفتين رواه ابوداؤد وزاد فی رواية ثم ليطول بعد ما شاء ورواه ابن عون عن محمد قال فيهما تجوز

باب كم يصلی فی الليل

عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلی من الليل ثلاث عشرة ركعة رواه ابن ماجة والترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح وعن ام المؤمنين الصديقة رضی الله عنها قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد فی رمضان ولا فی غيره على احدى عشرة ركعة يصلی اربعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم يصلی اربعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم يصلی ثلاثا فقالت عائشة فقلت يا رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال يا عائشة ان عينی تنامان ولا ينام قلبی رواه ابوداؤد والترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلی من الليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن رواه ابوداؤد والترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح وعنها قالت كان النبی صلى الله عليه وسلم يصلی من الليل تسع ركعات رواه الترمذی وقال حديث حسن غريب وقال واكثر ما روی عن النبی صلى الله عليه وسلم فی صلاة الليل ثلاث عشرة ركعة مع الوتر

واقل ما وصف من صلاته من الليل تسع ركعات وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلي من الليل عشر ركعات ويوتر بسجدة ويسجد سجدتي الفجر فذلك ثلاث عشرة ركعة رواه ابوداؤد
وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة ثم يصلي اذا سمع النداء
بالصبح ركعتين خفيفتين رواه ابوداؤد وعن ابن عباس انه رقد عند النبي صلى الله عليه وسلم فرأه
استيقظ فتسوك وتوضأ وهو يقول ان في خلق السموات والارض حتى ختم السورة ثم قام فصلى ركعتين
اطال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى نفخ ثم فعل ذلك ثلاث مرات ست ركعات
كل ذلك يستاك ثم يتوضأ ويقرء هؤلاء الايات ثم اوتر قال عثمان بثلاث ركعات فأتاه المؤذن فخرج
الى الصلاة رواه ابوداؤد وعن الاسود بن يزيد انه دخل على ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها
فسألها عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كان يصلي ثلاث عشرة ركعة من الليل
ثم انه صلى احدى عشرة ركعة وترك ركعتين ثم قبض حين قبض صلى الله عليه وسلم وهو يصلي من الليل
تسع ركعات وكان أخر صلاته من الليل الوتر رواه ابوداؤد وعن عامر الشعبي قال سألت عبد الله بن
عمر عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالا ثلث عشرة ركعة منها ثمان ويوتر بثلاث وركعتين بعد
الفجر رواه ابن ماجة وعن ابن عباس انه نام عند ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته
فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واهله في طولها فنام النبي صلى
الله عليه وسلم حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل استيقظ النبي صلى الله عليه وسلم
فجعل يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرء العشر أيات من أخر سورة أل عمران ثم قام الى شن
معلقة فتوضأ منها فاحسن وضوءه ثم قام يصلي قال عبد الله بن عباس فقمت فصنعت مثل
ما صنع ثم ذهبت فقمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على رأسي واخذ
اذني اليمنى يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن
فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج الى الصلاة رواه ابن ماجة وعن ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها
قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث عشرة فلما كبر وضعف اوتر بسبع رواه الترمذي وقال
حديث حسن قال اسحق بن ابرهيم معنى ما روي أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلاث عشرة
قال انما معناه انه كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة مع الوتر فنسب صلاة الليل الى الوتر وعن
ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلث عشرة ركعة
منها الوتر وركعتا الفجر رواه البخاري ومسلم وعن مسروق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله

صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت سبع وتسع واحدى عشرة ركعة سوى ركعتى الفجر رواه البخاری **وعن**
الامام الاعظم قال حدثنا ابو جعفر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى ما بين صلاة العشاء
الاخرة الى صلاة الفجر ثلث عشرة ركعة ثمانى ركعات تطوعا وثلث ركعات الوتر وركعتى الفجر رواه الامام محمد
فى الاثار **باب** كيف يصلى بالليل **عن** ابن عمر يحدث عن النبى صلى الله عليه وسلم قال صلاة الليل
والنهار مثنى مثنى رواه النسائى وابن ماجة والدارقطنى والطبرانى فى المعجم الصغير **وعن** ابى وداعة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الليل مثنى مثنى وتشهد فى كل ركعتين وتبأس وتمسكن وتقنع
وتقول اللهم اغفر لى فمن لم يفعل ذلك فهى خداج رواه ابن ماجة **وعن** عمرو بن عبسة عن النبى
صلى الله عليه وسلم صلاة الليل مثنى مثنى وجوف الليل احق به رواه ابن نصر والطبرانى فى الكبير **وعن** ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة فان الله
وتر يحب الوتر رواه ابن نصر والطبرانى فى الكبير **وعنه** قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فسأله
عن صلاة الليل فقال مثنى مثنى فاذا خشيت ان تصبح فصل واحدة توتر بها صلاتك فان الله تعالى
فرد يحب الفرد رواه ابن جرير **وعنه** ان رجلا قال يا نبى الله كيف تأمرنا ان نصلى بالليل فقال يصلى
احدكم مثنى مثنى فاذا خشى الصبح صلى واحدة اوتر بها ما صلى من الليل رواه ابن جرير **وعنه** ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال صلاة الليل مثنى مثنى فاذا رأيت الصبح يدركك فاوتر بواحدة فقيل لابن عمر
ما مثنى مثنى قال تسلم فى كل ركعتين رواه ابن جرير **وعن** ابن عباس قال بت عند خالتى ميمونة فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى من الليل فصلى احدى عشرة ركعة سلم من كل ركعتين رواه ابن جرير
وعن ابن عمر ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم صلاة الليل مثنى مثنى فاذا خشى احدكم الصبح صلى ركعة واحدة توتر له ما قد صلى رواه البخارى
ومسلم وابو داؤد والنسائى وابن ماجة والدارمى **وعنه** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على
المنبر يسأل عن صلاة الليل فقال مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة رواه النسائى **وعنه**
ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الليل فقال مثنى مثنى فان خشى احدكم الصبح
فليوتر بواحدة رواه النسائى **وعنه** قال سأل رجل من المسلمين رسول الله صلى الله عليه وسلم
كيف صلاة الليل فقال صلاة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة رواه النسائى
باب بكم يقرء فى صلاة الليل **عن** ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام
بعشر ايات لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة اية كتب من القانتين ومن قام بالف اية

كتب من المقنطرين رواه ابن ماجة وابن حبان وعن[٤] تميم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قرء بمائة اية فى ليلة كتب قنوت ليلة رواه الامام احمد والنسائى وعن[٥] ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرء فى ليلة مائة اية لم يكتب من الغافلين رواه الحاكم وعنه[٦]
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى فى ليلة بعشر اية لم يكتب من الغافلين ومن قام
بمائة اية كتب من القانتين المخلصين رواه البيهقى فى شعب الايمان والحاكم وعن[٧] ابن عمر عن
النبى صلى الله عليه وسلم من قام بعشر ايات لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة اية كتب من القانتين
ومن قام بالف اية كتب من الشاكرين رواه الطبرانى فى الكبير وعن[٨] ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم
من قام بعشر ايات لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة اية كتب من القانتين ومن قام بمائتى
اية كتب من الفائزين رواه الشيرازى فى الالقاب وابن مردوية وعن[٩] فضالة بن عبيد وتميم الدارمى
عن النبى صلى الله عليه وسلم من قرء عشر ايات فى ليلة كتب من المصلين ولم يكتب من الغافلين ومن قرء
خمسين اية كتب من الحافظين ومن قرء مائة اية كتب من القانتين ومن قرء ثلثمائة اية
لم يحاجه القرآن فى تلك الليلة ويقول ربك عز وجل لقد نصب عبدى فى ومن قرء الف اية كان له
قنطار القيراط منه خير من الدنيا وما فيها فاذا كان يوم القيمة قيل له اقرء وارقه فلما قرأ اية صعد
درجة حتى ينتهى الى ما معه ويقول الله عز وجل له اقبض بيمينك على الخلد وبشمالك على النعيم
رواه محمد بن نصر والبيهقى فى شعب الايمان وابن عساكر وعن[١٠] ام المؤمنين الصديقة رضى الله
عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم من قرء فى ليلة مائتى اية كتب من القانتين رواه ابن مردوية
وفى رواية اخرى عن ابن عباس من قرء فى ليلة ثلثمائة اية كتب من القانتين وعن[١١] ابى الدرداء
عن النبى صلى الله عليه وسلم من قرء فى ليلة مائة اية لم يكتب من الغافلين ومن قرء بمائتى اية
كتب من القانتين ومن قرء خمسمائة اية الى الف اية اصبح وله قنطار من الاجر القيراط
منه مثل التل العظيم رواه عبد بن حميد فى تفسيره وابن ابى شيبة وابن جرير وابن نصر والطبرانى
فى الكبير وابن مردوية وعن[١٢] عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
قام بعشر ايات لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة اية كتب من القانتين ومن قام بالف اية كتب
من المقنطرين رواه ابوداؤد وعن[١٣] ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم من قرء عشر ايات فى ليلة
لم يكتب من الغافلين ومن قرء مائة اية كتب له قنوت ليلة ومن قرء مائتى اية كتب من القانتين
ومن قرء اربعمائة اية كتب من العابدين ومن قرء خمسمائة اية كتب من الحافظين ومن قرء ستمائة

آية كتب من الخاشعين ومن قرأ ثمانمائة كتب من المخبتين ومن قرأ الف آية اصبح له قنطار والقنطار
الف ومائتا اوقية الاوقية خير مما بين السماء والارض او قال مما طلعت عليه الشمس ومن قرأ الفي
آية كان من الموجبين رواه الدارمي والطبراني في الكبير وعن[١٣] ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم من قرأ مائة
آية في ليلة لم يكتب من الغافلين ومن قرأ مائتي آية كتب من القانتين ومن قرأ ثلثمائة آية كتب من
القائمين ومن قرأ اربع مائة آية كتب له قنطار والقنطار مائة مثقال والمثقال عشرون قيراطا والقيراط
مثل احد رواه البيهقي في شعب الايمان والخطيب وعن[١٤] انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ في ليلة
خمسين آية لم يكتب من الغافلين ومن قرأ بمائة آية اعطي قيام ليلة كاملة ومن قرأ بمائتي آية ومعه
القرآن فقد ادى حق القرآن ومن قرأ بخمس مائة آية الى الف آية كان كمن تصدق بقنطار قبل ان يصبح
قيل وما القنطار قال الف دينار رواه محمد بن نصر وابن السني في عمل اليوم والليلة وعن[١٥] جابر عن النبي
صلى الله عليه وسلم من قرأ ثلثمائة آية قال الله عز وجل لملئكته نصب عبدي اشهدكم يا ملئكتي اني قد
غفرت له رواه ابن السني **باب** ما يقرأ في صلاة الليل عن[١] حذيفة بن اليمان قال صليت مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم فافتتح البقرة فقلت يختمها فيركع بها ثم افتتح آل عمران فقلت يختمها فيركع بها
ثم افتتح النساء فقلت يركع بها فقرأ حتى ختمها رواه ابن ابي شيبة وعنه[٢] قال مررت بالنبي صلى الله
عليه وسلم ليلة وهو يصلي في المسجد فقمت اصلي وراءه يخيل الي انه لا يعلم فاستفتح سورة البقرة
فقلت اذا جاء مائة آية ركع فجاءها فلم يركع فقلت اذا جاء مأتي آية ركع فجاءها فلم يركع فقلت اذا
ختمها ركع فختم فلم يركع فلما ختم قال اللهم لك الحمد اللهم لك الحمد وترا ثم افتتح آل عمران فقلت ان ختمها
ركع فلم يركع وقال اللهم ثلاث مرات ثم افتتح سورة النساء فقلت اذا ختم ركع فختمها فركع فسمعته يقول
سبحان ربي العظيم ويرجع شفتيه فاعلم انه يقول غير ذلك ثم سجد فسمعته يقول سبحان ربي الاعلى
ويرجع شفتيه فاعلم انه يقول غير ذلك فلا افهم غيره ثم افتتح سورة الانعام فتركته وذهبت رواه
عبد الرزاق وعنه[٣] انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل وكان يقول الله اكبر ثلثا ذو الملكوت
والجبروت والكبرياء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه فكان
يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثم رفع راسه من الركوع فكان قيامه نحوا من ركوعه يقول
لربي الحمد ثم سجد فكان سجوده نحوا من قيامه فكان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم
رفع راسه من السجود وكان يقعد فيما بين السجدتين نحوا من سجوده وكان يقول رب اغفر لي
فصلى اربع ركعات قرأ فيهن البقرة وآل عمران والنساء والمائدة او الانعام شك شعبة رواه ابوداود الطيالسي

وعن ابی ذر قال قام رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اصبح بآیة والآیة ان تعذبهم فانهم عبادک
وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم رواه النسائی وابن ماجه وعن عبد الله بن مسعود قال
لقد عرفت النظائر التی کان النبی صلی الله تعالی یقرن بینهن فذکر عشرین سورة من اول
المفصل علی تالیف ابن مسعود سورتین فی رکعة آخرهن حم الدخان وعم یتساءلون رواه البخاری ومسلم

باب اذا مر بآیة رحمة او عذاب عن حذیفة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی فکان اذا مر بآیة رحمة
سأل واذا مر بآیة عذاب استجار واذا مر بآیة فیها تنزیه لله سبح رواه ابن ماجة وعنه انه صلی
مع النبی صلی الله علیه وسلم باللیل فکان یقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم وکان یقول فی سجوده سبحان
ربی الاعلی وما اتی علی آیة رحمة الا وقف وسأل ولا اتی علی آیة عذاب الا وقف فتعوذ رواه ابو داود
الطیالسی وعن ابی لیلی قال صلیت الی جنب النبی صلی الله علیه وسلم وهو یصلی من اللیل تطوعا فمر بآیة
عذاب فقال اعوذ بالله من النار وویل لاهل النار رواه ابن ماجه **باب** کیف یقرأ فی صلاة اللیل
عن ابن عباس قال قراءة النبی صلی الله علیه وسلم علی قدر ما یسمعه من فی الحجرة وهو فی البیت رواه
ابو داود وعن ابی قتادة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج لیلة فاذا هو بابی بکر یصلی یخفض من
صوته ومر بعمر وهو یصلی رافعا صوته قال فلما اجتمعا عند النبی صلی الله علیه وسلم قال یا ابا بکر مررت بک
وانت تصلی تخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول الله وقال لعمر مررت بک وانت تصلی
رافعا صوتک فقال یا رسول الله اوقظ الوسنان واطرد الشیطان فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا ابا بکر ارفع
من صوتک شیئا وقال لعمر اخفض من صوتک شیئا رواه ابو داود وروی الترمذی نحوه وعن یعلی بن مملک
انه سأل ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم عن قراءة النبی صلی الله علیه وسلم وصلاته فقالت وما لکم وصلاته
کان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قراءته فاذا هی
تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا رواه ابو داود والترمذی والنسائی وعن ابی هریرة انه قال کانت قراءة النبی
صلی الله علیه وسلم باللیل یرفع طورا ویخفض طورا رواه ابو داود وعن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنها
ان رجلا قام من اللیل فقرأ فرفع صوته بالقرآن فلما اصبح قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رحم الله فلانا
کائن من آیة اذکرنیها اللیلة کنت قد اسقطتها رواه ابو داود وعن ابی سعید قال اعتکف رسول الله صلی
الله علیه وسلم فی المسجد فسمعهم یجهرون بالقراءة فکشف الستر وقال الا ان کلکم مناج ربه فلا یؤذین
بعضکم بعضا ولا یرفع بعضکم علی بعض فی القراءة او فی الصلاة رواه ابو داود والنسائی وعن عقبة بن عامر
الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجاهر بالقرآن کالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن کالمسر

بالصدقة رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب وعن ام هانی بنت
ابی طالب قالت کنت اسمع قراءة النبی صلی الله علیه وسلم باللیل وانا علی عریشی رواه ابن ماجة وعن قتادة قال
سألت انس بن مالک عن قراءة النبی صلی الله علیه وسلم فقال کان یمد صوته مدا رواه ابن ماجة وعن غضیف
بن الحارث قال أتیت عائشة فقلت أکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجهر بالقرأن او یخافت به قالت
ربما جهر وربما خافت قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی هذا الامر سعة رواه ابن ماجة وعن عبد الله
بن ابی قیس قال سألت عائشة کیف کانت قراءة رسول الله صلی الله علیه وسلم باللیل ایجهر ام یسر قالت
کل ذلک قد کان یفعل ربما جهر وربما اسر رواه النسائی وعن حذیفة قال صلیت مع النبی صلی الله
علیه وسلم لیلة فافتتح البقرة فقلت یرکع عند المائة فمضی فقلت یرکع عند المائتین فمضی فقلت
یصلی بها فی رکعة فمضی وافتتح النساء فقرأها ثم افتتح ال عمران فقرأها یقرأ مترسلا اذا مر بأیة
فیها تسبیح سبح واذا مر بالسوال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ ثم رکع فقال سبحان ربی العظیم فکان رکوعه نحوا
من قیامه ثم رفع راسه فقال سمع الله لمن حمده فکان قیامه قریبا من رکوعه ثم سجد فجعل یقول سبحان ربی
الاعلی فکان سجوده قریبا من رکوعه رواه مسلم والنسائی باب القراءة من هذه السورة وهذه السورة
عن ابی هریرة فی حدیث خروج النبی صلی الله علیه وسلم وسماعه قراءة ابی بکر سرا وعمر جهرا مثل ما مر فی
الباب السابق الا انه لم یذکر فقال لابی بکر ارفع شیئا ولا لعمر اخفض شیئا زاد وقد سمعتک یا بلال وانت
تقرء من هذه السورة ومن هذه السورة قال کلام طیب یجمعه الله بعضه الی بعض فقال النبی صلی الله علیه وسلم
قد اصاب رواه ابو داؤد باب تکرار ایة فی قیام اللیل عن ابی ذر قال قام النبی صلی الله علیه وسلم بأیة
حتی اصبح یرددها والایة ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم رواه الحاکم فی
المستدرک وقال هذا حدیث صحیح علی ولم یخرجاه باب تطویل القراءة فی صلاة اللیل عن ابی وائل
قال قال عبد الله صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطال حتی هممت بامر سوء قال قیل وما هممت قال
هممت ان اجلس واذره رواه مسلم وعنه قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم لیلة فلم یزل قائما
حتی هممت بامر سوء قلنا وما هممت قال هممت ان اقعد واذر النبی صلی الله علیه وسلم رواه البخاری باب
طول السجود فی صلاة اللیل عن ام المؤمنین الصدیقة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی احدی عشرة
رکعة کانت تلک صلاة یسجد السجدة من ذلک قدر ما یقرء احدکم خمسین ایة قبل ان یرفع راسه ویرکع
رکعتین قبل صلاة الفجر رواه البخاری وعن حذیفة قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم لیلة فافتتح
البقرة فقلت یرکع عند المائة فمضی فقلت یرکع عند المائتین فمضی فقلت یصلی بها فی رکعة فمضی فافتتح

النساء فقرءها ثم افتتح آل عمران فقرءها يقرء مترسلا اذا مر باٰية فيها تسبيح سبح واذا مر بالسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ ثم ركع فقال سبحان ربی العظيم فكان ركوعه نحوا من قيامه ثم رفع راسه فقال سمع الله لمن حمده فكان قيامه من ركوعه ثم سجد فجعل يقول سبحان ربی الاعلى فكان سجوده قريبًا من ركوعه رواه النسائی

باب ما يكفی من قيام الليل

عن ابی مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايتان من اٰخر سورة البقرة من قرءهما فی ليلة كفتاه قال حفص فی حديثه قال عبد الرحمٰن فلقيت ابا مسعود وهو يطوف فحدثنی به رواه ابن ماجة **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قرء الايتين من اٰخر سورة البقرة فی ليلة كفتاه رواه ابن ماجة والدارمی

باب القصد فی الصلاة والمداومة عليها

عن مسروق قال سألت عائشة ای العمل كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت الدائم قلت فای حين كان يقوم من الليل قالت كان يقوم اذا سمع الصارخ رواه البخاری ومسلم **وعن** عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام الليل رواه البخاری ومسلم **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الاعمال الى الله ادومها وان قل رواه البخاری ومسلم **وعنها** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا رواه البخاری ومسلم **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصل احدكم نشاطه واذا فتر فليقعد رواه البخاری ومسلم **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين يسر ولن يشاد الدين احد الا غلبه فسددوا وقاربوا وابشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشیء من الدلجة رواه البخاری **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضی الله عنها قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم حصير وكان يحجره من الليل فيصلی فيه فجعل الناس يصلون بصلاته ويبسطه بالنهار فثابوا ذات ليلة فقال يا ايها الناس عليكم من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب الاعمال الى الله ما دووم عليه وان قل وكان اٰل محمد صلى الله عليه وسلم اذا عملوا عملا اثبتوه رواه مسلم **وعنها** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل ای العمل احب الى الله قال ادومه وان قل رواه مسلم **وعن** علقمة قال سألت ام المؤمنين عائشة رضی الله عنها قال قلت يا ام المؤمنين كيف كان عمل رسول الله صلى الله عليه وسلم هل كان يخص شيئًا من الايام قالت لا كان عمله ديمة وايكم يستطيع ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستطيع رواه مسلم وابو داؤد **وعن** انس قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد وحبل ممدود بين ساريتين فقال ما هذا قالوا لزينب تصلی فاذا كسلت او فترت امسكت به فقال حلوه

ليصل احدكم نشاطه فاذا كسل اوفتر قعد وفى حديث زهير فليقعد رواه مسلم وعن ام المومنين
الصديقة رضى الله عنها قالت ان الحولاء بنت تويت بن حبيب بن اسد بن عبد العزى مرت بها
وعندها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت هذه الحولاء بنت تويت وزعموا انها لا تنام الليل فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنام الليل؟ خذوا من العمل ما تطيقون فوالله لا يسأم الله حتى
تسأموا رواه مسلم وعنها قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندى امرأة فقال من
هذه فقلت امرأة لا تنام تصلى قال عليكم من العمل ما تطيقون فوالله لا يمل الله حتى تملوا وكان احب
الدين اليه ما دام عليه صاحبه وفى حديث ابى اسامة امرأة من بنى اسد رواه مسلم وعنها ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اكلفوا من العمل ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا فان احب العمل
الى الله ادومه وان قل وكان اذا عمل عملا اثبته رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والنسائى وابن ماجة
وعنها ان النبى صلى الله عليه وسلم بعث الى عثمن بن مظعون فجاءه فقال يا عثمان ارغبت عن سنتى قال
لا والله يا رسول الله ولكن سنتك اطلب قال فانى انام واصلى واصوم وافطر وانكح النساء فاتق
الله يا عثمان فان لاهلك عليك حقا وان لضيفك عليك حقا وان لنفسك عليك حقا فصم وافطر
وصل ونم رواه ابوداؤد

باب من غلب عليه النوم وهو فى الصلاة عن ام المومنين الصديقة
رضى الله عنها قالت قال النبى صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم فليرقد حتى يذهب عنه النوم فانه
لا يدرى اذا صلى وهو ناعس لعله يذهب ليستغفر فيسب نفسه رواه مالك والبخارى ومسلم وابوداؤد
والترمذى والنسائى وابن ماجة وعن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم من الليل
فاستعجم القرأن على لسانه فلم يدر ما يقول فليضطجع رواه احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجة وعن انس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم وهو يصلى فلينصرف فلينم حتى يعلم ما يقول رواه
الامام احمد والبخارى والنسائى وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا نعس احدكم وهو يصلى فلينصرف لعله يدعو على نفسه وهو لا يدرى رواه نسائى وعن
ابن مسعود قال لا تغالبوا هذا الليل فانكم لا تطيقونه فاذا نعس احدكم
فى صلاته فلينصرف فليتم على فراشه فانه اسلم له رواه الطبرانى فى الكبير وعبد الرزاق

باب
من نوى القيام فنام عن ام المومنين الصديقة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ما من امرئ تكون له صلاة بليل يغلبه عليها نوم الا كتب الله له اجر صلاته وكان نومه عليه
صدقة رواه مالك وابوداؤد والنسائى وعن ابى الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من اتى فراشه وهو ينوى ان يقوم يصلى من الليل فغلبته عينه حتى يصبح كتب له ما نوى وكان نومه صدقة عليه من ربه رواه النسائى وابن ماجة وابن حبان والحاكم وعن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن حزبه وقد كان يريد ان يقوم به فان نومه صدقة تصدق الله بها عليه وله اجر حزبه رواه ابو نعيم فى الحلية وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل تكون له ساعة من الليل يقومها فينام عنها الا كتب له اجر صلاته وكان نومه عليه صدقة تصدق بها عليه رواه الامام احمد وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل يريد ان يقوم ساعة من الليل فتغلبه عيناه عنها الا كتب الله له اجرها وكان نومه صدقة تصدق الله له بها عليه رواه عبد الرزاق وعن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يحدث نفسه بقيام ساعة من الليل فينام عنها الا كان نومه صدقة تصدق الله بها عليه وكتب له اجر ما نوى رواه ابن حبان

باب من نام عن حزبه عن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من نام عن حزبه او عن شئ منه فقرءه فيما بين صلاة الفجر وصلاة الظهر كتب الله له كانما قرء من الليل رواه مسلم وابوداؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة والدارمى وعن سعد بن هشام فى حديث طويل فيه ذكر السوال عن ام المؤمنين الصديقة عن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن وتر رسول الله صلى الله وسلم وفيه وكان نبى الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى صلاة احب ان يداوم عليها وكان اذا غلبه نوم او وجع عن قيام الليل صلى من النهار ثنتى عشرة ركعة رواه مسلم وابوداؤد وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا فاتته الصلاة من الليل من وجع او غيره صلى من النهار ثنتى عشرة ركعة رواه مسلم **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عمل عملا اثبته وكان اذا نام من الليل او مرض صلى من النهار ثنتى عشرة ركعة رواه مسلم.

ابواب الاستخارة

باب الامر بالاستخارة وفضلها عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم اذا هممت بامر فاستخر ربك فيه سبع مرات ثم انظر الى الذى يسبق الى قلبك فان الخير فيه رواه ابن السنى فى عمل اليوم والليلة والديلمى فى مسند الفردوس وعنه عن النبى صلى الله عليه وسلم ما خاب من استخار

ولا ندم من استشار ومن اقتصد رواه الطبرانی فی الاوسط والصغیر وعن سعد عن النبی
صلی الله علیه وسلم من سعادة ابن آدم استخارته الله ومن سعادة المرء رضاه بما قضی الله ومن شقاوة
ابن آدم ترک استخارة الله ومن شقاوة ابن آدم سخطه بما قضی الله له رواه الترمذی والحاکم وعن
امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ما خاب من استخار
ولا ندم من استشار یا علی علیک بالدلجة فان الارض تطوی باللیل ما لا تطوی بالنهار یا علی اغد
بسم الله فان الله بارک لامتی فی بکورها رواه الخطیب **باب کیف صلاة الاستخارة** عن
جابر بن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا الاستخارة کما یعلمنا السورة من القرآن
یقول اذا هم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضة ثم لیقل اللهم انی استخیرک بعلمک
واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت
علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامر ویسمیه باسمه خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة
امری فاقدره لی ویسره ثم بارک لی فیه اللهم وان کنت تعلمه شرا لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری
فاصرفنی عنه واصرفه عنی واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به رواه الامام احمد والبخاری ومسلم
وابو داؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح غریب وابن ماجة وعن ابی ایوب قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اکتم الخطبة ثم توضأ فاحسن وضوءک ثم صل ما کتب الله لک ثم احمد ربک ومجده
ثم قل اللهم انک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رأیت لی فی فلانة تسمیها
باسمها خیرا فی دینی ودنیای وآخرتی فاقدرها لی وان کان غیرها خیرا لی منها فی دینی ودنیای و
آخرتی فاقدرها لی رواه الامام احمد وابن حبان والحاکم والبیهقی وعن ابی سعید قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا اراد احدکم امرا فلیقل اللهم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک
واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم فانت علام الغیوب اللهم ان کان
کذا وکذا من الامر الذی یرید لی خیرا فی دینی ومعیشتی وعاقبة امری فیسره لی والا فاصرفه عنی و
اصرفنی عنه ثم قدر لی الخیر اینما کان ولا حول ولا قوة الا بالله رواه ابو یعلی وابن حبان والبیهقی فی
شعب الایمان والضیاء فی المختارة ورواه ابن حبان والمخلص فی امالیه وابن النجار عن ابی هریرة
وعن عبد الله بن مسعود قال علمنا رسول الله صلی الله علیه وسلم الاستخارة قال اذا اراد احدکم
امرا فلیقل اللهم انی استخیرک بعلمک فذکر نحوه ولم یقل العظیم وقدم قوله تعلم علی قوله وتقدر
وقال فان کان هذا الامر الذی ارید خیرا فی دینی وعاقبة امری فیسره لی وان کان غیر ذلک خیرا لی

فاقدر لی الخير حيث كان … ل ثم يعزم رواه الطبرانی فی الكبير والصغير وعن امير المؤمنين ابی بكر الصديق
رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی … الله عليه وسلم كان اذا اراد امرا قال اللهم خر لی واختر لی رواه الترمذی
فی الدعوات وقال حديث … ريب وعن ابن عباس وابن عمر رضی الله عنهما قالا كان رسول الله صلی
الله عليه وسلم يعلمنا الاست… رة كما يعلمنا السورة من القرآن اللهم انی استخيرك الی قوله علام الغيوب
وزاد بعده اللهم ما قضيت … لی من قضاء فاجعل عاقبته لی خيرا رواه الطبرانی فی الكبير واسناده ضعيف

باب صلاة الحاجة

عن عبد الله بن ابی اوفی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من كانت له حاجة الی الله او الی احد من
بنی آدم فليتوضأ فليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن علی الله تعالیٰ وليصل علی النبی صلی الله عليه
وسلم ثم ليقل لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين
اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم لا تدع لی
ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة هی لك رضی الا قضيتها يا ارحم الراحمين رواه الترمذی
وابن ماجة والحاكم وقال الترمذی هذا حديث غريب وعن انس بن مالك عن النبی صلی الله عليه وسلم
قال اذا طلبت حاجة فاحببت ان تنجح فقل لا اله الا الله وحده لا شريك له العلی العظيم لا اله الا الله
وحده لا شريك له الحليم الكريم بسم الله الذی لا اله الا هو الحی الحليم سبحان الله رب العرش العظيم
الحمد لله رب العالمين كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك الا القوم
الفاسقون كانهم يوم يرونها لم يلبثوا الا عشية او ضحاها اللهم انی اسألك موجبات رحمتك
وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم اللهم لا تدع لی ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا دينا
الا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والآخرة الا قضيتها برحمتك يا ارحم الراحمين رواه الطبرانی فی الصغير
قلت والوضوء والصلاة كما مر فی الحديث السابق وعن ابی هريرة قال لما بعث النبی صلی الله عليه وسلم
العلاء الحضرمی الی البحرين تبعته فرأيت منه ثلث خصال لا ادری ايتهن اعجب انتهينا الی
شاطئ البحر فقال سموا الله واقتحموا فسمينا واقتحمنا فعبرنا فما بل الماء الا اسافل خفاف ابلنا فلما
قفلنا صرنا معه بفلاة من الارض وليس معنا ماء فشكونا اليه فقال صلوا ركعتين وصلی ثم دعا الله فاذا
سحابة مثل الترس ثم ارخت عزاليها فسقينا واستقينا ومات فدفناه فی الرمل فلما سرنا غير بعيد قلنا
يجیء السبع فياكله فرجعنا فلم نره رواه الطبرانی فی المعجم الصغير وعن عثمان بن حنيف ان رجلا

ضريا البصر اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ادع الله لى ان يعافينى فقال ان شئت اخرت لك وهو خير وان شئت دعوت فقال ادعه فامره ان يتوضأ فيحسن وضوئه ويصلى ركعتين ويدعو بهذا الدعاء اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بمحمد نبى الرحمة يا محمد انى قد توجهت بك الى ربى فى حاجتى هذه لتقضى اللهم فشفعه فى رواه الترمذى والنسائى وابن ماجة وابن خزيمة والطبرانى والحاكم والبيهقى وقال الترمذى حديث حسن صحيح غريب وقال الحاكم صحيح على شرط الشيخين وقال الطبرانى والبيهقى والمنذرى صحيح وقال ابن ماجة قال ابو اسحق هذا حديث صحيح وعن وهيب بن ورد قال من كانت له حاجة فليصل اثنى عشرة ركعة يقرء فى كل ركعة بعد الفاتحة اية الكرسى والاخلاص ثم اذا سجد يقول سبحن الذى لبس العز وقال به سبحن الذى تعطف بالمجد وتكرم به سبحن الذى احصى كل شئ بعلمه سبحن الذى لا ينبغى التسبيح الا له سبحان ذى المن والفضل سبحن ذى العز والكرم سبحن ذى الطول اللهم اسئلك بمعاقد العز من عرشك ومنتهى الرحمة من كتابك وباسمك العظيم الاعظم وجدك الاعلى وكلماتك التامات كلها التى لا يجاوزهن بر ولا فاجر ان تصلى على محمد صلى الله عليه وسلم ثم ليسئل حاجته ويسميها قضاها الله تعالى رواه النميرى وابن بشكوال وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له حاجة من الله فليتوضأ وضوء كاملا ثم يصلى فى مكان خال اربع ركعات يقرء فى الاولى بعد الفاتحة الاخلاص عشرة وفى الثانية عشرين وفى الثالثة ثلثين وفى الرابعة اربعين ثم بعد السلام يقرء خمسين مرة والحوقلة سبعين مرة قضيت حاجته فان كان عليه دين قضى وان كان بعيدا من بلده رجع وان كان له اثم مثل السماء غفرت ذنوبه وان لم يكن له ولد رزقه الله ولدا صالحا رواه عبد الرزاق وعن ابى الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من توضأ وضوء كاملا وصلى ركعتين وسأل الله حاجته اعطاه الله ما سأل معجلا او موخرا رواه الامام احمد فى مسنده وعن انس قال دخل النبى صلى الله عليه وسلم المسجد ورجل قد صلى وهو يدعو وهو يقول فى دعائه اللهم لا اله الا انت الحنان بديع السموات والارض ذا الجلال والاكرام فقال النبى صلى الله عليه وسلم اتدرون بما دعا الله دعا الله باسمه الاعظم الذى اذا دعى به اجاب واذا سئل به اعطى رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد روى هذا الحديث من غير هذا الوجه عن انس رضى الله عنه وعن انس قال ان امى ام سليم غدت على النبى صلى الله عليه وسلم وقالت علمنى كلمات اقولهن فى صلاتى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبرى عشرا وسبحى عشرا واحمديه عشرا ثم سلى ما شئت فان الله تعالى يقول نعم نعم رواه الترمذى والنسائى وابن خزيمة وابن حبان قال حضرة الشيخ نفعنا بعلومه طريق هذه الصلاة ان يتوضأ ويصلى ركعتين

بحضور القلب ويقول فى القعدة بعد الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم الله اكبر عشرا سبحن الله عشرا
الحمد لله عشرا ثم يدعوا بما بدا له بحيث لا يخل فى الصلاة مثل ان يقول اسئلك ان تقضى لى حاجاتى
كلها فى الدنيا والاخرة ما كان منها لى خيرا ولك رضا يا ارحم الراحمين امين وعن علىؓ قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلى يا على الا اعلمك دعاء استجيب دعاءك وقضيت حاجتك
توضأ وضوء كاملا ثم صل ركعتين واحمد الله تعالى وصل على النبى صلى الله عليه وسلم واستغفر لكل
مسلم ومسلمة ثم تقول اللهم انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون لا اله الا الله
العلى العظيم لا اله الا الله الحليم الكريم سبحن الله رب السموت السبع ورب العرش العظيم
الحمد لله رب العلمين رب العرش العظيم اللهم كاشف الغم مفرج الهم مجيب دعوة المضطرين
ادعوك رحمن الدنيا والاخرة ورحيمهما فارحمنى فى حاجتى هذه لقضائها ونجاحها رحمة تغنينى بها
عن رحمة من سواك رواه الاصبهانى وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من كانت له حاجة الى الله تعالى فليصل اثنى عشرة ركعة فى يوم او ليلة وتشهد على كل ركعتين فى بعد التشهد
الاخير احمد الله تعالى وصل على النبى صلى الله عليه وسلم ثم اسجد واقرء الفاتحة سبعا واية الكرسى سبعا
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير عشرا اللهم انى اسالك بمعاقد
العز من عرشك ومنتهى الرحمة من كتابك واسمك الاعظم وجدك الاعلى وكلماتك التامة ثم سل
حاجته ثم ارفع راسك ثم سلم يمينا وشمالا رواه الحاكم قال احمد بن حرب وابرهيم بن على وابو زكريا الحاكم
قد جربته فوجدته حقا وقال حضرة الشيخ نفعنا الله بانفاسه الكريمة قد جربته مرارا فوجدته حقا وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له من الله حاجة دنيويه او اخروية فليتصدق الا
ثم ليصم يوم الاربعاء والخميس والجمعة ثم ليذهب الى الجامع وليصل اثنى عشرة ركعة فى كل ركعة من
العشر الاول الحمد لله مرة واية الكرسى عشرا وفى الاخريين بعد الحمد قل هو الله احد خمسين مرة ثم ليسئل
ما شاء قضى الله حاجته من امر الدنيا والاخرة رواه الحافظ ابو الفرج ابن الجوزى بطريق ابان بن ابى عياش
١٣ وعن عثمن بن حنيف ان رجلا كان يختلف الى عثمن بن عفان فى حاجة له وكان عثمن لا يلتفت اليه ولا ينظر
فى حاجته فلقى عثمن بن حنيف فشكى ذلك اليه فقال له عثمن بن حنيف ائت الميضاة فتوضأ ثم ائت المسجد
فصل فيه ركعتين ثم قل اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بنبينا محمد صلى الله عليه وسلم نبى الرحمة يا محمد
انى اتوجه بك الى ربك عز وجل فيقضى لى حاجتى وتذكر حاجتك وروح الى حتى اروح معك فانطلق الرجل
فصنع ما قال له عثمن بن حنيف ثم اتى باب عثمن بن عفان فجاء البواب حتى اخذ بيده فادخله على عثمن

بن عفان فاجلسه معه على الطنفسة وقال حاجتك فذكر حاجته فقضاها ثم قال ماذكرت
حاجتك حتى كانت هذه الساعة وقال ما كانت لك من حاجة فأتنا ثم ان الرجل خرج من عنده
فلقي عثمن بن حنيف فقال له جزاك الله خيرا ما كان ينظر في حاجتي ولا يلتفت الي حتى كلمته
في فقال عثمن بن حنيف والله ما كلمته ولكن شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم واتاه
ضرير فشكا عليه ذهاب بصره فقال له النبي صلى الله عليه وسلم افتصبر فقال يا رسول الله انه ليس
لي قائد وقد شق علي فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ايت الميضاة فتوضا ثم صل ركعتين ثم ادع
بهذه الدعوات قال عثمن بن حنيف فوالله ما تفرقنا وطال بنا الحديث حتى دخل علينا الرجل كانه
لم يكن به ضر قط رواه الطبراني في المعجم الصغير وقال والحديث صحيح

باب صلاة التسبيح

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال للعباس بن عبد المطلب يا عباس يا عماه الا اعطيك
الا امنحك الا اخبرك الا افعل بك عشر خصال اذا انت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك اوله
وآخره قديمه وحديثه خطأه وعمده صغيره وكبيره سره وعلانيته ان تصلي اربع ركعات تقرء في كل
ركعة فاتحة الكتاب وسورة فاذا فرغت من القراءة في اول ركعة وانت قائم قلت سبحان الله والحمد لله
ولا اله الا الله والله اكبر خمس عشرة مرة ثم تركع فتقولها وانت راكع عشرا ثم ترفع راسك من الركوع فتقولها
عشرا ثم تهوي ساجدا فتقولها وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسك من السجود فتقولها عشرا ثم تسجد فتقولها
عشرا ثم ترفع راسك فتقولها عشرا فذلك خمس وسبعون في كل ركعة تفعل ذلك في اربع ركعات ان استطعت
ان تصليها في كل يوم مرة فافعل فان لم تفعل ففي كل جمعة مرة فان لم تفعل ففي كل سنة مرة فان لم تفعل
ففي عمرك مرة رواه ابو داود وابن ماجة والبيهقي في الدعوات الكبير ورواه البخاري في جزء القراءة خلف
الامام وابن خزيمة في صحيحه والحاكم في مستدركه وصححه البيهقي وقال ابن شاهين في الترغيب سمعت ابابكر
بن ابي داؤد يقول سمعت ابي يقول اصح حديث في صلاة التسبيح هذا وممن صحح هذا الحديث او حسنه غير من تقدم
ابن منده والف في تصحيحه كتابا والآجري والخطيب وابو سعد السمعاني وابو موسى المديني وابو الحسن بن المفضل
والمنذري وابن الصلاح والنووي في تهذيب الاسماء وآخرون وقال الديلمي في مسند الفردوس صلاة التسبيح
اشهر الصلوات واصحها اسنادا وعن ابي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعباس يا عم الا اصلك
الا احبوك الا انفعك قال بلى يا رسول الله قال يا عم صل اربع ركعات تقرء في كل ركعة بفاتحة الكتاب وسورة
فاذا انقضت القراءة فقل الله اكبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشرة مرة قبل ان تركع ثم اركع فقلها عشرا
ثم ارفع راسك فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسك فقلها عشرا ثم ارفع

راسك فتقلها عشرا قبل ان تقوم فذلك خمس وسبعون فی كل ركعة وهی ثلثمائة فی اربع ركعات ولو كانت ذنوبك مثل رمل عالج غفرها الله لك قال يا رسول الله ومن يستطيع ان يقولها فی يوم قال ان لم تستطع ان تقولها فی يوم فقلها فی جمعة فان لم تستطع ان تقولها فی جمعة فقلها فی شهر فلم يزل يقول له حتی قال فقلها فی سنة رواه ابن ماجة والترمذی وقال هذا حديث غريب من حديث ابی رافع وابن عساكر وعن ابی وهب قال سألت عبد الله بن المبارك عن الصلوة التی يسبح فيها قال يكبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا اله غيرك ثم يقول خمس عشرة مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يتعوذ ويقرء بسم الله الرحمن الرحيم وفاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يركع فيقولها عشرا ثم يرفع راسه فيقولها عشرا ثم يسجد فيقولها عشرا ثم يرفع راسه فيقولها عشرا ثم يسجد الثانية فيقولها عشرا يصلی اربع ركعات علی هذا فذلك خمس وسبعون تسبيحة فی كل ركعة يبدء فی كل ركعة بخمس عشرة تسبيحة ثم يقرء ثم يسبح عشرا فان صلی ليلا فاحب الی ان يسلم فی كل ركعتين وان صلی نهارا فان شاء سلم وان شاء لم يسلم قال ابو وهب واخبرنی عبد العزيز وهو ابن ابی رزمة عن عبد الله انه قال يبدء فی الركوع بسبحان ربی العظيم وفی السجود بسبحان ربی الاعلی ثلثا ثم يسبح التسبيحات قال احمد بن عبدة وثنا وهب بن زمعة قال اخبرنی عبد العزيز وهو ابن ابی رزمة قال قلت لعبد الله بن المبارك ان سها فيها ايسبح فی سجدتی السهو عشرا عشرا قال لا انما هی ثلثمائة تسبيحة رواه الترمذی وعن رجل له صحبة يرون انه عبد الله بن عمرو قال قال لی النبی صلی الله عليه وسلم ائتنی غدا احبوك واثيبك واعطيك حتی ظننت انه يعطينی عطية قال اذا زال النهار فقم فصل اربع ركعات فذكر نحوه قال ثم ترفع راسك يعنی من السجدة الثانية فاستو جالسا ولا تقم حتی تسبح عشرا وتحمد عشرا وتكبر عشرا وتهلل عشرا ثم تصنع ذلك فی الاربع ركعات قال فانك لو كنت اعظم اهل الارض ذنبا غفر لك بذلك قال قلت فان لم استطع ان اصليها تلك الساعة قال صلها من الليل والنهار رواه ابو داود وعن ابن عباس قال قال لی رسول الله صلی الله عليه وسلم يا غلام الا احبوك الا انحلك الا اعطيك اربع تصليهن فی كل يوم فتقرء ام القران وسورة ثم تقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر خمس عشرة مرة ثم تركع فتقولها عشرا ثم ترفع فتقولها عشرا ثم تفعل فی صلاتك مثل ذلك فاذا فرغت قلت بعد التشهد وقبل التسليم اللهم انی اسئلك توفيق اهل الهدی واعمال اهل اليقين ومناصحة اهل التوبة وعزم اهل الصبر وجد اهل الخشية وطلبة اهل الرغبة وتعبد اهل الورع وعرفان اهل العلم حتی اخافك اللهم انی اسئلك مخافة تحجزنی بها عن معاصيك وحتی اعمل بطاعتك عملا استحق به رضاك وحتی اناصحك

فى التوبة خوفا منك وحتى اخلص لك النصيحة حبا لك وحتى اتوكل عليك فى الامور وحسن الظن بك سبحان خالق النور فاذا فعلت ذلك يا ابن عباس غفر الله لك ذنوبك صغيرها وكبيرها وقديمها وحديثها وسرها وعلانيتها وعمدها وخطاءها رواه ابو نعيم فى الحلية **باب صلاة ليلة النصف من شعبان** عن امير المؤمنين على بن ابى طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فان الله ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول الا من مستغفر لى فاغفر له الا مسترزق فارزقه الا مبتلى فاعافيه الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر رواه ابن ماجة وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت فقدت النبى صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقيع رافع راسه الى السماء فقال يا عائشة اكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قالت قد قلت وما لى ذلك ولكنى ظننت انك أتيت بعض نسائك فقال ان الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب رواه ابن ماجة وعن ابى موسى الاشعرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن رواه ابن ماجة **باب صلاة التوبة** عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال حدثنى ابو بكر وصدق ابو بكر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يذنب ذنبا ثم يقوم فيتطهر ثم يصلى ثم يستغفر الله له ثم قرء والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم رواه الترمذى وابن ماجة الا ان ابن ماجة لم يذكر الاية وابو داؤد والطيالسى فى مسنده وعن حذيفة قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا حزبه امر صلى رواه ابو داؤد **باب الصلاة والسجدة عند الشكر** عن عبد الله بن ابى اوفى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوم بشر براس ابى جهل ركعتين رواه ابن ماجة وعن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم بشر بحاجة فخر ساجدا رواه ابن ماجة وعن كعب بن مالك عن ابيه قال لما تاب الله له خر ساجدا رواه ابن ماجة وعن ابى بكرة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اتاه امر يسره او يسر به خر ساجدا شكرا لله تعالى رواه ابن ماجة **باب صلاة حفظ القرأن** عن عكرمة مولى ابن عباس عن ابن عباس انه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه على بن ابى طالب فقال بابى انت وامى تفلت هذا القران من صدرى فما اجدنى اقدر عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا الحسن افلا اعلمك كلمات ينفعك الله بهن وينفع بهن من علمته ويثبت ما تعلمت فى صدرك قال اجل يا رسول الله فعلمنى قال اذا كان ليلة الجمعة فان استطعت ان تقوم فى ثلث

الليل الآخر فانها ساعة مشهودة والدعاء فيها مستجاب وقد قال اخي يعقوب لبنيه سوف استغفر لكم ربي حتى تأتي ليلة الجمعة فان لم تستطع فقم في وسطها فان لم تستطع فقم في اولها فصل اربع ركعات تقرء في الركعة الاولى بفاتحة الكتاب وسورة يس وفي الركعة الثانية بفاتحة الكتاب وحم الدخان وفي الركعة الثالثة بفاتحة الكتاب والم تنزيل السجدة وفي الركعة الرابعة بفاتحة الكتاب وتبارك المفصل (الملك) فاذا فرغت من التشهد فاحمد الله واحسن الثناء عليه وصل علي واحسن وعلى سائر النبيين واستغفر للمؤمنين والمؤمنات ولاخوانك الذين سبقوك بالايمان ثم قل في آخر ذلك اللهم ارحمني بترك المعاصي ابدا ما ابقيتني وارحمني ان اتكلف ما لا يعنيني وارزقني حسن النظر فيما يرضيك عني اللهم بديع السموات والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام اسئلك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك ان تلزم قلبي حفظ كتابك كما علمتني وارزقني ان اتلوه على النحو الذي يرضيك عني اللهم بديع السموات والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام اسئلك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك ان تنور بكتابك بصري وان تطلق به لساني وان تفرج به عن قلبي وان تشرح به صدري وان تغسل به بدني فانه لا يعينني على الحق غيرك ولا يؤتيه الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم يا ابا الحسن تفعل ذلك ثلث جمع او خمسا او سبعا تجب باذن الله والذي بعثني بالحق ما اخطأ مؤمنا قط قال ابن عباس فو الله ما لبث علي الا خمسا او سبعا حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك المجلس فقال يا رسول الله اني كنت فيما خلا لا اخذ الا اربع آيات ونحوهن فاذا قرأتهن   على نفسي تفلتن وانا اتعلم اليوم اربعين آية ونحوها فاذا قرأتها على نفسي فكانما كتاب الله بين عيني ولقد كنت اسمع الحديث فاذا رددته تفلت وانا اليوم اسمع الاحاديث فاذا تحدثت بها لم اخرم منها حرفا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك مؤمن ورب الكعبة ابا الحسن رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب.

باب الصلاة والدعاء عند الظلمة عن النضر قال كانت ظلمة على عهد انس بن مالك قال فاتيت انسا فقلت يا ابا حمزة هل كان يصيبكم مثل هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال معاذ الله ان كانت الريح لتشتد فنبادر المسجد مخافة القيامة رواه ابو داود وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت كبيرة او هاجت ريح مظلمة فعليكم بالتكبير فانه يجلي العجاج الاسود رواه ابن السني **باب** الصلاة عند الزلزلة عن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه انه صلى في زلزلة ست ركعات في اربع سجدات خمس ركعات وسجدتين في ركعة وركعة وسجدتين في ركعة رواه الامام الشافعي والبيهقي وقال هو ثابت عن ابن عباس وعن عبد الله بن الحارث ان عبد الله بن العباس بينما هو بالبصرة

هو امير عليها استعمله علي بن ابي طالب اذ زلزلت الارض فانطلق الى المسجد والناس معه فكبر اربع ركعات يطيل فيهن القراءة ثم ركع ثم قال سمع الله لمن حمده ثم كبر اربعا يطيل فيهن القيام ثم ركع ثم قال سمع الله لمن حمده ثم كبر اربعا يطيل فيهن القيام ثم ركع ثم قال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتين ثم قام فكبر اربعا يطيل فيهن القيام ثم ركع ثم قال سمع الله لمن حمده ثم قام فكبر اربعا يطيل فيهن القيام ثم ركع ثم قال سمع الله لمن حمده ثم قام فكبر اربعا يطيل فيهن القيام ثم ركع ثم قال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتين فكانت اربعا وعشرين تكبيرة واربع سجدات وقال هذه صلاة الآيات رواه ابن جرير وعنه ان الارض زلزلت بالبصرة فقام ابن عباس فصلى بهم فركع ثلث ركعات ثم سجد سجدتين ثم قام فركع ثلث ركعات ثم سجد سجدتين رواه ابن جرير وعنه قال صلى بنا ابن عباس بالبصرة في زلزلة كانت ست ركعات في ركعتين فلما انصرف قال هكذا صلاة الآيات رواه ابن جرير **باب**

الصلاة والدعاء عند هبوب الريح والنهي عن سبه عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت كبيرة او هاجت ريح مظلمة فعليكم التكبير فانه يجلي العجاج الاسود رواه ابن السني وعنه ان ريحا هاجت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسبها رجل فقال لا تسبوا الليل والنهار ولا الشمس ولا القمر ولا الرياح فانها رحمة لقوم وعذاب لقوم آخرين رواه ابن مردوية وعن ابي بن كعب قال سب الريح رجل فقال لا تسبها فانها مامورة ولكن قل اللهم اني اسألك خيرها وخير ما فيها وخير ما امرت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما امرت به رواه عبد بن حميد وعن صفوان بن سليم مرسلا قال لا تسبوا الريح وعوذوا بالله من شرها رواه الامام الشافعي في المعرفة وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني اعوذ بك من شر الريح رواه الحاكم وعن مجاهد قال هاجت ريح فسبوها فقال ابن عباس لا تسبوها فانها تجيء بالرحمة وتجيء بالعذاب ولكن قولوا اللهم اجعلها رحمة ولا تجعلها عذابا رواه ابن ابي شيبة وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت ما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم سحابة قط الا انتقع لونه حتى تنقشع او جاء المطر رواه ابن عساكر وعن عامر بن واثلة عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الريح تبعث عذابا لقوم ورحمة لآخرين رواه الديلمي وعن سعيد بن جبير عن شريح قال ما هاجت ريح قط الا لسقم صحيح او شفاء سقيم رواه ابن النجار وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم الريح والغيم عرف ذلك في وجهه واقبل وادبر فاذا امطرت سر به وذهب عنه ذلك قالت عائشة فسألته فقال اني خشيت ان يكون عذابا سلط على امتي

يقول اذا رأى المطر رواه مسلم وعنها[۱۱] انها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا عصفت الريح قال اللهم اني اسئلك خيرها وخير ما فيها وخير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت به قالت واذا تخيلت السماء تغير لونه وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت سري عنه فعرفت ذلك فسألته فقال لعله يا عائشة كما قال قوم عاد فلما رأوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا رواه مسلم وعنها[۱۲] انها قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مستجمعا ضاحكا حتى ارى منه لهواته انما كان يتبسم قالت وكان اذا رأى غيما او ريحا عرف ذلك في وجهه فقالت يا رسول الله ارى الناس اذا رأوا الغيم فرحوا رجاء ان يكون فيه المطر واراك اذا رأيته عرفت في وجهك الكراهية قالت فقال يا عائشة ما يؤمنني ان يكون فيه عذاب قد عذب قوم بالريح وقد رأى قوم العذاب فقالوا هذا عارض ممطرنا رواه مسلم **باب** صلاة الرغائب **عن**[۱] انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر صلاة الرغائب وهي اول ليلة جمعة من رجب فصلى فيما بين المغرب والعشاء ثنتي عشرة ركعة بست تسليمات كل ركعة بفاتحة الكتاب مرة والقدر ثلاثا وقل هو الله احد ثنتي عشرة مرة فاذا فرغ من صلاته قال اللهم صل على محمد النبي الامي وعلى اله بعد ما يسلم سبعين مرة ثم يسجد سجدة ويقول في سجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح سبعين مرة ثم يرفع راسه ويقول رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انك انت العلي الاعظم سبعين مرة ثم يسجد ويقول في السجدة الثانية مثل ما قال في السجدة الاولى ثم يسأل الله وهو ساجد حاجته فان الله تعالى لا يرد سائله رواه رزين **باب** الصلاة في المسجد للحفظ من الاعداء **عن**[۱] ابن عباس قال دخلت فاطمة على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي تبكي فقال ما بنية ما يبكيك قالت يا ابت مالي لا ابكي وهؤلاء الملاء من قريش في الحجر يتعاقدون باللات والعزى ومناة الثالثة الاخرى لو قد رأوك لقاموا اليك فيقتلونك وليس منهم رجل الا وقد عرف نصيبه من دمك فقال يا بنية ائتني بوضوء فتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم خرج الى المسجد فلما رأوه قالوا ها هو ذا فطأطأوا رؤسهم وسقطت اذقانهم بين يديهم فلم يرفعوا ابصارهم فتناول رسول الله صلى الله عليه وسلم قبضة من تراب فحصبهم بها وقال شاهت الوجوه فما اصاب رجلا منهم حصاة من حصاته الا قتل يوم بدر كافرا رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه ولا اعرف له علة واهل السنة من احوج الناس لمعارضة ما قيل ان الوضوء لم يكن قبل نزول المائدة وانما نزول المائدة في حجة الوداع والنبي صلى الله عليه وسلم لعرفات

ابوابُ الصَّلوات المكروهة

باب الصلاة بعد الصبح قبل طلوع الشمس **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا صلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس رواه الطبرانى فى المعجم الصغير
وابو داؤد الطيالسى **وعن** ابن عباس قال شهد عندى رجال مرضيون وارضاهم عندى عمر ان
النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة بعد الصبح حتى تشرق الشمس وبعد العصر حتى تغرب رواه
البخارى **وعن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تشد الرجال
الا الى ثلثة مساجد مسجدى هذا والمسجد الحرام والمسجد الاقصى ولا تسافر المرءة فوق يومين
الا معها زوجها او ذو محرم ولا يصام يومان فى السنة الفطر والاضحى ولا صلاة بعد الصلاتين بعد
صلاة الفجر حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب الشمس رواه الطبرانى فى الصغير **وعن** بلال
موذن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نهينا الا عن صلاة قبل طلوع الشمس فانها تطلع بين
قرنى شيطان او قال على قرنى شيطان رواه ابو داؤد الطيالسى **باب** الصلاة بعد العصر قبل
غروب الشمس **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة بعد الصبح حتى تطلع
الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس رواه الطبرانى فى الصغير **وعنه** ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم نهى عن بيعتين وعن لبستين وعن صلاتين نهى عن الصلاة بعد الفجر حتى تطلع الشمس
وبعد العصر حتى تغرب الشمس وعن اشتمال الصماء وعن الاحتباء فى ثوب واحد يفضى بفرجه
الى السماء وعن المنابذة والملامسة رواه البخارى **وعن** ابن عباس قال شهدت عندى رجال
مرضيون فيهم عمر وارضاهم عندى عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن صلوة بعد العصر حتى
تغرب الشمس وعن صلاة بعد الصبح حتى تشرق الشمس رواه ابو داؤد الطيالسى فى مسنده **وعن**
نصر بن عبد الرحمن عن جده انه طاف مع معاذ بن عفراء بالبيت بعد العصر او بعد الصبح ولم يصل فقلت
الا تصلى فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد الصبح
حتى تطلع الشمس رواه ابو داؤد الطيالسى **باب** الصلاة قبل ارتفاع الشمس **عن** ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع حاجب الشمس فاخروا الصلاة حتى ترتفع واذا غاب حاجب الشمس
فاخروا الصلاة حتى تغيب رواه البخارى **وعن** ابى سعيد الخدرى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لا صلاة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلاة بعد العصر حتى تغيب الشمس رواه البخارى

وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس وبرتفع النهار
وعن الصلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس رواه ابو داود الطيالسي **باب** الصلاة قبل الزوال
عن عمرو بن عبسة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في اول ما بعث وهو بمكة وهو حينئذ
مستخف فقلت ما انت قال انا نبي قلت وما نبي قال رسول الله قلت الله ارسلك قال نعم قلت بما
ارسلك قال ان تعبدوا الله وتكسر الاوثان والاديان وتوصل الارحام قلت نعم ما ارسلك به
قلت فمن تبعك على هذا قال حر وعبد يعني ابا بكر وبلالا فكان عمرو يقول قد رأيتني وانا ربع
او رابع الاسلام قال فاسلمت قلت اتبعك يا رسول الله قال لا ولكن الحق بقومك فاذا اخبرت اني
قد خرجت فاتبعني قال فلحقت بقومي وجعلت اتوقع خبره وخروجه حتى اقبلت رفقة من يثرب
فلقيتهم فسألتهم عن الخبر فقالوا قد خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة الى المدينة فقلت وقد
اتاها قالوا نعم قال فارتحلت حتى اتيته قلت اتعرفني يا رسول الله قال نعم انت الرجل الذي اتاني
بمكة فجعلت اتحسس خلوته فلما خلا قلت يا رسول الله علمني مما علمك الله واجهل قال فسل عما
شئت قلت اي الليل اسمع قال جوف الليل الاخر فصل ما شئت فان الصلاة مشهودة مكتوبة حتى
تصلي الصبح ثم اقصر حتى تطلع الشمس فترفع قدر رمح او رمحين فانها تطلع بين قرني شيطان وتصلي لها
الكفار ثم صل ما شئت فان الصلاة مشهودة مكتوبة حتى يعدل الرمح ظله ثم اقصر فان جهنم تسجر
وتفتح ابوابها فاذا زالت الشمس فصل ما شئت فان الصلاة مشهودة مكتوبة ثم صل حتى تصلي العصر
ثم اقصر حتى تغرب فانها تغرب بين قرني شيطان وتصلي لها الكفار واذا توضأت فاغسل يديك
فانك اذا غسلت يديك خرجت خطاياك من اطراف انا ملك ثم اذا مسحت راسك خرجت خطاياك من
اطراف شعرك ثم اذا غسلت رجليك خرجت خطاياك من رجليك فان ثبت في مجلسك كان لك حظا
من وضوئك وان قمت فذكرت ربك وحمدته وركعت ركعتين مقبلا عليهما بقلبك كنت من خطاياك
كيوم ولدتك امك قال قلت يا عمرو اعلم ما تقول فانك تقول امرا عظيما فقال والله لقد كبرت
سني ودنا اجلي واني لغني عن الكذب ولو لم اسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم الا مرة او مرتين
ما حدثته ولكن قد سمعته اكثر من ذلك رواه الحاكم في المستدرك **باب** الصلاة عند طلوع الشمس
وغروبها عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحروا بصلاتكم طلوع الشمس ولا غروبها
رواه البخاري وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يتحرى احدكم فيصلي عند طلوع الشمس
ولا عند غروبها رواه البخاري وعن عقبة بن عامر قال ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا اذا طلعت الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى يميل الشمس وحين تضيف للغروب حتى تغرب رواه ابو داود الطيالسي . باب الصلاة اذا اقيمت الصلاة عن ابي موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا صلى ركعتي الغداة حين اخذ المؤذن يقيم فغمز النبي صلى الله عليه وسلم منكبيه وقال الا كان هذا قبل ذا رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة رواه الطبراني في الصغير وعن ابن بحينة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابصر رجلا يصلي ركعتي الفجر وقد اقيمت الصلاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح اربعا الصبح اربعا رواه ابو داود الطيالسي

ابواب الصلوات الممنوعة

باب الصلوة بغير وضوء عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ايمان لمن لا امانة له ولا صلوة لمن لا طهور له ولا دين لمن لا صلوة له انما موضع الصلاة من الدين كموضع الراس من الجسد رواه الطبراني في الصغير وعن ابي حويطب بن عبد العزى عن جدته عن ابيها قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة الا بوضوء ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه رواه ابو داود الطيالسي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلاة من احدث حتى يتوضأ قال رجل من حضرموت ما الحدث يا ابا هريرة قال فساء او ضراط رواه البخاري باب صلاة الجنب عن ابي هريرة قال اقيمت الصلوة وعدلت الصفوف قياما فخرج الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قام في مصلاه ذكر انه جنب فقال لنا مكانكم ثم رجع فاغتسل ثم خرج الينا وراسه يقطر فكبر فصلينا معه رواه البخاري باب صلاة الحائض عن ابي سعيد الخدري قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في اضحى او فطر الى المصلى فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فاني رأيتكن اكثر اهل النار فقلن وبم يا رسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل ودين اذهب للب الرجل الحازم من احداكن قلن وما نقصان ديننا وعقلنا يا رسول الله قال اليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلن بلى قال فذلك من نقصان عقلها اليس اذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلى قال فذلك من نقصان دينها رواه البخاري وعن جابر قال حاضت عائشة فنسكت المناسك كلها غير الطواف بالبيت ولا تصلي اورده البخاري تعليقا وعن ام عطية قالت امرنا ان نخرج العواتق وذوات الخدور وعن ايوب عن حفصة بنحوه وزاد في حديث حفصة قال او قالت العواتق

وذوات الخدور ويعتزلن الحيض المصلى رواه البخاري وعن حفصة بنت سيرين قالت كنا نمنع
جوارينا ان يخرجن يوم العيد فجاءت امرأة فنزلت قصر بني خلف فاتيتها فحدثت ان زوج اختها غزا
مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة فكانت اختها معه في ست غزوات فقالت فكنا نقوم على
المرضى ونداوي الكلمى فقالت يا رسول الله على احدنا باس اذا لم يكن لها جلباب ان لا تخرج فقال لتلبسها
صاحبتها من جلبابها فليشهدن الخير ودعوة المؤمنين قالت حفصة فلما قدمت ام عطية اتيتها
فسألتها اسمعت في كذا وكذا قالت نعم بابي وقلما ذكرت النبي صلى الله عليه وسلم الا قالت بابي قال ليخرج
العواتق ذوات الخدور او قال العواتق وذوات الخدور شك ايوب والحيض ويعتزل الحيض المصلى و
ليشهدن الخير ودعوة المؤمنين قالت فقلت لها آلحيض قالت نعم اليس الحائض تشهد عرفات و
تشهد كذا وتشهد كذا رواه البخاري وعن ام عطية امرنا ان نخرج فنخرج الحيض والعواتق وذوات
الخدور وقال ابن عون او العواتق ذوات الخدور فاما الحيض فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم
ويعتزلن مصلاهم رواه البخاري وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال النبي صلى الله
عليه وسلم اذا اقبلت الحيضة فدعي الصلاة واذا ادبرت فاغسلي عنك الدم وصلي رواه البخاري وعن
ام المؤمنين ميمونة رضي الله عنها انها كانت تكون حائضا لا تصلي وهي مفترشة بحذاء مسجد
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي على خمرته فاذا سجد اصابني بعض ثوبه رواه البخاري

ابواب ادراك الفريضة

باب عدم الخروج من المسجد بعد النداء عن امير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك الاذان في المسجد ثم خرج لم يخرج لحاجة وهو لا يريد
الرجوع فهو منافق رواه ابن ماجة وعن سعيد بن المسيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يخرج
من المسجد احد بعد النداء الا منافق الا احد اخرجته حاجة وهو يريد الرجوع رواه ابو داؤد في المراسيل
وعبد الرزاق في مصنفه وعن ابي الشعثاء قال كنا مع ابي هريرة في المسجد فخرج رجل حين اذن المؤذن
للعصر فقال ابو هريرة اما هذا فقد عصى ابا القاسم رواه مسلم وابو داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة
وعن ابي هريرة قال من لم يجب الدعوة فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم امرنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اذن المؤذن فلا تخرجوا حتى تصلوا رواه اسحق بن راهويه **باب** الافضل في عامة السنن
والنوافل المنزل عن زيد بن ثابت قال احتجر رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد حجرة من حصير

فى رمضان فصلى فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ليالى حتى اجتمع اليه الناس وجاؤا يصلون بصلاته ثم
جاء ليلة فحضروا وابطأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يخرج اليهم فرفعوا اصواتهم وحصبوا الباب
فخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم ما زال بكم صنيعكم فان خير صلاة المرء فى بيته
الا المكتوبة رواه البخارى ومسلم وابوداود والنسائى والترمذى مختصرا ولفظ ابى داود صلاة المرء
فى بيته افضل من صلاته فى مسجدى هذا الا المكتوبة ولفظهما افضل صلاتكم فى بيوتكم الا المكتوبة

باب متى يقضى صلاة الفجر اذا فاتت عن عبد الله بن ابى رباح عن ابى قتادة قال خطبنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال انكم سترون عشيتكم وتاتون الماء غدا ان شاء الله تعالى (الى ان قال) قال رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطريق فوضع راسه ثم قال احفظوا علينا صلاتنا فان اول من استيقظ
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطريق فوضع راسه ثم قال احفظوا علينا صلاتنا فان اول من استيقظ
رسول الله صلى الله عليه وسلم والشمس فى ظهره قال فقمنا فزعين ثم قال اركبوا فركبنا فسرنا حتى اذا
ارتفعت الشمس ثم نزل فدعى بميضاة كانت معى فيها شئ من ماء ثم قال لابى قتادة احفظ علينا
ميضاتك فيكون لها نبأ ثم اذن بلال بالصلاة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم صلى
الغداة فصنع كما كان يصنع كل يوم الحديث رواه مسلم وعن ذى مخبر الحبشى وكان يخدم النبى صلى
الله عليه وسلم فى هذا الخبر قال فتوضأ يعنى النبى صلى الله عليه وسلم وضوءا لم يلث منه التراب ثم امر بلالا
فاذن ثم قال النبى صلى الله عليه وسلم فركع ركعتين غير عجل ثم اقم الصلاة ثم صلى وهو على غير عجل رواه
ابوداود وعن عمران بن حصين نحوه ورواه الامام احمد فى مسنده وابن حبان فى صحيحه بزيادة فيه ورواه
الحاكم فى المستدرك وقال حديث صحيح على ما قدمناه من صحة سماع الحسن من عمران واعادته الركعتين و
لم يخرجاه ورواه ابن خزيمة فى صحيحه ورجاله ثقات وعن جبير بن مطعم قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى سفر فقال من يكلأنا الليلة فقال انه اذا استقبل تطلع الشمس فما ايقظهم الا حر الشمس فقاموا
فاذن بلال وصلوا الركعتين ثم صلوا الفجر رواه النسائى والامام احمد فى مسنده والطبرانى فى الكبير
وعن انس قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر فقال من يكلأنا الليلة فقلت انا فنام ونام
الناس فلم يستيقظ الا بحر الشمس فقال يا ايها الناس ان هذه الارواح عارية فى اجساد العباد فيقبضها
ويرسلها اذا شاء فاقضوا حوائجكم على رسلكم فقضينا الحوائج على رسلنا وتوضأنا وتوضأ النبى صلى الله
عليه وسلم وصلى ركعتى الفجر رواه البزار وعن عبد الله بن مسعود قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال له القوم احرس بنا يا رسول الله فقال من يوقظنا فقلت انا يا رسول الله فنمت وناموا فما استيقظنا

الا حر الشمس فی رؤسنا فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ وتوضأ القوم فصلی رکعتین ثم صلی الفجر رواہ
البیہقی فی الاسماء والصفات وزاد فی روایۃ وقال ان اللہ لو شاء لا یقظنا ولکنہ اراد ان یکون لمن بعدکم
فعلکم لمن نام او نسی وعن ابن عباس قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مسیر فنمنا عن الصلاۃ صلاۃ
الغداۃ حتی طلعت الشمس فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنا کما کان یؤذن وصلی رکعتی الفجر کما کان
یصلی ثم صلی الغداۃ رواہ البزار وعن مالک بن ربیعۃ السلولی قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی سفر فاسرینا لیلۃ فلما کان فی وجہ الصبح نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنام ونام الناس فلم ینتبہ
الا بالشمس قد طلعت علینا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤذن فاذن ثم صلی رکعتین قبل الفجر ثم امرہ
واقام ثم صلی بالناس ثم حدثنا ما ہو کائن حتی یقوم الساعۃ رواہ النسائی وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من غزوۃ خیبر فسار لیلۃ حتی اذا ادرکہ الکری عرس وقال لبلال اکلأ لنا اللیل
فصلی بلال ما قدر لہ ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فلما تقارب الفجر استند بلال الی
راحلتہ مواجہ الفجر فغلبت بلالا عیناہ وہو مستند الی راحلتہ فلم یستیقظ بلال ولا احد من
اصحابہ حتی ضربتہم الشمس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولہم استیقاظا ففزع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای بلال فقال بلال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک بابی انت وامی یا رسول اللہ
قال اقتادوا رواحلہم شیئا ثم توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام الصلاۃ فصلی بہم
الصبح فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ قال من نسی صلاۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ عزوجل
قال اقم الصلاۃ لذکری قال وکان ابن شہاب یقرأہا للذکری رواہ مسلم وابو داؤد وابن ماجۃ
وعن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من خیبر اسری حتی اذا کان من آخر
اللیل عرس وقال لبلال اکلأ لنا الصبح فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وکلأ بلال ما قدر لہ
ثم استند الی راحلتہ وہو مقابل الفجر فغلبتہ عیناہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولا بلال ولا احد من الرکب حتی ضربتہم الشمس ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال فقال
بلال یا رسول اللہ اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک قال اقتادوا فبعثوا رواحلہم فاقتادوہا شیئا
ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاقام الصلاۃ فصلی بہم الصبح ثم قال حین قضی الصلاۃ من
نسی صلاۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ عزوجل یقول اقم الصلاۃ لذکری رواہ الامام مالک والامام
محمد عنہ فی المؤطا وقال وبہذا ناخذ الا ان یذکرہا فی الساعۃ التی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن الصلاۃ فیہا حین تطلع الشمس حتی ترتفع وتبیض ونصف النہار حتی تزول وحین تحمر الشمس

حتى تغيب الا العصر يومه فانه يصليها وان احمرت الشمس قبل غروب الشمس هو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى وعن[١٠] بلال قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فناموا حتى طلعت الشمس فامر بلالا فاذن ثم توضؤا فصلى ركعتين ثم صلوا صلاة الغداة رواه الدارقطني وعن[١١] عمران بن حصين قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسيره فناموا عن صلاة الفجر فاستيقظوا بحر الشمس فارتفعوا قليلا حتى استقلت ثم امر المؤذن فاذن ثم صلى ركعتين قبل الفجر ثم اقام المؤذن فصلى الفجر رواه الدارقطني وعنه[١٢] قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسيره فنمنا عن صلاة الفجر حتى طلعت الشمس فامر المؤذن فاذن ثم صلينا ركعتي الفجر حتى اذا امكننا الصلاة صلينا رواه الدارقطني وعنه[١٣] قال سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة او قال في سرية فلما كان من آخر السحر عرسنا فما استيقظنا الا حر الشمس فجعل الرجل منا يثب فزعا دهشا فلما استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا فارتحلنا ثم سرنا حتى ارتفعت الشمس فقضى القوم حوائجهم ثم امر بلالا فاذن فصلينا ركعتين ثم امر فاقام فصلى الغداة فقلنا يا نبي الله الا نقضيها لوقتها من الغد فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهاكم الله عن الربا ويقبله منكم رواه الدارقطني

ابواب قضاء الفوائت

باب من نام عن صلاة او نسيها فذكرها وهو مع الامام عن[١] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسي صلاة فلم يذكرها الا وهو مع الامام فليتم صلاته فاذا فرغ من صلاته فليعد التي نسي ثم ليعد التي صلاها مع الامام رواه الدارقطني والبيهقي في سننهما وعنه[٢] انه كان يقول من نسي صلاة من صلاته فلم يذكرها الا وهو مع الامام فاذا سلم الامام فليصل صلاته التي نسي ثم ليصل بعدها الصلاة الاخرى رواه الامام محمد في الموطأ بطريق مالك وقال وبهذا ناخذ الا في خصلة واحدة اذا ذكرها وهو في صلاة في اخر وقتها يخاف ان بدء بالاولى ان يخرج وقت هذه الثانية قبل ان يصليها فليبدء بهذه الثانية حتى يفرغ منها ثم يصلي الاولى بعد ذلك وهو قول ابي حنيفة وسعيد بن المسيب **باب** من صلى المغرب ونسي العصر عن[٣] جمعة حبيب بن شباع وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم صلى المغرب ونسي العصر فقال لاصحابه هل رأيتموني صليت العصر قالوا لا يا رسول الله ما صليت العصر فامر المؤذن فاذن ثم اقام فصلى العصر ونقض الاولى وصلى المغرب رواه الامام احمد في مسنده والطبراني في معجمه وعن[٤] جابر ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يوم الخندق جعل يسب كفار قريش وقال يا رسول الله ما كدت ان اصلي العصر حتى كادت الشمس تغرب فقال عليه السلام

فواللہ ان صليتها فنزلنا الى بطحان فتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وتوضأنا فصلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم العصر بعد ما غربت الشمس وصلينا بعدها المغرب رواه البخاري ومسلم والترمذي
وقال هذا حديث حسن صحيح **باب** من فاته صلوات **عن** عبد الله بن مسعود قال ان المشركين
شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله
فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ثم اقام فصلى المغرب ثم اقام فصلى العشاء
رواه الامام احمد والترمذي والنسائي وقال الترمذي حديث ليس باسناده باس الا ان ابا عبيدة
لم يسمع من ابيه ورواه ابو يعلى الموصلي في مسنده والبيهقي في سننه **وعن** ابي سعيد الخدري قال حبسنا
الخندق عن الظهر والعصر والمغرب والعشاء حين لقينا ذلك فانزل الله تعالى وكفى الله المؤمنين القتال
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بلالا فاقام ثم صلى الظهر فصلاها كما كان يصليها قبل
ذلك ثم اقام فصلى العصر كما كان يصليها قبل ذلك ثم اقام فصلى المغرب كما كان يصليها قبل ذلك
ثم اقام فصلى العشاء فصلاها كما كان يصليها قبل ذلك رواه النسائي وابن حبان في صحيحه ولم يذكر
العشاء الى اخر الحديث **وعن** جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم شغل يوم الخندق عن
صلاة الظهر والعصر والمغرب والعشاء حتى ذهبت ساعة من الليل فامر بلالا فاذن واقام فصلى الظهر
ثم امره فاذن واقام فصلى العصر ثم امره فاذن واقام فصلى المغرب ثم امره فاذن واقام فصلى العشاء
ثم قال ما على ظهر الارض قوم يذكرون الله في هذه الساعة غيركم رواه البزار **وعن** ابي عبيدة عن
ابيه قال شغلنا المشركون عن صلاة الظهر والعصر والمغرب والعشاء فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم
بلالا فاذن واقام فصلينا الظهر ثم اقام فصلينا العصر ثم اقام فصلينا المغرب ثم اقام فصلينا
العشاء ثم قال ما في الارض عصابة يذكرون الله عز وجل غيركم رواه ابو داود الطيالسي في مسنده
باب قضاء الفائتة بجماعة **عن** عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في
سفر فنزل فنام وقال لبلال ايقظنا للصلاة فما استيقظوا الا بحر الشمس في اعجازهم او متونهم
فقال ارتحلوا من هذا المكان فارتحلوا ثم نزلوا فقال لبلال ما منعك ان توقظنا قال اتاني
الذي اتاكم قال فتيمموا الصعيد وامر بلالا فاذن وصلوا الركعتين ثم اقام فصلوا الصبح رواه
ابو داود الطيالسي **باب** الاقامة لكل صلاة من الفوائت **عن** ابي سعيد الخدري قال كنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الخندق فشغلنا عن صلوات فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم
بلالا فاقام لكل صلاة اقامة وذلك قبل ان ينزل عليه فان خفتم فرجالا او ركبانا رواه

ابو داؤد الطيالسي **باب** المغمى عليه يفيق بعد ذهاب الوقت **عن**[١] **نافع** ان عبد الله بن عمر اغمي عليه فذهب عقله فلم يقض الصلوة رواه البيهقي في السنن الكبرى قال قال مالك وذلك ان الوقت قد ذهب واما من افاق وهو في وقت فانه يصلي هكذا في رواية جماعة عن نافع وفي رواية عبيد الله بن عمر عن نافع يوم وليلة وفي رواية ايوب عن نافع ثلاثة ايام

ابواب سجود السهو

باب من شك في صلاته **عن**[١] **عطاء** بن يسار انه قال سألت عبد الله بن عمرو بن العاص وكعب الاحبار عن الذي يشك في صلاته فلا يدري كم صلى اثلثا ام اربعا فكلاهما قالا ليصل ركعة اخرى ثم يسجد سجدتين وهو جالس رواه الامام مالك **وعن**[٢] ابراهيم فيمن نسي الفريضة فلا يدري اربعا صلى ام ثلثا قال ان كان اول نسيانه اعاد الصلاة وان كان يكثر النسيان يتحرى الصواب فان كان اكبر رايه انه اتم الصلاة سجد سجدتي السهو وان كان اكبر رائه انه صلى ثلثا اضاف اليها واحدة ثم سجد سجدتي السهو رواه الامام محمد في الآثار وقال وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **وعن**[٣] **عبد الله** بن مسعود قال اذا شك احدكم في صلاة فلا يدري ثلثا صلى ام اربعا فليتحر فلينظر افضل ظنه فان كان اكبر ظنه انها ثلث قام فاضاف اليها الرابعة ثم تشهد فسلم وسجد سجدتي السهو وان كان افضل ظنه انه صلى اربعا تشهد ثم سلم ثم سجد سجدتي السهو رواه الامام محمد في الآثار وقال وبه ناخذ الا انا نستحب له اذا كان ذلك اول ما اصابه ان يعيد الصلاة **وعنه**[٤] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شك احدكم فلم يدر كم صلى فليتحر حتى يستيقن ثم ليتم على ما في نفسه ثم يسجد سجدتي السهو رواه الطبراني في الصغير **وعن**[٥] **عبد الله** بن جعفر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شك في صلاته فليسجد سجدتين بعد ما يسلم رواه الامام احمد وابو داود والنسائي وابن خزيمة في صحيحه والبيهقي **وعن**[٦] **ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نودي بالصلاة ادبر الشيطان وله ضراط حتى لا يسمع الاذان فاذا قضي الاذان اقبل فاذا ثوب بها ادبر فاذا قضي التثويب اقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه يقول اذكر كذا وكذا ما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل ان يدري كم صلى فاذا لم يدر احدكم كم صلى ثلثا ام اربعا فليسجد سجدتين وهو جالس رواه البخاري ومسلم **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان احدكم اذا قام يصلي جاءه الشيطان فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد ذلك احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس

رواه مسلم وابو داود والطحاوي وعن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا شك احدكم في الثنتين والواحدة فليجعلها واحدة واذا شك في الثنتين والثلث فليجعلها ثنتين واذا شك في الثلث والاربع فليجعلها ثلثا ثم ليتم ما بقي من صلاته حتى يكون الوهم في الزيادة ثم يسجد سجدتين وهو جالس رواه ابن ماجة والدارقطني وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى صلاة يشك في النقصان فليصل حتى يشك في الزيادة رواه الامام احمد والدارقطني وعن مكحول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شك احدكم في صلاته فلا يدري اذاد ام نقص فان كان شك في الواحدة والثنتين فيجعلها واحدة وان كان شك في ثلث والثنتين فيجعلها ثنتين وان كان شك في الثلث والاربع فيجعلها ثلثا حتى يكون الوهم في الزيادة رواه الدارقطني والامام احمد والحاكم

باب من شك بعد ما خرج

عن ابرهيم قال اذا انصرفت من صلاتك ثم عرض لك شك في وضوء او صلاة او قراءة فلا تلتفت رواه الامام محمد في الآثار وقال وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة

باب من قام في ثنتين ولم يتشهد

عن عبد الله بن بحينة انه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم قام ولم يجلس فقام الناس معه فلما قضى صلاته ونظرنا تسليمه كبر ثم سجد سجدتين وهو جالس قبل التسليم ثم سلم رواه الامام مالك والبخاري ومسلم وابو داود والنسائي وابن ماجة وعنه انه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر فقام في اثنتين ولم يجلس فيهما فلما قضى صلاته سجد سجدتين ثم سلم بعد ذلك رواه الامام مالك وعبد الرزاق وابن ابي شيبة وعن طاؤس ان ابن الزبير قام في ركعتين من المغرب ثم سجد سجدتين وهو جالس فذكرت ذلك لابن عباس فقال اصاب رواه عبد الرزاق وعن عبد الله بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلاة فظن انها العصر فلما كان في الثالثة قام قبل ان يجلس فلما كان قبل ان يسلم سجد سجدتين رواه ابن ماجة وابن ابي شيبة وعن قيس بن ابي حازم ان سعدا قام في الركعتين فسبحوا به فلم يجلس حتى قضى صلاته سجد سجدتين وهو جالس رواه عبد الرزاق وعن عبد الله بن بحينة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قام في الصلاة وعليه جلوس فسجد سجدتين وهو جالس قبل التسليم رواه النسائي

باب من سلم في ثنتين

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من اثنتين فقال له ذو اليدين اقصرت الصلاة ام نسيت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصدق ذو اليدين فقال الناس نعم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ركعتين اخريين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع ثم كبر

فسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع رواه الامام مالك والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعنه
قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة العصر فسلم في ركعتين فقام ذو اليدين فقال اقصرت
الصلاة يا رسول الله ام نسيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ذلك لم يكن فقال قد كان بعض
ذلك يا رسول الله فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على الناس فقال اصدق ذو اليدين فقالوا نعم
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتم ما بقي من الصلاة ثم سجد سجدتين بعد التسليم وهو جالس
رواه الامام مالك والنسائي وعن ابي بكر بن سليمان بن ابي حثمة قال بلغني ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم ركع ركعتين من احدى صلاتي النهار الظهر او العصر فسلم في اثنتين فقال له
ذو الشمالين رجل من بني زهرة بن كلاب اقصرت الصلاة يا رسول الله ام نسيت فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما قصرت الصلاة وما نسيت فقال ذو الشمالين قد كان بعض ذلك يا رسول الله
فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على الناس فقال اصدق ذو اليدين فقالوا نعم فاتم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما بقي من الصلاة ثم سلم رواه الامام مالك والنسائي وعن محمد بن سيرين
قال قال ابو هريرة صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم احدى صلاتي العشي قال قال ابو هريرة ولكني
نسيت قال فصلى بنا ركعتين ثم سلم فانطلق الى خشبة معروضة في المسجد فقال بيده عليها
كانه غضبان وخرجت السرعان من ابواب المسجد فقالوا اقصرت الصلاة وفي القوم ابو بكر و
عمر فهاباه ان يكلماه وفي القوم رجل في يده طول قال كان يسمى ذا اليدين فقال يا رسول الله
انسيت ام قصرت الصلاة فقال لم انس ولم تقصر الصلاة قال فقال اكما قال ذو اليدين قالوا نعم
فجاء فصلى الذي كان تركه ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه وكبر ثم كبر ثم سجد
مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه ثم كبر رواه النسائي والبخاري ومسلم والطبراني في الصغير۔

باب من سلم في ثلث عن معاوية بن حديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوما
فسلم وقد بقيت من الصلاة ركعة فادركه رجل فقال نسيت من الصلاة ركعة فرجع فدخل
المسجد وامر بلالا فاقام الصلاة فصلى للناس ركعة فاخبرت بذلك الناس فقالوا لي اتعرف الرجل قلت
لا الا ان اراه فمر بي فقلت هذا هو فقالوا هذا طلحة بن عبيد الله رواه ابو داود والنسائي وعنه قال صلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر او العصر ثلاث ركعات ثم سلم فقال رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
يقال له الخرباق اقصرت الصلاة فسال النبي صلى الله عليه وسلم فاذا هو كما قال فصلى ركعة ثم سلم ثم سجد سجدتين
ثم سلم رواه ابو داود الطيالسي وعن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى العصر وسلم
في ثلث ركعات ثم دخل منزله فقام اليه رجل يقال له الخرباق وكان في يديه طول فقال يا رسول الله

فذكرله صنيعه فخرج غضبان يجر رداءه حتى انتهى الى الناس فقال اصدق هذا قالوا نعم فصلى ركعة
ثم سلم ثم سجد سجدتين ثم سلم رواه مسلم وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بهم
الظهر ثلث ركعات ثم سلم وانصرف فقال له الخرباق يا رسول الله انك صليت ثلثا قال فجاء فصلى
ركعة ثم سلم ثم سجد سجدتي السهو ثم سلم رواه الطحاوى وعنه قال سلم رسول الله صلى الله عليه
وسلم فى ثلث ركعات فدخل الحجرة مغضبا فقام الخرباق رجل بسيط اليدين فقال يا رسول الله اقصرت
الصلاة ام نسيت قال فخرج يجر رداءه فسأل فاخبر فصلى الركعة التى كان ترك وسلم ثم سجد سجدتين
ثم سلم رواه الطحاوى **باب من صلى الظهر خمسا** عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له ازيد فى الصلاة فقال وما ذاك قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين
بعد ما سلم وفى رواية قال انما بشر مثلكم انسى كما تنسون فاذا نسيت فذكرونى واذا شك احدكم
فى صلاته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم ليسجد سجدتين رواه البخارى ومسلم و
عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى الظهر او العصر خمسا فسجد سجدتى السهو رواه الطبرانى
فى المعجم الصغير وعنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا فلما انفتل توشوش القوم
بينهم فقال ما شانكم قالوا يا رسول الله هل زيد فى الصلاة قال لا قالوا فانك قد صليت خمسا
فانفتل فسجد سجدتين ثم سلم ثم قال انما انا بشر انسى كما تنسون رواه مسلم وابوداود وعن
ابرهيم بن سويد قال صلى بنا علقمة الظهر خمسا فلما سلم قال القوم يا ابا شبل قد صليت خمسا قال كلا ما فعلت
قالوا بلى قال وكنت فى ناحية القوم وانا غلام فقلت بلى قد صليت خمسا قال لى وانت يا اعور تقول ذلك قال
قلت نعم قال فانفتل فسجد سجدتين ثم سلم ثم قال قال عبد الله صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
خمسا فلما انفتل توشوش الحديث وزاد ابن نمير فى حديثه فاذا نسى احدكم فليسجد سجدتين رواه مسلم
وعن عبد الله قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فزاد او نقص قال ابرهيم والوهم منى فقيل يا رسول الله
ازيد فى الصلاة شئ قال انما انا بشر انسى كما تنسون فاذا نسى احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس
ثم تحول النبى صلى الله عليه وسلم فسجد سجدتين رواه مسلم وابن ماجة وعنه قال صلى النبى صلى الله عليه
وسلم الظهر خمسا فقيل له ازيد فى الصلاة قال وما ذاك فقيل له فثنى رجله فسجد سجدتين رواه
البخارى وابن ماجة **باب من سجد ثلث سجدات** عن ابرهيم فى رجل سجد ثلث سجدات
ناسيا قال عليه سجدتا السهو رواه الامام محمد فى الآثار وقال وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رح
باب من زاد او نقص او لم يدر عن عبد الله قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

زاد او نقص قال ابرهيم وايم الله ما جاء ذاك الا من قبلي قال قلنا يا رسول الله احدث في الصلاة شئ فقال لا قال فقلنا له الذي صنع فقال اذا زاد الرجل او نقص فليسجد سجدتين قال ثم سجد سجدتين رواه مسلم وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم فلم يدر زاد او نقص فليسجد سجدتين وهو قاعد فاذا اتاه الشيطان فقال انك قد احدثت فليقل كذبت الا ما وجد ريحا بانفه او صوتا باذنه رواه ابو داؤد والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي حديث حسن

باب من سهى ولم يستتم قائما عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الامام في الركعتين فان ذكر قبل ان يستوي قائما فليجلس فان استوى قائما فلا يجلس ويسجد سجدتي السهو رواه ابو داؤد وابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الامام في الركعتين فان ذكر قبل ان يستتم قائما فليجلس وان استتم قائما فلا يجلس ويسجد سجدتي السهو رواه الدارقطني وقال وكذلك رواه الفريابي ومومل وغيرهما عن الثوري وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شك احدكم فقام في الركعتين فاستتم قائما فليمض وليسجد سجدتين وان لم يستتم قائما فليجلس ولا سهو عليه رواه الدارقطني

باب من سهى واستتم قائما عن زياد بن علاقة قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في الركعتين قلنا سبحن الله قال سبحن الله ومضى فلما اتم صلاته وسلم سجد سجدتي السهو فلما انصرف قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع كما صنعت رواه ابو داؤد وعنه قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فقام من الركعتين قائما فقلنا سبحن الله فادمى وقال سبحان الله فمضى في صلاته فلما قضى صلاته سجد سجدتين وهو جالس ثم قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستوى قائما من جلوسه فمضى في صلاته فلما قضى صلاته سجد سجدتين وهو جالس رواه الطحاوي وعن الشعبي قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في الركعتين فسبح به القوم وسبح بهم فلما قضى صلاته سلم ثم سجد سجدتي السهو وهو جالس ثم حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل بهم مثل الذي فعل رواه الترمذي وعن قيس بن حازم قال صلى بنا سعد بن ابي وقاص فنهض في الركعتين فسبحنا له فاستتم قائما قال فمضى في قيامه حتى فرغ قال اكنتم ترون ان اجلس انما صنعت كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع رواه ابو يعلى والبزار ورجاله رجال الصحيح وعنه قال صلى بنا سعد بن مالك فقام في الركعتين الاوليين فقالوا سبحن الله فمضى فلما سلم سجد سجدتي السهو رواه الطحاوي وعن محمد بن يوسف مولى عثمان عن ابيه ان معاوية ابن ابي سفيان صلى بهم فقام وعليه

جلوس فلم يجلس فلما كان اٰخر صلاته سجد سجدتين قبل ان يسلم وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصنع رواه الطحاوي في شرح معاني الآثار والدارقطني في سننه والبيهقي في المعرفة

باب اذا شك فليتحر الصواب

عن علقمة قال قال عبد الله صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ابراهيم زاد او نقص فلما سلم قيل له يا رسول الله احدث في الصلاة شيء قال وما ذاك
قالوا صليت كذا وكذا قال فثنى رجليه واستقبل القبلة فسجد سجدتين ثم سلم ثم اقبل علينا
بوجهه فقال انه لو حدث في الصلاة شيء لانبأتكم به ولكن انما انا بشر انسى كما تنسون
فاذا نسيت فذكروني واذا شك احدكم في صلاته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسجد سجدتين
رواه مسلم والبخاري وابو داؤد والنسائي وابن ماجة والدارقطني وفي رواية لمسلم عن ابن بشر فلينظر
احرى ذلك بالصواب وقال منصور فلينظر احرى ذلك للصواب وفي رواية فليتحر اقرب ذلك الى
الصواب وفي رواية فليتحر الذي يرى انه الصواب وعنه عن عبد الله قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا شك احدكم في صلاته فليتحر وليسجد سجدتين بعد ما يفرغ رواه النسائي
وعن ابراهيم قال كانوا يقولون اذا اوهم يتحرى الصواب ثم يسجد سجدتين رواه النسائي
وعن عبد الله بن مسعود قال قال النبي صلى الله عليه وسلم انما انا بشر انسى كما تنسون فايكم شك في
صلاته فلينظر احرى ذلك بالصواب فليتم عليه ثم يسجد سجدتي السهو رواه الدارقطني

باب اذا شك فليتم الصواب

عن عطاء بن يسار قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا شك احدكم
في صلاته فان استيقن ان قد صلى ثلاثا فليقم فليتم ركعة بسجودها ثم يجلس فيتشهد فاذا فرغ
فلم يبق الا ان يسلم فليسجد سجدتين وهو جالس ثم يسلم رواه ابو داؤد وعن ابي سعيد الخدري
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا لم يدر احدكم صلى ثلاثا او اربعا فليصل ركعة ثم يسجد بعد ذلك
سجدتين وهو جالس فان كان صلى خمسا شفعتا له صلاته وان صلى اربعا كانتا ترغيما للشيطان
رواه النسائي والدارقطني وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم
فلم يدر ثلاثا صلى ام اربعا فليتم حتى يستيقن انه قد تم ثم يسجد سجدتين قبل السلام فان
كانت صلاته وترا كانت شفعا لصلاته وان كانت صلاته شفعا كانت ترغيما للشيطان
رواه الدارقطني وعن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سها في صلاة
في ثلاث او اربع فليتم فان الزيادة خير من النقصان رواه النسائي والحاكم وعنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا شك في الثلاث والاربع فليجعلها ثلاثا حتى يكون الوهم في الزيادة

ثم ليتم ما بقي من صلاته ثم يسجد سجدتين وهو جالس قبل ان يسلم رواه الامام احمد وابن ماجة
والحاكم **باب** البناء على اليقين **عن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شك احدكم
في صلاته فلم يدر كم صلى ثلاثا ام اربعا فليطرح الشك وليبن على ما استيقن ثم يسجد سجدتين
قبل ان يسلم فان كان صلى خمسا شفعن له صلاته وان كان صلى اتماما لاربع كانتا ترغيما للشيطان
رواه الامام احمد ومسلم وابو داؤد والنسائي وابن ماجة **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال اذا شك احدكم في صلاته فليلغ الشك وليبن على اليقين فاذا استيقن بالتمام فليسجد سجدتين
وهو قاعد فان كان صلى خمسا شفعتا له وان صلى اربعا كانتا ترغيما للشيطان رواه النسائي **وعنه**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شك احدكم في صلاته فليلق الشك وليبن على اليقين
فاذا استيقن التمام سجد سجدتين فان كانت صلاته تامة كانت الركعة نافلة والسجدتان وان كانت
ناقصة كانت الركعة تماما لصلاته وكانت السجدتان مرغمتي الشيطان رواه ابو داؤد **باب**
سجدتا السهو مرغمتان للشيطان **عن** عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شك
احدكم في صلاته فلم يدر كم صلى اثلثا ام اربعا فليصل ركعة وليسجد سجدتين وهو جالس قبل
التسليم فان كانت الركعة التي صلى خامسة شفعها بهاتين السجدتين وان كانت رابعة فالسجدتان
ترغيم للشيطان رواه الامام مالك ورواه مسلم والدارمي عن ابي سعيد متصلا **وعن** ابن عباس ان النبي
صلى الله عليه وسلم سمى سجدتي السهو المرغمتين رواه ابو داؤد **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا شك احدكم في صلاته فليلق الشك وليبن على اليقين فان استيقن التمام سجد
سجدتين فان كانت صلاته تامة كانت الركعة نافلة والسجدتان نافلة وان كانت ناقصة كانت الركعة
تمام الصلاة والسجدتان ترغمان الشيطان رواه ابن حبان والحاكم **باب** سجود النبي صلى الله عليه
وسلم سجدتي السهو **عن** عبد الله بن بحينة انه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام من اثنتين
من الظهر لم يجلس بينهما فلما قضى صلاته سجد سجدتين ثم سلم بعد ذلك رواه البخاري
وبقية الجماعة **وعن** عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له
ازيد في الصلاة قال وما ذاك قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم رواه البخاري ومسلم
وابو داؤد والنسائي وابن ماجة **وعن** ابي هريرة قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم الظهر او العصر
فسلم فقال له ذو اليدين الصلاة يا رسول الله انقصت فقال النبي صلى الله عليه وسلم لاصحابه احق
ما يقول قالوا نعم فصلى ركعتين اخريين ثم سجد سجدتين. قال سعد ورأيت عروة بن الزبير

صلى من المغرب ركعتين فسلم وتكلم ثم صلى ما بقي وسجد سجدتين وقال هكذا فعل النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري **باب** التكبير في سجود السهو **عن** ابي هريرة قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم احدى صلاتي العشي قال محمد واكبر ظني العصر ركعتين ثم سلم ثم قام الى خشبة في مقدم المسجد فوضع يده عليها وفيهم ابو بكر وعمر رضي الله عنهما فهابا ان يكلماه وخرج سرعان الناس فقالوا اقصرت الصلاة ورجل يدعوه النبي صلى الله عليه وسلم ذا اليدين فقال انسيت ام قصرت الصلاة فقال لم انس ولم تقصر قال بلى قد نسيت فصلى ركعتين ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه فكبر ثم وضع راسه فكبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه وكبر رواه البخاري **وعن** عبد الله بن بحينة الاسدي حليف بني عبد المطلب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام في صلاة الظهر وعليه جلوس فلما اتم صلاته سجد سجدتين يكبر في كل سجدة وهو جالس قبل ان يسلم وسجدهما الناس معه مكان ما نسي من الجلوس رواه البخاري والامام احمد وعبد الرزاق عن ابن جريج بلفظ فكبر فسجد ثم كبر فسجد ثم سلم **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام في الثنتين من الظهر فلم يجلس فلما قضى صلاته سجد سجدتين كبر في كل سجدة وهو جالس قبل ان يسلم وسجدهما الناس معه مكان ما نسي من الجلوس رواه النسائي **باب** سجود السهو سجدتان **عن** زياد بن علاقة قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في الركعتين فسبح به من خلفه فاشار اليهم ان قوموا فلما فرغ من صلاته وسلم سجد سجدتي السهو فلما انصرف قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع كما صنعت رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وروى الحاكم في المستدرك نحوه من حديث سعد بن ابي وقاص ومثله من حديث عقبة قال في كل منهما صحيح على شرط الشيخين **وعن** عطاء بن ابي رباح قال صليت مع ابن الزبير المغرب فسلم في ركعتين ثم قام فسبح به القوم ثم قام فصلى بهم الركعة ثم سلم ثم سجد سجدتين رواه ابن سعد في الطبقات **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان احدكم اذا قام يصلي جاءه الشيطان فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد ذلك احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس رواه البخاري **باب** في التشهد في سجدتي السهو **عن** عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسهى فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب وابو داود والنسائي والحاكم وقال صحيح على شرط الشيخين واخرجه ابن حبان **باب** سجود السهو بعد السلام **عن** عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الظهر خمسا فقيل له أزيد في الصلاة قال وما ذاك قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم رواه البخاري

ومسلم والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن ابن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم
سجدهما بعد السلام رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن عمران بن حصین ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم صلی العصر فسلم فی ثلاث رکعات فقام الیه رجل یقال له الخرباق فذکر له صنیعه فقال
اصدق هذا قالوا نعم فصلی رکعة ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم رواه مسلم وعن محمد بن صالح
بن علی بن عبد الله بن عباس قال صلیت خلف انس بن مالک صلاة فسها فیها فسجد بعد السلام
ثم التفت الینا وقال اما انی لم اصنع الا کما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع رواه الطبرانی وعن
عبد الله بن جعفر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من شک فی صلاته فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم
رواه احمد وابو داود والنسائی وابن خزیمة فی صحیحه والبیهقی وعن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه قال لکل سهو سجدتان بعد ما یسلم رواه الامام احمد وابو داود وابن ماجة وعبد الرزاق والطبرانی
وعن قتادة عن انس فی الرجل یهم فی صلاته لا یدری ازاد ام نقص قال یسجد سجدتین بعد السلام
رواه الطحاوی وعن علقمة ان ابن مسعود سجد سجدتی السهو بعد السلام وذکر ان النبی صلی الله علیه
وسلم فعل ذلک رواه ابن ماجة وعن عبد الله بن عباس قال صلیت خلف انس بن مالک صلاة سها
فیها فسجد بعد السلام ثم التفت الینا فقال اما انی لم اصنع الا کما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یصنع رواه الطبرانی فی الصغیر **باب** لیس علی المقتدی سجدتا سهو اذا لم یسجد الامام عن امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس علی من خلف الامام سهو فان سها
الامام فعلیه وعلی من خلفه السهو وان سها من خلف الامام فلیس علیه سهو والامام کافیه رواه
الدارقطنی وعن ابراهیم قال اذا سهی الامام فسجد سجدتی السهو فاسجد معه وان لم یسجدهما فلیس
علیک ان تسجد رواه الامام محمد فی الآثار وقال وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **باب** سجدتا السهو
فی الفرض والنفل سواء عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی
جاء الشیطان فلبس علیه حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک فلیسجد سجدتین وهو جالس رواه
البخاری **باب** من نابه شیء فی الصلاة عن سهل بن سعد قال بلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان بنی عمرو بن عوف بقباء کان بینهم شیء فخرج یصلح بین الناس من اصحابه فحبس رسول الله
صلی الله علیه وسلم وحانت الصلاة فجاء بلال الی ابی بکر رضی الله عنهما فقال یا ابا بکر ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قد حبس وقد حانت الصلاة فهل لک ان تؤم الناس قال نعم ان شئتم فاقام بلال
الصلاة وتقدم ابو بکر وکبر الناس وجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم یمشی فی الصفوف یشقها شقا

حتى قام في الصف فأخذ الناس في التصفيح قال سهل التصفيح هو التصفيق قال وكان ابو بكر
لا يلتفت في صلاته فلما اكثر الناس التفت فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار اليه يأمره
ان يصلي فرفع ابو بكر يديه فحمد الله ثم رجع القهقرى وراءه حتى قام في الصف وتقدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم فصلى للناس فلما فرغ اقبل على الناس فقال يا ايها الناس ما لكم حين
نابكم شيء في الصلاة اخذتم بالتصفيح انما التصفيح للنساء من نابه شيء في صلاته فليقل سبحان الله ثم التفت
الى ابي بكر فقال ما منعک ان تصلي للناس حيث اشرت اليک فقال ابو بكر ما كان ينبغي لابن ابي قحافة ان
يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري ومسلم والنسائي **وعنه** قال كان قتال
بين بني عمرو بن عوف فبلغ ذلک النبي صلى الله عليه وسلم فاتاهم ليصلح بينهم بعد الظهر فقال لبلال ان
حضرت صلاة العصر ولم آتک فمر ابا بكر فليصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابا بكر
فتقدم قال في آخره اذا نابكم شيء في الصلاة فليسبح الرجال وليصفح النساء رواه ابو داود **وعن ابن عمر**
قال كنت اذا استأذنت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي سبح رواه الترمذي **وعن سهل بن سعد**
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب الى بني عمرو بن عوف ليصلح بينهم وحانت الصلاة فجاء المؤذن
الى ابي بكر رضي الله عنه فقال اتصلي بالناس فاقيم قال نعم فصلى ابو بكر فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
والناس في الصلاة فتخلص حتى وقف في الصف فصفق الناس وكان ابو بكر لا يلتفت في الصلاة فلما
اكثر الناس التصفيق التفت فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
امكث مكانک فرفع ابو بكر يديه فحمد الله على ما امره به رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلک ثم استأخر
ابو بكر حتى استوى في الصف وتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلما انصرف قال يا ابا بكر ما منعک
ان تثبت اذ امرتک قال ابو بكر ما كان لابن ابي قحافة ان يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي رأيتكم اكثرتم التصفيح من نابه شيء في صلاته فليسبح فانه اذا
سبح التفت اليه انما التصفيح للنساء رواه ابو داود **وعن ابي هريرة** قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم
يوما الى المسجد فقال اين الفتى الدوسي فقيل هو ذاک يا رسول الله يومئ في آخر المسجد فاتاني النبي
صلى الله عليه وسلم فمسح على راسي وقال لي معروفا ثم اقبل على الناس فقال اني انا سهوت في صلاتي
فليسبح الرجال ولتصفق النساء فصلى النبي صلى الله عليه وسلم ولم يسه في شيء من صلاته ومع النبي
صلى الله عليه وسلم صفان ونصف من الرجال وصفان من النساء او صفان من الرجال وصفان
ونصف من النساء رواه عبد الرزاق **باب التسبيح للرجال والتصفيق للنساء** **عن ابي هريرة**

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال يعني في الصلاة والتصفيق للنساء رواه ابو داود
في سننه وابو داود الطيالسي والنسائي ولفظه التسبيح للرجال والتصفيح للنساء زاد ابن المثنى في
الصلاة رواه ابن ماجة والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن سهل بن سعد الساعدي ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال التسبيح للرجال والتصفيق للنساء رواه ابن ماجة وعن نافع انه كان
يقول قال ابن عمر رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم للنساء في التصفيق وللرجال في التسبيح رواه ابن ماجة
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء ومن اشار
في صلاته اشارة تفهم عنه فليعدها رواه البيهقي وسعيد بن منصور وعن سهل بن سعد الساعدي
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس ما لكم حين نابكم في صلاتكم شيء اخذتم في التصفيق انما التصفيق
للنساء والتسبيح للرجال فمن نابه في صلاته شيء فليقل سبحان الله رواه الشافعي في سننه وعن جابر عن
النبي صلى الله عليه وسلم التسبيح في الصلاة للرجال والتصفيق للنساء رواه الطبراني في الاوسط وعن ابي
سعيد مثله ورواه عبد الرزاق عن ابي هريرة وعن ابي حازم قال كنت عند سهل بن سعد الساعدي
اذ قيل له كان بين بني عمرو بن عوف واهل قباء شيء فقال قد كان ذلك كنا عند رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذ جيء فقيل له انه كان بين اهل قباء شيء فانطلق النبي صلى الله عليه وسلم اليهم ليصلح بينهم
فابطأ على الناس فقال بلال لابي بكر الا اقيم الصلاة قال ما شئت فاقام بلال فقدم الناس ابا بكر
فبينا هو يصلي اقبل النبي صلى الله عليه وسلم فجعل يشق الصفوف حتى قام خلف ابي بكر فجعلوا يصفقون
كان لا يلتفت في الصلاة فلما اكثروا التفت فاذا النبي صلى الله عليه وسلم قائم خلفه فاشار اليه
النبي صلى الله عليه وسلم ان يصلي كما هو فنكص الى ورائه وتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فصلى فلما فرغ
قال ما منعك اذ امرتك ان لا تكون قد صليت قال لا ينبغي لابن ابي قحافة ان يتقدم رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم ما شان التصفيق في الصلاة انما التسبيح للرجال والتصفيق
للنساء رواه عبد الرزاق **باب** السلام بعد سجدتي السهو عن عبد الله قال صلى النبي صلى الله عليه
وسلم قال ابراهيم لا ادري زاد او نقص فلما سلم قيل له يا رسول الله احدث في الصلاة شيء قال و
ما ذاك قالوا صليت كذا وكذا فثنى رجله واستقبل القبلة وسجد سجدتين ثم سلم فلما اقبل علينا بوجهه
قال لو حدث في الصلاة شيء لنبأتكم به ولكن انما انا بشر مثلكم انسى كما تنسون فاذا نسيت فذكروني
واذا شك احدكم فليتحر الصواب فليتم عليه ثم يسلم ثم ليسجد سجدتين رواه البخاري وعن عبد الله
بن بحينة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر فقام في اثنتين ولم يجلس فلما قضى صلاته

سجد سجدتين ثم سلم بعد ذلك رواه الدارقطني وعنه انه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين من بعض الصلوات ثم قام فلم يجلس فقام الناس معه فلما قضى صلاته ونظرنا تسليمه كبر قبل التسليم فسجد سجدتين وهو جالس ثم سلم رواه البخاري ومسلم

ابواب سجود التلاوة

باب آيات السجدة في القرآن

قال تعالى في الاعراف، ان الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادته ويسبحونه وله يسجدون ٥ وقال تعالى في الرعد، ولله يسجد من في السموات والارض طوعا وكرها وظللهم بالغدو والآصال ٥ وقال تعالى في النحل، ولله يسجد ما في السموات والارض من دابة والملئكة وهم لا يستكبرون ٥ وقال تعالى في بني اسرائيل، ان الذين اوتوا العلم من قبله اذا يتلى عليهم يخرون للاذقان سجدا ويقولون سبحن ربنا ان كان وعد ربنا لمفعولا ٥ ويخرون للاذقان يبكون ويزيدهم خشوعا ٥ وقال تعالى في مريم اذا تتلى عليهم آيت الرحمن خروا سجدا وبكيا ٥ وقال تعالى في الحج الم تر ان الله يسجد له من في السموت ومن في الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وكثير من الناس وكثير حق عليه العذاب ومن يهن الله فما له من مكرم ان الله يفعل ما يشاء ٥ وقال تعالى في الفرقان واذا قيل لهم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن انسجد لما تامرنا وزادهم نفورا ٥ وقال تعالى في النمل الا يسجدوا لله الذي يخرج الخبء في السموت والارض ويعلم ما تخفون وما تعلنون ٥ الله لا اله الا هو رب العرش العظيم ٥ وقال تعالى في الم تنزيل انما يؤمن بآيتنا الذين اذا ذكروا بها خروا سجدا وسبحوا بحمد ربهم وهم لا يستكبرون ٥ وقال تعالى في ص فاستغفر ربه وخر راكعا واناب ٥ فغفرنا له ذلك وان له عندنا لزلفى وحسن مآب ٥ وقال تعالى في حم السجدة ومن آياته الليل والنهار والشمس والقمر لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذي خلقهن ان كنتم اياه تعبدون ٥ فان استكبروا فالذين عند ربك يسبحون له بالليل والنهار وهم لا يسأمون ٥ وقال تعالى في النجم فاسجدوا لله واعبدوا ٥ وقال تعالى في الانشقاق فما لهم لا يؤمنون ٥ واذا قرئ عليهم القرآن لا يسجدون ٥ وقال تعالى في اقرأ واسجد واقترب

باب فضل سجدة

عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سجد لله سجدة كتب له بها حسنة وحط عنه بها خطيئة ورفع له بها درجة رواه الامام احمد وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يسجد لله سجدة الا رفع الله له بها درجة وحط عنه بها خطيئة رواه

الطبرانی فی الکبیر وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من عبد یسجد لله سجدة الا رفعه الله
بها درجة وکتب له بها حسنة رواه الطبرانی فی الاوسط وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما من عبد یسجد لله سجدة او یرکع لله رکعة الا حط الله عنه بها خطیئة ورفع له بها درجة رواه ابن
ابی شیبة والبیهقی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سجد لله سجدة فقد برئ
من الکبر رواه الدیلمی وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلم انک لا تسجد لله
سجدة الا رفع لک بها درجة وحط عنک بها خطیئة رواه الامام احمد وابو یعلی وابن حبان والطبرانی
فی الکبیر وعن ابی فاطمة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثر من السجود فانه لیس من مسلم یسجد
لله تعالی سجدة الا رفعه الله بها درجة فی الجنة وحط عنه بها خطیئة رواه الامام احمد وابن سعد
وعن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من عبد یسجد لله سجدة الا رفعه الله بها درجة
وحط عنه بها خطیئة رواه الامام احمد والترمذی والنسائی وابن حبان وعن عبادة بن الصامت قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من عبد یسجد لله سجدة الا کتب الله له بها حسنة وحط عنه بها
سیئة ورفع له بها درجة فاستکثروا من السجود رواه الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارة

باب ما یقول ابلیس اذا سجد ابن آدم

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قرء ابن
آدم السجدة فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویله امر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت
بالسجود فابیت فلی النار رواه ابن ماجة ومسلم ولفظه یا ویلی

باب السجدة اذا قرء آیة السجدة

عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرء عام الفتح سجدة فسجد الناس کلهم منهم الراکب
والساجد علی الارض حتی ان الراکب یسجد علی یده رواه الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث
صحیح الاسناد ولم یخرجاه وعن ابن عباس قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول
الله انی رأیت فی هذه اللیلة فیما یری النائم کانی اصلی خلف الشجرة فرأیت کانی قرأت سجدة
فسجدت فرأیت الشجرة کانها تسجد بسجودی فسمعتها وهی ساجدة وهی تقول اللهم اکتب لی عندک
بها اجرا واجعلها لی عندک ذخرا وضع عنی بها وزرا واقبلها منی کما قبلت من عبدک داود قال ابن عباس
فرأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم قرء السجدة ثم سجد فسمعته وهو ساجد یقول مثل ما قال الرجل
عن کلام الشجرة رواه الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح ولم یخرجاه

باب کم سجدة فی القرآن

عن عمرو بن العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم اقرءه خمس عشرة سجدة فی القرآن منها ثلاث فی
المفصل وفی سورة الحج سجدتان رواه ابو داود وقال روی عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم

احدى عشرة سجدة واسناده ورواه الحاكم في المستدرك وهذا حديث رواته مصريون قد احتج الشيخان
باكثرهم وليس في عدد سجود القرآن اتم منه ولم يخرجاه وعن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال في سجود
الحج الاول عزيمة والآخر تعليم رواه الطحاوي **باب** السور التي فيها السجدة عن المهدي بن عبد الرحمن
قال حدثتني عمتي ام الدرداء عن ابي الدرداء قال سجدت مع النبي صلى الله عليه وسلم احدى عشرة سجدة
ليس فيها من المفصل شيء الاعراف والرعد والنحل وبني اسرائيل ومريم والحج سجدة الفرقان
وسليمان سورة النمل والسجدة وفي ص وسجدة الحواميم رواه ابن ماجة **باب** السجدة في مريم
عن جبلة بن سحيم قال صليت خلف حنظلة الانصاري امام مسجد قباء فقرء في الركعة الاولى سورة
مريم فلما بلغ السجدة سجد رواه البخاري في الصحابة وابو نعيم **باب** السجدة في سورة الحج عن عقبة
بن عامر قال قلت يا رسول الله فضلت سورة الحج بان فيها سجدتين قال نعم ومن لم يسجدهما فلا يقرءها
رواه ابو داؤد والحاكم والترمذي وقال هذا حديث ليس اسناده بالقوي وعن عبد الله قال اول سورة
نزلت فيها السجدة الحج قرء رسول الله صلى الله عليه وسلم فسجد وسجد الناس الا رجل اخذ التراب فسجد
عليه فرأيته قتل كافرا رواه الحاكم وعنه قال اول سورة قرءها رسول الله صلى الله عليه وسلم على الناس
الحج حتى اذا قرءها سجد فسجد الناس الا رجل اخذ التراب فسجد عليه فرأيته قتل كافرا رواه الحاكم وقال
هذا حديث صحيح على شرط الشيخين بالاسنادين جميعا ولم يخرجاه **باب** السجدة في تنزيل السجدة
عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في صلاة الظهر ثم قام فركع فرأوا انه قرء تنزيل السجدة رواه ابو داود
وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر فظننا انه قرء تنزيل السجدة رواه الحاكم وقال هذا حديث
صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وهو سنة صحيحة غريبة ان الامام يسجد فيما يسر بالقراءة مثل سجوده
فيما يعلن **باب** السجدة في ص عن مجاهد قال قلت لابن عباس أأسجد في ص فقرء ومن
ذريته داود وسليمن حتى فبهداهم اقتده فقال نبيكم صلى الله عليه وسلم ممن امر ان يقتدي بهم
رواه البخاري وعن ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم سجد في ص وقال سجدها داؤد توبة
ونسجدها شكرا رواه النسائي وعن ابي سعيد الخدري انه قال قرء رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر
ص فلما بلغ السجدة نزل فسجد وسجد الناس معه فلما كان يوم آخر قرءها فلما بلغ السجدة تشزن
الناس للسجود فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هي توبة نبي ولكني رأيتكم تشزنتم للسجود
فنزل فسجد وسجدوا رواه ابو داؤد والدارقطني وعن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
سجد في ص رواه الطحاوي وعن العوام بن حوشب قال سألت مجاهدا عن السجود في ص فقال

سألت عنها ابن عباس فقال اسجد فى ص فتلا علىّ هؤلاء الآيات من الانعام ومن ذريته داؤد وسليمن الى قوله اولئك الذين هدى الله فبهدىهم اقتده فكان داؤد ممن امر نبيكم ان يقتدى به رواه الطحاوى وعن السائب بن يزيد ان عثمن بن عفان قرء ص على المنبر فنزل فسجد رواه الدارقطنى والبيهقى وعن ابى سعيد الخدرى انه رأى رؤيا انه يكتب ص فلما بلغ سجدتها رأى الدواة والقلم وكل شئ بحضرته انقلب ساجدا قال فقصصتها على النبى صلى الله عليه وسلم فلم يزل يسجد بها رواه الامام احمد وعن ابن عباس قال رأيت عمر قرء على المنبر ص فنزل فسجد ثم رقى المنبر رواه عبد الرزاق والدارقطنى والبيهقى وعن ابن عمر ان عمر سجد فى ص رواه مسدد وعن ابى مريم عبيد قال دخلت مع عمر بن الخطاب محراب داؤد فقرأ فيه ص وسجد رواه ابن عساكر وعن السائب ابن يزيد قال صليت خلف عثمان الفجر فقرء بسورة ص فسجد فيها ثم قام فقرء بما بقى منها ثم ركع فقال له بعض القوم يا امير المؤمنين امن عزائم السجود قال سجد بها رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابن مردويه

باب السجدة فى حم السجدة عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال عزائم السجود اربع الم تنزيل السجدة وحم السجدة واقرء باسم ربك والنجم رواه ابن ابى شيبة والطبرانى فى الاوسط وابن منده فى تاريخ اصبهان والطحاوى وعن الحارث عن على رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم سجد فى صلاة الصبح بتنزيل السجدة رواه الطبرانى فى الصغير

باب السجدة فى النجم عن الاعرج ان عمر بن الخطاب قرء بالنجم اذا هوى فسجد فيها ثم قام فقرء بسورة اخرى رواه الامام مالك ومسدد والطحاوى والبيهقى وعن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم سجد بالنجم وسجد معه المسلمون والمشركون والجن والانس رواه البخارى والترمذى وقال حديث حسن صحيح وعن عبد الله بن مسعود عن النبى صلى الله عليه وسلم قرء سورة النجم فسجد بها فما بقى احد من القوم الا سجد فاخذ رجل من القوم كفا من حصى او تراب فرفعه الى وجهه وقال يكفينى هذا قال عبد الله فلقد رأيته بعد قتل كافرا رواه البخارى ومسلم وابو داؤد والنسائى والطحاوى والدارمى الى قوله هذا وابن ابى شيبة وعن المطلب بن ابى وداعة قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم سجد فى النجم وسجد الناس معه قال المطلب فلم اسجد معهم وهو يومئذ مشرك وفى لفظ فابيت ان اسجد معهم ولم يكن يومئذ اسلم فلما اسلم قال لا ادع السجود فيها ابدا رواه النسائى والطحاوى وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرء بالنجم فسجد وسجد معه المسلمون والمشركون حتى سجد الرجل على الرجل وحتى سجد الرجل على شئ رفعه الى وجهه بكفه رواه الطحاوى وعن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قرء والنجم فسجد وسجد الناس

معه الا رجلين ارادا الشهرة رواه الطحاوى وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرء والنجم فسجد و
سجد معه من حضره من الجن والانس والشجر رواه الطحاوى والدارقطنى وعن ابى سلمة بن عبد الرحمن
انه رأى اباهريرة سجد فى خاتمة النجم قال ابو سلمة يا اباهريرة رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد
فيها قال لولا انى رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد فيها لما سجدت فيها رواه الطحاوى وعن
ابى الدرداء قال سجدت مع النبى صلى الله عليه وسلم احدى عشرة سجدة منهن النجم رواه الطحاوى وابن
عساكر ولفظه اثنى عشرة سجدة وعن مسروق قال صليت خلف عثمان الصبح فقرء بالنجم فسجد
فيها ثم قام فقرء سورة اخرى رواه الطحاوى باب السجدة فى اذا السماء انشقت عن ابى سلمة
بن عبد الرحمن ان اباهريرة قرء لهم اذا السماء انشقت فسجد فيها فلما انصرف اخبرهم ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم سجد فيها رواه الامام مالك والنسائى وعنه قال رأيت اباهريرة قرء اذا السماء انشقت
فسجد بها فقلت يا اباهريرة الم اراك تسجد قال لو لم ار النبى صلى الله عليه وسلم سجد لم اسجد رواه البخارى
ومسلم وابوداؤد والدارمى وعن ابى رافع واسمه نفيع قال صليت مع ابى هريرة العتمة فقرء اذا السماء
انشقت فسجد فيها فقلت ما هذه قال سجدت فيها خلف ابى القاسم صلى الله عليه وسلم فلا ازال اسجد
فيها حتى القاه رواه مسلم وابوداؤد وابوداؤد الطيالسى والنسائى وعن سعيد بن ميناء عن ابى هريرة
قال سجدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى اذا السماء انشقت واقرء باسم ربك رواه مسلم وابوداؤد
والترمذى والنسائى وقال الترمذى حديث حسن صحيح وعن عبد الرحمن بن عوف قال رأيت النبى
صلى الله عليه وسلم يسجد فى اذا السماء انشقت رواه البزار وابويعلى فى مسنديهما وعن ابى رافع قال
رأيت اباهريرة يسجد فى اذا السماء انشقت فقلت تسجد فيها فقال نعم رايت خليلى ابا القاسم يسجد
فيها فلا ادع ذلك رواه ابن ابى شيبه وعن ابى هريرة قال سجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فى
اذا السماء انشقت رواه النسائى وابن ماجة والدارمى وعن ابن سيرين عن ابى هريرة قال سجد
ابوبكر وعمر رضى الله عنهما فى اذا السماء انشقت ومن هو خير منهما رواه النسائى وعنه قال
سجد ابوبكر وعمر رضى الله عنهما ومن هو خير منهما صلى الله عليه وسلم فى اذا السماء انشقت واقرء باسم
ربك رواه النسائى وعن ابى هريرة ان عمر سجد فى اذا السماء انشقت رواه الطحاوى وعن الاسود
ان عمر وعبد الله يعنى ابن مسعود سجدا فى اذا السماء انشقت قال منصور واحدهما رواه الطحاوى
وعنه قال رأيت عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود يسجدان فى اذا السماء انشقت رواه
الطحاوى وعن نافع انه رأى ابن عمر يسجد فى اذا السماء انشقت واقرء باسم ربك فى غير صلاة رواه الطحاوى

وعن ابی عبد الرحمن ان ابن مسعود کان یسجد فی اذا السماء انشقت رواه الطحاوی **باب السجدة فی**
اقرأ باسم ربک عن ابی هریرة قال سجدنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ
باسم ربک رواه مسلم وابو داود وابن ماجة والدارقطنی والدارمی ابوبکر بن ابی شیبة وعنه قال سجد
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک رواه مسلم وعن امیر المؤمنین
علی المرتضی کرم الله وجهه قال عزائم السجود اربع الم تنزیل السجدة وحم السجدة واقرأ باسم ربک والنجم
رواه ابن ابی شیبة والطبرانی فی الاوسط وابن منده فی تاریخ اصبهان والبیهقی فی شعب الایمان
باب من قرأ اية السجدة فی الصلاة عن ابی رافع قال صلیت خلف ابی هریرة صلاة العشاء
یعنی العتمة فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فیها فلما فرغ قلت یا اباهریرة هذه یعنی سجدة ما کنا نسجدها
قال سجد بها ابو القاسم صلی الله علیه وسلم وانا خلفه فلا ازال اسجد بها حتی القی ابا القاسم صلی الله علیه وسلم
رواه البخاری ومسلم وابو داود والنسائی وعن عبد الله بن ثعلبة قال رأیت عمر سجد فی الحج سجدتین
قلت فی الصبح قال فی الصبح رواه الدارقطنی **باب السجدة علی التالی والسامع** عن ابراهیم قال قال
تمیم بن حذلم قرأت القرأن علی عبد الله وانا غلام فمررت بسجدة فقال عبد الله انت امامنا فیها رواه
سعید بن منصور وذکره البخاری تعلیقا بلفظ وقال ابن مسعود رضی الله عنه لتمیم بن حذلم وهو غلام فقرأ علیه
سجدة قال اسجد فانک امامنا فیها وعن سلیم ابن حنظلة قال قرأت السجدة عند ابن مسعود فنظر الی
فقال انت امامنا فاسجد فنسجد معک رواه البیهقی وعنه قال قرأت علی عبد الله بن مسعود سورة
بنی اسرائیل فلما بلغت السجدة قال عبد الله اقرأها فانک امامنا فیها رواه ابن ابی شیبه وعن ابن عمر
قال کنا نجلس عند النبی صلی الله علیه وسلم فیقرأ القرأن فربما مر بسجدة فیسجد ونسجد معه رواه الحاکم
فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه وسجود الصحابة بسجود رسول الله صلی
الله علیه وسلم خارج الصلاة ستة عشر مرة وعن عطاء بن یسار قال بلغنی ان رجلا قرأ عند النبی صلی الله علیه وسلم
اية من القرأن فیها سجدة فسجد الرجل وسجد النبی صلی الله علیه وسلم معه رواه البیهقی **باب اذا**
تلا الامام ولا یجب السجدة علی من لا یصلی عن مالک انه سئل عن امرأة قرأت سجدة ورجل معها یسمع
اعلیه ان یسجد معها قال لیس علیه ان یسجد معها قال لیس علیه ان یسجد معها انما تجب السجدة علی القوم
یکونون مع الرجل یأتمون به فیقرأ السجدة فیسجدون معه ولیس علی من سمع سجدة من رجل یقرأها
لیس له بامام ان یسجد تلک السجدة ذکره فی المؤطا **باب اذا زحم الناس اذا قرأ اية السجدة**
عن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ السجدة ونحن عنده فیسجد ونسجد معه

فنزدحم حتى ما يجد احدنا لجبهته موضعا يسجد عليه رواه البخاري ومسلم وعنه قال ربما قرء رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن فيمر بالسجدة فيسجد بنا حتى ازدحمنا عنده حتى ما يجد احدنا مكانا ليسجد فيه في غير صلاة رواه مسلم وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرء عام الفتح سجدة فسجد الناس كلهم منهم الراكب والساجد على الارض حتى ان الراكب ليسجد على يده رواه ابو داود والحاكم في المستدرك

باب ما يقول في سجود القرآن

عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في سجود القرآن بالليل سجد وجهي الذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته رواه ابو داود والترمذي والنسائي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن ابن عباس قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رأيتني الليلة وانا نائم كاني اصلي خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها تقول اللهم اكتب لي بها عندك اجرا وحط عني بها وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود قال ابن عباس فقرء النبي صلى الله عليه وسلم سجدة ثم سجد فسمعته وهو يقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة رواه الترمذي والحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح ولم يخرجاه وابن ماجة الا انه لم يذكر وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود وقال الترمذي هذا حديث غريب وعن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت انت ربي سجد وجهي للذي شق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين رواه ابن ماجة وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في سجود القرآن سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره رواه الحاكم في المستدرك وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في سجود القرآن بالليل سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته فتبارك الله احسن الخالقين رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.

باب سجدة الشكر

عن ابي جعفر ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا من النغاشين فخر ساجدا رواه الدارقطني والامام الشافعي في المختصر ولفظه فسجد شكرا لله والحاكم في المستدرك وعن ابي بكرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتاه شيء يسره خر ساجدا شكرا لله تعالى رواه الدارقطني وعنه قال كان النبي صلى الله

عليه وسلم اذا اتاه امر يسره او يسر به خر ساجدا رواه الدارقطني وعنه انه شهد النبي صلى الله عليه وسلم
اتاه بشير يبشره بظفر جند له على عدوهم ورأسه في حجر عائشة فقام فخر ساجدا فاطال السجود ثم رفع
رأسه رواه الامام احمد وابو داود والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هو حسن غريب وعن
البراء قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد الى اليمن يدعوهم الى الاسلام فذكر الحديث في بعثه
عليا واقفاله خالدا ثم في اسلام همدان قال فكتب علي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم باسلامهم
فلما قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم الكتاب خر ساجدا ثم رفع رأسه فقال السلام على همدان السلام
على همدان رواه البيهقي وقال اسناده صحيح وقد اخرج البخاري صدر الحديث ولم يسقه بتمامه وعن
عرفجة ان النبي صلى الله عليه وسلم ابصر رجلا به زمانة فسجد رواه البيهقي وعن مصعب ان ابا بكر الصديق
لما اتاه فتح اليمامة خر ساجدا رواه البيهقي وعن ابي موسى ان عليا لما اتى بالمخدج خر ساجدا رواه البيهقي
وعن في حديث توبة كعب بن مالك انه خر ساجدا حين سمع البشرى بتوبة الله عليه وذلك
في زمن النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري ومسلم وعن عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاتبعته حتى دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتى خفت او خشيت ان يكون الله قد
توفاه او قبضه قال فجئت انظر فرفع رأسه فقال ما لك يا ابا عبد الرحمن قال فذكرت ذلك له قال فقال
ان جبرئيل قال لي الا ابشرك ان الله عز وجل يقول من صلى عليك صليت عليه ومن سلم عليك سلمت عليه
رواه الامام احمد وزاد في رواية فسجدت لله شكرا ورواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح
على شرط الشيخين ولم يخرجاه ولا اعلم في سجدة الشكر اصح من هذا الحديث وعنه قال سجد رسول
الله صلى الله عليه وسلم سجدة فاطال فيها فقلت له في ذلك فقال اني سجدت هذه السجدة شكرا لله
عز وجل فيما ابلاني في امتي فانه من صلى علي صلاة صلى الله عليه بها عشرا رواه ابن ابي الدنيا
وعن سعد بن ابي وقاص قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم من مكة نريد المدينة فلما كنا قريبا
من عزوزاء نزل ثم رفع يديه فدعا الله ساعة ثم خر ساجدا فمكث طويلا ثم قام فرفع يديه ساعة
ثم خر ساجدا فعله ثلاثا وقال اني سألت ربي وشفعت لامتي فاعطاني ثلث امتي فخررت ساجدا
شكرا لربي ثم رفعت رأسي فسألت ربي لامتي فاعطاني ثلث امتي فخررت ساجدا شكرا لربي ثم رفعت رأسي
فسألت ربي لامتي فاعطاني الثلث الآخر فخررت ساجدا لربي رواه ابو داود وعن شمر قال
سجد ابو بكر حين جاءه قتل مسيلمة رواه سعيد بن منصور وعن ابي موسى قال سجد علي حين وجد
ذا الثدية في الخوارج رواه الامام احمد في مسنده وعن ابي عوانة الثقفي محمد بن عبيد الله عن

رجل لم يسمه قال سجد ابو بكر حين جاء فتح اليمامة رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة والبيهقي وعن منصور قال بلغني ان ابا بكر وعمر سجدا سجدة الشكر رواه ابن ابي شيبة وعن اسلم قال بشر عمر بفتح فسجد رواه ابن ابي شيبة والبيهقي.

باب السجدة للدعاء

عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه قال لما كان يوم بدر قاتلت شيئا من قتال ثم جئت مسرعا لانظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل فجئت فاجده وهو ساجد يقول يا حي يا قيوم لا يزيد عليها فرجعت الى القتال ثم جئت وهو ساجد يقول ذلك ثم ذهبت الى القتال ثم جئت وهو ساجد يقول ذلك حتى فتح الله عليه رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه.

ابواب صلاة المريض

باب كيف صلاة المريض عن عمران بن حصين قال كانت بي بواسير فسألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلاة فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب رواه البخاري ولابي داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة وزاد النسائي فان لم تستطع فمستلقيا لا يكلف الله نفسا الا وسعها وعن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يصلي المريض قائما فان لم يستطع صلى قاعدا فان لم يستطع ان يسجد اومى وجعل سجوده اخفض من ركوعه فان لم يستطع ان يصلي قاعدا صلى على جنبه الايمن مستقبل القبلة فان لم يستطع صلى مستلقيا رجلاه مما يلي القبلة رواه الدارقطني في سننه وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم عاد مريضا فرآه يصلي على وسادة فاخذها فرمى بها فاخذ عودا ليصلي عليه فاخذه فرمى به وقال صل على الارض ان استطعت الا فاوم ايماء واجعل سجودك اخفض من ركوعك رواه البزار في مسنده ورواه الطبراني في معجمه عن عبد الله بن عمر **باب من صلى قاعدا المرضه** عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته وهو شاك فصلى جالسا وصلى وراءه قوم قياما فاشار اليهم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا رواه البخاري وعن انس بن مالك قال سقط رسول الله صلى الله عليه وسلم من فرس فجحش اي خدش

فجحش شقه الايمن فدخلنا عليه نعوده فحضرت الصلاة فصلى قاعدا فصلينا قعودا وقال انما جعل
الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك
الحمد رواه البخاري وعن عروة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج في مرضه فاتى المسجد فوجد ابا بكر
وهو قائم يصلي بالناس فاستاخر ابو بكر فاشار اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كما انت فجلس رسول الله
صلى الله عليه وسلم الى جنب ابي بكر وكان ابو بكر يصلي بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان الناس
يصلون بصلاة ابي بكر رواه الامام مالك في الموطا

باب فضل صلاة القائم على صلاة القاعد

عن عمران بن حصين وكان مبسورا انه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل
قاعدا فقال ان صلى قائما فهو افضل ومن صلى قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلى نائما فله نصف
اجر القاعد رواه البخاري وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي حديث حسن صحيح
وعنه قال كنت رجلا ذا اسقام كثيرة فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاتي قاعدا فقال
صلاتك قاعدا على النصف من صلاتك قائما وصلاة الرجل مضطجعا على النصف من صلاته قاعدا
رواه الامام احمد في مسنده وعن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو يصلي جالسا فقال
صلاة الجالس على النصف من صلاة القائم رواه ابن ماجة وعن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم خرج فرأى ناسا يصلون قعودا فقال صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم رواه ابن ماجة وعن
عمران بن حصين قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة المريض فقال صلى قائما فهو افضل
ومن صلى قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلى نائما فله نصف اجر القاعد رواه ابن عدي وابن حبان
وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الجالس على
النصف من صلاة القائم رواه الامام احمد

باب من لم يستطع ان يصلي قاعدا

عن عمران
بن حصين قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة المريض فقال صل قائما فان لم تستطع
فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب رواه الترمذي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
لم تستطع ان تصلي قاعدا فصل مضطجعا رواه الخطيب في المتفق والمفترق وعن امير المؤمنين علي بن
ابي طالب كرم الله وجهه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يصلي المريض قائما ان استطاع فان لم يستطع صلى
قاعدا فان لم يستطع ان يسجد اومأ وجعل سجوده اخفض من ركوعه فان لم يستطع ان يصلي قاعدا صلى
على جنبه الايمن مستقبل القبلة رواه الدارقطني

باب متى يومر بالصلاة بالايماء

عن ابن عمر قال
عاد رسول الله صلى الله عليه وسلم مريضا وهو يصلي فاخذ وسادة ليضع جبهته عليها فقال دعها عنك

ان استطعت ان تسجد على الارض والا فاوم ايماء واجعل سجودك اخفض من ركوعك رواه الطبرانى **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استطاع منكم ان يسجد على الارض فليسجد ومن لم يستطع فلا يرفع الى جبهته شيئا يسجد عليه ولكن ركوعه وسجوده يومى براسه رواه الطبرانى فى الاوسط **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صل على الارض ان استطعت والا فاوم ايماء واجعل سجودك اخفض من ركوعك رواه البيهقى **وعن** الحسن بن على مرسلا قال يصلى المريض قائما ان استطاع فان لم يستطع صلى قاعدا فان لم يستطع ان يسجد اومى وجعل سجوده اخفض من ركوعه رواه البيهقى **باب** من لم يستطع ان يصلى على جنب **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه عن النبى صلى الله عليه وسلم فى حديث فيه ذكر صلاة المريض فان لم يستطع ان يصلى على جنبه الايمن صلى مستلقيا رجلاه مايلى القبلة رواه الدارقطنى ورواه البيهقى عن الحسن بن على مرسلا **وعن** ابن عمر قال يصلى المريض مستلقيا على قفاه تلى قدماه القبلة رواه الدارقطنى **باب** لا يرفع المريض الى جبهته شيئا **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استطاع منكم ان يسجد على الارض فليسجد ومن لم يستطع فلا يرفع الى جبهته شيئا رواه الطبرانى فى الاوسط **وعن** جابر بن عبد الله قال عاد رسول الله صلى الله عليه وسلم مريضا فراه يصلى على وسادة فاخذها فرمى بها فاخذ عودا ليصلى عليه فاخذه فرمى به وقال صل على الارض ان استطعت والا فاوم ايماء رواه ابو يعلى الموصلى فى مسنده **باب** الصلاة جالسا على اليمين **عن** وائل بن حجر قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم صلى جالسا على يمينه وهو وجع رواه ابن ماجة ـ

ابواب صلاة المسافر

باب قصر الصلاة للمسافر **عن** رجل من ال خالد بن اسيد انه سأل عبد الله بن عمر فقال يا ابا عبد الرحمن انا نجد صلاة الخوف وصلاة الحضر فى القرآن ولا نجد صلاة السفر فقال عبد الله بن عمر يا ابن اخى ان الله تعالى بعث الينا محمدا صلى الله عليه وسلم ولا نعلم شيئا فانما نفعل كما رأيناه يفعل رواه الامام مالك فى الموطا والنسائى وعبد الرزاق وابن جرير **وعن** يعلى بن امية قال قلت لعمر بن الخطاب ارأيت اقصار الناس الصلاة وانما قال الله عز وجل ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا فقد ذهب ذلك اليوم فقال عجبت مما عجبت منه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقة تصدق الله عز وجل بها عليكم فاقبلوا صدقته رواه مسلم وابو داود

والترمذى والنسائى وابن ماجة والدارمى وعن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنهما قال
سافرت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكر وعمر فلم ارهم يزيدون على ركعتين ركعتين رواه الطبرانى
فى الصغير وعن عبد الله قال حججت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بمنى ركعتين ومع ابى بكر فصلى بمنى
ركعتين ومع عمر فصلى ركعتين فليت حظى من اربع ركعات ركعتان متقبلتان رواه ابو داود الطيالسى وعن ابن عباس
قال سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم بين مكة والمدينة لا يخاف الا الله عز وجل يصلى ركعتين ركعتين
رواه ابو داود الطيالسى وعن سعيد بن المسيب مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خياركم الذين
اذا سافروا اقصروا الصلاة وافطروا رواه الامام الشافعى والبيهقى فى المعرفة وعن ابى هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المتم الصلاة فى السفر كالمقصر فى الحضر رواه الدارقطنى فى الافراد
وعن انس بن مالك قال رجل من كعب اجلس احدثك عن الصلاة وعن الصوم ان الله وضع شطر
الصلاة عن المسافر ووضع الصوم عن المسافر والمريض والحامل رواه الامام
احمد وعبد بن حميد وابو داود والترمذى والنسائى وابن ماجة والبغوى وابن خزيمة والطحاوى والباوردى
وابن قانع والطبرانى فى الكبير والبيهقى وسعيد بن منصور وقال الترمذى هذا حديث حسن ولا يعرف له
غير هذا الحديث وعن ابى امية الضمرى قال ان الله وضع عن المسافر نصف الصلاة والصوم رواه الطبرانى
فى الكبير وعن ابن عمر ان تميما الدارى سأل عمر بن الخطاب عن ركوب البحر فامره بتقصير الصلاة
قال يقول الله هو الذى يسيركم فى البر والبحر رواه البيهقى وعن ابى هريرة ان رجلا قال لرسول الله
صلى الله عليه وسلم اقصر الصلاة فى سفرى قال نعم ان الله يحب ان يؤخذ برخصته كما يحب ان يؤخذ بفريضته
رواه ابن جرير وصححه وعن ابى منيب الجرشى قال قيل لابن عمر قول الله واذا ضربتم فى الارض فليس
عليكم جناح الاية فنحن امنون لا نخاف فنقصر الصلاة فقال لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة رواه
ابن جرير وعن سعيد بن المسيب ان رجلا سأله اتم الصلاة واصوم فى السفر فقال لا قال انى قوى على
ذلك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقوى منك وكان يفطر فى السفر ويقصر الصلاة وقال
خياركم من قصر الصلاة وافطر فى السفر وفى لفظ وقال سعيد انه قال خيركم من قصر الصلاة فى السفر
وافطر رواه ابن جرير وعن انس بن سيرين قال صلى بنا انس بن مالك فى السفينة على بساط وقصر الصلاة
رواه عبد الرزاق **باب** اى مسافة يجب فيها قصر الصلاة عن نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا خرج
حاجا او معتمرا قصر الصلاة بذى الحليفة رواه الامام مالك ومحمد فى الموطا وعن سالم بن عبد الله عن
ابيه انه ركب الى ريم فقصر الصلاة فى مسيره ذلك قال يحيى قال مالك وذلك نحو من اربعة برد رواه الامام

مالك ومحمد فى الموطا وعنه[٣] انه ركب الى ذات النصب فقصر الصلاة فى مسيره ذلك قال يحيى قال مالك وبين ذات النصب والمدينة اربعة برد رواه الامام مالك فى الموطأ وعنه[٤] انه كان يسافر الى خيبر فيقصر الصلاة رواه الامام مالك فى الموطا وعن[٥] عبد الله بن عباس انه كان يقصر الصلاة فى مثل ما بين مكة والطائف وفى مثل ما بين مكة وعسفان وفى مثل ما بين مكة وجدة قال يحيى قال مالك وذلك اربعة برد ذكره الامام مالك فى الموطا بلاغا وعن[٦] نافع انه كان يسافر مع ابن عمر البريد فلا يقصر الصلاة رواه الامام محمد فى الموطا وقال اذا خرج المسافر اتم الصلاة الا ان يريد مسيرة ثلثة ايام كوامل بسير الابل ومشى الاقدام فاذا اراد ذلك قصر الصلاة حين يخرج من مصره ويجعل البيوت خلف ظهره وهو قول ابى حنيفة رح وعن[٧] على ابن ربيعة الوالبى قال سألت عبد الله بن عمر الى كم تقصر الصلاة فقال اتعرف السويداء قال قلت لا ولكنى قد سمعت بها قال هى ثلث ليال قواصد فاذا خرجنا اليها قصرنا الصلاة رواه الامام محمد فى الآثار وقال وبهذا ناخذ وهو قول ابى حنيفة وعن[٨] عبد الله بن مسعود قال لا يغرنكم محشركم هذا من صلاتكم يغيب الرجل منكم فى ضيعته فيقصر ويقول انا مسافر رواه الامام محمد فى الآثار وقال وبه ناخذ اذا كان على مسيرة اقل من ثلثة ايام ولياليها اتم الصلاة فاذا كان على مسيرة ثلثة ايام ولياليها فصاعدا ولم يكن له بها اهل ولم يوطن نفسه على اقامة خمس عشرة فليقصر الصلاة فاذا وطن نفسه على اقامة خمس عشرة اتم الصلاة ما دام فى ضيعته فاذا خرج راجعا الى اهله قصر الصلاة ومسيرة ثلثة ايام ولياليها بالقصر بسير الابل ومشى الاقدام وعن[٩] ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا اهل مكة لا تقصروا الصلاة فى ادنى من اربعة برد من مكة الى عسفان رواه الدارقطنى وعبد الوهاب بن مجاهد متروك وعنه[١٠] انه سئل انقصر الصلاة الى عرفة قال لا ولكن الى عسفان والى جدة والى الطائف رواه الامام الشافعى واسناده صحيح

باب فى كم مدة يقصر الصلاة

عن[١] انس قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فكان يصلى ركعتين ركعتين حتى رجعنا الى المدينة قلت اقمتم بمكة شيئا قال اقمنا بها عشرا رواه البخارى ومسلم وابو داؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة والدارمى وعن[٢] مجاهد ان ابن عمر كان اذا اجمع على اقامة خمسة عشر يوما اتم الصلاة رواه ابن ابى شيبة وعن[٣] ابن المسيب انه قال اذا اقام المسافر خمس عشرة ليلة اتم الصلاة وما كان دون ذلك فليقصر رواه هشيم وعن[٤] ابن عباس وابن عمر انهما قالا اذا قدمت بلدة وانت مسافر وفى نفسك ان تقيم خمسة عشر يوما اتم الصلاة رواه الطحاوى وعن[٥] ابن عمر قال اذا كنت مسافرا فوطنت نفسك على اقامة

خمسة عشر يوما فاتمم الصلاة وان كنت لا تدري فاقصر الصلاة رواه الامام محمد في الآثار.

باب القصر اذا لم يعزم على الاقامة خمسة عشر يوما **عن**[١] نافع ان ابن عمر اقام باذربيجان ستة اشهر يقصر الصلاة وكان يقول اذا ازمعت اقامة فاتم رواه عبد الرزاق في مصنفه **وعنه**[٢] ان ابن عمر قال ارتج علينا الثلج ونحن باذربيجان ستة اشهر في غزوة وكنا نصلي ركعتين رواه البيهقي في المعرفة **وعن**[٣] الحسن قال كنا مع عبد الرحمن بن سمرة ببعض بلاد فارس سنتين فكان لا يجمع ولا يزيد على ركعتين رواه عبد الرزاق **وعن**[٤] جعفر بن عبيد الله ان انس بن مالك اقام بالشام شهرين مع عبد الملك ابن مروان يصلي ركعتين ركعتين رواه عبد الرزاق والبيهقي **وعن**[٥] ابي جمرة نصر بن عمران قال قلت لابن عباس انا نطيل القيام بخراسان فكيف ترى قال صل ركعتين وان اقمت عشر سنين رواه ابن ابي شيبة في مصنفه **وعن**[٦] المسور بن مخرمة قال كنا مع سعد ابن ابي وقاص في قرية من قرى الشام اربعين ليلة وكان يصلي ركعتين رواه البيهقي في المعرفة **وعن**[٧] انس ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اقاموا برامهرمز تسعة اشهر يقصرون الصلاة رواه البيهقي وقال النووي اسناده صحيح **وعن**[٨] جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم اقام بتبوك عشرين يوما يقصر الصلاة رواه ابو داود والبيهقي في المعرفة ورواه علي بن المبارك وغيره عن يحيى بن ابي كثير عن ابن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا قال النووي في الخلاصة هو حديث صحيح الاسناد على شرط البخاري ومسلم **وعن**[٩] ابن عباس قال اقام النبي صلى الله عليه وسلم بخيبر اربعين ليلة يقصر الصلاة رواه عبد الرزاق **وعنه**[١٠] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام بمكة خمس عشرة يصلي ركعتين ركعتين رواه النسائي **وعن**[١١] هشام بن عروة انه سأل سالم بن عبد الله عن المسافر اذا كان لا يدري متى يخرج يقول اخرج اليوم بل اخرج غدا بل الساعة فكان كذلك حتى ياتي عليه ليال كثيرة ايقصر ام ما يصنع قال يقصر وان تمادى به ذلك شهرا رواه الامام محمد في الموطا وقال نرى قصر الصلاة اذا دخل المسافر مصرا من الامصار وان عزم على المقام الا ان يعزم على المقام خمسة عشر يوما فصاعدا فاذا اعزم على ذلك اتم الصلاة **وعن**[١٢] انس قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فكان يصلي ركعتين ركعتين حتى رجعنا من المدينة قيل له اقمتم بمكة شيئا؟ قال اقمنا بها عشرا رواه البخاري ومسلم **وعن**[١٣] جابر قال اقمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح بمكة فاقام ثماني عشرة لا يصلي الا ركعتين ثم يقول لاهل البلد صلوا اربعا فانا قوم سفر رواه ابن ابي شيبة **وعن**[١٤] ابن عباس قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة حيث فتح مكة سبع عشرة ليلة يقصر الصلاة حتى

نار الى حنين رواه عبد الرزاق وابن ابى شيبة وعن[15] سالم ان ابن عمر كان اذا قدم مكة فلم يدر
ايظعن ام يقيم قصر الصلاة خمس عشرة ليلة فاذا عرف انه يقيم اتم الصلاة رواه ابن جرير وعن[16]
نافع ان ابن عمر اقام باذربيجان ستة اشهر يقصر الصلاة ولم يستطع ان يخرج من البرد ولم يرد
الاقامة رواه ابن جرير وعن[17] جرير عن طلحة بن السجاح قال كتب عبيد الله بن معمر القرشى الى عبد الله
بن عمر وهو امير على فارس على خيل انا قد استقررنا فلا نخاف عدونا وقد اتى علينا سبع سنين
وقد ولد لنا اولاد فكم صلاتنا فكتب اليه عبد الله بن عمر ان صلاتكم ركعتان ثم اعاد الكتاب
فكتب اليه ابن عمر انى كتبت اليكم سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعته يقول من اخذ
بسنتى فهو منى ومن رغب عن سنتى فليس منى رواه ابن عساكر **باب كم ركعة فى السفر** عن[1]
ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها انها قالت فرضت الصلاة ركعتين ركعتين فى الحضر والسفر
فاقرت صلاة السفر وزيد فى صلاة الحضر رواه الامام مالك ومحمد فى الموطا وعن[2] انس قال خرجنا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فكان يصلى ركعتين ركعتين رواه البخارى ومسلم وابوداود
والترمذى والنسائى وابن ماجة وعن[3] ابى عمرو الندبى قال سألت ابن عمر عن الصلاة فى السفر فقال
او تاخذ عنى ان حدثتك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج من هذه المدينة لم يزل يصلى
ركعتين حتى يرجع اليها رواه ابوداود الطيالسى وعن[4] عبد الله بن مسعود قال صليت مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم فى السفر ركعتين ومع ابى بكر ركعتين ومع عمر ركعتين ثم تفرقت بكم السبل
فوالله لوددت ان حظى من اربع ركعات ركعتين متقبلتين رواه الطبرانى فى المعجم الصغير
وعن[5] ابن عمر قال صليت مع النبى صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وابى بكر وعمر رضى الله عنهما ومع
عثمان صدرا من امارته ثم اتمها رواه البخارى ومسلم والنسائى وعن[6] حارثة بن وهب قال صلى بنا النبى
صلى الله عليه وسلم امن ما كان بمنى ركعتين رواه البخارى ومسلم وابوداود والترمذى والنسائى و
عن[7] عبد الرحمن بن يزيد قال صلى بنا عثمان بن عفان بمنى اربع ركعات فقيل ذلك لعبد الله بن مسعود
فاسترجع ثم قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وصليت مع ابى بكر الصديق رضى
الله عنه بمنى ركعتين وصليت مع عمر بن الخطاب رضى الله عنه بمنى ركعتين فليت حظى من اربع
ركعات ركعتان متقبلتان رواه البخارى ومسلم وابوداود والنسائى وعن[8] ابن عباس قال فرض الله
الصلاة على لسان نبيكم فى الحضر اربع ركعات وفى السفر ركعتين وفى الخوف ركعة رواه مسلم والنسائى
والطبرانى فى الصغير وعنه[9] قال افترض رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين فى السفر كما افترض

في الحضر اربعًا رواه الطبراني وعن[10] امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال صلاة
السفر ركعتان وصلاة الضحى ركعتان وصلاة الفطر ركعتان وصلاة الجمعة ركعتان تمام غير قصر
على لسان محمد صلى الله عليه وسلم رواه النسائي وابن ماجة وابن حبان في صحيحه وعن[11]
ابن عمر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتانا ونحن ضلال يعلمنا فكان فيما علمنا
ان الله عز وجل امرنا ان نصلي ركعتين في السفر رواه النسائي وعن[12] ام المؤمنين الصديقة
رضي الله عنها قالت فرض الله الصلاة حين فرضها ركعتين ثم اتمها في الحضر فاقرت
صلاة السفر على الفريضة الاولى رواه مسلم وعنها[13] ان الصلاة اول ما فرضت ركعتين
فاقرت صلاة السفر واتمت صلاة الحضر قال الزهري فقلت لعروة ما بال عائشة تتم
في السفر قال انها تاولت كما تاول عثمان رواه مسلم والدارمي وعن[14] ابن عباس قال ان الله
عز وجل فرض الصلاة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم على المسافر ركعتين وعلى المقيم اربعا
وفي الخوف ركعة رواه مسلم والنسائي وعن[15] انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر
بالمدينة اربعا وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين رواه البخاري ومسلم والترمذي وقال هذا
حديث صحيح والدارمي وعنه[16] قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة
اربعا وصليت معه العصر بذي الحليفة ركعتين رواه مسلم وعن[17] ابن عمر قال صلى النبي صلى الله
عليه وسلم بمنى صلاة المسافر وابو بكر وعمر وعثمان ثماني سنين او قال ست سنين رواه مسلم وعن[18]
ابي نضرة قال سئل عمران بن حصين عن صلاة المسافر فقال حججت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصلى ركعتين وحججت مع ابي بكر فصلى ركعتين ومع عمر فصلى ركعتين ومع عثمان ست سنين من
خلافته او ثماني سنين فصلى ركعتين رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وعن[19] ابن عباس
ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج من المدينة الى مكة لا يخاف الا رب العالمين فصلى ركعتين رواه
النسائي والترمذي وقال هذا حديث صحيح وعن[20] عمران بن حصين قال غزوت مع النبي صلى الله
عليه وسلم وشهدت معه الفتح فاقام بمكة ثماني عشرة ليلة لا يصلي الا ركعتين يقول يا اهل البلد
صلوا اربعا فانا سفر رواه ابو داؤد وعن[21] ابن عباس قال كنا نسير مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم بين مكة والمدينة لا نخاف الا الله عز وجل نصلي ركعتين رواه النسائي وعنه[22] قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسافر من مكة الى المدينة لا يخاف الا الله يصلي ركعتين ركعتين
رواه الطبراني في الصغير وعن[23] ابن السمط قال رأيت عمر بن الخطاب يصلي بذي الحليفة

ركعتين فسألته عن ذلك فقال انما افعل كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل رواه احمد والنسائي وابن ابي شيبة وابن جرير والبيهقي **وعن** [٢٤] عبدالله بن مسعود قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر ركعتين ومع ابي بكر ركعتين ومع عمر ركعتين رضي الله عنهما رواه النسائي **وعن** [٢٥] ابي العالية قال خطبنا ابوبكر الصديق فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للظاعن ركعتان وللمقيم اربع مولدي بمكة ومهاجري بالمدينة فاذا خرجت مصعدا من ذي الحليفة صليت ركعتين حتى ارجع رواه ابن جرير وابو نعيم في الحلية **وعن** [٢٦] امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بذي الحليفة ركعتين رواه ابو داؤد الطيالسي والطحاوي وابو نعيم في الحلية والبيهقي **وعن** [٢٧] اسلم ان عمر بن الخطاب كان اذا قدم مكة صلى بهم ركعتين ثم قال يا اهل مكة اتموا صلاتكم فانا قوم سفر رواه الامام مالك وعبد الرزاق وابن جرير والطحاوي والبيهقي **وعن** [٢٨] ابي جحيفة قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم بالابطح صلاة العصر ركعتين رواه ابن النجار **وعن** [٢٩] ابي هريرة ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلاة في السفر فقال ركعتين رواه ابن جرير وصححه **وعن** [٣٠] ابن جريج قال سأل حميد الضمري ابن عباس فقال اني اسافر فاقصر الصلاة في السفر ام اتمها فقال ابن عباس لست تقصرها ولكن تمامها وسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم امنا لا يخاف الا الله فصلى اثنتين حتى رجع ثم خرج ابوبكر لا يخاف الا الله فصلى ركعتين حتى رجع ثم خرج عمر امنا لا يخاف الا الله فصلى اثنتين حتى رجع ثم فعل ذلك عثمان ثلثي امارته او شطرها ثم صلاها اربعا ثم اخذها بنوامية قال ابن جريج فبلغني انه اوفى اربعا بمنى فقط من اجل ان اعرابيا ناداه في مسجد الخيف بمنى يا امير المؤمنين مازلت اصليها ركعتين منذ رأيتك عام الاول صليتها ركعتين فخشي عثمان ان يظن جهال الناس الصلاة ركعتين وانما كان اوفاها بمنى رواه الدارقطني وعبد الرزاق **وعن** [٣١] موسى بن سلمة قال سألت ابن عباس قلت كيف اصلي اذا كنت بمكة اذا لم اصل مع الامام قال ركعتين سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم والنسائي وابن جرير **وعن** [٣٢] مورق العجلي قال سئل ابن عمر عن الصلاة في السفر فقال ركعتين ركعتين من خالف السنة كفر رواه عبد الرزاق **وعن** [٣٣] داود بن ابي عاصم انه لقي ابن عمر بمنى فسأله عن الصلاة في السفر فقال ركعتين فقال كيف ترى ونحن ههنا بمنى فاخذته عند ذلك ضجرة فقال ويحك هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت نعم وامنت به قال فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج صلى ركعتين فصل ان شئت او دع رواه ابن جرير **وعن** [٣٤] سماك الحنفي قال سألت ابن عمر

عن صلاة السفر فقال ركعتان تمام غير قصر انما القصر صلاة المخافة قلت وما صلاة المخافة قال يصلي الامام بطائفة ركعة ثم يجيئ هولاء الى مكان هولاء ويجيئ هولاء الى مكان هولاء فيصلي بهم ركعة فيكون للامام ركعتين ولكل طائفة ركعة ركعة رواه ابن جرير **وعن** ابي الزبير قال سمعت ابن عمر نهى عن الصلاة في السفر الا ركعتين رواه ابن جرير

باب قصر الصلاة في السفينة **عن** انس بن سيرين قال صلى بنا انس بن مالك في السفينة على بساط وقصر الصلاة رواه عبد الرزاق **وعن** ابن عمر ان تميما الداري سأل عمر بن الخطاب عن ركوب البحر فامره بتقصير الصلاة قال يقول الله هو الذي يسيركم في البر والبحر رواه البيهقي

باب قصر القرأة في السفر **عن** نافع ان ابن عمر كان يقرء في السفر في الصبح بالعشر السور من اول المفصل يردد هن في كل ركعة سورة رواه الامام محمد في الموطا وقال يقرء في الفجر في السفر والسماء ذات البروج والسماء والطارق ونحوهما **وعن** البراء قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فصلى بنا العشاء الاخرة فقرء في احدى الركعتين بالتين والزيتون رواه البخاري ومسلم وابو داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة بنحوه **وعن** سويد قال خرجنا حجاجا مع عمر فصلى بنا الفجر بالم تركيف ولايلاف رواه ابن ابي شيبة **وعن** ابن ميمون قال صلى بنا عمر الفجر في السفر فقرء قل يا يها الكفرون وقل هو الله احد رواه ابن ابي شيبة **وعن** الاعمش عن ابراهيم قال كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرؤن في السفر بالسور القصار رواه ابن ابي شيبة **وعن** عقبة بن عامر ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الصبح بالمعوذتين رواه احمد وابو داؤد والنسائي وابن حبان والحاكم والطبراني

باب كم يصلي المغرب في السفر **عن** سالم قال اخر ابن عمر المغرب وكان استصرخ على امرأته صفية بنت ابي عبيد فقلت له الصلاة فقال سر فقلت الصلاة فقال سر حتى سار ميلين او ثلاثة ثم نزل فصلى ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي اذا اعجله السير يقيم المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين ثم يسلم رواه البخاري والنسائي **وعن** ابن عمر انه سئل عن الصلاة في السفر فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ركعتين الا المغرب رواه ابو داؤد الطيالسي **وعن** امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الحضر ركعتين الا المغرب ثلاثا وصليت معه في السفر ركعتين الا المغرب ثلاثا رواه البزار **وعن** ابي النضرة ان فتى من اسلم سأل عمران بن حصين عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم الا صلى ركعتين الا المغرب رواه الامام احمد **وعن** خزيمة بن ثابت قال صلى النبي صلى الله

عليه وسلم يجمع المغرب والعشاء ثلاثا واثنتين باقامة واحدة رواه الطبراني في الاوسط **باب**
المسافر متى يتم الصلاة **عن** ابن عمر انه قال اصلي صلاة المسافر ما لم اجمع مكثا وان حبسني ذلك
اثنتي عشرة ليلة رواه الامام محمد في الموطا وعبد الرزاق **وعن** سعيد ابن المسيب انه قال من اجمع
على اقامة اربعة ايام فليتم الصلاة ذكره الامام محمد في الموطا وقال ولسنا ناخذ بهذا يقصر المسافر
حتى يجمع على اقامة خمسة عشر يوما وهو قول ابن عمر وسعيد بن جبير وسعيد بن المسيب **وعن** سالم
ان ابن عمر كان اذا قدم بلدة فلم يرد ان يظعن ام يقيم قصر الصلاة خمس عشرة ليلة فاذا عرف انه
يقيم اتم الصلاة رواه ابن جرير **وعن** ابن عمر قال اذا كنت مسافرا فوطنت نفسك على اقامة خمسة
عشر يوما فاتمم الصلاة وان كنت لا تدري فاقصر رواه الامام محمد في الاثار وقال وبه ناخذ وهو
قول ابي حنيفة **وعن** مجاهد قال كان ابن عمر اذا اجمع على اقامة خمس عشرة صلى اربعا رواه ابن ابي شيبة
بسند صحيح **وعن** سعيد بن جبير انه قال اذا اراد ان يقيم اكثر من خمسة عشر يوما اتم الصلاة رواه
ابن ابي شيبة **وعن** ابن عباس وابن عمر انهما قالا اذا قدمت بلدة وانت مسافر وفي نفسك ان تقيم
خمسة ايام فاكمل الصلاة بها وان كنت لا تدري متى تظعن فاقصرها رواه الطحاوي **وعن** سعيد بن
المسيب انه قال اذا اقام المسافر خمس عشرة ليلة اتم الصلاة وما كان دون فليقصر رواه هشيم

باب الجمع الصوري بين الصلاتين في السفر **عن** الاعرج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يجمع بين الظهر والعصر في سفره الى تبوك رواه الامام مالك ومحمد في الموطا وقال وبهذا ناخذ والجمع
بين الصلاتين ان تؤخر الاولى فيهما فتصلي في اخر وقتها وتعجل الثانية فتصلي في اول وقتها وقد بلغنا
عن ابن عمر انه صلى المغرب حين اخر الصلاة قبل ان تغيب الشفق خلاف ما روى مالك
وعن الهذيل قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاخر الظهر وعجل العصر وجمع بينهما واخر
المغرب وعجل العشاء وجمع بينهما رواه ابو داود الطيالسي **وعن** ابي الطفيل عامر بن واثلة ان معاذ
ابن جبل اخبره انهم خرجوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام تبوك فكان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يجمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء جميعا ثم قال انكم ستاتون غدا ان شاء الله
تعالى عين تبوك وانكم لن تاتوها حتى يضحى النهار فمن جاءها فلا يمس من مائها شيئا حتى اتي
فجئناها وقد سبقنا اليها رجلان والعين تبض بشيء من ماء فسألهما رسول الله صلى الله عليه وسلم
هل مسستما من مائها شيئا فقالا نعم فسبهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لهما ما شاء الله ان
يقول ثم غرفوا بايديهم من العين قليلا قليلا حتى اجتمع في شيء ثم غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم

فيه وجهه ويديه ثم اعاده فيها فجرت العين بماء كثير فاستقى الناس ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك يا معاذ ان طالت بك حياة ان ترى ماء ههنا قد ملاء جنانا رواه الامام مالك فی الموطا وعن نافع ان عبد الله بن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عجل به السير جمع بين المغرب والعشاء رواه الامام مالك ومحمد في الموطا وعن ابن شهاب انه سأل سالم بن عبد الله هل يجمع بين الظهر والعصر في السفر فقال نعم لا بأس بذلك الم تر الى صلاة الناس بعرفة رواه الامام مالك في الموطا وعن علي بن الحسين انه كان يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يسير يومه جمع بين الظهر والعصر واذا اراد ان يسير ليله جمع بين المغرب والعشاء رواه الامام مالك في الموطا وعن نافع ان ابن عمر حين جمع بين المغرب والعشاء في السفر سار حتى غاب الشفق رواه الامام محمد في الموطا وعنه ان ابن عمر جد به السير فراح روحة لم ينزل الا للظهر والعصر واخر المغرب حتى صرخ سالم الصلاة فصمت ابن عمر حتى اذا كان عند غيبوبة الشفق نزل فجمع بينهما رواه الطحاوي وعنه قال اقبلنا مع ابن عمر حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ على زوجته بنت ابي عبيد فراح مسرعا حتى غابت الشمس فنودي بالصلاة فلم ينزل حتى اذا كاد الشفق ان يغيب نزل فصلى المغرب وغاب الشفق فصلى العشاء وقال هكذا كنا نفعل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جد بنا السير رواه الطحاوي وعن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ارتحل قبل ان تزيغ الشمس اخر الظهر الى وقت العصر ثم نزل فجمع بينهما فان زاغت قبل ان يرتحل صلى الظهر ثم ركب رواه البخاري ومسلم وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يجمع بين الصلاتين في السفر اخر الظهر حتى يدخل اول وقت العصر ثم يجمع بينهما رواه البخاري ومسلم وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عجل به السير يؤخر الظهر الى اول وقت العصر فيجمع بينهما ويؤخر المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء حتى يغيب الشفق رواه البخاري ومسلم وعنه كان اذا عجله السير في السفر يؤخر صلاة المغرب حتى يجمع بينها وبين صلاة العشاء رواه البخاري ومسلم وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين الصلاة في سفرة سافرها في غزوة تبوك فجمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء قال سعيد بن جبير فقلت لابن عباس ما حمله على ذلك قال اراد ان لا يحرج امته رواه مسلم وعن ابي الطفيل عن معاذ بن جبل قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك بين المغرب والعشاء وبين الظهر والعصر قال قلت فما حمله على ذلك

قال اراد ان لا يحرج امته رواه مسلم وابو داؤد الطيالسي وعن[16] ابن عمر قال كان النبي صلى
الله عليه وسلم يجمع بين المغرب والعشاء اذا جد به السير رواه البخاري ومسلم والنسائي وعن[17]
امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه انه كان اذا سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتى تكاد
ان تظلم ثم ينزل فيصلى المغرب ثم يتعشى ثم يصلى العشاء ويقول هكذا رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصنع رواه ابو داؤد وعن[18] عبد الله بن محمد بن عمر بن على عن ابيه عن جده
ان عليا رضى الله عنه كان يصلى المغرب فى السفر ثم يتعشى ثم يصلى العشاء على اثرها ثم يقول
هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع رواه ابن ابى شيبة وعنه[19] قال كان النبى
صلى الله عليه وسلم اذا ارتحل حين تزول الشمس جمع الظهر والعصر رواه الدارقطنى وعن[20]
عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الصلاتين فى
غزوة بنى المصطلق رواه ابن ابى شيبة والامام احمد ولفظه يوم غزا بنى المصطلق وفى رواية
جمع بين الصلاتين فى السفر وعن[21] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها ان النبى صلى الله عليه
وسلم كان يؤخر الظهر ويعجل العصر ويؤخر المغرب ويعجل العشاء فى السفر رواه الامام احمد
فى مسنده وابن ابى شيبة فى مصنفه وعن[22] اسامة بن زيد قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جد به السير جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء رواه
الترمذى وقال سألت محمدا عن هذا الحديث فقال الصحيح هو موقوف عن اسامة بن زيد وعن[23]
جابر ان النبى صلى الله عليه وسلم غابت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف رواه ابو داؤد
والنسائى وعن[24] ابى الزبير قال سألت جابرا هل جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين المغرب
والعشاء قال نعم عام غزونا بنى المصطلق رواه الامام احمد فى مسنده وعن[25] خزيمة بن ثابت
قال صلى النبى صلى الله عليه وسلم يجمع المغرب والعشاء ثلاثا واثنتين باقامة واحدة رواه
الطبرانى وعن[26] عبد الله بن مسعود ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء يؤخر
هذه فى اخر وقتها ويعجل هذه فى اول وقتها رواه الطبرانى فى الكبير وعن[27] ابن عباس قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين صلاة الظهر والعصر اذا كان على ظهر سيره ويجمع بين المغرب والعشاء
رواه البيهقى وذكره البخارى تعليقا ورواه ابو داؤد الطيالسى وزاد قلت ما اراد بذلك قال اراد ان
لا يحرج امته وعن[28] انس بن مالك قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يجمع بين صلاة المغرب والعشاء
فى السفر رواه الاسمعيلى فى كتابه مجموع حديث يحيى بن ابى كثير وذكره البخارى تعليقا وعن[29] عبد الله

بن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعجله السير فى السفر يوخر صلاة المغرب حتى يجمع بينهما وبين العشاء قال سالم وكان عبد الله بن عمر يفعله اذا اعجله السير يقيم المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين ثم يسلم ولا يسبح بينهما بركعة ولا بعد العشاء بسجدة حتى يقوم من جوف الليل رواه البخارى **وعن**[۳۰] انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين فى السفر يعنى المغرب والعشاء رواه البخارى **وعنه**[۳۱] قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا ارتحل قبل ان تزيغ الشمس اخر الظهر الى وقت العصر ثم نزل فجمع بينهما فاذا زاغت صلى الظهر ثم ركب رواه البخارى ومسلم وابوداود والنسائى **وعنه**[۳۲] قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يجمع بين الصلاتين فى السفر اخر الظهر حتى يدخل اول وقت العصر ثم يجمع بينهما رواه مسلم **وعنه**[۳۳] عن النبى صلى الله عليه وسلم اذا عجل عليه السفر يوخر الظهر الى اول وقت العصر فيجمع بينهما ويوخر المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء حين يغيب الشفق رواه مسلم **وعن**[۳۴] معاذ بن جبل ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا ارتحل قبل ان تزيغ الشمس اخر الظهر حتى يصليها مع العصر واذا ارتحل بعد زيغ الشمس عجل العصر حتى يصليهما جميعا واذا ارتحل قبل غروب الشمس اخر المغرب حتى يصليهما جميعا واذا ارتحل بعد غروب الشمس ها مع المغرب رواه ابوداود الطيالسى **وعن**[۳۵] عبد الله بن واقد ان موذن ابن عمر قال الصلاة قال سر سر حتى اذا كان قبل غيوب الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا عجل به امر صنع الذى صنعتُ فسار فى ذلك اليوم والليلة مسيرة ثلاث ليال رواه ابوداود ومسلم والترمذى والنسائى وقال ابوداود ورواه عبد الله بن العلاء عن نافع قال حتى اذا كان عند ذهاب الشفق نزل فجمع بينهما ورواه الطحاوى ولفظه حتى اذا كان فى اخر الشفق نزل فصلى المغرب ثم صلى العشاء ورواه الدارقطنى الى قوله صنعت **وعن**[۳۶] نافع عن ابن عمر قال استصرخ على صفية وهو فى سفر فسار حتى اذا غابت الشمس قيل له الصلاة فسار حتى اذا كاد ان يغيب الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتى اذا غاب الشفق صلى العشاء ثم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نابته حاجة صنع هكذا رواه الدارقطنى **وعنه**[۳۷] قال خرجت مع عبد الله بن عمر وهو يريد ارضا له فنزل منزلا فاتاه رجل فقال له ان صفية بنت ابى عبيد لما بها فلا اظن ان تدركها وذلك بعد العصر قال فخرج مسرعا ومعه رجل من قريش فسرنا حتى اذا غابت الشمس وكان عهدى بصاحبى

وهو محافظ على الصلاة فقلت الصلاة فلم يلتفت الى ومضى كما هو حتى اذا كان من اخر الشفق نزل فصلى المغرب ثم اقام الصلاة قد توارى الشفق فصلى بنا العشاء ثم اقبل علينا فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عجل به امر صنع هكذا رواه الدارقطنى وعنه[٣٠] قال اقبلنا مع ابن عمر صادرين من مكة حتى اذا كنا ببعض الطريق استصرخ على زوجته صفية فاسرع السير فكان اذا غابت الشمس نزل فصلى المغرب فلما كان ذلك الليلة ظننا انه نسى الصلاة فقلنا له الصلاة فسار حتى اذا كاد ان يغيب الشفق نزل فصلى وغاب الشفق ثم قام فصلى العتمة ثم اقبل علينا فقال هكذا كنا نصنع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الدارقطنى

باب الاذان فى السفر

عن[١] هشام بن عروة ان اباه قال له اذا كنت فى سفر فان شئت ان تؤذن وتقيم فعلت وان شئت فاقم ولا تؤذن رواه الامام مالك وعن[٢] نافع ان عبد الله بن عمر كان لا يزيد على الاقامة فى السفر الا فى الصبح فانه كان ينادى فيها ويقيم وكان يقول انما الاذان للامام الذى يجتمع الناس اليه رواه الامام مالك محمد فى الموطا وعنه[٣] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يؤذن فى شئ من الصلوات فى السفر ولا يقيم الا فى الصبح فانه كان يؤذن ويقيم رواه الحاكم وقال هكذا حديث صحيح الاسناد وعن[٤] نافع ان ابن عمر كان لا يؤذن فى السفر ولا يقيم فى شئ من صلواته رواه الحاكم وعن[٥] سعيد بن المسيب انه كان يقول من صلى بارض فلاة صلى عن يمينه ملك وعن شماله ملك فان اذن واقام الصلاة صلى وراءه من الملئكة امثال الجبال رواه الامام مالك فى الموطا وعن[٦] عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يعجب ربك عز وجل من راعى غنم فى راس شظية بجبل يؤذن للصلاة ويصلى فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدى هذا يؤذن ويقيم للصلاة يخاف منى قد غفرت لعبدى وادخلته الجنة رواه ابو داؤد

قطعة راس الجبل

باب التطوع فى السفر

عن[١] نافع ان عبد الله بن عمر كان يرى ابنه عبيد الله بن عبد الله يتنفل فى السفر فلا ينكر ذلك عليه ذكره الامام مالك بلاغا وعن[٢] ابن عمر قال صليت مع النبى صلى الله عليه وسلم الظهر فى السفر ركعتين وبعدها ركعتين رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن وعنه[٣] قال صليت مع النبى صلى الله عليه وسلم فى الحضر والسفر فصليت معه فى الحضر الظهر اربعا وبعدها ركعتين وصليت معه الظهر فى السفر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين ولم يصل بعدها شيئا والمغرب فى الحضر والسفر سواء ثلاث ركعات لا ينقص فى الحضر ولا فى السفر وهى وتر النهار وبعدها ركعتين رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن سمعت محمدا يقول

ما روى ابن ابى ليلى حديثا اعجب الىّ من هذا وعن البراء بن عازب قال صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر سفرا فما رأيته ترك الركعتين اذا زاغت الشمس قبل الظهر رواه ابوداؤد والترمذى وعن ابى قتادة فى قصة النوم عن صلاة الصبح صلى ركعتين قبل الصبح ثم صلى الصبح كما كان يصلى رواه مسلم وابوداؤد ولفظه فصلوا ركعتى الفجر ثم صلوا الفجر وعن ابن ابى ليلى قال ما اخبرنا احد انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم صلى الضحى غير ام هانى ذكرت ان النبى صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة اغتسل فى بيتها فصلى ثمان ركعات فما رأيته صلى صلاة اخف منها غير انه يتم الركوع والسجود رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والترمذى وعن ابن عباس قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الحضر وصلاة السفر فكنا نصلى فى الحضر قبلها وبعدها وكنا نصلى فى السفر قبلها وبعدها رواه ابن ماجة

باب التطوع فى السفر على ظهر الدابة حيث توجهت

عن عبد الله بن عمر انه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى وهو على حمار وهو متوجه الى خيبر رواه الامام مالك فى الموطا وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى على راحلته فى السفر حيثما توجهت به قال عبد الله بن دينار وكان عبد الله بن عمر يفعل ذلك رواه الامام مالك فى الموطا وعن يحيى بن سعيد انه قال رأيت انس بن مالك فى سفر وهو يصلى على حمار وهو متوجه الى غير القبلة يركع ويسجد ايماء من غير ان يضع وجهه على شئ رواه الامام مالك فى الموطا وعن عامر بن ربيعة قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يصلى على راحلته حيث توجهت به رواه البخارى ومسلم وعن جابر بن عبد الله ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى التطوع وهو راكب فى غير القبلة رواه البخارى وعنه قال بعثنى النبى صلى الله عليه وسلم فى حاجة فجئت وهو يصلى على راحلته نحو المشرق والسجود اخفض من الركوع رواه ابوداؤد والترمذى وعن ابى سعيد ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى على راحلته فى التطوع حيث ما توجهت به يومى ايماء يجعل السجود اخفض من الركوع رواه الامام احمد فى مسنده وعن عبد الله بن دينار قال كان عبد الله بن عمر يصلى فى السفر على راحلته اينما توجهت به يومى وذكر عبد الله ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يفعله رواه البخارى وعن عامر بن ربيعة قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم وهو على الراحلة يسبح ويومى براسه قبل اى وجه توجه ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ذلك فى المكتوبة رواه البخارى والدارمى وعن سالم قال كان عبد الله بن عمر يصلى على دابته من الليل وهو مسافر ما يبالى حيث كان وجهه وقال ابن عمر كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبح على الراحلة قبل اى وجه توجه رواه البخارى

وعن[۱۱] جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی علی راحلته نحو المشرق فاذا اراد ان یصلی المکتوبة نزل فاستقبل القبلة رواه البخاری والدارمی وعن[۱۲] انس بن سیرین قال استقبلنا انس بن مالک حین قدم من الشام فلقیناه بعین التمر فرأیته یصلی علی حمار ووجهه من ذا الجانب یعنی عن یسار القبلة فقلت رأیتک تصلی لغیر القبلة فقال لولا انی رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یفعله لم افعله رواه البخاری ومسلم وعن[۱۳] سعد بن ابی وقاص قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یصلی السبحة علی راحلته حیث ما توجهت به ولا یفعل ذلک فی المکتوبة رواه البزار وعنه[۱۴] قال رأیت یعنی النبی صلی الله علیه وسلم متوجها الی خیبر علی حمار وعن[۱۵] ابن عمر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی وهو مقبل من مکة الی المدینة علی راحلته حیث کان وجهه قال وفیه نزلت فاینما تولوا فثم وجه الله رواه مسلم وفی روایة ثم تلا ابن عمر فاینما تولوا فثم وجه الله وقال فی هذا نزلت وعن[۱۶] انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سافر واراد ان یتطوع استقبل القبلة بناقته فکبر ثم صلی حیث وجهه رکابه رواه ابو داؤد والدارقطنی وعنه[۱۷] قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان فی سفر فاراد ان یصلی علی راحلته استقبل القبلة وکبر ثم صلی حیث وجهت به رواه الدارقطنی وعن[۱۸] جابر قال بعثنی النبی صلی الله علیه وسلم لحاجة فرجعت الیه وهو علی راحلته فسلمت علیه فلم یرد علی شیئا ورأیته یرکع ویسجد فتنحیت عنه ثم قال لی ما صنعت فی حاجتک قلت صنعت کذا وکذا قال انه لم یمنعنی ان ارد علیک الا انی کنت اصلی رواه الدارقطنی باب الوتر فی السفر عن[۱] نافع عن ابن عمر انه کان یصلی علی راحلته ویوتر بالارض ویزعم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یفعل کذلک رواه الطحاوی وعن[۲] مجاهد ان ابن عمر کان یصلی فی السفر علی بعیره اینما توجه به فاذا کان فی السحر نزل فاوتر رواه الطحاوی وعنه[۳] قال صحبت ابن عمر فیما بین مکة والمدینة فذکر نحوه رواه الطحاوی واسناده صحیح وعن[۴] سعید بن جبیر ان ابن عمر کان یصلی علی راحلته تطوعا فاذا اراد ان یوتر نزل فاوتر علی الارض رواه الامام احمد باب سترة المصلی فی السفر عن[۱] عبد الله بن عمر انه کان یستتر براحلته اذا صلی ذکره الامام مالک بلاغا باب المقیمون اذا اقتدا[۱] بمسافر قصروا اتموا عن[۱] امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه انه صلی بالناس بمکة الظهر ثم انصرف فقال یا اهل مکة انا مسافر فمن کان من اهل البلد فلیکمل فاکمل اهل البلد رواه الامام محمد فی الآثار وقال وبه ناخذ اذا دخل المقیم فی صلاة المسافر فقضی المسافر صلاته قام

المقيم فاتم صلاته وهو قول ابي حنيفة وعن ابراهيم قال اذا دخل المقيم فى صلاة المسافر فليصل معه ركعتين ثم ليقم فليتم صلاته رواه الامام محمد فى الآثار وقال وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة وعن صفوان بن عبد الله بن صفوان انه قال جاء عبد الله بن عمر يعود عبد الله بن صفوان فصلى لنا ركعتين ثم انصرف فقمنا فاتممنا رواه الامام مالك **باب** ما يقول المسافر اذا صلى ركعتين عن عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب كان اذا قدم مكة صلى بهم ركعتين ثم يقول يا اهل مكة اتموا صلوتكم فانا قوم سفر رواه الامام مالك فى الموطأ وعبد الرزاق فى مصنفه وعن عمران ابن حصين قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الفتح فاقام بمكة ثماني عشرة ليلة لا يصلي الا ركعتين يقول يا اهل البلد صلوا اربعا فانا سفر رواه ابو داؤد والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بمكة ركعتين ثم سلم وقال يا اهل مكة اتموا صلاتكم فانا قوم سفر رواه ابو داؤد الطيالسي وعن اسلم ان عمر بن الخطاب كان اذا قدم مكة صلى بهم ركعتين ثم قال يا اهل مكة اتموا صلاتكم فانا قوم سفر رواه الطحاوي وعبد الرزاق وابن جرير والبيهقي وعن جابر قال اقمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح بمكة فاقام ثمان عشرة لا يصلي الا ركعتين ثم يقول لاهل البلد صلوا اربعا فانا قوم سفر رواه ابن ابي شيبة وعن عمران بن حصين قال ما سافرت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سفرا قط الا صلى ركعتين حتى يرجع وشهدت معه حنين والطائف وكان يصلي ركعتين ححجت معه واعتمرت فصلى ركعتين ثم ححجت مع ابي بكر واعتمرت فصلى ركعتين ثم قال اتموا صلاتكم فانا قوم سفر ثم ححجت واعتمرت مع عمر فصلى ركعتين ثم قال اتموا الصلوة فانا قوم سفر ثم ححجت مع عثمان واعتمرت فصلى ركعتين ثم ان عثمان اتم رواه ابو داؤد الطيالسي والبزار فى مسنديهما **باب** المسافر اذا اقتدى بمقيم اتم عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يصلي وراء الامام بمنى اربعا فاذا صلى لنفسه صلى ركعتين رواه الامام مالك وعن ابراهيم قال اذا دخل المسافر فى صلاة المقيم اكمل رواه الامام محمد فى الآثار وقال وبه ناخذ اذا دخل المسافر مع المقيم وجب عليه صلاة المقيم اربعا وهو قول ابي حنيفة وعن موسى بن سلمة قال سألت ابن عباس قلت كيف اصلي اذا كنت بمكة اذا لم اصل مع الامام قال ركعتين سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم والنسائي وابن جرير وعن ابي مجلز قال قلت لابن عمر ادركت ركعتين من صلاة المقيمين وانا مسافر فقال صل بصلاتهم رواه عبد الرزاق +

باب المسافر اذا دخل بلدة هاجر منها قصر **عن** انس قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
من المدينة الى مكة فكان يصلي ركعتين ركعتين حتى رجعنا الى المدينة رواه البخاري ومسلم
وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اقام بمكة تسع عشرة يقصر الصلاة رواه البخاري
وعن ابي جحيفة قال اتينا النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالابطح بمكة في قبة له حمراء من ادم
فاتاه بلال بوضوئه قال فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وعليه حلة حمراء فتوضأ واذن بلال
فجعلت اتتبع فاه ههنا وههنا يقول يمينا وشمالا حي على الصلاة حي على الفلاح قال
ثم ارکزت له عنزة فتقدم فصلى الظهر ركعتين تمر بين يديه الحمار والكلب لا يمنع ثم صلى
العصر ركعتين ثم لم يزل يصلي ركعتين حتى رجع الى المدينة رواه البخاري ومسلم **وعن** ابي هريرة
قال سافرت مع النبي صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر ومع عمر كلهم صلى حين خرج من المدينة
الى ان رجع اليها ركعتين في السير وفي المقام بمكة رواه ابو يعلى الموصلي في مسنده **باب** في
قصر الصلاة بمنى **عن** عبد الله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه صلى صلاة المسافر
بمنى وغيره ركعتين وابو بكر وعمر وعثمان ركعتين صدرا من خلافته ثم اتمها اربعا رواه مسلم
وعبد الرزاق **وعنه** قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وابو بكر بعده وعمر
بعد ابي بكر وعثمان صدرا من خلافته ثم ان عثمان صلى بعد اربعا فكان ابن عمر اذا صلى
مع الامام صلى اربعا واذا صلاها وحده صلى ركعتين رواه مسلم وابو داود الطيالسي ولفظه ثم
ان عثمان اتم **وعنه** قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم بمنى صلاة المسافر وابو بكر وعمر وعثمان
ثماني سنين او قال ست سنين رواه مسلم **وعن** حارثة بن وهب الخزاعي قال صليت مع النبي
صلى الله عليه وسلم بمنى امن ما كان الناس واكثره ركعتين رواه النسائي وابو داود الطيالسي
وعن انس بن مالك انه قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ومع ابي بكر وعمر ركعتين
ومع عثمان ركعتين صدرا من امارته رواه النسائي **وعن** عبد الرحمن بن يزيد قال صلى عثمان
بمنى اربعا حتى بلغ ذلك عبد الله فقال لقد صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين
رواه النسائي **باب** من تاهل ببلدة فليتم **عن** امير المؤمنين عثمان الغني رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تاهل الرجل في بلد فليصل صلاة المقيم رواه الديلمي
في مسند الفردوس **وعنه** انه صلى بمنى اربع ركعات فانكر الناس عليه فقال يا ايها الناس
اني تاهلت بمكة منذ قدمت واني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تاهل

فى بلد فليصل صلاة المقيم رواه الامام احمد **باب** يقصر المسافر من حين يخرج من سواد بلده
عن ابى حرب بن ابى الاسود الدولى ان عليا لما خرج الى البصرة رأى خصا فقال لولا هذا
الخص لصلينا ركعتين رواه عبد الرزاق وابن جرير **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان يقصر الصلاة بالعقيق رواه الطبرانى فى الصغير **وعن** على بن ربيعة قال خرجنا
مع على رضى الله عنه فقصرنا الصلاة ونحن نرى البيوت ثم رجعنا فقصرنا الصلاة و
نحن نرى البيوت رواه الحاكم **وعن** ابى حرب ان عليا خرج من البصرة فصلى الظهر
اربعا ثم قال انا لو جاوزنا هذا الخص لصلينا ركعتين رواه ابن ابى شيبة **باب**
يقصر المسافر حتى يدخل بلده **عن** ورقاء بن اياس قال خرجنا مع على رضى الله عنه
متوجهين ههنا واشار بيده الى الشام فصلى ركعتين ركعتين حتى اذا رجعنا ونظرنا الى
الكوفة حضرت الصلاة قالوا يا امير المومنين هذه الكوفة أَتُتِمُّ الصلاة قال لا حتى ندخلها
رواه البيهقى **وعن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه انه خرج من الكوفة فقصر
وهو يرى البيوت فلما رجع قيل له هذه الكوفة قال لا حتى ندخلها ذكره البخارى تعليقا
وعن على بن ابى ربيعة الاسدى قال خرجنا مع على ونحن ننظر الى الكوفة فصلى ركعتين ثم رجعنا
فصلى ركعتين وهو ينظر الى القرية فقلنا له الا تصلى اربعا قال لا حتى ندخلها رواه عبد الرزاق
وابن عدى **وعن** ابى عمس والندبى قال سألت ابن عمر عن الصلاة فى السفر فقال او تاخذ
عنى ان حدثتك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج من هذه المدينة لم يزل يصلى
ركعتين حتى يرجع اليها رواه ابو داؤد الطيالسى **وعن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا خرج من بيته مسافرا صلى ركعتين حتى يرجع رواه ابو داؤد الطيالسى **وعن**
جابر بن يزيد عن الصلاة فى مواقيتها فقال نعم ابو هريرة انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فى مكة فى المسير والمقام بمكة الى ان رجعوا ركعتين ركعتين رواه ابو داؤد الطيالسى
وعن ابى جحيفة قال حججنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع فما زلنا نصلى ركعتين حتى
رجعنا رواه الطبرانى فى المعجم الصغير +

ابواب صلاة الخوف

باب كيف صلاة الخوف قال الله عز وجل واذا ضربتم فى الارض فليس عليكم

ان تقصروا من الصلاة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا ان الكفرين كانوا لكم عدوا مبينا ۝
واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا حذرهم
واسلحتهم ود الذين كفروا لو تغفلون عن اسلحتكم وامتعتكم فيميلون عليكم ميلة
واحدة ولا جناح عليكم ان كان بكم اذى من مطر او كنتم مرضى ان تضعوا اسلحتكم
وخذوا حذركم ط ان الله اعد للكفرين عذابا مهينا فاذا قضيتم الصلاة فاذكروا
الله قياما وقعودا وعلى جنوبكم ج فاذا اطمأننتم فاقيموا الصلاة ج ان الصلاة كانت
على المؤمنين كتابا موقوتا عن[1] نافع ان ابن عمر كان اذا سئل عن صلاة الخوف قال يتقدم
الامام وطائفة من الناس فيصلي بهم سجدة وتكون طائفة منهم بينه وبين العدو
لم يصلوا فاذا صلى الذين معه سجدة استاخروا مكان الذين لم يصلوا ولا يسلمون ويتقدم
الذين لم يصلوا فيصلون معه سجدة ثم ينصرف الامام وقد صلى سجدتين ثم يقوم كل
واحدة من الطائفتين فيصلون لانفسهم سجدة سجدة بعد انصراف الامام فيكون كل
واحدة من الطائفتين قد صلوا سجدتين فان كان خوف هو اشد من ذلك صلوا رجالا
قياما على اقدامهم او ركبانا مستقبلي القبلة او غير مستقبليها قال نافع ولا ارى عبد الله
ابن عمر الا حدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الامام مالك والامام محمد
في الموطا وقال بهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة ورواه الطحاوي وعن[2] ابرهيم في صلاة الخوف
قال اذا صلى الامام باصحابه فلتقم طائفة منهم مع الامام وطائفة بازاء العدو فيصلي
الامام بالطائفة الذين معه ركعة ثم تنصرف الطائفة الذين صلوا مع الامام من غير
ان يتكلموا حتى يقوموا في مقام اصحابهم وتاتي الطائفة الاخرى فيصلون مع الامام
الركعة الاخرى ثم ينصرفون من غير ان يتكلموا حتى يقوموا في مقام اصحابهم وتاتي
الطائفة الاولى حتى يصلوا ركعة واحدة ثم ينصرفون فيقومون مقام اصحابهم وتاتي
الطائفة الاخرى حتى يقضوا الركعة التي بقيت عليهم وحدانا رواه الامام محمد في الاثار
وعن[3] سالم ان عبد الله بن عمر قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم قبل نجد
فوازينا العدو فصاففنا لهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا فقامت طائفة
معه تصلي واقبلت طائفة على العدو وركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن معه
وسجد سجدتين ثم انصرفوا مكان الطائفة التي لم تصل فجاءوا فركع رسول الله

صلى الله عليه وسلم بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم فقام كل واحد منهم فركع لنفسه ركعة وسجد سجدتين رواه البخاري ومسلم وابو داؤد والترمذي والنسائي وعن ثعلبة بن زهدم قال كنا مع سعيد بن العاصي بطبرستان ومعنا حذيفة بن اليمان فقال ايكم صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف فقال حذيفة انا فوصف فقال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف بطائفة ركعة صف خلفه وطائفة اخرى بينه وبين العدو فصلى بالطائفة التي تليه ركعة ثم نكص هؤلاء الى مصاف اولئك وجاء اولئك فصلى بهم ركعة رواه النسائي وعن عبيد الله ابن عباس قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقام الناس معه فكبر وكبروا ثم ركع وركع ناس منهم ثم سجد وسجدوا ثم قام الى الركعة الثانية فتاخر الذين سجدوا معه وحرسوا اخوانهم واتت الطائفة الاخرى فركعوا مع النبي صلى الله عليه وسلم وسجدوا والناس كلهم في صلاة يكبرون ولكن يحرس بعضهم بعضا رواه النسائي وعن سهل بن ابي خيثمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بهم صلاة الخوف فصف صفا خلفه وصفا مصافوا العدو فصلى بهم ركعة ثم ذهب هؤلاء وجاء اولئك فصلى بهم ركعة ثم قاموا فقضوا ركعة ركعة رواه النسائي والدارمي وعن عبد الله بن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف قام فكبر فصلى خلفه طائفة منا وطائفة مواجهة العدو فركع بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة وسجد سجدتين ثم انصرفوا ولم يسلموا واقبلوا على العدو فصفوا مكانهم وجاءت الطائفة الاخرى فصفوا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم ركعة وسجدتين ثم سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اتم ركعتين واربع سجدات ثم قامت الطائفتان فصلى كل انسان منهم لنفسه ركعة وسجدتين رواه النسائي وعنه قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف في بعض ايامه فقامت طائفة معه وطائفة باذاء العدو فصلى بالذين معه ركعة ثم ذهبوا وجاء الاخرون فصلى بهم ركعة ثم قضت الطائفتان ركعة ركعة رواه النسائي والدارقطني وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم نازلا بين ضجنان وعسفان محاصر المشركين فقال المشركون ان لهؤلاء صلاة هي احب اليهم من ابنائهم وابكارهم اجمعوا امركم ثم ميلوا عليهم ميلة واحدة فجاء جبرئيل عليه السلام فامره ان يقسم اصحابه بصفين فيصلي بطائفة منهم وطائفة مقبلون على عدوهم قد اخذوا حذرهم واسلحتهم فيصلي بهم ركعة ثم يتاخر هؤلاء ويتقدم اولئك فيصلي بهم ركعة تكون لهم مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعة ركعة وللنبي صلى الله عليه وسلم ركعتان رواه النسائي وعن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بهم صلاة الخوف فقام صف بين يديه وصف خلفه صلى بالذين خلفه ركعة

سجدتين ثم تقدم هؤلاء حتى قاموا فى مقام اصحابهم وجاء اولئك فقاموا مقام هؤلاء وصلى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة وسجدتين ثم سلم فكانت للنبى صلى الله عليه وسلم ركعتان ولهم ركعة رواه النسائى **وعنه** قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقيمت الصلاة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقامت خلفه طائفة مواجهة العدو فصلى بالذين خلفه ركعة وسجد بهم سجدتين ثم انهم انطلقوا فقاموا مقام اولئك الذين كانوا فى وجه العدو وجاءت تلك الطائفة فصلى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة وسجد بهم سجدتين ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سلم فسلم الذين خلفه وسلم اولئك رواه النسائى

باب كيف صلاة الخوف الرباعية فى الحضر **عن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى باصحابه صلاة الخوف فصلت طائفة معه وطائفة وجوههم قبل العدو فصلى بهم ركعتين ثم قاموا مقام الاخرين وجاء الاخرون فصلى بهم ركعتين ثم سلم رواه النسائى **وعن** ابى بكرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه صلى صلاة الخوف بالذين خلفه ركعتين والذين جاءوا بعد ركعتين فكانت للنبى صلى الله عليه وسلم اربع ركعات ولهؤلاء ركعتين ركعتين رواه النسائى **وعن** جابر ان نبى الله صلى الله عليه وسلم كان محاصرا بنى محارب بنخل ثم نودى فى الناس ان الصلاة جامعة فجعلهم رسول الله صلى الله عليه وسلم طائفتين طائفة مقبلة على العدو يتحدثون وصلى بطائفة ركعتين ثم سلم فانصرفوا فكانوا مكان اخوانهم وجاءت الطائفة الاخرى فصلى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين فكان للنبى صلى الله عليه وسلم اربع ركعات ولكل طائفة ركعتين رواه الدارقطنى **وعن** ابى بكرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى باصحابه صلاة الخوف فصلى ببعض اصحابه ركعتين ثم سلم فتاخروا وجاء الاخرون فصلى بهم ركعتين ثم سلم فكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم اربع ركعات وللمسلمين ركعتان ركعتان رواه الامام احمد والنسائى وابو داود والدارقطنى وابن حبان والحاكم

باب كيف صلاة المغرب فى حالة الخوف **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال صليت مع النبى صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف ركعتين الا المغرب ثلاثا رواه ابن ابى شيبة وابن منيع فى مسنده والبزار

باب متى نزلت اية صلاة الخوف **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال سأل قوم من التجار رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله انا نضرب فى الارض فكيف نصلى فانزل الله تعالى واذا ضربتم فى الارض فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلاة ثم انقطع الوحى فلما كان بعد ذلك بحول غزا النبى صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر فقال المشركون لقد امكنكم محمد واصحابه من ظهورهم هلا شددتم عليهم فقال قائل منهم ان لها اخرى مثلها فى اثرها فانزل الله تعالى بين الصلاتين ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا ان الكافرين كانوا لكم عدوا مبينا واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة الى قوله ان

الله اعد للكافرين عذابا مهينا فنزلت صلاة الخوف رواه ابن جرير **باب** كيف صلى النبي صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف **عن** ابي عياش الزرقي قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعسفان فاستقبلنا المشركون عليهم خالد بن الوليد وهم بيننا وبين القبلة فصلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقالوا قد كانوا على حال لو اصبنا غرتهم ثم قالوا تاتي عليهم الان صلاة هي احب اليهم من ابنائهم وانفسهم فنزل جبرئيل بهذه الآيات بين الظهر والعصر واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة فحضرت الصلاة فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذوا السلاح فصففنا خلفه صفوف (الى ان قال) ثم انصرف فصلاها رسول الله صلى الله عليه وسلم مرتين مرة بعسفان ومرة في ارض بني سليم رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور وابن ابي شيبة والامام احمد وعبد بن حميد وابو داود والنسائي وابن المنذر وابن جرير وابن ابي حاتم والدارقطني والطبراني في الكبير والحاكم والبيهقي في شعب الايمان وابو داود الطيالسي **وعن** ابن عباس قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف بذي قرد ارض من ارض بني سليم فصف الناس خلفه صفين صف خلفه وصف موازي العدو فصلى بالصف الذي يليه ركعة ثم نهض هؤلاء الى مصاف هؤلاء وهؤلاء الى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة رواه ابن ابي شيبة **وعنه** قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف بذي قرد فصف صفا خلفه وصفا موازي العدو فصلى بالصف الذي معه ركعة ثم ذهب هؤلاء الى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء الى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم سلم عليهم جميعا ثم انصرفوا فكان للنبي صلى الله عليه وسلم ركعتان ولكل واحد من الفريقين ركعة رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة وعبد بن حميد وابن جرير والحاكم **وعن** مجاهد قال لم يصل رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف الا مرتين مرة بذي الرقاع من ارض بني سليم ومرة بعسفان والمشركون بضجنان بينهم وبين القبلة الحديث رواه عبد الرزاق **باب** كم ركعة صلاة الخوف مع الامام **عن** جابر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف ركعة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم بيننا وبين العدو رواه ابن النجار **وعنه** قال صلاة الخوف ركعة رواه ابن جرير **وعن** سعيد بن العاص انه قال في غزوة ومعه حذيفة ايكم شهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف فقال حذيفة انا فامرهم حذيفة فلبسوا السلاح ثم قال ان هاجكم هيج فقد حل لكم القتال فصلى باحدى الطائفتين ركعة والاخرى مواجهة العدو ثم انصرف هؤلاء فقاموا مقام اولئك وجاء اولئك فصلى بهم ركعة اخرى ثم سلم عليهم رواه عبد الرزاق وابن ابي شيبة وعبد بن حميد وابو داود والنسائي وابن جرير والبيهقي في شعب الايمان والحاكم **وعن** زياد بن نافع عن كعب وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قطعت يده يوم اليمامة ان صلاة الخوف ركعة وسجدتان رواه ابن جرير **باب** كيف يقضي صلاة الخوف

عن[١] ابن عباس فی صلاۃ الخوف قال اذا صلی الامام باصحابه فلتقم طائفة منهم مع الامام وطائفة
بازاء العدو فیصلی الامام بالطائفة الذین معه رکعة ثم تنصرف الطائفة الذین صلوا مع الامام من غیر ان
یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاخری فیصلون مع الامام الرکعة الاخری ثم ینصرفون
من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاولی حتی یصلوا رکعة وحدانا ثم ینصرفون
فیقومون مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاخری حتی یقضوا الرکعة التی بقیت علیهم وحدانا رواه الامام
محمد فی الآثار وقال وبهذا کله ناخذ واما الطائفة الاولی فیقضون رکعتهم بغیر قراءة لانهم ادرکوا
اول الصلاۃ مع الامام فقراءۃ الامام لهم قراءۃ واما الطائفة الاخری فانهم یقضون رکعتهم بقراءۃ
لانها فاتتهم مع الامام وهذا کله قول ابی حنیفة

باب کیف یصلی صلاۃ الخوف اذا لم یستطع القیام

عن[١] ابراهیم النخعی فی الرجل یصلی فی الخوف وحده قال یصلی قائما مستقبل القبلة فان لم یستطع
فراکبا مستقبل القبلة فان لم یستطع فلیؤم اینما وجه لا یسجد علی شیء لیومی ایماء ویجعل سجوده اخفض
من رکوعه ولا یدع الوضوء والقراءۃ فی الرکعتین رواه الامام محمد فی الآثار وقال وبهذا کله ناخذ وهو قول
ابی حنیفة رض وعن[٢] سالم عن ابن عمر قال فاذا کان الخوف اکثر من ذلک فلیصل راکبا او قائما یومی ایماء
رواه مسلم والنسائی وابن المنذر وعن[٣] نافع ان عبد الله بن عمر اذا سئل عن صلاۃ الخوف قال یتقدم
الامام وطائفة من الناس فیصلی بهم الامام رکعة وتکون طائفة منهم بینه وبین العدو لم یصلوا فاذا
صلی الذی معه رکعة استاخروا مکان الذین لم یصلوا ولا یسلمون ویتقدم الذین لم یصلوا فیصلون معه رکعة
ثم ینصرف الامام وقد صلی رکعتین فیقوم کل واحد من الطائفتین فیصلون لانفسهم رکعة رکعة بعد ان
ینصرف الامام فیکون کل واحد من الطائفتین قد صلوا رکعتین فان کان خوفا هو اشد من ذلک صلوا
رجالا قیاما علی اقدامهم ورکبانا مستقبلی القبلة او غیر مستقبلیها رواه الامام مالک فی الموطا وقال یحیی
قال مالک قال نافع لا اری عبد الله حدثه الا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم کذا ذکره ابن المنذر وحیث قال
واخبرنا نافع ان عبد الله بن عمر کان یخبر بهذا عن النبی صلی الله علیه وسلم

باب الصلاۃ عند مناهضة الحصون ولقاء العدو

عن[١] الاوزاعی قال ان کان تهیأ الفتح ولم یقدروا علی الصلاۃ صلوا ایماء کل امرئ
لنفسه فان لم یقدروا علی الایماء اخروا الصلاۃ حتی ینکشف القتال او یامنوا فیصلوا رکعتین فان لم یقدروا
صلوا رکعة وسجدتین فان لم یقدروا فلا یجزئهم التکبیر ویؤخروها حتی یامنوا ذکره البخاری تعلیقا و
قال وبه قال مکحول ورواه عبد بن حمید فی تفسیره وعن[٢] انس بن مالک قال حضرت عند مناهضة
حصن تستر عند اضاءة الفجر واشتد اشتعال القتال فلم یقدروا علی الصلاۃ فلم نصل الا بعد

ارتفاع النهار فصليناها ونحن مع ابي موسى ففتح لنا قال انس بن مالك رضى الله عنه وما يسرني بتلك
الصلاة الدنيا وما فيها ذكره البخارى تعليقا ووصله ابن سعد وابن ابى شيبة وقال خليفة بن خياط
فى تاريخه عن قتادة عن انس قال لم نصل يومئذ الغداة حتى انتصف النهار قال خليفة وذلك
فى سنة عشرين **وعن** جابر بن عبد الله قال جاء عمر رضى الله عنه يوم الخندق فجعل يسب كفار قريش
ويقول يا رسول الله ما صليت العصر حتى كادت الشمس ان تغيب فقال النبى صلى الله عليه وسلم
وانا والله ما صليتها بعد قال فنزل الى بطحان فتوضأ وصلى العصر بعد ما غابت الشمس ثم صلى المغرب
بعدها رواه البخارى **باب** صلاة الطالب والمطلوب راكبا وقائما **عن** الوليد قال ذكرت
للاوزاعى صلاة شرحبيل بن السمط واصحابه على ظهر الدابة فقال كذلك الامر عندنا اذا تخوف الفوت
واحتج الوليد بقول النبى صلى الله عليه وسلم لا يصلين احد العصر الا فى بنى قريظة ذكره البخارى تعليقا
ورواه الطبرانى **وعن** الاوزاعى قال قال شرحبيل ابن السمط لاصحابه لا تصلوا الصبح الا على ظهر
فنزل الاشتر يعنى النخعى فصلى على الارض فقال شرحبيل مخالف خالف الله به رواه ابن عبد البر
وعن رجاء بن حيوة الكندى قال كان ثابت بن السمط او السمط ابن ثابت فى مسير فى خوف فحضرت
الصلاة فصلوا ركبانا فنزل الاشتر فقال نزل يصلى قال ماله خالف خولف به رواه ابن ابى شيبة
وعن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لنا لما رجع من الاحزاب لا يصلين احد العصر
الا فى بنى قريظة فادرك بعضهم العصر فى الطريق وقال بعضهم لا نصلى حتى ناتيها وقال بعضهم بل
نصلى لم يرد منا ذلك فذكر ذلك للنبى صلى الله عليه وسلم فلم يعنف احدا منهم رواه البخارى ومسلم **وعن**
عبد الله بن انيس قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خالد بن سفيان الهذلى وكان نحو عرنة
وعرفات فقال اذهب فاقتله قال فرأيته وحضرت صلاة العصر فقلت انى لاخاف ان يكون بينى وبينه
ما ان اؤخر الصلاة فانطلقت امشى وانا اصلى اومى ايماء نحوه فلما دنوت منه قال لى من انت قلت رجل من
العرب بلغنى انك تجمع لهذا الرجل فجئتك فى ذلك قال انى لفى ذاك فمشيت معه ساعة حتى اذا امكننى
علوته بسيفى حتى برد رواه ابو داؤد وقال الحافظ فى الفتح اسناده حسن **باب** صلاة من حبس **عن**
ابى سعيد الخدرى قال حبسنا الخندق عن الظهر والعصر والمغرب والعشاء حين لقينا ذلك فانزل
الله تعالى وكفى الله المؤمنين القتال فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بلالا فاقام ثم صلى الظهر كما
كان يصليها قبل ذلك ثم اقام فصلى العصر كما كان يصليها قبل ذلك ثم اقام فصلى المغرب كما كان
يصليها قبل ذلك ثم اقام فصلى العشاء فصلاها كما كان يصليها قبل ذلك قيل فنزل فرجالا وركبانا

رواه النسائی فی سننه وابن حبان فی صحیحه وابو یعلی الموصلی فی مسنده وعن عبد الله بن مسعود ان المشرکین
شغلوا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اربع صلوات یوم الخندق حتی ذهب من اللیل ما شاء الله فامر
بلالا فاذن ثم اقام فصلی الظهر ثم اقام فصلی العصر ثم اقام فصلی المغرب ثم اقام فصلی العشاء رواه الامام
احمد والترمذی والنسائی وابو یعلی الموصلی فی مسنده والبیهقی فی سننه وعن جابر بن عبد الله ان
النبی صلی الله علیه وسلم شغل یوم الخندق عن صلاة الظهر والعصر والمغرب والعشاء حتی ذهبت ساعة من
اللیل فامر بلالا فاذن واقام فصلی الظهر ثم امره فاذن واقام فصلی العصر ثم امره فاذن واقام فصلی المغرب ثم
امره فاذن واقام فصلی العشاء ثم قال ما علی ظهر الارض قوم یذکرون الله فی هذه الساعة غیرکم رواه البزار وعن
ابی سعید الخدری قال حبسنا یوم الخندق حتی ذهب هوی من اللیل حتی کفینا وذلک قول الله تعالی وکفی الله
المؤمنین القتال وکان الله قویا عزیزا فدعا النبی صلی الله علیه وسلم بلالا فامره فاقام فصلی الظهر فاحسن کما کان
یصلیها فی وقتها ثم امره فاقام العصر فصلاها ثم امره فاقام المغرب فصلاها ثم امره فاقام العشاء فصلاها وذلک
قبل ان ینزل فان خفتم فرجالا او رکبانا رواه الدارمی **باب التکبیر عند الاغارة والحرب** عن انس
بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی الصبح بغلس ثم رکب فقال الله اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا
بساحة قوم فساء صباح المنذرین فخرجوا یسعون فی السکک ویقولون محمد والخمیس قال والخمیس الجیش فظهر علیهم رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقتل المقاتلة وسبی الذراری فصارت صفیة لدحیة الکلبی وصارت لرسول الله
صلی الله علیه وسلم ثم تزوجها وجعل صداقها عتقها فقال عبد العزیز لثابت أأنت سألت انس بن
مالک ما امهرها فقال امهرها نفسها فتبسم رواه البخاری **باب صلاة الخوف بعد النبی**
صلی الله علیه وسلم وعن ثعلبة بن زهدم قال کنا مع سعید بن العاص بطبرستان فقام فقال ایکم صلی مع
رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة الخوف فقال حذیفة انا فصلی بهؤلاء رکعة وبهؤلاء رکعة ولم یقضوا رواه ابو داؤد
وقال وقد قال بعضهم عن شعبة فی حدیث یزید الفقیر انهم قضوا رکعة اخری وعنه قال کنا مع سعید بن
العاص بطبرستان فقال ایکم صلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة الخوف فقال حذیفة انا فقام حذیفة
وصف الناس خلفه صفین صفا خلفه وصفا موازی العدو فصلی بالذی خلفه رکعة ثم انصرف هؤلاء الی مکان
هؤلاء وجاء اولئک فصلی بهم رکعة ولم یقضوا رواه النسائی **باب لیس فی صلاة الخوف سهو** عن ابن عمر قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس فی صلاة الخوف سهو رواه الدارقطنی وعن ابن مسعود قال لیس
فی صلاة الخوف سهو رواه الطبرانی فی الکبیر ومیسرة بن علی فی مشیخته ورواه خیثمة الطرابلسی فی جزئه عن ابن
وهذا آخر ما اردنا جمعه فی الحصة الثالثة للمجلد الثانی من جامع الرضوی المعروف بصحیح البهاری وفقنا
الله لاتمامه وصلی الله علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله وصحبه اجمعین ۵ ۲۵ صفر ۱۳۵۶ھ

كتاب الجنائز

بسم الله الرحمن الرحيم — نحمده ونصلي على رسوله الكريم

باب المرض وثوابه **عن** ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما يصيب المسلم من نصب
ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله بها من خطاياه
رواه البخاري ومسلم **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا
يصب منه رواه البخاري **وعن** عبد الله بن مسعود قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك
فمسسته بيدي فقلت يا رسول الله انك لتوعك وعكا شديدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اجل اني اوعك كما يوعك رجلان منكم قال فقلت ذلك لان لك اجرين فقال اجل ثم قال ما من
مسلم يصيبه اذى من مرض فما سواه الا حط الله تعالى به سيأته كما تحط الشجرة ورقها رواه
البخاري ومسلم **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المومن كمثل الزرع
لا تزال الريح تميله ولا يزال المومن يصيبه البلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الارزة لا تهتز حتى
تستحصد رواه البخاري ومسلم **وعن** جابر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ام السائب
فقال مالك تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فانها تذهب خطايا بني
ادم كما يذهب الكير خبث الحديد رواه مسلم **وعن** سعيد قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم
اى الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلى الرجل على حسب دينه فان كان في
دينه صلبا اشتد بلاءه وان كان في دينه رقة هون عليه فما زال كذلك حتى يمشي على الارض
ماله ذنب رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح **وعن**
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بعبده الخير عجل له العقوبة في الدنيا واذا
اراد الله بعبده الشر امسك عنه بذنبه حتى يوافيه به يوم القيمة رواه الترمذي **وعن** ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال البلاء بالمومن او المومنة في نفسه وماله وولده حتى
يلقى الله تعالى وما عليه من خطيئة رواه الترمذي وروى مالك نحوه وقال الترمذي هذا

حديث حسن صحيح وعن محمد بن خالد السلمي عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد
اذا سبقت له من الله منزلة لم يبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم
صبره على ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله رواه الامام احمد وابو داود
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يود اهل العافية يوم القيمة حين يعطى
اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم كانت قرضت في الدنيا بالمقاريض رواه الترمذي وقال
هذا حديث غريب ورواه الطبراني في الصغير وزاد لما يرون لاهل البلاء من جزيل الثواب
وعن الاسود قال كنا عند عائشة فسقط فسطاط على انسان فضحكوا فقالت عائشة لا تضحكوا سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يشاك شوكة فما فوقها الا رفعه الله بها درجة
وحط بها خطيئة رواه ابو داود الطيالسي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الرجل تكون له المنزلة عند الله فما يبلغها بعمل فلا يزال يبتليه بما يكره حتى يبلغه ذلك
رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه **باب** سبب المرض
عن ابي موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصيب عبدا نكبة فما فوقها او دونها الا
بذنب وما يعفو الله تعالى عنه اكثر وقرء وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن
كثير رواه الترمذي وعن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اختلج
عرق ولا عين الا بذنب وما يدفع الله عنه اكثر رواه الطبراني في الصغير **باب** وجع النبي
صلى الله عليه وسلم عن عبد الله بن مسعود قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسسته
بيدي فقلت يا رسول الله انك لتوعك وعكا شديدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجل اني اوعك
كما يوعك رجلان منكم قال فقلت ذلك لان لك اجرين فقال اجل ثم قال ما من مسلم يصيبه
اذى من مرض فما سواه الا حط الله به سيئاته كما تحط الشجرة ورقها رواه البخاري ومسلم وابو داود
الطيالسي وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت ما رأيت احدا الوجع عليه اشد من
رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري ومسلم وعن ابي سعيد الخدري ان جبرئيل اتى النبي
صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد اشتكيت فقال نعم قال بسم الله ارقيك من كل شئ يؤذيك من شر
كل نفس او عين حاسد الله يشفيك بسم الله ارقيك رواه مسلم **باب** ما يقول المريض
اذا اشتكى عن شداد بن اوس والصنابحي انهما دخلا على رجل مريض يعودانه فقالا له
كيف اصبحت قال اصبحت بنعمة قال شداد ابشر بكفارات السيئات وحط الخطايا فاني

سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله عز وجل یقول اذا انا ابتلیت عبدا من عبادی مومنا فحمدنی علی ما ابتلیته فانه یقوم من مضجعه ذلک کیوم ولدته امه من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیته فاجروا له ما کنتم تجرون له وهو صحیح رواه الامام احمد وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی اعرابی یعوده وکان اذا دخل علی مریض یعوده قال لا باس طهور ان شاء الله تعالی فقال له لا باس طهور ان شاء الله قال کلا بل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیره القبور فقال النبی صلی الله علیه وسلم فنعم رواه البخاری **باب** فی کلمات یقولهن المریض عن عثمن بن ابی العاص انه اشتکی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وجعا یجده فی جسده فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ضع یدک علی الذی تالم من جسدک وقل بسم الله ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ بالله وقدرته من شر ما اجد واحاذر رواه الامام مالک والبخاری ومسلم ابوداؤد والترمذی والنسائی وعند مالک اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد قال ففعلت ذلک فاذهب الله ما کان بی فلا ازال امر بها اهلی وغیرهم وعند الترمذی وابی داؤد مثل ذلک وقال فی اول حدیثهما اتانی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبی وجع قد کاد یهلکنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امسح بیمینک سبع مرات وقل بعزة الله وقدرته الحدیث وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا او اشتکاه اخ له فلیقل ربنا الله الذی فی السماء تقدس اسمک وامرک فی السماء و الارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمة من رحمتک وشفاء من شفائک علی هذا الوجع فیبرء رواه ابوداؤد وعن محمد بن سالم قال قال لی ثابت البنانی یا محمد اذا اشتکیت فضع یدک حیث تشتکی ثم قل بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد من وجعی هذا ثم ارفع یدک ثم اعد ذلک وترا فان انس بن مالک حدثنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثه بذلک رواه الترمذی وعن ثوبان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعة من النار فلیطفئها بالماء فلیستنقع فی نهر جار ولیستقبل جریته فیقول بسم الله اللهم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوة الصبح قبل طلوع الشمس ولیغمس فیه ثلث غمسات ثلثة ایام فان لم یبرء فی ثلث فخمس فان لم یبرء فی خمس فسبع فان لم یبرء فی سبع فتسع فانها لا تکاد تجاوز تسعا باذن الله

الله عز وجل رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وعن انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اشتكى احدكم فليضع يده على ذلك الوجع ثم ليقل بسم الله وبالله اعوذ بعزة
الله وقدرته من شر ما اجد رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن ابي سعيد وابي هريرة انهما
شهدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا اله الا الله والله اكبر صدقه ربه فقال لا اله
الا انا وانا اكبر واذا قال لا اله الا هو وحده قال يقول لا اله الا انا وحدي واذا قال لا اله
الا الله وحده لا شريك له قال يقول صدق عبدي لا اله الا انا وحدي لا شريك لي واذا
قال لا اله الا الله له الملك وله الحمد قال يقول لا اله الا انا لي الملك ولي الحمد واذا قال لا اله الا الله
لا حول ولا قوة الا بالله قال لا اله الا انا ولا حول ولا قوة الا بي وكان يقول من قالها في مرضه ثم
مات لم تطعمه النار رواه الترمذي وقال حديث حسن وابن ماجة والنسائي وابن حبان في
صحيحه والحاكم وعن نافع بن جبير ان عثمن بن ابي العاص قدم على رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقد اخذه وجع قد كاد يبطله فذكر ذلك لرسول الله صلى
الله عليه وسلم فزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ضع يمينك
على مكانك الذي تشتكي وامسح به سبع مرات وقل اعوذ بعزة الله وقدرته من
شر ما اجد في كل مسحة رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد
ولم يخرجاه بهذا اللفظ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال لا اله الا الله
والله اكبر لا اله الا الله وحده لا اله الا الله وحده لا شريك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد لا اله
الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله يعقدهن خمسا باصابعه ثم قال من قالهن في يوم او في ليلة
او في شهر ثم مات في ذلك اليوم او في تلك الليلة او ذلك الشهر غفر له ذنبه رواه النسائي
وعن سعد بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في قوله لا اله الا انت سبحنك اني
كنت من الظلمين ايما مسلم دعا بها في مرضه اربعين مرة فمات في مرضه ذلك اعطي اجر
شهيد وان برأ برأ وقد غفر له جميع ذنوبه رواه الحاكم وقال رواه احمد بن عمرو بن ابي بكر السكسكي
عن ابيه عن محمد بن زيد عن ابن المسيب وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا ابا هريرة الا اخبرك بامر هو حق من تكلم به في اول مضجعه من مرضه نجاه الله من
النار قلت بلى بابي وامي قال فاعلم انك اذا اصبحت لم تمس واذا امسيت لم تصبح وانك
اذا قلت ذلك في اول مضجعك من مرضك نجاك الله من النار ان تقول لا اله الا الله

يحيي ويميت وهو حي لا يموت وسبحان الله رب العباد والبلاد والحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه على كل حال الله اكبر كبيرا كبرياء ربنا وجلاله وقدرته بكل مكان اللهم ان انت امرضتني لتقبض روحي في مرضي هذا فاجعل روحي في ارواح من سبقت له منك الحسنى واعذني من النار كما اعذت اوليائك الذين سبقت لهم منك الحسنى فان مت في مرضك ذلك فالى رضوان الله والجنة وان كنت قد اقترفت ذنوبا تاب الله عليك رواه ابن ابي الدنيا في كتاب المرض والكفارات وعن حجاج بن فرافصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من مريض يقول سبحان الملك القدوس الرحمن الملك الديان لا اله الا انت مسكن العروق الضاربة ومنيم العيون الساهرة الا شفاه الله تعالى رواه ابن ابي الدنيا آخر كتاب المرض والكفارات معضلا وعن فضالة بن عبيد ان رجلين اقبلا يلتمسان الشفاء من البول فانطلق بهما الى ابي الدرداء فذكرا وجع انثييهما له فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اشتكى منكم شيئا او اشتكاه اخ له فليقل ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك امرك في السماء والارض كما رحمتك في السماء فاجعل رحمتك في الارض واغفر لنا ذنوبنا وخطايانا انك رب الطيبين فانزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على هذا الوجع فيبرء ان شاء الله تعالى رواه الحاكم في المستدرك.

باب في المرض كفارة

عن عامر الرام قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابه السقم ثم عافاه الله عز وجل منه كان كفارة لما مضى من ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفي كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم ارسلوه فقال رجل يا رسول الله وما الاسقام والله ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواه ابو داود وعن يحيى بن سعيد قال ان رجلا جاءه الموت في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل هنيئا له مات ولم يبتل بمرض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك وما يدريك لو ان الله ابتلاه بمرض فكفر عنه من سيآته رواه الامام مالك مرسلا وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كثرت ذنوب العبد ولم يكن له ما يكفرها من العمل ابتلاه الله بالحزن ليكفرها عنه رواه الامام احمد وعن ابي هريرة قال ذكرت الحمى عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فسبها رجل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبها فانها تنفي الذنوب كما تنفي النار خبث الحديد رواه ابن ماجة وعنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد مريضا فقال ابشر فان الله تعالى يقول هي ناري اسلطها على عبدي المؤمن في الدنيا لتكون حظه من النار يوم القيمة رواه الامام احمد وابن ماجة و

البيهقي في شعب الايمان وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرب
سبحنه تعالى يقول وعزتي وجلالي لا اخرج احدا من الدنيا اريد اغفر له حتى استوفي
كل خطيئة في عنقه بسقم في بدنه واقتار في رزقه رواه رزين وعن شقيق قال
مرض عبد الله بن مسعود فعدناه فجعل يبكي فعوتب فقال اني لا ابكي لاجل المرض لاني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المرض كفارة وانما ابكي انه اصابني على حال فترة ولم يصبني في حال
اجتهاد لانه يكتب للعبد من الاجر اذا مرض ما كان يكتب له قبل ان يمرض فمنعه منه المرض رواه
رزين وعن ام العلاء قالت عادني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا مريضة فقال ابشري يا
ام العلاء فان مرض المسلم يذهب الله به خطاياه كما تذهب النار خبث الذهب والفضة رواه
ابو داود وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله لاعلم اشد اية
في كتاب الله عز وجل قال اية اية يا عائشة قالت قول الله تعالى من يعمل سوءا يجز به قال اما
علمت يا عائشة ان المسلم المؤمن تصيبه النكبة او الشوكة فيكافى باسوء عمله ومن حوسب
عذب قالت اليس يقول الله فسوف يحاسب حسابا يسيرا قال ذاكم العرض يا عائشة من
نوقش الحساب عذب رواه ابو داود وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من مؤمن
ولا مؤمنة ولا مسلم ولا مسلمة يمرض مرضا الا حط الله عز وجل عنه خطاياه رواه ابو داود الطيالسي
وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قال طرق رسول الله صلى الله عليه وسلم وجع فجعل يتقلب
على فراشه فقلت يا رسول الله لو صنع هذا بعضنا نخشى ان تجد عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان المؤمن ليشدد عليه وليس من مؤمن يصيبه نكبة او وجع الا حط الله عنه خطيئة ورفع له درجة
رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

باب

يكتب في المرض ما كان يعمل عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا كان
على طريقة حسنة من العبادة ثم مرض قيل للملك الموكل به اكتب له مثل عمله اذا كان طليقا حتى
اطلقه او اكفته الي رواه في شرح السنة وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا
ابتلى المسلم ببلاء في جسده قيل للملك اكتب له صالح عمله الذي كان يعمل فان شفاه غسله وطهره
وان قبضه غفر له ورحمه رواه في شرح السنة وعن شقيق قال مرض عبد الله بن مسعود فعدناه
فجعل يبكي فعوتب فقال اني لا ابكي لاجل المرض لاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المرض
كفارة وانما ابكي انه اصابني على حال فترة ولم يصبني في حال اجتهاد لانه يكتب للعبد من الاجر

اذا مرض ماكان يكتب له قبل ان يمرض فمنعه منه المرض رواه رزين وعن ابی بردة عن ابی
موسی قال سمعت النبی صلی اللّٰه علیه و سلم غیر مرة ولا مرتین یقول اذا کان العبد
عمل عملا صالحا فشغله عنه مرض او سفر کتب له کصالح ما کان یعمل وهو صحیح مقیم رواه ابوداؤد
والحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجاه وعن ابی موسی قال
قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان اللّٰه عز وجل یکتب للمریض افضل ما کان یعمل فی صحته
ما دام فی وثاقه وللمسافر احسن ما کان یعمل فی حضره رواه الطبرانی فی الصغیر **باب** من
یصیبه الحمی عن ابی هریرة قال ذکرت الحمی عند رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فسبها رجل فقال
النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لا تسبها فانها تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواه ابن ماجة
وعن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللّٰه عنها قالت فقد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم رجلا کان یجالسه
فقال مالی فقدت فلانا قالوا اغتبط وکانوا یسمون الوعک الاغتباط فقال قوموا حتی نعوده فلما
دخل علیه بکی الغلام فقال له النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لا تبک فان جبرئیل علیه السلام اخبرنی ان
الحمی حظ امتی من جهنم رواه الطبرانی فی معجم الصغیر وعن عبد اللّٰه بن مسعود قال دخلت
علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وهو یوعک فمسسته بیدی فقلت یا رسول اللّٰه انک لتوعک وعکا شدیدا
فقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قال فقلت ذلک لان لک اجرین
فقال اجل ثم قال ما من مسلم یصیبه اذی من مرض فما سواه الا حط اللّٰه تعالیٰ به سیأته کما تحط
الشجرة ورقها رواه البخاری ومسلم وعن جابر قال دخل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم علی ام السائب
فقال مالک تزفزفین قالت الحمی لا بارک اللّٰه فیها فقال لا تسبی الحمی فانها تذهب خطایا بنی آدم
کما یذهب الکیر خبث الحدید رواه مسلم وعن ثوبان ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال
اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعة من النار فیطفئها عنه بالماء فلیستنقع فی نهر جار و
لیستقبل جریته فیقول بسم اللّٰه اللهم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلاة الصبح قبل
طلوع الشمس فلیغمس فیه ثلث غمسات ثلثة ایام فان لم یبرء فی ثلث فخمس فان لم یبرء
فی خمس فسبع فان لم یبرء فی سبع فتسع فانها لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللّٰه عز وجل رواه الترمذی
وقال هذا حدیث غریب وعن ابی هریرة قال ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عاد مریضا فقال
ابشر فان اللّٰه یقول هی الحمی ناری اسلطها علی عبدی المومن فی الدنیا لتکون حظه من النار
یوم القیمة رواه الامام احمد وابن ماجة والبیهقی فی شعب الایمان والحاکم فی المستدرک

لعله اى فى مرضه الذى اوثقه عن العمل ١٢ منه

وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه **باب** دعاء من قاله حفظ من الحمى **عن** انس بن مالك قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد حتى اذا طلعت الشمس خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم واتبعته فقال انطلق بنا حتى ندخل على فاطمة بنت محمد فدخلنا عليها فاذا هى نائمة مضطجعة فقال يا فاطمة ما ينميك فى هذه الساعة قالت ما زلت عند البارحة محمومة قال فاين الدعاء الذى علمتك قالت نسيته فقال قولى يا حى يا قيوم برحمتك استغيث اصلح لى شانى كله ولا تكلنى الى نفسى طرفة عين ولا الى احد من الناس رواه الطبرانى فى الصغير **باب** فقد البصر **عن** انس قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى اذا ابتليت عبدى بحبيبته ثم صبر عوضته منهما الجنة يريد عينيه رواه البخارى **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل اذا اخذت كريمتى عبدى فى الدنيا لم يكن له الجزاء عندى الا الجنة رواه الترمذى وفى رواية له من اذهبت حبيبتيه فصبر واحتسب لم ارض له ثوابا دون الجنة ورواه الطبرانى فى الصغير **وعن** العرباض بن سارية عن النبى صلى الله عليه وسلم يعنى عن ربه تبارك وتعالى انه قال اذا سلبت من عبدى كريمتيه وهو بهما ضنين لم ارض له ثوابا دون الجنة اذا هو حمدنى عليها رواه ابن حبان فى صحيحه **وعن** عائشة بنت قدامة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عزيز على الله ان ياخذ كريمتى مومن ثم يدخله النار قال يونس يعنى عينيه رواه الامام احمد والطبرانى من رواية عبد الرحمن بن عثمن الحاطبى **وعن** ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يذهب الله بحبيبتى عبد فيصبر ويحتسب الا ادخله الله الجنة رواه ابن حبان فى صحيحه **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله اذا اخذت كريمتى عبدى فصبر واحتسب لم ارض له ثوابا دون الجنة رواه ابو يعلى ومن طريقه ابن حبان فى صحيحه **وعن** زيد بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ابتلى عبد بعد ذهاب دينه باشد من ذهاب بصره ومن ابتلى ببصره فصبر حتى يلقى الله لقى الله تبارك وتعالى ولا حساب عليه رواه البزار من رواية جابر الجعفى **وعن** بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يبتلى عبد بشىء اشد عليه من الشرك بالله ولن يبتلى عبد بشىء بعد الشرك بالله اشد عليه من ذهاب بصره ولن يبتلى عبد بذهاب بصره فيصبر الا غفر الله له رواه البزار من رواية جابر ايضا **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اذهب الله بصره فصبر واحتسب كان حقا على الله واجبا ان لا ترى عيناه النار رواه الطبرانى فى الاوسط والصغير **وعن** انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن جبرئيل عليه السلام عن

ربه تبارك وتعالى قال ان الله قال يا جبرئيل ما ثواب عبدي اذا اخذت كريمتيه الا النظر الى
وجهي والجوار في داري قال انس فلقد رايت اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يبكون حوله يريدون

ان يذهب ابصارهم رواه الطبراني في الاوسط **باب** الصبر لمن ابتلى في نفسه او ماله
عن ابي مالك الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطهور شطر الايمان والحمد لله
تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله تملآن او تملأ ما بين السماء والارض والصلاة نور
والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك او عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه
فمعتقها او موبقها رواه مسلم وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ومن يتصبر يصبره الله وما اعطى احد عطاء خيرا واوسع من الصبر رواه البخاري
ومسلم ورواه الحاكم من حديث ابي هريرة مختصرا ما رزق الله عبدا خيرا له ولا اوسع من
الصبر وقال صحيح على شرطهما وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اربع لا يصبن الا
بعجب الصبر وهو اول العبادة والتواضع وذكر الله وقلة الشيء رواه الطبراني والحاكم وقال
صحيح الاسناد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الزهادة في الدنيا ليست بتحريم
الحلال ولا اضاعة المال ولكن الزهادة في الدنيا ان لا تكون بما في يدك اوثق منك بما في
يد الله وان تكون في ثواب المصيبة اذا انت اصبت بها ارغب فيها لو انها ابقيت لك رواه الترمذي
وقال حديث غريب وعن علقمة قال قال عبد الله الصبر نصف الايمان واليقين الايمان كله رواه
الطبراني في الكبير ورواته رواة الصحيح وهو موقوف وقد رفعه بعضهم وعن جعفر بن ابي طالب
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصبر معول المسلم رواه رزين العبدري وعن صهيب الرومي
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجبا لامر المؤمن ان امره كله خير وليس ذلك لاحد الا للمؤمن
ان اصابته سراء شكر فكان خيرا له وان اصابته ضراء صبر فكان خيرا له رواه مسلم وعن
ابي الدرداء قال سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول ان الله قال يا عيسى اني باعث من بعدك
امة ان اصابهم ما يحبون حمدوا الله وان اصابهم ما يكرهون احتسبوا وصبروا ولا حلم ولا علم
فقال يا رب كيف يكون هذا قال اعطيهم من حلمي وعلمي رواه الحاكم وقال صحيح على شرط البخاري
وعنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم البلاء وما اعد الله لصاحبه من جزيل الثواب
اهو صبر وذكر العافية وما اعد الله عز وجل لصاحبها من جزيل الثواب اذا هو شكر فقلت
يا رسول الله لئن اعافى فاشكر احب الي من ان ابتلى فاصبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ورسول الله يحب معك العافية رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن سخبرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعطى فشكر وابتلى فصبر وظَلَمَ فاستغفر وظُلِمَ فغفر ثم سكت فقالوا يا رسول الله ما له قال اولئك لهم الامن وهم مهتدون رواه الطبراني

باب من اصابه الصداع

عن ابي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الصداع والمليلة لا تزال بالمؤمن وان ذنبه مثل احد فما تدعه وعليه من ذلك مثقال حبة من خردل وفي رواية ما يزال المرء المسلم به المليلة والصداع وان عليه من الخطايا لاعظم من احد حتى تتركه وما عليه من الخطايا مثقال حبة خردل رواه الامام احمد واللفظ له وابن ابي الدنيا والطبراني وفيه ابن لهيعة وسهل بن معاذ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال المليلة والصداع بالعبد والامة وان عليهما من الخطايا مثل احد فما تدعهما وعليهما مثقال خردلة رواه ابو يعلى ورواته ثقات وعن عبد الله بن عمر انه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صدع راسه في سبيل الله فاحتسب غفر له ما كان قبل ذلك من ذنب رواه الطبراني والبزار باسناد حسن وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصداع المؤمن وشوكة يشاكها او شيء يؤذيه يرفع الله بها يوم القيمة درجته ويكفر عنه بها ذنوبه رواه ابن ابي الدنيا ورواته ثقات

باب الطاعون شهادة

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة كل مسلم رواه البخاري ومسلم وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله رواه البخاري ومسلم وعن العرباض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يختصم الشهداء والمتوفون على فرشهم الى ربنا عز وجل في الذين يتوفون من الطاعون فيقول الشهداء اخواننا قتلوا كما قتلنا ويقول المتوفون اخواننا ماتوا على فرشهم كما متنا فيقول ربنا انظروا الى جراحهم فان اشبهت جراحتهم جراح المقتولين فانهم منهم ومعهم فاذا جراحهم قد اشبهت جراحهم رواه الامام احمد والنسائي وعن جابر بن عتيك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء يعود عبد الله ابن ثابت فوجده قد غلب فصاح به فلم يجبه فاسترجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال غلبنا عليك يا ابا الربيع فصاح النسوة وبكين فجعل ابن عتيك يسكتهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن فاذا وجب فلا تبكين باكية قالوا وما الوجوب يا رسول الله قال اذا مات قالت ابنته والله اني كنت لارجو ان تكون شهيدا فانك قد كنت قضيت جهازك قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم ان الله قد اوقع اجره على قدر نيته وما تعدون الشهادة قالوا القتل في سبيل الله
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهادة سبع سوى القتل في سبيل الله المطعون شهيد والغريق
شهيد وصاحب ذات الجنب شهيد وصاحب الحريق شهيد والذي يموت تحت الهدم شهيد والمرأة
تموت بجمع شهيد والمبطون شهيد رواه الامام مالك وبطريقه محمد في الموطا ورواه ابوداود والنسائي
وابن ماجة وابن حبان في صحيحه **وعن** حفصة بنت سيرين قالت قال لي انس بم مات
يحيى بن ابي عمرة قلت بالطاعون فقال انس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الطاعون
لكل مسلم شهادة رواه ابوداود والطيالسي **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بينما رجل يمشي وجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له فغفر له وقال الشهداء
خمسة المبطون شهيد والمطعون شهيد والغريق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله.
وقال لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا و
لو يعلمون ما في التهجير لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا
رواه مالك وبطريقه محمد في الموطا **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تعدون الشهداء
فيكم قالوا يا رسول الله من قتل في سبيل الله فهو شهيد قال ان شهداء امتي اذًا لقليل قالوا فمن
يا رسول الله قال من قتل في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في سبيل الله فهو شهيد ومن مات
في الطاعون فهو شهيد ومن مات في البطن فهو شهيد قال ابن مقسم اشهد على ابيك يعني
ابا صالح انه قال والغريق شهيد رواه الامام مالك والبخاري ومسلم والترمذي **وعن** عبادة بن
الصامت قال دخلنا على عبد الله بن رواحة نعوده فاغمي عليه فقلنا رحمك الله ان كنا نحب
ان تموت على غير هذا وان كنا لنرجو لك الشهادة فدخل النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نذكر هذا
فقال وفيم تعدون الشهادة فارمّ[1] القوم وتحرك عبد الله فقال الا تجيبون رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثم اجابه هو فقال لعد الشهادة في القتل فقال ان شهداء امتي اذًا لقليل ان في القتل
شهادة وفي الطاعون شهادة وفي البطن شهادة وفي الغرق شهادة وفي النفساء يقتلها ولدها جمعًا[2]

---

[1] بفتح الراء وتشديد الميم سكتوا وقيل سكتوا من خوف ونحوه ١٢ منه
[2] مثلثة الجيم ساكنة الميم اي ماتت وولدها في بطنها يقال ماتت المرأة بجمع اذا ماتت وولدها في بطنها وقيل اذا ماتت عذراء ١٢ منه

شهادة رواه الامام احمد والطبراني واللفظ له ورواتهما ثقات وعن[9] ربيع الانصاري ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم عاد ابن اخي جبير الانصاري فجعل اهله يبكون عليه فقال لهم جبير
لا توذوا رسول الله صلى الله عليه وسلم باصواتكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن يبكين
ما دام حيا فاذا وجب[1] فليسكتن فقال بعضهم ما كنا نرى ان يكون موتك على فراشك حتى
تقتل في سبيل الله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوما القتل
الا في سبيل الله ان شهداء امتي اذا لقليل ان الطعن لشهادة والبطن شهادة والطاعون
شهادة والنفساء بجمع شهادة والحرق شهادة والغرق شهادة وذات الجنب شهادة
رواه الطبراني ورواته محتج بهم في الصحيح وعن[10] راشد بن حبيش ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم دخل على عبادة بن الصامت يعوده في مرضه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتعلمون
من الشهيد فارمّ القوم فقال عبادة اسندوني فاسندوه فقال يا رسول الله الصابر المحتسب
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شهداء امتي اذا لقليل القتل في سبيل الله عز وجل
شهادة والطاعون شهادة والغرق شهادة والبطن شهادة والنفساء يجرها ولدها بسرره
الى الجنة قال وزاد ابو العوام سادن[2] بيت المقدس والحرق والسل[3] رواه الامام احمد باسناد
حسن وعن[11] عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من قبض في شيء منهن فهو شهيد
المقتول في سبيل الله شهيد والغرق في سبيل الله شهيد والمبطون في سبيل الله شهيد والنفساء
في سبيل الله شهيد رواه النسائي وعن[12] ابن عسيب مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل بالحمى والطاعون فامسكت الحمى بالمدينة وارسلت الطاعون
الى الشام فالطاعون شهادة لامتي ورجز[4] على الكافر رواه الامام احمد والطبراني في الكبير ورواة احمد
ثقات مشهورون وعن[13] معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستهاجرون
الى الشام فتفتح لكم ويكون فيه داء كالدمل او كالحرة ياخذ بمراق الرجال يستشهد الله به انفسهم
ويزكي به اعمالهم اللهم ان كنت تعلم ان معاذا سمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطه هو
واهل بيته الحظ الاوفى منه فاصابهم الطاعون فلم يبق منهم احد فطعن في اصبعه السبابة

---

[1] اى اذا مات ١٢ [2] السادن بالسين والدال المهملتين الخادم ١٢ [3] السل بكسر السين وضمها وتشديد اللام هو داء يحدث في الرئة يؤول الى ذات الجنب ١٢ [4] الرجز العذاب ١٢ منه

وكان يقول ما يسرني ان لي بها حمر النعم رواه الامام احمد عن اسمعيل بن عبيد الله عن معاذ ولم يدركه
وعن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فناء امتي بالطعن والطاعون فقيل
يا رسول الله هذا الطعن قد عرفناه فما الطاعون قال وخز اعدائكم من الجن وفي كل شهادة رواه
الامام احمد باسانيد احدها صحيح وابو يعلى والبزار والطبراني وعن ابي بردة ابن قيس اخي ابي موسى
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل فناء امتي قتلا في سبيلك بالطعن والطاعون رواه
الامام احمد باسناد حسن والطبراني في الكبير ورواه الحاكم من حديث ابي موسى وقال صحيح الاسناد
وعن عتبة بن عبد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ياتي الشهداء والمتوفون بالطاعون فيقول اصحاب
الطاعون نحن شهداء فيقال انظروا فان كانت جراحتهم كجراح الشهداء تسيل دما كريح المسك
فهم شهداء فيجدونهم كذلك رواه الطبراني في الكبير باسناد لا باس به **باب** التثبت
في الطاعون عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفنى امتي الا
بالطعن والطاعون قلت يا رسول الله هذا الطعن قد عرفناه فما الطاعون قال غدة كغدة البعير المقيم بها كالشهيد والفار منه كالفار
من الزحف رواه الامام احمد وابو يعلى والطبراني وفي رواية لابي يعلى قال وخزة تصيب امتي من
اعدائهم من الجن كغدة الابل من اقام عليها كان مرابطا ومن اصيب به كان شهيدا ومن فر منه
كان كالفار من الزحف ورواه البزار وعنده قلت يا رسول الله هذا الطعن قد عرفناه فما الطاعون
قال يشبه الدمل يخرج في الاباط والمراق وفيه تزكية اعمالهم وهو لكل مسلم شهادة واسانيد الكل حسان
وعن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في الطاعون الفار منه كالفار
من الزحف ومن صبر فيه كان له اجر شهيد رواه الامام احمد والبزار والطبراني واسناد احمد حسن
وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون
فاخبرني انه عذاب يبعثه الله على من يشاء وان الله جعله رحمة للمؤمنين ليس من احد
يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرا محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له
مثل اجر شهيد رواه البخاري **باب** عدم الفرار من الطاعون عن اسامة بن زيد قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجس ارسل على طائفة من بني اسرائيل او من كان قبلكم
فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه رواه البخاري
ومسلم وعنه انه حدث سعدا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الطاعون اذا وقع بارض
وانتم بها فلا تخرجوا منها وان كان بارض ولستم بها فلا تدخلوا رواه ابو داود والطيالسي.

وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الفار من الطاعون كالفار من الزحف والصابر
فيه له اجر شهيد رواه الامام احمد بسند حسن والترمذي وقال حسن غريب وابن خزيمة
وابن حبان في صحيحهما والبزار والطبراني وعبد بن حميد ورواه الامام احمد بسند صحيح وابن سعد
وابو يعلى والطبراني في الكبير وفي الاوسط وابو نعيم في فوائد ابي بكر بن خلاد عن ام المومنين الصديقة
رضي الله عنهم اجمعين وعن عبد الله بن عباس قال قال عبد الرحمن بن عوف سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا
فرارا منه يعني الطاعون رواه ابو داود **باب** من قتله البطن عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تعدون الشهداء فيكم قالوا يا رسول الله من قتل في سبيل الله فهو
شهيد قال ان شهداء امتي اذا لقليل قالوا فمن يا رسول الله قال من قتل في سبيل الله فهو شهيد
ومن مات في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في الطاعون فهو شهيد ومن مات من البطن
فهو شهيد قال ابن مقسم اشهد على ابيك يعني ابا صالح انه قال والغريق شهيد رواه مسلم ورواه
مالك والبخاري والترمذي وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشهداء خمسة المطعون
والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله رواه مسلم وعن سليمان بن صرد قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتله بطنه لم يعذب في قبره رواه الامام احمد والترمذي وقال
هذا حديث غريب **باب** الهرم عن عبد الله بن شخير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل ابن آدم والى جنبه تسع وتسعون منية ان اخطأته المنايا وقع في الهرم حتى يموت رواه
الترمذي وقال هذا حديث غريب **باب** عيادة المريض عن ابي موسى الاشعري قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اطعموا الجائع وعودوا المريض وفكوا العاني رواه البخاري وابو داود الطيالسي
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة
المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس رواه البخاري ومسلم وابو داود الطيالسي
وعنه قال قال ... الله صلى الله عليه وسلم حق المسلم على المسلم ست قيل ما هن يا رسول الله
قال اذا لقيته فسلم عليه و... اك فاجبه وا... تنصحك فانصح له واذا عطس فحمد الله فشمته
واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه ... مسلم وعن البر... عازب قال امرنا النبي صلى الله عليه وسلم
بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعيادة المريض و... ع الجنائز وتشميت العاطس ورد السلام واجابة
الداعي وابرار المقسم ونصر المظلوم ونهانا عن خاتم الذهب وعن الحرير والاستبرق والديباج

والمیثرة الحمراء والقسی وانیة الفضة وفی روایة وعن الشراب فی الفضة فانه من شرب فیها
فی الدنیا لم یشرب فیها فی الاخرة رواه البخاری ومسلم وابوداؤد الطیالسی **وعن** ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالیٰ یقول یوم القیمة یا ابن اٰدم مرضت فلم تعدنی قال
یا رب کیف اعودک وانت رب العٰلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده اما علمت
انک لو عدته لوجدتنی عنده یا ابن اٰدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت
رب العلمین قال اما علمت انه استطعمک عبدی فلان فلم تطعمه اما علمت انک لو اطعمته
لوجدت ذلک عندی یا ابن اٰدم استسقیتک فلم تسقنی یا رب کیف اسقیک وانت رب العلمین قال
استسقاک عبدی فلان فلم تسقه اما انک لو سقیته وجدت ذلک عندی رواه مسلم **وعن** امیر
المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للمسلم علی المسلم ستة
بالمعروف یسلم علیه اذا لقیه ویجیبه اذا دعاه ویشمته اذا عطس ویعوده اذا مرض ویتبع
جنازته اذا مات ویحب له ما یحب لنفسه رواه ابن ماجة **وعن** ابی مسعود عن النبی صلی الله علیه
وسلم قال للمسلم علی المسلم اربع خلال یشمته اذا عطس ویجیبه اذا دعاه ویشهده اذا مات
ویعوده اذا مرض رواه ابن ماجة **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس من
حق المسلم علی المسلم رد التحیة واجابة الدعوة وشهود الجنازة وعیادة المریض وتشمیت العاطس
اذا حمد الله رواه ابن ماجة **وعن** عبد الله بن عمر قال کنا جلوسا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذ جاءه رجل من الانصار فسلم علیه ثم ادبر الانصاری فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اخا
الانصار کیف اخی سعد بن عبادة فقال صالح فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یعود منکم فقام
وقمنا معه ونحن بضعة عشر ما علینا نعال ولا اخفاف ولا قلانس ولا قمص نمشی فی تلک السباخ
حتی جئناه فاستاخر قومه من حوله حتی دنا رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه الذین معه رواه مسلم
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عودوا المرضی واتبعوا الجنائز تذکرکم الاخرة
رواه الامام احمد والبزار وابن حبان فی صحیحه وابوداؤد الطیالسی **باب** عیادة النساء **عن**
ام العلاء قالت عادنی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا مریضة فقال ابشری یا ام العلاء فان مرض المسلم
یذهب الله به الخطایا کما تذهب النار خبث الذهب والفضة رواه ابوداؤد **باب** ثواب
العیادة وتاکیدها **عن** ابی سعید الخدری انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خمس من عملهن
فی یوم کتبه الله من اهل الجنة من عاد مریضا وشهد جنازة وصام یوما وراح الی الجمعة واعتق

رقبة رواه ابن حبان في صحيحه وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس من فعل واحدة منهن كان ضامنا على الله عز وجل من عاد مريضا او خرج مع جنازة او خرج غازيا او دخل على إمام يريد تعزيره وتوقيره او قعد في بيته فسلم الناس منه وسلم من الناس رواه الامام احمد والطبراني واللفظ له وابو يعلى وابن خزيمة وابن حبان في صحيحيهما وروى ابو داود نحوه من حديث ابي امامة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم صائما فقال ابو بكر انا فقال من اطعم منكم اليوم مسكينا قال ابو بكر انا فقال من تبع منكم اليوم جنازة فقال ابو بكر انا قال من عاد منكم اليوم مريضا قال ابو بكر انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اجتمعت هذه الخصال قط في رجل الا دخل الجنة رواه ابن خزيمة في صحيحه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا خاض في رحمة الله فاذا جلس عنده اغتمس فيها رواه الطبراني في الصغير وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا ناداه مناد من السماء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا رواه الترمذي وحسنه وابن ماجه واللفظ له وابن حبان في صحيحه كلهم من طريق ابي سنان ولفظه عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا عاد الرجل اخاه او زاره قال الله تعالى طبت وطاب ممشاك وتبوأت منزلا في الجنة وعن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم يزل في خرفة[له] الجنة حتى يرجع قيل يا رسول الله وما خرفة الجنة قال جناها رواه الامام احمد ومسلم واللفظ له والترمذي وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم سبعين خريفا قلت يا ابا حمزة ما الخريف قال العام رواه ابو داود وعن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يعود مسلما غدوة الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يمسي وان عاده عشية الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب والحاكم وقال صحيح على شرطهما وعنه قال ما من رجل يعود مريضا ممسيا الا خرج معه سبعون الف ملك يستغفرون له حتى يصبح وكان له خريف في الجنة ومن اتاه مصبحا خرج معه سبعون الف ملك يستغفرون له حتى يمسي وكان له خريف في الجنة رواه ابو داود ورواه الحاكم مرفوعا في المستدرك وقال هذا اسناد صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ورواه بنحو هذا الامام احمد وابن ماجة مرفوعا وزاد في اوله اذا عاد المسلم اخاه مشى في خرافة الجنة حتى يجلس فاذا جلس غمرته الرحمة الحديث وليس

[له] بضم الخاء المعجمة وبعدها راء ساكنة وهو ما يخترف من نخلها اي يجتنى ۱۲ منه

عندهما وكان له خريف فى الجنة [١٠] وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يعود مسلما الا بعث الله اليه سبعين الف ملك يصلون عليه فى اى ساعات النهار حتى يمسى وفى اى ساعات الليل حتى يصبح رواه ابن حبان فى صحيحه [١١] وعن عبد الله بن عمرو ابى هريرة قالا من مشى فى حاجة اخيه المسلم اظله الله بخمسة وسبعين الف ملك يدعون له ولم يزل يخوض فى الرحمة حتى يفرغ فاذا فرغ كتب الله له حجة وعمرة ومن عاد مريضا اظله الله بخمسة وسبعين الف ملك لا يرفع قدما الا كتب له به حسنة ولا يضع قدما الا حط عنه سيئة ورفع له بها درجة حتى يقعد فى مقعده فاذا قعد غمرته الرحمة فلا يزال كذلك حتى اذا اقبل حيث ينتهى الى منزله رواه الطبرانى فى الاوسط وليس فى اصلى رفعه [١٢] وعن انس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايما رجل يعود مريضا فانما يخوض الرحمة فاذا قعد عند المريض غمرته الرحمة قال فقلت يا رسول الله هذا للصحيح الذى يعود المريض فما للمريض قال تحط عنه ذنوبه رواه الامام احمد ورواه ابن ابى الدنيا والطبرانى فى الصغير والاوسط وزاد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مرض العبد ثلاثة ايام خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه [١٣] وعن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض فى الرحمة حتى يجلس فاذا جلس اغتمس فيها رواه الامام مالك بلاغا والامام احمد ورواته رواة الصحيح والبزار وابن حبان فى صحيحه ورواه الطبرانى من حديث ابى هريرة بنحوه ورواته ثقات [١٤] وعن كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا خاض فى الرحمة فاذا جلس عنده استنقع فيها رواه الامام احمد باسناد حسن والطبرانى فى الكبير والاوسط [١٥] وعن عمرو بن حزم مثله وزاد واذا قام من عنده فلا يزال يخوض فيها حتى يرجع من حيث خرج رواه الطبرانى فى الكبير والاوسط واسناده الى الحسن اقرب

باب ما يقول اذا عاد مريضا [١] عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم دخل على اعرابى يعوده وكان اذا دخل على مريض يعوده قال لا باس طهور ان شاء الله تعالى فقال له لا باس طهور ان شاء الله تعالى قال كلا بل حمى تفور على شيخ كبير تزيره القبور فقال النبى صلى الله عليه وسلم فنعم رواه البخارى [٢] وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى منا انسان مسحه بيمينه ثم قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافى لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما رواه البخارى ومسلم [٣] وعنها قالت كان اذا اشتكى الانسان الشئ منه او كانت به قرحة او جرح قال النبى صلى الله عليه وسلم باصبعه بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا

يشفى سقيمنا باذن ربنا رواه البخاري ومسلم وعن ابي سعيد الخدري ان جبرئيل اتى النبي صلى الله عليه
وسلم فقال يا محمد اشتكيت قال نعم قال بسم الله ارقيك من كل شيء يؤذيك من شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك
بسم الله ارقيك رواه مسلم وعن عائشة بنت سعد ان اباها قال اشتكيت بمكة فجاءني رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعودني ووضع يده على جبهتي ثم مسح صدري وبطني ثم قال اللهم اشف سعدا
واتمم له هجرته رواه ابوداؤد وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من عاد مريضا لم يحضر
اجله فقال عنده سبع مرار اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك الا عافاه الله من ذلك
المرض رواه ابوداؤد والترمذي وحسنه والنسائي وابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح على شرط
البخاري ولم يخرجاه وعن ابن عمرو قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا جاء الرجل يعود مريضا فليقل
اللهم اشف عبدك ينكأ لك عدوا او يمشي الى جنازة رواه ابوداؤد ورواه الحاكم في المستدرك ولفظه
الى صلاة وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من
دخل على مريض فقال اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك سبع مرات الا شفي ما لم يحضر
اجله رواه الطبراني في الصغير وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد اخاه المسلم
فقعد عند رأسه ثم قال سبع مرات اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك عوفي ان لم يكن اجله
حضر رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث شاهد صحيح من رواية المعتبرين عن المدنيين عن الكوفيين
لم نكتبه عاليا الا عنه **باب** التنفيس اذا عاد مريضا عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم على المريض فنفسوا له في الاجل فان ذلك لا يرد شيئا وهو يطيب بنفس
المريض رواه ابن ماجة والترمذي وقال هذا حديث غريب **باب** عيادة المشرك عن
المسيب بن حزن قال لما حضرت ابا طالب الوفاة جاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد
عنده ابا جهل وعبد الله بن امية بن المغيرة فقال اي عم قل لا اله الا الله كلمة احاج لك بها عند الله
فقال ابو جهل وعبد الله بن امية اترغب عن ملة عبد المطلب فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم
يعرضها عليه ويعيدانه بتلك المقالة حتى قال ابو طالب آخر ما كلمهم على ملة عبد المطلب وابى
ان يقول لا اله الا الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لاستغفرن لك ما لم انه عنك فانزل
الله ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين وانزل الله في ابي طالب فقال لرسول
الله صلى الله عليه وسلم انك لا تهدي من احببت ولكن الله يهدي من يشاء رواه البخاري
باب عيادة الذمي واليهودي عن انس قال كان غلام يهودي يخدم النبي صلى الله

عليه وسلم فمرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقعد عند رأسه فقال له اسلم فنظر الى ابيه وهو عنده
فقال اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الحمد لله الذي انقذه من النار رواه
البخاري وابوداؤد ولفظه ان غلاما من اليهود كان مرض وفي اخره وهو يقول الحمد لله الذي انقذه
بي من النار **باب** عيادة الاعراب **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على اعرابي يعوده
قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل على مريض يعوده قال له لا بأس طهور ان شاء الله تعالى
قال قلت طهور كلا بل هي حمى تفور او تثور على شيخ كبير تزيره القبور فقال النبي صلى الله عليه وسلم فنعم
اذن رواه البخاري **باب** عيادة المنافق **عن** اسامة بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
يعود عبد الله بن ابي في مرضه الذي مات فيه فلما دخل عليه عرف فيه الموت قال قد كنت انهاك
عن حب يهود فقال قد ابغضهم سعد بن زرارة فمه فلما مات اتاه ابنه فقال يا رسول الله ان
عبد الله بن ابي قد مات فاعطني قميصك اكفنه فيه فنزع رسول الله صلى الله عليه وسلم قميصه
فاعطاه اياه رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه **باب**
عيادة الصبيان **عن** اسامة بن زيد ان بنتا للنبي صلى الله عليه وسلم ارسلت اليه وهو مع النبي صلى الله
عليه وسلم وسعد وابي نحسب ان ابنتي قد حضرت فاشهدنا فارسل اليها السلام ويقول ان لله
ما اخذ وما اعطى وكل شئ عنده باجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فارسلت تقسم عليه فقام النبي صلى الله
عليه وسلم وقمنا فرفع الصبي في حجر النبي صلى الله عليه وسلم ونفسه تقعقع ففاضت عينا النبي صلى الله عليه وسلم
فقال له سعد ما هذا يا رسول الله قال هذه رحمة وضعها الله في قلوب من شاء من عباده ولا يرحم
الله من عباده الا الرحماء رواه البخاري ومسلم **باب** عيادة النساء الرجال **عن** ام المؤمنين
الصديقة رضي الله عنها انها قالت لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وعك ابوبكر وبلال
قالت فدخلت عليهما فقلت يا ابت كيف تجدك ويا بلال كيف تجدك قالت وكان ابوبكر اذا
اخذته الحمى يقول ؎ كل امرئ مصبح في اهله ✽ والموت ادنى من شراك نعله ✽ وكان بلال اذا
اقلعت عنه يقول ؎ الا ليت شعري هل ابيتن ليلة ✽ بواد وحولي اذخر وجليل ✽ وهل
اردن يوما مياه مجنة ✽ وهل يبدون لي شامة وطفيل ✽ قالت عائشة فجئت الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال اللهم حبب الينا المدينة كحبنا مكة او اشد اللهم وصححها وبارك لنا
في مدها وصاعها وانقل حماها فاجعلها بالجحفة رواه البخاري **باب** عيادة المغمى عليه
عن جابر بن عبد الله قال مرضت مرضا فاتاني النبي صلى الله عليه وسلم يعودني وابوبكر وهما ماشيان

فوجدنى اغمى علىّ فتوضأ النبى صلى الله عليه وسلم ثم صب وضوءه علىّ فافقت فاذا النبى صلى الله
عليه وسلم فقلت يا رسول الله كيف اصنع فى مالى كيف اقضى فى مالى فلم يجبنى بشىء حتى نزلت اية
الميراث رواه البخارى **باب** العيادة من الرمد **عن** زيد بن ارقم قال عادنى رسول الله
صلى الله عليه وسلم من وجع كان بعينى رواه ابو داود والحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح
على شرط الشيخين ولم يخرجاه **وعن** انس قال عاد رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن ارقم من
رمد كان به رواه الحاكم فى المستدرك **باب** عيادة النبى صلى الله عليه وسلم **عن** ابن عباس
قال جاء العباس يعود النبى صلى الله عليه وسلم فى مرضه فرفعه فاجلسه فى مجلسه على سريره فقال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم رفعك الله يا عم فقال العباس هذا على يستاذن فقال يدخل
فدخل ومعه الحسن والحسين فقال العباس هؤلاء ولدك يا رسول الله قال وهم ولدك يا عم قال
احبهما فقال احبك الله كما احببتهما رواه الطبرانى فى الصغير **باب** المشى فى العيادة **عن**
جابر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يعودنى ليس براكب بغل ولا برذون رواه ابو داود والحاكم فى
المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه **وعنه** قال عادنى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ماشيا وابو بكر وانا فى بنى سلمة رواه ابن ماجه **وعنه** قال مرضت مرضا
فاتانى النبى صلى الله عليه وسلم يعودنى وابو بكر وهما ماشيان رواه البخارى **باب** عيادة المريض
راكبا وردفا على الحمار **عن** اسامة بن زيد ان النبى صلى الله عليه وسلم اخبره ان النبى صلى الله عليه وسلم
ركب على حمار على اكاف على قطيفة فدكية واردف اسامة وراءه يعود سعد بن عبادة قبل وقعة
بدر فسار حتى مر بمجلس فيه عبد الله بن ابى ابن سلول وذلك قبل ان يسلم عبد الله وفى المجلس
اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان واليهود وفى المجلس عبد الله بن رواحة فلما
غشيت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله بن ابى انفه بردائه قال لا تغبروا علينا فسلم النبى
صلى الله عليه وسلم ووقف ونزل فدعاهم الى الله فقرأ عليهم القرآن فقال له عبد الله بن ابى
يا ايها المرء انه لا احسن مما تقول ان كان حقا فلا تؤذنا به فى مجالسنا وارجع الى رحلك فمن جاءك
فاقصص عليه قال ابن رواحة بلى يا رسول الله فاغشنا به فى مجالسنا فانا نحب ذلك فاستب
المسلمون والمشركون واليهود حتى كادوا يتثاورون فلم يزل النبى صلى الله عليه وسلم يخفضهم
حتى سكتوا ثم ركب النبى صلى الله عليه وسلم دابته حتى دخل على سعد بن عبادة فقال له اى سعد الم تسمع
ما قال ابو حباب يريد عبد الله بن ابى قال سعد يا رسول الله اعف عنه واصفح فلقد اعطاك الله

ما اعطاك ولقد اجتمع اهل هذه البحرة ان يتوجوه فيعصبوه فلما رد ذلك بالحق الذي اعطاك الله
شرق بذلك فذلك الذي فعل به ما رأيت رواه البخاري **باب** السنة في العيادة **عن** ابن عباس
قال من السنة تخفيف الجلوس وقلة الصخب في العيادة عند المريض قال وقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما كثر لغطهم واختلافهم قوموا عني رواه رزين **وعن** انس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم العيادة فواق ناقة وفي رواية سعيد بن المسيب مرسلا افضل العيادة سرعة القيام
رواه البيهقي في شعب الايمان **وعن** ابن عباس قال لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي
البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال النبي صلى الله عليه وسلم هلم اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده
قال عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبنا كتاب الله فاختلف
اهل البيت فاختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم النبي صلى الله عليه وسلم كتابا لن تضلوا بعده
ومنهم من يقول ما قال عمر فلما اكثروا اللغو والاختلاف عند النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم قوموا قال عبيد الله فكان ابن عباس يقول ان الرزية كل الرزية ما حال
بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب من اختلافهم ولغطهم رواه
البخاري **باب** العيادة بعد ثلاث ايام **عن** انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
لا يعود مريضا الا بعد ثلاث رواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الايمان والطبراني في الضعفين
باب النصيحة في العيادة **عن** اسامة بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
يعود عبد الله بن ابي في مرضه الذي مات فيه فلما دخل عليه عرف فيه الموت قال قد كنت
انهاك عن حب يهود قال فقد ابغضهم اسعد بن زرارة فمه فلما مات اتاه ابنه فقال يا نبي
الله ان عبد الله بن ابي قد مات فاعطني قميصك اكفنه فيه فنزع رسول الله صلى الله عليه وسلم
قميصه فاعطاه اياه رواه ابو داؤد والحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه
باب العيادة مرارا **عن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت لما اصيب سعد
ابن معاذ يوم الخندق رماه رجل في الاكحل فضرب عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم خيمة في المسجد
ليعوده من قريب رواه ابو داؤد **باب** ما يقول العائد اذا ساله الناس **عن** ابن عباس
قال ان عليا خرج من عند النبي صلى الله عليه وسلم في وجعه الذي توفي فيه فقال الناس يا ابا الحسن
كيف اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اصبح بحمد الله بارئا رواه البخاري **باب** اطعام
المريض ما يشتهي **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم عاد رجلا فقال له ما تشتهي قال

اشتهى خبز بر قال النبي صلى الله عليه وسلم من كان عنده خبز بر فليبعث الى اخيه ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتهى مريض احدكم شيئا فليطعمه رواه ابن ماجة **وعن** انس بن مالك قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم على مريض يعوده فقال اتشتهي كعكا قال نعم فطلبوا له رواه ابن ماجة

باب المريض ياخذ من اظفاره وعانته **عن** ابي هريرة قال ابتاع بنو الحارث بن عامر بن نوفل خبيبا وكان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم اسيرا حتى اجمعوا لقتله فاستعار من ابنة الحارث موسى يستحد بها فاعارته فدرج بني لها وهي غافلة حتى اتته فوجدته مخليا وهو على فخذه والموسى بيده ففزعت فزعة عرفها فيها فقال اتخشين ان اقتله ما كنت لافعل ذلك رواه ابوداود وقال وروى هذه القصة شعيب بن ابي حمزة عن الزهري قال اخبرني عبيد الله بن عياض ان ابنة الحارث اخبرته انهم حين اجتمعوا يعني لقتله استعار منها موسى يستحد بها فاعارته

باب ذهاب المريض ليدعى له **عن** السائب بن يزيد قال ذهبت بي خالتي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابن اختي وجع فمسح راسي ودعا لي بالبركة ثم توضأ فشربت من وضوئه وقمت خلف ظهره فنظرت الى خاتم النبوة بين كتفيه مثل زر الحجلة رواه البخاري

باب صب النبي صلى الله عليه وسلم وضوءه على المغمى عليه **عن** جابر قال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني وانا مريض لا اعقل فتوضأ وصب علي من وضوئه فعقلت فقلت يا رسول الله لمن الميراث انما يرثني كلالة فنزلت اية الفرائض رواه البخاري

باب قول المريض وارأساه او اشتد بي الوجع **عن** القاسم بن محمد قال قالت عائشة وارأساه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك لو كان وانا حي فاستغفر لك وادعو لك فقالت عائشة واثكلياه والله اني لاظنك تحب موتي ولو كان ذلك لظللت اخر يومك معرسا ببعض ازواجك فقال النبي صلى الله عليه وسلم بل انا وارأساه لقد هممت او اردت ان ارسل الى ابي بكر وابنه واعهد ان يقول القائلون او يتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله ويدفع المؤمنون او يدفع الله ويابى المؤمنون رواه البخاري **وعن** سعد بن ابي وقاص قال جاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني من وجع اشتد بي زمن حجة الوداع فقلت بلغ بي ما ترى وانا ذو مال ولا يرثني الا ابنة لي افاتصدق بثلثي مالي قال لا قلت بالشطر قال لا قلت الثلث قال الثلث كثير انك ان تذر ورثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس ولن تنفق نفقة تبتغي بها

وجه الله الا اجرت عليها حتى ما تجعل فى فى امرءتك رواه البخارى **باب** وضع اليد على المريض **عن** عائشة بنت سعد ان اباها قال تشكيت بمكة شكوى شديدا فجاء نى النبى صلى الله عليه وسلم يعودنى فقلت يا نبى الله انى اترك مالا وانى لا اترك الا ابنة واحدة فاوصى بثلثى مالى واترك الثلث قال لا قلت فاوصى بالنصف واترك النصف قال لا قلت فاوصى بالثلث واترك لها الثلثين قال الثلث والثلث كثير ثم وضع يده على جبهته ثم مسح وجهى وبطنى ثم قال اللهم اشف سعدا واتمم له هجرته فما زلت اجد برده على كبدى فيما يخال الى حتى الساعة رواه البخارى

باب مسح العائد صدر المريض وبطنه **عن** عائشة بنت سعد ان اباها قال اشتكيت بمكة فجاءنى رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودنى فوضع يده على جبهتى ثم مسح صدرى وبطنى ثم قال اللهم اشف سعدا واتمم له هجرته رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذا اللفظ

باب ذكر الموت والتهيأ له **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثروا ذكر هاذم اللذات فانه لم يذكره احد فى ضيق من العيش الا وسعه عليه ولا ذكره فى سعة الا ضيقها عليه رواه البيهقى فى شعب الايمان وابن حبان ورواه البزار عن انس **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثروا ذكر الموت فانه يمحص الذنوب ويزهد فى الدنيا فان ذكرتموه عند الغنى هدمه وان ذكرتموه عند الفقر ارضاكم بعيشكم رواه ابن ابى الدنيا **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الزهد فى الدنيا ذكر الموت وافضل العبادة التفكر فمن اثقله ذكر الموت وجد قبره روضة من رياض الجنة رواه الديلمى فى مسند الفردوس **وعن** ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انكم لو اكثرتم ذكر هاذم اللذات لشغلكم عما ارى الموت فاكثروا ذكر هاذم اللذات فانه لم يأت على القبر يوم الا تكلم فيه فيقول انا بيت الغربة وانا بيت الوحدة وانا بيت التراب وانا بيت الدود فاذا دفن العبد المومن قال له القبر مرحبا واهلا اما ان كنت لاحب من يمشى على ظهرى الى فاذ وليتك اليوم وصرت الى فسترى صنيعى بك فيتسع له مد بصره ويفتح له باب الى الجنة واذا دفن العبد الفاجر او الكافر قال له القبر لا مرحبا ولا اهلا اما كنت لابغض من يمشى على ظهرى الى فاذ وليتك اليوم وصرت الى فسترى صنيعى بك فيلتئم عليه حتى تلتقى عليه اضلاعه ويقبض له سبعون تنينا لو ان واحدا منها نفخ فى الارض ما انبتت شيئا ما بقيت الدنيا فينهشنه ويخدشنه حتى يفضى به الى الحساب انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار رواه النسائى وابن عدى **وعن** ابى هريرة

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثروا ذكر الموت فما من عبد اكثر ذكره الا احيا الله قلبه و هون عليه الموت رواه الديلمي في مسند الفردوس وعن[٦] ابن عمر ان رجلا قال يا رسول الله اي المؤمنين اكيس قال اكثرهم للموت ذكرا واحسنهم له استعدادا قبل نزول الموت اولئك هم الاكياس ذهبوا بشرف الدنيا والاخرة رواه الطبراني في الكبير والصغير والحاكم وابو نعيم في الحلية ورواه ابن المبارك وابو بكر في الغيلانيات عن سعد بن مسعود الكندي وقيل انه تابعي وعنه[٧] ان هذه القلوب تصدء كما يصدء الحديد اذا اصابه الماء قيل وما جلاءها قال كثرة ذكر الموت وتلاوة القران رواه البيهقي في شعب الايمان وعن[٨] جلاس بن عمرو الكندي قال ان لكل ساع غاية وغاية ابن ادم الموت فعليكم بذكر الله فانه يسهلكم ويرغبكم في الاخرة رواه البغوي وعن[٩] ثابت قال كان ابو بكر الصديق يكثر ان يتمثل بهذا البيت شعر لا تزال تنعى حبيبا حتى تكونه ❊ وقد يرجو الفتى الرجاء والموت دونه ❊ رواه ابن سعد وابن ابي شيبة والامام احمد في الزهد وابن ابي الدنيا في ذكر الموت وعن[١٠] امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثروا ذكر هاذم اللذات قلنا يا رسول الله وما هاذم اللذات قال الموت رواه ابو الحسن بن صخر في عوالي مالك وابو نعيم في الحلية وعن[١١] مجاهد قال خطب عثمان بن عفان فقال في خطبته ابن ادم اعلم ان ملك الموت الذي وكل بك لم يزل يخلفك ويتخطى الى غيرك منذ انت في الدنيا وكانه قد تخطى غيرك اليك وقصدك فخذ حذرك واستعد له ولا تغفل فانه لا يغفل عنك واعلم ابن ادم ان غفلت عن نفسك ولم تستعد لم يستعد لها غيرك ولا بد من لقاء الله فخذ لنفسك ولا تكلها الى غيرك والسلام رواه الدينوري في المجالسة وابن عساكر وعن[١٢] قتيبة بن مسلم قال خطبنا الحجاج بن يوسف فذكر القبر فما زال يقول انه بيت الوحدة وبيت الغربة حتى بكى وابكى من حوله ثم قال سمعت امير المؤمنين عبد الملك بن مروان يقول سمعت مروان يقول في خطبته قال خطبنا عثمان بن عفان فقال في خطبته ما نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى قبر وذكره الا بكى رواه ابن عساكر والحجاج هو الظالم المشهور وعن[١٣] ابي سعيد قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم مصلى فرأى ناسا يكثرون فقال اما انكم لو اكثرتم ذكر هاذم اللذات فاكثروا ذكر هاذم اللذات رواه العسكري في الامثال وعن[١٤] امير المؤمنين علي بن ابي طالب انه خطب فحمد الله واثنى عليه وذكر الموت فقال عباد الله والله الموت ليس منه فوت ان اقمتم له اخذكم وان فررتم منه ادرككم فالنجاة النجاة والوحا الوحا وراء كم طالب حثيث القبر فاحذروا ضغطة القبر وظلمته ووحشته الا وان القبر

حفرة من حفر النار او روضة من رياض الجنة الا وانه يتكلم فى كل يوم ثلاث مرات فيقول انا
بيت الظلمة انا بيت الدود انا بيت الوحشة الا وان وراء ذلك ما هو اشد منه نار حرها شديد
وقعرها بعيد حليها حديد وخازنها مالك ليس لله فيه رحمة والا وراء ذلك جنة عرضها كعرض
السماء والارض اعدت للمتقين جعلنا الله واياكم من المتقين واجارنا واياكم من العذاب الاليم رواه
الصابونى فى المائتين وابن عساكر وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثروا ذكر
هاذم اللذات الموت رواه الترمذى والنسائى وابن ماجة ورواه الطبرانى فى الاوسط والبيهقى
فى شعب الايمان وابو نعيم فى الحلية عن انس وعن ابن مسعود ان نبى الله صلى الله عليه وسلم
قال ذات يوم لاصحابه استحيوا من الله حق الحياء قالوا انا نستحيى من الله يا نبى الله والحمد لله
قال ليس ذلك ولكن من استحيى من الله حق الحياء فليحفظ الراس وما وعى وليحفظ البطن و
حوى وليذكر الموت والبلى ومن اراد الاخرة ترك زينة الدنيا فمن فعل ذلك فقد استحيى من الله
حق الحياء رواه الامام احمد والترمذى وقال هذا حديث غريب وعن عبد الله بن عمر قال
اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنكبى فقال كن فى الدنيا كانك غريب او عابر سبيل وكان ابن عمر
يقول اذا امسيت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتك لمرضك
ومن حياتك لموتك رواه البخارى وعن ابن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تحفة المومن الموت رواه البيهقى فى شعب الايمان والطبرانى فى الكبير وعن سفيان عن شيخ مرسلا
قال اكثر ذكر الموت يسلك عما سواه رواه ابن ابى الدنيا فى ذكر الموت وعن امير المومنين عمر بن الخطاب
رضى الله عنه قال اكثروا ذكر هاذم اللذات فانه لا يكون فى كثير الا قلله ولا فى قليل الا اجزاه رواه
البيهقى فى شعب الايمان **باب** النهى عن تمنى الموت عن ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يتمنى احدكم الموت اما محسنا فلعله ان يزداد خيرا واما مسيئا فلعله ان يستعتب
رواه احمد والبخارى والنسائى وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتمنى احدكم الموت
ولا يدع به من قبل ان ياتيه انه اذا مات انقطع امله وانه لا يزيد المومن عمره الا خيرا رواه مسلم
وعن القاسم مولى معاوية مرسلا قال لا تمن الموت فان كنت من اهل الجنة فالبقاء خير لك وان كنت
من اهل النار فما تعجلك اليها رواه المروزى فى كتاب الجنائز وعن العابس الغفارى قال لا تمنوا الموت
فانه يقطع العمل ولا يرد الرجل فيستعتب رواه محمد بن نصر فى كتاب الصلاة والطبرانى فى الكبير
وعن عمرو بن عبسة قال لا يتمنى احدكم الموت الا ان يثق بعمله فان رايتم فى الاسلام

ست خصال فتمنوا الموت وان كانت نفسك في يدك فارسلها اضاعة الدم وامارة الصبيان وكثرة الشرط وامارة السفهاء وبيع الحكم ونشو يتخذون القرآن مزامير رواه الطبراني في الكبير [٦] وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتمنين احدكم الموت من ضر اصابه فان كان لابد فاعلا فليقل اللهم احيني ما كانت الحيوة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة خيرا لي رواه البخاري ومسلم وابو داود والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح والطبراني في الصغير وابو داود الطيالسي والنسائي [٧] وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنوا الموت فان هول المطلع شديد وان من السعادة ان يطول عمر العبد ويرزقه الله عز وجل الانابة رواه الامام احمد وابن تبيع وعبد بن حميد [٨] وعن ابي امامة قال جلسنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرنا ورققنا فبكى سعد بن ابي وقاص فاكثر البكاء فقال ياليتني مت فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا سعد اعندي تتمنى الموت فردد ذلك ثلاث مرات ثم قال يا سعد ان كنت خلقت للجنة فما طال عمرك وحسن من عملك فهو خير لك رواه الامام احمد والطبراني في الكبير وابن عساكر [٩] وعن حارثة بن مضرب قال دخلت على خباب وقد اكتوى سبعا فقال لولا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يتمنين احدكم الموت لتمنيته ولقد رأيتني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما املك درهما وان في جانب بيتي الآن لاربعين الف درهم قال ثم اتى بكفنه فلما رآه بكى وقال لكن حمزة لم يوجد له كفن الا بردة ملحاء اذا جعلت على راسه قلصت عن قدميه واذا جعلت على قدميه قلصت عن راسه حتى مدت على راسه وجعل على قدميه الاذخر رواه الامام احمد والترمذي الا انهما لم يذكرا ثم اتى بكفنه الى آخره [١٠] وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا لا يتمنى احدكم الموت لضر نزل به فان كان لابد متمنيا للموت فليقل اللهم احيني ما كانت الحيوة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة خيرا لي رواه النسائي [١١] وعن ابن عباس قال لا يتمنى احدكم الموت فانه لا يدري ما قدم لنفسه رواه الخطيب [١٢] وعن هند بنت الحارث عن ام الفضل قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليهم وعباس يشتكي فتمنى عباس الموت فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عم رسول الله لا تمن الموت فانك ان تك محسنا فان تؤخر تزداد احسانا الى احسانك خير لك وان تك مسيئا فان تؤخر فيستعتب من اساءتك خير لك فلا تمنى الموت رواه الامام احمد وابن سعد والطبراني في الكبير وابن عساكر والحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه [١٣] وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس لاحد ان يتمنى الموت لا بر ولا فاجر

اما بر فزاد دو اما فاجر فيستعتب رواه ابن سعد **باب** فى فضيلة طول عمر المسلم عن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سألت الله فى ابناء الاربعين من امتى فقال يا محمد قد غفرت لهم قلت وابناء الخمسين قال انى قد غفرت لهم قلت فابناء الستين قال قد غفرت لهم قلت فابناء السبعين قال يا محمد انى لاستحيى من عبدى ان اعمره سبعين سنة يعبدنى ولا يشرك بى شيئا ان اعذبه بالنار فاما ابناء الاحقاب ابناء الثمانين والتسعين فانى واقف يوم القيمة فقائل لهم ادخلوا من احببتم الجنة من الناس رواه ابو الشيخ وعن ابى رافع عن النبى صلى الله عليه وسلم الشيخ فى اهله كالنبى فى امته رواه الخليلى فى مشيخته وابن النجار وعن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم الشيخ فى بيته كالنبى فى قومه رواه ابن حبان فى ضعفاء والشيرازى فى الالقاب وعن امير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى اذا بلغ عبدى اربعين سنة عافيته من البلايا الثلاث من الجنون والجذام والبرص واذا بلغ خمسين سنة حاسبته حسابا يسيرا واذا بلغ ستين سنة حببت اليه الانابة واذا بلغ سبعين سنة احبته الملائكة واذا بلغ ثمانين سنة كتبت حسناته والقيت سيأته واذا بلغ تسعين سنة قالت الملائكة اسير الله فى ارضه فغفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر ويشفع فى اهله رواه الحكيم الترمذى ورواه ابو يعلى والخطيب عن انس ورواه الطبرانى فى الكبير عن عبد الله بن ابى بكر الصديق رضى الله عنهما وعن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما طال عمر المسلم كان له خير رواه الطبرانى فى الكبير وعن طلحة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس احد افضل عند الله من مومن يعمر فى الاسلام لتكبيره وتحميده وتسبيحه وتهليله رواه الامام احمد وعبد بن حميد وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب ابناء الثمانين رواه ابن عساكر وعن امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يحب ابناء السبعين ويستحيى من ابناء الثمانين رواه ابو نعيم وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يشيب شيبة فى الاسلام الا كتب الله له بها حسنة وحط عنه بها خطيئة رواه ابو داؤد وعن كعب بن مرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاب شيبة فى الاسلام كانت له نورا يوم القيمة رواه الترمذى والنسائى وعن عمرو بن عنبسة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاب شيبة فى سبيل الله كانت له نورا يوم القيمة رواه الامام احمد والترمذى والنسائى وابن حبان

[11] وعن عامر بن سعد بن ابی وقاص قال سمعت سعدا وناسا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم يقولون كان رجلان اخوان فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وكان احدهما افضل من الاخر فتوفی الذی هو افضلهما ثم عمر الاخر بعده اربعين يوما ثم توفی فذكروا لرسول الله صلی الله علیه وسلم فضيلة الاول على الاخر فقال الم يكن الاخر يصلی قالوا بلى يا رسول الله وكان لا باس به فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فما يدريكم ماذا بلغت به صلاته انما مثل الصلاة كمثل نهر جار بباب رجل غمر عذب يقتحم فيه كل يوم خمس مرات فماذا ترون يبقى من درنه لا تدرون ماذا بلغت به صلاته رواه الحاكم فی المستدرک وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه

[12] وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الناس عند الله يوم القيمة المومن المعمر رواه الديلمی فی مسند الفردوس

[14] وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله يستحيی من ذی الشيبة اذا كان مسددا لزوما للسنة ان يسأله فلا يعطيه رواه ابن النجار

[15] وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السعادة كل السعادة طول العمر فی طاعة الله رواه القضاعی والديلمی فی مسند الفردوس

[16] وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خياركم اطولكم اعمارا واحسنكم اعمالا رواه الحاكم فی المستدرک وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

[17] وعن ابی بكرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خير الناس من طال عمره وحسن عمله وشر الناس من طال عمره وساء عمله رواه الامام احمد والترمذی والحاكم فی المستدرک

[18] وعن عبد الله بن بسر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طوبى لمن طال عمره وحسن عمله رواه الطبرانی فی الكبير وابو نعيم فی الحلية والامام احمد والترمذی

[19] وعن المطلب عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان السعادة كل السعادة طول العمر فی طاعة الله رواه الخطيب

[20] وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اخبركم بخياركم خياركم اطولكم اعمارا واحسنكم اعمالا رواه عبد بن حميد وابن زنجويه والحاكم فی المستدرک وقال هذا حديث صحيح

[21] وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا انبئكم بخياركم من شرار كم خياركم اطولكم اعمارا واحسنكم اعمالا رواه الحاكم فی المستدرک وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه والبيهقی ورواه ابن حبان عن ابی هريرة

[22] وعن شداد بن الهاد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احد اعظم عند الله من رجل يعمر فی الاسلام رواه النسائی والضياء

[23] وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سعادة المرء ان يطول عمره ويرزقه الله الانابة رواه ابو الشيخ

[24] وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بلغ العبد ستين سنة فقد اعذر الله اليه فی العمر

رواه عبد بن حميد فى تفسيره والرويانى وابن مردوية والضياء فى المختارة وعن ٢٤ ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد اعذر الله الى صاحب الستين سنة والسبعين سنة رواه ابن جرير
وعن ٢٥ انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بلغ العبد ثمانين سنة فانه اسير الله فى الارض
تكتب له الحسنات وتمحى عنه السيئات رواه ابو يعلى وعنه ٢٦ قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من بلغ من هذه الامة ثمانين سنة حرم الله تعالى جسده على النار رواه ابن النجار
وعن ٢٨ ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يبلغ
الثمانين من هذه الامة لم يعرض ولم يحاسب وقيل له ادخل الجنة رواه ابو نعيم فى الحلية وعن ٢٩
جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يستحيى ان يعذب عبده او امته اذا اسنا
فى الاسلام رواه الخطيب وعن ٣٠ انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يستحيى من عبده
وامته يشيبان فى الاسلام ان يعذبهما رواه ابن النجار وعن ٣١ معاذ قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من شاب شيبة فى الاسلام كانت له نورا يوم القيمة ومن رمى بسهم فى سبيل الله رفع
له به درجة رواه الطبرانى فى الكبير وعن ٣٢ ابى الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاب
شيبة فى الاسلام كانت له نورا يضئ ما بين السماء والارض ولا يطفئ حتى يلقاها يوم القيمة
وتزمه كما يزم الناقة زمامها حتى تدخله الجنة رواه ابو الشيخ وعن ٣٣ انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اخبرنى جبرئيل عن الله تعالى انه قال وعزتى وجلالى ووحدانيتى وارتفاع مكانى
وفاقة خلقى الى واستوائى على عرشى انى لاستحى من عبدى وامتى يشيبان فى الاسلام ثم اعذبهم
ثم بكى فقيل يا رسول الله ما يبكيك قال بكيت لمن يستحيى الله منه ولا يستحيى من الله رواه الخليلى
والرافعى وعنه ٣٤ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله تعالى انى لاستحى من عبدى و
امتى يشيبان فى الاسلام فتشيب لحية عبدى ورأس امتى فى الاسلام اعذبهما فى النار بعد ذلك رواه
ابو [illegible] وعنه ٣٥ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل يا ابن ادم ان الشيب نور
من نورى وانى استحيى ان اعذب نورى بنارى فاستحى منى رواه ابو الشيخ وعن ٣٦ عبيد بن خالد السلمى
قال اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين رجلين فقتل احدهما ومات الاخر بعده بجمعة فقلنا
اللهم الحقه بصاحبه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاين صلاته بعد صلاته وصومه بعد صومه
وعمله بعد عمله ان بينهما كما بين السماء والارض رواه ابو داود الطيالسى واحمد وابو داود
والنسائى والطبرانى فى الكبير والبيهقى فى شعب الايمان وعن ٣٧ امير المؤمنين على المرتضى كرم الله

مايسرني لو مت طفلا ودخلت الجنة ولما اكبر فاعرف ربي عز وجل، رواه ابونعيم في الحلية **وعن**
مجاهد ان عمر بن الخطاب كان لا يغير شيبة فقيل له لولا تغيره قد كان ابوبكر يغير فقال اني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا يوم القيمة وما انا بمغير
شيبي، رواه ابن راهوية وابن حبان **وعن** عبد الله بن شداد قال جاء ثلاثة نفر من بني عذرة الى
النبي صلى الله عليه وسلم فاسلموا فقال النبي صلى الله عليه وسلم من يكفينيهم هؤلاء فقال طلحه انا قال
فكانوا عندي قال فضرب على الناس بعثا فخرج فيهم احدهم فاستشهد ثم مكثوا ما شاء الله
ثم ضرب بعثا اخر فخرج فيه الثاني فاستشهد وبقي الثالث حتى مات على فراشه قال طلحة فرأيت
كاني ادخل الجنة فرأيتهم اعرف باسمائهم وسيماهم قال فاذا الذي مات على فراشه دخل
اولهم واذا الثاني من المستشهدين على اثره واذا اولهم اخرهم قال فدخلني من ذلك فاتيت
النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس احد افضل عند الله
من مومن يعمر في الاسلام لتكبيره وتحميده وتسبيحه وتهليله رواه ابن زنجويه **وعن** انس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المولود ينظر ما لم يبلغ الحنث ما عمل من حسنة كتب لوالديه او لوالده
فان عمل سيئة لم يكتب عليه ولا على والديه فاذا بلغ الحنث وجرى عليه القلم امر الملكان
اللذان معه ان يحفظاه ويسدداه فاذا بلغ اربعين سنة في الاسلام امنه الله من البلايا
الثلث من الجذام والبرص والجنون واذا بلغ الخمسين خفف الله حسابه فاذا بلغ الستين
رزقه الله الانابة اليه فيما يحب فاذا بلغ السبعين احبه اهل السماء فاذا بلغ الثمانين
كتب الله حسناته وتجاوز عن سيأته فاذا بلغ التسعين غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر وشفعه
الله في اهل بيته وكان اسمه عند الله في السماء اسير الله في ارضه فاذا بلغ ارذل العمر لكيلا يعلم
بعد علم شيئا كتب الله له مثل ما كان يعمل في صحته من الخير وان عمل سيئة لم تكتب عليه رواه
الحكيم الترمذي **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل اني لاستحيي
من عبدي وامتي يشيبان في الاسلام ثم اعذبهما ولانا اعظم عفوا من ان استر على عبدي ثم
افضحه ولا انال اعتق لعبدي ما استعتقني رواه ابن ابي الدنيا في كتاب العمر

باب الامر

بالوصية والعدل فيها **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات على وصية مات
على سبيل وسنة ومات على تقى وشهادة ومات مغفورا له رواه ابن ماجة **وعن** ابن عمر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما حق امرء مسلم له شئ يوصي فيه يبيت ليلتين وفي رواية

ثلاث ليال الا ووصيته مكتوبة عنده قال نافع سمعت عبد الله بن عمر يقول ما مرت علي ليلة منذ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك الا وعندي وصيتي مكتوبة رواه الامام مالك والبخاري ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرجل ليعمل بعمل اهل الخير سبعين سنة فاذا اوصى حاف في وصيته فيختم له بشر عمله فيدخل النار وان الرجل ليعمل بعمل اهل الشر سبعين سنة فيعدل في وصيته فيختم له بخير عمله فيدخل الجنة رواه ابن ماجة

باب النهي عن ترك الوصية والحيف فيها **عن** انس بن مالك قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه رجل فقال يا رسول الله مات فلان قال اليس كان معنا انفا قالوا بلى قال سبحن الله كانها اخذة على غضب المحروم من حرم وصيته رواه ابو يعلى باسناد حسن ورواه ابن ماجة مختصرا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المحروم من حرم وصيته **وعن** ابن عباس قال ترك الوصية عار في الدنيا ونار وشنار في الاخرة رواه الطبراني في الاوسط والصغير **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرجل ليعمل والمرأة بطاعة الله ستين سنة ثم يحضرهما الموت فيضار ان في الوصية فيجب لهما النار ثم قرء ابوهريرة من بعد وصية يوصي بها او دين غير مضار حتى بلغ ذلك الفوز العظيم رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن غريب **وعن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الاضرار في الوصية من الكبائر ثم تلا تلك حدود الله رواه النسائي **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فر بميراث وارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيمة رواه ابن ماجة **وعن** جابر قال دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا مريض فقال لي يا جابر اني لا اراك ميتا من مرضك هذا فبين الذي لاخواتك فاوصى لهن بالثلثين قال فكان جابر يقول هذه الاية في نزلت فان كانتا اثنتين فلهما الثلثان الاية رواه ابوداود الطيالسي

باب الوصية بالثلث **عن** سعد بن مالك قال عادني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا مريض فقال اوصيت قلت نعم قال بكم قلت بمالي كله في سبيل الله قال فما تركت لولدك قال هم اغنياء بخير قال اوص بالعشر قال فما زلت اناقصه حتى قال اوص بالثلث والثلث كبير قال عبد الرحمن فنحن نستحب ان ينقص من الثلث لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم والثلث كبير رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه وقد روي عنه كبير ويروى كثير **وعن** خالد بن عبيد السلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل اعطاكم ثلث اموالكم عند

وفاتکم فی اعمالکم رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوص بالعشر اوص بالثلث والثلث کثیر رواہ الترمذی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثلث والثلث کثیر ان صدقتک من مالک صدقۃ وان نفقتک علی عیالک صدقۃ وان ما تاکل امرءتک من مالک صدقۃ وانک ان تدع اھلک بخیر خیر من ان تدعھم یتکففون الناس رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی تصدق علیکم عند وفاتکم بثلث اموالکم زیادۃ لکم فی اعمالکم رواہ ابن ماجۃ **باب** تجدید الثیاب عند الموت عن ابی سلمۃ عن ابی سعید الخدری انہ لما حضرہ الموت دعا بثیاب جدد فلبسھا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیھا رواہ ابو داؤد والحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ **باب** حسن الظن باللہ عند الموت عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلاثۃ ایام یقول لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ رواہ مسلم وابو داؤد وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئتم انبأتکم ما اول ما یقول اللہ للمؤمنین یوم القیمۃ وما اول ما یقولون لہ قلنا نعم یا رسول اللہ قال ان اللہ یقول للمؤمنین ھل احببتم لقائی فیقولون نعم یا ربنا فیقول لم فیقولون رجونا عفوک ومغفرتک فیقول قد وجبت لکم مغفرتی رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیۃ وعن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شاب وھو فی الموت فقال کیف تجدک قال ارجو اللہ یا رسول اللہ وانی اخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا اعطاہ اللہ ما یرجو وامنہ مما یخاف رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وعن حیان ابی النضر قال دخلت مع واثلۃ بن الاسقع علی ابی الاسود الجرشی فی مرضہ الذی مات فیہ فاخذ ابو الاسود یمین واثلۃ فمسح بھا عینیہ ووجھہ لبیعتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال واثلۃ واحدۃ اسئلک عنھا فقال ما ھی قال کیف ظنک بربک قال واشار براسہ ای حسن قال ابشر فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء رواہ الامام احمد والطبرانی فی الاوسط **باب** من احب لقاء اللہ عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقالت عائشۃ او بعض ازواجہ انا لنکرہ الموت قال

ليس ذلك ولكن المؤمن اذا حضره الموت بشر برضوان الله وكرامته فليس شئ احب اليه مما امامه فاحب لقاء الله واحب الله لقائه وان الكافر اذا حضر بشر بعذاب الله وعقوبته فليس شئ اكره اليه مما امامه فكره لقاء الله فكره الله لقاءه رواه البخاري ومسلم **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقائه ومن كره لقاء الله كره الله لقائه فقلت يا نبي الله الكراهية الموت فكلنا نكره الموت قال ليس ذلك ولكن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله فاحب الله لقائه وان الكافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه كره لقاء الله وكره الله لقائه رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقائه ومن كره لقاء الله كره الله لقائه قلنا يا رسول الله كلنا نكره الموت قال ليس ذلك كراهية الموت ولكن المومن اذا حضر جاءه البشير من الله فليس شئ احب اليه من ان يكون قد لقى الله فاحب الله لقائه وان الفاجر والكافر اذا حضر جاءه ما هو صائر اليه من الشر او ما يلقى من الشر فكره لقاء الله فكره الله لقائه رواه الامام احمد ورواته رواة الصحيح والنسائي باسناد جيد الا انه قال قيل يا رسول الله وما منا احد الا يكره الموت قال انه ليس بكراهية الموت ان المومن اذا جاءه البشرى من الله عز وجل لم يكن شئ احب اليه من لقاء الله وكان الله للقائه احب وان الكافر اذا جاءه ما يكره لم يكن شئ اكره اليه من لقاء الله وكان الله للقائه اكره **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني عن الله اذا احب عبدي لقائي احببت لقائه واذا كره لقائي كرهت لقائه رواه الامام والبخاري ومسلم والنسائي **وعن** عبادة بن الصامت ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقائه ومن كره لقاء الله كره الله لقائه رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي **باب** من كره لقاء الله **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقائه ومن كره لقاء الله كره الله لقائه قال شريح فاتيت عائشة فقلت يا ام المؤمنين سمعت ابا هريرة يذكر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا ان كان كذلك فقد هلكنا قالت وما ذاك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه ولكن ليس منا احد الا وهو يكره الموت قالت قد قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس بالذي تذهب اليه ولكن اذا طمح البصر وحشرج الصدر واقشعر الجلد فعند ذلك من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله لقاءه

رواه النسائي وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن
كره لقاء الله كره الله لقاءه زاد عمرو في حديثه فقيل يا رسول الله كراهية لقاء الله كراهية
الموت قال ذاك عند موته اذا بشر برحمة الله ومغفرته احب لقاء الله واحب الله لقاءه و
اذا بشر بعذاب الله كره لقاء الله وكره الله لقاءه رواه النسائي وعن فضالة بن عبيد ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم من امن بك وشهد اني رسولك فحبب اليه لقاءك وسهل عليه
قضاءك واقلل له من الدنيا ومن لم يومن بك ولم يشهد اني رسولك فلا تحبب اليه لقاءك
ولا تسهل عليه قضاءك واكثر له من الدنيا رواه ابن ابي الدنيا والطبراني وابن حبان في صحيحه
ورواه ابن ماجة من حديث عمرو بن غيلان الثقفي وهو ممن اختلف في صحبته ولفظه
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم من امن بي وصدقني وعلم ان ما جئت به الحق من
عندك فاقلل ماله وولده وحبب اليه لقاءك وعجل له القضاء ومن لم يومن بي ولم يصدقني
ولم يعلم ان ما جئت به الحق من عندك فاكثر ماله وولده واطل عمره وعن محمود بن لبيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اثنتان يكرههما ابن ادم الموت والموت خير للمؤمنين
من الفتنة ويكره قلة المال وقلة المال اقل للحساب رواه الامام احمد

باب الدعا للمحتضر

عن سلمان ان النبي صلى الله عليه وسلم عاد رجلا من الانصار فوضع يده على جبينه فقال كيف
تجدك فلم يجبه فقيل يا رسول الله انه عنك مشغول فقال خلوا بيني وبينه فخرج الناس
فرفع يده فاشار المريض ان اعد يدك حيث كانت ثم ناداه يا فلان ما تجد قال اجدني بخير
وقد حضرني اثنان احدهما اسود والاخر ابيض قال صلى الله عليه وسلم ايهما اقرب منك قال الاسود
قال ان الخير قليل وان الشر كثير قال فمتعني منك يا رسول الله بدعوة فقال اللهم اغفر الكثير
وانم القليل قال ما ترى قال خير بابي انت وامي ارى الخير ينمى وارى الشر يضمحل وقد استاخر
عني الاسود قال اي عملك املك بك قال كنت اسقي الماء قال صلى الله عليه وسلم اسمع يا سليمان
هل تنكر مني شيئا قال نعم بابي انت وامي قد رأيتك في مواطن ما رأيتك على مثل حالك اليوم
قال اني اعلم ما يلقى ما منه عرق الا وهو بالم الموت على حدته رواه البزار بضعف

باب توجيه المحتضر الى على شقه الايمن القبلة

عن البراء بن عازب عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال اذا اتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة ثم اضطجع على شقك الايمن وقل
اللهم اسلمت نفسي اليك الحديث رواه البخاري ومسلم في الدعا وعن ابراهيم النخعي قال

تستقبل بالميت القبلة رواه ابن شاهين فى باب المختصر من كتاب الجنائز له **وعنه** قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اوى الى فراشه نام على شقه الايمن ثم قال اللهم انى اسلمت
نفسى اليك الحديث رواه البخارى **وعنه** ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اخذ مضجعه
وضع كفه اليمنى تحت شقه الايمن الحديث رواه ابن ماجة فى سننه والنسائى فى اليوم والليلة
وعن ام سلمى زوجة ابى رافع قالت اشتكت فاطمة شكواها الذى قبضت فيه فكنت امرضها
فاصبحت يوما كامثل ما رأيتها وخرج علىؓ لبعض حاجته فقالت يا اماه اسكبى لى غسلا فاغتسلت
كاحسن ما رأيتها تغتسل ثم قالت يا امه اعطنى ثيابى الجدد فاعطيتها فلبستها ثم قالت يا امه
قدمى لى فراشى وسط البيت ففعلت واضطجعت فاستقبلت القبلة وجعلت يدها تحت خدها
ثم قالت يا امه وانى مقبوضة الآن وقد تطهرت فلا يكشفنى احد فقبضت مكانها رواه الامام
احمد فى مسنده **وعن** ابى قتادة ان النبى صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة سأل عن البراء بن معرور
فقالوا توفى واوصى بثلثه لك واوصى ان يوجه الى القبلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اصاب الفطرة وقد رددت ثلثه على ولده ثم ذهب فصلى عليه رواه الحاكم فى المستدرك وقال
حديث صحيح **وعن** عمير بن قتادة ان رجلا سأل النبى صلى الله عليه وسلم ما الكبائر قال هن تسع الشرك
بالله والسحر وقتل النفس التى حرم الله واكل الربا واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف
المحصنات الغافلات وعقوق الوالدين المسلمين واستحلال البيت الحرام قبلتكم احياء وامواتا
رواه البيهقى والحاكم فى المستدرك **وعن** طليسة قال سألت ابن عمر عشية عرفة عن الكبائر فقال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هن سبع فذكره رواه ابو القاسم البغوى **باب** تلقين
المحتضر الشهادة **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ثقلت مرضاكم
فلا تملوهم قول لا اله الا الله ولكن لقنوهم فانه لم يختم به لمنافق قط رواه ابو القاسم القشيرى
فى اماليه **وعنه** قال لقنوا موتاكم لا اله الا الله فان من كان آخر كلامه لا اله الا الله عند الموت
دخل الجنة يوما من الدهر وان اصابه قبل ذلك ما اصابه رواه البيهقى فى شعب الايمان
وعن ابن مسعود قال لقنوا موتاكم لا اله الا الله فان نفس المومن تخرج رشحا ونفس الكافر تخرج من
شدقه كما تخرج نفس الحمار رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** ابى هريرة قال لقنوا موتاكم لا اله
الا الله فانها تهدم الخطايا كما يهدم السيل البنيان قال فكيف هى للاحياء قال اهدم واهدم رواه
الديلمى **وعن** انس بن سيرين قال شهدت انس بن مالك وحضره الموت فجعل يقول لقنونى

لا الہ الا اللہ فلم یزل یقولہا حتی قبض رواہ ابن ابی الدنیا فی المحتضرین وابن عساکر وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ وقولوا الثبات الثبات ولا قوۃ الا باللہ رواہ الطبرانی فی الصغیر وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ رواہ احمد مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والحاکم ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ مرفوعا ورواہ الطبرانی فی کتاب الدعاء لہ عن جابر مرفوعا نحوہ ورواہ النسائی والطبرانی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ عنہا وعن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احضروا موتاکم ولقنوہم لا الہ الا اللہ وبشروہم بالجنۃ فان الشیطان اقرب مایکون من ابن ادم عند ذلک المصرع والذی نفسی بیدہ لا یموت عبد حتی یالم کل عرق منہ علی حیالہ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ فانہ لیس مسلم یقولہا عند الموت الا دخل الجنۃ وینجیہ من النار رواہ ابوحفص عمر بن شاہین فی کتاب الجنائز ورواہ البزار فی مسندہ عن عبد اللہ جعفر وعن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العلمین قالوا یارسول اللہ کیف للاحیاء قال اجود اجود رواہ ابن ماجۃ والحکم والطبرانی فی الکبیر **باب** المومن یوجر فی النزع عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وعندہا حمیم لہا یُخنقہ الموت فلما رأی النبی صلے اللہ مابہا قال لہا لا تیتئسی علی حمیمک فان ذلک من حسناتہ رواہ ابن ماجۃ وعن ابن بریدۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال المومن یموت بعرق الجبین رواہ ابن ماجۃ **باب** کیف تلقی الملائکۃ ارواح المؤمنین والکفرین عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ الملائکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتہا النفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لہا ذلک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال من ہذا فیقولون فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لہا ذلک حتی تنتہی الی السماء التی فیہا اللہ فاذا کان الرجل السوء قال اخرجی ایتہا النفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث اخرجی ذمیمۃ وابشری بحمیم وغساق واخر من شکلہ ازواج فما تزال یقال لہا ذلک حتی تخرج ثم یعرج الی السماء فیفتح لہا فیقال من ہذا

فيقال فلان فيقال لا مرحبا بالنفس الخبيثة كانت فى الجسد الخبيث ارجعى ذميمة فانها
لا تفتح لك ابواب السماء فترسل الى السماء ثم تصير الى القبور رواه ابن ماجة وعنه[٢]
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا خرجت روح المومن تلقاها ملكان يصعدانها قال حماد
فذكر من طيب ريحها وذكر المسك قال ويقول اهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الارض
صلى الله عليك وعلى جسد كنت تعمرينه فينطلق به الى ربه ثم يقول انطلقوا به الى آخر
الاجل قال وان الكافر اذا خرجت روحه قال حماد وذكر من نتنها وذكر لعنا ويقول اهل السماء
روح خبيثة جاءت من قبل الارض فيقال انطلقوا به الى آخر الاجل قال ابو هريرة فرد رسول
الله صلى الله عليه وسلم ريطة كانت عليه على انفه هكذا رواه مسلم وعنه[٣] قال قال رسول
ثوب رقيق ١٢
الله صلى الله عليه وسلم اذا حضر المومن اتت ملائكة الرحمة بحريرة بيضاء فيقولون اخرجى
راضية مرضيا عنك الى روح الله وريحان ورب غير غضبان فتخرج كاطيب ريح المسك حتى
انه ليناوله بعضهم بعضا حتى ياتوا به ابواب السماء فيقولون ما اطيب هذه الريح التى جاءتكم
من الارض فياتون به ارواح المومنين فلهم اشد فرحا به من احدكم بغائبه يقدم عليه فيسألونه
ماذا فعل فلان ماذا فعل فلان فيقولون دعوه فانه كان فى غم الدنيا فيقول قد مات
اما اتاكم فيقولون قد ذهب به الى امه الهاوية وان الكافر اذا احتضر اتته ملائكة العذاب
بمسح فيقولون اخرجى ساخطة مسخوطا عليك الى عذاب الله عز وجل فتخرج كانتن ريح جيفة
حتى ياتون به الى باب الارض فيقولون ما انتن هذه الريح حتى ياتون به ارواح الكفار رواه الا[٤]
احمد وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى جنازة رجل من الا[نصار]
فانتهينا الى القبر ولما يلحد فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلسنا حوله كان [على]
رؤسنا الطير وفى يده عود ينكت به فى الارض فرفع راسه فقال استعيذوا بالله من عذاب
القبر مرتين او ثلثا ثم قال ان العبد المومن اذا كان فى انقطاع من الدنيا واقبال من الآخرة نزل
اليه ملائكة من السماء بيض الوجوه كان وجوههم الشمس معهم كفن من اكفان الجنة وحنوط
من حنوط الجنة حتى يجلسوا منه مد البصر ثم يجئ ملك الموت عليه السلام حتى يجلس عند
راسه فيقول ايتها النفس الطيبة اخرجى الى مغفرة من الله ورضوان قال فتخرج تسيل كما تسيل
القطرة من السقاء فياخذها فاذا اخذها لم يدعوها فى يده طرفة عين حتى ياخذوها فيجعلوها
فى ذلك الكفن وفى ذلك الحنوط ويخرج منها كاطيب نفحة مسك وجدت على وجه الارض قال

فیصعدون بها فلا یمرون یعنی بها علی ملأ من الملائکة الا قالوا ما هذا الروح الطیب فیقولون فلان بن فلان باحسن اسمائه التی کانوا یسمونه بها فی الدنیا حتی ینتهوا بها الی السماء الدنیا فیستفتحون له فیفتح لهم فیشیعه من کل سماء مقربوها الی السماء التی تلیها حتی ینتهی به الی السماء السابعة فیقول الله عز وجل اکتبوا کتاب عبدی فی علیین واعیدوه الی الارض فانی منها خلقتهم وفیها اعیدهم ومنها اخرجهم تارة اخری قال فتعاد روحه فی جسده فیاتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له من ربک فیقول ربی الله فیقولان له ما دینک فیقول دینی الاسلام فیقولان له ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هو رسول الله فیقولان له وما علمک فیقول قرأت کتاب الله فامنت به وصدقت فینادی مناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الی الجنة قال فیاتیه من روحها وطیبها فیفسح له فی قبره مد بصره قال ویاتیه رجل حسن الوجه حسن الثیاب طیب الریح فیقول ابشر بالذی یسرک هذا یومک الذی کنت توعد فیقول له من انت فوجهک الوجه یجئ بالخیر فیقول انا عملک الصالح فیقول رب اقم الساعة رب اقم الساعة حتی ارجع الی اهلی ومالی قال وان العبد الکافر اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال من الاخرة نزل الیه من السماء ملائکة سود الوجوه معهم المسوح فیجلسون منه مد البصر ثم یجئ ملک الموت حتی یجلس عند راسه فیقول ایتها النفس الخبیثة اخرجی الی سخط من الله قال فتفرق فی جسده فینتزعها کما ینزع السفود من الصوف المبلول فیاخذها فاذا اخذها لم یدعوها فی ید طرفة عین حتی یجعلوها فی تلک المسوح وتخرج منها کانتن ریح جیفة وجدت علی وجه الارض فیصعدون بها فلا یمرون بها علی ملأ من الملائکة الا قالوا ما هذا الروح الخبیث فیقولون فلان بن فلان باقبح اسمائه التی کان یسمی بها فی الدنیا حتی ینتهی به الی السماء الدنیا فیستفتح له فلا یفتح له ثم قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تفتح لهم ابواب السماء ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط فیقول الله عز وجل اکتبوا کتابه فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن یشرک بالله فکانما خر من السماء فتخطفه الطیر او تهوی به الریح فی مکان سحیق فتعاد روحه فی جسده ویاتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له من ربک فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان ما دینک فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان له ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هاه هاه لا ادری فینادی منادٍ من السماء ان کذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا الی النار فیاتیه من حرها وسمومها ویضیق علیه قبره حتی تختلف فیه اضلاعه ویاتیه رجل قبیح الوجه قبیح الثیاب منتن الریح

فيقول ابشر بالذى يسوءك هذا يومك الذى كنت توعد فيقول من انت فوجهك الوجه يجئ بالشر
فيقول انا عملك الخبيث فيقول رب لا تقم الساعة وفى رواية نحوه وزاد فيه اذا خرج روحه صلى
عليه كل ملك بين السماء والارض وكل ملك فى السماء وفتحت له ابواب السماء ليس من باب الا وهم
يدعون الله ان يعرج بروحه من قبلهم وتنزع نفسه يعنى الكافر مع العروق فيلعنه كل ملك بين
السماء والارض وكل ملك فى السماء وتغلق ابواب السماء ليس من اهل باب الا وهم يدعون الله
ان لا يعرج روحه من قبلهم رواه الامام احمد وابو داؤد الطيالسى **باب** استراحة
المؤمن بالموت **عن** ابى قتادة بن ربعى انه كان يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر عليه
بجنازة فقال مستريح او مستراح منه فقالوا اما المستريح وما المستراح منه قال العبد المومن
يستريح من تعب الدنيا واذاها والعبد الفاجر يستريح منه العباد والبلاد والشجر والدواب
رواه النسائى والبخارى **وعن** بلال قال قالت سودة يا رسول الله مات فلان فاستراح فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انما استراح من غفر له رواه ابن عساكر **وعن** ام المومنين الصديقة
رضى الله عنها قالت جاء بلال الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ماتت فلانة واستراحت فغضب رسول
الله صلى الله عليه وسلم وقال انما يستريح من غفر له رواه الطبرانى فى الاوسط وابو نعيم فى الحلية وابن النجار
باب الاستراحة من الكفار **عن** ابى قتادة قال كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذ طلعت جنازة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مستريح او مستراح منه المومن يموت فيستريح
من مصائب الدنيا ونصبها واذاها والفاجر يموت فيستريح منه العباد والبلاد والشجر والدواب
رواه النسائى والامام احمد والبيهقى **وعن** ابن مسعود قال مستريح ومستراح منه فاما المستريح
فالمومن استراح من هم الدنيا واما المستراح منه فالفاجر رواه الرويانى وابن عساكر **وعن** ابى قتادة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العبد الفاجر يموت فيستريح منه العباد والبلاد رواه ابن حبان
باب من مات ولم يشرك بالله **عن** ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتانى آت من ربى فاخبرنى او قال بشرنى انه من مات من امتى لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة
قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق رواه البخارى **وعن** عبد الله قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من مات يشرك بالله شيئا دخل النار وقلت انا من مات لا يشرك بالله
شيئا دخل الجنة رواه البخارى **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتان موجبتان
قال رجل يا رسول الله ما الموجبتان قال من مات يشرك بالله شيئا دخل النار ومن مات

لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ رواہ مسلم **وعن** معاذ قال کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی حمار لیس بینی و بینہ الا موخرۃ الرحل فقال یا معاذ ھل تدری ما حق اللہ علی عبادہ وما حق
العباد علی اللہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حق اللہ علی عبادہ ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا
وحق العباد علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیئا قلت یا رسول اللہ افلا ابشر بہ الناس
قال لا تبشرھم فیتکلوا رواہ البخاری ومسلم **وعن** معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من لقی اللہ لا یشرک بہ شیئا ویصلی الخمس ویصوم رمضان غفر لہ قلت
افلا ابشرھم یا رسول اللہ قال دعھم یعملوا رواہ الامام احمد **باب** من کان اخر کلامہ
لا الہ الا اللہ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ
فانہ من کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ عند الموت دخل الجنۃ یوما من الدھر وان اصابہ قبل
ذلک ما اصابہ رواہ ابن حبان والامام احمد **وعن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ ابو داؤد والحاکم وقال صحیح الاسناد
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ فانہ لیس مسلم
یقولھا عند الموت الا دخل الجنۃ وینجیہ من النار رواہ ابن شاھین فی کتاب الجنائز **باب**
من مات وھو یشھد ان لا الہ الا اللہ **عن** رفاعۃ بن عرابۃ الجھنی قال کنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بالکدید او قال بقدید جعل رجال منا یستاذنون الی اھلیھم
فیاذن لھم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ وقال خیرا ثم قال ما بال شق الشجرۃ
الذی یلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الیکم من الشق الاخر فلم تر عند ذلک من القوم
الا باکیا فقال رجل یا رسول اللہ ان الذی یستاذنک بعد ھذا لسفیہ قال فحمد اللہ وقال خیرا وقال
اشھد عند اللہ لا یموت عبد یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ ثم یسدد
الا سلک فی الجنۃ قال وقد وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیھم
ولا عذاب وانی لارجو ان لا یدخلوھا حتی تبوؤا انتم ومن صلح من ازواجکم وذراریکم مساکن
فی الجنۃ رواہ ابو داؤد الطیالسی **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لمعاذ انہ من مات
یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ دخل الجنۃ رواہ ابو داؤد الطیالسی **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وھو یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ دخل الجنۃ
رواہ الطبرانی فی المعجم الصغیر **باب** علامۃ الموت علی الایمان **عن** بریدۃ قال قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم المومن یموت بعرق الجبین رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة وعنه
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال موت المومن عرق الجبین رواه النسائی وعن سلمان قال ارقبوا
المیت عند وفاته فاذا ذرفت عیناه ورشح جبینه وانتشر منخراه فهی رحمة من الله قد نزلت
به واذا غط غطیط البکر المخنوق وکمد لونه وازبد شدقاه فهو عذاب من الله قد نزل به رواه
الحکیم والخلیلی فی مشیخته وعن بریدة الاسلمی انه دخل علی رجل یخر اسان وهو فی الموت
فاذا جبینه یرشح فقال بریدة الله اکبر سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان المومن یموت
بعرق الجبین رواه ابو داؤد الطیالسی باب الشدة عند الموت عن ام المومنین الصدیقة
رضی الله عنها قالت مات رسول الله صلی الله علیه وسلم وانه لبین حاقنتی وذاقنتی ولا اکره
شدة الموت لاحد ابدا بعد ما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه النسائی وعنها قالت
ما اغبط احدا بهون موت بعد الذی رأیت من شدة موت رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه الترمذی
وعنها انها قالت رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فیه ماء وهو
یدخل یده فی القدح ثم یمسح وجهه بالماء ثم یقول اللهم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت
رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لمعالجة ملک الموت اشد من الف ضربة بالسیف رواه الخطیب باب ما یقال عند المیت
عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا
فان الملائکة یومنون علی ما تقولون رواه مسلم وعنها قالت دخل رسول الله صلی الله علیه
وسلم علی ابی سلمة وقد شق بصره فاغمضه ثم قال ان الروح اذا قبض تبعه البصر فضج ناس
من اهله فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکة یومنون علی ما تقولون ثم قال اللهم
اغفر لابی سلمة وارفع درجته فی المهدیین واخلفه فی عقبه فی الغابرین واغفر لنا وله یا رب
العالمین وافسح له فی قبره ونور له فیه رواه مسلم باب تامین الملئکة علی ما یقال
عند المیت عن ام سلمة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حضرتم
المیت فقولوا خیرا فان الملائکة یومنون علی ما تقولون فلما مات ابو سلمة قلت یا رسول الله
ما اقول قال قولی اللهم اغفر له واعقبنا عقبی صالحة قالت فاعقبنی الله تعالی به محمدا صلی الله علیه
وسلم رواه ابو داؤد وعن قبیصة بن ذویب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المیت یحضر
ویومن علی ما یقول اهله وان البصر یشخص للروح حین یعرج بها رواه ابن سعد وعن شداد بن

اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم موتاكم فاغمضوا البصر فان البصر يتبع
الروح وقولوا خيرا فان الملائكة تؤمن على ما يقول اهل البيت رواه الامام احمد والحاكم في الصحيح
المستدرك **باب قراءة يس عند الميت** عن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اقرءوا سورة يس على موتاكم رواه ابو داود وابن ماجة والنسائي واعله ابن القطان وصححه
ابن حبان وعن ابي الدرداء وابي ذر قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ميت يموت فيقرء
عنده سورة يس الا هون الله عليه رواه ابو نعيم. **باب اقراء السلام على رسول الله**
صلى الله عليه وسلم عن محمد بن المنكدر قال دخلت على جابر بن عبد الله وهو يموت فقلت اقرء على
رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام رواه ابن ماجة **باب سلام المفاصل بعضها على بعض**
عن انس قال ان العبد ليعالج كرب الموت وسكرات الموت وان مفاصله ليسلم بعضها على
بعض يقول عليك السلام تفارقني وافارقك الى يوم القيمة رواه القشيري في الرسالة عن ابرهيم بن هدبه
باب اقراء السلام على من مات قبل عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك قال لما حضرت
كعبا الوفاة اتته ام بشر بنت البراء بن معرور فقالت يا ابا عبد الرحمن ان لقيت فلانا فاقرأ
عليه مني السلام قال غفر الله لك يا ام بشر نحن اشغل من ذلك قالت يا ابا عبد الرحمن اما سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان ارواح المؤمنين في طير خضر تعلق بشجر الجنة قال بلى قالت
فهو ذاك رواه ابن ماجة والبيهقي في كتاب البعث والنشور **باب اظلال الملائكة الميت باجنحتها**
عن جابر بن عبد الله قال جيء بابي يوم احد وقد مثل به حتى وضع بين يدي رسول الله صلى الله
عليه وسلم وقد سجي ثوبا فذهبت اريد ان اكشف عنه فنهاني قومي ثم ذهبت اكشف عنه
فنهاني قومي فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع فسمع صوت صائحة فقال من هذه قالوا ابنة
عمرو او اخت عمرو قال فلم تبكي او لا تبكي فما زالت الملائكة تظله باجنحتها حتى رفع رواه البخاري
باب من مات يوم الجمعة عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر رواه الترمذي والامام احمد وابن
ابي الدنيا وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات يوم الجمعة او ليلة الجمعة
عوفي من عذاب القبر وجرى له عمله رواه الشيرازي في الالقاب وعن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من مات يوم الجمعة وقي عذاب القبر رواه الموصلي وعن جابر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات ليلة الجمعة او يوم الجمعة اجير من عذاب القبر وجاء

يوم القيمة وحلية طابع الشهداء رواه ابو نعيم فى الحلية **باب** من احب الموت فى يوم الجمعة عن سعيد بن المسيب قال احب الايام الىّ ان اموت فيه ضحى يوم الجمعة رواه الامام والشافعى

باب من مات يوم الاثنين **عن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت دخلت على ابى بكر فقال فى كم كفنتم النبى صلى الله عليه وسلم قالت فى ثلثة اثواب بيض سحولية ليس فيها قميص ولا عمامة وقال لها فى اى يوم توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت يوم الاثنين قال فاى يوم هذا قالت يوم الاثنين قال ارجو فيما بينى وبين الليل فنظر الى ثوب عليه كان يمرض فيه ردع من زعفران فقال اغسلوا ثوبى هذا وزيدوا عليه ثوبين فكفنونى فيها قلت ان هذا خلق قال ان الحى احق بالجديد من الميت انما هو للمهلة فلم يتوف حتى امسى من ليلة الثلاثاء ودفن قبل ان يصبح رواه البخارى **وعن** انس قال اخر نظرة نظرتها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كشف الستارة والناس صفوف خلف ابى بكر رضى الله عنه فاراد ابوبكر ان يرتد فاشار اليهم ان امكثوا والقى السجف وتوفى من اخر ذلك يوم الاثنين رواه النسائى **باب** الثناء على الميت وذكر محاسنه **عن** انس قال مروا بجنازة فاثنوا عليها خيرا فقال النبى صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا باخرى فاثنوا عليها شرا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا اثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا اثنيتم عليه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله فى الارض رواه البخارى ومسلم والترمذى والنسائى وابن ماجة وابوداود الطيالسى وفى رواية المؤمنون شهداء الله فى الارض **وعن** امير المؤمنين عمر الفاروق رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مسلم شهد له اربعة بخير ادخله الله الجنة قلنا وثلثة قال وثلثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد رواه البخارى والنسائى **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم رواه ابوداود والترمذى **وعن** ابى هريرة قال مروا على النبى صلى الله عليه وسلم بجنازة فاثنوا عليها خيرا فقال وجبت ثم مروا باخرى فاثنوا عليها شرا فقال وجبت ثم قال ان بعضكم على بعض شهيد رواه ابوداود واللفظ له وابن ماجة وابوداود الطيالسى ولفظه شهداء **وعن** ابى الاسود قال قدمت المدينة فجلست الى عمر بن الخطاب رضى الله عنه فمرت بهم جنازة فاثنوا على صاحبها خيرا فقال عمر رضى الله عنه وجبت ثم مر باخرى فاثنوا على صاحبها خيرا فقال عمر وجبت ثم بالثالثة فاثنى على صاحبها شرا فقال عمر وجبت فقال ابو الاسود فقلت وما وجبت يا امير المؤمنين قال قلت كما قال النبى صلى الله عليه وسلم ايما مسلم

شهد له الحديث رواه البخاري وعن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من
مسلم يموت فيشهد له اربعة اهل ابيات من جيرانه الادنين انهم لا يعلمون الا خيرا الا قال
الله قد قبلت علمكم فيه وغفرت له ما لا تعلمون رواه ابو يعلى وابن حبان في صحيحه وعن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم يرويه عن ربه عز وجل ما من عبد مسلم يموت فيشهد له ثلاثة ابيات
من جيرانه الادنين بخير الا قال الله عز وجل قد قبلت شهادة عبادي على ما علموا وغفرت له
ما اعلم رواه الامام احمد وعن عامر بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات
العبد والله يعلم منه شرا ويقول الناس خيرا قال الله عز وجل لملائكته قد قبلت شهادة عبادي
على عبدي وغفرت له علمي فيه رواه البزار وعن ابي هريرة قال مر بجنازة على النبي صلى الله عليه وسلم
فاثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مر بجنازة اخرى فاثنوا عليها شرا فقال
النبي صلى الله عليه وسلم وجبت قالوا يا رسول الله قولك الاولى والاخرى وجبت فقال النبي صلى الله عليه وسلم
الملائكة شهداء الله في السماء وانتم شهداء الله في الارض رواه النسائي **باب** النهي عن
سب الاموات وذكرهم الا بخير عن صخر وقد ادرك النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الاموات فتؤذوا به الاحياء رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن
زيد بن ارقم انه قال نهى عن سب الاموات رواه الحاكم وعن المغيرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تسبوا الاموات فتؤذوا الاحياء رواه الامام احمد والترمذي وعن عطاء ان رجلا ذكر عند عائشة
فلعنته او سبته فقيل لها انه قد مات فقالت استغفر الله له فقيل لها يا ام المؤمنين لعنته ثم
استغفرت له فقالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تذكروا موتاكم الا بخير رواه ابو داود
الطيالسي وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم هالك
بسوء فقال لا تذكروا هلكاكم الا بخير رواه النسائي وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا رواه احمد والبخاري والنسائي وعن ابن عمر
رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم
رواه ابو داود والترمذي وابن حبان في صحيحه كلهم وعن مجاهد قال قالت عائشة رضي الله
عنها ما فعل يزيد بن قيس لعنه الله قالوا قد مات قالت فاستغفر الله فقالوا لها ما لك لعنتيه
ثم قلت استغفر الله قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تسبوا الاموات فانهم
افضوا الى ما قدموا رواه ابن حبان في صحيحه **باب** موت الفجاءة عن عبيد الله بن

خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم موت الفجأة اخذة الاسف رواه ابوداؤد وزاد البيهقي في شعب الايمان ورزين في كتابه اخذة الاسف للكافر ورحمة للمؤمن وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نفس المؤمن تخرج رشحا ولا احب موتا كموت الحمار قيل وما موت الحمار قال موت الفجأة قال وروح الكافر تخرج من اشداقه رواه الطبراني في الكبير والاوسط بضعف

باب الموت بغير مولده عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم موت غربة شهادة رواه ابن ماجة وعن عبد الله بن عمر قال توفي رجل بالمدينة ممن ولد بها فصلى عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا ليته مات بغير مولده قالوا ولم ذاك يا رسول الله قال ان الرجل اذا مات بغير مولده قيس له من مولده الى منقطع اثره في الجنة رواه النسائي وابن ماجة

باب بصر الميت يتبع نفسه عن ام سلمة رضي الله عنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي سلمة وقد شق بصره فاغمضه ثم قال ان الروح اذا قبض تبعه البصر فضج ناس من اهله فقال لا تدعوا على انفسكم الا بخير فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال اللهم اغفر لابي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه رواه مسلم وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الم تروا الى الانسان اذا مات شخص بصره قالوا بلى قال فذلك حين يتبع بصره نفسه رواه مسلم

باب تغميض عين الميت عن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم موتاكم فاغمضوا البصر فان البصر يتبع الروح وقولوا خيرا فان الملائكة تؤمن على ما قال اهل البيت رواه ابن ماجة والحاكم وقال صحيح الاسناد وعن ام سلمة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي سلمة وقد شق بصره فاغمضه فضج ناس من اهله فقال لا تدعوا على انفسكم الا بخير فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال اللهم اغفر لابي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله رب العالمين اللهم افسح له في قبره ونور له فيه رواه ابوداؤد وعنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي سلمة وقد شق بصره فاغمضه ثم قال ان الروح اذا قبض تبعه البصر رواه ابن ماجة

باب تسجية الميت عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفي سجي ببرد حبرة رواه البخاري ومسلم وعنها ان النبي صلى الله عليه وسلم سجي في ثوب حبرة رواه ابوداؤد

باب كشف الثوب عن وجه الميت عن ام المؤمنين الصديقة

رضی الله عنها قالت ان ابا بکر اقبل علی فرس من مسکنه بالسنح حتی نزل فدخل المسجد فلم یکلم الناس حتی دخل علی عائشة ورسول الله صلی الله علیه وسلم مسجی ببرد حبرة فکشف عن وجهه ثم اکب علیه فقبله فبکی ثم قال بابی انت والله لا یجمع الله علیک موتتین ابدا اما الموتة التی کتبت علیک فقد متها رواه النسائی **وعن** جابر قال جئ بابی یوم احد وقد مثل به فوضع بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد سجی بثوب فجعلت ارید ان اکشف عنه فنهانی قومی فامر به النبی صلی الله علیه وسلم فرفع فسمع صوت باکیة فقال من هذه فقالوا هذه بنت عمرو او اخت عمرو قال فلا تبکی او فلم تبکی ما زالت الملائکة تظله باجنحتها حتی رفع رواه النسائی **وعنه** قال لما قتل ابی جعلت اکشف الثوب عن وجهه ابکی وینهونی عنه والنبی صلی الله علیه وسلم لا ینهانی فجعلت عمتی فاطمة تبکی فقال النبی صلی الله علیه وسلم تبکین او لا تبکین ما زالت الملائکة تظله باجنحتها حتی رفعتموه رواه البخاری

باب تقبیل المیت

عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله عنها قالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل عثمن بن مظعون وهو میت وهو یبکی حتی سال دموع النبی صلی الله علیه وسلم علی وجه عثمان رواه ابوداود والترمذی وابن ماجة ورواه ابوداود الطیالسی الی قوله وهو میت **وعنها** قالت ان ابا بکر قبل النبی صلی الله علیه وسلم وهو میت رواه الترمذی وابن ماجة **وعنها** قالت اقبل ابوبکر رضی الله عنه علی فرسه من مسکنه بالسنح حتی نزل فدخل المسجد فلم یکلم الناس حتی دخل علی عائشة رضی الله عنها فتیمم النبی صلی الله علیه وسلم وهو مسجی ببرد حبرة فکشف عن وجهه ثم اکب علیه فقبله ثم بکی فقال بابی انت یا نبی الله لا یجمع الله علیک موتتین اما الموتة التی کتبت علیک قد متها قال ابو سلمة فاخبرنی ابن عباس رضی الله عنهما ان ابا بکر رضی الله عنه خرج وعمر رضی الله عنه یکلم الناس فقال اجلس فابی فقال اجلس فابی فتشهد ابوبکر رضی الله عنه فمال الیه الناس وترکوا عمر فقال اما بعد فمن کان منکم یعبد محمدا صلی الله علیه وسلم فان محمدا صلی الله علیه وسلم قد مات ومن کان یعبد الله فان الله حی لا یموت قال الله تعالی وما محمد الا رسول الی الشاکرین والله لکان الناس لم یکونوا یعلمون ان الله انزل حتی تلاها ابوبکر رضی الله عنه فتلقاها منه الناس فما یسمع بشر الا یتلوها رواه البخاری **وعنها** قالت قبل رسول الله صلی الله علیه وسلم عثمان بن مظعون وهو میت فکانی انظر الی دموعه تسیل علی خدیه رواه ابن ماجة **وعن** جابر ان ابا بکر دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو میت فقبل جبهته رواه ابوداود الطیالسی

باب تجمير الميت وترا **عن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا جمرتم الميت فاجمروه
وترا رواه الامام احمد وابن حبان في صحيحه والحاكم وصححه **وعنه** قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا اجمرتم الميت فاجمروه ثلاثا رواه الامام احمد والبيهقي والضياء في المختارة

باب قراءة القران عند الميت **عن** معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اقرءوا يس على موتاكم رواه الامام احمد وابو داؤد وابن ماجة وابو داؤد الطيالسي **باب**
الاسترجاع اذا مات او اصيب بمصيبة **عن** الحسين بن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال ما من مسلم ولا مسلمة يصاب بمصيبة فيذكرها وان طال عهدها فيحدث لذلك استرجاعا
الا جدد الله تبارك تعالى له عند ذلك فاعطاه مثل اجرها يوم اصيب بها رواه الامام احمد
والبيهقي في شعب الايمان **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انقطع
شسع احدكم فليسترجع فانه من المصائب رواه البيهقي **وعن** ابي موسى قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا مات ولد لعبد قال الله تعالى لملائكته قبضتم ولد عبدي فيقولون نعم
فيقول قبضتم ثمرة فواده فيقولون نعم فيقول ماذا قال عبدي فيقولون حمدك واسترجع
فيقول ابنوا لعبدي بيتا في الجنة وسموه بيت الحمد رواه الترمذي **وعن** ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للموت فزعا فاذا اتى احدكم وفات اخيه فليقل انا لله وانا
اليه راجعون وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم اكتبه في المحسنين واجعل كتابه في عليين واخلف
عقبه في الاخرين اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده رواه الطبراني في الكبير **وعن** ابن عباس في
قوله تعالى الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون اولئك عليهم صلوات من
ربه ورحمة واولئك هم المهتدون قال اخبر الله عز وجل ان المسلم اذا سلم لامر الله ورجع
فاسترجع عند المصيبة كتب له ثلث خصال من الخير الصلاة من الله والرحمة وتحقيق سبيل
الهدى وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استرجع عند المصيبة جبر الله مصيبته واحسن
عقباه وجعل له خلفا يرضاه رواه الطبراني في الكبير **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اعطيت امتي شيئا لم يعطه احد من الامم عند المصيبة انا لله وانا اليه راجعون رواه الطبراني
في الكبير **باب** من اصيب بمصيبة **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من اصيب بمصيبة في ماله او في نفسه فكتمها ولم يشكها الى الناس كان حقا على الله ان يغفر له
رواه الطبراني في الاوسط **عن** ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

مامن مسلم تصيبة فيقول ما امرة الله انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرنى فى مصيبتى واخلف
لى خيرا منها الا اخلف الله خيرا منها فلما مات ابو سلمة قلت اى المسلمين خير من ابى سلمة اول
بيت هاجر الى النبى صلى الله عليه وسلم ثم انى قلتها فاخلف الله لى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فارسل الى حاطب بن بلتعة يخطبنى له فقلت ان لى بنتا وانا غيور فقال اما ابنتها فندعوا الله
ان يغنيها عنها وادعوا الله ان يذهب بالغيرة رواه الامام مالك فى الموطا ومسلم وابو داؤد والترمذى
وعنها عن ابى سلمة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يصاب بمصيبة
فيقول انا لله وانا اليه راجعون اللهم عندك احتسب مصيبتى فاجرنى فيها واعقبنى خيرا منها
الا اعطاه الله ذلك قالت فلما توفى ابو سلمة قلت اللهم اجرنى فى مصيبتى واردت ان اقول
واعقبنى خيرا منه فقلت من هو خير من ابى سلمة ثم قلتها فارجوا ان يكون قد اجرنى فى مصيبتى
واعقبت برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد الطيالسى باب كلمات يقولها من مات
له ميت عن ام سلمة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم الميت
او المريض فقولوا خيرا فان الملائكة يومنون على ما تقولون فلما مات ابو سلمة اتيت النبى صلى الله
عليه وسلم فقلت يا رسول الله ان ابا سلمة قد مات قال قولى اللهم اغفر لى وله واعقبنى منه عقبى
حسنة فقلت فاعقبنى الله من هو خير لى منه محمد صلى الله عليه وسلم رواه مسلم هكذا بالشك
ورواه ابو داؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة الميت بلا شك وعنها قالت سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد تصيبه مصيبة فيقول انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرنى
فى مصيبتى واخلف لى خيرا منها الا اجره الله تعالى فى مصيبته واخلف له خيرا منها قالت فلما
مات ابو سلمة قلت اى المسلمين خير من ابى سلمة اول بيت هاجر الى النبى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم انى قلتها فاخلف الله لى خيرا منه رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وابو داؤد والنسائى.
وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب احدكم مصيبة فليقل انا لله وانا
اليه راجعون اللهم عندك احتسب مصيبتى فاجرنى بها وابدلنى بها خيرا منها فلما احتضر
ابو سلمة قال اللهم اخلفنى فى اهلى خيرا منى فلما قبض قالت ام سلمة انا لله وانا اليه راجعون
عند الله احتسب مصيبتى فاجرنى فيها رواه الترمذى وابن ماجة باب من مات له ولد
فحمد وصبر عن ابى موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مات ولد العبد قال الله تعالى
لملائكته قبضتم ولد عبدى فيقولون نعم فيقول قبضتم ثمرة فواده فيقولون نعم فيقول ماذا

قال عبدي فيقولون حمدك واسترجع فيقول الله تعالى ابنوا لعبدي بيتا في الجنة وسموه
بيت الحمد رواه احمد والترمذي وحسنه وابن حبان في صحيحه **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا قبض الله عز وجل ابن العبد قال للملائكة ما قال عبدي قالوا حمدك واسترجع قال
ابنوا له بيتا وسموه بيت الحمد رواه ابو داود الطيالسي

باب الصبر العجيب

عن انس بن مالك قال اشتكى ابن لابي طلحة قال فمات وابو طلحة خارج فلما رأت امرأته
انه قد مات هيأت شيئا ونحته في جانب البيت فلما جاء ابو طلحة قال كيف الغلام قالت
قد هدأت نفسه وارجو ان يكون قد استراح وظن ابو طلحة انها صادقة قال فبات فلما
اصبح اغتسل فلما اراد ان يخرج اعلمته انه قد مات فصلى مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم
اخبر النبي صلى الله عليه وسلم بما كان منهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله
ان يبارك لكما في ليلتكما قال سفين فقال رجل من الانصار فرأيت لهما تسعة اولاد
كلهم قد قرأ القران رواه البخاري **وعنه** قال مالك ابو انس لامرأته ام سليم وهي ام
انس ان هذا الرجل يعني النبي صلى الله عليه وسلم يحرم الخمر فانطلق حتى اتى الشام فهلك هناك
فجاء ابو طلحة فخطب ام سليم فكلمها في ذلك فقالت يا ابا طلحة ما مثلك يرد ولكنك امرؤ كافر
وانا امرأة مسلمة لا يصلح لي ان اتزوجك فقال ما ذاك دهرك قالت وما دهري قال الصفراء
والبيضاء قالت فاني لا اريد صفراء ولا بيضاء اريد منك الاسلام قال فمن لي بذلك قالت
لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق ابو طلحة يريد النبي صلى الله عليه وسلم ورسول الله
جالس في اصحابه فلما رآه قال جاءكم ابو طلحة غرة الاسلام بين عينيه فاخبر رسول الله صلى الله
عليه وسلم بما قالت ام سليم فتزوجها على ذلك قال ثابت فما بلغنا ان مهرا كان اعظم منها انها رضيت
الاسلام مهرا فتزوجها وكانت امرأة مليحة العينين فيها صغر فكانت معه حتى ولد له بني وكان يحبه
ابو طلحة حبا شديدا ومرض الصبي وتواضع ابو طلحة لمرضه وتضعضع له فانطلق ابو طلحة الى النبي صلى
الله عليه وسلم ومات الصبي فقالت ام سليم لا ينعين الى ابي طلحة احد ابنه حتى اكون انا الذي انعاه له
فهيأت الصبي فسجته وجاء ابو طلحة من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخل عليها فقال
كيف ابني فقالت يا ابا طلحة ما كان منذ اشتكى اسكن منه الساعة قال فلله الحمد فاتته بعشائه فاصاب
منه ثم قامت فتطيبت وتعرضت له فاصاب منها فلما علمت انه طعم واصاب منها قالت يا ابا طلحة أرأيت لو ان
قوما اعاروا قوما عارية لهم فسألوهم اياها اكان لهم ان يمنعوهم فقال لا قالت فان الله عز وجل اعارك ابنك عارية ثم

تبضر الیہ فاحتسب واصبر فغضب ثم قال ترکتنی حتی اذا وقعت بما وقعت بہ نعیت الی ابنی ثم غدا علی رسول
الله صلی الله علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم بارک الله لکما فی غابر لیلتکما فثقلت من
ذلک الحمل وکانت ام سلیم تسافر مع النبی صلی الله علیہ وسلم تخرج معہ اذا خرج وتدخل معہ اذا دخل فقال
رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا ولدت فأتونی بالصبی فاخذھا الطلق لیلۃ قربھم من المدینۃ فقالت
اللهم انی کنت ادخل اذا دخل نبیک واخرج اذا خرج نبیک وقد حضر ھذا الامر فولدت غلاما وقالت
لابنھا انس انطلق بالصبی الی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاخذ انس الصبی وانطلق بہ الی النبی صلی
الله علیہ وسلم وھو یسم ابلا وغنما فلما نظر الیہ قال انس اولدت بنت ملحان قال نعم فالقی ما فی یدہ
فتناول الصبی وقال ائتونی بتمرات عجوۃ فاخذ النبی صلی الله علیہ وسلم التمر فجعل یحنک الصبی وجعل
الصبی یتلمظ فقال انظروا الی حب الانصار التمر فحنکہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم وسماہ عبد الله قال
ثابت وکان یعد من خیار المسلمین رواہ ابو داود الطیالسی **وعنہ** قال مات ابن لابی
طلحۃ من ام سلیم فقالت لاھلھا لا تحدثوا ابا طلحۃ حتی اکون انا احدثہ فجاء فقربت الیہ عشاءہ فاکل
فشرب ثم تصنعت لہ احسن ما کانت تصنع فوقع بھا فلما رأت انہ قد شبع واصاب منھا قالت
یا ابا طلحۃ ارأیت لو ان قوما اعاروا عاریتھم اھل بیت فطلبوا عاریتھم الھم ان یمنعوھم قال لا قالت
فاحتسب ابنک فغضب وقال ترکتنی حتی تلطخت ثم اخبرتنی بابنی فاتی النبی صلی الله علیہ وسلم
فاخبرہ بما کان فقال لہ صلی الله علیہ وسلم بارک الله فی لیلتکما فحملت فکان صلی الله علیہ وسلم
فی سفر وھی معہ وکان صلی الله علیہ وسلم اذا اتی المدینۃ من سفر لا یطرقھا طروقا فدنا من المدینۃ
فضربھا المخاض فاحتبس علیھا ابو طلحۃ وانطلق النبی صلی الله علیہ وسلم یقول ابو طلحۃ انک لتعلم انہ یعجبنی
ان اخرج مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا خرج وادخل معہ اذا دخل وقد احتبست بما تری تقول
ام سلیم یا ابا طلحۃ ما اجد الذی کنت اجد فانطلق فانطلقنا وضربھا المخاض حین قدما فولدت غلاما
وقالت یا انس لا یرضعہ احد حتی تغدو بہ الی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلما اصبح احتملتہ فانطلقت بہ
الی النبی صلی الله علیہ وسلم فصادفتہ ومعہ میسم فلما رآنی قال لعل ام سلیم ولدت قلت نعم فوضع المیسم وجئت
بہ فوضعتہ فی حجرہ ودعا بعجوۃ من عجوۃ المدینۃ فلاکھا فی فیہ حتی ذابت ثم قذفھا فی فی الصبی یتلمظھا قال
صلی الله علیہ وسلم انظروا الی حب الانصار التمر فمسح وجھہ وسماہ عبد الله رواہ البخاری ومسلم وابو داود ودعا لہ فقط مسلم
باب من مات لہ ثلثۃ اولاد **عن** ابی ھریرۃ رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ
وسلم لا یموت لمسلم ثلثۃ من الولد فیلج النار الا تحلۃ القسم رواہ البخاری ومسلم

وابوداود الطيالسي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنسوة من الانصار لا يموت لاحداكن ثلثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقالت امرأة منهن او اثنان يا رسول الله قال او اثنان رواه مسلم وفي رواية لهما ثلثة لم يبلغوا الحنث وعن ابي سعيد قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ذهب الرجال بحديثك فاجعل لنا من نفسك يوما نأتيك فيه تعلمنا مما علمك الله فقال اجتمعن في يوم كذا وكذا في مكان كذا وكذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منكن امرأة تقدم بين يديها من ولدها ثلثة الا كان لها حجابا من النار فقالت امرأة منهن يا رسول الله او اثنين فاعادتها مرتين ثم قال واثنين واثنين واثنين رواه البخاري وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يتوفى لهما ثلثة الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته اياهما فقالوا يا رسول الله او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال والذي نفسي بيده ان السقط ليجر امه بسرره الى الجنة اذا احتسبته رواه الامام احمد وروى ابن ماجة من قوله والذي نفسي بيده وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوجب ذو الثلاثة قال معاذ فقلت يا رسول الله وذو الاثنين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذو الاثنين قال يعني من قدم بين يديه ثلاثة من ولده رواه ابوداود والطيالسي في مسنده وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قدم ثلثة من الولد لم يبلغوا الحنث كانوا له حصنا حصينا من النار فقال ابوذر قدمت اثنين قال واثنين قال ابي بن كعب ابو المنذر سيد القراء قدمت واحدا قال وواحدا رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يموت له ثلثة لم يبلغوا الحلم الا دخل الله الجنة بفضل رحمته اياهم رواه البخاري ومسلم والنسائي وابن ماجة وعن عتبة ابن عبد الله السلمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يموت له ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث الا تلقوه من ابواب الجنة الثمانية من ايها شاء دخل رواه ابن ماجة باسناد حسن وعن ابي ذر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلمين يموت بينهما ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته اياهم رواه ابن حبان في صحيحه والطبراني في الصغير وهو في المسند من حديث ام انس بن مالك وفي النسائي بنحوه من حديث ابي هريرة وزاد فيه قال فيقال لهم ادخلوا الجنة فيقولون حتى تدخل اباؤنا فيقال لهم ادخلوا الجنة انتم واباءكم

وعن ابي امامة عن عمرو بن عبسة قال قلت له حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس فيه انتقاص ولا وهم قال سمعته يقول من ولد له ثلاثة اولاد في الاسلام فماتوا قبل ان يبلغوا الحنث ادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم ومن انفق زوجين في سبيل الله فان للجنة ثمانية ابواب يدخله الله من اي باب شاء منها الجنة رواه الامام باسناد حسن وعن حبيبة انها كانت عند عائشة رضي الله عنها فجاء النبي صلى الله عليه وسلم حتى دخل عليها فقال ما من مسلمين يموت لهما ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث الا جيء بهم يوم القيمة حتى يوقفوا على باب الجنة فيقال لهم ادخلوا الجنة فيقولون حتى تدخل اوباؤنا فيقال لهم ادخلوا الجنة انتم واباؤكم رواه الطبراني في الكبير باسناد حسن جيد وعن ابي هريرة قال اتت امرءة بصبي لها فقالت يا نبي الله ادع الله لي فلقد دفنت ثلاثة فقال دفنت ثلاثة قالت نعم قال لقد احتظرت بحظار شديد من النار رواه مسلم وعن زهير بن علقمة قال جاءت امرءة من الانصار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابن لها مات فكان القوم عنفوها فقالت يا رسول الله قد مات لي ابنان منذ دخلت في الاسلام سوى هذا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد احتظرت من النار بحظار شديد رواه الطبراني في الكبير باسناد صحيح وعن عبد الرحمن بن بشير الانصاري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات له ثلثة من الولد لم يبلغوا الحنث لم يرد النار الا عابر سبيل يعني الجواز على الصراط رواه الطبراني باسناد لا باس به وله شواهد كثيرة

باب من مات له ولدان

عن ابي حسان قال قلت لابي هريرة انه قد مات لي ابنان فما انت محدثي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديث تطيب انفسنا عن موتانا قال نعم صغارهم دعاميص الجنة يتلقى احدهم اباه او قال ابويه فياخذ بثوبه او قال بيده كما اخذ انا بصنفة ثوبك هذا فلا يتناها او قال ينتهي حتى يدخله الله واباه الجنة رواه مسلم وعن الحارث بن اقيش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يموت لهما اربعة اولاد الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته قال رجل يا رسول الله وثلاثة قال وثلاثة قالوا واثنان قال واثنان رواه عبد الله بن الامام احمد في زوائده وابو يعلى باسناد صحيح والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم ولفظه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يقدمان ثلاثة لم يبلغوا الحنث الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته اياهم قالوا يا رسول الله وذو الاثنين قال وذو الاثنين ان من امتي من يدخله الجنة بشفاعته اكثر من مضر وان من امتي من يستعظم للنار حتى يكون احد زواياه وعن ابي ثعلبة

الاشجعی قال قلت یا رسول الله مات لی ولدان فی الاسلام فقال من مات له ولدان فی الاسلام
ادخل الله الجنة بفضل رحمته ایاهما قال فلما کان بعد ذلک لقینی ابو هریرة فقال لی انت الذی
قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الولدین ما قال قلت نعم قال لان یکون قاله لی احب الی
مما غلقت علیه حمص وفلسطین رواه الامام احمد والطبرانی ورواة احمد ثقات **وعن** جابر
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من مات له ثلاثة من الولد فاحتسبهم دخل
الجنة قال قلنا یا رسول الله واثنان قال واثنان قال محمود یعنی ابن لبید فقلت لجابر اراکم لو قلتم
واحدا لقال واحدا قال وانا اظن ذلک رواه الامام احمد وابن حبان فی صحیحه **وعن**
ابی سعید ان النساء قلن للنبی صلی الله علیه وسلم اجعل لنا یوما تعظهن فقال ایما امرأة مات
لها ثلثة من الولد کن لها حجابا من النار فقالت امرأة واثنان قال واثنان رواه البخاری

باب من مات له ولد **عن** قرة بن ایاس ان رجلا کان یاتی النبی صلی الله علیه وسلم
ومعه ابن له فقال النبی صلی الله علیه وسلم اتحبه قال نعم یا رسول الله احبک الله کما احبه ففقده
النبی صلی الله علیه وسلم فقال ما فعل فلان بن فلان قالوا یا رسول الله مات فقال النبی صلی الله
علیه وسلم الا تحب ان لا تاتی بابا من ابواب الجنة الا وجدته ینتظرک فقال الرجل یا رسول
الله خاصة ام لکلنا قال بل لکلکم رواه الامام احمد ورجاله رجال الصحیح ورواه النسائی وابو داود
الطیالسی ورواه ابن حبان فی صحیحه باختصار قول الرجل خاصة الی اخره **وعنه** قال
کان نبی الله صلی الله علیه وسلم اذا جلس جلس الیه نفر من اصحابه فیهم رجل له ابن صغیر یاتیه
من خلف ظهره فیقعده بین یدیه فهلک فامتنع الرجل ان یحضر الحلقة لذکر ابنه ففقده
النبی صلی الله علیه وسلم فقال ما لی لا اری فلانا قالوا یا رسول الله بنیه الذی رایته هلک
فلقیه النبی صلی الله علیه وسلم فساله عن بنیه فاخبره انه هلک فعزاه علیه ثم قال یا فلان ایما کان
احب الیک ان تمتع به عمرک او لا تاتی الی باب من ابواب الجنة الا وجدته قد سبقک الیه
یفتحه لک قال یا نبی الله بل یسبقنی الی باب الجنة فیفتحها لهو احب الی قال فذاک لک رواه
النسائی **وعن** ابی سلمی راعی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
بخ بخ واشار بیده لخمس ما اثقلهن فی المیزان سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر والولد الصالح
یتوفی للمرء المسلم فیحتسبه رواه النسائی وابن حبان فی صحیحه واللفظ له والحاکم ورواه البزار من حدیث ثوبان و
حسن اسناده والطبرانی من حدیث سفینة ورجاله رجال الصحیح **وعن** ابن عباس انه سمع رسول الله صلی الله

عليه وسلم يقول من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن كان له فرط
واحد قال ومن كان له فرط ياموفقة قالت فمن لم يكن له فرط من امتك قال فانا فرط امتي لن يصابوا
بمثلي رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب **وعن** عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من قدم ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث كانوا احصنا حصينا من النار قال ابوذر قد مت
اثنين قال واثنين قال ابي بن كعب سيد القراء قد مت واحدا قال وواحدا رواه الترمذي وابن ماجة
وعن ابي هريرة ان رجلا قال له مات ابن لي فوجدت عليه هل سمعت من خليلك صلوات الله عليه
شيئا يطيب بانفسنا عن موتانا قال نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال صغارهم دعاميص الجنة يلقى
احدهم اباه فياخذ بناحية ثوبه فلا يفارقه حتى يدخله الجنة رواه مسلم والامام احمد واللفظ له

باب من سقط له سقط **عن** امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان السقط ليراغم ربه اذا ادخل ابويه النار فيقال ايها السقط المراغم ربه ادخل ابويك الجنة فيجرهما بسرره
حتى يدخلهما الجنة رواه ابن ماجة **وعن** معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين
يتوفى لهما ثلثة من الولد الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته اياهما فقالوا يا رسول الله او اثنان قال او اثنان
قالوا او واحد قال او واحد ثم قال والذي نفسي بيده ان السقط ليجر امه بسرره الى الجنة اذا احتسبته
رواه الامام احمد والطبراني واسناد احمد حسن او قريب من الحسن **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لسقط اقدمه بين يدي احب الي من فارس اخلفه خلفي رواه ابن ماجة
وعن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال النفساء يجرها ولدها يوم القيمة بسرره
الى الجنة رواه الطيالسي في سنده

باب الامر بالصبر عند مصيبة **عن** انس قال اتى النبي صلى
الله عليه وسلم على امرأة تبكي على صبي لها فقال اتقي الله واصبري فقالت وما تبالي بمصيبتي فلما ذهب
قيل لها انه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذها مثل الموت فاتت بابه فلم تجد على بابه بوابين فقالت
يا رسول الله لم اعرفك قال انما الصبر عند اول صدمة رواه البخاري ومسلم وابو داود والترمذي
وعن خباب ابن الارت قال شكونا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة له في ظل الكعبة
فقلنا الا تستنصر لنا الا تدعو لنا فقال قد كان من قبلكم يوخذ الرجل فيحفر له في الارض فيجعل فيها
ثم يوتى بالمنشار فيوضع على راسه فيجعل نصفين ويمشط بامشاط الحديد ما دون لحمه وعظمه
ما يصده ذلك عن دينه والله ليتمن الله هذا الامر حتى يسير الراكب من صنعاء الى
حضرموت لا يخاف الا الله والذئب على غنمه ولكنكم تستعجلون رواه البخاري

وابوداود والنسائی وعن القاسم بن محمد قال هلكت امرأة لی واتانی محمد بن كعب القرظی
یعزینی بها فقال انه كان فی بنی اسرائیل رجل عابد عالم مجتهد وكانت له امرأة وكان بها معجبا
فماتت فوجد علیها حتی خلا فی بیته واحتجب من الناس ثم ان امرأة من بنی اسرائیل سمعت به
فجاءته فقالت ان لی الیه حاجة استفتیه فیها لیس یجزینی الا ان لیشافهه فذهب الناس ولزمت
الباب فاخبر فاذن لها فقالت استفتیک فی امر قال وما هو قالت انی استعرت من جارة لی حلیا
فكنت البسه واعیره زمانا ثم انهم ارسلوا الی فیه افارده الیهم قال نعم والله قالت انه قد مکث
عندی زمانا قال ذاک احق لردک ایاه فقالت یرحمک الله افتاسف علی ما اعارک الله ثم اخذه
منک وهو احق به منک فابصر ما کان فیه ونفعه الله بقولها رواه الامام مالک وعن انس بن
مالک قال مر النبی صلی الله علیه وسلم بامرأة عند قبر وهی تبکی فقال اتقی الله واصبری رواه البخاری
باب الصبر عند الصدمة الاولی عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الصبر عند
الصدمة الاولی رواه البخاری وابن ماجة وعنه قال مر النبی صلی الله علیه وسلم بامرأة تبکی عند
قبر فقال اتقی الله واصبری قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفه فقیل لها انه
النبی صلی الله علیه وسلم فاتت باب النبی صلی الله علیه وسلم فلم تجد عنده بوابین فقالت لم اعرفک
فقال انما الصبر عند الصدمة الاولی رواه البخاری باب ثواب الصبر عن سعد بن ابی
وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عجب للمومن ان اصابه خیر حمد الله وشکر و
ان اصابته مصیبة حمد الله وصبر فالمومن یوجر فی کل امره حتی فی اللقمة یرفعها الی فی امرأته
رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یقول الله تبارک
وتعالی ابن ادم ان صبرت واحتسبت عند الصدمة الاولی لم ارض لک ثوابا دون الجنة رواه
ابن ماجة وعن ام الدرداء قالت سمعت ابا الدرداء یقول سمعت ابا القاسم صلی الله علیه وسلم
یقول ان الله تبارک وتعالی قال یا عیسی انی باعث من بعدک امة اذا اصابهم ما یحبون حمدوا
الله وان اصابهم ما یکرهون احتسبوا وصبروا ولا حلم ولا عقل فقال یا رب کیف یکون هذا لهم
ولا حلم ولا عقل قال اعطیهم من حلمی وعلمی رواهما البیهقی فی شعب الایمان عن ابی موسی قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا احد اصبر علی اذی یسمعه من الله تعالی انه یشرک به ویجعل له الولد
ثم یعافیهم ویرزقهم رواه البخاری ومسلم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من اصیب بمصیبة فی ماله او فی نفسه فکتمها ولم یشکها الی الناس کان حقا علی الله

ان يغفر له رواه الطبراني في الاوسط **باب** ثواب الاحتساب **عن** ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله ما لعبدي المومن عندي جزاء اذا قبضت صفيه من اهل
الدنيا ثم احتسبه الا الجنة رواه البخاري **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لنسوة من الانصار لا يموت لاحدكن ثلثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقالت امرأة
منهن او اثنان يا رسول الله قال او اثنان رواه مسلم **وعن** ابي امامة عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال يقول الله تبارك وتعالى ابن ادم ان صبرت واحتسبت عند الصدمة الاولى لم ارض
لك ثوابا دون الجنة رواه ابن ماجة **وعن** عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الله لا يرضى لعبده المومن اذا ذهب بصفيه من اهل الارض فصبر و
احتسب وقال ما امر به بثواب دون الجنة رواه النسائي **وعن** انس ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال من احتسب ثلثة من صلبه دخل الجنة فقامت امرأة او اثنان قال او
اثنان قالت المرأة يا ليتني قلت واحدة رواه النسائي **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول الله تعالى من اذهبت حبيبتيه فصبر واحتسب لم ارض له ثوابا دون
الجنة رواه الترمذي **باب** افاضة العين على الميت **عن** انس قال دخلنا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم على ابي سيف القين وكان ظئرا لابراهيم فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابراهيم فقبله وشمه ثم دخلنا عليه بعد ذلك وابراهيم يجود بنفسه فجعلت عينا رسول الله صلى
الله عليه وسلم تذرفان فقال له عبد الرحمن بن عوف وانت يا رسول الله فقال يا ابن عوف
انها رحمة ثم اتبعها باخرى فقال ان العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول الا ما يرضي ربنا
وانا بفراقك يا ابراهيم لمحزونون رواه البخاري ومسلم **وعنه** قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم جالسا على شفير قبر ابنته وهي تدفن فرأيت عينيه تدمعان وانزل ابا طلحة في قبرها
رواه ابو داود الطيالسي **وعن** اسامة بن زيد قال ارسلت ابنة النبي صلى الله عليه وسلم اليه
ان ابنا لي قبض فاتنا فارسل يقرئ السلام ويقول ان لله ما اخذ وله ما اعطى وكل عنده باجل
مسمى فلتصبر ولتحتسب فارسلت اليه تقسم عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ
بن جبل وابي بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
الصبي ونفسه تتقعقع ففاضت عيناه فقال سعد يا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة
جعلها الله في قلوب عباده فانما يرحم الله من عباده الرحماء رواه البخاري ومسلم وابو داود في سننه د

ابو داود الطيالسي في مسنده وعن عبد الله ابن عمر قال اشتكى سعد بن عبادة شكوى له فاتاه النبي
صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص وعبد الله بن مسعود فلما
دخل عليه وجده في غاشية فقال قد قضى قالوا لا يا رسول الله فبكى النبي صلى الله عليه وسلم فلما
رأى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا
بحزن القلب ولكن يعذب بهذا واشار الى لسانه او يرحم رواه البخاري وعن انس بن مالك
قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولد لي الليلة غلام سميته باسم ابي ابراهيم فذكر
الحديث قال انس لقد رأيته يكيد بنفسه بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فدمعت عينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تدمع العين ويحزن القلب ولا نقول الا ما يرضي ربنا انا بك
لمحزونون رواه ابو داود وعنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اخذ الراية زيد
فاصيب ثم اخذها جعفر فاصيب ثم اخذها عبد الله بن رواحة فاصيب وان عيني رسول
الله صلى الله عليه وسلم لتذرفان ثم اخذها خالد بن الوليد من غير امرة ففتح له رواه البخاري
وعنه قال شهدنا بنتا لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم
جالس على القبر قال فرأيت عينيه تدمعان قال فقال هل منكم رجل لم يقارف الليلة فقال
ابو طلحة انا قال فانزل قال فنزل في قبرها رواه البخاري باب البكاء من غير نوحة عن
عامر بن سعد البجلي يقول شهدت ثابت بن وديعة وقرظة بن كعب الانصاري في عرس و
اذا غناء فقلت لهم في ذلك فقالا انه رخص في الغناء في العرس والبكاء على الميت من غير نياحة
رواه ابو داود الطيالسي وعن ابن عباس قال لما توفي عثمان بن مظعون قالت امرأته هنيئا لك
يا ابن مظعون الجنة قال فنظر اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم نظر غضبان قالت يا رسول الله
فارسك وصاحبك قال ما ادري ما يفعل به فشق ذلك على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكان يعد من خيارهم حتى توفيت رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحقي بسلفنا
الخير عثمان بن مظعون قال وبكت النساء على رقية فجعل عمر ينهاهن او يضربهن فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مه يا عمر قال ثم قال اياكن ونعيق الشيطان فانه مهما يكون من العين والقلب
فمن الرحمة وما يكون من اللسان واليد فمن الشيطان قال وجعلت فاطمة رضي الله عنها تبكي على
قبر رقية فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح الدموع عن وجهها باليد او قال بالثوب رواه ابو داود الطيالسي
باب بكاء السماء والارض على المسلم عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مؤمن الا وله بابان باب يصعد منه

عمله وباب ينزل منه رزقه فاذا مات بكيا عليه فذلك قوله تعالى فما بكت عليهم السماء والارض رواه
الترمذی **باب** النهی عن النوح **وعن** ام المومنين الصديقة رضی الله عنها قالت لما جاء
قتل زيد بن حارثة وجعفر وعبد الله بن رواحة جلس النبی صلى الله عليه وسلم يعرف فيه الحزن
وانا اطلع من شق الباب فاتاه رجل فقال يا رسول الله ان نساء جعفر وذكر بكاءهن فامره ان
ينهاهن فذهب الرجل ثم اتی فقال قد نهيتهن وذكر انهن لم يطعنه فامره الثانية ان ينهاهن
فذهب ثم اتی فقال والله لقد غلبننی او غلبننا الشک من محمد بن حوشب فزعمت ان نبی
الله صلى الله عليه وسلم قال فاحث فی افواههن التراب فقلت ارغم الله انفک فوالله ما انت بفاعل
وما ترکت رسول الله صلى الله عليه وسلم من العناء رواه البخاری ومسلم **وعن** حكيم بن قيس التميمی ان اباه
اوصى بنيه عند موته فقال اذا انامت فلا تنوحوا علی فان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم ينح عليه رواه
ابو داود الطيالسی **وعن** ام عطية قالت اخذ علينا النبی صلى الله عليه وسلم عند البيعة ان لا تنوح
فما وفت منا امرأة غير خمس نسوة ام سليم وام العلاء وابنة ابی سبرة امرأة معاذ وامرأتين او ابنة
ابی سبرة وامرأة معاذ وامرأة اخرى رواه البخاری **وعن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اربع فی امتی من امر الجاهلية لا يترکونهن الفخر فی الاحساب والاستسقاء بالنجوم
والنياحة وقال النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيمة وعليها سربال من قطران ودرع
من جرب رواه مسلم **وعن** ابی سعيد الخدری قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم النائحة
والمستمعة رواه ابو داؤد **وعن** النعمان بن بشير قال اغمی علی عبد الله بن رواحة فجعلت اخته
عمرة تبكی واجبلاه واكذا واكذا تعدد عليه فقال حين افاق ما قلت شيئا الا قيل لی انت كذلک
زاد فی رواية فلما مات لم تبک عليه رواه البخاری **وعن** ابی موسى قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ما من ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول واجبلاه واسيداه ونحو ذلک الا
وكل الله به ملكين يلهزانه ويقولان اهكذا كنت رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب حسن
وعن ابی هريرة قال مات ميت من ال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتمع النساء يبكين عليه فقام عمر
ينهاهن ويطردهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن يا عمر فان العين دامعة والقلب مصاب والعهد
قريب رواه الامام احمد والنسائی **وعن** ابن عباس قال ماتت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبكت النساء فجعل عمر يضربهن بسوطه فاخره رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال مهلا يا عمر ثم قال اياكن
ونعيق الشيطان ثم قال انه مهما كان من العين ومن القلب فمن الله عز وجل ومن الرحمة وما كان من اليد ومن اللسان

فمن الشيطان رواه الامام احمد وعنه ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تتبع جنازة معها
رانة رواه الامام احمد وابن ماجة وعن معاذ ان النبي صلى الله عليه وسلم لما بعثه الى اليمن خرج رسول الله
النبي صلى الله عليه وسلم يمشي تحت راحلته فقال يا معاذ انك عسى ان لا تلقاني بعد عامي هذا فتمر بقبري
ومسجدي فبكى معاذ بفراق صلى الله عليه وسلم فقال لا تبك يا معاذ فان البكاء من الشيطان رواه البزار
والطبراني في الكبير **باب** التشديد في النياحة عن المغيرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
يقول ان كذبا علي ليس ككذب على احد من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم يقول من نيح عليه يعذب بما نيح عليه رواه البخاري ومسلم عن امير المؤمنين عمر بن
الخطاب رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الميت يعذب في قبره بما نيح عليه رواه البخاري
ومسلم والنسائي وابن ماجة وعن ابن عمر قال اغمي على عبد الله بن رواحة فجعلت اخته تبكي
واجبلاه فقال يا رسول الله اغمي علي فصاحت النساء واعزاه واجبلاه فقال ملك معه مرزبة
فجعلها بين رجلي فقال انت كما تقول قلت لا ولو قلت نعم ضربني بها رواه الطبراني في الكبير والاعمش
لم يدرك ابن عمر وعن الحسن قال ان معاذ بن جبل اغمي عليه فجعلت اخته تقول واجبلاه او
كلمة اخرى فلما افاق قال ما زلت مؤذية لي منذ اليوم قالت لقد كان يعز علي ان اؤذيك
قال ما زال ملك شديد الانتهار كلما قلت واكذا قال اكذاك انت فاقول لا رواه الطبراني
في الكبير والحسن لم يدرك معاذا وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اثنتان في
الناس هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت رواه مسلم وعنه عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال اربعة من امر الجاهلية لن يدعهن الناس الطعن في الاحساب والنياحة على الميت
والانواء والاعداء اجرب بعير فاجرب مائة فمن اجرب البعير الاول رواه ابو داود الطيالسي و
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة من الكفر بالله شق الجيب والنياحة والطعن
في النسب رواه ابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح الاسناد وعن ابن عباس قال لما افتتح
رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة رن ابليس رنة اجتمعت اليه جنوده فقال ايسوا ان تردوا
امة محمد على الشرك بعد يومكم هذا ولكن افتنوهم في دينهم وافشوا فيهم النوح رواه الامام احمد
باسناد حسن وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوتان ملعونان في الدنيا
والاخرة مزمار عند نعمة ورنة عند مصيبة رواه البزار ورواته ثقات
وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصلي الملائكة على

نائحة ولا مرنة رواه الامام احمد واسناده حسن وابو داود الطيالسي وعنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان هذه النوائح يجعلن صفين يوم القيمة في جهنم صف عن يمينهم وصف عن
يسارهم فينبحن على اهل النار كما تنبح الكلاب رواه الطبراني في الاوسط وعن ام سلمة قالت لما مات
ابو سلمة قلت غريب وفي ارض غربة لابكينه بكاء يتحدث عنه فكنت قد تهيأت للبكاء عليه اذ اقبلت
امرأة تريد ان تسعدني فاستقبلها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتريدين ان تدخلي الشيطان
بيتا اخرجه الله منه فكففت عن البكاء فلم ابك رواه مسلم وعن انس بن مالك ان عمر رضي الله عنه
لما طعن عولت عليه حفصة فقال لها عمر يا حفصة اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ان المعول عليه يعذب فقالت بلى رواه ابن حبان في صحيحه وعن ابي بردة قال وجع ابو موسى الاشعري
ورأسه في حجر امرأة من اهله فاقبلت تصيح برنة فلم تستطع ان يرد عليها شيئا فلما افاق قال انا بريء
ممن برئ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم برئ من الصالقة
والحالقة والشاقة رواه البخاري ومسلم وابن ماجة والنسائي الا انه قال ابرأ اليكم كما برئ رسول
الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من حلق ولا خرق ولا سلق وعن جابر بن عبد الله قال اخذ النبي
صلى الله عليه وسلم بيد عبد الرحمن بن عوف فانطلق به الى ابنه ابرهيم فوجده يجود بنفسه فاخذه
النبي صلى الله عليه وسلم فوضعه في حجره فبكى فقال له عبد الرحمن اتبكي اولم تكن نهيت عن البكاء قال
لا ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة
شيطان وفي الحديث كلام اكثر من هذا رواه الترمذي فقال حديث حسن وعن جابر بن عتيك
قال ان النبي صلى الله عليه وسلم جاء يعود عبد الله بن ثابت فوجده قد غلب عليه فصاح به فلم يجبه
فاسترجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قد غلبنا عليك ابا الربيع فصحن النساء وبكين فجعل ابن
عتيك يسكتهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن فاذا وجبت فلا تبكين باكية قالوا وما الوجوب
يا رسول الله قال الموت قالت ابنته ان كنت لارجو ان تكون شهيدا قد كنت قضيت جهازك
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فان الله عز وجل قد اوقع اجره عليه على قدر نيته وما تعدون
الشهادة قالوا القتل في سبيل الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهادة سبع سوى القتل في
سبيل الله عز وجل المطعون شهيد والمبطون شهيد والغريق شهيد وصاحب الهدم شهيد وصاحب
ذات الجنب شهيد وصاحب الحريق شهيد والمرأة تموت بجمع شهيدة رواه النسائي وعن
انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ على النساء حين بايعهن ان لا ينحن فقلن يا رسول الله

ان نساء اسعدننا في الجاهلية افنسعدهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اسعاد في الاسلام
رواه النسائي **باب** ما ورد ان الميت يعذب ببكاء اهله **عن** عمرة بنت عبد انها قالت
سمعت عائشة وذكر لها ان عبد الله بن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحي عليه تقول يغفر الله
لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسي واخطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية
يبكى عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها رواه البخاري ومسلم والترمذي
وعن عبد الله بن ابي مليكة قال اتيت عائشة فذكرت لها ما قال ابن عمر وابن عباس عن عمر
ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه فقالت والله انك لتخبرني غير كاذب ولا متهم ولكن السمع يخطي
ما حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم احدا ان الله يعذب المومن ببكاء احد ولكنه قال ان
الكافر يزداد عذابا ببكاء اهله عليه وان في القرآن ما يكفيكم ولا تزر وازرة وزر اخرى رواه ابو داود
الطيالسي **وعنه** قال توفيت بنت لعثمن ابن عفان بمكة فجئنا لنشهدها وحضرها ابن عمر و
ابن عباس فاني لجالس بينهما فقال عبد الله بن عمر لعمرو بن عثمن وهو مواجهه الا تنهى عن
البكاء فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه فقال ابن عباس
قد كان عمر يقول بعض ذلك ثم حدث فقال صدرت مع عمر من مكة حتى اذا كنا بالبيداء
فاذا هو بركب تحت ظل سمرة فقال اذهب فانظر من هولاء الركب فنظرت فاذا هو صهيب قال
فاخبرته فقال ادعه فرجعت الى صهيب فقلت ارتحل فالحق امير المومنين فلما ان اصيب
عمر دخل صهيب يبكي يقول وا اخاه وا صاحباه فقال عمر يا صهيب اتبكي علي وقد قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الميت ليعذب ببعض بكاء اهله عليه فقال ابن عباس فلما مات عمر ذكرت
ذلك لعائشة فقالت يرحم الله عمر لا والله ما حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الميت
ليعذب ببكاء اهله عليه ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله يزيد الكافر عذابا ببكاء اهله عليه قالت حسبكم
القرآن لا تزر وازرة وزر اخرى قال ابن عباس عند ذلك والله اضحك وابكى قال ابن ابي
مليكة فما قال ابن عمر شيئا رواه البخاري ومسلم **وعن** ابي بردة قال لما اصيب عمر رضي الله عنه
جعل صهيب يقول وا اخاه فقال عمر اما علمت ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الميت ليعذب
ببكاء الحي عليه رواه البخاري وابو داود الطيالسي **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه فذكر ذلك لعائشة فقالت وهل تعني ابن عمر انما مر النبي
صلى الله عليه وسلم على قبر فقال ان صاحب هذا ليعذب واهله يبكون عليه ثم قرأت ولا تزر وازرة

وفی روایۃ اخری قال عن ابی معاویۃ علی قبر یہودی رواہ ابوداؤد والترمذی **وعن** امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ رواہ النسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح **وعن** محمد بن سیرین قال ذکر عند عمران بن الحصین المیت یعذب ببکاء الحی فقال عمران قالہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی **وعن** امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول المیت یعذب فی قبرہ بالنیاحۃ علیہ رواہ النسائی **وعن** عمران بن حصین قال المیت یعذب بنیاحۃ اھلہ علیہ فقال لہ رجل ارأیت رجلا مات بخراسان وناح اھلہ علیہ ھھنا اکان یعذب بنیاحۃ اھلہ علیہ قال صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وکذبت انت رواہ النسائی **وعن** ابی موسے الاشعری ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال المیت یعذب ببکاء الحی اذا قالوا واعضداہ واکاسباہ واناصراہ واجبلاہ ونحو ھذا یتعتع ویقال انت کذلک قال اسید فقلت سبحان اللہ ان اللہ یقول لاتزر وازرۃ وزر اخری قال ویحک احدثک ان اباموسی حدثنی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتری ان اباموسی کذب علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم او تری انی کذبت علی ابی موسی رواہ ابن ماجۃ والحاکم الی قولہ انت کذلک وقال صحیح الاسناد **وعن** ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قالت انما کانت یہودیۃ ماتت فسمعھم النبی صلے اللہ علیہ وسلم یبکون علیہا قال فان اھلہا یبکون علیہا وانہا تعذب فی قبرھا رواہ ابن ماجۃ

باب النھی عن الحلق والصلق

عن ابی بردۃ قال اغمی علی ابی موسی فاقبلت امرأتہ ام عبد اللہ تصیح برنۃ ثم افاق فقال الم تعلمی وکان یحدثہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بریٔ ممن حلق وصلق وخرق رواہ البخاری ومسلم واللفظ لمسلم **وعنہ** قال وجع ابوموسی وجعا تغشی علیہ ورأسہ فی حجر امرأۃ من اھلہ فلم یستطع ان یرد علیہا شیئا فلما افاق قال انا بریٔ ممن بریٔ منہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بریٔ من الصالقۃ والحالقۃ والشاقۃ رواہ البخاری **وعن** یزید بن اوس قال دخلت علی ابی موسی وھو ثقیل فذھبت امرأتہ لتبکی او تھم بہ فقال لہا ابوموسی اما سمعت ما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت بلی قال فسکت قال فلما مات ابوموسی قال یزید لقیت المرأۃ فقلت لہا قول ابی موسی لک اما سمعت ما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم سکت قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس منا من حلق ومن سلق ومن خرق رواہ ابوداود وفی السنن والابوداود الطیالسی

وعن صفوان بن محرز قال أغمي على أبي موسى فبكوا عليه فقال أبرأ إليكم كما برئ إلينا رسول
الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من حلق ولا خرق ولا سلق رواه النسائي وعن عبد الرحمن
بن يزيد وأبي بردة قال لما ثقل أبو موسى أقبلت امرأته تصيح قالا فأفاق فقال ألا أخبرك
أني بريء ممن برئ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم قالا وكان يحدثها أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال أنا بريء ممن حلق وخرق وسلق رواه النسائي وابن ماجه **باب النهي**
عن ضرب الخد ودوشق الجيوب عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليس منا من ضرب الخد ودوشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية رواه البخاري
ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه وقال حديث صحيح وعن أبي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثلاثة من الكفر بالله شق الجيب والنياحة على الميت والطعن في النسب
رواه ابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح الإسناد وفي رواية لابن حبان ثلاثة هي الكفر
وفي أخرى ثلاث من عمل الجاهلية لا يتركهن أهل الإسلام فذكر الحديث وعن أسيد بن
أسيد التابعي عن امرأة من المبايعات قالت كان فيما أخذ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
في المعروف الذي أخذ علينا أن لا نخمش وجها ولا ندعو ويلا ولا نشق جيبا ولا ننشر شعرا
رواه أبو داود وعن أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الخامشة وجهها والشاقة
جيبها والداعية بالويل والثبور رواه ابن ماجه وابن حبان في صحيحه **باب النهي عن الأخذ**
بفعل الجاهلية والدعاء بدعوى الجاهلية عن عمران بن حصين وأبي برزة قالا خرجنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى قوما قد طرحوا أرديتهم يمشون في قمص فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم أبفعل الجاهلية تأخذون أو بصنيع الجاهلية تشبهون لقد هممت أن أدعو
عليكم دعوة ترجعون في غير صوركم قال فأخذوا أرديتهم ولم يعودوا لذلك رواه ابن ماجه
وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من ضرب الخد ودوشق
الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه **باب النهي**
عن نعي الميت عن حذيفة أنه قال إذ حضر إذا أنا مت فلا يؤذن علي أحدا إني أخاف أن يكون نعيا و
إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن النعي رواه الترمذي وقال حديث حسن وذكره رزين
زاد فيه فإذا مت فصلوا علي وسلوا بي إلى ربي سلا وعنه أنه إذا مات له الميت قال لا تؤذنوا
بها أحدا إني أخاف أن يكون نعيا إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بأذني هاتين نهى عن النعي

رواه ابن ماجة وعن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينهى عن النعى وقال اياكم والنعى
فانه من عمل اهل الجاهلية قال عبد الله والنعى اذان بالميت رواه الترمذى وقال غريب وروى عن
طرق اخرى قال نحوه ولم يرفعه ولم يذكر فيه والنعى اذان بالميت وقال هذا اصح وقد كره بعض اهل العلم النعى
والنعى عندهم ان ينادى فى الناس ان فلانا مات ليشهدوا جنازته وقال بعض اهل العلم لا بأس ان
يعلم الرجل اهل قرابته واخوانه وروى عن ابراهيم انه قال لا بأس بان يعلم الرجل قرابته **باب** النهى
عن الاحداد فوق ثلث على غير الزوج **عن** ام المؤمنين حفصة او عائشة او كلتيهما ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلاث الا على زوج رواه
ابوداود الطيالسى **وعن** زينب بنت ام سلمة تحدث عن ام سلمة عن امرأة من ازواج النبى صلى الله
عليه وسلم انه ماتت حميم لها فدعت بصفرة فجعلت تمسح بها وتقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلاث الا على زوج اربعة اشهر وعشرا
رواه ابوداود الطيالسى **وعنها** تحدث عن ام حبيبة بنت ابى سفيان ان حميما لها توفى فدعت
بصفرة فجعلت تمسح بها وتقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم
الآخر ان تحد على ميت فوق ثلاث الا على زوج اربعة اشهر وعشرا رواه ابوداود الطيالسى **وعن**
ام عطية قالت كنا ننهى ان نحد على ميت فوق ثلاث الا على زوج اربعة اشهر وعشرا ولا نكتحل و
لا نتطيب ولا نلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب وقد رخص لنا عند الطهر اذا اغتسلت احدانا
من محيضها فى نبذة من كست اظفار وكنا ننهى عن اتباع الجنائز رواه البخارى **وعن** ابن سيرين
قال توفى ابن لام عطية فلما كان اليوم الثالث دعت صفرة فتمسحت به وقالت نهينا ان نحد
اكثر من ثلاث الا لزوج رواه البخارى **وعن** زينب بنت ابى سلمة قالت دخلت على ام حبيبة
زوج النبى صلى الله عليه وسلم حين توفى ابوها ابوسفيان بن حرب فدعت بطيب فيه صفرة خلوق
او غيره فدهنت منه جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لى بالطيب من حاجة غير انى سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على المنبر لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق
ثلاث الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب ثم دخلت على زينب بنت جحش حين توفى اخوها
فدعت بطيب فمست منه ثم قالت اما والله ما لى بالطيب من حاجة غير انى سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول على المنبر لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت
فوق ثلاث الا على زوج اربعة اشهر وعشرا رواه البخارى ومسلم

باب النهي عن التراثي **عن** ابراهيم الهجري قال رأيت ابن ابي اوفى في جنازة
ابنته راكبا على بغلة فجعل نسوة يترثين فقال اياكن والتراثي فان رسول الله صلى الله عليه
وسلم نهى عنه لتفض احداكن من عبرتها ما شاءت رواه ابو داود الطيالسي في مسنده

باب الجلوس عند المصيبة يعرف فيه الحزن **عن** ام المومنين الصديقة رضي الله
عنها قالت لما اتى زيد بن حارثة وجعفر بن ابي طالب وعبد الله بن ابي رواحة جلس
رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرف فيه الحزن وانا انظر من صئر الباب فجاءه رجل
فقال ان نساء جعفر يبكين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلق فانههن فانطلق
ثم جاء فقال قد نهيتهن فابين ان ينتهين فقال انطلق فانههن فانطلق ثم جاء فقال قد نهيتهن فابين ان
ينتهين قال فانطلق فاحث في افواههن التراب فقالت عائشة فقلت ارغم الله انف الابعد انك والله ما تركت
رسول الله صلى الله عليه وسلم وما انت بفاعل رواه النسائي والبخاري **وعن** انس قال قنت
رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا حين قتل القراء فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
حزن حزنا قط اشد منه رواه البخاري **باب** التعزية وفضلها **عن** عبد الله ابن مسعود
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عزى مصابا فله مثل اجره رواه الترمذي وابن
ماجه وقال الترمذي هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث علي بن عاصم الراوي قال
ورواه بعضهم عن محمد بن سوقة بهذا الاسناد موقوفا **وعن** ابي برزة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من عزى ثكلى كسي بردا في الجنة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب **وعن** قرة
قال كان نبي الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس يجلس اليه نفر من اصحابه فيهم رجل له ابن صغير
ياتيه من خلف ظهره فيقعده بين يديه فهلك فامتنع الرجل ان يحضر الحلقة لذكر
ابنه فحزن عليه ففقده النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما لي لا ارى فلانا قالوا يا رسول
الله بنيه الذي رايته هلك فلقيه النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن بنيه فاخبره
انه هلك فعزاه عليه ثم قال يا فلان ايما كان احب اليك ان تمتع به عمرك
او لا تاتي غدا الى باب من ابواب الجنة الا وجدته قد سبقك اليه
يفتحه لك قال يا نبي الله بل يسبقني الى باب الجنة فيفتحها لي لهو احب
الي قال فذاك لك رواه النسائي **وعن** محمد بن عمرو بن حزم عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه قال ما من مومن يعزي اخاه بمصيبة الا كساه الله سبحانه من حلل الكرامة يوم القيامة رواه ابن ماجه

وعن ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم
بابا بينه وبين الناس او كشف سترا فاذا الناس يصلون وراء ابى بكر فحمد الله على ما رأى
من حسن حالهم ورجاان يخلفه الله فيهم بالذى رأهم فقال يا يها الناس ايما احد
من الناس او من المومنين اصيب بمصيبة فليعتز بمصيبة بى عن المصيبة التى تصيبه
بغيرى فان احدا من امتى لن يصاب بمصيبة بعدى اشد عليه من مصيبتى رواه ابن ماجة

باب الطعام لاهل الميت عن عبد الله بن جعفر قال لما جاء نعى جعفر قال النبى
صلى الله عليه وسلم اصنعوا لال جعفر طعاما فقد اتاهم ما يشغلهم رواه الترمذى وقال
حديث حسن صحيح وابوداؤد وابن ماجة وعن اسماء بنت عميس قالت لما اصيب جعفر
رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهله فقال ان ال جعفر قد شغلوا بشان ميتهم فاصنعوا
لهم طعاما قال عبد الله فما زالت سنة حتى كان حديثا فترك رواه ابن ماجة وعنها
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تغفلوا ال جعفر من ان تصنعوا لهم طعاما فانهم
قد شغلوا بامر صاحبهم رواه الامام احمد

باب النهى عن الاجتماع الى اهل الميت
وصنعة الطعام عن جرير بن عبد الله قال كنا نرى الاجتماع الى اهل الميت وصنعة
الطعام من النياحة رواه ابن ماجة والامام احمد فى مسنده

باب الاجابة اذا اصنع اهل
الميت طعاما وطلب الناس اليه عن عاصم بن كليب عن ابيه عن رجل من اصحاب النبى
صلى الله عليه وسلم قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى جنازة فرأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو على القبر يوصى الحافر يقول اوسع من قبل رجليه اوسع من قبل راسه فلما رجع استقبله داعى امرأته
فجاء ونحن معه فجئ بالطعام فوضع يده ثم وضع القوم فاكلوا فنظرنا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم يلوك لقمة فى فيه ثم قال اجد لحم شاة اخذت بغير اذن اهلها فارسلت
الى النقيع وهو موضع يباع فيه الغنم ليشترى لى شاة فلم توجد فارسلت الى جار لى قد اشترى
شاة ان يرسل بها الى بثمنها فلم يوجد فارسلت الى امرأته فارسلت الى بها فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اطعمى هذا الطعام الاسرى رواه ابوداؤد والبيهقى فى دلائل النبوة
ورواه الامام احمد باسناد صحيح

باب جعل الحاجة لعبد بارض يموت بها
عن ابى عزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله قبض عبد بارض جعل
له بها حاجة رواه الامام احمد والطبرانى فى الكبير وابو نعيم فى الحلية والبخارى فى الادب

٣ [illegible] فارسلت

وعن مطر بن عكامس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى الله لعبد ان يموت بارض جعل له اليها حاجة رواه الترمذي والحاكم وعن ابن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان اجل احدكم بارض اتى له حاجة اليها فاذا بلغ اقصى اثره قبضه الله فتقول الارض يوم القيمة رب هذا ما استودعتني رواه ابن ماجة والحكيم والحاكم وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جعل الله ميتة عبد بارض الا جعل له فيها حاجة رواه الطبراني في الكبير والضياء في المختارة وعن مطر بن عكامس العبدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جعل الله اجل رجل في ارض الا جعلت له فيها حاجة رواه الحاكم وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله تبارك وتعالى اذا اراد قبض عبد بارض جعل له بها حاجة رواه ابو داوده الطيالسي

ابواب غسل الميت

باب وجوب غسل الميت عن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي اغسل الموتى فانه من غسل ميتا غفر له سبعون مغفرة لو قسمت مغفرة منها على جميع الخلائق لوسعتهم قلت ما يقول من يغتسل ميتا قال غفرانك يارحمن حتى يفرغ من الغسل رواه ابو حفص بن شاهين في كتاب الجنائز وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زر القبور تذكر بها الاخرة واغسل الموتى فان معالجة جسد خاو موعظة بليغة وصل على الجنائز لعل ذلك يحزنك فان الحزين في ظل الله يتعرض كل خير رواه الحاكم وقال رواته ثقات. **باب** اجر الغاسل عن ابي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل ميتا فكتم عليه غفر له اربعون كبيرة ومن كفنه كساه الله من السندس والاستبرق ومن حفر له قبرا حتى يجنه فكانما اسكنه مسكنا حتى يبعث رواه البيهقي في المعرفة والحاكم في المستدرك وقال على شرط مسلم وعن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل ميتا وحنطه وحمله وصلى عليه ولم يفش عليه ما رأى خرج من خطيئته مثل يوم ولدته امه رواه ابن ماجة وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حفر قبرا بنى الله له بيتا في الجنة ومن غسل ميتا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه ومن كفن ميتا كساه الله من حلل الجنة ومن عزى حزينا البسه الله

الذي صلى على محمد في الارواح ومن عزى مصابا كساه الله حلتين من حلل الجنة لا تقوم لهما الدنيا ومن اتبع جنازة حتى يقضي دفنها كتب الله له ثلاثة قراريط القيراط منها اعظم من جبل احد ومن كفل يتيما او ارملة اظله الله في ظله وادخله الجنة رواه الطبراني في الاوسط **وعن** ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل ميتا فكتم عليه طهره الله من ذنوبه فان كفنه كساه الله من السندس رواه الطبراني في الكبير **وعن** ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل ميتا فادى فيه الامانة ولم يفش عليه ما يكون منه عند ذلك خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه رواه الامام احمد والطبراني

باب غسل المامونين **عن** عبد الله ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليغسل موتاكم المامونون رواه ابن ماجة

باب تجمير الميت وترا **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اجمرتم الميت فاوتروا رواه ابن حبان والحاكم **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اجمرتم الميت فاجمروه ثلاثا رواه الامام احمد والبيهقي في شعب الايمان والضياء في المختارة **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جمروا كفن الميت رواه الديلمي

باب غسل الميت بالماء الحار **عن** ام قيس قالت توفي ابني فجزعت عليه فقلت للذي يغسله لا تغسل ابني بالماء البارد فتقتله فانطلق عكاشة بن محصن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بقولها فتبسم ثم قال ما قالت طال عمرها فلا نعلم امرأة عمرت ما عمرت رواه النسائي

باب غسل الميت بماء وسدر **عن** ام عطية الانصارية انها قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفيت ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الاخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فاعطانا حقوه فقال اشعرنها اياه رواه النسائي والبخاري وزاد في اخره اشعرنها اياه تعني ازاره والترمذي وقال حديث حسن صحيح وابن ماجة **عن** ابي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان آدم رجلا اشعر طوالا كانه نخلة سحوق فلما حضره الموت نزلت الملائكة بحنوطه وكفنه من الجنة فلما مات عليه السلام غسلوه بالماء والسدر ثلاثا وجعلوا في الثالثة كافورا وكفنوه في وتر من الثياب وحفروا له لحدا وصلوا عليه وقالوا هذه سنة ولد آدم من بعده رواه الحاكم في المستدرك وسكت عنه واخرجه الحسن نحوه وفيه قالوا يا بني آدم هذه سنتكم بعده فكذا فافعلوا ونقل [illegible]

باب غسل الميت وترا **عن** ام عطية قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن تغتسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فالقى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه فقال ايوب وحدثني حفصة بمثل حديث محمد وكان في حديث حفصة اغسلنها وترا وكان فيه ثلثا او خمسا او سبعا وكان فيه انه قال ابدؤا بميامنها ومواضع الوضوء منها وكان فيه ان ام عطية قالت ومشطناها ثلثة قرون رواه البخاري وابن ماجة من قوله حدثني حفصة الخ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله تسعة وتسعين اسماء مائة الا واحدا من احصاها دخل الجنة انه وتر يحب الوتر رواه البخاري ومسلم في الذكر والدعاء **وعن** امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اهل القرآن اوتروا فان الله وتر يحب الوتر رواه احمد وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة وابن خزيمة في صحيحه وقال الترمذي حديث حسن **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وتر يحب الوتر رواه البزار في مسنده وسكت عنه ورواه ايضا عن ابي سعيد الخدري بنحوه وفيه قصة **وعن** ام عطية قالت ماتت احدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فارسل الينا فقال اغسلنها بماء وسدر واغسلنها وترا ثلثا او خمسا او سبعا ان رأيتن ذلك واجعلن في الآخرة شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فالقى الينا حقوه وقال اشعرنها اياه ومشطناها ثلث قرون والقيناها من خلفها رواه النسائي

باب غسل الميت ثلثا **عن** ابي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ادم عليه الصلاة والسلام رجلا اشعر طوالا كانه نخلة سحوق فلما حضره الموت نزلت الملائكة بحنوطه وكفنه من الجنة فلما مات غسلوه بالماء والسدر ثلثا وجعلوا في الثالثة كافورا وكفنوه في وتر ثياب وحفروا له لحدا وصلوا عليه وقالوا هذه سنة ولد ادم من بعده رواه الحاكم في المستدرك وسكت عنه **وعنه** مرفوعا نحوه وفيه فقالوا يا بني ادم هذه سنتكم من بعده فكذا كم فافعلوا رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه **وعن** محمد بن سيرين انه كان ياخذ الغسل عن ام عطية يغسل بالسدر مرتين والثالثة بالماء والكافور رواه ابوداود وقال النووي اسناده على شرط البخاري ومسلم

باب غسل الميت خمسا او سبعا او اكثر

عن ام عطية قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته

فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة
كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فاذنني فلما فرغنا اذناه فالقى الينا حقوه وقال اشعرنها
اياه رواه النسائي وعنها قالت توفيت احدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فارسل الينا
فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك الحديث رواه النسائي وعنها
قالت توفيت ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بغسلها فقال اغسلنها ثلثا او خمسا
او سبعا او اكثر من ذلك ان رأيتنه قلت وترا قال نعم واجعلن في الآخرة كافورا او شيئا
من كافور فاذا فرغتن فاذنني فلما فرغنا اذناه فاعطانا حقوه فقال اشعرنها اياه رواه النسائي

باب البدء بالميامن واعضاء الوضوء عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه التيمن في كل شئ حتى في تنعله وترجله رواه البخاري
ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة وعن ام عطية قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في غسل ابنته ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها رواه البخاري والنسائي
وعن حفصة عن ام عطية قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلنها وترا وابدأوا
بميامنها ومواضع الوضوء منها رواه البخاري وابن ماجة وعنها قالت لما غسلنا بنت
النبي صلى الله عليه وسلم قال لنا ونحن نغسلها ابدءوا بميامنها ومواضع الوضوء رواه البخاري

باب ستر الميت عند الغسل عن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال قال
لي النبي صلى الله عليه وسلم لا تبرز فخذك ولا تنظر الى فخذ حي ولا ميت رواه ابن ماجه

باب نزع الثياب عن الميت عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت لما
ارادوا غسل النبي صلى الله عليه وسلم قالوا والله ما ندري انجرد رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثيابه
كما نجرد موتانا ام نغسله وعليه ثيابه فلما اختلفوا القى الله عليهم النوم حتى ما منهم
رجل الا وذقنه في صدره ثم كلمهم مكلم من ناحية البيت لا يدرون من هو ان اغسلوا
النبي صلى الله عليه وسلم وعليه ثيابه فقاموا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فغسلوه وعليه قميصه
يصبون الماء فوق القميص ويدلكونه بالقميص دون ايديهم وكانت عائشة تقول لو
استقبلت من امري ما استدبرت ما غسله الا نساءه رواه ابوداود في سننه وابوداود الطيالسي

باب نقض شعر راس الميت عن حفصة تقول حدثتنا ام عطية انهن جعلن راس
بنت النبي صلى الله عليه وسلم ثلثة قرون قلت نقضنه وجعلنه ثلثة قرون قالت نعم

رواه النسائی وعن[١] حفصة بنت سيرين قالت حدثتنا ام عطية نحن جعلن راس بنت
النبی صلی الله علیه وسلم ثلثة قرون نقضنه ثم غسلنه ثم جعلنه ثلثة قرون رواه البخاری
وعن[٣] ابن سيرين انه قال لا باس ان ينقض شعر الميت ذكره البخاری تعليقا
وعن[٤] ام الهذيل عن ام عطية قالت ضفرنا شعر بنت النبی صلی الله علیه وسلم
تعنی ثلثة قرون وقال وكيع قال سفين ناصيتها وقرنيها رواه البخاری **باب عدم**
تسريح شعر الميت عن[١] ابراهيم ان عائشة رأت امرءة يكدون شعرها بمشط فقالت علام
تنصون ميتكم ای تمدون ناصيته رواه الامام محمد فی الآثار وعبد الرزاق فی مصنفه
وعنه[٢] عن عائشة رضی الله عنها انها سئلت عن الميت يسرح راسه فقالت علام تنصون
ميتكم رواه ابو عبيد القاسم بن سلام وابراهيم الحربی فی كتابيهما فی غريب الحديث
باب تطييب الميت بالمسك عن[١] ابی وائل قال كان عند علی رضی الله عنه مسك فاوصی
ان يحنط به وقال هو فضل حنوط رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه الحاكم فی المستدرک وسكت
ورواه الحاكم فی المستدرک وسكت ورواه ابن ابی شيبة فی مصنفه والبيهقی فی سننه قال النووی
اسناده حسن وعن[٢] سلمان انه استودع امرءته مسكا فقال اذا مت فطيبونی به فانه
يحضرنی خلق من خلق الله لا ينالون من الطعام والشراب يجدون الريح رواه البيهقی و
عبد الرزاق فی مصنفه وعن[٣] ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اطيب طيبكم
المسك رواه مسلم فی الطب ورواه ابوداود والنسائی فی الجنائز وعنه[٤] ان النبی صلی الله علیه وسلم
سئل عن المسك فقال هو اطيب طيبكم رواه الترمذی وقال حديث حسن صحيح **باب**
الكافور فی غسل الميت عن[١] ام عطية قالت اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نغسل
ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن
فی الآخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فاذننی فلما فرغنا اذناه فالقی الينا حقوه وقال
اشعرنها اياه رواه النسائی وعن[٢] ابی بن كعب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كان آدم
عليه الصلاة والسلام رجلا اشعر طوالا آدم كانه نخلة سحوق فلما حضره الموت نزلت
الملائكة بحنوطه وكفنه من الجنة فلما مات غسلوه بالماء والسدر ثلثا وجعلوا فی الثالثة كافورا و
كفنوه فی وتر ثياب وحفروا له لحدا وصلوا عليه وقالوا هذه سنة ولد آدم من بعده رواه الحاكم
فی المستدرک وسكت عنه ثم اخرجه عن الحسن عن عتی بن ضمرة السعدی عن ابی بن كعب

مرفوعا نحوه وفيه فقالوا يا بني آدم هذه سنتكم من بعده فكذا كم فافعلوا وقال صحيح الاسناد و
لم يخرجاه **وعن** محمد بن سيرين انه كان يأخذ الغسل عن ام عطية يغسل بالسدر مرتين
والثالثة بالماء والكافور رواه ابوداود واسناده على شرط البخاري ومسلم **وعن** عبد الله بن مغفل قال
اذا انا مت فاجعلوا في آخر غسلي كافورا وكفنوني في بردين وقميص فان النبي صلى الله عليه وسلم فعل به
ذلك رواه الحاكم وسكت عنه **وعن** الحسن بن علي انه لما غسل الاشعث ابن قيس دعا بكافور
فجعلوه على وجهه وفي يديه ورجليه ورأسه ثم قال ادرجوه رواه البيهقي وعبد الرزاق في مصنفه
وعن عبد الله بن مسعود قال يوضع الكافور على مواضع سجود الميت رواه ابن ابي شيبة في مصنفه

باب كيف غسل الميت

عن ام عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهن في غسل ابنته
ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها رواه ابوداود **وعنها** قالت دخل علينا رسول الله صلى
الله عليه وسلم حين توفيت ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن واجعلن
في الآخرة كافورا رواه ابوداود **وعنها** قالت وضفرنا رأسها ثلثة قرون ثم القيناها مقدم رأسها و
قرنيها رواه ابوداود

باب كيف غسل الميت المحرم

عن ابن عباس قال كنا مع النبي صلى
الله عليه وسلم في سفر فرأى رجلا سقط عن بعيره فوقص فمات وهو محرم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا رأسه فانه يبعث يوم القيمة يهل او
يلبي رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح **وعنه** قال مات رجل فقال النبي صلى الله
عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثيابه ولا تخمروا وجهه ورأسه فانه يبعث
يوم القيمة ملبيا رواه النسائي **وعنه** ان رجلا وقع عن راحلته فاقعصته فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر ويكفن في ثوبين خارجا رأسه ووجهه فانه
يبعث يوم القيمة ملبيا رواه النسائي **وعنه** قال بينا رجل واقف مع النبي صلى الله عليه
وسلم بعرفة اذ وقع من راحلته قال ايوب فاوقصته او قال فاقعصته وقال عمرو فوقصته فذكر
ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبين ولا تحنطوه
ولا تخمروا رأسه فان الله يبعثه يوم القيمة ملبيا رواه البخاري ومسلم وفي رواية
ولا تغطوا وجهه ولا تقربوه طيبا

باب غسل المرءة زوجها

عن عبد الله بن ابي بكر ان اسماء بنت عميس
امرءة ابي بكر الصديق غسلت ابا بكر الصديق حين توفي

ثم خرجت فسألت من حضرها من المهاجرين فقالت اني صائمة وان هذا يوم شديد البرد
فهل علي من غسل فقالوا لا رواه الامام مالك واسناده مرسل قوي **وعن** ام المومنين
الصديقة رضي الله عنها قالت لو كنت استقبلت من امري ما استدبرت ما غسل النبي صلى الله
عليه وسلم غير نسائه رواه ابوداود وابن ماجة **وعنها** قالت لما كان وفاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم وارادوا غسله وقع عليهم النوم حتى ان يد كل واحد منهم عند ذقنه فنودوا من ناحية
البيت ان اغسلوه فوق ثيابه قالت عائشة فلو استقبلت من امري ما استدبرت ما غسل
رسول الله صلى الله عليه وسلم الا نساؤه رواه ابوداود الطيالسي

باب غسل النبي امرأته من خصوصياته صلى الله عليه وسلم

عن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت رجع
رسول الله صلى الله عليه وسلم من البقيع فوجدني وانا اجد صداعا في راسي وانا اقول وا راساه
فقال بل انا يا عائشة وا راساه ثم قال ما ضرك لو مت قبلي فقمت عليك فغسلتك وكفنتك
وصليت عليك ودفنتك رواه ابن ماجة

باب غسل الملائكة ادم عليه السلام

عن ابي بن كعب مرفوعا قال لما نزل بادم الموت قال اي بني اني اشتهي من ثمر الجنة فانطلق
بنوه يلتمسون له فاستقبلتهم الملائكة فقالوا اين تريدون يا بني ادم فقالوا اشتهى ابونا من ثمر الجنة
فانطلقنا نطلب ذلك له فقالوا ارجعوا فقد امر بقبض ابيكم فاقبلوا حتى انتهوا الى ادم صلى الله
عليه وسلم فلما راتهم حواء عرفتهم فلصقت بادم فقال اليك عني فمن قبلك اتيت وعني و
ملائكة ربي فقبضوه وهم ينظرون وغسلوه وهم ينظرون وكفنوه وهم ينظرون وصلوا عليه
ثم اقبلوا عليهم فقالوا يا بني ادم هذه سنتكم في موتاكم وهذا سبيلكم رواه ابوداود الطيالسي
ورواه الدارقطني وزاد ودفنوه عليه السلام في مسجد الخيف بمنى ورواه الحاكم في المستدرك وقال
هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه

باب استحباب الغسل من غسل الميت

عن ام المومنين الصديقة
رضي الله عنها انها حدثته ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من اربع من الجنابة ويوم الجمعة و
من الحجامة ومن غسل الميت رواه ابوداود **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من
غسل الميت فليغتسل ومن حمله فليتوضا رواه ابوداود وابن ماجة الى قوله فليغتسل وابن
حبان **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من غسله الغسل
ومن حمله الوضوء يعني الميت رواه الترمذي وقال حديث
حسن **وعن** المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا فلیغتسل رواہ الامام احمد وعنہ ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل من الغسل والوضوء من الحمل رواہ الضیاء فی مختارۃ

باب اذا مات القریب الکافر

عن امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب قال انطلقت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ ان عمک الشیخ الضال قد مات قال اذھب فوارہ ثم لا تحدثن شیئا حتی تاتینی فذھبت فواریتہ وجئتہ فامرنی فاغتسلت ودعا لی رواہ الامام الشافعی والامام احمد واسحٰق بن راھویہ وابو داؤد الطیالسی فی مسانیدھم وابن سعد فی الطبقات وابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ فی صحیحہ وابن الجارود وابن ابی شیبۃ والبزار وابو یعلی فی مسانیدھم وعنہ قال اخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بموت ابی طالب فبکی ثم قال اذھب فاغسلہ واکفنہ وواراہ فقال ففعلت ثم اتیتہ فقال اذھب فاغتسل قال وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستغفر لہ ایاما ولا یخرج من بیتہ حتی نزل علیہ جبرئیل علیہ السلام بھذہ الآیۃ ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحٰب الجحیم رواہ ابن سعد فی الطبقات وعنہ انہ قال ان عمک الشیخ الکافر قد مات فما تری فیہ قال اری ان تغسلہ وتجنہ وامرہ بالغسل رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ وعنہ قال لما توفی ابوطالب اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان عمک الشیخ الضال قد مات قال اذھب فوارہ ولا تحدث شیئا حتی تاتینی قال فواریتہ ثم اتیتہ قال اذھب فاغتسل فاغتسلت ثم اتیتہ فدعا لی بدعوات ما یسرنی ان لی بھا حمر النعم او سودھا قال وکان علی اذا غسل میتا اغتسل رواہ ابو یعلی الموصلی فی مسندہ ورواہ الامام الشافعی وابو داؤد الطیالسی وابن راھویہ فی مسانیدھم زاد الامام الشافعی فیہ فقلت یا رسول اللہ انہ مات مشرکا قال اذھب فوارہ

باب التیمم بدل الغسل

عن سنان بن عرفطۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یموت مع النساء والمرءۃ تموت مع الرجل ولیس لھا محرم قال ییمّمان رواہ الطبرانی فی الکبیر بضعف وعن مکحول مرسلا قال اذا ماتت المرءۃ مع الرجال لیس معھم امرءۃ غیرھا او الرجل مع النساء لیس معھن غیرہ فانھما ییمّمان ویدفنان وھما منزلۃ من لا یجد الماء رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ والبیھقی وعن بشر بن عون الدمشقی قال اذا ماتت المرءۃ مع القوم یتیمم کما یتیمم صاحب الصعید للصلوۃ رواہ ابن عساکر +

ابواب تكفين الميّت

باب الامر بالتكفين عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالبياض من الثياب فليلبسها احياءكم وكفنوا فيها موتاكم فانها من خير ثيابكم رواه النسائي والامام احمد والترمذي والحاكم وصححاه وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توفي احدكم فوجد شيئا فيكفن في ثوب حبرة رواه ابوداؤد وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا هذه الثياب البيض فانها اطهر واطيب وكفنوا فيها موتاكم رواه ابوداؤد الطيالسي **باب التكفين في ثياب بيض** عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا من ثيابكم البياض فانها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم ومن خير اكحالكم الاثمد فانه ينبت الشعر ويجلو البصر رواه ابوداؤد وروى الترمذي وصححه وابن ماجة الى موتاكم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من خير ثيابكم البياض فالبسوهم احياءكم وكفنوا فيها موتاكم رواه الطبراني في الصغير وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اثواب يمانية بيض سحولية من كرسف ليس فيهن قميص ولا عمامة رواه البخاري وابوداؤد وعن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البسوا من ثيابكم البياض فانها اطهر واطيب وكفنوا فيها موتاكم رواه النسائي **باب تحسين الكفن** عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه رواه مسلم وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولي احدكم اخاه فليحسن كفنه رواه ابن ماجة والترمذي وحسنه وعن جابر بن عبد الله يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه خطب يوما فذكر رجلا من اصحابه قبض فكفن في كفن غير طائل (نفيس ١٢) وقبر ليلا فزجر النبي صلى الله عليه وسلم ان يقبر الرجل بالليل حتى يصلى عليه الا ان يضطر انسان الى ذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه رواه ابوداؤد والنسائي **باب الاشعار في الثوب المتبرك** عن ايوب عن محمد ابن سيرين قال جاءت ام عطية امرأة من الانصار من اللاتي بايعن النبي صلى الله عليه وسلم قدمت البصرة تبادر ابنا لها فلم تدركه فحدثتنا قالت دخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا فاذا فرغتن فآذنني قالت فلما

فرغنا القى علينا حقوه فقال اشعرنها اياه ولم يزد على ذلك ولا ادرى اى بناته وزعم ان
الاشعار الففنها فيه وكذلك كان ابن سيرين كان يامر بالمرءة ان تشعر ولا تؤزر رواه البخارى

باب التكفين فى ثوب المعظمين **عن** جابر قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
عبد الله بن ابى بعد ما ادخل حفرته فامر به فاخرج فوضعه على ركبتيه فنفث فيه من ريقه
والبسه قميصه قال وكان كسا عباسا قميصا رواه البخارى ومسلم **وعن** ام عطية قالت توفيت
احدى بنات النبى صلى الله عليه وسلم فخرج فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان
رايتن بماء وسدر واجعلن فى الاخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فاذنى قالت فلما فرغنا
اذناه فالقى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه رواه البخارى ومسلم وابو داود والنسائى وابن ماجة
وعن ابن عمر ان عبد الله بن ابى لما توفى جاء ابنه الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
اعطنى قميصك اكفنه فيه وصل عليه واستغفر له فاعطاه النبى صلى الله عليه وسلم قميصه فقال اذنى
اصلى عليه فاذنه فلما اراد ان يصلى عليه جذبه عمر رضى الله عنه فقال اليس الله نهاك ان تصلى على
المنافقين فقال انا بين خيرتين قال استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة
فلن يغفر الله لهم فصلى عليه فنزلت ولا تصل على احد منهم مات ابدا رواه البخارى ومسلم و
عن جابر قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم عبد الله بن ابى بعد ما دفن فاخرجه فنفث فيه
من ريقه والبسه قميصه رواه البخارى والنسائى **وعنه** قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم قبر
عبد الله بن ابى وقد وضع فى حفرته فوقف عليه فامر به فاخرج له فوضعه على ركبتيه والبسه قميصه
ونفث عليه من ريقه والله اعلم رواه النسائى **وعن** سهل بن سعد ان امرءة جاءت النبى صلى
الله عليه وسلم ببردة منسوجة فيها حاشيتها قال سهل اتدرون ما البردة قالوا الشملة قالت
نسجتها بيدى فجئت لاكسوكها فاخذها صلى الله عليه وسلم محتاجا اليها فخرج الينا وانها لازاره
فحسنها رجل فقال اكسنيها يا رسول الله ما احسنها فقال القوم ما احسنت لبسها النبى صلى الله عليه
وسلم محتاجا اليها ثم سالته وعلمت انه لا يرد سائلا فقال فانى والله ما سالته لالبسها انما سالته لتكون
كفنى فكانت كفنه رواه البخارى والنسائى **وعن** ابن عباس قال لما ماتت فاطمة
ام على رضى الله عنهما خلع رسول الله صلى الله عليه وسلم قميصه والبسها اياه و
اضطجع فى قبرها فلما سوى عليها التراب قال بعضهم يا رسول الله رايناك صنعت شيئا
لم تصنعه باحد قال انى البستها قميصى لتلبس من ثياب الجنة

اضطجعت معها فی قبرها لاخفف عنها من ضغطة القبر انها کانت احسن خلق الله صنیعا
الی بعد ابی طالب رواه الشیرازی فی الالقاب وابن عبد البر وابو نعیم فی معرفة الصحابة
والدیلمی فی مسند الفردوس بسند حسن ورواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابن حبان
والحاکم وصححه وابو نعیم فی الحلیة عن انس وابو بکر بن ابی شیبة فی مصنفه عن
جابر وابن عساکر عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه ورضی الله عنهم اجمعین
وعن[١] اسامة بن زید قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم یعود عبد الله ابن
أبی فی مرضه الذی مات فیه فلما دخل علیه عرف فیه الموت قال قد کنت انهاک
عن حب یهود فقال قد ابغضهم سعد بن زرارة فمه فلما مات اتاه ابنه فقال
یا رسول الله ان عبد الله بن ابی قد مات فاعطنی قمیصک اکفنه فیه فنزع رسول
الله صلی الله علیه وسلم قمیصه فاعطاه ایاه رواه الحاکم وقال هذا حدیث صحیح علی شرط
مسلم ولم یخرجاه **باب جعل الاشیاء المتبرکة بین الکفن** عن[١] محمد بن
سیرین عن انس بن مالک انه کان عنده عصیة لرسول الله صلی الله علیه وسلم
فمات فدفنت معه بین جنبیه وبین قمیصه رواه البیهقی وابن عساکر
وعن[٢] امیر المؤمنین معاویة رضی الله عنه انه قال انی صحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم
فخرج لحاجته فتبعته باداوة وکسانی احد ثوبیه الذی یلی جسده فخبأته لهذا الیوم واخذ
رسول الله صلی الله علیه وسلم من اضفاره وشعره ذات یوم فاخذته وخبأته لهذا الیوم فاذا انا مت
فاجعل ذلک القمیص دون کفنی مما یلی جسدی وخذ ذلک الشعر والاظفار فاجعله فی فمی وعلی
عینی ومواضع السجود منی ذکره الامام ابو عمر بن عبد البر فی کتاب الاستیعاب فی معرفة الاصحاب
عن[٣] ثابت البنانی قال قال لی انس بن مالک هذه شعرة من شعر رسول الله صلی الله علیه
وسلم فضعها تحت لسانی قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهی تحت لسانه رواه ابن السکن
باب الکتابة علی الکفن عن[١] محمد بن عقیل ان فاطمة لما حضرتها الوفاة امرت علیا فوضع
لها غسلا فاغتسلت وتطهرت ودعت بثیاب اکفانها فلبستها ومست من الحنوط ثم امرت
علیا ان لا یکشف اذا هی قبضت وان تدرج کما هی فی اکفانها فقلت له هل علمت احدا فعل نحو
ذلک قال نعم کثیر بن عباس وکتب فی اطراف اکفانه یشهد کثیر بن عباس ان لا اله الا الله
رواه عبد الرزاق فی مصنفه بسند ضعیف والطبرانی فی المعجم وابو نعیم فی الحلیة وعن[٢]

النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کتب ھذا الدعاء وجعلہ بین صدر المیت وکفنہ فی رقعۃ لم ینلہ
عذاب القبر ولا یری منکرا ونکیرا وھو ھذا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
رواہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وعن امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال دبر الصلوات کلھا اللھم فاطر السمٰوٰت
والارض عالم الغیب والشھادۃ الرحمن الرحیم اللھم انی اعھد الیک فی ھذہ الحیوۃ الدنیا
بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک فلا تکلنی
الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء وتباعدنی من الخیر وانی لا اثق الا برحمتک
فاجعل رحمتک لی عھدا عندک تؤدیہ الی یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد یکتبہ الملائکۃ
ویختمہ لیوم القیمۃ فاذا حشر ذلک العبد یاتی بہ الملک ونودی این صاحب العھد فیوتی
بعھدھم رواہ الحکیم الترمذی وقال وعن طاؤس انہ امر بھذہ الکلمت فکتبت فی کفنہ
وقال الفقیہ ابن عجیل اذا کتب ھذا الدعاء وجعل مع المیت فی قبرہ وقاہ اللہ فتنۃ القبر
وعذابہ وقال ومن کتب ھٰذہ الدعاء فی کفن المیت رفع اللہ عنہ العذاب الی یوم ینفخ فی الصور
وھو ھذا اللّٰھم انی اسئلک یا عالم السر یا عظیم الخطر یا خالق البشر یا موقع الظفر یا معروف
الاثر یا ذا الطول والمن ویا کاشف الضر والمحن یا الہ الاولین والاخرین فرج عنی ھمومی
واکشف عنی غمومی وصل اللھم علی سیدنا محمد وسلم

باب استعداد الکفن

عن سھل ان امرأۃ جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببردۃ منسوجۃ فیھا حاشیتھا اتدرون
ما البردۃ قالوا الشملۃ قال نعم قالت نسجتھا بیدی فجئت لاکسوکھا فاخذھا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم محتاجا الیھا فخرج الینا وانھا ازارہ فحسنھا فلان فقال اکسنیھا ما احسنھا قال القوم
ما احسنت لبسھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم محتاجا الیھا ثم سألتہ وعلمت انہ لا یرد قال انی
واللہ ما سألتہ لالبسہ انما سألتہ لتکون کفنی قال سھل فکانت کفنہ رواہ البخاری

باب عدم المغالاۃ فی الکفن

عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ قال لا تغال فی الکفن
فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلبہ سریعا رواہ
ابو داؤد

باب تجمیر کفن المیت ثلثا

عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اجمرتم
المیت فاجمروا ثلثا رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط مسلم

وفى رواية فاوتروا وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جمروا كفن الميت ثلثا رواه
البيهقى وسنده صحيح والديلمى وعن اسماء انها قالت عند موتها اذا انامت فاغسلونى وكفنونى
واجمروا ثيابى رواه ابن ابى شيبة وعبد الرزاق فى مصنفه ورواه الامام مالك فى الموطا عن هشام
به وزاد وحنطونى ولا تتبعونى بنار وسنده صحيح **باب** كفن السنة للرجل ثلثه عن ام المؤمنين
الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ثلثة اثواب قميصه الذى
مات فيه وحلة نجرانيه رواه ابوداؤد وعن ابراهيم انه عليه الصلاة والسلام كفن فى حلة
يمانيه وقميص رواه الامام محمد فى الآثار وعبد الرزاق وعن جابر بن سمرة قال كفن رسول الله
صلى الله عليه وسلم فى ثلثة اثواب قميص وازار ولفافة رواه ابن عدى فى الكامل وعن ام المؤمنين
الصديقة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن فى ثلاثة اثواب بيض سحولية
ليس فيها قميص ولا عمامة رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة
وعن امير المؤمنين ابى بكر الصديق رضى الله عنه انه قال لعائشة الصديقة رضى الله عنها
فى كم ثوب كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت فى ثلاثة اثواب رواه البخارى
وعن ابى سلمة انه قال سألت عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم فقلت لها فى كم كفن رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقالت فى ثلاثة اثواب سحولية رواه مسلم وعن ام المؤمنين الصديقة
رضى الله عنها قالت لما ثقل ابو بكر قال اى يوم هذا قلنا يوم الاثنين قال فاى يوم قبض
فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا قبض يوم الاثنين قال فانى ارجو ما بينى وبين الليل
قالت وكان عليه ثوب فيه ردع من مشق فقال اذا انامت فاغسلوا ثوبى هذا وضموا اليه
ثوبين جديدين فكفنونى فى ثلاثه اثواب فقلنا افلا نجعلها جددا كلها قالت فقال
لا انما هو للمهلة قالت فمات ليلة الثلاثاء رواه الامام احمد والبخارى وقال
ردع من زعفران **باب** عدم القميص والعمامة عن ام المؤمنين الصديقة رضى الله
عنها قالت كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ثلثه اثواب يمانية بيض ليس فيها قميص
ولا عمامة رواه ابوداؤد والبخارى والنسائى وعنها قالت كفن النبى صلى الله عليه وسلم
فى ثلثة اثواب سحول كرسف ليس فيها قميص ولا عمامه رواه البخارى والنسائى ورواه
ابوداؤد الطيالسى بدون سحول كرسف **باب** التكفين فى ثوبين عن ابن عباس قال بينما رجل
واقف بعرفة اذا وقع عن راحلته فوقصته او قال فاوقصته قال النبى صلى الله عليه وسلم

اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبين ولا تحنطوه ولا تخمروا راسه فانه يبعث يوم القيمة
ملبيا رواه البخاري وعن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت لما احتضر ابو بكر
رضي الله تعالى عنه تمثلت بهذا البيت ؎ اعاذل ما يغني الحذار عن الفتى ۞ اذا حشرجت
يوما وضاق بها الصدر ۞ فقال لها يا بنية ليس كذلك ولكن قولي وجاءت سكرة الموت
بالحق ذلك ما كنت منه تحيد ثم قال انظروا ثوبي هذين فاغسلوهما ثم كفنوني فيهما
فان الحي احوج الى الجديد منهما رواه الامام احمد بن حنبل في كتاب الزهد وعن
عبادة بن نسي قال لما حضرت ابا بكر الوفاة قال لعائشة رضي الله تعالى عنها اغسلوا ثوبي
هذين ثم كفنوني فيهما فانما ابوك احد رجلين اما مكسو احسن الكسوة او مسلوب اسوء
السلب رواه في كتاب الزهد **باب** التكفين في ثوبين غسيلين عن ام المومنين
الصديقة رضي الله عنها قالت قال ابو بكر لثوبيه الذي كان يمرض فيهما اغسلوهما و
كفنوني فيهما فقالت عائشة الا نشتري لك جديدا قال لا ان الحي احوج الى الجديد
من الميت رواه عبد الرزاق في مصنفه وعن عطاء قال سمعت عبيد بن عمير يقول
امر ابو بكر اما عائشة واما اسماء بنت عميس بان يغسل ثوبين كان يمرض فيهما فقالت
عائشة او نشتري جددا قال الاحياء احق بذلك رواه عبد الرزاق في مصنفه وعن
القاسم بن محمد قال قال ابو بكر حين حضره الموت كفنوني في ثوبي هذين الذين كنت اصلي
فيهما واغسلوهما فانهما للمهل والتراب رواه ابن سعد في الطبقات وعن ابي بكر
الصديق رضي الله عنه بلاغا انه قال اغسلوا ثوبي هذين وكفنوني فيهما ذكره الامام محمد
بن الحسن في كتاب الآثار وعن ابن عباس ان محرما وقصته راحلته فمات فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تقربوه طيبا ولا تخمروا راسه
فانه يبعث يوم القيمة ملبيا رواه الطبراني في الصغير **باب** التكفين في ثوب واحد عن
خباب بن الارت قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نريد وجه الله فوقع اجرنا على الله فمنا من
مضى ولم ياخذ من اجره شيئا منهم مصعب بن عمير قتل يوم احد وترك نمرة فكنا اذا غطينا بها راسه بدت رجلاه
واذا غطينا رجليه بدا راسه فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نغطي راسه ونجعل على رجليه شيئا من
الاذخر رواه البخاري ومسلم وابو داود والترمذي والنسائي وعن ابرهيم قال اتي عبد الرحمن بن عوف يوما بطعام
فقال قتل مصعب بن عمير وكان خيرا مني فلم يوجد ما يكفن فيه الا بردة وقتل حمزة او رجل اخر خير مني فلم يوجد له

مايكفن فيه الا بردة لقد خشيت ان يكون قد عجلت لنا طيباتنا في حياتنا الدنيا ثم جعل يبكى
رواه البخارى **وعنه** ان عبد الرحمن ابن عوف اتى بطعام وكان صائما فقال قتل مصعب
بن عمير وهو خير منى كفن فى بردة ان غطى راسه بدت رجلاه وان غطى رجلاه بدا
راسه واراه قال وقتل حمزة وهو خير منى ثم بسط لنا من الدنيا ما بسط او قال اعطينا
من الدنيا ما اعطينا وقد خشينا ان تكون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل يبكى حتى ترك الطعام
رواه البخارى **وعن** جابر ان النبى صلى الله عليه وسلم كفن حمزة فى نمرة فى ثوب واحد رواه ابوداود
باب اذا قصر ثوب الكفن **عن** خباب قال مصعب بن عمير قتل يوم احد ولم يكن
له الا نمرة كنا اذا غطينا بها راسه خرجت رجلاه واذا غطينا رجليه خرج راسه فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم غطوا راسه واجعلوا على رجليه من الاذخر رواه ابوداؤد **وعنه**
قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتغى وجه الله فوجب اجرنا على الله فمنا من
مات لم ياكل من اجره شيئا منهم مصعب بن عمير قتل يوم احد فلم يجد شيئا نكفنه فيه
الا نمرة كنا اذا غطينا راسه خرجت رجلاه واذا غطينا بها رجليه خرج راسه فامرنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان نغطى بها راسه ونجعل على رجليه اذخرا ومنا من اينعت له ثمرته فهو
يهدبها رواه النسائى **باب** اذا لم يجد الا ما يوارى راسه او رجليه **عن** ابى سعيد الساعدى
قال ان النبى صلى الله عليه وسلم كفن حمزة فى نمرة فى ثوب واحد وانهم جعلوا يجرون النمرة
على وجه حمزة فتنكشف قدماه ويجرونها على قدميه فينكشف وجهه فقال صلى الله
عليه وسلم اجعلوها على وجهه واجعلوا على قدميه من هذا الشجر رواه الطبرانى فى الكبير **وعن**
خباب ابن الارت قال هاجرنا مع النبى صلى الله عليه وسلم نريد وجه الله فوقع اجرنا على الله
فمنا من مضى ولم ياخذ من اجره شيئا منهم مصعب ابن عمير قتل يوم احد وترك نمرة
فكنا اذا غطينا بها راسه بدت رجلاه واذا غطينا بها رجليه بدا راسه فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم غطوا بها راسه واجعلوا على رجليه من الاذخر رواه الامام احمد والبخارى وابوداود
والنسائى **وعن** بريدة مولى ابى اسيد البدرى عن ابى اسيد قال انا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم على قبر حمزة فمددت النمرة على راسه فانكشفت رجلاه فمددت على رجليه
فانكشفت راسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا على وجهه واجعلوا على رجليه
شجر الحرمل رواه ابن ابى شيبة **باب** كفن السنة للمرءة خمسة ابواب **عن** ليلى

بنت قانف الثقفية قالت كنت فيمن غسل ام كلثوم ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
وفاتها فكان اول ما اعطانى رسول الله صلى الله عليه وسلم الحقاء ثم الدرع ثم الخمار ثم الملحفة
ثم ادرجت بعد فى الثوب الآخر قالت ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس عند الباب معه
كفنها يناولنا ها ثوبا ثوبا رواه ابوداؤد **وعن** الحسن قال الخرقة الخامسة تشد بها الفخذين
والوركين تحت الدرع ذكره البخارى تعليقا **باب** الكافور على مساجد الميت **عن** ابن مسعود
انه قال يوضع الكافور على مواضع سجود الميت رواه ابن ابى شيبة **وعن** الحسن بن على انه لما
غسل الاشعث بن قيس دعا الكافور فجعله فى وجهه وفى يديه وراسه ورجله ثم قال ادرجه
رواه عبد الرزاق **باب** المسك للميت **عن** سلمان انه استودع امرأته مسكا فقال اذا مت
فطيبونى به فانه يحضرنى خلق من خلق الله لا ينالون من الطعام والشراب وانما يجدون
الريح رواه عبد الرزاق **وعن** ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اطيب
طيبكم المسك. رواه مسلم وابوداؤد والنسائى **وعن** ابن سيرين ان عمر سئل عن المسك
ايجعل فى حنوط الميت فقال اوليس من طيبكم رواه ابن حسن **باب** الحنوط للميت **عن**
ابى بن كعب عن النبى صلى الله عليه وسلم كان آدم النبى رجلا اشعر طوالا كانه نخلة سحوق
فلما حضره الموت نزلت الملائكة بحنوطه وكفنه من الجنة فلما مات عليه الصلاة والسلام
غسلوه بالماء والسدر ثلاثا وجعلوا فى الثالثة كافورا وكفنوه فى وتر من الثياب وحفروا
له لحدا وصلوا عليه وقالوا هذه سنة ولد آدم من بعده وفى رواية قالوا يا بنى آدم هذه سنتكم
من بعده فكذا لكم فافعلوا رواه الحاكم من طريقين سكت عن احدهما وصحح الآخر **وعن** ابى وائل
قال كان عند على رضى الله عنه مسك فاوصى ان يحنط به وقال هو فضل حنوط رسول الله صلى
الله عليه وسلم رواه الحاكم فى المستدرك باسناد حسن **وعن** ابن عباس قال بينما رجل واقف
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة اذ وقع من راحلته فاقصعته او قال فاقعصته فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه فى ثوبين ولا تحنطوه ولا تخمروا
راسه فان الله يبعثه يوم القيمة ملبيا رواه البخارى ٨٣٠ **باب** اجر تكفين الميت **عن**
ابى رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل ميتا فكتم عليه غفر له
اربعون كبيرة ومن كفنه كساه الله من السندس والاستبرق ومن حفر له قبرا حتى يجنه فكانما
اسكنه مسكنا حتى يبعث رواه البيهقى فى المعرفة والحاكم فى المستدرك وقال على شرط مسلم **وعن** جابر

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حفر قبرا بنى الله له بيتا فى الجنة ومن غسل ميتا خرج
من ذنوبه كيوم ولدته امه ومن كفن ميتا كساه الله من حلل الجنة ومن عزى حزينا البسه
الله التقوى وصلى على روحه فى الارواح ومن عزى مصابا كساه الله حلتين من حلل الجنة لا تقوم
لهما الدنيا ومن اتبع جنازة حتى يقضى دفنها كتب الله له ثلاثة قراريط القيراط منها اعظم
من جبل احد ومن كفل يتيما او ارملة اظله الله فى ظله وادخله الجنة رواه الطبرانى فى الاوسط
بلين **وعن** ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل ميتا فكتم عليه طهره
الله من ذنوبه فان كفنه كساه الله من السندس رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** امير المؤمنين على
المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل ميتا وكفنه وحنطه وحمله
وصلى عليه ولم يفش ما رأى خرج من خطيئته مثل ما ولدته امه رواه ابن ماجة **باب**
كيف يكفن الميت **عن** ليلى بنت قائف الثقفية قالت كنت فيمن غسل ام كلثوم بنت رسول
الله صلى الله عليه وسلم فكان اول ما اعطانا رسول الله صلى الله عليه وسلم الحقو ثم الدرع ثم الخمار
ثم الملحفة ثم ادرجت بعد فى الثوب الآخر ورسول الله صلى الله عليه وسلم عند الباب معه كفنها
يناولنا ها ثوبا ثوبا رواه ابوداؤد **وعن** ام عطية قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر و
اجعلن فى الآخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فاذنني فلما فرغنا اذناه فالقى الينا حقوه
فقال اشعرنها اياه وفى رواية اغسلنها وترا ثلاثا او خمسا او سبعا وابدءن بميامنها ومواضع
الوضوء منها وقالت فضفرنا شعرها ثلثة قرون فالقيناها خلفها رواه البخارى ومسلم **باب**
كيف يكفن المحرم **عن** عبد الله بن عباس قال ان رجلا كان مع النبى صلى الله عليه وسلم فوقصته
ناقته وهو محرم فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه فى ثوبيه
ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا راسه فانه يبعث يوم القيمة ملبيا رواه البخارى ومسلم **وعنه**
قال وقصت برجل محرم ناقته فقتلته فاتى به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اغسلوه وكفنوه
ولا تغطوا راسه ولا تقربوه طيبا فانه يبعث يهل رواه ابوداؤد **وعنه** قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اغسلوا المحرم فى ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا راسه فانه يبعث يوم القيمة
محرما رواه النسائى **وعنه** ان رجلا وقصته راحلته فمات وهو محرم فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه فى ثوبين خارجا راسه ولا تمسوه طيبا فانه يبعث

يوم القيمة ملبيا رواه ابو داؤد الطيالسى **باب** جعل شعر النساء ثلثة قرون **عن** ام عطية قالت وضفرنا راسها ثلثة قرون ثم القينا مقدم راسها وقرنيها رواه ابو داؤد **وعنها** قالت مشطناها ثلثة قرون رواه ابو داؤد والنسائى **وعن** ايوب قال سمعت حفصة تقول حدثتنا ام عطية انهن جعلن راس بنت النبى صلى الله عليه وسلم ثلثة قرون قلت نقضنه وجعلنه ثلثة قرون قالت نعم رواه النسائى ورواه البخارى ولفظه انهن جعلن راس بنت النبى صلى الله عليه وسلم ثلثة قرون نقضنه ثم غسلنه ثم جعلنه ثلثة قرون **باب** يلقى شعر الميت خلفها **عن** ام عطية قالت توفيت احدى بنات النبى صلى الله عليه وسلم فاتانا النبى صلى الله عليه وسلم فقال اغسلنها بالسدر وترا ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك واجعلن فى الاخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فاذنني فلما فرغنا اذناه فالقى الينا حقوه فضفرنا شعرها ثلثة قرون والقيناها خلفها رواه البخارى **باب** النظر الى الميت اذا ادرج فى كفنه **عن** انس بن مالك قال لما قبض ابرهيم ابن النبى صلى الله عليه وسلم قال لهم النبى صلى الله عليه وسلم لا تدرجوه فى اكفانه حتى انظر اليه فاتاه فانكب عليه وبكى رواه ابن ماجة ـ

ابواب اتباع الجنائز وحملها

باب الامر باتباع الجنائز **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق المسلم على المسلم ست قيل وما هن يا رسول الله قال اذا لقيته فسلم عليه واذا دعاك فاجبه واذا استنصحك فانصح له واذا عطس فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه رواه مسلم والترمذى والنسائى وابن ماجة **وعنه** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس رواه البخارى **وعن** ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقول المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ويقول والذى نفسى بيده ما تواد اثنان فيفرق بينهما الا بذنب يحدثه احدهما وكان يقول للمسلم على المسلم ست يشمته اذا عطس ويعوده اذا مرض وينصحه اذا غاب وشهد ويسلم عليه اذا لقيه ويجيبه اذا دعاه ويتبعه اذا مات رواه الامام احمد باسناد حسن **وعن** ابى ايوب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول للمسلم على اخيه

المسلم ست خصال واجبة فمن ترك خصلة منها فقد ترك حقا واجبا فذكر الحديث نحو
ما تقدم رواه الطبراني وابو الشيخ في الثواب ورواتهما ثقات الا عبد الرحمن بن زياد بن انعم
وعن البراء قال امرنا النبي صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا باتباع الجنائز وعيادة
المريض واجابة الداعي ونصر المظلوم وابرار المقسم ورد السلام وتشميت العاطس ونهانا
عن سبع عن آنية الفضة وخاتم الذهب والحرير والديباج والقسي والاستبرق رواه البخاري
وعن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حق المسلم على المسلم خمس رد السلام
وعيادة المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس رواه البخاري ومسلم

باب في اجر من اتبع الجنازة عن ابي سعيد الخدري انه سمع رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول خمس من عملهن في يوم كتبه الله من اهل الجنة من عاد مريضا وشهد جنازة
وصام يوما وراح الى الجمعة واعتق رقبة رواه ابن حبان في صحيحه وعنه قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عودوا المرضى واتبعوا الجنائز تذكركم الآخرة رواه الامام احمد والبزار وابن
حبان في صحيحه وعن نافع قال حدث ابن عمر ان ابا هريرة يقول من تبع جنازة فله قيراط
فقال اكثر ابو هريرة علينا فصدقت يعني عائشة ابا هريرة وقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقوله فقال ابن عمر لقد فرطنا في قراريط كثيرة رواه البخاري

باب من اتبع جنازة
حتى صلى عليها عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد الجنازة حتى يصلى
عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان قيل وما القيراطان قال مثل الجبلين العظيمين
رواه البخاري ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجه وفي رواية لمسلم وغيره اصغرهما
مثل احد رواه الطبراني في المعجم الصغير ولفظه فقيل مثل اي شيء القيراط قال مثل احد وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتبع جنازة مسلم ايمانا واحتسابا وكان معه حتى يصلى
عليها ويفرغ من دفنها فانه يرجع من الاجر بقيراطين كل قيراط مثل احد ومن صلى عليها ثم رجع
قبل ان تدفن فانه يرجع بقيراط رواه البخاري وعن عامر بن سعد بن ابي وقاص انه كان
قاعدا عند ابن عمر اذ طلع خباب صاحب المقصورة فقال عبد الله بن عمر الا تسمع ما يقول
ابو هريرة يقول انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من خرج مع جنازة من بيتها وصلى
عليها واتبعها حتى تدفن كان له قيراطان من اجر كل قيراط مثل احد ومن صلى عليها ثم رجع
كان له من الاجر مثل احد فارسل ابن عمر خبابا الى عائشة يسألها عن قول ابي هريرة ثم يرجع اليه

فيخبره بما قالت واخذ ابن عمر قبضة من حصى المسجد يقلبها فی يده حتى رجع فقال قالت عائشة صدق ابو هريرة فضرب ابن عمر بالحصى الذی كان فی يده الارض ثم قال لقد فرطنا فی قراريط كثيرة رواه مسلم **باب** من اتبع جنازة حتى تدفن **عن** ثوبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى على جنازة فله قيراط وان شهد دفنها فله قيراطان القيراط مثل احد رواه مسلم وابن ماجة **وعن** ابی بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان والذی نفس محمد بيده القيراط اعظم من احد هذا رواه ابن ماجة **وعن** ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلى الله عليه وسلم قال من تبع جنازة حتى يصلى عليها فان له قيراطا فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القيراط فقال مثل احد وفی رواية قالوا يا رسول الله مثل قراريطنا هذه قال لا بل مثل احد او اعظم من احد رواه الامام احمد **وعن** ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال من اتى جنازة فی اهلها فله قيراط فان اتبعها فله قيراط فان صلى عليها فله قيراط وان انتظرها حتى تدفن فله قيراط رواه البزار ورواته رواة الصحيح الا معدی بن سليمن **وعنه** عن النبی صلى الله عليه وسلم قال من صلى على جنازة فله قيراط ومن انتظر حتى يفرغ منها فله قيراطان فانكر ذلك ابن عمر فارسلوا الى عائشة فسألوها فقالت صدق فبلغ ذلك ابا هريرة فقال انه لم يكن يشغلنی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم صفقة السوق ولا غرس الودی انما كنت الزم النبی صلى الله عليه وسلم الكلمة يعلمنيها او اللقمة يطعمنيها رواه ابو داود الطيالسی **وعن** سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يبشر به المؤمن عند الوفاة بروح وريحان وجنة نعيم وان اول ما يبشر به المؤمن فی قبره ان يقال ابشر برضى الله والجنة قدمت خير مقدم قد غفر الله لمن شيعك الى قبرك وصدق لمن شهد لك واستجاب لمن استغفر لك رواه ابو القاسم بن منده **باب** فی النهی عن التسلب مع الجنازة **عن** عمران بن حصين وابی برزة قالا خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی جنازة فرأى قوما قد طرحوا اردیتهم فی قمص فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابفعل الجاهلية تاخذون او بصنع الجاهلية تشبهون لقد هممت ان ادعو عليكم دعوة ترجعون فی غير صوركم قال فاخذوا اردیتهم ولم يعودوا لذلك رواه ابن ماجة **باب** تعجيل الجنازة **عن** الحصين بن وحوح ان طلحة بن البراء مرض فاتاه النبی صلى الله عليه وسلم يعوده فقال انی لا ارى طلحة الا قد حدث فيه الموت فآذنونی به وعجلوا فانه لا ينبغی لجيفة مسلم ان تحبس بين ظهرانی اهله

رواه ابوداؤد وعن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
لا تؤخروا الجنازة اذا حضرت رواه ابن ماجة **باب** الاذهاب بالجنازة قصدا وبالسکینة
عن ابی موسی ان النبی صلی الله علیه وسلم مر علیه بجنازة یسرعون بها المشی فقال رسول
رسول الله صلی الله علیه وسلم لیکن علیکم السکینة رواه ابوداود الطیالسی وعنه ان النبی
صلی الله علیه وسلم مر علیه بجنازة وهی یسرع بها وهی تمخض مخض الزق فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم علیکم بالقصد فی المشی بجنائزکم رواه ابوداؤد الطیالسی **باب**
الاسراع بالجنازة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسرعوا بالجنازة
فان تك صالحة فخیر تقدمونها الیه وان تك سوی ذلك فشر تضعونه عن رقابکم رواه
البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح والنسائی وابن ماجة وعن
عیینة بن عبد الرحمن عن ابیه انه کان فی جنازة عثمن بن ابی العاص رضی الله عنه وکنا
نمشی مشیا خفیفا فلحقنا ابوبکرة فرفع سوطه قال لقد رأیتنا ونحن مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم نرمل رملا رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابن مسعود قال سألنا نبینا صلی الله
علیه وسلم عن المشی مع الجنازة فقال ما دون الخبب ان یکن خیرا تعجل الیه وان یکن
غیر ذلك فبعدا لاهل النار رواه ابوداؤد والترمذی وقال حدیث غریب وعن عبد الرحمن
بن یونس قال شهدت جنازة عبد الرحمن بن سمرة وخرج زیاد یمشی بین یدی السریر فجعل
رجال من اهل عبد الرحمن وموالیهم یستقبلون السریر ویمشون علی اعقابهم ویقولون رویدا
رویدا بارك الله فیکم فکانوا یدبون دبیبا حتی اذا کنا ببعض طریق المربد لحقنا ابوبکرة
علی بغلة فلما رأی الذی یصنعون حمل علیهم ببغلته واهوی الیهم بالسوط وقال خلوا
فوالذی اکرم وجه ابی القاسم صلی الله علیه وسلم لقد رأیتنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا
لنکاد نرمل بها رملا فانبسط القوم رواه ابن ماجة وعن ابی هریرة انه اوصی فقال اذا انا
مت فلا تضربوا علی فسطاطا ولا تتبعونی نارا واسرعوا بی فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول ان المؤمن اذا وضع علی سریره قال قدمونی قدمونی وان الکافر اذا وضع علی سریره قال یا ویلی
این تذهبون بی رواه ابوداؤد الطیالسی **باب** ما یقول المیت وهو علی الجنازة عن ابی سعید
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وضعت الجنازة فاحتملها الرجال علی اعناقهم فان
کانت صالحة قالت قدمونی وان کانت غیر صالحة قالت لاهلها یا ویلها این تذهبون بها یسمع

صوتها كل شئ الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواه البخاري والنسائي **وعن** ابى هريرة
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا وضع الرجل الصالح على سريره قال قدموني
قدموني واذا وضع الرجل السوء على سريره قال يا ويلتي اين تذهبون بي رواه النسائي **وعن**
امير المومنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ميت
يوضع على سريره فيخطا به ثلث خطوات الا تكلم بكلام يسمعه من شاء الله الا الثقلين الانس
والجن يقول يا اخوتاه وحملة نعشاه لا تغرنكم الدنيا كما غرتني ولا يلعبن بكم الزمان كما لعب
بي خلفت ما تركت لورثتي والديان يوم القيمة يخاصمني ويحاسبني وانتم تشيعوني وتدعوني
رواه ابن ابى الدنيا في القبور **وعن** ام الدرداء قالت ان الميت اذا وضع على سريره فانه ينادي
يا اهلاه يا جيراناه يا حملة سريراه لا تغرنكم الدنيا كما غرتني ولا تلعبن بكم كما تلاعبت
بي فان اهلي لم يحملوا عني من وزري شيئا رواه الامام احمد في الزهد **وعن** ابن عباس عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يموت الا وهو يعرف غاسله ويناشد حامله ان كان
بشر بروح وريحان وجنة نعيم ان يعجله وان كان بشر بنزل من حميم وتصلية جحيم
ان يحبسه رواه ابو الحسين بن البر في كتاب الروضة **باب** المشى امام الجنازة والصلوة
عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر يمشون
امام الجنازة رواه الامام احمد وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي
واهل الحديث كانهم يرونه مرسلا **وعن** المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال الراكب يسير خلف الجنازة والماشي يمشي خلفها وامامها وعن يمينها وعن يسارها
قريبا منها والسقط يصلى عليه ويدعى لوالديه بالمغفرة والرحمة رواه ابو داود وفي رواية احمد
والترمذي والنسائي وابن ماجة قال الراكب خلف الجنازة والماشي حيث شاء منها والطفل
يصلى عليه وفي المصابيح عن المغيرة بن زياد **وعن** عبد الرحمن بن ابزى قال كنت في جنازة
وابو بكر وعمر يمشيان امامها وعلى يمشي خلفها فقلت لعلي اراك تمشي خلف الجنازة وهذان يمشيان امامها قال علي لقد علما ان فضل المشى خلفها على المشى امامها كفضل صلوة
الجماعة على الفرد لكنهما احبا ان ييسرا على الناس رواه عبد الرزاق وابن ابى شيبة **وعن**
ابى امامة قال سأل ابو سعيد الخدري عن علي بن ابى طالب المشى خلف الجنازة افضل
ام امامها فقال علي والذي بعث محمدا بالحق ان فضل الماشي خلفها على الماشي امامها

كفضل المكتوبة على التطوع فقال له ابو سعيد برايك تقول ام بشئ سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فغضب فقال لا والله بل سمعته غير مرة ولا اثنين ولا ثلاثة حتى عد سبعا فقال ابو سعيد انى رأيت ابابكر وعمر يمشيان اماما فقال على يغفر الله لهما لقد سمعا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم كما سمعته والله انهما لخير هذه الامة ولكنهما كرها ان يجتمع الناس ويتضايقوا فاحبا ان يسهلا على الناس رواه عبد الرزاق **وعن** الزهري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر يمشون امام الجنازة قال الزهري واخبرني سالم ان اباه كان يمشي امام الجنازة رواه الترمذي **وعن** انس ابن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي امام الجنازة وابوبكر وعمر وعثمان وسألت محمدا عن هذا الحديث فقال هذا حديث اخطأ فيه محمد بن بكر وانما يروى هذا الحديث عن يونس عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم وابابكر وعمر كانوا يمشون امام الجنازة قال الزهري واخبرني سالم ان اباه كان يمشي امام الجنازة قال محمد وهذا اصح رواه الترمذي ورواه ابن ماجة ولفظه كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر وعثمان يمشون امام الجنازة

باب المشي خلف الجنازة **عن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجنازة متبوعة ولا تتبع ليس معها من تقدمها رواه الترمذي وابوداود وابن ماجة **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتبع الجنازة بصوت ولا نار ولا يمشى بين يديها رواه الامام احمد وابوداود والدارقطني **وعن** ابي امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مشى خلف جنازة ابنه ابراهيم حافيا رواه الحاكم وسكت عنه **وعن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان داود عليه السلام قال الهي ما جزاء من يشيع ميتا الى قبره ابتغاء مرضاتك قال جزاءه ان تشيعه ملئكتي فتصلي على روحه في الارواح رواه ابن عساكر **وعن** نافع قال خرج عبد الله بن عمر في جنازة وانا معه فقلت يا ابا عبد الرحمن كيف السنة في المشي مع الجنازة اماما او خلفها فقال ويحك نافع اما ترانى امشي خلفها رواه الطبراني **وعن** طاوس قال ما مشى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مات الا خلف الجنازة رواه عبد الرزاق واسناده مرسل صحيح **وعن** عبد الرحمن بن ابزى قال كنت في جنازة وابوبكر وعمر يمشيان امامها وعلى يمشي خلفها فقلت لعلى اراك تمشي خلف الجنازة وهذان يمشيان امامها فقال على لقد علما ان فضل المشي خلفها على المشي امامها كفضل صلاة الجماعة على الفذ ولكنهما احبا ان ييسرا على الناس

رواه عبد الرزاق والطحاوی واسناده صحیح **وعن** عبد الله بن عمرو بن العاص ان اباه قال کن
خلف الجنازة فان مقدمها للملائکة وخلفها لبنی آدم رواه ابو بکر بن ابی شیبة واسناده حسن
وعن سهل بن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یمشی خلف الجنازة رواه ابن عدی فی الکامل
وعن مسافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لکل امة قربانا وان قربان هذه
الامة موتاها فاجعلوا موتاکم بین ایدیکم رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه **وعن** کعب بن
مالک قال جاء ثابت بن قیس بن شماس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان امه
توفیت وهی نصرانیة وهی تحب ان یحضرها فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ارکب دابتک
وسر امامها فانک اذا کنت امامها لم تکن معها رواه الدارقطنی **وعن** ابن عمر قال لم یکن
یسمع من رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یمشی خلف الجنازة الا قول لا اله الا الله مبدیا
وراجعا رواه ابن عدی فی الکامل **وعن** ابن مسعود قال سألنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن المشی خلف الجنازة فقال ما دون الخبب رواه الترمذی وابو داؤد **باب** کراهة
الرکوب خلف الجنازة **عن** ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی جنازة فرأی
ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملائکة الله علی اقدامهم وانتم علی ظهور الدواب
رواه الترمذی **وعنه** قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم ناسا رکبانا علی دوابهم فی جنازة
فقال الا تستحیون ان ملائکة الله یمشون علی اقدامهم وانتم رکبان رواه ابن ماجة **وعنه**
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی بدابة وهو مع الجنازة فابی ان یرکب فلما انصرف فقیل له
فقال ان الملئکة کانت تمشی فلم اکن لارکب وهم یمشون فلما ذهبوا رکبت رواه ابو داؤد
باب الرکوب راجعا عن الجنازة **عن** ثوبان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی بدابة
وهو مع الجنازة فابی ان یرکب فلما انصرف اتی بدابة فرکب فقیل له فقال ان الملائکة کانت
تمشی فلم اکن لارکب وهم یمشون فلما ذهبوا رکبت رواه ابو داؤد **وعن** جابر بن سمرة
قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی الدحداح ثم اتی بفرس عری فعقله رجل فرکبه
فجعل یتوقص به ونحن نتبعه نسعی خلفه فقال رجل من القوم ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال کم من عذق معلق او مدلی فی الجنة لابن الدحداح او لابی الدحداح وفی روایة اتی النبی
صلی الله علیه وسلم بفرس معرور فرکبه حین انصرف من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشی حوله
رواه مسلم وابو داؤد **وعنه** ان النبی صلی الله علیه وسلم اتبع جنازة ابن الدحداح ماشیا

ورجع على فرس رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح وعنه قال صلی النبی صلی الله علیه وسلم على ابن الدحداح ونحن شهود ثم اتی بفرس فعقل حتی رکبه فجعل یتوقص به ونحن نسعی حوله صلی الله علیه وسلم رواه ابوداؤد **باب** نهی النساء عن اتباع الجنائز عن ابن قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس على النساء غزو ولا جمعة ولا تشییع جنازة رواه الطبرانی فی الصغیر وعن ام عطیة قالت کنا ننهی ان نحد على میت فوق ثلاث الا على زوج اربعة اشهر وعشرا ولا نکتحل ولا نتطیب ولا نلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب وقد رخص لنا عند الطهر اذا اغتسلت احدانا من محیضها فی نبذة من کست اظفار وکنا ننهی عن اتباع الجنائز رواه البخاری وعنها قالت نهینا ان نتبع الجنائز ولم یعزم علینا رواه ابوداؤد والبخاری وعن امیر المومنین على المرتضی رضی الله عنه قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا نسوة جلوس فقال ما یجلسکن قلن ننتظر الجنازة قال هل تغسلن قلن لا قال هل تحملن قلن لا قال هل تدلین فیمن یدلی قلن لا قال فارجعن مازورات غیر ماجورات رواه ابن ماجة وعن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تتبع جنازة معها رانة رواه الامام احمد وابن ماجة وعن عمرو بن العاص انه قال لابنه وهو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا على التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمها حتی استانس بکم واعلم ماذا اراجع به رسل ربی رواه مسلم **باب** النهی عن اتباع الجنازة بالنار عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تتبع الجنازة بصوت ولا نار زاد هارون ولا یمشی بین یدیها رواه ابوداؤد وابن ماجه وعن ابی بردة قال اوصی ابوموسی الاشعری حین حضرته الموت فقال لا تتبعونی بمجمر قالوا له اوسمعت فیه شیئا قال نعم من رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه ابن ماجة وعن ابی هریرة انه اوصی فقال اذا انا مت فلا تضربوا على فسطاطا ولا تتبعونی نارا واسرعوا بی فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان المومن اذا وضع على سریره قال قدمونی قدمونی وان الکافر اذا وضع على سریره قال یا ویل این تذهبون بی رواه ابوداؤد الطیالسی **باب** فضل جنازة لم یتبعها نار عن عنبر البدری قال ایما جنازة لم یتبعها خلوق ولا نار شیعها سبعون الف ملک رواه ابوالشیخ والدیلمی **باب** کیف یحمل الجنازة عن ابی عبیدة قال قال عبد الله بن مسعود من اتبع

جنازة فليحمل بجوانب السرير كلها فانه من السنة ثم ان شاء فليتطوع وان شاء فليدع رواه ابن ماجة واسناده مرسل جيد وعن ابى الدرداء قال من تمام اجر الجنازة ان تشيعها من اهلها وان تحمل باركانها الاربعة وان تحثو فى القبر رواه ابو بكر بن ابى شيبة فى مصنفه واسناده مرسل قوى وعن ابن مسعود انه قال من السنة حمل السرير بجوانبه الاربع رواه الامام محمد فى الآثار عن الامام الاعظم ورواه ابو داؤد الطيالسى وابن ابى شيبة وعبد الرزاق عن شعبة عن منصور ولفظها فليأخذ بجوانب السرير الاربع وعن على الازدى قال رأيت ابن عمر فى جنازة فحمل بجوانب السرير الاربع رواه عبد الرزاق وعن ابن جريج قال من حمل الجنازة بجوانبها الاربع فقد قضى الذى عليه رواه عبد الرزاق وعن واثلة بن الاسقع قال من حمل بجوانب السرير الاربع غفر له اربعون كبيرة رواه ابن عساكر

باب حمل الجنازة ثلثا عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تبع جنازة وحملها ثلث مرار فقد قضى ما عليه من حقها رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب

باب حمل الرجال الجنازة دون النساء عن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا وضعت الجنازة واحتملها الرجال على اعناقهم فان كانت صالحة قالت قدمونى وان كانت غير صالحة قالت يا ويلها اين يذهبون بها يسمع صوتها كل شئ الا الانسان ولو سمعه صعق رواه البخارى ومسلم والترمذى وابو داؤد والنسائى وابن ماجة وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا نسوة جلوس قال ما يجلسكن فلن ننتظر الجنازة قال هل تغسلن قلن لا قال هل تحملن قلن لا قال هل تدلين فيمن يدلى قلن لا قال فارجعن مازورات غير ماجورات رواه ابن ماجة

باب طرح الثوب على جنازة المرأة فوق الجرائد عن ام جعفر بنت محمد بن جعفر ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت يا اسماء انى استقبح ما يفعل بالنساء انه يطرح على المرأة الثوب فيصفها فقالت اسماء يا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اريك شيئا رأيته بالحبشة فدعت بجرائد رطبة فلوتها ثم طرحت عليها ثوبا فقالت فاطمة ما احسن هذا واجمله يعرف به المرأة من الرجل فاذا انا مت فاغسلينى انت وعلى فلما توفيت غسلها على واسماء رواه الحافظ ابو نعيم فى كتاب الحلية

باب القيام اذا امرت الجنازة عن ابى الزبير انه سمع جابرا يقول قام النبى صلى الله عليه وسلم واصحابه لجنازة يهودى مرت به حتى توارت رواه النسائى

وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما قام للجنازة التي مرت به لانها كانت جنازة
يهودي فقام لها قال ابو القاسم الى ههنا روى الحديث الزهري ورواه غيره لانها كانت جنازة
يهودي فقام لنتن ريحها رواه الطبراني في المعجم الصغير وعن عامر بن ربيعة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى احدكم الجنازة فليقم حين يراها حتى تخلفه ان كان غير
متبعها رواه مسلم وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم
الجنازة فقوموا فمن تبعها فلا يقعد حتى توضع رواه البخاري ومسلم والترمذي وقال حديث
حسن صحيح والنسائي وابوداؤد الطيالسي وعن جابر قال مرت جنازة فقام لها رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقمنا معه فقلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انها يهودية فقال ان الموت
فزع فاذا رأيتم الجنازة فقوموا رواه البخاري ومسلم والنسائي وعن عبد الرحمن بن ابي ليلى
قال كان سهل بن حنيف وقيس بن سعد قاعدين بالقادسية فمر عليهما بجنازة فقاما
فقيل لهما انها من اهل الارض اي من اهل الذمة فقالا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
مرت به جنازة فقام فقيل له انها جنازة يهودي فقال اليست نفسا رواه البخاري ومسلم
والنسائي وعن جعفر بن محمد عن ابيه ان الحسن بن علي كان جالسا فمر عليه بجنازة فقام
الناس حتى جاوزت الجنازة فقال الحسن انما مر بجنازة يهودي وكان رسول الله صلى الله عليه
وسلم على طريقها جالسا وكره ان تعلو راسه جنازة يهودي فقام رواه النسائي وعن ابي موسى
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مرت بك جنازة يهودي او نصراني او مسلم
فقوموا لها فلستم لها تقومون انما تقومون لمن معها من الملائكة رواه الامام احمد وابوداؤد
الطيالسي وعن انس ان جنازة مرت برسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فقيل انها جنازة
يهودي فقال انما قمنا للملائكة رواه النسائي وعن عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال اذا رأيتم الجنازة فقوموا حتى تخلفكم او توضع رواه البخاري ومسلم وابوداؤد والترمذي
وقال حديث حسن صحيح والنسائي وابن ماجة وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا
رأى احدكم جنازة فان لم يكن ماشيا معها فليقم حتى يخلفها او تخلفه او توضع من قبل ان
تخلفه رواه البخاري وعن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مروا عليه بجنازة
فقام وقال عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مرت به جنازة فقام رواه النسائي وعن
يزيد بن ثابت انهم كانوا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فطلعت جنازة فقام

رسول الله صلى الله عليه وسلم وقام من معه فلم يزالوا قياما حتى نفدت رواه النسائي **باب**
الرخصة في عدم القيام للجنازة **عن** نافع بن جبير ان مسعود بن الحكم الانصاري اخبره انه
انه سمع علي بن ابي طالب يقول في شان الجنائز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام ثم قعد
وانما حدث ذلك لان نافع بن جبير رأى واقد بن عمرو قام حتى وضعت الجنازة رواه
مسلم والترمذي **وعنه** عن مسعود بن الحكم الزرقي انه سمع علي بن ابي طالب برحبة
الكوفة وهو يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا بالقيام في الجنازة ثم جلس بعد
ذلك وامرنا بالجلوس رواه الامام احمد والطحاوي والحازمي في الناسخ والمنسوخ واسناده
صحيح **وعن** اسمعيل الزرقي عن ابيه قال شهدت جنازة بالعراق فرأيت رجالا قياما ينتظرون
ان توضع ورأيت علي بن ابي طالب يشير اليهم ان اجلسوا فان النبي صلى الله عليه وسلم قد
امرنا بالجلوس بعد القيام رواه الطحاوي واسناده صحيح **وعن** زيد بن وهب قال تذاكرنا القيام
الى الجنازة عند علي فقال ابو مسعود قد كنا نقوم فقال علي ذلك وانتم يهود رواه الطحاوي
واسناده حسن **وعن** ابي معمر قال كنا عند علي فمرت به جنازة فقاموا لها فقال علي
ما هذا قالوا امر ابو موسى فقال انما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة يهودية ولم يَعُد
بَعد ذلك رواه النسائي **وعن** محمد ان جنازة مرت بالحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن
ولم يقم ابن عباس فقال الحسن اليس قد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة يهودي
قال ابن عباس نعم ثم جلس رواه النسائي **وعن** ابن سيرين قال مُر بجنازة على الحسن بن علي
وابن عباس فقام الحسن ولم يقم ابن عباس فقال الحسن لابن عباس اما قام لها رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ابن عباس قام لها ثم قعد رواه النسائي **وعن** ابي مجلز عن ابن عباس
والحسن ابن علي مرت بهما جنازة فقام احدهما وقعد الآخر فقال الذي قام اما والله لقد علمت
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قام قال له الذي جلس لقد علمت ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قد جلس رواه النسائي **باب** متى يجلس اذا قام **عن** عامر بن ربيعة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال اذا رأيتم الجنازة فقوموا حتى تخلفكم رواه البخاري زاد الحميدي
حتى تخلفكم او توضع وروى النسائي مثله **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا رأى
احدكم جنازة فان لم يكن ماشيا معها فليقم حتى يخلفها او تخلفه او توضع من قبل ان تخلفه
رواه البخاري والنسائي **وعن** سعيد المقبري عن ابيه قال كنا في جنازة فاخذ ابو هريرة

بید مروان فجلسا قبل ان توضع فجاء ابو سعید فاخذ بید مروان فقال قم فواللہ لقد علم هذا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهانا عن ذلک فقال ابو هریرۃ صدق رواه البخاری وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعها فلا یقعد حتی توضع رواه البخاری وعن یزید بن ثابت انهم کانوا جلوسا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطلعت جنازۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقام من معه فلم یزالوا قیاما حتی نفذت رواه النسائی

باب الرخصة فی الجلوس قبل ان توضع عن ابی الزبیر انه سمع جابرا یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابه لجنازۃ یهودی حتی توارت رواه النسائی وعن عبادۃ بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم فی الجنازۃ حتی توضع فی اللحد فمر به حبر من الیهود فقال هکذا نفعل فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اجلسوا خالفوهم رواه ابو داؤد والترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب وبشر بن رافع الراوی لیس بالقوی

باب القیام لجنازۃ یهودی عن جابر بن عبد اللہ قال مر بنا جنازۃ فقام لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقمنا فقلنا یا رسول اللہ انها جنازۃ یهودی قال فاذا رأیتم الجنازۃ فقوموا رواه البخاری وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان سهل بن حنیف وقیس بن سعد قاعدین بالقادسیة فمروا علیهما بجنازۃ فقاما فقیل لهما انها من اهل الارض ای من اهل الذمة فقالا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرت به جنازۃ فقام فقیل له انها جنازۃ یهودی فقال الیست نفسا رواه البخاری

ابواب الصلاۃ علی الجنائز

باب الامر بالصلاۃ علی الجنازۃ قال تعالیٰ وصل علیهم ان صلوتک سکن لهم وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخاکم قد مات فقوموا فصلوا علیه رواه النسائی وعن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل لیصلی علیه فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم صلوا علی صاحبکم فان علیه دینا قال ابو قتادۃ هو علیّ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بالوفاء فقال بالوفاء فصلی علیه رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلوا علی من قال لا اله الا اللہ رواه الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیة

باب تنویر القبور بصلاۃ النبی صلی اللہ علیه وسلم عن ابی هریرۃ ان امرأۃ سوداء کانت تقم المسجد او شاب ففقدها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فسأل عنها او عنه

فقالوا مات قال افلا كنتم اذنتمونى قال فكانهم صغروا امرها او امره فقال دلونى على قبره
فدلوه فصلى عليها ثم قال ان هذه القبور مملوة ظلمة على اهلها وان الله ينورها لهم
بصلاتى عليهم رواه البخارى ومسلم وابو داؤد الطيالسى واللفظ للمسلم **وعن** يزيد
بن ثابت قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما وردنا البقيع اذا هو بقبر فسأل
عنه فقالوا فلانة فعرفها فقال افلا اذنتمونى بها قالوا كنت قائلا صائما قال فلا تفعلوا الى
لا اعرفنى مامات منكم ميت ماكنت بين اظهركم الا اذنتمونى به فان صلاتى عليه رحمة
قال ثم اتى القبر فصففنا خلفه وكبر عليه اربعا رواه ابن ماجة وابن حبان فى صحيحه
ورواه الحاكم فى المستدرك فى الفضائل وسكت عنه **باب** المغفرة لمن صلى على مسلم وتبعه
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يجازى به المومن بعد موته
ان يغفر لجميع من تبعه رواه البزار وروى ابو الشيخ عن سلمان الفارسى نحوه **وعن** بعضهم
انه كان نباشا فتوفيت امرءة فصلى الناس عليها وصلى عليها هذا النباش ايضا ليعرف القبر
: لما جن عليه الليل نبش قبرها فقالت سبحان الله رجل مغفور يأخذ كفن مغفورة قال فقلت
هب انه غفر لك فانا مغفور فقالت ان الله غفر لى ومن صلى على وانت قد صليت على
فتركها ورد التراب ثم تاب وحسنت توبة اورده السيوطى فى شرح الصدور عن الرسالة
القشيرية **وعن** ابى ابراهيم قاضى نيسابور دخل عليه رجل فقيل له ان عند هذا حديثا
عجبا فقال له يا هذا وما هو قال اعلم انى كنت رجلا نباشا انبش القبور فماتت امرءة فذهبت
لاعرف قبرها فصليت عليها فلما جن الليل ذهبت لانبش عنها وضربت يدى الى كفنها
لاسلبها فقالت سبحان الله رجل من اهل الجنة يسلب من امرءة من اهل الجنة ثم قالت الم تعلم
انك صليت على وان الله عز وجل غفر لمن صلى على رواه البيهقى فى شعب الايمان **وعن** انس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول تحفة المؤمن ان يغفر لمن صلى عليه رواه الحكيم الترمذى
باب اجر من صلى على جنازة **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد
الجنازة حتى يصلى عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان قيل وما القيراطان
مثل الجبلين العظيمين رواه البخارى ومسلم وابو داؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة وفى
رواية لمسلم وغيره اصغرهما مثل احد **وعن** ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من صلى على جنازة ولم يتبعها فله قيراط وان تبعها فله قيراطان رواه الامام احمد وسعيد

بن منصور وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فانصرف
قبل ان يفرغ منها كان له قيراط فان انتظر حتى يفرغ منها كان له قيراطان والقيراط مثل احد
فى ميزانه يوم القيمة رواه الحاكم فى المستدرك وعن ثوبان ان النبى صلى الله عليه وسلم قال
من صلى على جنازة فله قيراط ومن تبعها حتى يقضى قضاءها فله قيراطان رواه ابوداود
الطيالسى وعن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من صلى على جنازة فله قيراط
ومن اتبعها حتى توضع فى القبر فقيراطان قال قلت يا ابا هريرة وما القيراط قال مثل
احد رواه مسلم وعن نافع قال قيل لابن عمر ان ابا هريرة يقول سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول من تبع جنازة فله قيراط من الاجر فقال ابن عمر اكثر علينا ابوهريرة
فبعث الى عائشة فسألها فصدقت ابا هريرة فقال ابن عمر لقد فرطنا فى قراريط كثيرة رواه
مسلم وعن سعد بن ابى وقاص انه كان قاعدا عند عبد الله ابن عمر اذ طلع خباب
صاحب المقصورة فقال يا عبد الله بن عمر الا تسمع ما يقول ابو هريرة انه سمع رسول الله
صلى الله عليه وسلم من خرج مع جنازة من بيتها وصلى عليها ثم تبعها حتى تدفن كان له
قيراطان من اجر كل قيراط مثل احد ومن صلى عليها ثم رجع كان له من الاجر مثل احد فارسل
ابن عمر خبابا الى عائشة يسألها عن قول ابى هريرة ثم يرجع اليه فيخبره ما قالت واخذ ابن عمر
قبضة من حصباء المسجد يقلبها فى يده حتى رجع اليه الرسول فقال قالت عائشة صدق
ابوهريرة فضرب ابن عمر بالحصى الذى كان فى يده الارض ثم قال لقد فرطنا فى قراريط كثيرة
رواه مسلم **باب** من صلى عليه اربعون رجلا عن كريب عن ابن عباس انه مات له
ابن بقديد او بعسفان فقال يا كريب انظر ما اجتمع له من الناس قال فخرجت فاذا ناس
قد اجتمعوا له فاخبرته فقال تقول هم اربعون قال نعم قال اخرجوه فانى سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا
الا شفعهم الله فيه رواه احمد ومسلم وابوداود وابن ماجة وعن الحكم بن فروخ قال صلى بنا
ابو المليح على جنازة فظننا انه قد كبر فاقبل علينا بوجهه فقال اقيموا صفوفكم ولتحسن شفاعتكم
قال ابو المليح حدثنى عبد الله عن احدى امهات المؤمنين وهى ميمونة زوج النبى صلى الله عليه
وسلم قالت اخبرنى النبى صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يصلى عليه امة من الناس الا شفعوا
فيه فسألت ابا المليح عن الامة قال اربعون رواه النسائى وعن ابن عباس قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يشركون بالله الا
شفعوا فيه رواه الامام احمد وابوداؤد **باب** من صلى عليه مائة عن ام المؤمنين الصديقة
رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ميت يصلى عليه امة من المسلمين
يبلغون مائة كلهم يشفعون الا شفعوا فيه رواه مسلم والترمذى وقال على فى حديثه مائة
فما فوقها رواه النسائى وقال قال سلام فحدثت به شعيب بن الحبحاب قال حدثنى به انس
بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم وعن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ما من رجل
يصلى عليه مائة الا غفر الله له رواه الطبرانى فى الكبير وعن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم
قال من صلى عليه مائة من المسلمين غفر له رواه ابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما من ميت يصلى عليه امة من المسلمين يبلغون ان يكونوا امائة فيشفعوا
له الا شفعوا فيه رواه الامام احمد وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يموت احد من المسلمين فيصلى عليه امة من المسلمين يبلغون ان يكونوا
مائة فما فوقها فيشفعوا له الا شفعوا فيه رواه الامام احمد والترمذى والنسائى **باب** من
صلى عليه امة من الناس عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ما من رجل يصلى عليه امة
من الناس كلهم يشفعون له الا شفعوا فيه رواه ابوداؤد الطيالسى **باب** من صلى عليه
ثلاثة صفوف عن مالك بن هبيرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم
يموت فيصلى عليه ثلاثة صفوف من المسلمين الا اوجب وكان مالك اذا استقل اهل الجنازة جزأهم
ثلثة صفوف لهذا الحديث رواه احمد ابوداؤد واللفظ له وابن ماجة وعن مرثد بن عبد الله
اليزنى قال كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزأهم ثلثة اجزاء ثم
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليه ثلثة صفوف فقد اوجب رواه الترمذى وابن ماجة
وعن مالك بن هبيرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليه ثلثة صفوف فقد اوجب
رواه الترمذى وقال حديث حسن وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما صف صفوف
ثلاثة من المسلمين على ميت الا اوجب رواه الحاكم وعن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم صلى على النجاشى فكنت فى الصف الثانى او الثالث رواه البخارى **باب** اين يقوم
الامام من الميت للصلاة عن ابى غالب قال صليت خلف انس على جنازة فقام حيال صدره
رواه الامام احمد وعن سمرة بن جندب ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى على امرأة ماتت

ن نفاسها فقام وسطها رواه البخاري ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة وابوداود الطيالسي
وعن نافع ابي غالب قال كنت في سكة المربد فمرت جنازة معها ناس كثير قالوا جنازة عبد الله بن
عمير فتبعتها فاذا انا برجل عليه كساء رقيق وعلى راسه خرقة تقيه من الشمس فقلت من هذا
الدهقان اي الرئيس فقالوا انس بن مالك فلما وضعت الجنازة فصلى عليه وانا خلفه لا يحول بيني
وبينه شئ فقام عند راسه وكبر اربع تكبيرات لم يطل ولم يسرع ثم ذهب يقعد فقالوا يا ابا حمزة المرأة
الانصارية فقربوها وعليها نعش اخضر فقام عند عجيزتها فصلى عليها نحو صلاته على الرجل ثم جلس
فقال العلاء بن زياد يا ابا حمزة هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على الجنازة يكبر اربعا ويقوم
عند راس الرجل وعجيزة المرأة قال نعم قال ابو غالب فسألت عن صنيع انس في قيامه على المرأة
عند عجيزتها فحدثوني انما كان لانه لم يكن النعوش فكان الامام يقوم حيال عجيزتها يسترها
من القوم رواه ابوداود والترمذي وابن ماجة **وعنه** قال رأيت انس بن مالك صلى على جنازة
فقام حيال راسه فجيئ بجنازة اخرى فقالوا يا ابا حمزة صل عليها فقام حيال وسط السرير فقال العلاء
بن زياد يا ابا حمزة هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قام من الجنازة مقامك من الرجل و
قام من المرأة مقامك من المرأة قال نعم فاقبل علينا العلاء بن زياد فقال احفظوا رواه الترمذي
وابن ماجة والامام احمد واسحق بن راهوية وابو يعلى الموصلي في مسانيدهم **باب** كيف الصلاة
على الميت **عن** فضالة بن عبيد قال سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو ولم يحمد الله
ولم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم دعا فقال اذا
صلى احدكم اي دعا فليبدء بتحميد ربه تعالى والثناء عليه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم
ثم يدعو بعد بما شاء رواه ابوداود والنسائي والترمذي وقال حسن صحيح ورواه الحاكم في المستدرك
وقال صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه وابن حبان في صحيحه **وعن** ابي امامة بن سهل بن حنيف انه
اخبره رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان السنة في الصلاة على الجنازة ان يكبر الامام
ثم يقرء ام القرآن بعد التكبيرة الاولى سرا في نفسه ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يخلص الدعاء
(اى دعاء لا قراءة ١٢)
للميت في التكبيرات الثلاث لا يقرء فيهن بعد التكبيرة الاولى ويسلم سرا تسليما خفيا
حين ينصرف فالسنة ان يفعل ويفعل الناس بمثل ما فعل امامهم رواه ابن عساكر **باب**
الصفوف على الجنازة **عن** ابي هريرة قال نعى النبي صلى الله عليه وسلم الى اصحابه النجاشي
ثم تقدم فصفوا خلفه فكبر اربعا رواه البخاري **وعن** الشعبي قال اخبرني من شهد النبي

صلى الله عليه وسلم اتى على قبر منبوذ فصفهم وكبّر اربعا قلت من حدثك قال ابن عباس رواه
البخاري وعن جابر بن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قد توفي اليوم رجل صالح من الحبش
فهلم فصلوا عليه قال فصففنا فصلى النبي صلى الله عليه وسلم عليه ونحن صفوف قال ابو الزبير
عن جابر كنت في الصف الثاني رواه البخاري وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
مر بقبر قد دفن ليلا فقال متى دفن هذا قالوا البارحة قال افلا اذنتموني قالوا دفناه في ظلمة
الليل فكرهنا ان نوقظك فقام فصففنا خلفه قال ابن عباس وانا فيهم فصلى عليه رواه البخاري
وعن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى على النجاشي فكنت في الصف الثاني
او الثالث رواه البخاري وعن مالك بن هبيرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ميت
يموت فيصلى عليه ثلاثة صفوف من المسلمين الا اوجب قال فكان مالك اذا استقل اهل الجنازة
جزاهم ثلاثة صفوف للحديث رواه ابو داود وعن عمران بن حصين قال قال لنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا كما يصف
على الميت وصلينا عليه كما يصلى على الميت رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب
وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه
فقام فصف بنا كما يصف على الجنازة وصلى عليه رواه النسائي **باب صفوف الصبيان
على الجنائز** عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بقبر دفن ليلا فقال متى هذا
فقالوا البارحة قال افلا اذنتموني قالوا دفنا في ظلمة الليل فكرهنا ان نوقظك فقام فصففنا
خلفه قال ابن عباس وانا فيهم فصلى عليه رواه البخاري وعنه قال اتى رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبرا فقالوا هذا دفن او دفنت البارحة قال ابن عباس فصففنا خلفه ثم
صلى عليها رواه البخاري **باب المسبوق لا يبتدء بما فاته** عن عبد الرحمن بن ابي ليلى
قال احيلت الصلاة ثلثة احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد
اعجبني ان يكون صلاة المسلمين واحدة حتى لقد هممت ان ابث رجالا في الدور ينادون
الناس بحين الصلاة الى ان قال فقال عمر اما اني قد رأيت مثل الذي رأى لكن لما سبقت
استحييت قال وحدثنا اصحابنا قال كان الرجل اذا جاء يسأل فيخبر بما سبق من صلاته وانهم
قاموا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين قائم وراكع وقاعد ومصل قال ابن المثنى قال
عمرو وحدثني بها حصين عن ابن ابي ليلى حتى جاء معاذ فاشاروا اليه فقال معاذ لا اراه على

حال الا كنت عليها قال فقال عليه السلام ان معاذا قد سن لكم سنة كذلك فافعلوا رواه
ابو داؤد فى سننه **وعنه** عن معاذ قال كان الناس على عهده عليه السلام اذا سبق الرجل
ببعض صلاته سألهم فاوماوا اليه بالذى سبق به فيبدء ليقضى ما سبق ثم يدخل مع القوم
فجاء معاذ والقوم قعود فى صلاتهم فقعد فلما فرغ عليه الصلاة والسلام قام فقضى ما كان
سبق به فقال عليه الصلاة والسلام قد سن لكم معاذ فاقتدوا به اذا جاء احدكم وقد سبق بشىء
من الصلاة فليصل مع الامام بصلاته فاذا فرغ الامام فليقض ما سبق به رواه الامام احمد
والطبرانى فى معجمه **وعن** ابى امامة قال كان الناس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
سبق الرجل ببعض صلاته سألهم فاوماوا اليه بالذى سبق به فيبدء فيقضى ما سبق به ثم يدخل
مع القوم فجاء معاذ والقوم قعود فى صلاتهم فقعد فلما فرغ عليه السلام قام فقضى ما كان سبق
به فقال عليه السلام قد سن لكم معاذ فاقتدوا به اذا جاء احدكم الحديث رواه الطبرانى فى معجمه
وسنده ضعيف **وعن** عبد الرحمن ابن ابى ليلى قال كان الناس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا جاء الرجل وقد فات شىء من الصلاة اشار اليه الناس فصلى ما فاته ثم دخل فى الصلاة
حتى جاء يوما معاذ بن جبل فاشاروا اليه فدخل ولم ينتظر ما قالوا فلما صلى النبى صلى الله عليه وسلم
ذكروا له فقال قد سن لكم معاذ فاقبلوا رواه عبد الرزاق فى مصنفه **وعن** عطاء بن ابى رباح قال
الرجل اذا جاء وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا من صلاته سأل فاذا اخبر بشىء سبق به صلى
الذى سبق به ثم دخل معهم فى الصلاة فاتى ابن مسعود فدخل مع النبى صلى الله عليه وسلم
ولم يسأل فلما فرغ عليه الصلاة والسلام قام ابن مسعود فقضى ما بقى عليه فقال عليه السلام
ان ابن مسعود قد سن لكم سنة فاتبعوها رواه البيهقى فى المعرفة من طريق الشافعى وقال البيهقى
وقد رواه عبد الرحمن بن ابى ليلى فجعل القصة فى معاذ ثم اخرجه كذلك **وعن** ابى هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتيتم الصلاة فلا تاتوها وانتم تسعون واتوها وعليكم السكينة
والوقار فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاتموا او فاقضوا رواه البخارى ومسلم **باب** كم تكبيرة
على الجنازة **عن** عبد الرحمن بن ابى ليلى قال كان زيد بن ارقم يكبر على جنائزنا اربعا وانه كبر على
جنازة خمسا فسألناه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبرها رواه مسلم وابو داود والترمذى
وقال حديث حسن صحيح **وعن** عبد الله بن عباس قال اخر ما كبر النبى صلى الله عليه وسلم على الجنائز
اربع تكبيرات وكبر عمر على ابى بكر اربعا وكبر ابن عمر على عمر اربعا وكبر الحسن ابن على على على اربعا

وكبر الحسين بن علي على الحسن اربعا وكبرت الملائكة على ادم اربعا رواه الحاكم في المستدرك و
الدارقطني في سننه وقال الدارقطني والفرات بن السائب متروك وسكت الحاكم عنه وعنه [٣٠]
قال آخر جنازة صلى عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر عليها اربعا رواه البيهقي في سننه و
الطبراني في معجمه وعنه [٣١] ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يكبر على اهل بدر سبع تكبيرات
وعلى بني هاشم خمس تكبيرات ثم كان آخر صلاته اربع تكبيرات الى ان خرج من الدنيا رواه
ابو نعيم الاصبهاني وابن حبان في كتاب الضعفاء وعن [٣٢] مسروق قال صلى عمر على بعض ازواج
النبي صلى الله عليه وسلم فسمعته يقول لاصلين عليها مثل آخر صلاة صلاها رسول الله صلى الله
عليه وسلم عليها فكبر عليها اربعا رواه الدارقطني في سننه وعن [٣٣] الامام الاعظم عن حماد بن
ابي سليمان عن ابرهيم النخعي ان الناس كانوا يصلون على الجنائز خمسا وستا واربعا حتى
قبض النبي صلى الله عليه وسلم ثم كبروا كذلك في ولاية ابي بكر الصديق ثم ولي عمر بن الخطاب ففعلوا
ذلك فقال لهم عمر انكم معشر اصحاب محمد متى تختلفون يختلف الناس بعدكم والناس حديث
عهد بالجاهلية فاجمعوا على شيء يجمع عليه من بعدكم فاجمع رای اصحاب محمد على ان ينظروا الى آخر جنازة
كبر عليها النبي صلى الله عليه وسلم حين قبض فيأخذون ويتركون ما سواه فنظروا فوجدوا آخر جنازة
كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعا رواه محمد بن الحسن في الآثار والامام احمد موصولا وعن [٣٤]
سليمان بن ابي حثمة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر على الجنائز اربعا وخمسا وستا وثمانيا
حتى جاءه موت النجاشي فخرج الى المصلى فصف الناس وراءه وكبر عليه اربعا ثم ثبت النبي صلى الله
عليه وسلم على اربع حتى توفاه الله عز وجل رواه ابو عمر في الاستذكار وعن [٣٥] عبد الله بن عمر قال آخر ما كبر
النبي صلى الله عليه وسلم فذكره بلفظ حديث ابن عباس وزاد وكبر على يزيد بن المكنف اربعا وكبر ابن
الحنفية على ابن عباس بالطائف اربعا رواه الحارث بن ابي اسامة في مسنده وعن [٣٦] انس بن مالك
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر على اهل بدر سبع تكبيرات وكان آخر صلاته اربعا حتى خرج من الدنيا
رواه الحازمي في كتاب الناسخ والمنسوخ وعن [٣٧] ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى النجاشي
في اليوم الذي مات وخرج بهم الى المصلى فصف بهم وكبر اربع تكبيرات رواه البخاري ومسلم والترمذي
وقال حديث حسن صحيح والنسائي وعن [٣٨] عبد الله بن ابي اوفى ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على جنازة
فكبر عليها اربعا رواه الطبراني في الصغير وعن [٣٩] ابي هريرة قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم
فقال ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه فنهض ونهضنا حتى انتهى الى البقيع

نتقدم وصففنا خلفه فكبر عليه اربعا رواه ابو داؤد الطيالسي **وعن**[13] ابي هريرة قال نعى النبي
صلى الله عليه وسلم الى اصحابه النجاشي ثم تقدم فصفوا خلفه فكبر اربعا رواه البخاري **وعن**[14]
الشعبي قال اخبرني من شهد النبي صلى الله عليه وسلم اتى على قبر منبوذ فصفهم وكبر اربعا قلت
من حدثك قال ابن عباس رواه البخاري **وعنه**[15] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى على
قبر بعد ما دفن فكبر عليه اربعا رواه مسلم وفي رواية ابن نمير قال انتهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم الى قبر رطب فصلى عليه وصفوا خلفه وكبر اربعا قلت لعامر من حدثك قال الثقة
من شهده ابن عباس رواه مسلم **وعن**[16] عبد خير قال كان علي يكبر على اهل بدر ستا وعلى
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا وعلى سائر المسلمين اربعا رواه الطحاوي والدارقطني
البيهقي وابن ابي شيبة في مصنفه **وعن**[17] الشعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بقبر رطب
فصفوا عليه وكبر عليه اربعا فقلت للشعبي من حدثك قال الثقة من شهده عبد الله بن عباس
رواه ابو داؤد **وعن**[18] ابي وائل قال جمع عمر الناس فاستشارهم في التكبير على الجنازة قال
بعضهم كبر النبي صلى الله عليه وسلم سبعا وقال بعضهم اربعا فجمع عمر على اربع كاطول الصلاة رواه الامام
احمد **وعن**[19] جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على اصحمة النجاشي فكبر اربعا رواه البخاري ومسلم
وعن[20] ابي امامة بن سهل قال مرضت امرءة من اهل العوالي وكان النبي صلى الله عليه وسلم احسن
شيء عيادة للمريض فقال اذا ماتت فاذنوني فماتت ليلا فدفنوها ولم يعلموا النبي صلى الله عليه وسلم
فلما اصبح سأل عنها فقالوا كرهنا ان نوقظك يا رسول الله فاتى قبرها فصلى عليها وكبر اربعا رواه
النسائي **وعن**[21] امير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على عثمان
بن مظعون وكبر عليه اربعا رواه ابن ماجة **وعن**[22] الهجري قال صليت مع عبد الله بن ابي اوفى
الاسلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة ابنة له فكبر عليها اربعا فمكث بعد الرابعة
شيئا قال فسمعت القوم يسبحون به من نواحي الصفوف فسلم ثم قال اكنتم ترون اني مكبر خمسا
قالوا تخوفنا ذلك قال لم اكن لافعل ولكن سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر اربعا
ثم يمكث ساعة فيقول ما شاء الله ان يقول ثم يسلم رواه ابن ماجة **وعن**[23] ابن عباس ان النبي
صلى الله عليه وسلم كبر اربعا رواه ابن ماجة **باب** اخلاص الدعاء للميت **عن**[1] ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليتم على الميت فاخلصوا له الدعاء رواه ابو داؤد
وابن ماجة **باب** ما ورد من الادعية في صلاة الجنازة **عن**[1] عوف بن مالك قال صلى

رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر وعذاب النار وفي رواية وقه فتنة القبر وعذاب النار قال حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت رواه مسلم والترمذي والنسائي وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى على الجنازة قال اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده رواه الامام احمد وابوداؤد والترمذي وابن ماجة ورواه النسائي عن ابي ابراهيم الاشهلي عن ابيه وانتهت روايته عند قوله وانثانا وفي رواية ابي داؤد فاحيه على الايمان وتوفه على الاسلام وفي اخره ولا تضلنا بعده وعن واثلة بن الاسقع قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فسمعته يقول اللهم ان فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في الصلاة على الجنازة اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها الى الاسلام وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئنا شفعاء فاغفر له رواه ابوداؤد وعن ابي ابرهيم الانصاري عن ابيه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول في الصلاة على الميت اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وذكرنا وانثانا وصغيرنا وكبيرنا رواه النسائي والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى على الميت قال اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا ولانثانا ولذكورنا من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم عفوك عفوك رواه الطبراني في الكبير والاوسط وقال الهيثمي اسناده حسن وعن عبدالله بن ربيعة السلمي كان من صحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبيد بن خالد السلمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخى بين رجلين فقتل احدهما ومات الاخر بعده فصلينا عليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما قلتم قالوا دعونا له اللهم اغفر له اللهم ارحمه اللهم الحقه بصاحبه فقال النبي صلى الله عليه وسلم فاين صلاته بعد صلاته واين عمله بعد عمله فلما بينهما كما بين

السماء والأرض قال عمرو بن ميمون العجبني لانه اسند لي رواه النسائي وعن ابن عباس ان النبي
صلى الله عليه وسلم صلى على جنازة فقال اللهم عبدك وابن امتك يشهد ان لا اله الا انت وحدك
لا شريك له ويشهد ان محمدا عبدك ورسولك اصبح فقيرا الى رحمتك واصبحت غنيا عن
عذابه تخلى من الدنيا واهلها ان كان زاكيا فزكه وان كان مخطئا فاغفر له اللهم لا تحرمنا
اجره ولا تضلنا بعده رواه الحاكم وعن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه في دعائه
على الميت اللهم هذا عبدك ابن عبدك ابن امتك ماض فيه حكمك خلقته ولم يك شيئا
مذكورا نزل بك وانت خير منزول به اللهم لقنه حجته والحقه بنبيه محمد صلى الله عليه وسلم
وثبته بالقول الثابت فانه افتقر اليك واستغنيت عنه كان يشهد ان لا اله الا الله فاغفر
له وارحمه ولا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده اللهم ان كان خاطئا فاغفر له رواه الحاكم وعن
يزيد بن ركانة في دعائه على الجنازة اللهم عبدك وابن امتك احتاج الى رحمتك وانت غني عن
عذابه ان كان محسنا فزد في احسانه وان كان مسيئا فتجاوز عنه رواه الحاكم وعن ابي هريرة
في دعائه على الميت اللهم عبدك وابن عبدك كان يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبدك
ورسولك صلى الله عليه وسلم وانت اعلم به منا ان كان محسنا فزد في احسانه وان كان مسيئا
فاغفر له ولا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده رواه ابن حبان وعن سعيد بن المسيب عن امير المؤمنين
عمر الفاروق رضي الله عنه اصبح عبدك هذا قد تخلى عن الدنيا وتركها لاهلها وافتقر اليك واستغنيت
عنه وقد كان يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبدك ورسولك صلى الله عليه وسلم اللهم
اغفر له وتجاوز عنه والحقه بنبيه صلى الله عليه وسلم رواه ابو يعلى بسند صحيح وعن عبد الله
بن الحارث بن نوفل عن ابيه قال اللهم اغفر لاخواننا واخواتنا واصلح ذات بيننا والف بين
قلوبنا اللهم هذا عبدك فلان بن فلان ولا نعلم الا خيرا وانت اعلم به منا فاغفر لنا وله
رواه ابو نعيم وعن ابن عمر قال اللهم اجرها من الشيطان وعذاب القبر اللهم جاف
الارض عن جنبيها وصعد روحها ولقها منك رضوانا رواه ابن ماجة وعن ابي عامر قال اللهم
انك خلقتنا ونحن عبادك وانت ربنا واليك معادنا رواه البغوي وابن مندة والديلمي في
مسند الفردوس قلت وزاد شيخي شيخ الاسلام المسلمين قدس سره اللهم يا ارحم الراحمين
يا ارحم الراحمين يا ارحم الراحمين يا حي يا قيوم يا بديع السموات والارض يا ذا الجلال والاكرام
اني اسألك باني اشهد انك انت الله الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

اللهم انی اسألک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة صلی الله علیه وسلم اللهم ان الکریم اذا امر
بالسؤال لم یردّه ابدا وقد امرتنا فدعونا واذنت لنا فشفعنا فیه وارحمه فی وحدته وارحمه
فی وحشته وارحمه فی غربته وارحمه فی کربته واعظم له اجره ونور له قبره وبیض له وجهه
وبرد له مضجعه وعطر له منزله واکرم له نزله یاخیر المنزلین یاخیر الغافرین ویاخیر الراحمین
اٰمین اٰمین اٰمین وصل وسلم وبارک علی سید الشافعین محمد واٰله وصحبه اجمعین والحمد لله رب
العلمین ۝ **باب** فی دعاء الصبی والمجنون **عن** الحسن انه کان یقرء علی الطفل فاتحة الکتاب
ویقول اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا ذکره البخاری تعلیقا **وعن** سعید بن المسیب قال
صلیت وراء ابی هریرة علی صبی لم یعمل خطیئة قط فسمعته یقول اللهم اعذه من عذاب القبر
رواه الامام مالک **باب** لا ترفع الایدی الا فی التکبیرة الاولی **عن** ابی هریرة قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی علی الجنازة رفع یدیه فی اول تکبیرة ثم وضع یده الیمنی علی
الیسری رواه الترمذی وقال حدیث غریب **وعن** ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم کان یرفع یدیه علی الجنازة فی اول تکبیرة ثم لا یعود رواه الدارقطنی وسکت عنه **باب**
صلاة الجنازة قائما **عن** یزید بن ثابت انهم خرجوا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم
فرأی قبرا جدیدا فقال ما هذا قالوا هذه فلانة مولاة بنی فلان فعرفها رسول الله صلی الله علیه
وسلم ماتت ظهرا وانت صائم قائل فلم نحب ان نوقظک بها فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم
وصف الناس خلفه وکبر علیها اربعا ثم قال لا یموت فیکم میت ما دمت بین اظهرکم الا یعنی
اذنتمونی به فان صلاتی له رحمة رواه النسائی **باب** الاحق بالامامة **عن** الامام حسین
الشهید رضی الله عنه انه قدم سعید بن العاص لما مات الحسن رضی الله عنه قال لولا السنة
ما قدمتک وکان سعید والیا بالمدینة رواه الامام مالک **باب** اعادة الصلاة للولی اذا صلوا
بغیر اذنه **عن** ابی هریرة ان رجلا اسود کان یقم المسجد فسأل النبی صلی الله علیه وسلم
عنه فقالوا مات فقال افلا اذنتمونی دلونی علی قبره فاتی علی قبره فصلی علیه رواه البخاری ومسلم
وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم سأل عنه فقالوا مات فاتی علی قبر منبوذ فصفهم
علیه فکبر اربعا رواه البخاری ومسلم **وعن** یزید بن ثابت اخی زید وکان اکبر منه خرجنا مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم فلما وردنا البقیع اذا هو بقبر فسأل عنه فقالوا فلانة فعرفها فقال الا اذنتمونی
قالوا کنت قائلا صائما قال فلا تفعلوا الا اعرفن ما مات منکم میت ما کنت بین اظهرکم الا

اذنتموني به فان صلاتي عليه رحمة ثم اتى القبر فصففنا خلفه وكبر عليها اربعا رواه ابن حبان وصححه والحاكم وسكت عنه **وعن** سعيد بن المسيب ان ام سعد يعني ابن عبادة ماتت والنبي صلى الله عليه وسلم غائب فلما قدم صلى عليها وقد مضى لذلك شهر رواه البيهقي وقال هو مرسل صحيح وقد روى موصولا عن ابن عباس والمشهور هو المرسل **باب** صلاة النبي صلى الله عليه وسلم على ولده ابراهيم

عن ابن عباس قال لما مات ابرهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ان له مرضعا في الجنة ولو عاش لكان صديقا نبيا لعتقت اخواله القبط وما استرق قبطي رواه ابن ماجة **وعن** البراء قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابنه ابرهيم ومات وهو ابن ستة عشر شهرا رواه الامام احمد والبيهقي وقال وكونه صلى عليه هو اشبه بالاحاديث الصحيحة وروراه ابن ابي شيبة عن الشعبي ان النبي صلى الله عليه وسلم الخ ولم يذكر فيه البراء وكذلك عبد الرزاق في مصنفه عن جابر به مرسلا **وعن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على ابرهيم وكبر عليه اربعا رواه ابو يعلى الموصلي في مسنده وابن سعد في الطبقات ورواه البزار عن ابي سعيد الخدري **وعن** عبد الله بن يسار قال لما مات ابرهيم بن النبي صلى الله عليه وسلم صلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم في المقاعد رواه ابوداؤد والبيهقي **وعن** عطاء ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على ابنه ابرهيم وهو ابن سبعين ليلة رواه ابوداؤد والبيهقي **وعن** قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى عليه رواه ابن سعد في الطبقات **وعن** عبد الرحمن بن ابي صعصعة انه صلى الله عليه وسلم صلى عليه بالبقيع رواه ابن سعد في الطبقات **وعن** وائل بن داؤد قال سمعت البهي قال لما مات ابراهيم بن النبي صلى الله عليه وسلم صلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم في المقاعد رواه ابوداؤد

باب الصلاة على النفساء اذا ماتت في نفاسها **عن** سمرة قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم على امرءة ماتت في نفاسها فقام عليها وسطها رواه البخاري **وعنه** قال ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على امرءة ماتت في نفاسها فقام وسطها رواه البخاري ومسلم **وعنه** قال صليت خلف النبي صلى الله عليه وسلم وصلى على ام كعب ماتت وهي نفساء فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلاة عليها وسطها رواه مسلم **وعنه** قال كنت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما فكنت احفظ عنه فما يمنعني من القول الا ان ههنا رجالا هم اسن مني وقد صليت وراء رسول الله صلى الله عليه وسلم على امرءة ماتت في نفاسها فقام عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلاة وسطها رواه مسلم **باب** الصلاة على طفل مستهل **عن** ابن شهاب

قال يصلى على كل مولود متوفى وان كان لغية من اجل انه ولد على فطرة الاسلام يدعى ابواه الاسلام او ابوه خاصة وان كانت امه على غير الاسلام اذا استهل صارخا صلى عليه ولا يصلى على من لا يستهل من اجل انه سقط فان ابا هريرة رضى الله عنه كان يحدث قال النبى صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيه من جدعاء ثم يقول ابو هريرة فطرة الله التى فطر الناس عليها الاية ذكره البخارى تعليقا ورواه ابن ابى شيبة فى مصنفه **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل رواه الترمذى والنسائى وابن ماجة والحاكم فى المستدرك وسكت والبيهقى **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استهل الصبى صلى عليه وورث رواه النسائى فى الفرائض وابن حبان فى صحيحه ورواه الحاكم وسكت وابن ماجة **وعنه** قال اذا استهل الصبى صلى عليه وورث واذا لم يستهل لم يصل عليه ولا يورث رواه الحاكم والبيهقى والدارقطنى **وعن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى السقط لا يصلى عليه حتى يستهل فاذا استهل صلى عليه وعقل وورث وان لم يستهل لم يصل عليه ولم يورث ولم يعقل رواه ابن عدى فى الكامل **وعن** ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا استهل الصبى صلى عليه وورث رواه ابن عدى **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا على اطفالكم فانهم من افراطكم رواه ابن ماجة **وعن** المغيرة بن شعبة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال الراكب خلف الجنازة والماشى حيث يشاء منها والطفل يصلى عليه رواه الترمذى وقال حديث حسن صحيح والنسائى وابن ماجة من قوله والطفل

باب الصلاة على غائب دفع سريرته **عن** عمران بن حصين ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان اخاكم النجاشى توفى فقوموا صلوا عليه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصفوا خلفه فكبر اربعا وهم لا يظنون الا ان جنازته بين يديه رواه ابن حبان فى صحيحه **وعن** ابى امامة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبوك فنزل عليه جبرئيل فقال يا رسول الله ان معاوية بن معاوية المزنى مات بالمدينة اتحب ان اطوى لك الارض فتصلى عليه قال نعم فضرب بجناحه على الارض فرفع له سريره فصلى عليه وخلفه صفان من الملائكة فى كل صف سبعون الف ملك ثم رجع وقال النبى صلى الله عليه وسلم لجبرئيل بما ادرك هذا قال بحب سورة قل هو الله احد وقراءته اياها جائيا وذاهبا وقائما وقاعدا وعلى كل حال رواه الطبرانى فى معجمه الاوسط ورواه ابن سعد فى

الطبقات عن انس والبيهقي وعن[٣] عبد الجبار ابن عمارة عن عبد الله بن ابي بكر قال لما التقى الناس
بموتة جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وكشف له ما بينه وبين الشام فهو ينظر الى
معركتهم فقال عليه السلام اخذ الراية زيد بن حارثة فمضى حتى استشهد وصلى عليه ودعا له
وقال استغفروا له وقد دخل الجنة وهو يسعى ثم اخذ الراية جعفر بن ابي طالب فمضى حتى استشهد
فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ودعا له وقال استغفروا له وقد دخل الجنة فهو يطير فيها
بجناحين حيث شاء مختصر رواه الواقدي في كتاب المغازي **باب الصلاة على النجاشي**
عن[١] ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نعى النجاشي في اليوم الذي مات فيه وخرج بهم الى المصلى
فصف بهم وكبر اربعا رواه البخاري ومسلم وابو داود وعن[٢] جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على النجاشي
فكنت في الصف الثاني او الثالث رواه البخاري ومسلم وعنه[٣] ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على
اصحمة النجاشي فكبر اربعا وقال يزيد بن هارون وعبد الصمد عن سليم اصحمة رواه البخاري
وعنه[٤] قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قد توفي اليوم رجل صالح من الحبش فهلم فصلوا عليه
قال فصففنا فصلى النبي صلى الله عليه وسلم ونحن صفوف قال ابو الزبير عن جابر كنت في الصف الثاني
رواه البخاري وعن[٥] عمران بن حصين قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاكم النجاشي
قد مات فقوموا فصلوا فقمنا فصففنا كما يصف على الميت وصلينا عليه كما يصلى على الميت رواه
الترمذي وقال حديث حسن صحيح غريب وابو داود الطيالسي وعن[٦] ابي هريرة قال ان النجاشي
مات فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه الى البقيع فصففنا خلفه وتقدم رسول الله صلى الله
عليه وسلم فكبر اربع تكبيرات رواه ابن ماجة وعن[٧] مجمع بن جارية الانصاري ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه فصففنا خلفه صفين رواه ابن ماجة
وعن[٨] حذيفة بن اسيد ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج بهم فقال صلوا على اخ لكم مات بغير ارضكم
قالوا من هو قال النجاشي رواه ابن ماجة وعن[٩] ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على النجاشي
فكبر اربعا رواه ابن ماجة **باب الصلاة على القبر** عن[١] ابي هريرة ان امرأة سوداء كانت
تقم المسجد او شاب ففقدها رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأل عنها او عنه فقالوا مات
قال افلا كنتم آذنتموني قال فكأنهم صغروا امرها او امره فقال دلوني على قبره فدلوه فصلى عليها
ثم قال ان هذه القبور مملوءة ظلمة على اهلها وان الله ينورها لهم بصلاتي عليهم رواه البخاري
ومسلم وابن ماجة وعن[٢] انس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قبر امرأة قد دفنت رواه ابن حبان

وعنه ان اسود رجلا اوامرأة كان يكون فی المسجد يقم المسجد فمات ولم يعلم النبی
صلی الله علیه وسلم بموته فذكره ذات يوم فقال ما فعل ذلک الانسان فقالوا مات يا رسول الله
قال افلا اذنتمونی فقالوا انه كان كذا وكذا قصة قال فحقروا شانه قال فدلونی علی قبره فاتی
قبره فصلی علیه رواه البخاری وعن ابی امامة بن سهل بن حنیف انه اخبره ان مسكينة مرضت
فخرجوا بجنازتها ليلا فكرهوا ان يوقظوه فلما اصبح اخبر بشانها فقال الم آمركم ان تؤذنونی بها
فقالوا یا رسول الله كرهنا ان نخرجک لیلا او نوقظک فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی صف
بالناس علی قبرها وكبر اربع تكبيرات رواه الامام مالک فی الموطا وعن ابن عباس قال مات انسان
كان رسول الله صلی الله علیه وسلم يعوده فمات بالليل فدفنوه ليلا فلما اصبح اخبروه فقال ما منعكم
ان تعلمونی قالوا كان الليل فكرهنا وكانت ظلمة ان نشق عليک فاتی قبره فصلی علیه رواه
البخاری وعن الشعبی قال اخبرنی من مر مع النبی صلی الله علیه وسلم علی قبر منبوذ فامهم
وصلوا خلفه قلت من حدثک هذا يا ابا عمرو قال ابن عباس رواه البخاری وابوداؤد والترمذی
وقال حديث حسن صحيح وعن ابن المسيب ان ام سعد ماتت والنبی صلی الله علیه وسلم غائب
فلما قدم صلی عليها وقد مضی لذلک شهر رواه الترمذی وعن عقبة بن عامر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم خرج يوما فصلی علی اهل احد صلاته علی الميت ثم انصرف رواه ابوداؤد وعن
يزيد بن حبيب قال ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قتلی احد بعد ثمانی سنين كالمودع للاحياء
والاموات رواه ابوداؤد وعن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قبر امرأة بعد ما دفنت رواه
النسائی وعن يزيد ابن ثابت انهم خرجوا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات يوم فرأی قبرا
جديدا فقال ما هذا قالوا هذه فلانة مولاة بنی فلان فعرفها رسول الله صلی الله علیه وسلم
ماتت ظهرا وانت صائم قائل فلم نحب ان نوقظک بها فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم
نصف الناس خلفه وكبر عليها اربعا ثم قال لا يموت فيكم ميت ما دمت بين اظهركم الا يعنی اذنتمونی
به فان صلاتی له رحمة رواه النسائی وابن ماجه وعن عامر بن ربيعة ان امرأة سوداء ماتت
ولم يؤذن بها النبی صلی الله علیه وسلم فاخبر بذلک فقال هلا اذنتمونی بها ثم قال لاصحابه صفوا
عليها فصلی عليها رواه ابن ماجة وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قبر بعد ما قبر
رواه ابن ماجة وعن بر... ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی ميت بعد ما دفن رواه ابن ماجة
وعن ابی سعيد قال كانت سوداء تقم المسجد فتوفيت ليلا فلما اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم

اخبر بموتها فقال الا[۱۳] اذنتمونی بها فخرج باصحابه فوقف علی قبرها فکبر علیها والناس من خلفه
ودعا لها ثم انصرف رواه ابن ماجة **وعن**[۱۴] عقبة بن عامر ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج یوما
فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شهید علیکم و
انی والله لانظر الی حوضی الان وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض
وانی والله ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخاف علیکم ان تنافسوا فیها رواه
البخاری ومسلم وفی روایات ذلک بعد ثمان سنین **باب** اذا حضرت جنائز الرجال
والنساء **عن**[۱۵] امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه انه قال اذا اجتمعت جنائز الرجال
والنساء جعل الرجال مما یلی الامام والنساء مما یلی القبلة واذا اجتمع الحر
والعبد جعل الحر مما یلی الامام والعبد مما یلی القبلة رواه ابن ابی شیبة **وعن**[۱۶] ابی هریرة انه
صلی علی جنائز رجال ونساء فقدم النساء مما یلی القبلة والرجال مما یلی الامام رواه ابن ابی شیبة
وعن عثمان وابن عمر وزید بن ثابت وواثلة بن الاسقع نحوه **وعن**[۱۷] عمار بن ابی عمار قال
شهدت جنازة ام کلثوم وابنها فجعل الغلام مما یلی الامام فانکرت ذلک وفی القوم ابن عباس
وابو سعید وابو قتادة وابو هریرة فقالوا هذه السنة رواه ابو داود والنسائی وسنده صحیح ورواه
البیهقی وفی روایته وکان فی القوم الحسن والحسین وابو هریرة وابن عمر ونحوه من ثمانین
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی روایة ان الامام کان ابن عمر لانه کان اخاه من ابیه
وعن[۱۸] نافع ان ابن عمر صلی علی تسع جنائز رجال ونساء فجعل الرجال مما یلی الامام وجعل النساء
مما یلی القبلة وصفهم صفا واحدا ووضعت جنازة ام کلثوم بنت علی وهی امرأة عمر بن الخطاب
وابن لها یقال له زید بن عمر والامام یومئذ سعید بن العاص وفی الناس یومئذ ابن عباس
وابو هریرة وابو سعید وابو قتادة فوضع الغلام مما یلی الامام رواه البیهقی والنسائی وزاد فقال
رجل فانکرت ذلک فنظرت الی ابن عباس وابی هریرة وابی سعید وابی قتادة فقلت ما هذا قالوا
هی السنة **وعن**[۱۹] سعید بن العاص انه صلی علی ام کلثوم وزید بن عمر فجعل زیدا مما یلیه وجعل
ام کلثوم بین یدی زید وفی الناس الحسن والحسین اخرون من اصحاب رسول الله صلی الله علیه
وسلم رواه ابن ابی شیبة **باب** کراهة صلاة الجنازة فی المسجد **عن**[۲۰] ابی سلمة بن عبد الرحمن
ان عائشة لما توفی سعد بن ابی وقاص قالت ادخلوا به المسجد حتی اصلی علیه فانکر ذلک علیها
فقالت والله لقد صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد سهیل واخیه رواه

مسلم وابو داؤد من قوله والله لقد صلى الخ **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فى المسجد فلا شئ له رواه ابو داؤد وابن ماجة فى سننه واسناده حسن و ابو داؤد الطيالسى ولفظه فليس له شئ وفى رواية فلا اجر له ورواه ابن ابى شيبة فى مصنفه بلفظ فلا صلاة له ورواه ابن عدى فى الكامل بلفظ ابى داؤد ورواه الطحاوى فى شرح معانى الآثار **وعن** الامام محمد انه قال لا يصلى على جنازة فى المسجد كذلك بلغنا عن ابى هريرة وموضع الجنازة بالمدينة خارج من المسجد وهو الموضع الذى كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى على الجنازة فيه ذكره فى الموطا **وعن** صالح مولى التوءمة قال ادركت رجالا ممن ادركوا النبى صلى الله عليه وسلم وابا بكر اذا جاؤا فلم يجدوا الا ان يصلوا فى المسجد رجعوا فلم يصلوا رواه ابو داؤد الطيالسى

باب كراهة صلاة الجنازة فى الاوقات الثلث **عن** عقبة بن عامر الجهنى قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلى فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف للغروب حتى تغرب رواه الترمذى وقال حديث حسن صحيح وقال قال ابن المبارك معنى هذا الحديث او ان نقبر فيهن موتانا يعنى الصلاة على الجنازة وكره الصلاة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها واذا انتصف النهار حتى تزول الشمس ورواه النسائى وابو داؤد وابن ماجة **وعن** اين عمر انه كان لا يصلى على الجنازة الا طاهرا ولا يصلى عند طلوع الشمس ولا عند غروبها اورده البخارى تعليقا

باب الصلاة على المرجوم **عن** جابر بن عبد الله ان رجلا من اسلم جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزناء فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه حتى شهد على نفسه اربع مرات فقال النبى صلى الله عليه وسلم ابك جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر به النبى صلى الله عليه وسلم فرجم فلما اذ لقته الحجارة فر فادرك فرجم فمات فقال النبى صلى الله عليه وسلم خيرا ولم يصل عليه رواه النسائى **وعن** عمران بن حصين ان امرءة من جمينة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت انى زنيت وهى حبلى فدعا وليها فقال احسن اليها فاذا وضعت فأتنى فلما وضعت جاء بها فامر بها فشكت عليها ثيابها ثم رجمها ثم صلى عليها فقال له عمر تصلى عليها وقد زنت فقال لقد تابت توبة لو قسمت على سبعين من اهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت توبة افضل من ان جادت بنفسها لله عز وجل رواه مسلم وابو داؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة وابو داؤد الطيالسى

وعن الامام الاعظم عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه لما رجم ماعز قالوا يا رسول الله
ما نصنع به قال اصنعوا به ما تصنعون بموتاكم من الغسل والكفن والحنوط والصلاة عليه
رواه ابن ابي شيبة في مصنفه وعن انس ان امرءة اتت النبي صلى الله عليه وسلم فاعترفت
بالزنا وكانت حاملا فاخرها رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى وضعت ثم امرها فشدت عليها
ثيابها ثم امر برجمها ثم صلى عليها فقال له رجل اتصلي عليها وقد زنت ورجمتها فقال النبي صلى الله
عليه وسلم لقد تابت توبة لو تاب بها سبعون من اهل المدينة لقبل منهم هل وجدت افضل
ان جادت بنفسها رواه الطبراني في المعجم الصغير **باب** الصلاة على المديون
عن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى برجل يصلي عليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم
صلوا على صاحبكم فان عليه دينا قال ابو قتادة هو علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالوفاء
فصلى عليه رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان يوتى بالرجل المتوفى عليه الدين فيقول هل ترك لدينه من قضاء فان حدث انه
ترك وفاء صلى عليه والا قال للمسلمين صلوا على صاحبكم فلما فتح الله الفتوح قام فقال
انا اولى بالمؤمنين من انفسكم فمن توفي من المؤمنين وترك دينا فعلي قضاءه ومن ترك
مالا فلورثته رواه النسائي والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وعن سلمة يعني ابن
الاكوع قال أُتي النبي صلى الله عليه وسلم بجنازة فقالوا يا نبي الله صل عليها قال هل ترك عليه
دين قالوا نعم قالوا هل ترك من شيء قالوا لا قال صلوا على صاحبكم قال رجل من الانصار
يقال له ابو قتادة صل عليه وعلي دينه فصلى عليه رواه النسائي وعن جابر قال كان النبي
صلى الله عليه وسلم لا يصلي على رجل عليه دين فاتي بميت فسأل اعليه دين قالوا نعم عليه
ديناران قال صلوا على صاحبكم قال ابو قتادة هما علي يا رسول الله فصلى عليه فلما فتح
الله على رسوله صلى الله عليه وسلم قال انا اولى بكل مومن من نفسه من ترك دينا فعلي ومن
ترك مالا فلورثته رواه النسائي وعنه قال توفي رجل فغسلناه وحنطناه وكفناه
ثم اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه فخطا خطا ثم قال هل عليه دين قلنا
نعم ديناران قال صلوا على صاحبكم فقال ابو قتادة يا رسول الله دينه علي فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما عليك حق الغريم وبرئ الميت قال نعم فصلى عليه ثم لقيه
من الغد فقال وما فعل الديناران قال يا رسول الله انما مات امس ثم لقيه من الغد

فقال ما فعل الديناران فقال يا رسول الله قد قضيتهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الآن بردت عليه جلده رواه ابوداؤد الطيالسي **باب** ترك الصلاة على باغ عن
امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه انه لم يغسل اهل النهروان ولم يصل عليهم
فقيل اكفارهم فقال لا ولكنهم اخواننا بغوا ذكره السرخسي واستقر به الزيلعي المخرج
لاحاديث الهداية **باب** ترك الامام الصلاة على قاتل نفسه وما ورد فيه عن
ثابت بن الضحاك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف بملة غير الاسلام كاذبا متعمدا
فهو كما قال ومن قتل نفسه بحديدة عذب به في نار جهنم رواه البخاري وعن الحسن
ثنا جندب في هذا المسجد فما نسينا وما نخاف ان يكذب جندب عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال كان برجل جراح فقتل نفسه فقال الله بدرني عبدي بنفسه حرمت عليه الجنة
رواه البخاري وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي يخنق نفسه
يخنقها في النار والذي يطعنها يطعنها في النار رواه البخاري وعن جابر بن سمرة قال
مرض رجل فصيح عليه فجاء جاره الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه قد مات قال و
ما يدريك قال انا رأيته قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لم يمت قال فرجع فصيح عليه فجاء الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه قد مات فقال النبي صلى الله عليه وسلم انه لم يمت قال فرجع
فصيح عليه فقالت امرأته انطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال الرجل اللهم
العنه قال ثم انطلق الرجل فرأه قد نحر نفسه بمشقص معه فانطلق الى النبي صلى الله عليه وسلم
فاخبره قد مات قال وما يدريك قال رأيته ينحر نفسه بمشاقص معه قال انت رأيته قال
نعم قال اذا لا اصلي عليه رواه ابوداؤد وعنه ان رجلا قتل نفسه فلم يصل عليه النبي صلى
الله عليه وسلم رواه الترمذي وقال حديث حسن وعنه ان رجلا قتل نفسه بمشاقص
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انا فلا اصلي عليه رواه النسائي وعن ابي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال من تردى من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم يتردى خالدا مخلدا
فيها ابدا ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها
ابدا ومن قتل نفسه بحديدة كانت حديدته في يده يجاء بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا
فيها ابدا رواه النسائي وعن جابر بن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي برجل قتل نفسه
بمشاقص فلم يصل عليه رواه مسلم وعنه ان رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

جرح فاذنه ابراحة فدب الى مشاقص فذبح بها نفسه فلم يصل عليه النبي صلى الله عليه وسلم
قال وكان ذلك منه ادبا رواه ابن ماجة **وعنه** ان رجلا قتل نفسه بمشقص فلم يصل عليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد الطيالسي

باب المنع عن الصلاة على المنافقين قال تعالى ولا تصل على احد
منهم مات ابدا ولا تقم على قبره **عن** امير المؤمنين عمر ابن الخطاب رضي الله عنه انه
قال لما مات عبدالله بن أبي بن سلول دعي له رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه فلما
قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وثبتُ اليه فقلت يا رسول الله اتصلي على ابن أبي وقد
قال يوم كذا وكذا - كذا وكذا اعدد عليه قوله فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اخر عني
يا عمر فلما اكثرت عليه قال اني خيرت فاخترت لو اعلم اني ان زدت على السبعين نغفر له
لزدت عليها قال فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم انصرف فلم يمكث الا يسيرا حتى
نزلت الايتان من البراءة ولا تصل على احد منهم مات ابدا الى قوله وهم فاسقون قال
فعجبت بعد من جرأتي على رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ والله ورسوله اعلم رواه البخاري
والنسائي **وعن** ابن عمر قال لما توفي عبدالله بن ابي جاء ابنه الى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال يا رسول الله اعطني قميصك اكفنه فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذنوني به
فلما اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان يصلي عليه قال له عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما ذاك
لك فصلى عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم انا بين خيرتين استغفر لهم
اولا تستغفر لهم فانزل الله تعالى سبحنه ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره
رواه ابن ماجة **وعن** جابر قال مات راس المنافقين بالمدينة واوصى ان يصلي عليه النبي صلى الله
عليه وسلم وان يكفنه في قميصه فصلى عليه وكفنه في قميصه وقام على قبره - فانزل الله ولا تصل على
احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره رواه ابن ماجة

باب المنع عن الاستغفار للمشركين
عن سعيد بن المسيب عن ابيه انه اخبره انه لما حضرت ابا طالب الوفاة جاءه رسول الله
صلى الله عليه وسلم فوجد عنده ابا جهل بن هشام وعبدالله ابن امية بن المغيرة قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لابي طالب يا عم قل لا اله الا الله كلمة اشهد لك بها عند الله فقال ابو جهل
وعبدالله بن امية اترغب عن ملة عبد المطلب فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرضها
عليه ويعودان بتلك المقالة حتى قال ابو طالب اخر ما كلمهم هو على ملة عبد المطلب وابى ان
يقول لا اله الا الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما والله لاستغفرن لك ما لم انه عنه

فانزل الله تعالى فيه ماكان للنبى والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم رواه البخارى والنسائى وزاد ونزلت انك لا تهدى من احببت وعن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله وجهه قال سمعت رجلا يستغفر لابويه وهما مشركان فقلت اتستغفر لهما وهما مشركان فقال اولم يستغفر ابرهيم لابيه فاتيت النبى صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فنزلت وما كان استغفار ابرهيم لابيه الا عن موعدة وعدها اياه رواه النسائى وعنه قال لما اخبرت رسول الله صلى الله عليه وسلم بموت ابى طالب بكى ثم قال لى اذهب فاغسله وكفنه وواره قال ففعلت ثم اتيته فقال لى اذهب فاغتسل قال وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يستغفر له اياما ولا يخرج من بيته حتى نزل عليه جبرئيل بهذه الاية ماكان للنبى والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين الاية رواه ابن سعد فى الطبقات

باب فى نفع حماية النبى صلى الله عليه وسلم وقرابته

عن عباس بن عبد المطلب عم رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال للنبى صلى الله عليه وسلم ما اغنيت عن عمك فوالله كان يحوطك ويغضب لك قال هو فى ضحضاح من نار ولولا انا لكان فى الدرك الاسفل من النار وفى رواية وجدته فى غمرات من النار فاخرجته الى ضحضاح رواه الامام احمد والبخارى ومسلم وعن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر عنده عمه ابوطالب فقال لعله تنفعه شفاعتى يوم القيمة فيجعل فى ضحضاح فى النار يبلغ كعبيه يغلى منه دماغه رواه الامام احمد فى مسنده والبخارى ومسلم وفى رواية يونس بن بكير يغلى منه دماغه حتى يسيل على قدميه وعن جابر بن عبد الله الانصارى قيل للنبى صلى الله عليه وسلم هل نفعت اباطالب قال اخرجته من غمرة جهنم الى ضحضاح منها رواه البزار وابويعلى وابن عدى والتمام وعن ام المؤمنين ام سلمة رضى الله عنها ان الحارث بن هشام اتى النبى صلى الله عليه وسلم يوم حجة الوداع فقال يارسول الله انك تحث على صلة ... ن الى الجار وايواء اليتيم واطعام الضيف واطعام المسكين كل ذلك كان يفعله هشام بن المغيرة فما ظنك به يارسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل قبر لا يشهد صاحبه ان لا اله الا الله فهو جذوة من النار وقد وجدت عمى اباطالب فى طمطام من النار فاخرجه الله لمكانه منى واحسانه الى فجعله فى ضحضاح من النار رواه الخزائى

له قال الامام ابن حجر فى فتح البارى يريد الخصوصية انه بعد ان امتنع شفع له حتى خفف له العذاب بالنسبة الى غيره ١٢ منه غفرله

ابواب اللحد والدفن

باب استحباب اللحد **عن** ابن عباس قال، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى وابن ماجة ورواه الامام احمد وابن ابى شيبة وابن ماجة وابو داؤد الطيالسى وعبد الرزاق فى مصنفه والطبرانى فى معجمه وابو نعيم فى الحلية عن جرير بن عبد الله ورواه ابن شاهين عن جابر رضى الله عنهم اجمعين **باب** اللحد ونصب اللبن **عن** عامر بن سعد بن ابى وقاص ان سعد بن ابى وقاص قال فى مرضه الذى هلك فيه الحدوا لى لحدا وانصبوا على اللبن نصبا كما صنع برسول الله صلی الله علیه وسلم رواه مسلم والنسائى وابن ماجة **وعن** عروة بن الزبير قال كان بالمدينة رجلان احدهما يلحد والاخر لا يلحد فقالوا ايهما جاء اولا عمل عمله فجاء الذى يلحد فلحد لرسول الله صلی الله علیه وسلم رواه فى شرح السنة **وعن** انس بن مالك قال لما توفى النبى صلی الله علیه وسلم كان بالمدينه رجل يلحد والاخر يضرح فقالوا نستخير ربنا ونبعث اليهما فايهما سبق تركناه فارسل اليهما فسبق صاحب اللحد فلحدوا للنبى صلی الله علیه وسلم رواه ابن ماجة واسناده حسن **وعن** ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت لما مات رسول الله صلی الله علیه وسلم اختلفوا فى اللحد والشق حتى تكلموا فى ذلك وارتفعت اصواتهم فقال عمر لا تصيحوا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم حيا ولا ميتا او كلمة نحوه فارسلوا الى الشقاق واللاحد فجاء اللاحد فلحد لرسول الله صلی الله علیه وسلم ثم دفن صلی الله علیه وسلم رواه ابن ماجة **وعنها** ان النبى صلی الله علیه وسلم الحد له رواه ابو داؤد الطيالسى **وعن** ابن عباس قال لما ارادوا ان يحفروا لرسول الله صلی الله علیه وسلم وكان ابو عبيدة بن الجراح يضرح اى يشق كحفر اهل مكة وكان ابو طلحة ويزيد بن سهيل يحفر لاهل المدينة وكان يلحد فدعا العباس رجلين فقال لاحدهما اذهب الى ابى عبيدة وقال للاخر اذهب الى ابى طلحة اللهم خر لرسولك فوجد صاحب ابى طلحة ابا طلحة فجاء به فلحد لرسول الله صلی الله علیه وسلم فلما فرغ من جهاز رسول الله صلی الله علیه وسلم يوم الثلثاء وضع على سريره وقد كان المسلمون اختلفوا فى دفنه فقال قائل يدفنه فى مسجده وقال قائل يدفنه مع اصحابه فقال ابو بكر رضى الله عنه انى سمعت رسول الله

صلى الله عليه وسلم يقول ما قبض نبي الا دفن حيث قبض فرفع فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم
الذي توفي فيه فحفر له تحته ثم دعي الناس لرسول الله صلى الله عليه وسلم يصلون عليه ارسالا
الرجال حتى اذا فرغ منهم ادخل النساء حتى اذا فرغ النساء ادخل الصبيان ولم يؤم الناس
على رسول الله صلى الله عليه وسلم احد فدفن صلى الله عليه وسلم من وسط الليل ليلة الاربعاء
ونزل في حفرته علي ابن ابي طالب والفضل ابن العباس والقثم ابن العباس وشقران مولى
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اوس ابن خولي وهو ابو ليلى ابن ابي طالب انشدك الله
وحظنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له علي رضي الله عنه انزل وكان شقران
مولاه اخذ قطيفة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسها فدفنها في القبر وقال والله
لا يلبسها احد بعدك فدفنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابن ماجة **وعن** جرير ان
النبي صلى الله عليه وسلم جلس على شفير قبر فقال الحدوا ولا تشقوا فان اللحد لنا والشق لغيرنا
رواه الامام احمد في مسنده وابو داؤد الطيالسي **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم
الحد له ولابي بكر ولعمر رواه ابن ابي شيبة في مصنفه بطريق مالك **باب** تمني الارض
لدفن المسلم فيها **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المومن اذا مات تجملت
المقابر لموته فليس منها بقعة الا وهي تتمنى ان يدفن فيها وان الكافر اذا مات اظلمت المقابر
لموته فليس منها بقعة الا وهي تستجير بالله ان لا يدفن فيها رواه الحكيم الترمذي وابن عدي
وابن عساكر **باب** في اجر حافر القبر **عن** ابي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من غسل ميتا فكتم عليه غفر له اربعون كبيرة ومن كفنه كساه الله من السندس والاستبرق
ومن حفر له قبرا حتى يجنه فكانما اسكنه مسكنا حتى يبعث رواه البيهقي في المعرفة والطبراني
في الكبير والحاكم في المستدرك وقال على شرط مسلم **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من حفر قبرا بنى الله له بيتا في الجنة ومن غسل ميتا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه
ومن كفن ميتا كساه الله من حلل الجنة ومن عزى حزينا البسه الله التقوى وصلى على روحه
في الارواح ومن عزى مصابا كساه الله حلتين من حلل الجنة لا تقوم لهما الدنيا رواه
الطبراني في الاوسط **باب** في توسيع القبر **عن** هشام بن عامر ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال يوم احد احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة في واحد وقدموا
اكثرهم قرآنا رواه الامام احمد والترمذي وابو داؤد وروى ابن ماجة الى قوله واحسنوا

وعنه قال لما كان يوم احد اصيب من المسلمين واصاب الناس جراحات فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم احفروا واوسعوا وادفنوا الاثنين والثلثة فى القبر وقدموا اكثرهم قرانا
رواه النسائى وعن الادرع السلمى قال جئت احرس النبى صلى الله عليه وسلم فاذا رجل قراءته
عالية فخرج النبى صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هذا مراء قال فمات بالمدينة ففرغوا من
جهازه فحملوا نعشه فقال النبى صلى الله عليه وسلم ارفقوا به رفق الله به انه كان يحب الله
ورسوله قال وحفر حفرته فقال اوسعوا له وسع الله عليه فقال بعض اصحابه يا رسول الله
لقد حزنت عليه فقال اجل انه كان يحب الله ورسوله رواه ابن ماجة **باب** فى تعميق القبر
عن هشام بن عامر قال شكونا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد فقلنا يا رسول الله
الحفر علينا لكل انسان شديد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احفروا واعمقوا واحسنوا وادفنوا
الاثنين والثلثة فى قبر واحد قالوا فمن نقدم يا رسول الله قال قدموا اكثرهم قرانا قال فكان
ابى ثالث ثلثة فى قبر واحد رواه النسائى وعنه قال جاءت الانصار الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم يوم احد فقالوا اصابنا قرح وجهد فكيف تامرنا قال احفروا واوسعوا واجعلوا
الرجلين والثلاثة فى القبر قيل فايهم يقدم قال اكثرهم قرانا قال اصيب ابى يومئذ عامر
بين اثنين او قال واحد رواه ابو داود وزاد فى رواية واعمقوا وعن ابن عباس عن النبى
صلى الله عليه وسلم اذا مات لاحدكم الميت فاحسنوا كفنه وعجلوا انجاز وصية واعمقوا له فى قبره
وجنبوه الجار السوء قيل يا رسول الله وهل ينفع الجار الصالح فى الاخرة قال هل ينفع فى الدنيا
قالوا نعم قال كذلك ينفع فى الاخرة رواه المالينى وعن عمرو بن مهاجر قال مات سهل بن
عبد العزيز اخو عمر بن عبد العزيز فامر فى عمر ان احفر له وقال احفر له على قدر طولك او الى المنكب
ولا تبعد له فى الارض فان اعلى الارض اطهر وفى لفظ اطيب رواه ابن عساكر **باب** الحفار
اذا وجد عظما عن جابر قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى جنازة فجلس النبى صلى
الله عليه وسلم على شفير القبر وجلسنا معه فاخرج الحفار عظما ساقا او عضدا فذهب ليكسره
فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا تكسرها فان كسرك اياه ميتا ككسرك اياه حيا ولكن دسه
فى جانب القبر ذكره فى فتح الودود وعن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله عنها ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسر عظم الميت ككسره حيا رواه ابو داود **باب**
جمع الموتى فى القبر الواحد عن عبد الرحمن بن كعب ان جابر بن عبد الله اخبره ان النبى صلى الله

الله عليه وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلى احد رواه البخاري وعن انس بن مالك
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على حمزة وقد مثل به فقال لولا ان تجد صفية في
نفسها لتركته حتى تاكله العافية حتى يحشر من بطونها وقلت الثياب وكثرت القتلى
فكان الرجل والرجلان والثلثة يكفنون في الثوب الواحد زاد قتيبة ثم يدفنون في قبر
واحد فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل ايهم اكثر قرانا فيقدمه الى القبلة رواه ابوداؤد
وعن هشام بن عامر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم احد احفروا واوسعوا واعمقوا و
احسنوا وادفنوا الاثنين والثلثة في قبر واحد وقدموا اكثرهم قرانا رواه الامام احمد والترمذي
وعنه قال لما كان يوم احد اصاب الناس جهد شديد فقال النبي صلى الله عليه وسلم
احفروا واوسعوا وادفنوا الاثنين والثلثة في قبر فقالوا يا رسول الله فمن نقدم قالوا
قدموا اكثرهم قرانا رواه النسائي وعنه قال اشتد الجراح يوم احد فشكي ذلك الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا في القبر الاثنين والثلثة وقدموا
اكثرهم قرانا رواه النسائي **باب** تقديم الاعلم في اللحد عن هشام بن عامر قال
قتل ابي يوم احد فقال النبي صلى الله عليه وسلم احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا الاثنين
والثلثة في القبر وقدموا اكثرهم قرانا وكان ابي ثالث ثلثة وكان اكثرهم قرانا فقدم رواه
النسائي وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال احفروا واحسنوا وادفنوا الاثنين
والثلثة وقدموا اكثرهم قرانا رواه النسائي وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يجمع بين الرجلين من قتلى احد في ثوب واحد ثم يقول ايهم اكثر اخذا للقران
فاذا اشير له الى احد قدمه في اللحد وقال انا شهيد على هؤلاء يوم القيمة وامر بدفنهم
بدمائهم ولم يصل عليهم ولم يغسلوا رواه البخاري وعنه قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول لقتلى احد اي هؤلاء اكثر اخذا للقران فاذا اشير له الى احد قدمه في
اللحد قبل صاحبه وقال جابر فكفن ابي وعمي في نمرة واحدة رواه البخاري **باب**
الدفن بالليل عن محمد بن عبد الله الاسدي قال شهدت جنازة بعض اهل عبد الصمد
بن علي فجعل يحثهم ويعجلهم ويقول ادبحونا قبل المنا فقلنا له اتروي في هذا شيئا قال
نعم حدثني عن جدي عبد الله بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان ملائكة النهار
ارأف من ملئكة الليل رواه ابن النجار في تاريخ بغداد وعن جابر بن عبد الله قال رأى ناس

نا فی المقبرة فاتوها فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القبر واذا هو یقول ناولونی صاحبکم فاذا هو الرجل الذی کان یرفع صوته بالذکر رواه ابوداؤد **وعن** ابن عباس قال صلی النبی صلی الله علیه وسلم علی رجل بعد ما دفن بلیلة قام هو واصحابه وکان سأل عنه فقال من هذا فقالوا فلان دفن البارحة فصلوا علیه رواه البخاری وقال ودفن ابو بکر رضی الله عنه لیلا **وعن** ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم ادخل قبرا لیلا فاسرج له بسراج فاخذ من قبل القبلة وقال رحمک الله ان کنت لاواها تلاء للقران وکبر علیه اربعا رواه الترمذی وقال حدیث حسن وقال فی شرح السنة اسناده ضعیف **وعن** جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تدفنوا موتاکم باللیل الا ان تضطروا رواه ابن ماجة **وعنه** ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب یوما فذکر رجلا من اصحابه قبض فکفن فی کفن غیر طائل وقبر لیلا فزجر النبی صلی الله علیه وسلم ان یقبر الرجل باللیل حتی یصلی علیه الا ان یضطر الرجل الی ذلک رواه مسلم **وعن** ام المومنین الصدیقة رضی الله عنها قالت ما علمنا بدفن رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی سمعنا صوت المساحی فی السحر لیلة الثلثاء رواه الواقدی فی المغازی وقال النووی المنهی عنه الدفن قبل الصلاة **باب** الدفن عند الطلوع والغروب **عن** عقبة بن عامر قال ثلث ساعات کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهانا ان نصلی فیهن او نقبر فیهن موتانا حین تطلع الشمس بازغة حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظهیرة حتی تمیل وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب او کما قال رواه ابوداؤد وابن ماجة **باب** ما یقول الملک الموکل بالقبر بعد الدفن **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لله ملک موکل بالمقابر فاذا دفن المیت وسوی علیه وتحولوا لینصرفوا قبض قبضة من تراب القبر فرمی به علی اقفیتهم وقال انصرفوا الی دنیاکم وانسوا موتاکم رواه ابن بطة فی امالیه **وعن** انس عن النبی صلی الله علیه وسلم ان مشیعی الجنازة قد وکل الله بهم ملکا فعم مصحوبون محزونون حتی اذا اسلموه فی ذلک القبر ورجعوا راجعین اخذ کفا من تراب فرمی به وهو یقول ارجعوا الی دنیاکم وانساکم الله موتاکم فینسون میتهم ویاخذون فی شرائهم وبیعهم کانهم لم یکونوا منه ولم یکن منهم رواه الطوسی والدیلمی فی مسند الفردوس **باب** کم یدخل القبر **عن** عامر قال غسل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی والفضل واسامة ابن زید وهم ادخلوه

قبره قال وحدثني مرحب او ابن ابى مرحب انهم ادخلوا معهم عبد الرحمن بن عوف فلما فرغ
قال على انما يلى الرجل اهله رواه ابو داؤد وعن الشعبى عن ابى مرحب ان عبد الرحمن ابن عوف
نزل فى قبر النبى صلى الله عليه وسلم قال كانى انظر اليهم اربعة رواه ابو داؤد **باب** من ينزل
فى قبر المرءة عن انس قال شهدنا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تدفن ورسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم جالس على القبر فرأيت عينيه تدمعان فقال هل
فيكم من احد لم يقارف الليلة فقال ابو طلحة انا قال فانزل فى قبرها فنزل فى قبرها رواه البخارى
وعن امير المومنين على بن ابى طالب كرم الله وجهه قال ان اولى الناس بالرجل يلى مقدمه من
القبر وان اولى الناس بالمرءة يلى موخرها من القبر رواه الديلمى وعن انس قال قال رسول الله لا يدخل
القبر رجل قارف اهله الليلة رواه احمد والطحاوى **باب** كيف يدخل الميت القبر عن ابن
عباس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر رضى الله عنهما يدخلون الميت من قبل
القبلة رواه الطبرانى فى الكبير وفى اسناده عبد الله بن خراش وثقه ابن حبان وضعفه جماعة
وعن امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه انه ادخل يزيد بن المكفف من قبل القبلة رواه
عبد الرزاق وابو بكر بن ابى شيبة وصححه ابن حزم فى المحلى وعن محمد بن الحنفية انه ولى ابن
عباس فكبر عليه اربعا وادخله من قبل القبلة رواه ابن ابى شيبة وعن ابرهيم النخعى ان
النبى صلى الله عليه وسلم ادخل من قبل القبلة ولم يسل سلا رواه ابو داؤد فى المراسيل وابن ابى
شيبة فى مصنفه وزاد ورفع قبره حتى يعرف وعن بريدة قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قبل القبلة والحد له ونصب عليه اللبن نصبا رواه ابن عدى فى الكامل والعقيلى فى ضعفائه
وعن ابى سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ من قبل القبلة واستقبل استقبالا
رواه ابن ماجة **باب** كيف يجلس عند القبر عن البراء عازب قال خرجنا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم فى جنازة فقعد حيال القبلة رواه ابن ماجة وعنه قال خرجنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم فى جنازة فانتهينا الى القبر فجلس وجلسنا كان على رؤسنا الطير
رواه ابن ماجة وعنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى جنازة رجل من
الانصار فانتهينا الى القبر ولم يلحد بعد فجلس النبى صلى الله عليه وسلم مستقبل القبلة
وجلسنا معه رواه ابو داؤد **باب** الموعظة عند القبر عن امير المؤمنين على المرتضى
كرم الله وجهه قال كنا فى جنازة فى بقيع الغرقد فاتانا النبى صلى الله عليه وسلم فقعد

تعدنا حوله ومعه مخصرة فنكس فجعل ينكت بمخصرته ثم قال ما منكم من احد ما من نفس
منفوسة الا كتب مكانها من الجنة والنار الا قد كتب شقية او سعيدة فقال رجل يا رسول الله
افلا نتكل على كتابنا وندع العمل فمن كان منا من اهل السعادة فسيصير الى عمل اهل السعادة
واما من كان منا من اهل الشقاوة فسيصير الى اهل الشقاوة قال فاما اهل السعادة فييسرون
لعمل السعادة واما اهل الشقاوة فييسرون لعمل الشقاوة ثم قرء فاما من اعطى واتقى الاية
رواه البخاري **باب** ما يقول عند وضع الميت فى القبر **عن**[١] امير المؤمنين على المرتضى
كرم الله وجهه قال اذا بلغت الجنازة القبر فجلس الناس فلا تجلس ولكن قم على شفير القبر
فاذا ولى فى قبره فقل بسم الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم عبدك نزل بك
وانت خير منزول به خلف الدنيا خلف ظهره فاجعل ما قدم عليه خيرا مما خلف فانك قلت
وما عند الله خير للابرار رواه البزار **وعن**[٢] قتادة ان انسا دفن ابنا له فقال اللهم جاف
الارض عن جنبيه وافتح ابواب السماء لروحه وابدله دارا خيرا من داره رواه ابن شيبة و
عن[٣] انس انه كان اذا وضع الميت فى قبره قال اللهم جاف القبر عن جنبيه وصعد روحه
وتقبله وتلقاه منك بروح رواه سعيد بن منصور **وعن**[٤] مجاهد انه كان يقول بسم الله وفى
سبيل الله اللهم افسح له فى قبره ونور له فيه والحقه بنبيه رواه ابى شيبة **وعن**[٥] عمرو بن
مرة قال كانوا يستحبون اذا وضع الميت فى اللحد ان يقولوا اللهم اعذه من الشيطان الرجيم
رواه الحكيم الترمذى **وعن**[٦] خيثمة قال كانوا يستحبون اذا دفنوا الميت ان يقولوا بسم الله
وفى سبيل الله وعلى ملة رسول الله اللهم اجره من عذاب القبر وعذاب النار ومن الشيطان
الرجيم رواه ابن ابى شيبة فى مصنفه **وعن**[٧] ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا وضع
الميت فى القبر قال بسم الله وعلى سنة رسول الله رواه ابوداؤد وابن حبان وصححه والترمذى وزاد
بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله وقال حسن غريب من هذا الوجه **وعنه**[٨] قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضعتم موتاكم فى قبورهم فاقرؤا له بسم الله وعلى ملة رسول
الله رواه الحاكم فى المستدرك وقال صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ورواه الطبرانى فى الاوسط
والبيهقى والدارقطنى وقال الموقوف هو المحفوظ **وعن**[٩] قتادة قال ان النبى صلى الله عليه وسلم
كان اذا وضع الميت فى قبره قال بسم الله وعلى ملة رسول الله رواه ابن حبان فى صحيحه
وعن[١٠] عبد الرحمن بن العلاء بن اللجلاج عن ابيه قال قال لى ابى اللجلاج ابو خالد يا بنى

اذا انامت فالحد لی واذا وضعتنی فی لحدی فقل بسم الله وعلی ملة رسول الله ثم شن علی التراب شنا ثم اقرء عند راسی بفاتحة البقرة وخاتمتها فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلک رواه الطبرانی وعن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل المیت القبر قال بسم الله وعلی ملة رسول الله وقال ابو خالد مرة اذا وضع المیت فی لحده قال بسم الله وعلی سنة رسول الله وقال هشام فی حدیثه بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله رواه ابن ماجة وعن سعید بن المسیب قال حضر ابن عمر فی جنازة فلما وضعها فی اللحد قال بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها ولقها منک رضوانا قلت یا ابن عمر اشیئ سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم ام قلته برایک قال انی اذا لقادر علی القول بل شیئ سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه ابن ماجة والبیهقی فی سننه

باب توجیه المیت فی القبر الی القبلة عن عبید بن عمیر بن قتادة اللیثی عن ابیه وکانت له صحبة ان رجلا قال یا رسول الله ما الکبائر قال هی التسع فذکر منها استحلال البیت الحرام ثم قال قبلتکم احیاء وامواتا رواه ابو داؤد والنسائی والحاکم فی المستدرک فی کتاب الایمان وقال قد احتج الشیخان برواة هذا الحدیث غیر عبد الحمید ابن سنان

باب التلقین للمیت عن ابی امامة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مات احد من اخوانکم فسویتم علیه التراب فلیقم احدکم علی راس القبر ثم لیقل یا فلان بن فلانة فانه یسمعه ولا یجیب ثم یقول یا فلان بن فلانة فانه یستوی قاعدا ثم یقول یا فلان بن فلانة فانه یقول ارشدنا رحمک الله ولکن لا تشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وانک رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن اماما فان منکرا ونکیرا یاخذ کل واحد منهما بید صاحبه ویقول انطلق بنا ما نقعد عند من لقن حجته فیکون الله حجیجه دونهما قال رجل یا رسول الله فان لم یعرف امه قال ینسبه الی حواء یا فلان بن حوا رواه الطبرانی فی الکبیر وابن مندة وعنه قال اذا مت فدفنتمونی فلیقم انسان عند راسی فلیقل یا صدی بن عجلان اذکر ما کنت علیه فی الدنیا شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله رواه ابن مندة وعن راشد بن سعد وضمرة بن حبیب وحکیم بن

عمير قالوا اذا سوى على الميت قبره وانصرف الناس عنه كان يستحب ان يقال للميت
عند قبره يا فلان قل لا اله الا الله ثلث مرات يا فلان قل ربى الله ودينى الاسلام
ونبى محمد صلى الله عليه وسلم ثم ينصرف رواه سعيد بن منصور **باب** الاذخر
والحشيش فى القبر **عن** ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال حرم الله مكة فلم
تحل لاحد قبلى ولا لاحد بعدى احلت لى ساعة من نهار لا يختلى خلاها ولا يعضد
شجرها ولا ينفر صيدها ولا تلتقط لقطتها الا لمعرف فقال العباس رضى الله عنه الا الاذخر
لصاغتنا وقبورنا فقال الا الاذخر وقال ابو هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم لقبورنا
وبيوتنا وقال ابان بن صلح عن الحسن ابن مسلم عن صفية بنت شيبة سمعت النبى صلى
الله عليه وسلم مثله وقال مجاهد عن طاوس عن ابن عباس رضى الله عنهما لقينهم وبيوتهم
رواه البخارى **باب** الدفن فى التربة التى خلق منها **عن** ابى سعيد ان النبى صلى الله
عليه وسلم مر فى المدينة فرأى جماعة يحفرون قبرا فسأل عنه فقالوا حبشى قدم فمات
فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا اله الا الله سيق من ارضه وسمائه الى التربة التى خلق
منها رواه البزار والحاكم **وعن** ابى الدرداء قال مر بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نحفر
قبرا فقال ما تصنعون فقلنا نحفر قبرا لهذا الميت الاسود فقال جاءت به منيته الى تربته
رواه الطبرانى فى الاوسط **وعن** ابى هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يطوف ببعض
نواحى المدينة فاذا بقبر يحفر فاقبل حتى وقف عليه فقال لمن هذا قيل لرجل من الحبشة
فقال لا اله الا الله سيق من ارضه وسمائه حتى دفن فى التربة التى منها خلق رواه الحكيم
الترمذى فى نوادر الاصول **وعن** ابن مسعود قال ان ملك الموكل بالرحم ياخذ النطفة من
الرحم فيضعها على كفه فيقول يا رب مخلقة او غير مخلقة فان قال مخلقة قال يا رب ما الرزق
ما الاثر ما الاجل ما العمل فيقول انظر فى ام الكتاب فينظر فى اللوح المحفوظ فيجد فيه
رزقه واثره واجله وعمله وياخذ التراب الذى يدفن فى بقعته ويعجن به نطفته فذلك
قوله تعالى منها خلقناكم وفيها نعيدكم رواه الحكيم فى نوادر الاصول **وعن** بلال بن يساف
قال ما من مولود يولد الا وفى سرته من تربة الارض الذى يموت فيها رواه الدينورى فى
المجالسة **وعن** ابن عمر ان حبشيا دفن بالمدينة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
دفن بالطينة التى خلق منها رواه الطبرانى فى الكبير **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا وفي سرته من تربته التي يولد منها فاذا رد الى ارذل العمر رد الى تربته التي خلق منها حتى يدفن فيها واني وابو بكر وعمر خلقنا من تربة واحدة وفيها ندفن رواه الخطيب وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا وينثر عليه من تراب حفرته رواه ابو نعيم وابو نصر حاجي بن الحسين في جزئه والرافعي ورواه الحكيم نحوه والحاكم في المستدرك.

باب جعل القطيفة في القبر من خصائصه صلى الله عليه وسلم عن ابن عباس قال جعل في قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم قطيفة حمراء رواه مسلم والترمذي وقال حديث حسن صحيح والنسائي وابو داؤد الطيالسي ولفظه ادخل وعن جعفر بن محمد عن ابيه قال الذي الحد قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو طلحة الذي والقى القطيفة تحته شقران مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جعفر واخبرني ابن ابي رافع قال سمعت شقران يقول انا والله طرحت القطيفة تحت رسول الله صلى الله عليه وسلم في القبر رواه الترمذي وقال حديث شقران حديث حسن غريب

باب كراهة الآجر في القبر عن ابن عمرو بن العاص انه قال لا تجعلوا في قبري خشبا ولا حجرا رواه وعن ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن تجصيص القبور رواه ابن ماجة

باب كون القبر غير مشرفة ولا لاطئة عن القاسم بن محمد قال دخلت على عائشة فقلت يا اماه اكشفي لي عن قبر النبي صلى الله عليه وسلم وصاحبيه فكشفت لي عن ثلثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء قال ابو علي يقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مقدم وابو بكر عند راسه وعمر عند رجليه راسه عند رجلي رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد وعن الامام الاعظم عن حماد عن ابرهيم قال اخبرني من رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم وقبر ابي بكر وعمر ناشزة من الارض عليها فلق من مدر ابيض رواه الامام محمد في الآثار

باب رفع القبر قدر الشبر عن جعفر بن محمد عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم رش على قبره الماء ووضع عليه حصباء من حصباء العرصة ورفع قبره قدر شبر رواه البيهقي وهو مرسل

باب كراهة الزيادة على القبر عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبنى على القبر او يزاد عليه او يجصص رواه النسائي

باب جعل القبر مسنما عن سفيان التمار انه رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنما ذكره البخاري تعليقا وعنه قال دخلت بالبيت الذي

قبر النبي صلى الله عليه وسلم فرأيت قبر النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر مسنمة
رواه ابن ابي شيبة **وعن** جابر قال سألت ثلاثة كلهم له في قبر النبي صلى الله عليه وسلم
اب سألت ابا جعفر محمد بن علي وسألت القاسم بن محمد بن بكر وسألت سالم بن عبد الله
قلت اخبروني عن قبور آبائكم في بيت عائشة فكلهم قالوا انها مسنمة رواه ابن شاهين

باب حثو التراب على القبر ثلثا **عن** جعفر بن محمد عن ابيه مرسلا ان النبي صلى
الله عليه وسلم حثى على الميت ثلث حثيات بيديه جميعا وانه رش على قبر ابنه ابرهيم
ووضع عليه حصباء رواه في شرح السنة ورواه الامام الشافعي من قوله رش **وعن** ابي هريرة
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى على جنازة ثم اتى القبر فحثى عليه من قبل رأسه ثلثا رواه ابن
ماجة وابو داؤد وصححه **وعن** عمرو بن العاص قال لابنه وهو في سياق الموت اذا انا مت
فلا تصحبني نائحة ولا نار فاذا دفنتموني فشنوا على التراب شنا ثم اقيموا حول قبري قدر ما ينحر
جزور ويقسم لحمها حتى استأنس بكم واعلم ماذا اراجع به رسل ربي رواه مسلم

باب رش الماء على القبر **عن** جعفر بن محمد عن ابيه ان الرش على القبر كان على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم رواه سعيد بن منصور والبيهقي واسناده مرسل قوي **وعن** محمد ان النبي
صلى الله عليه وسلم رش على قبر ابنه ابرهيم ووضع عليه حصبا رواه الامام الشافعي واسناده
مرسل جيد **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم رش على قبره الماء ووضع عليه حصبا من حصباء
العرصه ورفع قبره قدر شبر رواه البيهقي مرسلا

باب كيف يرش الماء **عن** جعفر بن
محمد انه قال رش قبر النبي صلى الله عليه وسلم وكان الذي رش الماء على قبره بلال بن رباح
بقربة بدأ من قبل رأسه حتى انتهى الى رجليه رواه البيهقي في دلائل النبوة

باب بسط
الثوب على القبر **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم تبع جنازة فدعا بثوب فبسط على القبر
وقال لا تطلعوا في القبر فانها امانة فعسى ان تحل العقد فترى حية سوداء متطوقة في عنقه
ولعله يومر به فيسمع صوت السلسلة رواه الديلمي وابو الفضل الطوسي

باب القيام حول
القبر قدر ما ينحر الجزور **عن** عمرو بن العاص قال لابنه وهو في سياق الموت اذا انا مت فلا
تصحبني نائحة ولا نار فاذا دفنتموني فشنوا على التراب شنا ثم اقيموا حول قبري قدر
ما ينحر جزور ويقسم لحمها حتى استأنس بكم واعلم ماذا اراجع به رسل ربي رواه مسلم

باب ما يقرء عند القبر **عن** ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا

مات احدکم فلا تحبسوه و اسرعوا به الی قبره و لیقرء عند راسه فاتحة البقرة و عند رجلیه بخاتمة البقرة رواه البیهقی فی شعب الایمان **باب** الدفن وسط قوم صالحین **عن** ابی ھریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلم ادفنوا موتاکم وسط قوم صالحین فان المیت یتاذی بجار السوء کما یتاذی الحی بجار السوء رواہ ابو نعیم و ابن مندة **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ادفنوا موتاکم وسط قوم صالحین فان المیت یتاذی بجارة السوء کما یتاذی الحی بجارة السوء رواه ابن عساکر فی تاریخ دمشق بسند ضعیف **وعن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللّٰہ وجهه قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان ندفن موتانا وسط قوم صالحین فان الموتی یتاذون بالجار السوء کما یتاذی به الاحیاء رواه ابن عساکر و المالینی فی المؤتلف و المختلف **وعن** عبد اللّٰہ بن نافع المدنی قال مات رجل فی المدینة فدفن بها فراٰه رجل کانه من اهل النار فاغتم لذلک ثم اریه بعد سابعة او ثامنة کانه من اهل الجنة فساله قال دفن معنا رجل من الصالحین فشفع فی اربعین من جیرانه فکنت فیهم رواه ابن ابی الدنیا فی القبور **باب** الدفن فی الاماکن المقدسة او قریب منها **عن** ابی هریرة قال ارسل ملک الموت الی موسی علیه السلام فلما جاءه صكه فرجع الی ربه فقال ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت فرد اللہ علیه عینه و قال ارجع فقل له یضع یده علی متن ثور فله بکل ما غطت به یده بکل شعرة سنة قال ای رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالاٰن فسأل اللہ ان یدنیه من الارض المقدسة رمیة بحجر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فلو کنت ثم لاریتکم قبره الی جانب الطریق عند الکثیب الاحمر رواه البخاری و النسائی و لفظه صكة ففقاء عینه و ای رب ثم مه و من الارض المقدسة رمیة بحجر و تحت الکثیب الاحمر **وعن** عمرو بن میمون فی حدیث طویل فیه قصة البیعه و الاتفاق علی عثمان بن عفان و فیه مقتل عمر بن الخطاب و فیه قول عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنه لابنه عبد اللّٰہ بن عمر انطلق الی عائشة ام المومنین فقل یقرء علیک عمر السلام و لا تقل امیر المومنین فانی لست الیوم للمومنین امیرا و قل یستاذن عمر بن الخطاب ان یدفن مع صاحبیه فاستاذن ثم دخل علیها فوجدها قاعدة تبکی فقال یقرء علیک عمر بن الخطاب السلام و یستاذن ان یدفن مع صاحبیه فقالت کنت اریده لنفسی و لاوثرن به الیوم علی نفسی فلما اقبل قیل هذا عبد اللہ بن عمر قد جاء قال ارفعونی فاسنده رجل الیه

فقال ما لديك قال الذي تحب يا امير المؤمنين قد اذنت قال الحمد لله ما كان شيء اهم الي من
ذلك فاذا انا قبضت فاحملوني ثم سلم فقل يستاذن عمر بن الخطاب فان اذنت لي فادخلوني
وان ردتني فردوني الى مقابر المسلمين وان قال) فبينما نحن خرجنا به وانطلقنا نمشي فسلم
عبد الله بن عمر قال يستاذن عمر بن الخطاب قالت ادخلوه فادخل فوضع هنالك مع صاحبيه
رواه البخاري **وعن** عمرو بن ميمون الاودي قال رأيت عمر بن الخطاب قال فقال يا عبد الله
بن عمر اذهب الى ام المؤمنين عائشة فقل يقرأ عمر بن الخطاب عليك السلام ثم سلها ان ادفن
مع صاحبيَّ قالت كنت اريده لنفسي فلأوثرنه اليوم على نفسي فلما اقبل قال له ما لديك
قال اذنت لك يا امير المؤمنين قال ما كان شيء اهم الي من ذلك المضجع فاذا قبضت فاحملوني
ثم سلموا ثم قل يستاذن عمر بن الخطاب فان اذنت لي فادفنوني والا فردوني الى مقابر المسلمين
رواه البخاري **وعن** سفيان بن وهب الخولاني قال بينما نحن نسير مع عمرو بن العاص في
سفح هذا الجبل يعني المقطم ومعنا المقوقس فقال له يا مقوقس ما بال جبلكم هذا اقرع ليس
عليه نبات ولا شجر على نحو من جبال الشام قال ما ادري ولكن الله تعالى اغنى اهله بهذا
النيل عن ذلك ولكنا نجد تحته ما هو خير من ذلك قال وما هو قال ليدفنن تحته قوم
يبعثهم الله يوم القيمة لا حساب عليهم فقال عمرو اللهم اجعلني منهم قال
حرملة فرأيت انا قبر عمرو بن العاص فيه وفيه قبر ابي بصرة الغفاري وعقبة بن
عامر رواه ابن عساكر **باب** التجنب عن الدفن وسط قوم سوء **عن** ابن عباس عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال اذا مات لاحدكم الميت فاحسنوا كفنه وعجلوا انجاز وصيته واعمقوا له
في قبره وجنبوه الجار السوء قيل يا رسول الله وهل ينفع الجار الصالح في الاخرة قال هل ينفع في
الدنيا قالوا نعم قال كذلك ينفع في الاخرة رواه الماليني **باب** اخراج الميت لعلة **عن**
جابر بن عبد الله قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن ابيّ بعدما ادخل حفرته
فامر به فاخرج فوضعه على ركبتيه ونفث عليه من ريقه والبسه قميصه فالله اعلم
وكان كسا عباسا قميصا قال سفيان وقال ابو هريرة وكان على رسول الله صلى الله عليه وسلم
قميصان فقال له ابن عبد الله يا رسول الله البس ابي قميصك الذي يلي جلدك قال سفيان
فيرون ان النبي صلى الله عليه وسلم البس عبد الله قميصه مكافاة لما صنع رواه البخاري
والنسائي **وعنه** قال لما حضر احد دعاني ابي من الليل فقال ما اراني الا مقتولا في اول

من يقتل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم واني لا اترك بعدي اعز علي منك غير نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم فان علي دينا فاقض واستوص باخواتك خيرا فاصبحنا فكان اول قتيل ودفن معه اخر في قبر ثم لم تطب نفسي ان اتركه مع الاخر فاستخرجته بعد ستة اشهر فاذا هو كيوم وضعته هنية غير اذنه رواه البخاري **وعنه** قال دفن مع ابي رجل فلم تطب نفسي حتى اخرجته فجعلته في قبر على حدة رواه البخاري والنسائي **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بعبد الله بن ابي فاخرجه من قبره فوضع راسه على ركبتيه فتفل فيه من ريقه والبسه قميصه وصلى عليه والله اعلم رواه النسائي **وعنه** قال دفن مع ابي رجل فكان في نفسي من ذلك حاجة فاخرجته بعد ستة اشهر ما انكرت منه شيئا الا شعيرات كن في لحيته مما يلي الارض رواه ابو داؤد **باب** تحويل الميت من موضعه لامر **عن** ابن ابي مليكة قال لما توفي عبد الرحمن بن ابي بكر بالحبشي وهو موضع فحمل الى مكة فدفن بها فلما قدمت عائشة اتت قبر عبد الرحمن بن ابي بكر فقالت شعر وكنا كندماني جذيمة حقبة من الدهر حتى قيل لن يتصدعا فلما تفرقنا كاني ومالكا لطول اجتماع لم نبت ليلة معا ثم قالت والله لو حضرتك ما دفنت الا حيث مت ولو شهدتك ما زرتك رواه الترمذي **وعن** ابي الجريس عن امه قال لما حفر ابو جعفر خندق الكوفة حول الناس موتاهم فرئي شاب عاضا على يديه رواه ابن ابي الدنيا **باب** الاستغفار للميت وقت الانصراف عن الدفن **عن** امير المؤمنين عثمان بن عفان قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم واسألوا له بالتثبيت فانه الان يسئل رواه ابو داؤد **باب** كراهية الذبح عند القبر **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عقر في الاسلام قال عبد الرزاق كانوا يعقرون عند القبر يعني ببقرة او بشئ رواه ابو داؤد **باب** السوال في القبر **عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان العبد اذا وضع في قبره وتولى عنه اصحابه انه يسمع قرع نعالهم اذا انصرفوا اتاه ملكان فيقعدانه فيقولان له ما كنت تقول في هذا النبي محمد فاما المومن فيقول اشهد انه عبد الله ورسوله فيقال له انظر الى مقعدك من النار ابدلك الله به مقعدا من الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم فيراهما جميعا واما الكافر او المنافق فيقول لا ادري كنت اقول ما يقول الناس فيه فيقال

لا دريت ولا تليت ثم يضرب بمطرقة من حديد ضربة بين اذنيه فيصيح صيحة يسمعها
من يليه الا الثقلين رواه البخاري واللفظ له ومسلم وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان المومن اذا وضع فى قبره اتاه ملك فيقول له ما كنت تعبد فان كان الله هداه
قال كنت اعبد الله فيقول له ما كنت تقول فى هذا الرجل فيقول هو عبد الله ورسوله فما
يسأل عن شئ بعدها فينطلق به الى بيت كان له فى النار فيقال له هذا كان لك ولكن الله
عصمك فابدلك به بيتا فى الجنة فيراه فيقول دعونى حتى اذهب فابشر اهلى فيقال له
اسكن قال وان الكافر او المنافق اذا وضع فى قبره اتاه ملك فينتهره فيقول له ما كنت
تعبد فيقول لا ادرى فيقال لا دريت ولا تليت فيقال له ما كنت تقول فى هذا الرجل فيقول
كنت اقول ما يقول الناس فيضربه بمطراق بين اذنيه فيصيح صيحة يسمعها الخلق
غير الثقلين رواه البخاري ومسلم ورواه ابوداود نحوه والنسائى باختصار وعن
ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت جاءت يهودية استطعمت على بابى فقالت اطعمونى
اعاذكم الله من فتنة الدجال ومن فتنة عذاب القبر قالت فلم ازل احبسها حتى جاء
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ما تقول هذه اليهودية قال وما تقول
قلت تقول اعاذكم الله من فتنة الدجال ومن فتنة عذاب القبر ثم قال اما فتنة الدجال
فانه لم يكن نبى الا حذر امته وسأحدثكم بحديث لم يحذره نبى امته انه اعور وان الله
ليس باعور مكتوب بين عينيه كافر يقرءه كل مومن واما فتنة القبر فبى يفتنون وعنى
يسألون فاذا كان الرجل الصالح اجلس فى قبره غير فزع ولا مشغوف ثم يقال له فيما
كنت تقول فى الاسلام فيقال ما هذا الرجل الذى كان فيكم فيقول محمد رسول الله جاء
بالبينات من عند الله فصدقناه فتفرج له فرجة قبل النار فينظر اليها يحطم بعضها
بعضا فيقال له انظر الى ما وقاك الله ثم تفرج له فرجة الى الجنة فينظر الى زهرتها وما فيها
فيقال له هذا مقعدك منها ويقال على اليقين كنت وعليه مت وعليه تبعث ان شاء الله
واذا كان الرجل السوء اجلس فى قبره فزعا مشغوفا فيقال له فيما كنت تقول فيقول سمعت
الناس يقولون قولا فقلت كما قالوا فيفرج له فرجة الى الجنة فينظر الى زهرتها وما فيها
فيقال له انظر الى ما صرف الله عنك ثم يفرج له فرجة قبل النار فينظر اليها يحطم بعضها
بعضا ويقال هذا مقعدك منها على الشك كنت وعليه مت وعليه تبعث ان شاء الله تعالى

ثم يعذب رواه الامام احمد باسناد صحيح وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم فى جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما يلحد بعد فجلس
رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلسنا حوله كانما على رؤسنا الطير وبيده عود ينكت به
فى الارض فرفع راسه فقال تعوذوا بالله من عذاب القبر مرتين او ثلاثا زاد فى رواية وقال
ان الميت ليسمع خفق نعالهم اذا ولوا مدبرين حين يقال له يا هذا من ربك وما دينك
ومن نبيك وفى رواية ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربى الله
فيقولان له ما دينك فيقول دينى الاسلام فيقولان ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول
هو رسول الله فيقولان وما يدريك فيقول قرأت كتاب الله وامنت وصدقت زاد فى
رواية فذلك قوله يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الاخرة
فينادى مناد من السماء ان صدق عبدى فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له
بابا الى الجنة فياتيه من روحها وطيبها ويفسح له فى قبره مد بصره وان الكافر فذكر موته
قال فتعاد روحه فى جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادرى
فيقولان ما دينك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هاه هاه
لا ادرى فينادى مناد من السماء ان قد كذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له
بابا الى النار فياتيه من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف اضلاعه زاد فى رواية
ثم يقيض له اعمى ابكم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا فيضربه
بها ضربة يسمعها من بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا ثم تعاد فيه الروح
رواه ابو داود وعنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله الى ان قال
فرفع راسه فقال استعيذوا بالله من عذاب القبر مرتين او ثلاثا ثم قال ان العبد المومن
اذا كان فى انقطاع من الدنيا واقبال من الاخرة نزل اليه ملائكة من السماء بيض الوجوه
كان وجوههم الشمس معهم كفن من اكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة حتى يجلسوا
منه مد البصر ويجئ ملك الموت عليه السلام حتى يجلس عند راسه فيقول ايتها النفس
الطيبة اخرجى الى مغفرة من الله ورضوان قال فتخرج فتسيل كما تسيل القطرة من فى
السقاء فياخذها فاذا اخذها لم يدعوها فى يده طرفة عين حتى ياخذوها فيجعلوها
فى ذلك الكفن وفى ذلك الحنوط ويخرج منه كاطيب نفحة مسك وجدت على وجه الارض

قال فيصعدون بها فلا يمرون على ملاء من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الطيب فيقولون
فلان بن فلان باحسن اسمائه التى كان يسمى بها فى الدنيا حتى ينتهوا بها الى السماء الدنيا
فيستفتحون له فيفتح له فيشيعه من كل سماء مقربوها الى السماء التى تليها حتى ينتهى
بها الى السماء السابعة فيقول الله عز وجل اكتبوا كتاب عبدى فى عليين واعيدوه الى
الارض فى جسده فياتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول ربى الله فيقولان
ما دينك فيقول دينى الاسلام فيقولان ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هو رسول الله
فيقولان ما يدريك فيقول قرأت كتاب الله وامنت به وصدقته فينادى مناد من السماء
ان قد صدق عبدى فافرشوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فياتيه من روحها
وطيبها ويفسح له فى قبره مد بصره قال وياتيه رجل حسن الثياب طيب الريح فيقول ابشر
بالذى يسرك هذا يومك الذى كنت توعد فيقول من انت فوجهك الوجه يجئ بالخير
فيقول انا عملك الصالح فيقول رب اقم الساعة رب اقم الساعة حتى ارجع الى اهلى ومالى وان
العبد الكافر اذا كان فى انقطاع من الدنيا واقبال من الاخرة نزل اليه ملائكة سود الوجوه
معهم المسوح فيجلسون منه مد البصر ثم يجئ ملك الموت حتى يجلس عند راسه
فيقول ايتها النفس الخبيثة اخرجى الى سخط من الله وغضب فتفرق فى جسده فينزعها
كما ينزع السفود من الصوف المبلول فياخذها فاذا اخذها لم يدعوها فى يده طرفة
عين حتى يجعلوها فى تلك المسوح ويخرج منها كانتن جيفة وجدت على وجه الارض
فيصعدون بها فلا يمرون بها على ملاء من الملائكة الا قالوا ما هذه الريح الخبيثة فيقولون
فلان بن فلان باقبح اسمائه التى كان يسمى بها فى الدنيا حتى ينتهى به الى السماء الدنيا
فيستفتح له فلا يفتح له ثم قرء رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفتح لهم ابواب السماء
ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل فى سم الخياط فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه فى سجين
فى الارض السفلى ثم تطرح روحه طرحا ثم قرء ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه
الطير او تهوى به الريح فى مكان سحيق فتعاد روحه فى جسده وياتيه ملكان فيجلسانه
فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا ادرى قال فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه
لا ادرى قال فيقولان له ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادرى فينادى
مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا الى النار فياتيه من حرها

وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه ويأتيه رجل قبيح الوجه قبيح الثياب
منتن الريح فيقول ابشر بالذى يسوءك هذا يومك الذى كنت توعد فيقول من انت فوجهك
الوجه يجئ بالشر فيقول انا عملك الخبيث فيقول رب لا تقم الساعة وفى رواية له بمعناه
وزاد فيه ياتيه آت قبيح الوجه قبيح الثياب منتن الريح فيقول ابشر بهوان من الله وعذاب
مقيم فيقول بشرك الله بالشر من انت فيقول انا عملك الخبيث كنت بطيئا عن طاعة
الله سريعا فى معصية الله فجزاك الله شرا ثم يقيض له اعمى اصم ابكم فى يده مرزبة
لو ضرب بها جبل كان ترابا فيضربه فيصير ترابا ثم يعيده الله كما كان فيضربه ضربة
اخرى فيصيح صيحة يسمعه كل شئ الا الثقلين قال البراء ثم يفتح له باب من النار
ويمهد له من فرش النار رواه الامام احمد فى مسنده باسناد رواته محتج بهم فى الصحيح
ورواه البيهقى وقال هذا حديث صحيح الاسناد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقال للكافر من ربك فيقول لا ادرى فهو تلك الساعة اصم اعمى ابكم فيضرب
بمرزبة لو ضرب بها جبل صار ترابا فيسمعها كل شئ غير الثقلين قال وسمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم قرء يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى
الاخرة ويضل الله الظالمين رواه الطبرانى وعن ابى هريرة قال شهدنا جنازة مع نبى
الله صلى الله عليه وسلم فلما فرغ من دفنها وانصرف الناس قال نبى الله صلى الله عليه وسلم
انه الان يسمع خفق نعالكم اتاه منكر ونكير اعينهما مثل قدور النحاس وانيابهما مثل صياصى
البقر واصواتهما مثل الرعد فيجلسانه فيسألانه ماكان يعبد ومن كان نبيه فان كان ممن
يعبد الله قال اعبد الله ونبيى محمد صلى الله عليه وسلم جاءنا بالبينات فامنا به واتبعناه
فذلك قول الله يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الاخرة فيقال له
على اليقين حييت وعليه مت وعليه تبعث ثم يفتح له باب الى الجنة ويوسع له فى حفرته
وان كان من اهل الشك قال لا ادرى سمعت الناس يقولون شيئا فقلته فيقال له على الشك
حييت وعليه مت وعليه تبعث ثم يفتح له باب الى النار وتسلط عليه عقارب وتنانين
لو نفخ احدهم على الدنيا ما انبتت شيئا تنهشه وتؤمر الارض فتنضم عليه حتى تختلف
اضلاعه رواه الطبرانى فى الاوسط وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قبر
الميت اوقال احدكم اتاه ملكان اسودان ازرقان يقال لاحدهما المنكر وللاخر النكير فيقولان

ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول ما كان يقول هو عبد الله ورسوله أشهد ان لا اله الا الله
وان محمدا عبده ورسوله فيقولان قد كنا نعلم انك تقول هذا ثم يفسح له في قبره سبعون
ذراعا في سبعين ثم ينور له فيه ثم يقال له ثم فيقول ارجع الى اهلي فاخبرهم فيقولان نم
كنومة العروس الذي لا يوقظه الا احب اهله اليه حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك وان
كان منافقا قال سمعت الناس يقولون قولا فقلت مثله لا ادري فيقولان قد كنا نعلم انك
تقول ذلك فيقال للارض التئمي عليه فتلتئم عليه فتختلف اضلاعه فلا يزال فيها
معذبا حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب وابن
حبان في صحيحه وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الميت اذا وضع في قبره انه ليسمع
خفق نعالهم حين يولوا مدبرين فان كان مومنا كانت الصلاة عند راسه وكان الصيام
عن يمينه وكانت الزكوة عن شماله وكان فعل الخيرات من الصدقة والصلاة والمعروف
والاحسان الى الانسان عند رجليه فيوتى من قبل راسه فتقول الصلاة ما قبلي مدخل
ثم يوتى عن يمينه فيقول الصيام ما قبلي مدخل ثم يوتى عن يساره فيقول الزكوة ما قبلي
مدخل ثم يوتى من قبل رجليه فيقول فعل الخيرات من الصدقة والصلاة والمعروف
والاحسان الى الناس ما قبلي مدخل فيقال له اجلس فيجلس قد مثلت له الشمس وقد
ادنت للغروب فيقال له ارايتك هذا الذي كان قبلكم ما تقول فيه وماذا تشهد عليه فيقول
دعوني حتى اصلي فيقولون انك ستفعل اخبرنا عما نسئلك عنه ارايتك هذا الرجل الذي كان
قبلكم ماذا تقول فيه وماذا تشهد عليه قال فيقول محمد اشهد انه رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانه جاء بالحق من عند الله فيقال له على ذلك حييت وعلى ذلك مت وعلى ذلك تبعث
ان شاء الله تعالى ثم يفتح له باب من ابواب الجنة فيقال له هذا مقعدك منها وما اعد
الله لك فيها فيزداد غبطة وسرورا ثم يفتح له في قبره من ابواب النار فيقال له هذا مقعدك
وما اعد الله لك فيها لو عصيته فيزداد غبطة وسرورا ثم يفسح له في قبره سبعون ذراعا
وينور له فيه ويعاد الجسد لما بدئ منه فتجعل نسمته في النسم الطيب وهي طير تعلق
في شجر الجنة فذلك قوله يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة
وان الكافر اذا اتى من قبل راسه لم يوجد شئ ثم اتى عن يمينه فلا يوجد شئ ثم اتى عن
شماله فلا يوجد شئ ثم اتى من قبل رجليه فلا يوجد شئ فيقال له اجلس فيجلس مرعوبا

خائفا فيقال ارأيتك هذا الرجل الذى كان فيكم ماذا تقول فيه وماذا تشهد عليه فيقول اى
رجل ولا يهتدى لاسمه فيقال له محمد فيقول لا ادرى سمعت الناس قالوا قولا فقلت كما قال
الناس فيقال له على ذلك حييت وعليه تبعث انشاء الله تعالى ثم يفتح له باب من ابواب
النار فيقال له هذا مقعدك من النار وما اعد الله لك فيها فيزداد حسرة وثبورا ثم يفتح له
باب من ابواب الجنة فيقال له هذا مقعدك منها وما اعد الله لك فيها لو اطعته فيزداد
حسرة وثبورا ثم يضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه فتلك المعيشة الضنكة التى
قال الله فان له معيشة ضنكا ونحشره يوم القيامة اعمى رواه الطبرانى فى الاوسط وابن حبان
فى صحيحه واللفظ له **باب** فى بعض اجوبة المسئول عنهم فى القبر **عن**[١] سهل بن عمار
قال رأيت يزيد بن هارون فى المنام بعد موته فقلت ما فعل الله بك قال اتانى فى قبرى
ملكان فظان غليظان فقالا ما دينك ومن ربك ومن نبيك فاخذت بلحيتى بيضاء
وقلت لمثلى يقال هذا وقد علمت الناس جوابكما ثمانين سنة فذهبا رواه السلفى فى الطيوريات
وعن[٢] الكوثر بن محمد المقرى قال رأيت يزيد بن هارون فى المنام فقال اتانى منكر ونكير فاقعدانى
وسألانى وقالا من ربك وما دينك ومن نبيك فجعلت انفض لحيتى البيضاء من التراب
واقول مثلى يسأل انا يزيد بن هارون وكنت فى دار الدنيا ستين سنة اعلم الناس فقال
احدهما صدق فنم كنومة العروس فلا روعة عليك بعد اليوم رواه اللالكائى فى السنة **وعن**[٣]
ابى القاسم بن هبة الله بن سلامة المفسر قال كان لنا شيخ نقرء عليه فمات فرأه بعض اصحابه فرأى
الشيخ فى النوم فقال له ما فعل الله بك قال غفر لى قال فما حالك مع منكر ونكير قال يا استاذ
لما اجلسانى وقالا لى من ربك من نبيك فالهمنى الله ان قلت لهما بحق ابى بكر وعمر دعانى
فقال احدهما للاخر قد اقسم علينا بعظيم دعه فتركانى وانصرفا رواه ابن النجار وقال الشيخ
عبد الغفار القوصى فى التوحيد كنت عند بيت الشيخ ناصر الدين والشيخ بهاء الدين الاخيمى قد
ورد فاخذت فروة على كتفى فاخبرنى ان خادم الشيخ ابى يزيد كان يحمل فروته على كتفه
وكان رجلا صالحا فجرى الحديث فى مسئلة منكر ونكير فى القبر فقال ذلك الفقير وكان مغربيا
والله ان سألانى لاقولن لهما فقالوا له ومن يعلم ذلك فقال اقعدوا على قبرى حتى تسمعوا
فلما مات المغربى جلسوا على قبره فسمعوا المسئلة وسمعوه يقول اتسألونى وقد حملت
فروة ابى يزيد على عنقى فمضوا وتركوه ذكره الامام الجليل الجلال السيوطى فى شرح الصدور

باب سماع الناس جواب النكيرين من فوق القبر عن يزيد بن طريف البجلي قال مات
اخي فلما دفن وضعت راسي على قبره فان اذني اليسرى على القبر سمعت صوت اخي اعرفه
صوتا ضعيفا فسمعته يقول الله قال فما دينك قال الاسلام رواه ابن ابي الدنيا وابن جرير
في تهذيبه وعن العلاء بن عبد الكريم قال مات رجل وكان له اخ ضعيف البصر قال اخوه
فدفناه فلما انصرف الناس عنه وضعت راسي على القبر واذا انا بصوت من داخل القبر
يقول من ربك وما دينك ومن نبيك فسمعت اخي يقول وعرفته
وعرفت صوته قال الله ربي ومحمد نبيي ثم ارتفع شبه سهم من داخل القبر الى اذني فاقشعر
جلدي وانصرفت رواه ابن ابي الدنيا في كتاب القبور وابن جرير في تهذيبه وعن فضل بن سعد
قال قال احمد بن نصر حدثني رجل رفعه الى الضحاك قال توفي اخ لي فدفن قبل ان
جنازته فاتيت قبره واستمعت عليه فاذا هو يقول ربي الله والاسلام ديني رواه ابو الحسن
البر الصيدي في كتاب الروضة **باب** في تعليم جواب النكيرين عن راشد قال كان
النبي صلى الله عليه وسلم يقول تعلموا حجتكم فانكم مسئولون حتى ان كان اهل البيت من
الانصار يحضر الرجل منهم الموت فيوصونه والغلام اذا عقل فيقولون له اذا سألوك
من ربك فقل الله ربي وما دينك فقل الاسلام ديني ومن نبيك فقل محمد رسول الله صلى
الله عليه وسلم رواه ابن شاهين في السنة **باب** تلقين الملائكة الحجة لاهل السنة
عن محمد بن نصر الصائغ قال كان ابي مولعا بالصلاة على الجنائز من عرف ومن لم يعرف
قال يا بني حضرت يوما جنازة فلما دفنوها نزل الى القبر نفسان ثم خرج واحد وبقي الاخر
وحثى الناس التراب فقلت يا قوم يدفن حي مع ميت فقالوا ما ثم احد فقلت لعله شبه
لي ثم رجعت فقلت ما رأيت الا اثنين خرج واحد وبقي الاخر لا ابرح حتى يكشف الله لي
ما رأيت فجئت الى القبر وقرأت عشر مرات يس وتبارك وبكيت وقلت يا رب اكشف لي
عما رأيت فاني خائف على عقلي وديني فانشق القبر وخرج منه شخص فولى مدبرا فقلت
يا هذا بمعبودك الا وقفت حتى اسئلك فما التفت الي فقلت له الثانية والثالثة
فالتفت وقال انت نصر الصائغ قلت نعم قال فما تعرفني قلت لا قال نحن ملكان من
ملائكة الرحمة وكلنا باهل السنة اذا وضعوا في قبورهم نزلنا حتى نلقنهم الحجة وغاب عني
رواه اللالكائي في السنة وعن فراد بن جميل قال قال ابو المغيرة ما رأيت مثل المعافى

ابن عمران وذكر من فضله قال حدثني لبعض اخواني انا غا نما جاء العافي بن عمران بعد
ما دفن فسمعته وهو يلقن في قبره وهو يقول لا اله الا الله فيقول العافي لا اله الا الله رواه ابن رجب

ابواب من لا يسئلون في قبورهم

باب الشهيد عن راشد بن سعد عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رجلا قال يا رسول الله ما بال المومنين يفتنون الا الشهيد قال كفى ببارقة السيوف على راسه فتنة رواه النسائي وعن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقي العدو فصبر حتى يقتل او يغلب لم يفتن في قبره رواه الطبراني في الاوسط

باب المرابط في سبيل الله عن سلمان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رباط يوم وليلة خير من صيام شهر وقيامه وان مات جرى عليه عمله الذي كان يعمله واجرى عليه رزقه وامن من الفتان رواه مسلم وعن فضالة بن عبيد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل ميت يختم على عمله الا الذي مات مرابطا في سبيل الله فانه ينمو عمله الى يوم القيامة ويامن فتنة القبر رواه الترمذي وصححه وابو داؤد ولفظه و يومن من فتاني القبر وعن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من مات مرابطا في سبيل الله اجرى الله عليه اجر عمله الصالح الذي كان يعمل واجرى عليه رزقه وامن من الفتانين ويبعثه الله امنا من الفزع رواه ابن ماجة بسند صحيح وعن عقبة بن عامر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل ميت يختم على عمله الا المرابط في سبيل الله فانه يجري عليه عمله حتى يبعثه الله ويومن من فتاني القبر رواه الامام احمد والطبراني وعن امير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات مرابطا في سبيل الله اجرى عليه اجر عمله الصالح واجرى عليه رزقه وامن من الفتان ويبعثه الله يوم القيامة امنا من الفزع الاكبر رواه البزار وعن ابي امامة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من رابط في سبيل الله امنه الله من فتنة القبر رواه الطبراني وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من توفي مرابطا وقي فتنة القبر واجرى عليه رزقه رواه الطبراني في الاوسط

باب من قرء سورة الملك كل ليلة عن ابن مسعود قال من قرء سورة الملك كل ليلة عصم من فتنة القبر ومن واظب على قوله تعالى

انی امنت بربکم فاسمعون ۝ سہل الله علیہ سوال منکر ونکیر رواہ جویبر فی تفسیرہ
وعن کعب قال انا لنجد فی التوریۃ من قرء سورۃ الملک کل لیلۃ عصم من فتنۃ القبر
رواہ جویبر فی تفسیرہ **باب** من قرء الم السجدۃ وتبارک قبل النوم عن البراء عن
النبی صلی الله علیہ وسلم من قرء الم السجدۃ وتبارک قبل النوم نجا من عذاب القبر
ووقی فتانی القبر رواہ جویبر فی تفسیرہ **باب** من مات یوم الجمعۃ او لیلتہ عن
ابن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ
الجمعۃ الا وقاہ الله فتنۃ القبر رواہ الامام احمد والترمذی وحسنہ وابن ابی الدنیا
والبیہقی ورواہ ابن وھب فی جامعہ والبیہقی من طریق اخر بلفظ الا برئ من فتنۃ
القبر ورواہ البیہقی من طریق ثالث موقوفا بلفظ وفی الفتان وعن جابر قال قال
رسول الله صلی الله علیہ وسلم من مات یوم الجمعہ او لیلۃ الجمعۃ اجیر من عذاب القبر وجاء
یوم القیمۃ وعلیہ طابع الشہداء رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ وعن ایاس بن بکیر ان رسول الله
صلی الله علیہ وسلم قال من مات یوم الجمعۃ کتب لہ اجر شہید ووقی فتنۃ القبر رواہ حمید
فی ترغیبہ وعن عطاء قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما من مسلم او مسلمۃ یموت
لیلۃ الجمعۃ ویوم الجمعۃ الا وقی عذاب القبر وفتنۃ القبر ولقی الله ولا حساب علیہ وجاء
یوم القیمۃ ومعہ شہود یشہدون لہ او طابع رواہ حمید فی ترغیبہ **باب** من قرء
قل ھو الله احد فی مرضہ عن عبد الله بن الشخیر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
من قرء قل ھو الله احد فی مرضہ الذی یموت فیہ لم یفتن فی قبرہ وامن من ضغطۃ القبر
وحملتہ الملائکۃ باکفہا حتی تجیزہ من الصراط رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ **باب** ضمۃ القبر
وضغطتہ عن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال ھذا الذی تحرک لہ العرش
وفتحت لہ ابواب السماء وشہدہ سبعون الفا من الملائکۃ لقد ضم ضمۃ ثم فرج عنہ رواہ
النسائی والبیہقی وعنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ضم سعد فی القبر ضمۃ فدعوت
الله ان یکشف عنہ رواہ الحاکم وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لو نجا
احد من ضمۃ القبر لنجا ھذا الصبی رواہ ابو یعلی والضیاء وعن عائشۃ رضی الله عنہا
قالت قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان للقبر ضغطۃ لو کان احد ناجیا منہا نجا سعد بن
معاذ رواہ الامام احمد والبیہقی وعن معاذ قال الضمۃ فی القبر کفارۃ لکل مومن لکل ذنب

بقي عليه ولم يغفر له رواه الرافعي في تاريخه وعن[٦] حذيفة قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
في جنازة فلما انتهينا الى القبر قعد على شفيرته فجعل يردد بصره فيه ثم قال يضغط
فيه المؤمن ضغطة تزول منها حمائله ويملأ على الكافر نارا في النهاية رواه الامام احمد والحكيم
الترمذي في نوادر الاصول والبيهقي في كتاب عذاب القبر وعن[٧] ابن عباس ان النبي صلى
الله عليه وسلم يوم دفن سعد بن معاذ وهو قاعد على قبره قال لو نجا من ضمة القبر احد
لنجا سعد بن معاذ ولقد ضم ضمة ارخي عنه رواه سعيد بن منصور والحكيم الترمذي و
الطبراني والبيهقي وعن[٨] ابن عمر رضي الله عنه قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم
قبر سعد بن معاذ فاحتبس فلما خرج قيل يا رسول الله ما حبسك قال ضم سعد في القبر
ضمة فدعوت الله ان يكشف عنه رواه الحكيم الترمذي والحاكم والبيهقي وعن[٩] انس
قال توفيت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرجنا معه فرأيناه مهتما
شديد الحزن فقعد على القبر هنيهة وجعل ينظر الى السماء ثم نزل فيه فرأيته
يزداد حزنا ثم خرج فرأيته سري عنه وتبسم فسألناه فقال كنت اذكر ضيق القبر
وغمه وضعف زينب فكان ذلك يشق علي فدعوت الله ان يخفف عنها ففعل و
لكن ضغطها ضغطة سمعها من بين الخافقين الا الانس والجن رواه الطبراني وعن[١٠]
ابي ايوب ان صبيا دفن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو افلت احد من ضمة القبر
لافلت هذا الصبي رواه الطبراني بسند صحيح وعن[١١] انس ان النبي صلى الله عليه وسلم
صلى على صبي او صبية فقال لو ان احدا نجا من ضمة القبر لنجا هذا الصبي رواه الطبراني
في الاوسط وعن[١٢] زاذان ابي عمر قال لما دفن رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنته رقية
رضي الله عنها جلس عند القبر فتربد وجهه ثم سري عنه فسأله اصحابه عن ذلك فقال
ذكرت ابنتي وضعفها وعذاب القبر فدعوت الله ففرج عنها وايم الله لقد ضمت ضمة سمعها
ما بين الخافقين رواه سعيد بن منصور وابن ابي الدنيا وعن[١٣] ابن ابي مليكة قال ما اجير
من ضغطة القبر احد ولا سعد بن معاذ الذي له منديل من مناديله خير من الدنيا وما فيها
رواه هناد بن السري في الزهد وعن[١٤] سعيد المقبري قال لما دفن رسول الله صلى الله
عليه وسلم سعد بن معاذ قال لو نجا احد من ضغطة القبر لنجا سعد ولقد ضم ضمة اختلفت
فيها اضلاعه من اثر البول رواه ابن سعد وعن[١٥] انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال ما عفی احد من ضغطة القبر الا فاطمة بنت اسد فقیل یا رسول الله ولا القاسم ابنك
قال ولا ابراهیم وكان اصغرهما رواه عمر بن شيبة فی كتاب المدینة **وعن** عبد المجید بن
عبد العزیز عن ابیه ان نافعا مولی ابن عمر لما حضرته الوفاة جعل یبكی فقیل له ما یبكیك
فقال ذكرت سعدا وضغطة القبر رواه ابن عساكر وابن ابی الدنیا **باب** لم تكون ضغطة
القبر **عن** محمد التیمی قال كان یقال ان ضمة القبر انما اصلها انها امهم ومنها خلقوا
فغابوا عنها الغیبة الطویلة فلما رد الیها اولادها ضمتهم ضم الوالدة غاب عنها ولدها ثم
قدم علیها فمن كان لله مطیعا ضمه برافة ورفق ومن كان عاصیا ضمه بعنف سخطا منها
علیه لربها رواه ابن ابی الدنیا **وعن** سعید بن المسیب ان عائشة رضی الله عنها قالت یا رسول
الله انك منذ حدثتنی بصوت منكر ونكیر وضغطة القبر لیس ینفعنی شیء قال یا عائشة ان
اصوات منكر ونكیر فی اسماع المؤمنین كالاثمد فی العین وان ضغطة القبر علی المومن كالام الشفیقة
یشكو الیها ابنها الصداع فتغمز راسه غمزا رفیقا ولكن یا عائشة ویل للشاكین فی الله كیف یضغطون
فی قبورهم كضغطة الصخرة علی البیضة رواه البیهقی وابن منده والدیلمی وابن النجار **باب**
مخاطبة القبر للمیت **عن** ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اكثروا ذكر هاذم اللذات
فانه لم یات علی القبر یوم الا تكلم فیه انا بیت الغربة انا بیت الوحدة انا بیت التراب
انا بیت الدود فاذا دفن العبد المومن قال له القبر مرحبا واهلا اما ان كنت لاحب من یمشی علی
ظهری الی فاذ ولیتك الیوم وصرت الی فسترى صنیعی بك فیتسع له مد بصره ویفتح له باب
الی الجنة واذا دفن العبد الفاجر او الكافر قال له القبر لا مرحبا ولا اهلا اما ان كنت لابغض
من یمشی علی ظهری الی فاذ ولیتك الیوم وصرت الی فستری صنیعی بك قال فیلتئم علیه حتی
یلتقی ویختلف اضلاعه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم باصابعه فادخل بعضها فی جوف
بعض قال ویقیض له سبعین تنینا لو ان واحدا منها نفخ فی الارض ما انبتت شیئا ما بقیت
الدنیا فتنهشه وتخدشه حتی یفضی به الی الحساب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار رواه الترمذی وحسنه **وعن** ابی هریرة
قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة فجلس الی قبر فقال ما یاتی علی هذا القبر من
یوم الا وهو ینادی بصوت ذلق طلق یا ابن آدم كیف نسیتنی الم تعلم انی بیت الوحدة وبیت
الغربة وبیت الوحشة وبیت الدود وبیت الضیق الا من وسعنی الله علیه ثم قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم القبر اما روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار رواه الطبرانی فی الاوسط وعن ابی الحجاج الثمالی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول القبر للمیت حین یوضع فیه ویحک یا ابن ادم ما غرک بی اذ کنت تمر علی فدادا فان کان مصلحا اجاب عنه مجیب القبر فیقول ارأیت ان کان یامر بالمعروف و ینهی عن المنکر فیقول القبر انی اذا اتحول علیه خضرا و یعود جسده نورا و تصعد روحه الی الله تعالی رواه ابن ابی الدنیا والحکیم الترمذی وابویعلی وابو احمد والحاکم فی الکنی والطبرانی فی الکبیر وابونعیم

باب فی عذاب القبر۔ قال تعالی سنعذبهم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم وقال تعالی وحاق بال فرعون سوء العذاب النار یعرضون علیها غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعة ادخلوا ال فرعون اشد العذاب وعن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله عنها ان یهودیة دخلت علیها فذکرت عذاب القبر فقالت لها اعاذک الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلی الله علیه وسلم من عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشة فما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد صلی صلوة الا تعوذ من عذاب القبر رواه البخاری وعنها رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان اهل القبور یعذبون فی قبورهم عذابا تسمعه البهائم رواه ابن ابی شیبة والبخاری ومسلم وعن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الموتی لیعذبون فی قبورهم حتی ان البهائم لتسمع اصواتهم رواه الطبرانی فی الکبیر وعن ابی سعید الخدری قال کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر وهو یسیر علی راحلته فنفرت فقلت یا رسول الله ما شان راحلتک نفرت قال انها سمعت صوت رجل یعذب فی قبره فنفرت لذلک رواه الطبرانی فی الاوسط وعن ابن عمر قال بینا انا اسیر بجنبات بدر اذ خرج رجل من حفرة فی عنقه سلسلة فنادانی یا عبد الله اسقنی فلا ادری اعرف اسمی او دعانی بدعایة العرب وخرج رجل من تلک الحفرة فی یده سوط فنادانی یا عبد الله لا تسقه فانه کافر ثم ضربه بالسوط حتی عاد الی حفرته فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال لی او قد رأیته فقلت نعم قال ذاک عدو الله ابو جهل وذاک عذابه الی یوم القیمة رواه الطبرانی فی الاوسط وابن ابی الدنیا فی کتاب القبور وعن هشام بن عروة عن ابیه قال بینما راکب یسیر بین مکة والمدینة اذ مر بمقبرة فاذا برجل قد خرج من قبره یلتهب نارا مصفدا فی الحدید فقال یا عبد الله انضح وخرج اخر یتلوه یا عبد الله لا تنضح یا عبد الله لا تنضح وغشی علی الراکب فاصبح وقد

ابيض شعره فاخبره عثمان بذلك فنهى ان يسافر الرجل وحده رواه ابن ابى الدنيا في القبور

وعن[٧] ابى رافع قال مررت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبقيع فقال اف اف فظننت انه يريدنى فقلت يا رسول الله احدثت شيئا قال وما ذاك قلت افففت بى قال لا ولكن صاحب هذا القبر فلان بعثته ساعيا على بنى فلان فغل درعا فدرع الآن مثلها من النار رواه الامام احمد والنسائى وابن خزيمة والبيهقى

وعن[٨] مسروق قال ما من ميت يموت وهو يسرق او يزنى او يشرب او ياتى شيئا من هذه الا جعل معه شجاعان ينهشانه فى قبره رواه ابن ابى الدنيا

وعن[٩] الاعمش قال تغوط رجل على قبر الحسن بن على رضى الله عنهما فجعل ينبح الكلاب ثم انه مات فسمع فى قبره يعوى ويصيح رواه ابن عساكر

وعن[١٠] محمد بن عقبة بن المرى ورد المدينة فدعا الى بيعة يزيد على انهم اعبد قن فى طاعة الله ومعصيته فاجابوه الا رجل من قريش امه ام ولد قال بل فى طاعة الله فابى ان يقبل ذلك منه وقتله فاقسمت امه لئن امكنها الله من مسلم حيا او ميتا ان تحرقه بالنار فلما خرج مسلم من المدينة اشتدت علته فمات فخرجت ام القرشى باعبد لها الى قبره فامرت به فنبش فلما وصلوا اليه اذا ثعبان قد التوى على عنقه قابضا بارنبة انفه يمصها فكاع القوم عنه رواه ابن عساكر

وعن[١١] الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج من الدنيا شامتا لاحد من اصحابى سلط الله عليه دابة تقرض لحمه يجد المه الى يوم القيمة رواه ابن ابى الدنيا فى كتاب القبور

وعن[١٢] اسماء بنت ابى بكر رضى الله عنهما قالت قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فذكر فتنة القبر التى يفتتن فيها المرء فلما ذكر ذلك ضج المسلمون ضجة زاد غندر عذاب القبر رواه البخارى والنسائى وزاد بعد ضج المسلمون ضجة حالت بينى وبين ان افهم كلام رسول صلى الله عليه وسلم فلما سكنت ضجتهم قلت لرجل قريب منى اى بارك الله لك ماذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى آخر قوله قال قد اوحى الى انكم تفتنون فى القبور قريبا من فتنة المسيح الدجال

باب التعوذ من عذاب القبر

عن[١] ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها ان يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر قالت عائشة رضى الله عنها فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد صلى صلاة الا تعوذ من عذاب القبر رواه البخارى وابو داؤد الطيالسى

وعن[٢] ابنة خالد بن سعيد ابن العاص

انها سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتعوذ من عذاب القبر رواه البخاري وعن[٣]
ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر
ومن عذاب النار ومن فتنة المحيا ومن فتنة المسيح الدجال رواه البخاري والنسائي
وابو داود الطيالسي وعنه[٤] قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك يستعيذ
من عذاب القبر رواه النسائي وعن[٥] ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم
هذا الدعاء كما يعلمهم السورة من القرآن قولوا اللهم انا نعوذ بك من عذاب جهنم
واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا
والممات رواه النسائي وعن[٦] ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت دخل علي رسول الله
صلى الله عليه وسلم وعندي امرأة من اليهود وهي تقول انكم تفتنون في القبور فارتاع
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال انما تفتن يهود قالت عائشة فلبثنا ليالي ثم قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اوحي الي انكم تفتنون في القبور قالت عائشة فسمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد يستعيذ من عذاب القبر رواه النسائي وعنها[٧] ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يستعيذ من عذاب القبر ومن فتنة الدجال وقال انكم تفتنون في
قبوركم رواه النسائي وعنها[٨] دخلت يهودية عليها فاستوهبتها شيئا فوهبت لها عائشة
فقالت اجارك الله من عذاب القبر قالت عائشة فوقع في نفسي من ذلك حتى جاء رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال انهم ليعذبون في قبورهم عذابا تسمعه البهائم رواه
النسائي وعنها[٩] قالت دخلت علي عجوزتان من عجز يهود المدينة فقالتا ان اهل القبور
يعذبون في قبورهم فكذبتهما ولم انعم ان اصدقهما فخرجتا ودخل علي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت يا رسول الله ان عجوزتين من عجز يهود المدينة قالتا ان اهل القبور يعذبون
في قبورهم قال صدقتا انهم يعذبون عذابا تسمعه البهائم كلها فما رأيته صلى صلاة
الا تعوذ من عذاب القبر رواه النسائي وعن[١٠] جابر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم
نخلا لبني النجار فسمع اصوات رجال من بني النجار ماتوا في الجاهلية يعذبون في قبورهم
فخرج فزعا فامر اصحابه ان يتعوذوا من عذاب القبر رواه الامام احمد والبزار وعن[١١] ميمونة
قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم يا ميمونة تعوذي بالله من عذاب القبر وان من اشد
عذاب القبر الغيبة والبول رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي وعن[١٢] ام مبشر ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال استعيذوا بالله من عذاب القبر قلت يا رسول الله وانهم ليعذبون في قبورهم قال نعم عذابا تسمعه البهائم رواه الامام احمد وابن ابي شيبة وابن حبان والآجري وعن البراء قال يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا والآخرة نزلت في عذاب القبر رواه النسائي وزاد في رواية يقال له من ربك فيقول ربي الله ونبيي محمد صلى الله عليه وسلم فذلك قوله يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا والآخرة وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم سمع صوتا من قبر فقال متى مات هذا قالوا مات في الجاهلية فسر بذلك وقال لولا ان تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم عذاب القبر رواه النسائي وعن ابي ايوب قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما غربت الشمس فسمع صوتا فقال يهود تعذب في قبورها رواه البخاري والنسائي وابو داؤد الطيالسي

باب كون عذاب القبر من غيبة ونميمة وبول عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه رواه ابن ابي الدنيا وابن ابي شيبة والآجري وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على قبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستتر من البول واما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم اخذ جريدة رطبة فشقها باثنتين فجعل على كل قبر واحدة فقالوا يا رسول الله لم فعلت هذا قال لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا رواه ابن ابي شيبة وعن يعلى بن سيابة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى على قبر يعذب صاحبه فقال ان هذا كان ياكل لحوم الناس ثم دعا بجريدة رطبة فوضعها على قبره وقال لعله يخفف عنه ما دامت هذه رطبة رواه الامام احمد والاصبهاني وعن يعلى بن مرة قال مررت مع النبي صلى الله عليه وسلم على مقابر فسمعت ضغطة في قبر قال وسمعت يا يعلى قلت نعم قال فانه يعذب في يسير من الامر قلت وما هو قال كان يمشي بين الناس بالنميمة وكان لا يستنزه عن البول ثم ذكر قصة الجريدة يعلى بن مرة هو يعلى بن سيابة وسيابة امه رواه البيهقي في دلائل النبوة وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان عذاب القبر من ثلاثة من الغيبة والنميمة والبول فاياكم وذلك رواه البيهقي وعن قتادة قال عذاب القبر ثلاثة اثلاث ثلث من الغيبة وثلث من النميمة وثلث من البول رواه البيهقي وعن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم على قبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان

من كبير ثم قال بلى اما احدهما فكان يسعى بالنميمة واما الاخر فكان لا يستتر من بوله
قال ثم اخذ عودا رطبا فكسره باثنتين ثم غرز كل واحد منهما على قبر ثم قال لعله يخفف
عنهما ما لم ييبسا رواه البخاري ومسلم وابو داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجه وعنه[٨]
قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بحائط من حيطان مكة او المدينة سمع صوت انسانين
يعذبان في قبورهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعذبان وما يعذبان في كبير ثم قال
بلى كان احدهما لا يستبرئ من بوله وكان الاخر يمشي بالنميمة ثم دعا بجريدة فكسرها
كسرتين فوضع على كل قبر منهما كسرة فقيل له يا رسول الله لم فعلت هذا قال لعله ان يخفف
عنهما ما لم ييبسا او الى ان ييبسا رواه النسائي والبخاري وابن خزيمة في صحيحه وعنه[٩]
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عامة عذاب القبر في البول فاستنزهوا من البول
رواه البزار والطبراني في الكبير والحاكم والدارقطني وقال الدارقطني اسناده لا باس به وعن[١٠]
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر من
البول رواه الدارقطني وقال المحفوظ مرسل وعن[١١] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اكثر عذاب القبر من البول رواه الامام احمد وابن ماجه والحاكم وقال صحيح على شرط
الشيخين وعن[١٢] عبد الرحمن بن حسنة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يده
الدرقة فوضعها ثم جلس فبال اليها فقال بعضهم انظروا اليه يبول كما تبول المرأة
فسمعه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ويحك ما علمت ما اصاب صاحب بني اسرائيل كانوا اذا
اصابهم البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم فعذب في قبره رواه ابن ماجه وابن حبان في
صحيحه وعن[١٣] شفي بن ماتع الاصبحي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اربعة يؤذون
اهل النار على ما بهم من الاذى يسعون بين الحميم والجحيم يدعون بالويل والثبور يقول
اهل النار بعضهم لبعض ما بال هؤلاء قد اذونا على ما بنا من الاذى قال فرجل مغلق عليه
تابوت من جمر ورجل يجر امعاءه ورجل يسيل فوه قيحا ودما ورجل ياكل لحمه قال فيقال
لصاحب التابوت ما بال الابعد قد اذانا على ما بنا من الاذى فيقول ان الابعد مات وفي
عنقه اموال الناس ما يجد لها قضاء او وفاء ثم يقال للذي يجر امعاءه ما بال الابعد قد
اذانا على ما بنا من الاذى فيقول ان الابعد كان لا يبالي اين اصاب البول منه لا يغسله ثم
يقال للذي يسيل فوه قيحا ودما ما بال الابعد قد اذانا على ما بنا من الاذى فيقول ان

الا بعد كان ينظر الى كلمة فيستلذها كما يستلذ الرفث ثم يقال للذى ياكل لحمه ما بال
الابعد اذانا على ما بنا من الاذى فيقول ان الابعد كان ياكل لحوم الناس بالغيب ويمشى
بالنميمة رواه ابن ابى الدنيا فى كتاب الصمت وفى ذم الغيبة والطبرانى فى الكبير باسناد
لين وابو نعيم وعن ميمونة مولاة النبى صلى الله عليه وسلم ان النبى صلى الله عليه وسلم
قال لها يا ميمونة تعوذى بالله من عذاب القبر قالت يا رسول الله وانه لحق قال نعم
وان من اشد عذاب القبر الغيبة والبول رواه البيهقى فى عذاب القبر وعن ابرهيم النخعى
ان رجلين كانا يعذبان فى قبورهما فشكا ذلك جيرانهما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خذوا
كربتين فاجعلوهما فى قبورهما يرفع عنهما العذاب ما لم تيبسا فسئل فيم عذبا قال فى النميمة والبول
رواه البيهقى فى عذاب القبر باب عذاب الكفار فى قبورهم عن ابى سعيد الخدرى قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلط على الكافر فى قبره تسعة وتسعون تنينا تلدغه حتى تقوم
الساعة رواه الامام احمد وابو يعلى والاجرى وعن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال المؤمن فى قبره فى روضة ويرحب له قبره سبعون ذراعا وينور له كالقمر ليلة البدر اتدرون
فيم نزلت هذه الاية فان له معيشة ضنكا قالوا الله ورسوله اعلم قال عذاب الكافر فى قبره
والذى نفسى بيده انه ليسلط عليه تسعة وتسعون تنينا ينفخون فى جسمه ويلسعونه
ويخدشونه الى يوم القيمة رواه ابو يعلى والاجرى وابن منده وعن ام المؤمنين الصديقة
رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يرسل على الكافر حيتان واحدة من قبل
راسه والاخرى من قبل رجليه يقرضانه قرضا كلما فرغتا عادتا الى يوم القيمة رواه الامام احمد
باب فى عذاب ابى جهل عن ابن عمر قال بينما انا اسير بجنبات بدر اذ خرج رجل
من حفرة فى عنقه سلسلة فنادانى يا عبد الله فلا ادرى اعرف اسمى او دعانى بدعاية العرب
وخرج رجل من تلك الحفرة فى يده سوط فنادانى يا عبد الله لا تسقه فانه كافر ثم ضربه
بالسوط حتى عاد الى حفرته فاتيت النبى صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال لى قد رايته قلت نعم
قال ذاك عدو الله ابو جهل وذاك عذابه الى يوم القيمة رواه الطبرانى فى الاوسط وابن ابى الدنيا
فى كتاب القبور واللالكائى فى السنة وابن منده وعنه قال خرجت مرة بسفر فمررت بقبر
من قبور الجاهلية فاذا رجل قد خرج من القبر يتاجج نارا فى عنقه سلسلة من نار ومعى اداوة
من ماء فلما رانى قال يا عبد الله اسقنى اذ خرج على اثره رجل من القبر فقال يا عبد الله

تسقه فانه كافر ثم اخذ بالسلسلة واجتذبه فادخله القبر قال ثم اضافنی اللیل الی بیت عجوز الی جانب بیتها قبر فسمعت من القبر صوتا یقول بول وما بول شن وما شن فقلت للعجوز ما هذا قالت كان هذا زوجا لی وكان اذا بال لم یتق البول وكنت اقول له ویحك ان الجمل اذا بال تفاج فكان یابی وهو ینادی منذ یوم مات یقول بول وما بول قلت فما الشن قالت جاءه رجل عطشان فقال اسقنی فقال دونك الشن فاذا لیس فیه شیء فخر الرجل میتا فهو ینادی منذ یوم مات شن وما شن فلما قدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم اخبرته فنهی ان یسافر الرجل وحده رواه ابن ابی الدنیا فی كتاب من عاش بعد الموت والخلال فی السنة وابن البناء فی الروحة وعن الحویرث بن الرباب قال بینا انا بالاثایة اذ خرج علینا انسان من قبر یلتهب وجهه وراسه نارا فی جامعة من حدید فقال اسقنی وخرج فی اثره انسان یقول لا تسق الكافر فادركه فاخذ بطرف السلسلة فكبه ثم جره حتی دخلا القبر جمیعا قال الحویرث فصارت الناقة لا اقدر منها علی شیء حتی التوت بعرق الظبیة فبركت فنزلت فصلیت المغرب والعشاء ثم ركبت حتی اصبحت بالمدینة فاتیت عمر بن الخطاب رضی الله عنه فاخبرته قال یا حویرث والله ما اتهمك ولقد اخبرتنی خبرا شدیدا فارسل عمر الی مشیخة من كتفی الصغر اقد ادركوا الجاهلیة ثم دعا الحویرث فقال ان هذا قد اخبرنی حدیثا ولست اتهم حدثهم یا حویرث بما حدثتنی فحدثهم فقالوا قد عرفنا هذا یا امیر المومنین هذا رجل من بنی غفار مات فی الجاهلیة ولم یكن یری للضیف حقا رواه ابن ابی الدنیا فی القبور وعن هشام بن عروة عن ابیه قال بینا راكب یسیر بین مكة والمدینة اذ مر بمقبرة فاذا برجل قد خرج من قبره یلتهب نارا مصفدا فی الحدید فقال یا عبد الله انضح یا عبد الله انضح وخرج آخر یتلوه یا عبد الله لا تنضح یا عبد الله لا تنضح وغشی علی الراكب فاصبح وقد ابیض شعره فاخبر عثمان بذلك فنهی ان یسافر الرجل وحده رواه ابن ابی الدنیا فی القبور

باب عذاب القدریة والمرجئة عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو ان قدریا او مرجئا مات فنبش بعد ثلاث لوجد الی غیر القبلة رواه ابن عساكر

باب من سب الصحابة وعاداهم عن الحسن قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خرج من الدنیا شاتما لاحد من اصحابی سلط الله علیه دابة تقرض لحمه یجد المه الی یوم القیمة رواه ابن ابی الدنیا فی القبور وعن ابی اسحق قال دعیت الی میت لاغسله فلما كشفت الثوب

عن ... جيد فاذا ... بحية قد تطوقت على حلقه فذكروا انه كان يسب الصحابة رضي الله عنهم
رواه ... ابي الدنيا وعن الاعمش قال تغوط رجل على قبر الحسن بن علي رضي الله عنهما
فخبل فجعل ينبح كما ينبح الكلب ثم انه مات فسمع في قبره يعوي ويصيح رواه ابن عساكر وعن
يزيد بن ابي زياد وعمارة بن عمير قالا لما قتل عبيد الله بن زياد اتي براسه ورؤس
اصحابه فالقيت في الرحبة فجاءت حية عظيمة فتفرق الناس من فزعها فتخللت الرؤس حتى
دخلت في منخري عبيد الله بن زياد ثم خرجت من فيه ثم دخلت في فيه وخرجت من انفه
ففعلت ذلك به مرارا ثم ذهبت ثم عادت ففعلت مثل ذلك به مرارا من بين الرؤس ولا يدري
من اين جاءت ولا اين ذهبت رواه ابن عساكر ورواه الترمذي في جامعه من طريق عمارة وحده
وقال هذا حديث صحيح وعن عصمة العباداني قال كنت اجول في بعض الفلوات اذا بصرت
ديرا واذا في الدير صومعة وفي الصومعة راهب فقلت له حدثني باعجب ما رأيت في هذا الموضع
فقال نعم بينا انا ذات يوم اذ رأيت طائرا ابيض مثل النعامة قد وقع على تلك الصخرة
فتقيأ رأسا ثم رجلا ثم ساقا فاذا هو كلما تقيأ عضوا من تلك الاعضاء التأمت بعضها الى بعض
اسرع من البرق حتى اذا استوى رجلا جالسا فاذا هم بالنهوض نقره الطائر نقرة قطعه اعضاء
ثم يرجع فيبتلعه فلم يزل على ذلك اياما فكثر تعجبي منه وازددت يقينا لعظمة الله تعالى و
علمت بان لهذه الاجساد حيوة بعد الموت فالتفت اليه وقلت ايها الطائر سألتك بحق الله
الذي خلقك وبرأك الا امسكت عنه حتى اسأله فيخبرني بقصته فاجابني الطائر بصوت عربي
طلق الربي الملك ولله البقاء الذي يفني كل شيء ويبقى انا ملك من ملائكة الله موكل بهذا الجسد
لما اجترم فالتفت اليه فقلت يا هذا الرجل المسيء الى نفسه ما قصتك ومن انت قال انا عبد الرحمن
بن ملجم قاتل علي اني لما قتلته وصارت روحي بين يدي الله ناولني صحيفة مكتوب فيها
ما عملته من الخير والشر منذ يوم ولدتني امي الى ان قتلت عليا وامر الله هذا الملك بعذابي الى
يوم القيمة فهو يفعل بي ما ترى ثم سكت فنقره ذلك الطائر نقرة نثر اعضاءه ثم جعل يبتلعه
عضوا عضوا ثم مضى رواه تمام بن محمد الرازي في كتاب الرهبان له وابن عساكر ايضا من طريق تمام
الحافظ قال الامام السيوطي قلت هذا الاسناد ليس فيه من تكلم فيه سوى ابي علي شيخ تمام فقد قال
الذهبي في الميزان انه كان يتهم وقال ابن رجب قد رويت هذه الحكاية من وجه آخر اخرجها
ابن النجار في تاريخه من طريق السلفي باسناده الى الحسن بن محمد بن عبيد العسكري حدثنا اسمعيل

بن احمد بن علی بن احمد بن یحیی بن المنجم سنة ثلث عشرة وثلاثمائة انه حضر مع یوسف بن ابی
الساج نا حضر راهب فحدث فذکر شبیها بالحکایة ورویت من وجه اخر من طریق ابی عبد الله
محمد بن احمد بن ابرهیم الرازی صاحب السباسیات المشهورة عن علی بن بقاء بن محمد الوراق
حدثنا ابو محمد عبد الرحمن بن عمر البزاز سمعت ابا بکر محمد بن عبد الحمید بن ابی الاصبغ قال قدم علینا
شیخ غریب فذکر انه کان نصرانیا سنین وانه تعبد فی صومعته فبینما هو ذات یوم جالس اذ جاء
طائر کالنسر فذکر شبیها بالحکایة مختصرا **باب** من یرمی بالزندقة عن عبد الله بن هاشم
قال ذهبت الی میت لاغسله فلما کشفت الثوب عن وجهه اذا اسود فی حلقه فقلت له
انت مامور ومن سنتنا ان نغسل موتانا فان رأیت ان تنتقل الی ناحیة حتی اذا غسلته
عدت الی موضعک قال فارتحل فصار فی زاویة البیت فلما فرغت من غسله عاد الی موضعه
قال وکان ذلک المیت یرمی بالزندقة رواه الحافظ ابو محمد الخلال فی کتاب کرامات الاولیاء
بسنده **باب** من مات علی غیر السنة عن ابی اسحق الفزاری انه اتاه رجل فقال کنت
انبش القبور وکنت اجد قوما وجوههم لغیر القبلة فکتب الی الاوزاعی یسأله فقال اولئک
قوم ماتوا علی غیر السنة رواه ابن ابی الدنیا وعن المفضل بن یونس قال بلغنا ان عمر بن
عبد العزیز قال لمسلمة بن عبد الملک یا مسلمة من دفن اباک قال مولای فلان قال فمن
دفن الولید قال مولای فلان قال فانا احدثک بما حدثنی به حدثنی انه لما دفن اباک والولید
فوضعهم فی قبورهم وذهب لیحل العقد عنهم فوجد وجوههم قد تحولت الی اقفیتهم
رواه ابن ابی الدنیا وعن عمر بن میمون قال سمعت عمر بن عبد العزیز یقول کنت فی من تولی
الولید بن عبد الملک فی قبره فنظرت الی رکبتیه قد جمعتا الی عنقه فاتعظ بها عمر بعده رواه
ابن ابی الدنیا **باب** سفک دما عن ابی ایوب الیمانی عن رجل من قومه یقال له
عبد الله انه ... قومه رکبوا البحر ... البحر اظلم علیهم ایاما ثم انجلت عنهم تلک
الظلمة وهم قریب قریة قال ... عبد الله خرجت التمس الماء واذا ابواب مغلقة یتجاجا
جا فیها الریح فقال لا هذه بیوت فیها ... اتی فخرجت حتی انتهیت الی البرکة
فاذا فیها رجل معلق مصوب علی راسه یرید ... تناول الماء بیده وهو لا یناله فلما رآنی فهتف
بی وقال یا عبد الله اسقنی فغرفت بالقدح لاناوله فقبضت یدی فقلت یا عبد الله قد رأیت
ما صنعت فقبضت یدی فاخبرنی من انت قال انا ابن آدم انا اول من سفک دما فی الارض

رواه ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت وعن عبد الرحمن بن زید بن اسلم قال بینا رجل
فی مرکب فی البحر اذا انکسرت بهم مرکبهم فتعلق بخشبة فطرحته الی جزیرة من البحر ثم خرج یمشی
فاذا هو بماء فاتبعه فدخل فی شعب فاذا رجل فی رجلیه سلسلة منوط فیها بینه وبین الماء
شبر فقال اسقنی رحمک الله قلت مالک قال انا ابن آدم الذی قتل اخاه والله ما قتلت نفس
ظلما منذ قتلت اخی الا عذبنی الله بها لانی اول من سن القتل رواه ابو نعیم **باب** من غل
عن ابی رافع قال مررت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالبقیع فقال اف اف فظننت انه
یریدنی فقلت یا رسول الله احدثت شیئا قال وما ذاک قلت انفت بی قال لا ولکن صاحب
هذا القبر فلان بعثته ساعیا علی بنی فلان فغل درعا فدرع الان مثلها من النار رواه الامام
احمد والنسائی وابن خزیمة والبیهقی **باب** من صلی بغیر وضوء ومن استغاثه مظلوم فلم یغثه
عن عمرو بن شرحبیل قال ماتت رجل یرون ان عنده ورعا فاتی فی قبره فقیل انا
جالدوک مائة جلدة من عذاب الله قال ففیم تجلدونی فقد کنت اتوقی واتورع فقیل خمسون
فلم یزالوا ینا قصونه حتی صار الی جلدة فجلد فالتهب القبر علیه نارا وهلک الرجل ثم اعید
فقال فیم جلدتمونی قالوا صلیت یوما وانت علی غیر وضوء ومررت بمظلوم یستغیث فلم تغثه رواه
ابن ابی شیبة وهناد وابن ابی الدنیا وعن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال امر بعبد من
عباد الله ان یضرب فی قبره مائة جلدة فلم یزل یسئل الله ویدعوه حتی صارت واحدة فامتلأ
قبره علیه نارا فلما ارتفع عنه افاق فقال علام جلدتمونی قالوا انک صلیت صلاة بغیر طهور ومررت
علی مظلوم فلم تغثه رواه الطحاوی وابو الشیخ فی کتاب التوبیخ **باب** من عمل عمل قوم لوط
عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من مات من امتی یعمل عمل قوم لوط نقله الله
الیهم حتی یحشر معهم رواه الدیلمی فی الفردوس وعن عمرو بن اسلم الدمشقی قال مات عندنا
بالثغر رجل فدفن فحفر علیه فی یوم الثالث فاذا اللبن بحاله منصوب ولیس فی اللحد شیء فسئل
وکیع بن الجراح عن ذلک فقال سمعنا فی حدیث من مات وهو یعمل عمل قوم لوط سار به قبره
حتی یصیر معهم ویحشر یوم القیمة معهم رواه ابن عساکر فی تاریخه **باب** من یبیع الطعام
ویاخذ منه کل یوم قوت اهله عن عبد الحمید بن محمود المعولی قال کنت جالسا عند ابن
عباس فاتاه قوم فقالوا انا خرجنا حجاجا ومعنا صاحب لنا حتی اتینا ذات الصفاح فمات فهیناه
ثم انطلقنا فحفرنا له قبرا ولحدنا له فلما فرغنا من لحده فاذا نحن باسود قد ملأ اللحد فترکناه

ۃ حفرنا له مکانا آخر فلما فرغنا من لحده اذا نحن باسود قد ملأه اللحد فترکناه واتیناک فقال
ابن عباس ذاک الغل الذی یغل به رواه ابن ابی الدنیا والبیھقی فی شعب الایمان ولفظه ذلک
عمله الذی کان یعمل انطلقوا فادفنوه فی بعضھا فوالذی نفسی بیده لو حفرتم الارض
کلھا لوجدتموه فیھا فانطلقنا فدفناه فی بعضھا فلما رجعنا سألنا امرأته ما کان یعمل زوجک
قالت کان یبیع الطعام فیاخذ کل یوم منه قوت اھله ثم یقرض الفضل فیلقیه فیه
باب من کان لا یغتسل من الجنابة عن ابان بن عبد الله البجلی قال ھلک
جار لنا فشھدنا غسله وکفنه وحمله الی قبره فاذا فی قبره شبه الھر فزجرناه فلم ینزجر فضرب
الحفار جبھته بمسحاته فلم یبرح فتحولوا الی قبر آخر فلما لحد فاذا ذلک الھر فصنعوا به مثل
ما صنعوا فلم یلتفت فرجعوا الی قبر ثالث فلما لحد فاذا ذلک الھر فیه فصنعوا به مثل ما صنعوا فلم
یلتفت فقال القوم یا ھؤلاء ان ھذا الامر ما مر بنا مثله فادفنوا صاحبکم فدفنوه فلما سوی علیه
اللبن سمعنا قعقعة عظیمة فذھبوا الی امرأته فقالوا یا ھذه ما کان عمل زوجک وحدثوھا ما رأوا
فقالت لا یغتسل من الجنابة رواه الھیثم بن عدی **باب** المکاس عن ابی عبد الله محمد بن
الحرانی انه خرج من داره یا مد بعد العصر الی بستان فلما کان قبل غروب الشمس توسط القبور واذا
قبر منھا ھو جمرة نار مثل کور الزجاج والمیت فی وسطه قال فسألت عن صاحب القبر فاذا ھو مکاس
قد توفی فی ذلک الیوم ذکره الامام السیوطی فی شرح الصدور **باب** فی مسلم بن عقبة عن محمد بن
سعید ان مسلم بن عقبة بن المری ورد المدینة فدعا الی بیعة یزید علی انھم عبید قن فی طاعة
الله ومعصیته فاجابوه الا رجل من قریش امه ام ولد قال بل فی طاعة الله فابی ان یقبل ذلک
منه فقتله فاقسمت امه لئن امکنھا الله من مسلم حیا او میتا ان تحرقه بالنار فلما خرج مسلم
من المدینة اشتدت علته فمات فخرجت ام القرشی باعبدھا الی قبره فامرت به فنبش فلما
وصلوا الیه اذا بثعبان قد التوی علی عنقه قابضا بارنبة انفه یمصھا فکاع القوم عنه رواه ابن عساکر
باب من زنی او شرب او سرق عن مسروق قال ما من میت یموت وھو یسرق او
یزنی او یشرب او یاتی شیئا من ھذه الا جعل معه شجاعان ینھشانه فی قبره رواه ابن ابی الدنیا
باب العصاة وعذابھم عن سمرة بن جندب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
مما یکثر ان یقول لاصحابه ھل رأی احد منکم رؤیا وانه قال لنا ذات غداة انه اتانی اللیلة آتیان
فقالا لی انطلق فانطلقت معھما فاخرجانی الی الارض المقدسة فاتینا علی رجل مضطجع واذا آخر

قائم عليه بصخرة فاذا هو يهوى بالصخرة لرأسه فيثلغ رأسه فيتدهده الحجر ههنا فيتبع الحجر فيأخذه فلا يرجع اليه حتى يصح رأسه كما كان ثم يعود عليه فيفعل به مثل ما فعل في المرة الاولى قلت لهما سبحن الله ما هذه فقالا لي انطلق فانطلقنا فاتينا على رجل مستلق لقفاه واذا اخر قائم عليه بكلوب من حديد واذا هو يأتي احد شقي وجهه فيشرشر شدقه الى قفاه ومنخره الى قفاه وعينه الى قفاه ثم يتحول الى الجانب الاخر فيفعل به مثل ما فعل بالجانب الاول فما يفرغ من ذلك الجانب حتى يصح ذلك الجانب كما كان ثم يعود عليه فيفعل مثل ما فعل المرة الاولى قلت سبحن الله ما هذه قالا لي انطلق فانطلقنا فاتينا على مثل التنور فاذا فيه لغط واصوات فاطلعنا فيه فاذا فيه رجال ونساء عراة فاذا هم يأتيهم لهب من اسفل منهم فاذا اتاهم ذلك اللهب ضوضوا قلت ما هولاء قالا لي انطلق فانطلقنا فاتينا على نهر احمر مثل الدم واذا في النهر رجل سابح يسبح فاذا اتى على شط النهر رجل عنده حجارة كثيرة واذا ذلك السابح يسبح ما سبح ثم يأتي الذي قد جمع عنده الحجارة فيغفر له فاه فيلقمه حجرا فينطلق فيسبح ثم يرجع اليه فغر له فاه فالقمه حجرا قلت لهما ما هذان فقالا لي انطلق فانطلقنا على رجل كريه المرأة كاكره ما انت راء رجلا مرأة واذا هو عنده نار يحشها ويسعى حولها قلت لهما ما هذا قالا لي انطلق فانطلقنا فاتينا على روضة معتمة فيها من كل نور الربيع واذا بين ظهري الروضة رجل طويل لا اكاد ارى رأسه طولا في السماء واذا حول الرجل من اكثر ولدان ما رأيتهم قط قالا لي انطلق فانطلقنا فانتهينا الى روضة عظيمة لم ار روضة قط اعظم منها ولا احسن قالا لي ارق فيها فارتقينا فيها فانتهينا الى مدينة مبنية بلبن ذهب ولبن فضة فاتينا باب المدينة فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناها فتلقانا فيها رجال شطر من خلقهم كاحسن ما انت راء وشطر كاقبح ما انت راء قالا لهم اذهبوا فقعوا في ذلك النهر فاذا نهر معترض يجري كان ماءه المحض في البياض فذهبوا فوقعوا فيه ثم رجعوا الينا فذهب السوء عنهم فصاروا في احسن صورة قالا لي هذه جنة عدن وهذا منزلك فسما بصري صعدا فاذا قصر مثل الربابة البيضاء قالا لي هذا منزلك قلت لهما بارك الله فيكما ذراني فادخله قالا اما الان فلا وانت داخله قلت لهما فاني رأيت منذ الليلة عجبا فما هذا الذي رأيت قالا لي اما الرجل الاول الذي اتيت عليه يثلغ رأسه بالحجر فانه الرجل الذي يأخذ القرآن فيرفضه وينام عن الصلاة المكتوبة يفعل به الى يوم القيمة واما الرجل الذي اتيت عليه يشرشر شدقه الى قفاه ومنخره الى قفاه وعينه الى قفاه فانه الرجل يغدو من بيته

فيكذب الكذبة تبلغ الافاق فيصنع به الى يوم القيمة واما الرجل والنساء العراة الذين فى مثل التنور فانهم الزناة والزوانى واما الرجل الذى اتيت عليه يسبح فى النهر ويلقم الحجارة فانه اكل الربوا واما الرجل الكريه المرأة الذى عنده النار يحشها فانه مالك خازن جهنم واما الرجل الذى فى الروضة فانه ابرهيم عليه السلام واما الولدان الذين حوله فكل مولود مات على الفطرة قالوا يا رسول الله واولاد المشركين قال واولاد المشركين واما القوم الذين كانوا شطر منهم حسن و شطر منهم قبيح فانهم قوم خلطوا عملا صالحا واخر سيئا تجاوز الله عنهم وانا جبرئيل وهذا ميكائيل رواه البخارى والبيهقى وعن ابى هريرة فى حديث الاسراء ان النبى صلى الله عليه وسلم اتى على قوم ترضخ رؤسهم بالصخر كلما رضخته عادت كما كانت ولا يفتر عنهم من ذلك شئ قال يا جبرئيل من هولاء قال هولاء الذين تثاقلت رؤسهم عن الصلوة ثم اتى على قوم على اقبالهم رقاع وعلى ادبارهم رقاع يسرحون كما تسرح الابل والغنم ويأكلون الضريع والزقوم ورضف جهنم وحجارتها قال من هولاء قال الذين لا يؤدون صدقات اموالهم ثم اتى على اقوام بين ايديهم لحم نضيج فى قدر ولحم اخر نئ خبيث فجعلوا ياكلون من النئ الخبيث ويدعون النضيج الطيب قال من هولاء قال الرجل يقوم من عند امرأته حلالا فياتى المرأة الخبيثة فيبيت معها حتى يصبح والمرأة تقوم من عند زوجها حلالا طيبا فتاتى الرجل الخبيث فتبيت عنده حتى تصبح ثم اتى على رجل قد جمع حزمة عظيمة لا يستطيع حملها وهو يزيد عليها فقال ما هذا قال هذا الرجل يكون عنده امانات الناس لا يقدر على ادائها وهو يحمل عليها ثم اتى على قوم تقرض السنتهم وشفاههم بمقاريض من حديد كلما قرضت عادت كما كانت لا يفتر عنهم من ذلك شئ قال ما هولاء قال خطباء الفتنة رواه البيهقى وابن عدى ✦

ابواب ما ينجى من عذاب القبر

باب من قتله بطنه عن سليمان بن صرد وخالد بن عرفطة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتله بطنه لم يعذب فى قبره رواه الترمذى وحسنه وابن ماجة والبيهقى باب طول السجود عن سلمان الفارسى ان بعض اهل الكتاب اخبره ان عيسى عليه السلام قال طول القنوت الامان على الصراط وطول السجود الامان من عذاب القبر رواه ابو نعيم باب قراءة سورة الملك عن ابن عباس انه قال الا اتحفك بحديث تفرح به قال بلى قال اقرء

تبارک الذی بیدہ الملک وعلمہا اھلک وجمیع ولدک وصبیان بیتک وجیرانک فانہا المنجیۃ والمجادلۃ
تجادل او تخاصم یوم القیمۃ عند ربہا لقاریھا وتطلب لہ ان ینجیہ من عذاب النار وینجو بہا
صاحبہا من عذاب القبر رواہ عبد فی مسندہ **وعن** ابن مسعود قال سورۃ الملک ھی المانعۃ
تمنع من عذاب القبر یوتی صاحبہا فی قبرہ من قبل راسہ فیقول راسہ لا سبیل علی انہ وعی فیّ
سورۃ الملک ثم یوتی من قبل رجلیہ فیقول رجلاہ لیس لک علی سبیل انہ کان یقوم بی بسورۃ
الملک رواہ الحاکم وصححہ والبیھقی **وعنہ** قال من قرء تبارک الذی بیدہ الملک کل لیلۃ منعہ
اللہ بہا من عذاب القبر وکنا فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نسمیہا المانعۃ رواہ النسائی
وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا مات ولیس معہ شیء من کتاب اللہ
الا تبارک فلما وضع فی حفرتہ اتاہ الملک فثارت السورۃ فی وجہہ فقال لہا انک من کتاب
اللہ وانا اکرہ مساءتک وانی لا املک لک ولا لہ ولا لنفسی ضرا ولا نفعا فان اردت ھذا بہ
فانطلقی الی الرب تعالی فاشفعی لہ فتنطلق الی الرب فیقول یارب ان فلانا عمد الی من بین
کتابک فتعلمنی وتلانی افتحرقہ انت بالنار وتعذبہ وانا فی جوفہ فان کنت فاعلا ذلک بہ
فامحنی من کتابک فیقول الا اراک غضبت فتقول وحق لی ان اغضب فیقول اذھبی فقد وھبتہ
(ای تزجرہ) (ای سیئ الحال) (ای لم یستفد منہ فائدۃ)
لک وشفعتک فیہ فتجیء فتزجر الملک فیخرج کاسف البال لم یحل منہ شیء فتجیء فتضع
فاھا علی فیہ فتقول مرحبا بھذا الفم فربما تلانی ومرحبا بھاتین القدمین فربما قامتا بی
وتونسہ فی قبرہ مخافۃ الوحشۃ علیہ قال فلما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھذا
الحدیث لم یبق صغیر ولا کبیر ولا حر ولا عبد الا تعلمہا وسماھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المنجیۃ رواہ ابن عساکر فی تاریخہ **وعن** ابن مسعود قال ان المیت اذا مات اوقدت نیران
حولہ فتاکل کل نار ما یلیہا ان لم یکن لہ عمل یحول بینہ وبینہا وان رجلا مات ولم یکن یقرء
من القران الا سورۃ تبارک الملک فاتتہ من قبل راسہ فقالت انہ کان یقرء فیّ فاتتہ من قبل
رجلیہ فقالت انہ کان یقوم بی فاتتہ من قبل جوفہ فقالت انہ کان وعانی فانجتہ رواہ البیھقی
فی الدلائل **وعن** خالد بن معدان قال بلغنی ان الم تنزیل تجادل عن صاحبہا فی القبر یقول
اللھم ان کنت من کتابک فشفعنی فیہ وان لم اکن من کتابک فامحنی عنہ وانہا تکون کالطیر
تجعل جناحہا علیہ فتشفع لہ وتمنعہ من عذاب القبر وفی تبارک مثلہ فکان خالد لا یبیت
حتی یقرءھما رواہ الدارمی فی مسندہ **باب** من صلی بعد المغرب رکعتین بسورۃ کذا وکذا

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب ركعتين في ليلة الجمعة يقرأ في كل ركعة منهما بفاتحة الكتاب مرة واذا زلزلت خمس عشرة مرة هون الله عليه سكرات الموت واعاذه من عذاب القبر ويسر له الجواز على الصراط يوم القيمة رواه الاصبهاني في الترغيب

باب من مات يوم الجمعة او ليلة الجمعة **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات يوم الجمعة وقي عذاب القبر رواه ابو يعلى **وعن** عكرمة بن خالد المخزومي قال من مات يوم الجمعة او ليلة الجمعة ختم بخاتم ووقي عذاب القبر رواه البيهقي **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات يوم الجمعة او ليلة الجمعة اجير من عذاب القبر وجاء يوم القيمة وعليه طابع الشهداء رواه ابو نعيم في الحلية **وعن** اياس بن بكير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من مات يوم الجمعة كتب الله له اجر شهيد ووقي فتنة القبر رواه حميد في ترغيبه **وعن** عطاء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم او مسلمة يموت ليلة الجمعة او يوم الجمعة الا وقي عذاب القبر وفتنة القبر ولقي الله ولا حساب عليه وجاء يوم القيمة ومعه شهود يشهدون له او طابع رواه حميد في ترغيبه **وعن** ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر رواه الامام احمد والترمذي وحسنه وابن ابي الدنيا والبيهقي ورواه ابن وهب في جامعه والبيهقي ايضا من طريق اخر عنه بلفظ الا برئ من فتنة القبر ورواه البيهقي ايضا من طريق ثالثة عنه موقوفا بلفظ وقي الفتان

باب اعمال تنجي من اهوال **عن** عبد الرحمن بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال اني رأيت البارحة عجبا رأيت رجلا من امتي جاءه ملك الموت يقبض روحه فجاءه بره لوالديه فرده عنه ورأيت رجلا من امتي قد بسط عليه عذاب القبر فجاءه وضوءه فاستنقذه من ذلك ورأيت رجلا من امتي قد احتوشته الشياطين فجاءه ذكر الله فخلصه من بينهم ورأيت رجلا من امتي قد احتوشته ملائكة العذاب فجاءته صلاته فاستنقذته من ايديهم ورأيت رجلا من امتي يلهث عطشا كلما ورد حوضا منع منه فجاءه صيامه فسقاه وارواه ورأيت رجلا من امتي والنبيون قعود حلقا حلقا كلما دنا الى حلقة طردوه فجاءه اغتساله من الجنابة فاخذه بيده واقعده الى جنبي ورأيت رجلا من امتي بين ظلمة فهو متحير فيها فجاءه حجه وعمرته فاستخرجاه من الظلمة وادخلاه النور ورأيت رجلا من امتي يكلم المؤمنين ولا يكلمونه فجاءته صلة الرحم فقالت يا معشر المسلمين كلموه فكلموه ورأيت رجلا من امتي يتقي وهج النار وشررها بيده عن

وجهه فجاءته صدقته فصارت سترا على وجهه وظلا على راسه ورأيت رجلا من امتى اخذته
الزبانية من كل مكان فجاءه امره بالمعروف ونهيه عن المنكر فاستنقذاه من ايديهم وادخلاه
مع ملائكة الرحمة ورأيت رجلا من امتى جاثيا على ركبتيه بينه وبين الله حجاب فجاءه حسن
خلقه فاخذ بيده فادخله على الله ورأيت رجلا من امتى قد هوت به صحيفته من قبل شماله
فجاءه خوفه من الله فاخذ صحيفته فجعلها فى يمينه ورأيت رجلا من امتى قد خف ميزانه فجاءته
افراطه فثقلوا ميزانه ورأيت رجلا من امتى قائما على شفير جهنم فجاءه رجله من الله فاستنقذه
من ذلك ومضى ورأيت رجلا من امتى هوى فى النار فجاءته دموعه التى بكى بها من خشية الله
فى الدنيا فاستخلصته من النار ورأيت رجلا من امتى قائما على الصراط يرعد كما ترعد السعفة
فجاءه حسن ظنه بالله فسكن روعه ومضى ورأيت رجلا من امتى على الصراط يزحف احيانا
ويحبو احيانا فجاءته صلاته على فاخذته بيده فاقامته ومضى على الصراط ورأيت رجلا من
امتى انتهى الى ابواب الجنة فغلقت الابواب دونه فجاءته شهادة ان لا اله الا الله ففتحت
له الابواب وادخلته الجنة ورأيت ناسا تقرض شفاههم فقلت يا جبرئيل من هؤلاء قال
المشاؤن بين الناس بالنميمة ورأيت رجلا معلقين بالسنتهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل
قال هؤلاء الذين يرمون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا رواه الطبرانى فى الكبير والحكيم
الترمذى فى نوادر الاصول والاصبهانى فى الترغيب **باب** اعمال توصل الى احوال **عن**
بعض الاولياء قال سألت الله ان يرينى منامات اهل المقابر فرأيت فى ليلة من الليالى ان
القبور قد انشقت واذا منهم النائم على السندس ومنهم النائم على الحرير والديباج ومنهم
النائم على الريحان ومنهم النائم على السرير ومنهم الباكى ومنهم الضاحك فقلت يا رب
لو شئت ساويت بينهم فى الكرامة فنادى مناد من اهل القبور يا فلان هذه منازل الاعمال
اما اصحاب السندس فهم اصحاب الخلق الحسن واما اصحاب الحرير والديباج فهم الشهداء
واما اصحاب الريحان فهم الصائمون واما اصحاب الراحة يعنى السرير فهم المتحابون فى الله
واما اصحاب البكاء فهم المذنبون واما اصحاب الضحك فهم اهل التوبة وذكره الامام السيوطى
فى شرح الصدور **باب** وبال الاعمال عند حضور الاجال **عن** عبد الله ابن ابى اوفى قال جاء
رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان ههنا غلاما قد احتضر فقيل له قل لا اله
الا الله فلا يستطيع ان يقولها قال اليس كان يقول فى حيوته قالوا بلى قال فما منعه منها عند موته

فنهض النبی صلی الله علیه وسلم ونهضنا معه حتی اتی الغلام فقال یا غلام قل لا اله الا الله
قال لا استطیع ان اقولها قال ولِمَ قال لعقوقی والدتی قال احیّة هی قال نعم قال ارسلوا الیها
فجاءته فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ابنک هو قالت نعم قال ارأیت لوان نارا
اججت فقیل لک ان لم تشفعی فیه دفناه فی هذه النار فقال اذا کنت اشفع له قال فاشهدی
الله واشهدینا بانکِ قد رضیتِ عنه فقالت قد رضیتُ عن ابنی فقال یا غلام قل لا اله
الا الله فقال لا اله الا الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحمد لله الذی انقذه بی من النار
رواه الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان دن ودلائل النبوة **وعن** عبد الرحمن المحاربی قال
حضرت رجلا من الوفاة فقیل له قل لا اله الا الله قال لا اقدر کنت اصحب قوما یامرونی لشتم
ابی بکر وعمر رواه ابن عساکر **وعن** ابی الخصیب بشیر قال دخلت علی میت بالمدائن وعلی
بطنه لبنة فبینا نحن کذلک اذ وثب وثبة ندرت اللبنة عن بطنه وهو ینادی بالویل والثبور
فلما رای ذلک اصحابه تصدعوا فدنوت منه وقلت ما رأیت وما حالک قال صحبت مشیخة من
اهل الکوفة فادخلونی فی رایهم علی سب ابی بکر وعمر والبراءة عنهما قلت فاستغفر الله ولا تعد قال
وما ینفعنی وقد انطلقوا بی الی مدخل الی النار فاریته ثم قیل لی انک سترجع الی اصحابک فتحدثهم
بما رأیت ثم تعود الی حالک الاولی فما ادری انقضت کلمته ام عاد میتا علی حالته الاولی رواه
ابن ابی الدنیا فائدة قال الامام جلال الدین السیوطی رحمة الله علیه فی شرح الصدور قال بعضهم
من فعل سیئة فان عقوبتها تدفع عنه بعشرة اشیاء (۱) ان یتوب فیتاب علیه (۲) او یستغفر
فیغفر له (۳) او یعمل حسنات فتمحوها فان الحسنات یذهبن السیات (۴) او یبتلی به
فی الدنیا بمصائب فتکفر عنه (۵) او فی البرزخ بالضغطة والفتنة فتکفر عنه (۶) او یدعوله
اخوانه من المؤمنین ویستغفرون له (۷) او یهدون له من ثواب اعمالهم ما ینفعه (۸) او یبتلی
فی عرصات القیمة باهوال تکفر عنه (۹) او تدرکه شفاعة نبیه (۱۰) او رحمة ربه انتهی.
(فائدة اخری) فی روض الریاحین للیافعی عن شقیق البلخی انه قال طلبنا خمسا
فوجدناها فی خمس طلبنا ترک الذنوب فوجدناها فی صلوة الضحی وطلبنا ضیاء القبور
فوجدناها فی صلوة اللیل وطلبنا جواب منکر ونکیر فوجدناه فی قراءة القرآن
وطلبنا عبور الصراط فوجدناه فی الصوم والصدقة وطلبنا ظل العرش فوجدناه
فی الخلوة انتهی ذکرها الامام الجلیل الجلال السیوطی فی شرح الصدور ۔ +

كتاب الشهيد

باب الشهيد لا يغسل **عن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع
بين الرجلين من قتلى احد وقال ايهما اكثر قرانا فاذا اشير الى احد قدمه في اللحد وقال انا شهيد
على هؤلاء يوم القيمة وامر بدفنهم في دمائهم ولم يغسلهم رواه البخاري وابو داود والترمذي
والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي حديث حسن صحيح **وعنه** قال رمى رجل بسهم في صدره
او في حلقه فمات فادرج في ثيابه كما هو ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو داود وسنده
على شرط مسلم **وعنه** قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ادفنوهم في دمائهم يعني يوم احد
ولم يغسلهم رواه البخاري **وعن** اسامة بن زيد الليثي ان ابن شهاب اخبره ان انس
بن مالك حدثهم ان شهداء احد لم يغسلوا ودفنوا بدمائهم ولم يصل عليهم رواه ابو داود
وعن انس بن مالك قال ان شهداء احد لم يغسلوا ودفنوا بدمائهم ولم يصل عليهم رواه
ابو داود **باب** غسل الشهيد الجنب **عن** عبد الله ابن الزبير قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول وقد قتل حنظلة ابن ابي عامر الثقفي ان صاحبكم حنظلة تغسله الملائكة
عليهم السلام فسألوا صاحبته فقالت خرج وهو جنب لما سمع الهائعة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لذلك غسلته الملائكة رواه ابن حبان والحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط مسلم
وعن عبد الله بن الزبير قال كان حنظلة ابن ابي عامر تزوج جميلة بنت عبد الله ابن ابي بن سلول
ودخل عليها ليلة قتال احد بعد ان استاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاصبح جنبا واخذ سلاحه
ولحق بالمسلمين وارسلت الى اربعة من قومها فاشهدتهم انه قد دخل بها فسألوها فقالت رأيت
في ليلتي كان السماء فتحت ثم دخل واغلقت دونه فعرفت انه مقتول من الغد وتزوجها
بعده ثابت بن قيس فولدت له محمد بن ثابت بن قيس فلما انكشف المشركون اعترض حنظلة
لابي سفيان يريد قتله فحمل عليه الاسود ابن شعوب بالرمح فقتله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اني رأيت الملائكة تغسل حنظلة بن ابي عامر بين السماء والارض بماء المزن في صحاف الفضة
قال ابو اسيد الساعدي فذهبنا فنظرنا اليه فاذا راسه يقطر ماء قال ابو اسيد فرجعت الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته فارسل الى امرأته فسألها فاخبرته انه خرج وهو جنب رواه ابن سعد
في الطبقات **وعن** ابن عباس قال اصيب حمزة ابن عبد المطلب وحنظلة بن الراهب وهما جنبان

فقال النبي صلى الله عليه وسلم انى رأيت الملائكة تغسله رواه الطبرانى فى معجمه والبيهقى فى سننه
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت الملائكة تغسل حمزة لانه كان جنبا ذلك
اليوم ولم يغسل الشهداء وقال كفنوهم بدمائهم وجراحهم فانه ليس احد يجرح فى الله الا
جاء يوم القيمة وجرحه لونه لون الدم وريحه ريح المسك رواه الواقدى **وعن** محمود بن لبيد ان
النبى صلى الله عليه وسلم قال ان صاحبكم يعنى حنظلة ابن ابى عامر لتغسله الملائكة فسألوا اهله
ما شانه فقالت انه خرج وهو جنب حين سمع الهائعة رواه ابن اسحق فى المغازى وابو نعيم فى الحلية
وعن عروة ابن الزبير قال خرج حنظلة ابن ابى عامر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد واقع امرأته
فخرج وهو جنب لم يغتسل فلما التقى الناس لقى حنظلة ابو سفيان ابن حرب فحمل عليه فسقط
ابو سفيان عن فرسه فوثب عليه حنظلة وقعد على صدره يذبحه فمر به جعونة بن شعوب
الكنانى فاستغاث به ابو سفيان فحمل على حنظلة فقتله وهو يقول لاحمين صاحبى ونفسى بطعنة
مثل شعاع الشمس رواه الامام قاسم بن ثابت السرقسطى فى اخر كتابه غريب الحديث .

باب نزع اسلحة الشهداء

عن ابن عباس قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتلى
احد ان ينزع عنهم الحديد والجلود وان يدفنوا بدمائهم وثيابهم رواه ابوداؤد وابن ماجة

باب الصلاة على الشهيد

عن شداد بن الهاد ان رجلا من الاعراب جاء الى النبى صلى الله
عليه وسلم فامن به واتبعه ثم قال اهاجر معك فاوصى به النبى صلى الله عليه وسلم بعض اصحابه فلما
كانت غزوة غنم النبى صلى الله عليه وسلم شيئا فقسم وقسم له فاعطى اصحابه ما قسم له وكان يرعى
ظهرهم فلما جاء دفعوه اليه فقال ما هذا قالوا قسم قسمه لك النبى صلى الله عليه وسلم فاخذه
فجاء به النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا قال قسمته لك قال ما على هذا اتبعتك ولكنى
اتبعتك على ان ارمى الى ههنا واشار الى حلقه بسهم فاموت فادخل الجنة فقال ان تصدق
الله يصدقك فلبثوا قليلا ثم نهضوا فى قتال العدو فاتى به النبى صلى الله عليه وسلم يحمل قد اصابه
سهم حيث اشار فقال النبى صلى الله عليه وسلم أهو هو قالوا نعم قال صدق الله فصدقه ثم كفنه
النبى صلى الله عليه وسلم فى جبة النبى صلى الله عليه وسلم ثم قدمه فصلى عليه فكان مما ظهر من صلاته
اللهم هذا عبدك خرج مهاجرا فى سبيلك فقتل شهيدا انا شهيد على ذلك رواه النسائى والطحاوى
واسناده صحيح **وعن** ابن عباس قال اتى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد فجعل يصلى على عشرة
عشرة وحمزة هو كما هو يرفعون وهو كما هو موضوع رواه ابن ماجة والطحاوى والطبرانى والبيهقى

وفي اسناده لين وعن عبد الله بن الزبير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر يوم احد بحمزة فسجي
ببردة ثم صلى عليه فكبر تسع تكبيرات ثم اتي بالقتلى ويصلي عليهم وعليه معهم رواه الطحاوي
واسناده مرسل قوي وهو مرسل صحابي وعن ابي مالك الغفاري ان النبي صلى الله عليه وسلم
صلى على قتلى احد عشرة عشرة في كل عشرة حمزة حتى صلى عليه سبعين صلاة رواه ابو داود في
المراسيل والطحاوي والبيهقي واسناده مرسل قوي وعن عقبة بن عامر الجهني ان النبي صلى الله عليه وسلم
خرج يوما فصلى على شهداء احد صلاته على الميت ثم انصرف رواه البخاري ومسلم وابن حبان
وزاد مسلم فصعد المنبر كالمودع للاحياء والاموات فقال اني فرطكم على الحوض ولست اخشى
عليكم ان تشركوا بعدي ولكن اخشى ان تنافسوا في الدنيا وتقاتلوا كما هلك من قبلكم قال
عقبة فكانت آخر ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وزاد ابن حبان ثم دخل بيته
فلم يخرج حتى قبضه الله عز وجل وعن جابر بن عبد الله قال فقد رسول الله صلى الله عليه وسلم
حمزة حين فاء الناس من القتال فقال رجل رأيته عند تلك الشجرات فجاء رسول الله صلى الله
عليه وسلم نحوه فلما رآه ورأى ما مثل به شهق وبكى فقام رجل من الانصار فرمى عليه بثوب ثم
جيء بحمزة فصلى عليه ثم جيء بالشهداء فيوضعون الى جانب حمزة فصلى عليهم ثم يرفعون ويترك
حمزة حتى صلى على الشهداء كلهم وقال صلى الله عليه وسلم حمزة سيد الشهداء عند الله يوم القيمة
مختصر رواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه وعن ابن مسعود قال كان النساء
يوم احد خلف المسلمين يجهزن على جرحى المشركين الى ان قال فوضع النبي صلى الله عليه وسلم
حمزة وجيء برجل من الانصار فوضع الى جنبه فصلى عليه فرفع الانصاري وترك حمزة ثم جيء
باخر فوضع الى جنب حمزة فصلى عليه ثم رفع وترك حمزة حتى صلى عليه يومئذ سبعين مختصر
رواه الامام احمد في مسنده وعبد الرزاق في مصنفه عن الشعبي مرسلا لم يذكر فيه ابن مسعود
وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بحمزة وقد مثل به ولم يصل على احد من الشهداء
غيره رواه ابو داود والدارقطني في سننه وقال لم يقل فيه ولم يصل على احد من الشهداء غيره
الا عثمان بن عمر وليست بمحفوظة وعن الحكم بن احمد قال ثم قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم
حمزة فكبر عليه عشرا ثم جعل يجاء بالرجل فيوضع وحمزة مكانه حتى صلى عليه سبعين صلاة و
كانت القتلى يومئذ سبعين رواه الدارقطني وعن ابن عباس قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم
بحمزة يوم احد فهيئ القبلة ثم كبر عليه سبعا ثم جمع اليه الشهداء حتى صلى عليه سبعين صلاة

رواه الحاكم فى المستدرك وسكت عنه والطبرانى والبيهقى والدارقطنى وعنه[١١] قال امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم بحمزة رضى الله عنه فجئ ببردة ثم صلى عليه وكبر سبع تكبيرات ثم اتى
بالقتلى يوضعون الى حمزة يصلى عليهم وعليه معهم حتى صلى عليه ثنتين وسبعين صلاة
مختصر رواه ابن هشام وعنه[١٢] قال لما انصرف المشركون من قتلى احد اشرف رسول
الله صلى الله عليه وسلم على القتلى فرأى منظرا ساءه فراى حمزة قد شق بطنه واستلم انفه وجدعت
اذناه فقال لولا ان يحزن النساء فيكون سنة بعدى لتركته حتى يحشره الله فى بطون السباع
والطير ولمثلت بثلثين منهم مكانه ثم دعا ببردة فغطى بها وجهه فخرجت رجلاه فغطى
بها رجليه فخرج راسه فغطى بها راسه وجعل على رجليه من الاذخر ثم قدمه فكبر عليه عشرا ثم جعل
يجاء بالرجل فيوضع جنبه فيصلى عليه ثم يرفع ويجاء بالرجل الاخر فيوضع وحمزة مكانه حتى صلى
سبعين صلاة وكانت القتلى سبعين فلما دفنوا وفرغ منهم نزلت هذه الاية وان عوقبتم
فعاقبوا الاية فصبر عليه السلام ولم يقتل ولم يعاقب رواه الامام ابو قرة موسى بن طارق
الزبيدى فى سننه وعن[١٣] عطاء ابن ابى رباح ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى احد رواه
ابوداؤد فى المراسيل وعنه[١٤] ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى بدر رواه الواقدى وفى رواية
عن عطاء عن ابن عباس مثله وعن[١٥] جابر بن عبد الله قال كان ابى اول قتيل قتل من المسلمين
يوم احد قتله سفيان بن عبد شمس فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الهزيمة رواه
الواقدى وعن[١٦] سيف مولى ربيعة بن قيس اليشكرى قال كنت فى الجيش الذى وجهه ابوبكر
الصديق رضى الله عنه مع عمرو بن العاص الى ايلة وارض فلسطين فذكر القصة بطولها الى
ان قال) فلما نصر الله المسلمين وانكشفت القتال لم يكن هم المسلمين الا افتقاد بعضهم
بعضا ففقدوا من المسلمين مائة وثلثين نفرا منهم سيف ابن عباد الحضرمى ونوفل بن دارم
وسالم بن رويم وسعيد ابن خالد وهو ابن اخى عمرو بن العاص لامه واغتم عمرو ابن العاص
لفقدهم اغماما شديدا فلما اصبح النهار امر عمرو الناس بجمع الغنائم وان يخرجوا اخوانهم من بين
الروم وبنى الاصفر فالتقطوهم مائة وثلثين رجلا ثم صلى عليهم عمرو بن العاص ومن معه
من المسلمين ثم امر بدفنهم وكان مع عمرو بن العاص من المسلمين تسعة الاف رجل وارسل
عمرو الى ابى بكر رضى الله عنه كتابا فيه الحمد لله والصلاة على نبيه انى وصلت الى ارض فلسطين
ولقينا عسكر الروم مع بطريق يقال له روماس فى مائة الف رجل فنصر الله علينا بنصره وقتلنا ...

احد خمس الفا وقتل من المسلمين مائة وثلثين رجلا اكرمهم الله بالشهادة رواه الواقدی
باب دفن الشهداء بدمائهم **عن** عبد الله بن ثعلبة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم زملوهم بدمائهم فانه ليس كلمة تكلم فی سبيل الله الا تاتی يوم القيمة تدمی لونه
لون الدم وريحه ريح المسك رواه النسائی **وعنه** ان النبی صلی الله علیه وسلم اشرف علی قتلی
احد فقال انی شهيد علی هولاء زملوهم بكلومهم ودمائهم رواه الامام احمد فی مسنده
وعن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلی احد
ويقول ايهما اكثر اخذا للقرآن فاذا اشير له الی احدهما قدمه فی اللحد وقال انا اشهد علی هولاء
يوم القيمة وامر بدفنهم فی دمائهم ولم يغسلهم رواه البخاری وابوداؤد والترمذی و
حديث حسن صحيح والنسائی وابن ماجة **وعن** ابن عباس قال امر رسول الله صلی الله علیه
بقتلی احد ان ينزع عنهم الحديد والجلود وان يدفنوا بدمائهم وثيابهم رواه ابوداؤ
وعن جابر قال رمی رجل بسهم فی صدره اوحلقه فمات فادرج فی ثيابه كما هو ونحن
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه ابوداؤد **وعنه** قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ادفنوهم
فی دمائهم يعنی يوم احد ولم يغسلهم رواه البخاری **باب** دفن الشهداء فی مقتلهم
عن جابر قال لما كان يوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنه فی مقابرنا فنادی منادی رسول
الله صلی الله علیه وسلم ردوا القتلی الی مضاجعهم رواه الامام احمد والترمذی والنسائی والدارمی
وعنه ان قتلی احد حملوا حين قتلوا من مضاجعهم فنادی منادی النبی صلی الله علیه وسلم
ان ردوا القتلی الی مضاجعهم وقال ابوداؤد دمرة الی مصارعها قال فلما وفيت الرجل
النمر الذی كان علی ابی جئت اسعی كانی شرارة رواه ابوداؤد الطيالسی **وعنه** قال كنا
حملنا القتلی يوم احد لندفنهم فجاء منادی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم يامركم ان تدفنوا القتلی فی مضاجعهم فرددناهم رواه ابوداؤد۔
باب حياة الشهداء ورزقهم قال تعالی ولا تقولوا لمن يقتل فی سبيل الله اموات
بل احياء ولكن لا تشعرون ۝ وقال تعالی ولا تحسبن الذين قتلوا فی سبيل الله امواتا
بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين بما اتاهم الله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم
ان لا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۝ **عن** انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم قال
اذا وقف العباد للحساب جاء قوم واضعی سيوفهم علی رقابهم تقطر دما فازدحموا

على باب الجنة فقيل من هؤلاء قيل الشهداء كانوا احياء مرزوقين رواه الطبراني وعن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اصيب اخوانكم جعل الله ارواحهم
في جوف طير خضر ترد انهار الجنة تأكل من ثمارها وتأوي الى قناديل من ذهب معلقة
في ظل العرش فلما وجدوا طيب مأكلهم ومشربهم ومقيلهم قالوا من يبلغ اخواننا عنا
انا احياء في الجنة نرزق لئلا يزهدوا في الجهاد ولا ينكلوا عن الحرب فقال الله تعالى انا
ابلغهم عنكم قال فانزل الله عز وجل ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا الى آخر
الآية رواه ابو داؤد والحاكم وقال صحيح الاسناد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الشهداء على بارق نهر بباب الجنة في قبة خضراء يخرج عليهم رزقهم من الجنة بكرة
وعشيا رواه الامام احمد وابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم وعن
الليث بن سعد قال استشهد رجل من اهل الشام وكان يأتي الى ابيه كل ليلة جمعة في المنام
فيحدثه ويستأنس به فغاب عنه جمعة ثم جاءه في الجمعة الاخرى فقال يا بني لقد احزنتني وشق
على تخلفك فقال انما شغلني عنك ان الشهداء امروا ان يتلقوا عمر بن عبد العزيز فتلقيناه
وذلك عند موت عمر بن عبد العزيز رواه ابو نعيم وعن عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة
قال بينما رجل في اندرله بالشام ومعه زوجته وقد كان استشهد له ابن قبل ذلك بما شاء
الله اذ رأى الرجل فارسا قد اقبل فقال لامرأته ابني وابنك يا فلانة قالت اخسأ عنك الشيطان
ابنك قد استشهد منذ حين وانت مفتون به فاقبل على عمله واستغفر الله ثم نظر ودنا في
الفارس فقال ابنك والله يا فلانة ونظرت فقالت هو والله هو فوقف عليهما فقال له
ابوه أليس قد استشهدت يا بني قال بلى ولكن عمر بن عبد العزيز توفي في هذه الساعة فاستأذن
الشهداء ربهم في شهوده فكنت منهم واستأذنت في السلام عليكما ثم دعا لهما وانصرف
ووجد عمر قد توفي في تلك الساعة رواه المحاملي في اماليه **باب** ارواح الشهداء في اجواف طير
عن كعب بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان ارواح الشهداء في اجواف
طير خضر تعلق من ثمر الجنة او شجر الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن مسروق
قال سألنا عبد الله عن هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء
عند ربهم يرزقون فقال اما انا قد سألنا عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
ارواحهم في جوف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شاءت

ثم تأوي الى تلك القناديل فاطلع عليهم ربهم اطلاعةً فقال هل تشتهون شيئاً قالوا اي
شيء نشتهي ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا ففعل ذلك بهم ثلاث مرات فلما رأوا انهم
لن يتركوا من ان يسألوا قالوا يا رب نريد ان ترد ارواحنا في اجسادنا حتى نقتل في سبيلك مرة
اخرى فلما رأى ان ليس لهم حاجة تركوا رواه مسلم والترمذي **وعن** ابن مسعود قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ارواح الشهداء عند الله في حواصل طير خضر تسرح في انهار الجنة
حيث شاءت ثم تأوي الى قناديل تحت العرش رواه مسلم **وعن** ابن عباس ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال لما اصيبت اصحابكم باحد جعل الله ارواحهم في اجواف طير خضر ترد انهار الجنة
وتأكل من ثمارها وتأوي الى قناديل من ذهب معلقة في ظل العرش رواه الامام احمد وابو داود
والحاكم والبيهقي **وعنه** قال ارواح الشهداء تجول في اجواف طير خضر تعلق في ثمر الجنة رواه
سعيد بن منصور **وعن** ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان ارواح الشهداء
في طير خضر ترعى في رياض الجنة ثم يكون مأواها الى قناديل معلقة بالعرش فيقول الرب هل
تعلمون كرامة افضل من كرامة اكرمتكموها فيقولون لا غير انا وددنا انك اعدت ارواحنا الى
اجسادنا حتى نقاتل مرة اخرى فنقتل في سبيلك رواه هناد بن السري في كتاب الزهد وابن مندة
وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يبعث الله الشهداء في حواصل طير بيض كانوا
في قناديل معلقة بالعرش رواه ابو الشيخ **وعن** سعيد بن سويد انه سأل ابن شهاب عن ارواح
المؤمنين قال بلغني ان ارواح الشهداء كطير خضر معلقة بالعرش تغدو ثم تروح الى رياض الجنة
تأتي ربها سبحانه وتعالى كل يوم تسلم عليه رواه ابن مندة **وعن** ابن مسعود قال ان ارواح
الشهداء في اجواف طير خضر في قناديل تحت العرش تسرح في الجنة حيث شاءت ثم ترجع الى
قناديلها وان ارواح ولدان المؤمنين في اجواف عصافير تسرح في الجنة حيث شاءت رواه ابن
ابي حاتم وابن ابي الدنيا **باب** طيران الشهيد في الجنة **عن** ابن عباس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم رأيت جعفر بن ابي طالب ملكا يطير في الجنة ذا جناحين يطير منها حيث شاء
مقصوصة قوادمه بالدماء رواه الطبراني باسنادين احدهما حسن **وعن** سالم بن ابي الجعد قال
اريهم النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فرأى جعفر ملكا ذا جناحين مضرجين بالدماء زيد مقابله
رواه الطبراني وهو مرسل جيد الاسناد قال الحافظ كان جعفر قد ذهبت يداه في سبيل الله يوم موته
فابدله الله بهما جناحين فمن اجل ذا سمي جعفر الطيار **وعن** عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم هنيئاً لك يا عبد الله ابنك يطير مع الملائكة فى السماء رواه الطبرانى باسناد حسن
باب الشهيد فى الجنة **عن** انس ان رجلا اسود اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله انى رجل اسود منتن الريح قبيح الوجه لا مال لى فان انا قاتلت هولاء حتى اقتل
فاين انا قال فى الجنة فقاتل حتى قتل فاتاه النبى صلى الله عليه وسلم فقال قد بيض الله وجهك
وطيب ريحك واكثر مالك وقال لهذا او لغيره لقد رأيت زوجته من حور العين نازعته
جبة له صوف تدخل بينه وبين جبته رواه الحاكم وقال صحيح على شرط مسلم **وعن**
ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم مر بخباء اعرابى وهو فى اصحابه يريدون الغزو فرفع الاعرابى
ناحية من الخباء فقال من القوم فقيل رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه يريدون الغزو فقال
هل من عرض الدنيا يصيبون فقيل له نعم يصيبون الغنائم ثم تقسم بين المسلمين فعمد
الى بكر له فاعتقله وسار معهم فجعل يدنوا ببكره الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعل اصحابه
يذودون بكره عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوا الى النجدى فوالذى نفسى بيده
انه لمن ملوك الجنة قال فلقوا العدو فاستشهد فاخبر بذلك النبى صلى الله عليه وسلم
فاتاه فقعد عند راسه مستبشرا او قال مسرورا يضحك ثم اعرض عنه فقلنا له يا رسول الله
رأيناك مستبشرا تضحك ثم اعرضت عنه فقال اما ما رأيتم من استبشارى وسرورى فلما
رأيت من كرامة روحه على الله عز وجل واما اعراضى عنه فان زوجته من الحور العين الآن
عند راسه رواه البيهقى باسناد حسن **وعن** انس ان ام الربيع بنت البراء وهى ام حارثة
بنت سراقة اتت النبى صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله الا تحدثنى عن حارثة وكان
قتل يوم بدر فان كان فى الجنة صبرت وان كان غير ذلك اجتهدت عليه بالبكاء فقال يا
ام حارثة انها جنات فى الجنة وان ابنك اصاب الفردوس الاعلى رواه البخارى **وعن** كعب بن
عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون فى رجل قتل فى سبيل الله قالوا الله ورسوله اعلم
قال الجنة ان شاء الله تعالى فما تقولون فى رجل مات فى سبيل الله قالوا الله ورسوله اعلم قال الجنة
ان شاء الله تعالى فما تقولون فى رجل مات فقام رجلان ذوا عدل فقالا لا نعلم الا خيرا قالوا الله
ورسوله اعلم قال الجنة ان شاء الله تعالى فما تقولون فى رجل مات فقام رجلان ذوا عدل
فقالا لا نعلم خيرا قالوا النار قال مذنب والله غفور رحيم رواه الامام احمد والطبرانى فى الكبير
والبيهقى فى شعب الايمان **باب** الشهداء احسن دارا **عن** سمرة بن جندب قال

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت اللیلة رجلین اتیانی فصعدا بی الشجرة فادخلانی دارا هی
احسن وافضل لم ار قط احسن منها قالا لی اما هذه فدار الشهداء رواه البخاری

باب الشهداء صدقوا ما عاهدوا الله علیه **عن** انس قال غاب عمی انس بن النضر عن قتال
بدر فقال یا رسول الله غبت عن اول قتال قاتلت المشرکین لئن الله اشهدنی قتال المشرکین
لیرین الله ما اصنع فلما کان یوم احد وانکشف المسلمون فقال اللهم اعتذر الیک مما صنع هولاء
یعنی اصحابه وابرء الیک مما صنع هولاء یعنی المشرکین ثم تقدم فاستقبله سعد بن معاذ فقال یا
سعد بن معاذ الجنة ورب النضر انی اجد ریحها دون احد قال سعد فما استطعت یا رسول الله
ما صنع قال انس فوجدنا به بضعا وثمانین ضربة بالسیف او طعنة برمح او رمیة بسهم
ووجدناه قد قتل وقد مثل به المشرکون فما عرفه احد الا اخته ببنانه فقال انس کنا نری او نظن ان
هذه الایة نزلت فیه وفی اشباهه من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه الی اخر الایة
رواه البخاری ومسلم والنسائی **باب** اظلال الملائکة الشهید **عن** جابر بن عبد الله قال
جیء بابی الی النبی صلی الله علیه وسلم قد مثل به فوضع بین یدیه فذهبت اکشف عن وجهه فنهانی
قومی فسمع صوت نائحة فقیل ابنة عمرو او اخت عمرو فقال لم تبکی او فلا تبکی ما زالت الملائکة
تظله باجنحتها رواه البخاری ومسلم وابو داود الطیالسی وفی لفظه ابکوا او لا تبکوا وزاد حتی رفعتموه

باب صلاة الشهداء علی عمر بن عبد العزیز **عن** اللیث بن سعد قال استشهد رجل
من اهل الشام وکان یاتی الی ابیه کل لیلة جمعة فی المنام فیحدثه ویستانس به فغاب عنه
جمعة ثم جاءه فی الجمعة الاخری فقال یا بنی لقد اخرتنی وشق علی تخلفک فقال انما شغلنی عنک
ان الشهداء امروا ان یتلقوا عمر بن عبد العزیز فتلقیناه وذلک عند موت عمر بن عبد العزیز
رواه ابو نعیم **وعن** عبد العزیز بن عبد الله بن ابی سلمة قال بینما رجل فی اندر له بالشام ومعه
زوجته وقد کان استشهد له ابن قبل ذلک بما شاء الله اذ رأی الرجل فارسا قد اقبل فقال لامرأته
ابنی وابنک یا فلانة قالت له اخسئ عنک الشیطان ابنک قد استشهد منذ حین وانت مفتون
به فاقبل علی عمله واستغفر الله ثم نظر ودنی الفارس فقال ابنک والله یا فلانة ونظرت فقالت
هو والله هو فوقف علیهما فقال له ابوه الیس قد استشهدت یا بنی قال بلی ولکن عمر بن عبد العزیز
توفی فی هذه الساعة فاستاذن الشهداء ربهم فی شهوده فکنت منهم واستاذنت فی السلام
علیکما ثم دعا لهما وانصرف ووجد عمر قد توفی فی تلک الساعة رواه المحاملی فی امالیه

وعن عميرة بن الحباب السلمي قال اسرت انا وثمانية معي في زمان بني امية فادخلنا على ملك الروم فامر باصحابي فضربت رقابهم ثم اني قدمت لتضرب عنقي فقام اليه بعض البطارقة فلم يزل يقبل راسه ورجليه ويطلب اليه حتى وهبني له فانطلق بي الى منزله فدعى ابنة جميلة فقال لي هذه بنتي ازوجك بها واقاسمك مالي وقد رأيت منزلتي من الملك فادخل في ديني حتى افعل بك هذا فقلت ما اترك ديني لزوجة ولا لدنيا فمكثت اياما يعرض علي ذلك فدعتني ابنته ذات ليلة الى بستان لها فقالت ما يمنعك مما عرض عليك فقلت ما اترك ديني لامرأة ولا لشيء قالت فتحب المكث عندنا او اللحاق ببلادك فقلت الذهاب الى بلادي قال فارتني نجما في السماء وقالت لي سر على هذا النجم بالليل واكمن بالنهار فانه يلقيك الى بلادك ثم زودتني وانطلقت فسرت ثلاث ليال اسير بالليل واكمن بالنهار فبينا انا اليوم الرابع مكمن فاذا الخيل فقلت طلبت فاشرفوا علي فاذا انا باصحابي المقتولين على دواب معهم اخرون على دواب شهب قالوا عمير قلت عمير قلت اوليس قد قتلتم قالوا بلى ولكن الله نشر الشهداء واذن لهم ان يشهدوا جنازة عمر بن عبد العزيز قال لي بعض الذين معهم ناولني يدك يا عمير فناولته يدي فاردفني ثم سرنا يسيرا ثم قذف بي قذفة وقعت قرب منزلي بالجزيرة من غير ان يكون لحقني شيء رواه ابن عساكر

باب كلام الله من الشهيد كفاحا

عن جابر بن عبد الله قال لما قتل عبد الله بن عمرو بن حرام يوم احد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جابر الا اخبرك ما قال الله لابيك قلت بلى قال ما كلم الله احدا الا من وراء حجاب وكلم اباك كفاحا فقال يا عبد الله تمن علي اعطك قال يا رب تحييني فاقتل فيك ثانية قال انه سبق مني انهم اليها لا يرجعون قال يا رب فابلغ من ورائي فانزل الله هذه الاية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا الاية رواه الترمذي وحسنه وابن ماجة باسناد حسن والحاكم وقال صحيح الاسناد

باب عجب الرب من الشهيد وضحكه

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سال جبرئيل عن هذه الاية ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله من الذين لم يشاء الله ان يصعقهم قال هم الشهداء رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد ورواه ابن ابي الدنيا اطول منه وقال فيه هم الشهداء يبعثهم الله متقلدين اسيافهم حول عرشه فاتاهم ملائكة من المحشر بنجائب من ياقوت ازمتها الدر الابيض برحال الذهب اعنتها السندس والاستبرق ونمارقها الين من الحرير مد خطاها مد ابصار الرجال يسيرون في الجنة على خيول يقولون عند طول التنزه

تلقوا بنا ننظر كيف يقضى بين خلقه يضحك الله اليهم واذا ضحك الله الى عبد فى موطن
فلا حساب عليه وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجب ربنا تبارك
وتعالى من رجل غزا فى سبيل الله فانهزم يعنى اصحابه فعلم ما عليه فرجع حتى اهريق دمه فيقول الله
عز وجل لملئكته انظروا الى عبدى رجع رغبة فيما عندى وشفقة مما عندى حتى اهريق دمه رواه
رواه الامام احمد وابو يعلى وابن حبان فى صحيحه وعن ابى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم
الثلثة يحبهم الله ويضحك اليهم ويستبشر بهم الذى اذا انكشفت فئة قاتل وراءها بنفسه لله
عز وجل فاما ان يقتل واما ان ينصره الله ويكفيه فيقول انظروا الى عبدى هذا كيف صبر
لى بنفسه رواه الطبرانى باسناد حسن **باب لا حساب على الشهداء** عن نعيم بن همار
قال سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الشهداء افضل قال الذين ان يلقوا فى الصف
لا يلفتون وجوههم حتى يقتلوا اولئك ينطلقون فى الغرف العلى من الجنة ويضحك اليهم
ربهم واذا ضحك ربك الى عبد فى الدنيا فلا حساب عليه رواه الامام احمد وابو يعلى ورواتهما
ثقات وعن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الجهاد عند الله
يوم القيمة الذين يلتقون فى الصف الاول فلا يلفتون وجوههم حتى يقتلوا اولئك
يتلبطون فى الغرف من الجنة يضحك اليهم ربك واذا ضحك الى قوم فلا حساب عليهم
رواه الطبرانى باسناد حسن وعن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اول ثلاثة يدخلون الجنة الفقراء المهاجرون الذين تتقى بهم المكاره اذا امروا
سمعوا واطاعوا وان كانت للرجل منهم حاجة الى السلطان لم تقض له حتى يموت
وهى فى صدره وان الله عز وجل ليدعوا يوم القيمة الجنة فتاتى بزخرفها وزينتها
فيقول اين عبادى الذين قاتلوا فى سبيلى وقتلوا واوذوا وجاهدوا فى سبيلى ادخلوا الجنة
فيدخلونها بغير حساب وتاتى الملائكة فيسجدون فيقولون ربنا نحن نسبح بحمدك الليل والنهار
ونقدس لك من هؤلاء الذين اثرتهم علينا فيقول الرب عز وجل هؤلاء عبادى الذين
قاتلوا فى سبيلى واوذوا فى سبيلى فتدخل عليهم الملائكة من كل باب سلام عليكم بما صبرتم
فنعم عقبى الدار رواه الاصبهانى باسناد حسن **باب لا يفتن الشهيد فى القبر** عن
راشد بن سعد عن رجل من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ان رجلا قال يا رسول الله ما بال
المؤمنين يفتنون فى قبورهم الا الشهيد قال كفى ببارقة السيوف على راسه فتنة

رواه النسائي وعن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقي العدو فصبر حتى
يقتل او يغلب لم يفتن في قبره رواه الطبراني في الاوسط **باب** لا يصعق الشهيد
عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سأل جبرئيل عن هذه الاية ونفخ
في الصور فصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله من الذين لم يشاء
الله ان يصعقهم قال هم شهداء الله رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد وابن
ابي الدنيا اطول منه **باب** الشهيد لا يجد الم الموت عن الحسن قال اشد ما يكون من
الموت على العبد اذا بلغت الروح التراقي فعند ذلك يضطرب ويعلو نفسه قلت قد اختص
الشهيد بان لا يجد الم الموت ما يجده غيره رواه ابن ابي الدنيا وعن ابي قتادة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الشهيد لا يجد الم القتل الا كما يجد احدكم الم مس القرصة رواه
الطبراني **باب** الشهيد لا يتغير في القبر عن جابر بن عبد الله قال لما حضر دعاني
ابي من الليل فقال ما اراني الا مقتولا في اول من يقتل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
واني لا اترك بعدي اعز علي منك غير نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم فان علي دينا فاقض
واستوص باخواتك خيرا فاصبحنا فكان اول قتيل ودفن معه اخر في قبر ثم لم تطب نفسي
ان اتركه مع الاخر فاستخرجته بعد ستة اشهر فاذا هو كيوم وضعته هنية غير اذنه
رواه البخاري وفي نسخة غير عند اذنه وعنه قال دفن مع ابي رجل فكان في نفسي من
ذلك حاجة فاخرجته بعد ستة اشهر ما انكرت منه شيئا الا شعيرات كن في لحيته
مما يلي الارض رواه ابو داؤد **باب** لا يريد الرجوع الى الدنيا احد الا الشهداء عن
انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما احد يدخل الجنة يحب ان يرجع الى الدنيا وان له
ما على الارض من شئ الا الشهيد فانه يتمنى ان يرجع الى الدنيا فيقتل عشر مرات لما يرى من
الكرامة وفي رواية لما يرى من فضل الشهادة رواه البخاري ومسلم والترمذي وابو داؤد الطيالسي والنسائي
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالرجل من اهل الجنة فيقول الله له يا ابن
ادم كيف وجدت منزلك فيقول اى رب خير منزل فيقول سل وتمنه فيقول ما اسألك واتمنى اسألك
ان تردني الى الدنيا فاقتل في سبيلك عشر مرات لما يرى من فضل الشهادة رواه النسائي
والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم وعن ابن ابي عميرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ما من نفس مسلمة يقبضها ربها تحب ان ترجع اليكم وان لها الدنيا وما فيها غير الشهيد

قال ابن ابی عمیرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان اقتل فی سبیل الله احب الی من
ان یکون لی اهل الوبر والمدر رواه الامام احمد باسناد حسن والنسائی واللفظ له وعن
عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما علی وجه الارض من نفس تموت
ولها عند الله خیر تحب ان ترجع الیکم ولها نعیم الدنیا وما فیها الا الشهید فانه یحب
ان یرجع فیقتل مرة اخری لما یری من ثواب الله له رواه النسائی والطبرانی وابن ابی الدنیا
باب افضل العطیة الشهادة عن عامر بن سعد عن ابیه ان رجلا جاء الی الصلاة
والنبی صلی الله علیه وسلم یصلی فقال حین انتهی الی الصف اللهم ائتنی افضل ما تؤتی
عبادک الصالحین فلما قضی النبی صلی الله علیه وسلم الصلاة قال من المتکلم انفا قال
الرجل انا یا رسول الله قال اذا یعقر جوادک وتستشهد رواه ابو یعلی والبزار وابن حبان
فی صحیحه والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه **باب** فوز الشهداء عن انس
قال جاء اناس الی النبی صلی الله علیه وسلم ان ابعث معنا رجالا یعلمونا القرآن والسنة
فبعث الیهم سبعین رجلا من الانصار یقال لهم القراء فیهم خالی حرام یقرءون القرآن
ویتدارسونه باللیل یتعلمون وکانوا بالنهار یجیئون بالماء فیضعونه فی المسجد ویحتطبون فیبیعونه
ویشترون به الطعام لاهل الصفة وللفقراء فبعثهم النبی صلی الله علیه وسلم الیهم فعرضوا لهم
فقتلوهم قبل ان یبلغوا المکان فقالوا اللهم ابلغ عنا نبینا انا قد لقیناک فرضینا عنک ورضیت
عنا قال واتی رجل حراما خال انس من خلفه فطعنه برمح حتی انفذه فقال حرام فزت ورب
الکعبة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اخوانکم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم
ابلغ عنا نبینا انا قد لقیناک فرضینا عنک ورضیت عنا رواه البخاری ومسلم والطبرانی
فی الصغیر بنحوه وفی روایة للبخاری قال انس انزل فی الذین قتلوا ببئر معونة قرآن قرأناه
ثم نسخ بعد بلغوا قومنا انا قد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنه **باب** مغفرة ذنوب
الشهداء وکفارتها عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال یغفر للشهید کل ذنب الا الدین رواه مسلم وعن ابی قتادة ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قام فیهم فذکر ان الجهاد فی سبیل الله والایمان بالله افضل الاعمال
فقام رجل فقال یا رسول الله ارأیت ان قتلت فی سبیل الله تکفر عنی خطایای فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم ان قتلت فی سبیل الله وانت صابر محتسب مقبل

غير مدبر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال ارأيت إن قتلت فى سبيل الله
اتكفر عنى خطاياى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غير
مدبر الا الدين فان جبرئيل قال لى ذلك رواه مسلم **وعن** عتبة بن عبد السلمى
وكان من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال القتلى
ثلاثة رجل مؤمن جاهد بنفسه وماله فى سبيل الله حتى اذا لقى العدو قاتلهم
حتى يقتل فذلك الشهيد الممتحن لَه فى جنة الله تحت عرشه لا يفضله النبيون الا بفضل
درجة النبوة ورجل فرق على نفسه من الذنوب والخطايا جاهد بنفسه وماله حتى اذا
لقى العدو قاتل حتى يقتل فتلك ممصمصة محت ذنوبه وخطاياه ان السيف محاء
للخطايا وادخل من اى ابواب الجنة شاء فان لها ثمانية ابواب ولجهنم سبعة ابواب
وبعضها افضل من بعض ورجل منافق جاهد بنفسه وماله حتى اذا لقى العدو قاتل
فى سبيل الله عز وجل حتى يقتل فذلك فى النار ان السيف لا يمحو النفاق رواه الامام
احمد باسناد جيد والطبرانى وابن حبان فى صحيحه والبيهقى وابو داود والطيالسى
وعن انس ابن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء ثلاثة رجل
خرج بنفسه وماله فى سبيل الله لا يريد ان يقاتل ولا يقتل يكثر سواد المسلمين
فان مات او قتل غفرت له ذنوبه كلها واجير من عذاب القبر ويؤمن من الفزع
ويزوج من الحور العين وحلت عليه حلة الكرامة ويوضع على راسه تاج الوقار والخلد
والثانى خرج بنفسه وماله محتسبا يريد ان يقتل ولا يقتل فان مات او قتل كانت ركبته
مع ابرهيم خليل الرحمن بين يدى الله تعالى فى مقعد صدق عند مليك مقتدر والثالث
خرج بنفسه وماله محتسبا يريد ان يقتل ويقتل فان مات او قتل جاء يوم القيمة
شاهرا سيفه واضعه على عاتقه والناس جاثون على الركب يقولون الا افسحوا لنا فانا قد بذلنا
دماءنا واموالنا لله تبارك وتعالى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده
لو قال ذلك لابرهيم خليل الرحمن او لنبى من الانبياء ليزحل لهم عن الطريق لما يرى
من واجب حقهم حتى يأتون منابر من نور تحت العرش فيجلسون عليها ينظرون كيف
يقضى بين الناس لا يجدون غم الموت ولا يغتمون فى البرزخ ولا تفزعهم الصيحة
ولا يهمهم الحساب ولا الميزان ولا الصراط ينظرون كيف يقضى بين الناس ولا يسألون

اى الذى شرح صدره ١٢ عله الغزوة ١٢

شيئا الا اعطوا ولا يشفعون فى شئ الا شفعوا فيه ويعطون من الجنة ما احبوا ويتبؤن من الجنة حيث احبوا رواه البزار والبيهقى والاصبهانى وهو حديث غريب

وعن مجاهد عن يزيد بن شجرة وكان يزيد بن شجرة ممن يصدق قوله فعله خطبنا فقال يا ايها الناس اذكروا نعمة الله عليكم ما احسن نعمة الله عليكم ترى من بين اخضر واحمر واصفر وفى الرجال ما فيها وكان يقول اذا صف الناس للصلاة وصفوا للقتال فتحت ابواب السماء وابواب الجنة وغلقت ابواب النار وزين الحور العين واطلعن فاذا اقبل الرجل قلن اللهم انصره واذا ادبر احتجبن منه وقلن اللهم اغفر له فانهكوا وجوه القوم فدى لكم ابى وامى ولا تخزوا الحور العين فان اول قطرة تنضح من دمه يكفر عنه كل شئ عمله وتنزل اليه زوجتان من الحور العين تمسحان التراب عن وجهه وتقولان قد انالك ويقول قد انا لكما ثم يكسى مائة حلة ليس من نسج بنى آدم ولكن من نبت الجنة لو وضعت بين اصبعين لوسعن وكان يقول نبئت ان السيوف مفاتيح الجنة رواه الطبرانى من طريقين احدهما جيدة صحيحة والبيهقى ورواه البزار والطبرانى عن يزيد بن شجرة مرفوعا مختصرا والصحيح الموقوف لكن لا يقال مثل هذا من قبل الرائ فسبيل الموقوف فيه سبيل المرفوع

باب فى مبادرة زوجة الشهيد عن ابى هريرة قال ذكر الشهيد عند النبى صلى الله عليه وسلم فقال لا تجف الارض من دم الشهيد حتى تبتدره زوجتاه كانهما ظئران اظلتا فصيليهما فى براح من الارض وفى يد كل واحدة منهما حلة خير من الدنيا وما فيها رواه ابن ماجة وعن ابن عمر ان اعرابيا استشهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقعد النبى صلى الله عليه وسلم عند راسه مسرورا فضحك ثم اعرض عنه فسئل عن ذلك فقال اما سرورى فلما رأيت من كرامة الله على روحه واما اعراضى عنه فان زوجته من الحور العين الآن عند راسه رواه البيهقى بسند حسن وعن يزيد بن شجرة قال اول قطرة من دم الشهيد تكفر عنه كل شئ عمله وتنزل اليه زوجتان من الحور العين تمسحان التراب عن وجهه ثم يكسى مائة حلة ليست من نسيج بنى آدم ولكن من نبت الجنة لو وضعت بين اصبعين لوسعن رواه الطبرانى والبزار والبيهقى فى البعث -

باب فى وضع تاج الوقار على راس الشهداء عن عبادة بن الصامت عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان للشهيد عند الله سبع خصال ان يغفر له فى اول دفعة من دمه

ويرى مقعده من الجنة ويحلى حلة الايمان ويجار من عذاب القبر ويامن من الفزع الاكبر ويوضع على راسه تاج الوقار الياقوته منه خير من الدنيا وما فيها ويزوج ثنتين وسبعين زوجة من الحور العين ويشفع فى سبعين انسانا من اقاربه رواه الامام احمد والطبرانى واسناد احمد حسن وعن المقدام بن معد يكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للشهيد عند الله ست خصال يغفر فى اول دفعة ويرى مقعده من الجنة ويجار من عذاب القبر ويامن من الفزع الاكبر ويوضع على راسه تاج الوقار الياقوتة منها خير من الدنيا ومافيها ويزوج اثنتين وسبعين من الحور ويشفع فى سبعين من اقاربه رواه ابن ماجة والترمذى وقال حديث صحيح غريب وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء ثلاثة رجل خرج بنفسه وماله فى سبيل الله لا يريد ان يقاتل ولا يقتل يكثر سواد المسلمين فان مات اوقتل غفرت له ذنوبه كلها واجير من عذاب القبر ويومن من الفزع ويزوج من الحور العين وحلت عليه حلة الكرامة ويوضع على راسه تاج الوقار والخلد الحديث رواه البزار والبيهقى والاصبهانى وقدم بتمامه

باب شفاعة الشهيد فى سبعين من اهل بيته

عن ابى الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الشهيد يشفع فى سبعين من اهل بيته رواه ابوداؤد وابن حبان فى صحيحه وعن عبادة ابن الصامت عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان للشهيد عند الله سبع خصال (الى ان قال) ويشفع فى سبعين انسانا من اقاربه رواه الامام احمد والطبرانى واسناد احمد حسن وعن المقدام بن معد يكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للشهيد عند الله ست خصال وذكر منها ويشفع فى سبعين من اقاربه رواه ابن ماجة والترمذى وقال حديث صحيح غريب

باب فى مراتب الشهداء

عن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الشهداء اربعة رجل مومن جيد الايمان اتى العدو فصدق الله حتى قتل فذاك الذى يرفع الناس اليه اعينهم يوم القيمة هكذا ورفع راسه حتى وقعت قلنسوته فلا ادرى قلنسوة النبى صلى الله عليه وسلم قال ورجل مومن جيد الايمان لقى العدو فكانما ضرب جلده بشوك طلح من الجبن اتاه سهم غرب فقتله فهو فى الدرجة الثانية ورجل مومن خلط عملا صالحا واخر سيئا لقى العدو فصدق الله حتى قتل فذلك

في الدرجة الثالثة ورجل مومن اسرف على نفسه لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك
في الدرجة الرابعة رواه الترمذي والبيهقي وابو داؤد الطيالسي وقال الترمذي حديث
حسن غريب - +

ابواب ما يكون فيه شهادة عند الله

باب من مات في سبيل الله **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما تعدون الشهداء فيكم قالوا يا رسول الله من قتل في سبيل الله فهو شهيد وقال
ان شهداء امتي اذا لقليل قالوا فمن يا رسول الله قال من قتل في سبيل الله فهو شهيد
ومن مات في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في الطاعون فهو شهيد ومن مات
في البطن فهو شهيد قال ابن مقسم اشهد على ابيك يعني اباصالح انه قال والغريق
شهيد رواه الامام مالك والبخاري ومسلم والترمذي وابو داؤد الطيالسي **وعنه**
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغريق وصاحب
الهدم والشهيد في سبيل الله رواه مسلم **باب** المبطون **عن** عبادة ابن الصامت
قال دخلنا على عبد الله ابن رواحة نعوده فاغمي عليه فقلنا رحمك الله ان كنا لنحب
ان تموت على غير هذا وان كنا لنرجو لك الشهادة فدخل النبي صلى الله عليه ونحن نذكر
هذا فقال وفيم تعدون الشهادة فارم القوم وتحرك عبد الله فقال الا تجيبون رسول
الله صلى الله عليه وسلم ثم اجابه هو فقال تعد الشهادة في القتل فقال ان شهداء امتي اذا
لقليل ان في القتل شهادة وفي الطاعون شهادة وفي البطن شهادة وفي الغرق شهادة
وفي النفساء يقتلها ولدها جمعا شهادة رواه الامام احمد والطبراني ورواته ثقات
وعن ربيع الانصاري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد ابن اخي جبير الانصاري فجعل
اهله يبكون عليه فقال لهم جبير لا توذوا رسول الله صلى الله عليه وسلم باصواتكم فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم دعهن يبكين ما دام حيا فاذا وجب فليسكتن فقال بعضهم ما كنا نرى
ان يكون موتك على فراشك حتى يقتل في سبيل الله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم او ما القتل الا في سبيل الله ان شهداء امتي اذا لقليل ان الطعن شهادة
والبطن شهادة والطاعون شهادة والنفساء بجمع شهادة والحرق شهادة والغرق شها

وذات الجنب شهادة رواه الطبرانى وانه محتج بهم فى الصحيح وعن راشد بن حبيش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على عبادة بن الصامت يعوده فى مرضه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتعلمون من الشهيد من امتى فارم القوم فقال عبادة ساندونى فاسندوه فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصابر المحتسب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شهداء امتى اذا لقليل القتل فى سبيل الله عز وجل شهادة والطاعون شهادة والغرق شهادة والبطن شهادة والنفساء يجرها ولدها بسرره الى الجنة قال وزاد ابو العوام سادن بيت المقدس والحرق والسل رواه الامام احمد باسناد حسن راشد بن حبيش صحابى معروف

باب الغريق عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من قبض فى شئ منهن فهو شهيد المقتول فى سبيل الله شهيد والغرق فى سبيل الله شهيد والمبطون فى سبيل الله شهيد والنفساء فى سبيل الله شهيد رواه النسائى وعن جابر بن عتيك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء يعود عبد الله بن ثابت فوجده قد غلب عليه فصاح به فلم يجبه فاسترجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال غلبنا عليك يا ابا الربيع فصاحت النسوة وبكين وجعل ابن عتيك يسكتهن فقال له النبى صلى الله عليه وسلم دعهن فاذا وجب فلا تبكين باكية قالوا وما الوجوب يا رسول الله قال اذا مات قالت ابنته والله انى لارجو ان يكون شهيدا فانك كنت قد قضيت جهازك فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان الله قد اوقع اجره على قدر نيته وما تعدون الشهادة قالوا القتل فى سبيل الله فقال النبى صلى الله عليه وسلم الشهادة سبع سوى القتل فى سبيل الله المبطون شهيد والغريق شهيد وصاحب ذات الجنب شهيد والمطعون شهيد وصاحب الحريق شهيد والذى يموت تحت الهدم شهيد والمرأة تموت بجمع شهيد رواه ابو داود والنسائى وابن ماجة وابن حبان فى صحيحه

باب الطاعون عن انس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الطاعون شهادة لكل مسلم رواه البخارى ومسلم وعن ام المؤمنين الصديقة رضى الله عنها قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون فقال كان عذابا يبعثه الله على من كان قبلكم فجعله الله رحمة للمؤمنين ما من عبد يكون فى بلد فيكون فيه فيمكث لا يخرج صابرا محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد رواه البخارى وعن ابى عسيب مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم اتانى جبرئيل عليه السلام بالحمى والطاعون فامسكت الحمى بالمدينة
وارسلت الطاعون الى الشام فالطاعون شهادة لامتى ورجز على الكافر رواه الامام احمد
والطبرانى فى الكبير ورواة احمد ثقات مشهورون **وعن** ابى منيب الاحدب قال خطب
معاذ بالشام فذكر الطاعون فقال انها رحمة ربكم ودعوة نبيكم وقبض الصالحين قبلكم
اللهم اجعل على ال معاذ نصيبهم من هذه الرحمة ثم نزل عن مقامه ذلك فدخل على
عبد الرحمن بن معاذ فقال عبد الرحمن الحق من ربك فلا تكن من الممترين فقال معاذ ستجدنى ان شاء
الله من الصابرين رواه الامام احمد باسناد جيد **وعن** معاذ بن جبل قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستهاجرون الى الشام فيفتح لكم ويكون فيه داء
كالدمل او كالحرة ياخذ بمراق الرجل يستشهد الله به انفسهم ويزكى بها اعمالهم اللهم
ان كنت تعلم ان معاذا سمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطه هو واهل
بيته الحظ الاوفر منه فاصابهم الطاعون فلم يبق منهم احد فطعن فى اصبعه السبابة
فكان يقول ما يسرنى ان بها حمر النعم رواه الامام احمد عن اسمعيل بن عبيد الله
عن معاذ ولم يدركه **وعن** ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فناء امتى بالطعن والطاعون فقيل يا رسول الله هذا الطعن قد عرفناه
فما الطاعون فقال وخز اعدائكم من الجن وفى كل شهادة رواه الامام احمد باسانيد احدها صحيح وابويعلى
والبزار والطبرانى فى الصغير وابوداود الطيالسى **وعن** ابى بكر بن موسى عن ابيه
قال ذكر الطاعون عند ابى موسى فقال سالنا عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
وخز اعدائكم الجن وهو لكم شهادة رواه الحاكم وقال صحيح على شرط مسلم **وعن**
ابى بردة بن قيس اخى ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم
اجعل فناء امتى قتلا فى سبيلك بالطعن والطاعون رواه الامام احمد باسناد حسن
والطبرانى فى الكبير ورواه الحاكم من حديث ابى موسى وقال صحيح الاسناد **وعن**
العرباض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يختصم الشهداء والمتوفون
على فرشهم الى ربنا فى الذين يتوفون فى الطاعون فيقول الشهداء اخواننا قتلوا كما قتلنا
ويقول المتوفون على فرشهم اخواننا ماتوا على فرشهم كما متنا فيقول ربنا انظروا الى
جراحهم فان اشبهت جراح المقتولين فانهم منهم ومعهم فاذا جراحهم

قد اشبهت جراحهم رواه النسائي وعن[١٠] عتبة ابن عبد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ياتي
الشهداء والمتوفون بالطاعون فيقول اصحاب الطاعون نحن شهداء فيقال انظروا فان كانت
جراحتهم كجراح الشهداء تسيل دما كريح المسك فهم شهداء فيجدونهم كذلك رواه الطبراني
في الكبير باسناد لا باس به وعن[١١] ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تفنى امتي الا بالطعن والطاعون قلت يا رسول الله هذا الطعن قد
عرفناه فما الطاعون قال غدة كغدة البعير المقيم بها كالشهيد والفار منه كالفار من الزحف
رواه الامام احمد وابو يعلى والطبراني وفي رواية لابي يعلى قال وخزة تصيب امتي من اعدائهم
من الجن كغدة الابل من اقام عليها كان مرابطا ومن اصيب به كان شهيدا ومن فر منه
كان كالفار من الزحف ورواه البزار وعنده قلت يا رسول الله هذا الطعن قد عرفناه
فما الطاعون قال يشبه الدمل يخرج في الاباط والمراق وفيه تزكية اعمالهم وهو لكل مسلم
شهادة واسانيد الكل حسان وعن[١٢] جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول في الطاعون الفار منه كالفار من الزحف ومن صبر فيه كان له اجر
شهيد رواه الامام احمد والبزار والطبراني واسناد احمد حسن **باب** من قتل دون دمه
عن[١٣] سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قتل
دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو شهيد ومن قتل دون دينه فهو شهيد ومن
قتل دون اهله فهو شهيد رواه ابو داؤد والنسائي والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي
حديث حسن صحيح **باب** من قتل دون ماله عن[١] عبد الله بن عمرو بن العاص قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل دون ماله فهو شهيد رواه البخاري
والترمذي وفي رواية الترمذي وغيره قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من اريد ماله بغير حق فقاتل فقتل فهو شهيد وفي رواية للنسائي من قتل دون
ماله مظلوما فهو شهيد وعن[٢] سويد بن مقرن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قتل دون مظلمته فهو شهيد رواه النسائي وعن[٣] ابي هريرة قال جاء رجل
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ارأيت ان جاء رجل يريد اخذ
مالي قال فلا تعطه مالك قال ارأيت ان قاتلني قال قاتله قال ارأيت ان قتلني
قال فانت شهيد قال ارأيت ان قتلته قال هو في النار رواه مسلم وعنه قال جاء

رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيت ان عدى على مالى قال فانشد بالله قال فان ابوا على قال فانشد بالله قال فان ابوا على قال فانشد بالله قال فان ابوا علىّ قال فقاتل فان قُتِلت ففى الجنة وان قتلت ففى النار رواه النسائى **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل المرء دون ماله شهادة رواه الطبرانى فى الصغير **وعن** سعيد بن زيد ان النبى صلى الله عليه وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو شهيد رواه ابوداؤد الطيالسى فى مسنده ورواه الطبرانى فى الصغير الجزء الاول عن سعد **وعن** ابراهيم بن محمد بن طلحة ابن عبيد الله عن سعيد بن زيد قال اراد مروان ان ياخذ ارضه فابى عليه وقال ان اتونى قاتلتهم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قتل دون ماله فهو شهيد رواه ابوداؤد الطيالسى فى مسنده **باب** من يقتلها ولدها جمعا **عن** عبادة بن الصامت قال عاده النبى صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ماتعدون شهداء امتى فقال من قتل فى سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شهداء امتى اذا لقليل القتل شهادة والطاعون شهادة والبطن شهادة والمرءة يقتلها ولدها جمعا شهادة رواه ابوداؤد الطيالسى **باب** من يذكر الموت فى اليوم والليلة عشرين مرة **عن** قيل يا رسول الله هل يحشر مع الشهداء احد قال نعم من يذكر الموت فى اليوم والليلة عشرين مرة ذكره الامام السيوطى فى شرح الصدور من غير عزو **باب** فى شهداء البحر **عن** عبيد بن سعيد عن ابيه قال بينما الحسن جالس والناس حوله اذا اقبل رجل محمرة عيناه فقال له الحسن اهكذا ولدتك امك ام هى عرض قال اوما تعرفنى يا ابا سعيد قال من انت فانتسب له فلم يبق فى المجلس احد الا عرفه فقال ما قصتك قال عمدت الى جميع مالى فالقيت فى مركب فخرجت اريد اليمن فعصفت علينا ريح فغرقت فخرجت الى بعض السواحل على لوح فقعدت اردد نحوا من اربعة اشهر اكل مما اصيب من الشجر والعشب واشرب من ماء العيون ثم قلت لامضين على وجهى فاما ان اهلك واما ان انجو فسرت فرفع لى قصر كان بناءه فضة قد نحتت مصاريعه فاذا داخله اروقة فى كل طاق منها صندوق من لؤلؤ وعليها اقفال مفاتيحها راى العين ففتحت بعضها فخرج من جوفه رائحة طيبة فاذا فيه رجال

مدرجون فی اثواب الحریر فحرکت بعضهم فاذا هو میت فی صفته حی فاطبقت الصندوق و
خرجت واغلقت باب القصر ومضیت فاذا انا بفارسین لم ار مثلهما جمالا علی فرسین اغرین
محجلین فسألانی عن قصتی فاخبرتهما فقالا تقدم امامک فانک تصیر الی شجرة تحتها
روضة هنالک شیخ حسن الهیئة یصلی فاخبره خبرک فانه سیرشدک الی الطریق فمضیت
فاذا انا بالشیخ فسلمت علیه فرد علی السلام وسألنی عن قصتی فاخبرته بخبری کله ففزع لما
اخبرته بخبر القصر ثم قال ما صنعت قلت اطبقت الصنادیق واغلقت الابواب فسکن وقال
لی اجلس فمرت به سحابة فقالت السلام علیکم یا ولی الله فقال این تریدین قالت ارید کذا وکذا
فلم یزل تمر به سحابة بعد سحابة حتی اقبلت سحابة فقال این تریدین قالت البصرة قال انزلی فنزلت
فصارت بین یدیه فقال احملی هذا الی منزله سالما فلما صرت علی متن السحابة قلت اسئلک
بالذی اکرمک الا اخبرتنی عن القصر وعن الفارسین وعنک فقال اما القصر فقد اکرم الله به
شهداء البحر ووکل بهم ملئکة یلتقطونهم من البحر فیصیرونهم فی تلک الصنادیق مدرجین فی
اکفان الحریر والفارسان ملکان یغدوان ویروحان بالسلام من الله واما انا فالخضر وقد
سألت ربی ان یحشرنی مع امة نبیکم قال الرجل فلما صرت علی السحابة اصابنی من الفزع هول
عظیم حتی صرت الی ما تری رواه ابو سعید فی شرف المصطفی بسنده **باب** الله یتولی
قبض ارواح شهداء البحر **عن** مالک بن سلیمان قال حضرت مالک بن انس وسأله
رجل عن البراغیث املک الموت یقبض ارواحها الی ان قال فاما الشهداء فی البحر فان الله
یلی قبض ارواحهم لا یکل ذلک الی ملک الموت لکرامتهم علیه حیث رکبوا لجج البحر فی سبیله
رواه الخطیب **وعن** ابی امامة سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله
وکل ملک الموت بقبض الارواح الا شهداء البحر فان الله یتولی قبض ارواحهم رواه ابن
ماجة **باب** من قال دعاء یونس فی مرضه فهو شهید **عن** سعد بن وقاص ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال هل ادلکم علی اسم الله الاعظم دعاء یونس لا اله الا انت سبحانک
انی کنت من الظلمین ۰ فایما مسلم دعا بها فی مرض موته اربعین مرة فمات فی مرضه ذلک
اعطی اجر شهید وان برئ برئ مغفورا له رواه الحاکم **باب** من مات علی وضوء فهو
شهید **عن** انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اتاه ملک الموت وهو علی وضوء
اعطی الشهادة رواه الطبرانی **باب** من مات یوم الجمعة او لیلة الجمعة فهو شهید

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات يوم الجمعة او ليلة الجمعة اجير من عذاب القبر وجاء يوم القيمة وعليه طابع الشهداء رواه ابو نعيم فى الحلية وعن اياس بن بكير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من مات يوم الجمعة كتب له اجر شهيد ووقى فتنة القبر رواه حميد فى ترغيبه.

ابواب القبر وما يتعلق به

باب فظاعة القبر وكونه حضرة **عن** هانى مولى عثمان قال كان عثمان اذا وقف على قبر بكى حتى تبل لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار فلا تبكى وتبكى من هذا فيقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر اول منازل الاخرة فان نجى منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت منظرا الا والقبر افظع منه رواه الحاكم وابن ماجة والبيهقى وهناد فى الزهد **وعن** البراء قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى جنازة فجلس على شفير قبر فبكى وابكى حتى بل الثرى ثم قال يا اخوتى لمثل هذا فاعدوا رواه ابن ماجة **وعن** ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار رواه ابن مندة **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القبر حفرة من حفر جهنم او روضة من رياض الجنة رواه البيهقى فى عذاب القبر وابن ابى الدنيا. **وعن** وهب بن منبه قال كان عيسى عليه السلام واقفا على قبر ومعه الحواريون فذكروا القبر ووحشته وظلمته وضيقه فقال عيسى كنتم فى اضيق منه فى ارحام امهاتكم فاذا احب الله تعالى ان يوسع وسع رواه الامام احمد فى الزهد **باب** فى سعة القبر وفسحته **عن** امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه انه خطب فقال القبر حفرة من حفر النار او روضة من رياض الجنة رواه ابن ابى شيبة فى المصنف والصابونى فى المائتين وابن مندة **وعن** ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المومن فى قبره فى روضة خضراء يرحب قبره سبعين ذراعا وينور له كالقمر ليلة البدر رواه ابن مندة **وعن** معاذة قالت قلت لعائشة رضى الله عنها الا تخبرينا عن مقبورنا ما يلقى وما يصنع به فقالت ان كان مومنا فسح له فى قبره اربعون ذراعا رواه على بن معبد **وعن** ابى غالب صاحب ابى امامة ان فتى بالشام حضره الموت فقال لعمه ارأيت لو ان الله دفعنى الى والدتى ما كانت صانعة بى قال اذن والله كانت تدخلك الجنة

قال فوالله لقد احسبني من ولد علي فقبض الفتى فدخلت القبر مع عمه فلما لبّنا عليه وسويناه عليه فسقطت
منه لبنة فوثب عمه فتأخر فقلت ما شأنك قال ملئ قبره نورا وفسح له مد بصره رواه ابن ابي الدنيا
وعن حميد قال كان لي ابن اخت فذكر شبيها بهذه الحكاية الا انه قال فاطلعت في اللحد فاذا
هو مد بصري قلت لصاحبي رأيت ما رأيت قال نعم فليهنك ذلك قال فظننت انه بالكلمة
التي قالها رواه ابن ابي الدنيا **وعن** ابي بكر بن ابي مريم عن الاشياخ قال كان شيخ من بني
الحضرمي بالبصرة وكان شيخا صالحا وكان له ابن اخ يصحب القيناة فكان يعظه فمات
الفتى فلما انزله عمه في قبره فسوى عليه اللبن شك في بعض امره فنزع بعض اللبن ونظر في
قبره فاذا قبر اوسع من جبانة البصرة واذا هو في وسط منها فرد عليه اللبن ثم سأل امرأته
عن عمله فقالت كان اذا سمع المؤذن يقول اشهد ان لا اله الا الله يقول اشهد ان لا
اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله يقول وانا اشهد بما شهدت به والقنهما من يتولى
عنها رواه ابن ابي الدنيا **باب** في فضل مومن استراح في لحده **عن**[1] مسروق
قال ما غبطت شيئا بشئ كمومن في لحده قد امن من عذاب الله واستراح من اذى
الدنيا رواه ابن ابي الدنيا **وعنه**[2] قال ما من شئ خير للمومن من لحد فقد
استراح من هموم الدنيا وامن من عذاب الله واستراح من اذى الدنيا رواه ابن
ابي شيبة **وعن**[3] الهيثم بن مالك قال كنا نتحدث عند ايفع بن عبدة وعنده
ابو عطية المذبوح فتذاكروا النعيم فقال من انعم الناس قالوا فلان وفلان قال ايفع
ما تقول يا ابا عطية قال انا اخبركم من هو انعم منه جسد في لحد قد امن من العذاب
رواه ابن المبارك **باب** الاتكاء على القبور **عن**[1] عمرو بن حزم قال رأني
النبي صلى الله عليه وسلم متكئا على قبر فقال لا توذ صاحب هذا القبر او لا توذه رواه الامام
احمد وابن عساكر **وعن**[2] زياد بن نعيم ان ابن حزم ابا عمارة او ابا عمرة قال رأني
النبي صلى الله عليه وسلم وانا متكئ على قبر فقال قم لا توذي صاحب القبر او يوذيك
رواه البغوي **باب** الجلوس على القبور **عن**[1] ابي مرثد الغنوي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها رواه مسلم وابوداؤد
وعن[2] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يجلس احدكم
على جمرة فتحرق ثيابه فتخلص الى جلده خير له من ان يجلس على قبر رواه مسلم

وابوداؤد والنسائی وابن ماجة **وعن** عمارة بن حزم قال رأنی رسول الله صلی الله
علیه وسلم جالسا علی قبر فقال یا صاحب القبر انزل من علی القبر لا تؤذی صاحب
القبر ولا یؤذیک رواه الطبرانی فی الکبیر والحاکم وابن مندة **وعن** جابر قال نهی
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبر وان یقعد علیه وان یبنی علیه رواه مسلم
باب وطی القبور **عن** عبد الله بن مسعود قال لان اطأ علی جمرة احب الی من اطأ علی
قبر مسلم رواه الطبرانی فی الکبیر ورواه الخطیب عن ابی هریرة باسناد حسن **وعن** جابر
قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبور وان یکتب علیها وان توطأ رواه
الترمذی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یطأ الرجل علی
جمرة خیر له من ان یطأ علی قبر رواه ابونعیم فی الحلیة **وعن** ابن مسعود انه سئل عن
الوطی علی القبر قال کما اکره اذی المؤمن فی حیاته اکره اذاه بعد موته رواه سعید بن منصور
وعن القاسم بن مخیمرة قال لان اطأ علی سنان رمح حتی ینفذ من قدمی احب
الی من ان اطأ علی قبر وان رجلا وطی علی قبر وان قلبه لیقظان اذ سمع صوتا من القبر الیک
عنی یا رجل لا تؤذینی رواه ابن مندة **باب** المشی علی القبور **عن** عقبة بن
عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان امشی علی جمرة او سیف او اخصف
نعلی برجلی احب الی من ان امشی علی قبر مسلم وما ابالی اوسط القبر قضیت حاجتی او وسط
السوق رواه ابن ماجة باسناد جید وابن ابی شیبة والحاکم **وعن** بشیر مولی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وکان اسمه فی الجاهلیة زحم ابن معبد فهاجر الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فقال ما اسمک فقال زحم قال بل انت بشیر قال بینما انا اماشی رسول الله
صلی الله علیه وسلم مر بقبور المشرکین فقال لقد سبق هؤلاء خیرا کثیرا ثلاثا ثم مر بقبور المسلمین
فقال لقد ادرک هؤلاء خیرا کثیرا ثم حانت من رسول الله صلی الله علیه وسلم نظرة فاذا رجل
یمشی فی القبور علیه نعلان فقال یا صاحب السبتیتین ویحک الق سبتیتک فنظر الرجل فلما
عرف رسول الله صلی الله علیه وسلم خلعهما فرمی بهما رواه ابوداؤد **باب** المشی
بین القبور فی النعال **عن** بشیر مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان اسمه فی
الجاهلیة زحم بن معبد فهاجر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له ما اسمک فقال زحم قال
بل انت بشیر قال بینما انا اماشی رسول الله صلی الله علیه وسلم مر بقبور المشرکین فقال لقد

سبق هولاء خير اكثير اثلاثا ثم مر بقبور المسلمين فقال لقد ادرك هؤلاء خيرا كثيرا ثم حانت من
رسول الله صلى الله عليه وسلم نظرة فاذا رجل يمشي في القبور عليه نعلان فقال يا صاحب السبتتين
ويحك الق سبتيك فنظر الرجل ولما عرف رسول الله صلى الله عليه وسلم خلعهما فرمى بهما رواه ابوداؤد
والنسائي نحوه ولفظه عن بشير بن نهيك ان بشير ابن الخصاصية قال كنت امشي مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم فمر على قبور المسلمين فقال لقد سبق هولاء شرا كثيرا ثم مر على قبور المشركين فقال
لقد سبق هولاء خيرا كثيرا فحانت منه التفاتة فرأى رجلا يمشي بين القبور في نعليه فقال يا صاحب
السبتتين القهما رواه ابن ماجة **باب** وضع السرج على القبور **عن** ابن عباس قال لعن
رسول الله صلى الله عليه وسلم زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج رواه ابوداؤد
والنسائي **باب** بتنوير القبور **عن** امير المومنين عمر الفاروق الاعظم قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من نور في مساجد الله نورا نور الله له في قبره ومن اراح فيه رائحة طيبة
ادخل الله عليه في قبره من روح الجنة رواه ابوالفضل الطوسي في عيون الاخبار بسنده
باب بتجصيص القبور **عن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص
القبر وان يبنى عليه وان يقعد عليه رواه مسلم **وعنه** قال نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان يجصص القبور وان يكتب عليها وان يبنى عليها وان توطأ رواه الترمذي وقال هذا
حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر وقد رخص بعض اهل العلم منهم الحسن
البصري في تطيين القبور وقال الشافعي لاباس ان يطين القبر **وعنه** قال سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم نهى ان يقعد على القبر وان يقصص ويبنى عليه رواه ابوداؤد **وعنه**
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تجصيص القبور رواه النسائي **وعنه**
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تقصيص القبور رواه ابن ماجة **باب** البناء
على القبر **عن** ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ان يبنى على القبر رواه ابن ماجة
وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تقصيص القبور او يبنى عليها او
يجلس عليها احد رواه النسائي **وعنه** قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان
يقعد على القبر وان يقصص ويبنى عليه رواه ابوداود **وعنه** ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم نهى ان يجصص القبر او يبنى عليه رواه ابوداود الطيالسي **باب** بناء المساجد
على القبور **عن** ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت لما اشتكى النبي صلى الله عليه وسلم

ذكرت بعض نسائه كنيسة رأتها بارض الحبشة يقال لها مارية وكانت ام سلمة وام حبيبة
رضي الله عنهما اتتا ارض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها فرفع رأسه فقال اولئك اذا
مات منهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا ثم صوروا فيه تلك الصورة اولئك شرار الخلق عند
الله رواه البخاري **وعن** ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم زائرات القبور
والمتخذين عليها المساجد والسرج رواه ابوداود **باب** اتخاذ القبور مساجد **وعن**
عائشة وابن عباس قالا لما نزل برسول الله صلى الله عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه
فاذا اغتم بها كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا
قبور انبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا رواه البخاري **وعن** ام المومنين الصديقة رضي
الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في مرضه الذي مات فيه لعن الله اليهود والنصارى
اتخذوا قبور انبيائهم مسجدا قالت ولولا ذلك لابرز قبره غير اني اخشى ان يتخذ مسجدا
رواه البخاري **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قاتل الله اليهود
اتخذوا قبور انبيائهم مساجد رواه ابوداود والنسائي **وعن** ام المومنين الصديقة رضي الله
عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله قوما اتخذوا قبور انبيائهم مساجد رواه النسائي
وعن اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مرضه الذي مات فيه ادخلوا
على اصحابي فدخلوا عليه وهو متقنع ببردة معافري فقال لعن اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد
رواه ابوداود الطيالسي في مسنده **باب** الصلاة الى القبور **عن** ابي مرثد
الغنوي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها رواه مسلم
والترمذي **وعنه** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تصلوا الى القبور
ولا تجلسوا عليها رواه مسلم **باب** الصلاة على القبور **عن** ام المومنين الصديقة
رضي الله عنها ان ام سلمة ذكرت لرسول الله صلى الله عليه وسلم كنيسة رأتها بارض الحبشة
يقال لها مارية فذكرت له ما رأت فيها من الصور فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اولئك قوم اذا مات فيهم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه
تلك الصور اولئك شرار الخلق عند الله رواه البخاري **باب** العلامة لعلم القبور
عن المطلب ابن ابي وداعة قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته فدفن امر النبي
صلى الله عليه وسلم رجلا ان يأتيه بحجر فلم يستطع حملها فقام اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم

وحسر عن ذراعيه قال المطلب قال الذی یخبرنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانی انظر
الی بیاض ذراعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین حسر عنہما ثم حملہا فوضعہا عند راسہ
وقال اعلم بہا قبر اخی وادفن الیہ من مات من اہلی رواہ ابوداود **وعن** انس بن مالک
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم قبر عثمان ابن مظعون بصخرۃ رواہ ابن ماجۃ ۔

باب تجمیر القبر **عن** نعیم بن عبد اللہ المجمر عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ثلاث من کن فیہ فقد ذاق طعم الایمان من کان لاشیٔ احب الیہ من اللہ ورسولہ
ومن کان یحرق بالنار احب الیہ من ان یرتد عن دینہ ومن کان یحب للہ ویبغض للہ وانما
سمی المجمر لانہ کان یجمر قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو من موالی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
رواہ الطبرانی فی المعجم الصغیر **باب** ضرب القبۃ علی القبور **عن** قال لما مات
الحسن بن الحسن بن علی ضربت امرأتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول
الاہل وجدوا ما فقدوا فاجابہ اخر بل یئسوا فانقلبوا ذکرہ البخاری تعلیقا **وعن** قال
رأی ابن عمر فسطاطا علی قبر عبد الرحمن فقال انزعہ یا غلام فانما یظلہ عملہ اوردہ البخاری
تعلیقا **وعن** ایوب بن عبد اللہ بن یسار قال مر عبد اللہ بن عمر علی قبر عبد الرحمن بن ابی بکر
اخی عائشۃ رضی اللہ عنہم وعلیہ فسطاط مضروب فقال یا غلام انزعہ فانما یظلہ عملہ قال تضربنی
مولاتی قال کلا فنزعہ رواہ ابن سعد **باب** وضع الجریدۃ علی القبور **عن** ابن عباس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر بقبرین یعذبان فقال انہما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما
احدہما فکان لا یستتر من البول واما الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقہا
بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ فقالوا یا رسول اللہ لم صنعت ہذا فقال ان یخفف عنہما
مالم ییبسا رواہ البخاری والنسائی ومسلم والترمذی وابوداود وابن ماجہ **وعنہ**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی قبرین فقال انہما لیعذبان فی غیر کبیر اما احدہما فکان
یاکل لحوم الناس واما الاخر فکان صاحب نمیمۃ ثم دعا بجریدۃ فشقہا نصفین فوضع نصفہا علی
ہذا القبر ونصفہا علی ہذا القبر وقال عسی ان یخفف عنہما ما داما رطبین رواہ ابوداود والطیالسی
وعنہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحائط من حیطان مکۃ او المدینۃ سمع صوت
انسانین یعذبان فی قبورہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعذبان وما یعذبان فی کبیر ثم
قال بلی کان احدہما لا یستبرئ من بولہ وکان الاخر یمشی بالنمیمۃ ثم دعا بجریدۃ فکسرہا

كسرتين فوضع على كل قبر منهما كسرة فقيل له لم فعلت هذا يا رسول الله قال لعله ان يخفف عنهما ما لم
ييبسا او الى ان ييبسا رواه النسائي والبخاري وابن خزيمة في صحيحه **وعن** ابي بكرة قال بينما النبي صلى الله عليه
وسلم يمشي بيني وبين رجل اخر اذ اتى على قبرين فقال ان صاحبي هذين القبرين يعذبان فأتياني بجريدة
قال ابو بكرة فاستبقت انا وصاحبي فاتيته بجريدة فشقها نصفين فوضع في هذا القبر واحدة وفي
ذا القبر واحدة قال لعله يخفف عنهما ما دامتا رطبتين انهما يعذبان بغير كبيرة الغيبة والبول
رواه الامام احمد وابو داود الطيالسي والطبراني في الاوسط وابن ماجة مختصرا **وعن** ابي امامة
قال مر النبي صلى الله عليه وسلم في يوم شديد الحر نحو بقيع الغرقد قال وكان الناس يمشون خلفه
قال فلما سمع صوت النعال وقر ذلك في نفسه فجلس حتى قدمهم امامه فلما مر ببقيع الغرقد
اذا بقبرين قد دفنوا فيهما رجلين قال فوقف النبي صلى الله عليه وسلم فقال من دفنتم ههنا اليوم
قالوا فلان وفلان قالوا يا نبي الله وما ذاك قال اما احدهما فكان لا يتنزه من البول واما الاخر
فكان يمشي بالنميمة واخذ جريدة رطبة فشقها ثم جعلها على القبرين قالوا يا نبي الله لم فعلت
هذا قال ليخففن عنهما قالوا يا رسول الله حتى متى هما يعذبان قال غيب لا يعلمه الا الله
ولولا تمرغ قلوبكم وتزيدكم في الحديث لسمعتم ما اسمع رواه الامام احمد وابن ماجة **وعن**
ابي هريرة قال كنا نمشي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فمررنا على قبرين فقام فقمنا معه
فجعل لونه يتغير حتى رعد كم قميصه فقلنا ما لك يا رسول الله فقال اما تسمعون ما اسمع فقلنا
وما ذاك يا نبي الله قال هذان رجلان يعذبان في قبورهما عذابا شديدا في ذنب هين
قلنا فيم ذلك قال كان احدهما لا يستنزه من البول وكان الاخر يؤذي الناس بلسانه ويمشي
بينهم بالنميمة فدعا بجريدتين من جرائد النخل فجعل في كل قبر واحدة قلنا وهل ينفعهم
ذلك قال نعم يخفف عنهما ما دامتا رطبتين رواه ابن حبان في صحيحه **وعن** قتادة ان
ابا برزة الاسلمي رضي الله عنه كان يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على قبر وصاحبه
يعذب فاخذ جريدة فغرسها في القبر وقال عسى ان يرفه عنه ما دامت رطبة وكان ابو برزة
يوصي اذا مت فضعوا في قبري معي جريدتين قال فمات في مفازة بين كرمان وقومس فقالوا
كان يوصينا ان نضع في قبره جريدتين وهذا موضع لا نصيبه ما فيه فبينما هم كذلك اذ طلع
عليهم ركب من سجستان فاصابوا معهم سعفا شاخ نخل فاخذوا منه جريدتين فوضعوهما معه في
قبره رواه ابن عساكر **وعن** مورق قال اوصى بريدة ان تجعل في قبره جريدتان رواه ابن سعد

باب تلقين الميت بعد دفنه **عن** ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا مات احد من اخوانكم فسويتم التراب عليه فليقم احدكم عند راس قبره ثم يقول يافلان بن فلانة فانه يسمعه ولا يجيب ثم يقول يافلان بن فلانة فانه يستوى قاعدا ثم يقول يافلان بن فلانة فانه يقول ارشدنا رحمك الله ولكن لا تشعرون فليقل اذكر ما خرجت عليه من الدنيا شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وانك رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا وبالقرآن اماما فان منكرا ونكيرا ياخذ كل واحد منهما بيد صاحبه ويقول انطلق بنا ما لنا عند من لقن حجته فيكون الله حجيجه دونهما قال رجل يارسول الله فان لم يعرف امه قال ينسبه الى حوا يافلان بن حوا رواه الطبراني في الكبير وابن مندة **وعنه** قال اذا مت انا فدفنتموني فليقم انسان عند راسي فليقل ياصدى بن عجلان اذكر ما كنت عليه في الدنيا شهادة ان لا اله الا الله محمد رسول الله رواه ابن مندة **وعن** راشد بن سعد وحمزة بن سعد حبيب وحكيم بن عمير قالوا اذا سوى على الميت قبره وانصرف الناس عنه كان يستحب ان يقال للميت عند قبره قل لا اله الا الله ثلاث مرات يافلان قل ربي الله وديني الاسلام ونبيي محمد صلى الله عليه وسلم ثم ينصرف رواه سعيد بن منصور

باب الدعاء للميت بعد دفنه **عن** عبادة ابن النسا دفن ابنا له فقال اللهم جاف الارض عن جنبه وصعد روحه وتقبله وتلقاه منك بروح رواه ابن ابي شيبة **وعن** ابن المسيب قال حضرت مع ابن عمر في جنازة فلما وضعها في اللحد قال بسم الله وفي سبيل فلما اخذ في تسوية اللحد قال اللهم اجرها من الشيطان ومن عذاب القبر فلما سوى الكثيب عليها قام جانب القبر ثم قال اللهم جاف الارض عن جنبها وصعد روحها وتلقاه منك رضوانا ثم قال سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابن ماجة والبيهقي في سننه **وعن** مجاهد انه كان يقول بسم الله وفي سبيل الله اللهم افتح له في قبره ونور له فيه والحقه بنبيه رواه ابن ابي شيبة **وعن** خيثمة قال كانوا يستحبون اذا دفنوا الميت ان يقولوا بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اجره من عذاب القبر وعذاب النار ومن شر الشيطان الرجيم رواه ابن ابي شيبة في المصنف **وعن** ابن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقف على القبر بعد ما يسوى عليه فيقول اللهم نزل بك صاحبنا وخلف الدنيا خلف ظهره اللهم ثبت عند المسئلة منطقه ولا تبتله

فی قبره بما لا طاقة له به رواه سعید بن منصور **وعن** عمرو بن مرة قال كانوا یستحبون اذا وضع
المیت فی اللحد ان یقولوا اللهم اعذه من الشیطان الرجیم رواه الحکیم الترمذی **وعن** امیر
المومنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه قال اذا بلغت الجنازة القبر فجلس الناس فلا تجلس
ولکن قم علی شفیر القبر فاذا ولی فی قبره فقل بسم الله وعلی ملة رسول الله صلی الله علیه وسلم
اللهم عبدک نزل بک وانت خیر منزول به خلف الدنیا خلف ظهره فاجعل ما قدم علیه خیرا
مما خلف فانک قلت وما عند الله خیر للابرار رواه البزار **وعن** انس انه کان اذا وضع
المیت فی قبره قال اللهم جاف القبر عن جنبیه وصعد روحه وتقبله وتلقاه منک بروح رواه سعید
بن منصور **باب** التکبیر والتسبیح بعد الدفن **عن** جابر بن عبد الله قال لما دفن سعد
بن معاذ (زاد فی روایة) وسوی علیه سبح النبی صلی الله علیه وسلم وسبح الناس معه طویلا
ثم کبر وکبر الناس ثم قالوا یا رسول الله لم سبحت (زاد فی روایة) ثم کبرت قال لقد تضایق علی
هذا الرجل الصالح قبره حتی فرج الله تعالی عنه رواه الامام احمد والطبرانی والبیهقی وقال الطیبی
ای ما زلت اکبر وتکبرون واسبح وتسبحون حتی فرجه الله **باب** الاذان علی القبر لدفع
عذاب الله **عن** انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اذن فی قریة
امنها الله من عذابه فی ذلک الیوم رواه الطبرانی فی المعاجم الثلثة وله شاهد فی المعجم الکبیر
من حدیث معقل بن یسار رضی الله عنه **باب** الاذان علی القبر لدفع الحزن **عن**
امیر المومنین علی المرتضی کرم الله وجهه قال رآنی النبی صلی الله علیه وسلم حزینا فقال یا ابن ابی
طالب انی اراک حزینا فمر بعض اهلک یوذن فی اذنک فانه درء للهم رواه الدیلمی فی مسند
الفردوس قال امیر المومنین ورواة الحدیث فجربته فوجدته کذلک **باب** الاذان علی
القبر لدفع الوحشة **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل آدم بالهند
واستوحش فنزل جبرئیل علیه الصلاة والسلام فنادی بالاذان الحدیث رواه ابو نعیم وابن
عساکر **باب** زیارة القبور والدعاء للمیت **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نهی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث وعن النبیذ فی الجر
وعن زیارة القبور فلما کان بعد ذلک قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کنت نهیتکم عن لحوم
الاضاحی بعد ثلاث فکلوا ما شئتم ونهیتکم عن نبیذ الجر فاشربوا وکل مسکر حرام ونهیتکم عن
زیارة القبور فزوروها ولا تقولوا ما یسخط الله عز وجل رواه الطبرانی فی الصغیر **وعن**

بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زوروا القبور ولا تقولوا هجرا رواه الطبرانى
فى الصغير **وعن**[٢] انس عن النبى صلى الله عليه وسلم كنت نهيتكم عن زيارة القبور الا فزوروها
فانها ترق القلب وتدمع العين وتذكر الاخرة ولا تقولوا هجرا رواه الحاكم **وعن** بريدة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الاضاحى
فوق ثلاث فامسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن النبيذ الا فى سقاء فاشربوا فى الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا
رواه مسلم **وعن**[٣] بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت نهيتكم عن زيارة القبور
فزوروها زاد مسلم والحاكم ولا تقولوا هجرا ولتزدكم زيارتها خيرا **وعن**[۴] ام المومنين الصديقة
رضى الله عنها قالت كيف اقول يا رسول الله قال قولى السلام على اهل الديار من المومنين والمسلمين
ويرحم الله المستقدمين منا والمستاخرين وانا ان شاء الله بكم للاحقون رواه مسلم **وعن**[۵]
بريدة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمهم اذا خرجوا الى المقابر ان يقول قائلهم السلام
عليكم اهل الديار من المومنين والمسلمين وانا ان شاء الله بكم للاحقون نسأل الله لنا ولكم العافية
رواه الامام احمد ومسلم وابن ماجة **وعن**[٦] ابن ابى مليكة قال لما توفى عبد الرحمن بن ابى
بكر بالحبشى وهو موضع فحمل الى مكة فدفن بها فلما قدمت عائشة اتت قبر عبد الرحمن ابن
ابى بكر فقالت ؎ وكنا كندمانى جذيمة حقبة ٭ من الدهر حتى قيل لن يتصدعا ٭ فلما تفرقنا
كانى ومالكا ٭ لطول اجتماع لم نبت ليلة معا ٭ ثم قالت والله لو حضرتك ما دفنت الا حيث
مت ولو شهدتك ما زرتك رواه الترمذى **وعن**[٧] ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تزهد فى الدنيا وتذكر الاخرة رواه ابن ماجة
وعن[٨] ابن عباس قال مر النبى صلى الله عليه وسلم بقبور بالمدينة فاقبل عليهم بوجهه فقال
السلام عليكم يا اهل القبور يغفر الله لنا ولكم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواه الترمذى وقال هذا
حديث حسن غريب **وعن**[١١] ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يخرج من اخر الليل الى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مومنين و
اتاكم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لاهل البقيع الغرقد
رواه مسلم **وعن**[١٢] ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى
نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فان فيها عبرة رواه الامام احمد ورواته محتج بهم فى
الصحيح **وعن**[١٣] ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زر القبور تذكر بها الاخرة و

واغسل الموتى فان معالجة جسد خاو موعظة بليغة وصل على الجنائز لعل ذلك ان يحزنك
فان الحزين في ظل الله يتعرض كل خير رواه الحاكم وقال رواته ثقات وعن[14] ابن بريدة
عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كنت نهيتكم عن زيارة القبور فقد اذن
لمحمد في زيارة قبر امه فزوروها فانها تذكرة الآخرة رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح
وعنه[15] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها
فان في زيارتها تذكرة رواه ابو داؤد وعن[16] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم زوروا القبور فانها تذكركم الآخرة رواه ابن ماجة وعن[17] ام المومنين الصديقة
رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في زيارة القبور رواه ابن ماجة
وعن[18] بريدة انه كان في مجلس فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني كنت نهيتكم ان
تاكلوا لحوم الاضاحي الا ثلثا فكلوا واطعموا وادخروا ما بدا لكم وذكرت لكم ان لا تنتبذوا في
الظروف الدباء والمزفت والنقير والحنتم انتبذوا فيما رأيتم واجتنبوا كل مسكر ونهيتكم عن زيارة
القبور فمن اراد ان يزور فليزر ولا تقولوا هجرا رواه النسائي وعن[19] ابي هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اتى قبر امه بالابواء في الف مقنع فبكى وابكى من حوله رواه رزين وعن[20]
محمد بن قيس بن مخرمة قال الا احدثكم عني وعن امي فظننا انه يريد امه التي ولدته قال قالت
عائشة الا احدثكم عني وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا بلى قالت لما كانت ليلتي التي النبي
صلى الله عليه وسلم فيها عندي انقلب فوضع رداءه وخلع نعليه وبسط طرف ازاره على فراشه
فاضطجع فلم يلبث الا ريثما ظن اني قد رقدت واخذ رداءه رويدا وانتعل رويدا وفتح الباب
رويدا فخرج ثم اجافه رويدا وجعلت درعي في راسي واختمرت وتقنعت ازاري ثم انطلقت
على اثره حتى جاء البقيع فقام فاطال القيام ثم رفع يديه ثلث مرات ثم انحرف فانحرفت
فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر فاحضرت فسبقته فدخلت فليس الا ان اضطجعت
فدخل فقال ما لك يا عائشة حشيا رابية قلت لا شئ قال لتخبرني او ليخبرني اللطيف الخبير
قلت يا رسول الله بابي انت وامي فاخبرته فقال فانت السواد الذي رأيت امامي قلت نعم
فلهزني في صدري لهزة اوجعتني ثم قال اظننت ان يحيف الله عليك ورسوله قلت
مهما يكتم الناس يعلمه الله نعم قال فان جبرئيل اتاني حين رأيت فناداني فاخفاه منك
فاجبته فاخفيته منك ولم يكن يدخل عليك وقد وضعت ثيابك وظننت ان قد رقدت

وكرهت ان اوقظك وخشيت ان تستوحشي فقال ان ربك امرك ان تاتي اهل البقيع فتستغفر لهم
قلت كيف اقول يا رسول الله قال قولي السلام على اهل الديار من المومنين والمسلمين ويرحم
الله المستقدمين منا والمستاخرين وانا ان شاء الله للاحقون رواه مسلم والنسائي وعن[21] ام
المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل يزور
قبر اخيه ويجلس عليه الا استانس حتى يقوم رواه ابن ابي الدنيا في كتاب القبور وعن[22]
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه وقف على مصعب بن عمير حين رجع من احد فوقف
عليه وعلى اصحابه فقال اشهد انكم احياء عند الله تزورون فزوروهم وسلموا عليهم فوالذي
نفسي بيده لا يسلم عليهم احد الا ردوا عليه الى يوم القيمة رواه الحاكم وصححه والبيهقي و
رواه الطبراني في الاوسط عن ابن عمر وعن[23] محمد بن واسع قال بلغني ان الموتى يعلمون
بزوارهم يوم الجمعة ويوما قبله ويوما بعده رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي في شعب الايمان
وعن[24] الضحاك قال من زار قبرا يوم السبت قبل طلوع الشمس علم الميت بزيارته قيل
له وكيف ذلك قال لمكان يوم الجمعة منه رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي في شعب الايمان
وعن[25] هاشم بن محمد العمري قال اخذني ابي بالمدينة الى زيارة قبور الشهداء في
يوم الجمعة بين طلوع الفجر والشمس فكنت امشي خلفه فلما انتهى الى المقابر رفع صوته فقال
سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار قال فاجيب وعليك السلام يا ابا عبد الله فالتفت
ابي الي فقال انت المجيب يا بني فقلت لا فاخذ يدي فجعلني عن يمينه ثم اعاد السلام عليهم
فرد عليهم السلام حتى فعل ذلك ثلث مرات فخر ابي ساجدا شكرا لله تعالى رواه البيهقي ؛

باب ما يقول اذا زار القبور

عن[1] ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج
الى المقبرة فقال السلام عليكم دار قوم مومنين وانا ان شاء الله بكم لاحقون رواه مسلم
وعن[2] بريدة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمهم اذا خرجوا الى المقابر السلام عليكم
اهل الديار من المسلمين وانا ان شاء الله بكم لاحقون انتم لنا فرط ونحن لكم تبع اسال الله لنا و
لكم العافية رواه النسائي وابن ماجة وعن[3] ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت
قلت كيف اقول لهم يا رسول الله قال قولي السلام على اهل الديار من المسلمين ويرحم
الله المستقدمين منا والمستاخرين وانا ان شاء الله بكم لاحقون رواه مسلم وعن[4] ابن عباس
قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المدينة فاقبل عليهم فقال السلام عليكم يا اهل

القبور يغفر الله لكم انتم لنا سلف ونحن بالاثر رواه الترمذي **وعن** امير المومنين
علي بن ابي طالب كرم الله وجهه انه دنا من القبور فقال السلام عليكم يا اهل الديار من
المومنين والمسلمين انتم لنا سلف فرط ونحن لكم تبع عما قليل لاحق اللهم اغفر لنا ولهم
وتجاوز بعفوك عنا وعنهم رواه الطبراني **وعن** سعد بن ابي وقاص انه كان يرجع
من ضيعته فيمر بقبور الشهداء فيقول السلام عليكم وانا ان شاء الله بكم لاحقون ثم يقول
لاصحابه الا تسلمون على الشهداء فيردوا عليكم رواه ابن ابي شيبة **وعن** الحسن قال
من دخل المقابر فقال اللهم رب الاجساد البالية والعظام النخرة التي خرجت من الدنيا
وهي بك مومنة ادخل عليها روحا من عندك وسلاما مني استغفر له كل مومن مات
منذ خلق الله ادم رواه الطبراني وابن ابي الدنيا ولفظه كتب الله له بعدد من مات
من لدن ادم الى ان تقوم الساعة حسنات **وعن** ابي هريرة قال من دخل المقابر و
استغفر لاهل القبور وترحم على الاموات فكانما شهد جنائزهم والصلاة عليهم رواه
ابن ابي الدنيا **وعن** ابن عمر رضي الله عنهما انه كان اذا شهد جنازة مر على اهله في
المقابر فدعا لهم واستغفر لهم رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي في شعب الايمان ٭

باب في علم الموتى بزيارة الزائرين ومسرتهم بها **عن** رجل من ال عاصم الجحدري
قال رأيت عاصما الجحدري في النوم بعد موته بسنين فقلت اليس قد مت قال بلى قلت فاين انت قال انا والله
في روضة من رياض الجنة انا ونفر من اصحابي نجتمع كل ليلة جمعة وصبيحتها الى بكر بن
عبد الله المزني فنتلاقى اخباركم قلت اجسادكم ام ارواحكم فقال هيهات بليت الاجسام
وانما تتلاقى الارواح قلت فهل تعلمون بزيارتنا اياكم قال نعلم بها عشية الجمعة ويوم الجمعة
كله ويوم السبت الى طلوع الشمس قلت وكيف ذلك دون الايام كلها قال لفضل يوم
الجمعة وعظمه رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي **وعن** بشر بن منصور قال كان رجل
يختلف الى الجبان فيشهد الصلاة على الجنائز فاذا امسى وقف على باب المقابر فقال انس
الله وحشتكم ورحم الله غربتكم وتجاوز الله عن سيئاتكم وقبل الله حسناتكم لا يزيد
على هولاء الكلمات قال ذلك الرجل فامسيت ذات ليلة فانصرفت الى اهلي ولم ات
المقابر فبينا انا نائم اذا انا بخلق كثير قد جاؤني قلت من انتم وما حاجتكم قالوا نحن اهل
المقابر وقد كنت عودتنا منك هدية عند انصرافك الى اهلك قلت وما هي قالوا الدعوات

التي كنت تدعو بها قلت فاني اعود لذلك قال فما تركتها بعد رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي و
عن فضل بن الموفق ابن خال سفيان بن عيينة قال لما مات ابي جزعت جزعا شديدا فكنت
اتي قبره في كل يوم ثم اني قصرت عن ذلك فرأيته في النوم فقال يا بني ما بطأ بك عني قلت و
انك لتعلم بمجيئي قال ما جئت مرة الا علمتها وقد كنت تاتيني فاسر بك ويسر من حولي بدعائك
قال فكنت أتيه بعد كثيرا رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي وعن ابي الدرداء هاشم بن محمد
قال سمعت رجلا من اهل العلم يقول انه كان يزور قبر ابيه فطال عليه ذلك فقلت ازور
التراب فرأيته في منامي فقال يا بني ما لك لا تفعل كما كنت تفعل فقلت ازور التراب
فقال لا تفعل يا بني فوالله لقد كنت تشرف علي فيبشرني بك جيراني ولقد كنت تنصرف فما
ازال اراك حتى تدخل الكوفة رواه البيهقي وعن عثمان بن سودة وكانت امه من العابدات
وكان يقال لها راهبة قال لما ماتت كنت أتيها في كل جمعة فادعو لها واستغفر لها ولاهل
القبور قال فرأيتها ليلة في منامي فقلت يا امه كيف انت فقالت يا بني ان الموت لشديد كربه
وانا بحمد الله في برزخ محمود افترش فيه الريحان واتوسد فيه السندس والاستبرق فقلت
الك حاجة قالت نعم قلت ما هي قالت لا تدع ما تصنع من زيارتنا والدعاء لنا فاني أنس
بمجيئك يوم الجمعة اذا اقبلت من اهلك يقال يا راهبة قد اقبل من اهلك زائر فاسر ويسر
بذلك من حولي من الاموات رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي وعن ابي البركات عبد الواحد
بن عبد الرحمن ابن غلاب السوسي يقول سمعت والدتي تقول رأيت امي في المنام بعد موتها
وهي تقول يا بنتي اذا جئتني زائرة فاقعدي عند قبري ساعة اتملأ من النظر اليك ثم ترحمي
علي فانك اذا ترحمت علي صارت الرحمة بيني وبينك كالحجاب ثم شغلتني عنك رواه البيهقي
وعن الاسد بن موسى قال كان لي صديق فمات فرأيته في النوم وهو يقول لي
سبحان الله جئت الى قبر فلان صديقك فقرأت عنده وترحمت عليه وانا ما جئت الى
ولا قربتني قلت له وما يدريك قال لما جئت الى قبر صديقك فلان رأيتك قلت كيف
رأيتني والتراب عليك قال ما رأيت الماء اذا كان في الزجاج ما يتبين قلت بلى قال
فكذلك نحن نرى من يزورنا رواه الحافظ ابن رجب

باب زيارة القبور للنساء

عن انس بن مالك قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بامرأة تبكي عند قبر فقال اتقي
الله واصبري قالت اليك عني فانك لم تصب بمصيبتي ولم تعرفه فقيل لها انه النبي صلى الله

عليه وسلم فاتت باب النبي صلى الله عليه وسلم فلم تجد عنده بوابين فقالت لم اعرفك
فقال انما الصبر عند الصدمة الاولى رواه البخاري وعن عبد الله بن ابي مليكة
قال توفي عبد الرحمن بن ابي بكر بالحبشي قال فحمل الى مكة فدفن فيها فلما قدمت عائشة
اتت قبر عبد الرحمن بن ابي بكر فقالت ٥ وكنا كندماني جذيمة حقبة ٭ من الدهر حتى
قيل لن يتصدعا ٭ فلما تفرقنا كاني ومالكا ٭ لطول اجتماع لم نبت ليلة معا ٭ ثم قالت والله
لو حضرتك ما دفنت الا حيث مت ولو شهدتك ما زرتك رواه الترمذي وعن
ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت كنت ادخل بيتي الذي فيه رسول الله صلى الله
عليه وسلم واني واضع ثوبي واقول انما هو زوجي وابي فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته
الا وانا مشدودة علي ثيابي حياء من عمر رواه الامام احمد **باب** النهي عن تكثير زيارة
القبور للنساء **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن زوارات القبور
رواه الامام احمد والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح و
عن حسان بن ثابت قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم زوارات القبور رواه ابن
ماجة **وعن** ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم زوارات القبور
رواه ابن ماجة **باب** من زار قبر ابويه كل جمعة **عن** محمد بن النعمان يرفع
الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم قال من زار قبر ابويه او احدهما في كل جمعة
غفر له وكتب برا رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلا **باب** من زار قبر اخيه
عن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من رجل يزور قبر اخيه ويجلس عليه الا استانس حتى يقوم رواه ابن ابي الدنيا
في كتاب القبور **باب** يسلم على الميت اذا زار القبور **عن** ابي هريرة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم خرج الى المقبرة فقال السلام عليكم دار قوم مومنين وانا ان شاء
الله بكم لاحقون رواه ابوداؤد **وعن** بريدة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يعلمهم اذا خرجوا الى المقابر السلام عليكم اهل الديار من المومنين والمسلمين وانا ان شاء
الله بكم للاحقون نسأل الله لنا ولكم العافية رواه مسلم **وعن** ابن عباس قال مر النبي
صلى الله عليه وسلم بقبور بالمدينة فاقبل عليهم بوجهه فقال السلام عليكم يا اهل القبور
يغفر الله لنا ولكم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب

وعن ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان
ليلتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من اخر الليل الى البقيع السلام عليكم دار قوم مومنين و
اتاكم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقيع الغرقد رواه مسلم
وعنها قالت كيف اقول يا رسول الله تعني فى زيارة القبور قال قولى السلام على اهل الديار من
المومنين والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا والمستاخرين وانا ان شاء الله بكم للاحقون رواه مسلم
وعن ابى هريرة قال قال ابو رزين يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان طريقى على الموتى فهل
من كلام اتكلم به اذا مررت عليهم قال قل السلام عليكم يا اهل القبور من المسلمين والمومنين
انتم لنا سلف ونحن لكم تبع وانا ان شاء الله بكم لاحقون قال ابو رزين يا رسول الله يسمعون قال
يسمعون ولكن لا يستطيعون ان يجيبوا رواه العقيلى قال السيوطى فى شرح الصدور اى جوابا
يسمعه الحى والا فهم يردون حيث لا يسمع وعن ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت
فقدته تعنى النبى صلى الله عليه وسلم فاذا هو بالبقيع فقال السلام عليكم دار قوم مومنين انتم لنا
فرط وانا بكم لاحقون اللهم لا تحرمنا اجرهم ولا تفتنا بعدهم رواه ابن ماجة وعنها قالت
فقدت النبى صلى الله عليه وسلم فاتبعته الى المقابر فقال السلام عليكم دار قوم مومنين انتم فرطنا
ثم التفت الى فرأنى فقال ويحها لو استطاعت ما فعلت رواه الطبرانى فى الصغير باب رد الميت
الجواب على الزائر عن عبيد بن مرزوق قال كانت امرأة بالمدينة تقم المسجد فماتت فلم يعلم بها النبى
صلى الله عليه وسلم فمر على قبرها فقال ما هذا القبر قالوا ام محجن قال التى كانت تقم المسجد قالوا نعم
فصف الناس فصلى عليها ثم قال اى العمل وجدت افضل قالوا يا رسول الله اتسمع قال انتم باسمع
منها فذكر انها اجابته قم المسجد رواه ابو الشيخ وعن الواقدى قال كان النبى صلى الله عليه وسلم
يزور الشهداء باحد فى كل حول فاذا بلغ الشعب رفع صوته فيقول سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار
ثم ابو بكر رضى الله عنه كل حول يفعل مثل ذلك ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان رضى الله عنهما وكانت
فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تاتيهم وتدعو وكان سعد بن ابى وقاص يسلم عليهم ثم
يقبل على اصحابه فيقول الا تسلمون على قوم يردون عليكم السلام وكانت فاطمة الخزاعية تقول لقد
رأيتنى وغابت الشمس بقبور الشهداء ومعى اخت لى فقلت لها تعالى نسلم على قبر حمزة فقالت نعم
فوقفنا على قبره فقلنا السلام عليك يا عم رسول الله فسمعنا كلاما رد علينا وعليكم السلام ورحمة الله
قالت وما قربنا احد من الناس رواه البيهقى وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله

ما من أحد يمر بقبر اخيه المومن كان يعرفه في الدنيا فيسلم عليه الا عرفه ورد عليه السلام رواه ابن
عبد البر في الاستذكار والتمهيد وقال القرطبي في التذكرة ان عبد الحق صححه **وعن** ابي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مر الرجل بقبر يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام وعرفه واذا مر بقبر
لا يعرفه رد عليه السلام رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي والصابوني وابن عساكر والخطيب البغدادي
وعن عبد الله بن عمر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف على قبور مصعب بن عمير واصحابه
وقال الذي نفسي بيده لا يسلم عليهم احد الا ردوا الى يوم القيمة رواه الطبراني في المعجم الاوسط
ورواه الحاكم في المستدرك عن ابي هريرة وقال صحيح الاسناد **وعن** عطاف بن خالد المخزومي
عبد الاعلى بن عبد الله عن ابيه عبد الله بن ابي فردة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
ذهب الى شهداء احد فقال ان عبدك ونبيك يشهد ان هؤلاء شهداء وانه من زارهم او سلم
عليهم الى يوم القيمة ردوا عليه رواه الحاكم في المستدرك وقال صحيح الاسناد والبيهقي في دلائل
النبوة **وعنه** عن خالته قالت ذهبت لزيارة قبور الشهداء ولم يكن معي الا غلامين
اخذ ابي بيتي فسلمت على المزارات فسمعت الجواب ووالله انا نعرفكم كما يعرف بعضنا بعضا رواه
الحاكم في المستدرك **وعن** هاشم بن محمد العمري قال ذهب بي ابي من المدينة لزيارة
قبور الاحد وكان يوم الجمعة قد طلع الفجر ولم يشرق الشمس فكنت خلف ابي فلما وصل الى المقابر
فقال السلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار فاجيب وعليكم السلام يا ابا عبد الله فالتفت
الي وقال هل اجبت انت يا بني فقلت لا فاخذ بيدي وجعلني عن يمينه واعاد الكلام المذكور
فاجيب ثانيا كذلك فاعاده ثالثا فاجيب هكذا ثالثا فسجد ابي شكرا لله تعالى رواه البيهقي **و**
عن خالة العطاف المخزومي قالت ذهبت يوما لزيارة قبر سيد الشهداء حمزة فصليت
عنده ولم يكن ههنا احد فلما فرغت من الصلاة سلمت على قبره فاجيبت ثم سمعت انه
يقول من يمر من تحت القبر اعرفه كما اعرف ان الله خلقني وكما اعرف الليل والنهار رواه
ابن ابي الدنيا والبيهقي في الدلائل **وعن** محمد بن واسع قال بلغني ان الموتى يعلمون بزوارهم
يوم الجمعة ويوما قبله ويوما بعده رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي في شعب الايمان **باب**
تلاقي ارواح الموتى **عن** ابي ايوب الانصاري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ان نفس المومن اذا قبضت تلقاها اهل الرحمة من عباد الله كما يلقون البشير من اهل الدنيا
فيقولون انظروا صاحبكم يستريح فانه كان في كرب شديد ثم يسألونه ما فعل فلان وفلانة

هل تزوجت فاذا سألوه عن الرجل قد مات قبله فيقول ايهات قد مات ذاك قبلي فيقولون انا لله و
انا اليه راجعون ذهب به الى امه الهاوية فبئست الام وبئست المربية رواه ابن ابي الدنيا والطبراني
في الاوسط وعن ابي لبيبة قال لما مات بشر بن البراء بن معرور وجدت عليه امه وجدا
شديدا فقالت يا رسول الله لا يزال الهالك من بني سلمة يهلك فهل تتعارف الموتى فارسل
الى بشر السلام قال نعم والذي نفسي بيده انهم ليتعارفون كما يتعارف الطير في رؤس الاشجار
وكان لا يهلك هالك من بني سلمة الا جاءته ام بشر فقالت يا فلان عليك السلام فيقول اقرأ على
بشر السلام رواه ابن ابي الدنيا وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان روحي المؤمنين ليلتقيان على مسيرة يوم وما رأى احدهما صاحبه قط رواه الامام احمد والحكيم
الترمذي في نوادر الاصول وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان المؤمن ينزل به
الموت ويعاين ما يعاين يود لو خرجت نفسه والله يحب لقاءه وان المؤمن تصعد روحه الى السماء
فتاتيه ارواح المؤمنين فيستخبرونه عن معارفه من اهل الدنيا فاذا قال تركت فلانا في الدنيا
اعجبهم ذلك واذا قال ان فلانا قد مات قالوا ما جيئ به الينا رواه البزار بسند صحيح وعن
عبد الرحمن بن مهدي يقول لما اشتد بسفيان المرض جزع جزعا شديدا فدخل عليه مرحوم بن
عبد العزيز فقال يا ابا عبد الله ما هذا الجزع تقدم على رب عبدته ستين سنة صمت له صليت
له حججت له ارأيتك لو كان لك عند رجل يد اليس كنت تحب ان تلقاه حتى يكافيك قال فسري
عنه قال ابو جعفر حدثت بهذا السندي ونحن مع ابي نعيم فقال ابو نعيم لما اشتد بالحسن بن علي بن
ابي طالب وجعه جزع فدخل عليه رجل فقال يا ابا محمد ما هذا الجزع ما هو الا ان تفارق روحك
جسدك فتقدم على ابويك علي وفاطمة وعلى جديك النبي صلى الله عليه وسلم وخديجة وعلى
اعمامك جعفر وحمزة وعلى اخوالك القاسم والطيب ومطهر وابراهيم وعلى خالاتك رقية وام كلثوم
وزينب قال فسري عنه رواه ابن عساكر من طريق ابي جعفر احمد بن سعيد الدارمي و
عن سعيد بن جبير قال اذا مات الميت استقبله ولده كما يستقبل الغائب رواه ابن ابي الدنيا
وعن ثابت البناني قال بلغنا ان الميت اذا مات احتوشه اهله واقاربه الذين قد تقدموه
من الموتى فلهو افرح بهم وهم افرح به من المسافر اذا قدم الى اهله رواه ابن ابي الدنيا
باب كلام الميت وندائه عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا وضعت الجنازة واحتملها الرجال على اعناقهم فان كانت صالحة قالت قدموني و

ان كانت غير صالحة قالت يا ويلها اين تذهبون بها يسمع صوتها كل شئ الا الانسان ولو سمعه صعق رواه البخاري ومسلم ورواه ابو داؤد الطيالسي عن ابي هريرة **وعنه** امير المومنين عمر الفاروق الاعظم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ميت يوضع على سريره فيخطى به ثلث خطا الا تكلم بكلام يسمعه ما شاء الله الا الثقلين الجن والانس يقول يا اخوتاه ويا حملة نعشاه لا تغرنكم الدنيا كما غرتني ولا تلعبن بكم كما لعبت بي خلفت ما تركت لورثتي والديان يوم القيمة يخاصمني ويحاسبني وانتم تشيعوني وتدعوني رواه ابن ابي الدنيا **و عن** حبان ابن ابي جبلة قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الشهيد اذا استشهد انزل الله تعالى جسدا كاحسن جسد ثم يقال لروحه ادخلي فيه فينظر الى جسده الاول ما يفعل به ويتكلم فيظن انهم يسمعون كلامه وينظر اليهم فيظن انهم يرونه حتى ياتيه ازواجه من الحور العين فيذهبن به رواه ابن مندة **وعن** سعيد بن المسيب ان سلمان الفارسي وعبد الله بن سلام التقيا فقال احدهما لصاحبه ان لقيت ربك قبلي فاخبرني ماذا لقيت فقال او تلقى الاحياء الاموات قال نعم اما المومنون فان ارواحهم في الجنة وهي تذهب حيث شاءت رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي **وعنه** قال لقي سلمان الفارسي عبد الله بن سلام فقال له ان مت قبلي فاخبرني بما تلقى وان مت قبلك اخبرتك الحديث رواه سعيد بن منصور في سننه وابن جرير الطبري في كتاب الادب **وعن** ابي هريرة قال لا يقبض المومن حتى يرى البشرى فاذا قبض نادى فليس في الدار دابة صغيرة ولا كبيرة الا وهي تسمع صوته الا الثقلين الجن والانس تعجلوا بي الى ارحم الراحمين فاذا وضع على سريره قال ما ابطاء ما تمشون الحديث رواه ابن ابي شيبة في مصنفه **وعن** ام الدرداء قالت ان الميت اذا وضع على سريره فانه ينادي يا اهلاه ويا جيراناه ويا حملة سريراه لا تغرنكم الدنيا كما غرتني الحديث رواه الامام احمد في كتاب الزهد

باب من تكلم بعد موته

عن ربعي بن حراش قال اتيت فقيل لي قد مات اخوك فجئت سريعا وقد سجي بثوب فانا عند راس اخي استغفر له واسترجع اذ كشف الثوب عن وجهه فقال السلام عليكم فقلنا وعليك السلام سبحان الله قال سبحان الله اني قدمت على الله بعدكم فتلقيت بروح وريحان ورب غير غضبان وكساني ثيابا خضرا من سندس واستبرق ووجدت الامر ايسر ما تظنون ولا تتكلوا واني استاذنت ربي اخبركم وابشركم احملوني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه عهد الي ان لا ابرح حتى اتيه ثم طفي مكانه رواه ابن ابي شيبة

وعنه قال كنا اربعة اخوة وكان ربيع اخى اكثرنا صلاة واكثرنا صياما وانه توفى فبينا نحن حوله
اذ كشف الثوب عن وجهه فقال السلام عليكم فقلنا وعليكم السلام ابعد الموت قال نعم انى لقيت
ربى بعدكم فلقيت ربا غير غضبان فاستقبلنى بروح وريحان واستبرق الا وان ابا القاسم ينتظر الصلاة
علىّ فعجلونى ولا تؤخرونى ثم طفى فنمى الحديث الى عائشة رضى الله عنها فقالت اما انى سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول يتكلم رجل من امتى بعد الموت رواه ابونعيم وقال حديث مشهور و
اخرج البيهقى فى الدلائل وقال صحيح لا شك فى صحته **وعن** مغيرة بن خلف ان راوية بنت
بيجان ماتت فغسلوها وكفنوها ثم انها تحركت فنظرت اليهم فقالت ابشروا فانى وجدت الامر
ايسر مما كنتم تخوفون ووجدت لا يدخل الجنة قاطع رحم ولا مدمن خمر ولا مشرك رواه ابن ابى الدنيا
وعن خلف بن حوشب قال مات رجل بالمدائن وسجى فحرك الثوب فقال به فكشف عنه فقال
قوم مخضبة لحاهم فى هذا المسجد يلعنون ابا بكر وعمر ويتبرؤن منهما الذين جاؤنى يقبضون روحى
يلعنونهم ويتبرؤن منهم ثم عاد ميتا كما كان رواه ابن ابى الدنيا **وعن** ابن الماجشون قال عرج
بروح ابى الماجشون فوضعناه على سرير الغسل وقلنا للناس نروح به فدخل غاسل اليه فرأى عرقا
يتحرك من اسفل قدميه فاخرناه فلما كان بعد ثلاث استوى جالسا وقال ائتونى بسويق
فاتى به فشربه فقلنا له اخبرنا بما رأيت قال نعم انه عرج بروحى فصعد بى الملك حتى اتى السماء
الدنيا فاستفتح ففتح له ثم هكذا فى السموات حتى انتهى الى السماء السابعة فقيل له من معك
قال الماجشون فقيل له لم يأن له بقى من عمره كذا وكذا ثم هبط فرأيت النبى صلى الله عليه
وسلم ورأيت ابا بكر عن يمينه وعمر عن يساره ورأيت عمر بن عبد العزيز بين يديه فقلت للذى
معى من هذا قال اوما تعرفه قلت انى احببت ان استثبت قال هذا عمر بن عبد العزيز قلت انه
لقريب المقعد من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انه عمل بالحق فى زمن الجور وانهما عملا
بالحق فى زمن الحق رواه ابن عساكر **وعن** الشيخ اسمعيل الحضرمى انه مر على بعض مقابر اليمن
فبكى بكاء شديدا وعلاه حزن ثم ضحك ضحكا شديدا وعلاه سرور فسئل عن ذلك فقال كشف لى عن
هذه المقبرة فرأيتهم يعذبون فبكيت ثم تضرعت الى الله تعالى فيهم فقيل لى قد شفعناك فيهم فقالت
صاحبة هذا القبر وانا معهم يا فقيه اسمعيل انا فلانة المغنية فقلت وانت معهم فلذلك ضحكت
ذكره اليافعى **وعن** زين الدين البوشى عن الفقيه عبد الرحمن النويرى انه لما كان واقعة
المنصورة واسروا المسلمين وكان الفقيه عبد الرحمن النويرى يقرء القران فتلا ولا تحسبن الذين

قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون فلما قتل الفقیه عبد الرحمن حضر احد الفرنج
وفی یده حربة فلكزه بها وقال قسیس المسلمین انت تقول قال ربك انكم احیاء ترزقون این هو
نوقع الفقیه راسه وقال حی ورب الكعبة مرتین فنزل الفرنجی عن فرسه وجعل یقبل وجهه وامر
غلامه یحمله معه الی بلده ذكره الیافعی **وعن** الشیخ ابی سعید الخراز قال كنت بمكة فرأیت بباب
بنی شیبة شابا میتا فلما نظرت الیه تبسم فی وجهی وقال یا ابا سعید اما علمت ان الاحباء احیاء وان
ماتوا وانما ینقلون من دار الی دار رواه الامام ابو القاسم القشیری **وعن** الشیخ ابی علی الروذباری
انه الحد فقیرا فلما فتح راس كفنه وضعه علی التراب لیرحم الله غربته قال ففتح لی عینیه وقال یا ابا علی
تذللنی بین یدی من یدللنی فقلت یا سیدی احیاة بعد الموت قال لی بلی انا حی وكل محب لله حی
لانصرنك بجاهی غدا رواه الامام القشیری **وعن** بعضهم انه كان نباشا فتوفیت امرأة فصلی
الناس علیها وصلی علیها هذا النباش ایضا لیعرف القبر فلما جن علیه اللیل نبش قبرها فقالت
سبحن الله رجل مغفور یاخذ كفن مغفورة قال فقلت هب انه غفر لك فانا مغفور فقالت ان الله
غفر لی ومن صلی علی وانت قد صلیت علی فتركها ورد التراب ثم تاب وحسنت توبته ذكره الامام
القشیری **وعن** ابرهیم بن شیبان قال صحبنی شاب حسن الارادة فمات فاشتغل قلبی به و
تولیت غسله فبدأت بشماله من الدهشة فاخذها منی وناولنی یمینه فقلت صدقت یا بنی
انی غلطت رواه الامام القشیری **وعن** ابی یعقوب السوسی قال غسلت مریدا فامسك
ابهامی وهو علی المغتسل فقلت یا بنی خل یدی فانی ادری انك لست بمیت وانما هی نقلة
فخلی عن یدی رواه الامام القشیری **وعنه** قال جاءنی مرید بمكة فقال یا استاذ غدا
اموت وقت الظهر فخذ هذا الدینار فاحفر لی بنصفه وكفنی بالنصف الاخر فلما كان الغد
وجاء وقت الظهر جاء وطاف ثم تباعد ومات فلما وضعته فی اللحد فتح عینیه فقلت احیوة
بعد الموت فقال انا محب وكل محب لله فهو حی رواه الامام القشیری **وقال** سمعت
الاستاذ ابا علی الدقاق یقول مر ابو عمرو البیكندی یوما بسكة فرأی قوما ارادوا اخراج شاب
لفساده وامه تبكی فتشفع الیهم وقال هبوه منی هذه المرة فلما كان بعد ایام رأی امه
فسألها عن حاله فقالت انه مات واوصانی ان لا تخبری الجیران بموتی لئلا یشمتوا بی
فاذا دفنتنی فتشفعی لی الی ربی قالت ففعلت فلما انصرفت عن راس قبره سمعت صوته
یقول انصرفی یا اماه فقد قدمت الی رب كریم ذكره الامام القشیری **وعن** یحیی بن ایوب

الخزاعي قال سمعت من يذكر انه كان في زمن عمر بن الخطاب رضي الله عنه شاب متعبد قد
لزم المسجد وكان عمر به معجبا وكان له اب شيخ كبير فكان اذا صلى العتمة انصرف الى ابيه وكان
طريقه على باب امرأة فافتتنت به فكانت تنصب نفسها له على طريقه فمر بها ذات ليلة فما
زالت تغويه حتى تبعها فلما اتى الباب دخلت وذهب يدخل فذكر الله وجلى عنه فتمثلت
هذه الآية على لسانه ان الذين اتقوا اذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا فاذا هم مبصرون
فخر الفتى مغشيا عليه فدعت المرأة جارية لها فتعاونتا عليه فحملتاه على بابه واحتبس عن ابيه
فخرج ابوه يطلبه فاذا به على الباب مغشيا عليه فدعى بعض اهله فحملوه فادخلوه فما افاق
حتى ذهب من الليل ما شاء الله فقال ابوه يا بني ما لك قال خير قال فاني اسئلك فاخبره بالامر
قال اي بني واي آية قرأت فقرأ الآية التي كان قرأ فخر مغشيا عليه فحركوه فاذا هو ميت
فغسلوه واخرجوه ودفنوه ليلا فلما اصبحوا رفع ذلك الى عمر رضي الله فجاء عمر الى ابيه فعزاه به
وقال الا اذنتني قال يا امير المومنين كان ليلا قال عمر فاذهبوا بنا الى قبره فاتى عمر ومن معه القبر
فقال عمر يا فلان ولمن خاف مقام ربه جنتان فاجابه الفتى من داخل القبر يا عمر قد اعطانيهما
ربي في الجنة مرتين رواه ابن عساكر **وعن** ابن مينا قال دخلت الجبانة فصليت ركعتين
خفيفتين ثم اضطجعت الى قبر فوالله اني لنبهان اذ سمعت قائلا في القبر يقول قم فاذيتني
انكم لتعملون ولا تعلمون ونحن نعلم ولا نعمل فوالله لان اكون صليت مثل ركعتيك احب
الي من الدنيا وما فيها رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي **وعن** يونس بن حليس انه كان يمر على
المقابر بدمشق سحر يوم الجمعة فسمع قائلا يقول هذا يونس بن حليس قد حج يحجون ويعتمرون كل
شهر ويصلون كل يوم خمس صلوات انتم تعملون ولا تعلمون ونحن نعلم ولا نعمل قال فالتفت
يونس فسلم فلم يردوا عليه قال سبحن الله اسمع كلامهم واسلم عليكم فلا تردون قالوا قد سمعنا
كلامك ولكنها حسنة وقد حيل بيننا وبين الحسنات والسيئات رواه ابونعيم في الحلية **و**
عن الاوزاعي قال مر ميسرة بن حليس بمقابر باب يوما وقائد يقوده وكان مكفوفا فقال السلام عليكم
اهل القبور انتم لنا سلف ونحن لكم تبع فرحمنا الله واياكم وغفر لنا ولكم فكان قد صرنا الى ما صرتم
اليه فرد الله الروح في رجل منهم فاجابه فقال طوبى لكم اهل الدنيا حين تحجون في الشهر اربع
مرات قال والى اين يرحمك الله قال الى الجمعة افما تعلمون انما حجة مبرورة متقبلة قال
ما خير ما قد تم قال الاستغفار وقد غلقت رهوننا فلا في حسنة تزيد ولا من سيئة تنقص
اباننا ١٢

رواه ابن عساكر وعن صالح المري قال دخلت المقابر يوما في شدة الحر فنظرت الى القبور خامدة فقلت سبحن الله من يجمع بين ارواحكم واجسادكم بعد افتراقها ثم يحييكم ثم ينشركم من بعد طول البلا قال فنادى مناد من بين تلك الحفر يا صالح ومن اياته ان تقوم السماء والارض بامره ثم اذا دعاكم دعوة من الارض اذا انتم تخرجون قال فسقطت والله بوجهي فزعا من ذلك الصوت رواه ابن ابي الدنيا وعن سعيد بن المسيب ان زيد بن خارجة الانصاري ثم من بني حارثة بن الخزرج توفي زمن عثمن فسجي بثوب ثم انهم سمعوا جلجلة في صدره ثم تكلم فقال احمد احمد في الكتاب الاول صدق صدق ابو بكر الصديق الضعيف في نفسه القوي في امر الله في الكتاب الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوي الامين في الكتاب الاول صدق صدق عثمن بن عفان على منهاجهم مضت اربع وبقيت ثنتان اتت الفتن واكل الشديد الضعيف وقامت الساعة وسياتيكم من جيشكم خبر بير اريس قال سعيد ثم هلك رجل من خطمة فسجي بثوب فسمع جلجلة في صدره ثم تكلم فقال ان اخا بني الحارث بن الخزرج صدق صدق رواه البيهقي في دلائل النبوة وقال هذا اسناد صحيح وله شواهد وعن اسمعيل ابن ابي خالد قال جاء يزيد بن النعمان بن بشير الى حلقة القاسم بن عبد الرحمن بكتاب ابيه النعمان بن بشير بسم الله الرحمن الرحيم من النعمان بن بشير الى ام عبد الله بنت ابي هاشم سلام عليك فاني احمد الله الذي لا اله الا هو فانك كتبت الي لاكتب اليك بشان زيد بن خارجة وانه كان من شانه انه اخذه وجع في حلقه فتوفي بين صلاة الاولى وصلاة العصر فاضجعناه وغشيناه فاتاني ات في مقامي وانا اسبح بعد العصر فقال ان زيدا قد تكلم بعد وفاته فانصرفت اليه مسرعا وقد حضره قوم من الانصار وهو يقول الاوسط اجلد القوم اجلدهم الذي كان لا يبالي في الله لومة لائم كان لا يامر الناس ان ياكل قويهم ضعيفهم عبد الله امير المومنين صدق صدق كان ذلك في الكتاب الاول ثم قال عثمن امير المومنين صدق صدق كان ذلك في الكتاب الاول ثم قال عثمن امير المومنين وهو يعافي الناس من ذنوب كثيرة خلت ليلتان وبقي اربع ثم اختلف الناس واكل بعضهم بعضا فلا نظام وابيحت الاحماء ثم ارعوى المومنون وقالوا كتاب الله وقدره ايها الناس اقبلوا على اميركم واسمعوا واطيعوا فمن تولى فلا يعهدن دما وكان امر الله قدرا مقدورا الله اكبر هذه الجنة وهذه النار ويقول النبيون والصديقون سلام عليك يا عبد الله بن رواحة هل احسست لي خارجة لابيه وسعد الذين قتلا يوم احد

كلا انها لظى ه نزاعة للشوى ه تدعو من ادبر وتولى ه وجمع فاوعى ه ثم خفت صوته فسألت الرهط عما سبقني من كلامه فقالوا سمعناه يقول انصتوا انصتوا فنظر بعضنا الى بعض فاذا الصوت من تحت الثياب فكشفنا عن وجهه فقال هذا احمد رسول الله صلى الله عليه وسلم سلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته ثم قال ابو بكر الصديق الامين خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ضعيفا في جسمه قويا في امر الله صدق صدق وكان في الكتاب الاول رواه البيهقي في دلائل النبوة وابن ابي الدنيا وابو نعيم في الدلائل وابن النجار في تاريخه و رواه[22] البيهقي من وجه آخر عن اسمعيل بن ابي خالد وزاد فيه وكان ذلك على تمام سنتين خلتا من امارة عثمان فهما الليلتان قال ولم ازل احفظ العدة للاربع البواقي واتوقع ما هو كائن فيهن فكان فيهن انتزاء اهل العراق وخلافهم عن بين وارجاف المرجفين وطعنهم على اميرهم الوليد بن عقبة قال البيهقي وهذا ايضا اسناد صحيح وروى[23] ذلك ايضا حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير وذكر فيه بئر اريس كما في رواية ابن المسيب والامر فيها ان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم كان في يد عثمان فوقع فيها الست سنين مضت من خلافته فعند ذلك تغيرت عماله فظهرت اسباب الفتن كما سمع من زيد بن خارجة ثم قال البيهقي وقد روي في التكلم بعد الموت عن جماعة باسانيد صحيحة وعن[24] عبد الله بن عبيد الله الانصاري قال كنت في من دفن ثابت بن قيس بن شماس وكان اصيب يوم اليمامة فلما ادخلناه قبره سمعناه يقول محمد رسول الله ابو بكر الصديق عمر الشهيد عثمان لين رحيم فنظرنا اليه فاذا هو ميت رواه البخاري في تاريخه وابن عساكر وعن[25] النعمان بن بشير قال مات رجل منا يقال له خارجة بن زيد فسجيناه بثوب وقمت اصلي اذ سمعت ضوضاة فانصرفت فاذا انا به يتحرك فقال اجلد القوم اوسطهم عبد الله عمر امير المومنين القوي في جسمه القوي في امر الله عثمان امير المومنين العفيف المتعفف الذي يعفو عن ذنوب كثيرة خلت ليلتان وبقيت اربع واختلف الناس فلا نظام لهم ايها الناس اقبلوا على امامكم واسمعوا واطيعوا هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم وابن رواحة ثم قال وما فعل زيد بن خارجة يعني اباه ثم قال اخذت بئر اريس ظلما ثم خفت الصوت رواه ابن عساكر وعن[26] انس قال لما مات زيد بن خارجة دخلنا عليه نغسله فذهبنا نغسله فتكلم فقال مضت ثنتان وغير اربع فاكل غنيهم فقيرهم فانفضوا لا نظام لهم ابو بكر لين رحيم بالمومنين وعمر

شديد على الكفار لا يخاف في الله لومة لائم وعثمان لين رحيم بالمومنين وانتم على منهاج عثمان واسمعوا
واطيعوا ثم خفت صوته فاذا اللسان يتحرك واذا الجسم ميت رواه ابن عساكر **وعن** ابي عبد الله
الشامي قال غزونا الروم فخرج منا ناس يطلبون اثر العدو فانفرد منهم رجلان قال احدهما بينما
نحن كذلك اذ لقينا شيخ من الروم فقال ارارن واحملنا عليه فاقتتلنا ساعة فقتل صاحبي فرجعت
اريد اصحابي نبينا انا راجع اذ قلت في نفسي ثكلتك امك سبقني صاحبي الى الجنة وارجع انا هاربا
الى اصحابي فرجعت اليه فضربته فاخطأته فحملني وضرب بي الارض وجلس على صدري
وتناول شيئا معه ليقتلني فجاء صاحبي المقتول فاخذ شعر قفاه فالقاه عني واعانني على قتله فقتلناه
جميعا وجعل صاحبي يمشي ويحدثني حتى انتهينا الى شجرة فاضطجع مقتولا كما كان فجئت الى اصحابي
فاخبرتهم رواه ابن ابي الدنيا **وعن** ابي يوسف الغسولي قال دخلت على ابراهيم بن ادهم
بالشام فقال لي لقد رأيت اليوم عجبا قلت ماذاك قال وقفت على قبر من هذه المقابر
فانشق لي عن شيخ خضيب فقال لي يا ابراهيم سل فان الله احياني من اجلك قلت ما فعل
الله بك قال لقيت بعمل قبيح فقال لي غفرت لك بثلاث لقيتني وانت تحب من احبني و
لقيتني وليس في صدرك مثقال ذرة من شراب حرام ولقيتني وانت خضيب وانا
استحيي من شيبة الخضيب ان اعذبها بالنار قال والتأم القبر على الشيخ ثم قال ابراهيم
ويحك يا غسولي عامل الله يريك العجائب رواه الخلال بسنده **وعن** عبد الرحمن
بن زيد بن اسلم قال كان في ما مضى فتية يخرجون الى ارض الروم ويصيبون منهم فقضى
عليهم بالاسر فاخذوا جميعا فاتي بهم ملكهم فعرض عليهم دينه فابوا فقعد على تل الى جانب
نهر فدعاهم فضرب عنق رجل منهم فوقع في النهر فاذا راسه قد قام بحيالهم واستقبلهم
بوجهه وهو يقول يا ايتها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية فادخلي في عبادي
وادخلي جنتي رواه ابن ابي الدنيا **وعن** سعيد العمي قال خرج قوم غزاة في البحر فجاء شاب
كان به رهق ليركب معهم فابوا ثم انهم حملوه معهم فلقوا العدو فكان الشاب من احسنهم
بلاء ثم انه قتل فقام راسه واستقبل اهل المركب وهو يتلو تلك الدار الآخرة نجعلها للذين
لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين ثم انغمس رواه ابن ابي الدنيا

باب عدم الاذن بالكلام لمن لم يوص **عن** قيس بن قبيصة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من لم يوص لم يؤذن له في الكلام مع الموتى قيل يا رسول الله وهل يتكلم

الموتى قال نعم ويتزاورون رواه ابو الشيخ بن حيان في كتاب الوصايا **وعن** جابر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات من غير وصية لم يؤذن له في الكلام الى يوم القيمة قال
يا رسول الله ويتكلمون قبل يوم القيمة قال نعم ويزور بعضهم بعضا رواه ابو احمد والحاكم في
الكنى **وعن** رجل من اهل البصرة كان يحفر القبور قال حفرت قبرا ذات يوم ووضعت
رأسي قريبا منه فاتتني امرأتان في منامي فقالت احدهما يا عبد الله انشدتك بالله الا صرفت
عنا هذه المرأة ولم تجاورنا فاستيقظت فزعا فاذا بجنازة امرأة قد جيء بها قلت القبر وراءكم
فصرفتهم الى غير القبر فلما كان الليل اذا انا بالمرأتين تقول لي احدهما جزاك الله عنا خيرا
فلقد صرفت عنا شرا طويلا قلت ما بال صاحبتك لا تكلمني كما كلمتني انت قالت هذه ماتت
من غير وصية وحق لمن مات عن غير وصية ان لا يتكلم الا يوم القيمة رواه ابن ابي الدنيا
من طريق سعيد بن خالد بن يزيد الانصاري **وعن** انس رضي الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم رأيت في المنام امرأتين واحدة تكلم كلتاهما من الجنة فقلت لها انت
تكلمين وهذه لا تتكلم فقالت اما انا فاوصيت وهذه ماتت بلا وصية فلا تتكلم الى يوم القيمة
رواه الديلمي

باب الكلام من الميت

وعن انس بن مالك قال انشأ عمر بن الخطاب
يحدثنا عن اهل بدر فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا مصارع اهل بدر بالامس
من بدر يقول هذا مصرع فلان غدا وهذا مصرع فلان غدا ان شاء الله قال عمر فوالذي بعثه بالحق ما
اخطأوا الحدود التي حدها رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلوا في بئر بعضهم على بعض فانطلق رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى اليهم فقال يا فلان ابن فلان ويا فلان بن فلان هل وجدتم
ما وعدكم الله ورسوله حقا فاني قد وجدت ما وعدني الله حقا فقال عمر يا رسول الله كيف تكلم اجسادا
لا ارواح فيها فقال ما انتم باسمع لما اقول منهم غير انهم لا يستطيعون ان يردوا شيئا رواه الطبراني في
الصغير **وعن** ابن عمر قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث الى ان قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم حيثما مررت بقبر مشرك فبشره بالنار قال فاسلم الاعرابي بعد وقال
لقد كلفني رسول الله صلى الله عليه وسلم تعبا ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار رواه ابن ماجة
بسند صحيح ورواه الطبراني في المعجم الكبير عن سعد بن ابي وقاص **وعن** امير المؤمنين عمر الفاروق
الاعظم رضي الله عنه مر بالبقيع فقال السلام عليكم يا اهل القبور اخبار ما عندنا ان نساءكم قد تزوجن
ودياركم قد سكنت واموالكم قد فرقت فاجابه هاتف يا عمر بن الخطاب اخبار ما عندنا ان

الموتى قال نعم ويتزاورون رواه ابو الشيخ بن حيان فى كتاب الوصايا **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات من غير وصية لم يؤذن له فى الكلام الى يوم القيمة قال يا رسول الله ويتكلمون قبل يوم القيمة قال نعم ويزور بعضهم بعضا رواه ابو احمد والحاكم فى الكنى **وعن** رجل من اهل البصرة كان يحفر القبور قال حفرت قبرا ذات يوم ووضعت راسى قريبا منه فاتتنى امرأتان فى منامى فقالت احدهما يا عبد الله انشدتك بالله الا صرفت عنا هذه المرأة ولم تجاورنا فاستيقظت فزعا فاذا بجنازة امرأة قد جئ بها قلت القبر وراءكم فصرفتهم الى غير القبر فلما كان الليل اذا انا بالمرأتين تقول لى احدهما جزاك الله عنا خيرا فلقد صرفت عنا شرا طويلا قلت ما بال صاحبتك لا تكلمنى كما كلمتنى انت قالت هذه ماتت من غير وصية وحق لمن مات عن غير وصية ان لا يتكلم الا يوم القيمة رواه ابن ابى الدنيا من طريق سعيد بن خالد بن يزيد الانصارى **وعن** انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت فى المنام امرأتين واحدة تتكلم كلتاهما من الجنة فقلت لها انت تكلمين وهذه لا تتكلم فقالت اما انا فاوصيت وهذه ماتت بلا وصية فلا تتكلم الى يوم القيمة رواه الديلمى

باب الكلام من الميت

وعن انس بن مالك قال انشأ عمر بن الخطاب يحدثنا عن اهل بدر فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا مصارع اهل بدر بالامس من بدر يقول هذا مصرع فلان غدا وهذا مصرع فلان غدا ان شاء الله قال عمر فوالذى بعثه بالحق ما اخطأوا الحدود التى حد ها رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلوا فى بئر بعضهم على بعض فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى اليهم فقال يا فلان ابن فلان ويا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا فانى قد وجدت ما وعدنى الله حقا فقال عمر يا رسول الله كيف تكلم اجسادا لا ارواح فيها فقال ما انتم باسمع لما اقول منهم غير انهم لا يستطيعون ان يردوا شيئا رواه الطبرانى فى الصغير **وعن** ابن عمر قال جاء اعرابى الى النبى صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث الى ان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حيثما مررت بقبر مشرك فبشره بالنار قال فاسلم الاعرابى بعد وقال لقد كلفنى رسول الله صلى الله عليه وسلم تعبا ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار رواه ابن ماجة بسند صحيح ورواه الطبرانى فى المعجم الكبير عن سعد بن ابى وقاص **وعن** امير المومنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله عنه مر بالبقيع فقال السلام عليكم يا اهل القبور اخبار ما عندنا ان نساءكم قد تزوجن ودياركم قد سكنت واموالكم قد فرقت فاجابه هاتف يا عمر بن الخطاب اخبار ما عندنا ان

ماقدمناه فقد وجدناه وما انفقناه فقد ربحناه وما خلفناه فقد خسرناه رواه ابن ابي الدنيا في كتاب القبور **وعن** سعيد بن المسيب قال دخلت مقابر المدينة مع ابن ابي طالب فنادى يا اهل القبور السلام عليكم ورحمة الله تخبرونا باخباركم ام تريدون ان نخبركم قال فسمعت صوتا وعليك السلام ورحمة الله وبركاته يا امير المومنين خبرنا عما كان بعدنا فقال علي رضي الله عنه اما ازواجكم فقد تزوجن وما اموالكم فقد اقتسمت والاولاد قد حشروا في زمرة اليتامى والبناء الذي شيدتم فقد سكنها اعداؤكم فهذه اخبار ما عندنا فما عندكم فاجابه ميت قد تخرقت الاكفان وانتشرت الشعور وتقطعت الجلود وسالت الاحداق على الخدود وسالت المناخير بالقيح والصديد وماقدمناه ربحناه وما خلفناه خسرناه ونحن مرتهنون بالاعمال رواه الامام احمد في تاريخ نيشاپور والبيهقي وابن عساكر في تاريخ دمشق

باب في رؤية الميت ما يكون بعده

عن المجاهد قال اذا مات الميت فملك قابض نفسه فما من شيء الا هو يراه عند غسله وعند حمله حتى يوصله الى قبره رواه ابن ابي الدنيا **وعن** عمرو بن دينار قال ما من ميت يموت الا وهو يعلم ما يكون في اهله بعده وانهم ليغسلونه ويكفنونه وانه لينظر اليهم رواه ابن ابي الدنيا **وعنه** قال ما من ميت يموت الا روحه في يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسل وكيف يكفن وكيف يمشى به ويقال له وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك رواه ابونعيم **وعن** بكر بن عبد الله المزني قال بلغني انه ما من ميت يموت الا وروحه في يد ملك الموت فهم يغسلونه ويكفنونه وهو يرى ما يصنع اهله رواه ابن ابي الدنيا **وعن** ابن ابي نجيح قال ما من ميت يموت الا وروحه في يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسل وكيف يكفن وكيف يمشى به الى قبره رواه ابن ابي الدنيا **وعن** عمرو بن دينار قال من ميت يموت الا وروحه في يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسل وكيف يكفن كيف يمشى به ويقال له وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك ورواه ابونعيم

باب في معرفة الميت من يغسله ويكفنه وزائره

عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الميت يعرف من يغسله ويحمله ومن يكفنه ومن يدليه في حفرته رواه الامام احمد وابن ابي الدنيا والطبراني والمروزي وابن مندة **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ميت يموت الا وهو يعرف غاسله ويناشد حامله ان كان بشر بروح وريحان وجنة نعيم ان يعجله وان كان بشر بنزل من حميم وتصلية

حميم ان يجيبه رواه ابو الحسن بن البراء في كتاب الروضة بسنده **وعن** سفيان الثوري
قال ان الميت ليعرف كل شيء حتى انه ليناشد بالله غاسله الا خففت علي قال ويقال له
وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك رواه ابن ابي الدنيا **وعن** ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يمر بقبر اخيه المومن كان يعرفه في الدنيا فيسلم
عليه الا عرفه ورد عليه السلام رواه ابو عمر بن عبد البر في كتاب الاذكار **وعن** ابي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مر الرجل بقبر يعرفه فسلم عليه رد السلام عليه وعرفه و
اذا مر بقبر لا يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي والصابوني وابن عساكر
وعن خالة عطاف المخزومي قالت بت عند قبر حمزة ولم يكن هنا احد فسلمت عليه فاجبت ثم سمعت
من تحت القبر اعرفه كما اعرف ان الله خلقني وكما اعرف الليل والنهار رواه ابن ابي الدنيا
والبيهقي في دلائل النبوة **باب** في علم الميت ما يكون في اهله **عن** عمرو بن دينار قال ما من ميت يموت
الا هو يعلم ما يكون في اهله بعده وانهم ليغسلونه ويكفنونه وانه لينظر اليهم رواه ابن ابي الدنيا

باب استخبار الاموات الميت عما كان بعده في اهله **عن** ابي هريرة قال ان اعمالكم تعرض
على اقربائكم من موتاكم فان راوا خيرا فرحوا به وان راوا شرا كرهوه وانهم يستخبرون الميت اذا اتاهم
من مات بعدهم حتى ان الرجل ليسأل عن امرأته ا تزوجت ام لا حتى ان الرجل يسأل عن الرجل
فان قيل له قد مات قال هيهات ذهب بذلك فان لم يحسوه عندهم قالوا انا لله وانا اليه
راجعون ذهب به الى امه الهاوية المهبية رواه ابن جرير **وعن** الحسن قال اذا احتضر
المومن حضره خمسمائة ملك فيقبضون روحه فيعرجون به الى السماء الدنيا فتلقاهم ارواح
المومنين الماضية فيريدون ان يستخبروا الرجل عن اخيه وعن صاحبه فيقول هو كما عهد حتى يستخبروه
عن انسان قد مات قبله فيقول اوما اتى عليكم فيقولون اوقد هلك فيقول اي والله فيقولون
اراه قد ذهب به الى امه الهاوية فبئست الام وبئست المربية رواه سعيد بن منصور في سننه
وابن ابي الدنيا **وعن** وهب بن منبه قال ان لله في السماء السابعة دارا يقال لها البيضاء يجتمع
فيها ارواح المومنين فاذا مات الميت من اهل الدنيا تلقته الارواح يسألونه عن اخبار الدنيا كما
يسأل الغائب اهله اذا قدم عليهم رواه ابو نعيم في الحلية **باب** الحياء من اصحاب القبور
عن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت كنت ادخل بيتي الذي فيه رسول الله صلى الله عليه
وسلم واني واضع ثوبي واقول انما هو زوجي وابي فلما دفن عمر فوالله ما دخلته الا وانا مشدودة

على ثياب حياله من عمر رواه الامام احمد والحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط الشيخين وعن عقبة بن عامر قال ما ابالي في القبور قضيت حاجتي ام في السوق بين ظهرانيه والناس ينظرون رواه ابن ابي شيبة والحاكم وعن سليم بن عتر انه مر على مقبرة وهو حاقن قد غلبه البول فقيل له لو نزلت فبلت قال سبحان الله والله اني لاستحي الاموات كما استحي الاحياء رواه ابن ابي الدنيا في كتاب القبور

باب انس الاموات من الزائر ومعرفتهم له

عن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انس ما يكون الميت في قبره اذا زاره من كان يحبه في دار الدنيا رواه السبكي في شفاء السقام والسيوطي في شرح الصدور وعن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل يزور قبر اخيه ويجلس عليه الا استانس ورد عليه حتى يقوم رواه ابن ابي الدنيا في كتاب القبور والامام عبد الحق في كتاب العاقبة وعن عبد الله بن عمرو ابن العاص عن ابيه انه قال وهو في النزع اذا دفنتموني فشنوا على التراب شنا ثم اقيموا حول قبري قدر ما ينحر جزور ويقسم لحمهما حتى استانس بكم واعلم ماذا اراجع به رسل ربي رواه مسلم وعن ابي هريرة قال اذا مر الرجل بقبر يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام وعرفه واذا مر بقبر لا يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يمر بقبر اخيه المومن كان يعرفه في الدنيا فيسلم عليه الا عرفه ورد عليه السلام رواه ابن عبد البر في الاستذكار والتمهيد وصححه عبد الحق

باب تاذي الميت من افعال الاحياء

عن عمارة بن حزم قال راني رسول الله صلى الله عليه وسلم متكئا على قبر فقال لا توذ صاحب هذا القبر او قال لا تؤذه رواه الامام احمد بسند حسن وعنه قال راني النبي صلى الله عليه وسلم جالسا على قبر فقال يا صاحب القبر انزل من على القبر لا توذي صاحب القبر ولا يوذيك رواه الحاكم والطبراني وعن ابي قلابة البصري قال كنت ذاهبا الى البصرة فنزلت ليلة في الخندق وتوضأت وصليت ركعتين فنمت واضعا راسي على قبر فلما استيقظت فاذا هو يشكينا ويقول لقد اذيتني منذ الليلة رواه ابن ابي الدنيا وعن ابن ميناء قال ذهبت في المقبرة فصليت ركعتين ثم اضطجعت فوالله كنت يقظان اذ سمعت قائلا يقول من القبر قم فقد اذيتني رواه البيهقي في دلائل النبوة وعن القاسم بن مخيمرة قال لان اضع قدمي على نصال محمي احب الي من ان اضع على قبر مسلم ثم قال وضع رجل قدمه على قبر فسمع وهو يقظان اليك

حتى يرتحل ولا تؤذوهم رواه الحافظ ابن منده وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كسر عظم الميت واذاه ككسره حيا رواه الامام مالك واحمد وابوداود وابن
ماجة وعبد الرزاق وسعيد بن منصور وابن حبان والدارقطني وفي رواية الدارقطني في الاثم وعن
ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احسنوا الكفن
ولا تؤذوا موتاكم بعويل ولا بتأخير وصية ولا بقطيعة وعجلوا قضاء دينه واعدلوا من جيران السوء
رواه الديلمي وابن منده وعن ابي الربيع قال كنت مع ابن عمر في جنازة فسمع صوت انسان يصيح
فبعث اليه فاسكته فقلت لم اسكته يا ابا عبد الرحمن قال انه يتأذى به الميت حتى يدخل في قبره
رواه الامام احمد وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الميت يؤذيه في قبره ما يؤذيه في بيته رواه الديلمي وعن عبد الله بن مسعود انه رأى نسوة
في جنازة فقال ارجعن مأزورات غير مأجورات انكن لتفتن الاحياء وتؤذين الاموات رواه
سعيد بن منصور وعنه قال اذى المؤمن في موته كاذاه في حياته رواه ابن ابي شيبة في
مسنده وعنه انه سئل عن وضع القدم على قبر فقال كما اكره اذى المؤمن في حياته فاني اكره
اذاه بعد موته رواه سعيد بن منصور

باب في سماع الاموات

عن انس بن مالك
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الميت اذا وضع في قبره انه ليسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا
رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وعنه عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال العبد اذا وضع في قبره وتولى وذهب اصحابه حتى انه ليسمع قرع نعالهم اتاه ملكان
فاقعداه فيقولان له ما كنت تقول في هذا الرجل محمد فيقول اشهد انه عبد الله ورسوله فيقال
انظر الى مقعدك من النار ابدلك الله به مقعدا من الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم فيراهما
جميعا واما الكافر او المنافق فيقول لا ادري كنت اقول ما يقول الناس فيقال لا دريت ولا تليت
ثم يضرب بمطرقة من حديد ضربة بين اذنيه فيصيح صيحة يسمعها من يليه الا الثقلين رواه البخاري
وعن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الميت يسمع خفق نعالهم اذا
ولوا مدبرين رواه الامام احمد وابوداود وسنده جيد وعن ابن عباس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الميت اذا دفن يسمع خفق نعالهم اذا ولوا منصرفين رواه البيهقي والطبراني
وسند البيهقي حسن ورجال الطبراني ثقات وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم والذي نفسي بيده ان الميت اذا وضع في قبره انه يسمع خفق نعالهم حين تولون عنه

رواه ابن ابي شيبة في مصنفه وابن حبان في صحيحه والحاكم النيسابوري في الصحيح المستدرك
والبغوي في شرح السنة والطبراني في المعجم الاوسط والهناد في كتاب الزهد وسعيد بن السكن
في سننه وابن جرير وابن منذر وابن مردويه والبيهقي وعن ابن عباس في حديث طويل
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه يسمع خفق نعالكم ونفض ايديكم اذا وليتم مدبرين
رواه جويبر في تفسيره وعن ابي هريرة قال شهدنا جنازة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما
فرغ من دفنها وانصرف الناس قال انه الآن يسمع خفق نعالكم الحديث رواه الطبراني وابن
مردويه وعن ابن عمر قال اطلع النبي صلى الله عليه وسلم على اهل القليب فقال وجدتم ما وعد
ربكم حقا فقيل له اتدعو امواتا فقال ما انتم باسمع منهم ولكن لا يجيبون رواه البخاري وعن
امير المومنين عمر الفاروق الاعظم رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا
مصارع اهل بدر فساق الحديث (الى ان قال) فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى
اتى اليهم فقال يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا
فاني قد وجدت ما وعدني الله حقا قال عمر يا رسول الله كيف تكلم اجسادا لا ارواح فيها
قال ما انتم باسمع لما اقول منهم غير انهم لا يستطيعون ان يردوا علي شيئا رواه مسلم و
عن انس بن مالك قال ذهب النبي صلى الله عليه وسلم بعد ثلثة ايام الى قليب بدر و
ساق الحديث الى ان قال والذي نفسي بيده ما انتم باسمع لما اقول منهم ولكنهم لا يقدرون
ان يجيبوا رواه مسلم ورواه البخاري ومسلم عن ابي طلحة الانصاري وعن عبد الله
بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمعون كما تسمعون ولكن لا يجيبون رواه
الطبراني بسند صحيح وعن عبيد بن مرزوق قال كانت امرأة تقم المسجد فماتت فلم يعلم بها
النبي صلى الله عليه وسلم فمر على قبرها فقال ما هذا القبر قالوا ام محجن قال التي كانت تقم المسجد
قالوا نعم فصف الناس فصلى عليها ثم قال اي العمل وجدت افضل قالوا يا رسول الله اتسمع
قال ما انتم باسمع منها فذكر انها اجابته قم المسجد رواه ابو الشيخ وعن ابي امامة الباهلي
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات احد من اخوانكم فسويتم التراب عليه فليقم احدكم
على راس قبره ثم ليقل يا فلان بن فلانة فانه يسمعه ولا يجيب ثم يقول يا فلان بن فلانة فانه
يستوي قاعدا ثم يقول يا فلان ابن فلانة فانه يقول ارشدنا رحمك الله ولكن لا تشعرون
فليقل اذكر ما خرجت عليه من الدنيا شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله و

انصحك رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا وبالقران اماما فان منكرا ونكيرا ياخذ كل
واحد منهما بيد صاحبه ويقول انطلق بنا ما نقعد عند من لقن حجته الحديث رواه الطبراني في
المعجم الكبير وكتاب الدعاء وابن منده والضياء المقدسي في كتاب الاحكام وابراهيم الحربي
في كتاب اتباع الاموات وابو بكر الخلال في كتاب الشافي وابن زهيرة في وصايا العلماء عند
الموت وابن شاهين في كتاب ذكر الموت وعن راشد بن سعد وضمرة بن حبيب وحكيم
بن عمير قالوا اذا سوى على الميت قبره وانصرف الناس عنه كان يستحب ان يقال للميت
عند قبره يا فلان قل لا اله الا الله ثلث مرات يا فلان قل ربي الله وديني الاسلام ونبيي محمد
صلى الله عليه وسلم رواه سعيد بن منصور في سننه وعن عبد الله بن عمر قال جاء اعرابي
الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث الى ان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حيثما
مررت بقبر مشرك فبشره بالنار قال فاسلم الاعرابي بعد وقال لقد كلفني رسول الله صلى الله
عليه وسلم تعبا ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار رواه ابن ماجه بسند حسن وعن امير المؤمنين
الفاروق الاعظم رضي الله عنه انه مر بالبقيع فقال السلام عليكم يا اهل القبور اخبار ما عندنا ان
نساءكم قد تزوجن ودياركم قد سكنت واموالكم قد فرقت فاجابه هاتف يا عمر بن الخطاب اخبار
ما عندنا ان ما قدمناه فقد وجدناه وما انفقناه فقد ربحناه وما خلفناه فقد خسرناه رواه ابن
ابي الدنيا في كتاب القبور وعن سعيد بن المسيب قال دخلت مقابر المدينة مع علي بن ابي طالب
فنادى يا اهل القبور السلام عليكم ورحمة الله تخبرونا اخباركم ام تريدون ان نخبركم قال فسمعت
صوتا وعليك السلام ورحمة الله وبركاته يا امير المؤمنين خبرنا عما كان بعدنا فقال علي رضي
الله عنه اما ازواجكم فقد تزوجن واما اموالكم فقد اقتسمت والاولاد فقد حشروا في زمرة اليتامى
والبناء الذي شيدتم فقد سكنها اعداؤكم فهذه اخبار ما عندنا فما عندكم فاجابه ميت قد
تخرقت الاكفان وانتثرت الشعور وتقطعت الجلود وسالت الاحداق على الخدود وسالت
المناخير بالقيح والصديد وما قدمناه ربحناه وما خلفناه خسرناه ونحن مرتهنون بالاعمال رواه
الامام احمد في تاريخ نيشابور والبيهقي وابن عساكر في تاريخ دمشق وعن عمرو بن دينار قال
ما من ميت يموت الا وروحه في يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسل وكيف يكفن وكيف يمشي
به ويقال له وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك رواه ابو نعيم وعن سفيان الثوري قال ان
الميت ليعرف كل شيء حتى انه ليناشد بالله غاسله الا خففت علي قال ويقال له وهو على سريره

اسمع ثناء الناس عليك رواه ابن ابی الدنیا وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال الروح بید ملک یمشی به
مع الجنازة یقول له اسمع ما یقال لک رواه ابن ابی الدنیا وعن ابی هریرة قال قال ابو رزین یا
رسول الله ان طریقی علی الموتی فهل من کلام اتکلم اذا مررت علیهم قال قل السلام علیکم یا اهل القبور
من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء الله بکم لاحقون قال ابو رزین یا رسول
الله یسمعون قال یسمعون ولکن لا یستطیعون ان یجیبوا رواه العقیلی وقال الامام جلال الدین السیوطی
فی شرح الصدور تحت هذا الحدیث ای جوابا یسمعه الحی والا فهم یردون حیث لا یسمع وعن
انس قال تراأینا الهلال فما من الناس احد یزعم انه رآه غیری فقلت لعمر یا امیر المؤمنین اما تراه
فجعلت اریه ایاه فلما اعیی ان یراه قال سأراه وانا مستلق علی فراشی ثم انشأ یحدثنا عن یوم بدر
فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیخبرنا بمصارع القوم بالامس هذا مصرع فلان ان شاء الله
غدا فوالذی بعثه بالحق ما اخطاء تلک الحدود وجعلوا یصرعون علیها ثم القوا فی القلیب وجاء النبی
صلی الله علیه وسلم فقال یا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا فقد وجدت ما وعدنی
ربی حقا فقلت یا رسول الله اتکلم اجسادا لا ارواح فیها فقال النبی صلی الله علیه وسلم والذی نفسی
بیده ما انتم باسمع منهم ولکنهم لا یستطیعون ان یردوا علی رواه ابوداود والطیالسی باب فی
تسریح المیت وسیره حیث شاء وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان الدنیا جنة الکافر وسجن المؤمن وانما مثل المؤمن حین تخرج نفسه کمثل رجل کان فی سجن
فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض ویتفسح فیها رواه الامام احمد بن حنبل فی مسنده والطبرانی فی
المعجم الکبیر والحاکم فی المستدرک وابونعیم فی الحلیة ورواه عبد الله ابن المبارک موقوفا واللفظ
لابن المبارک وعنه قال الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر فاذا مات المؤمن یخلی سربه یسرح حیث
شاء رواه ابو بکر بن ابی شیبة وعن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما شبهت
خروج المؤمن من الدنیا الا مثل خروج الصبی من بطن امه من ذلک الغم والظلمة الی روح الدنیا رواه
الحکیم الترمذی وعن سعید بن المسیب ان سلمان الفارسی وعبد الله بن سلام التقیا فقال احدهما
لصاحبه ان لقیت ربک قبلی فاخبرنی ماذا لقیت فقال او تلقی الاحیاء الاموات قال نعم اما المؤمنون
فان ارواحهم فی الجنة وهی تذهب حیث شاءت رواه ابن ابی الدنیا والبیهقی وعن ابن عباس قال
بینا النبی صلی الله علیه وسلم جالس واسماء بنت عمیس قریبا اذ رد السلام وقال یا اسماء هذا جعفر مع جبرئیل
ومیکائیل مروا فسلموا علینا واخبرنی انه لقی المشرکین یوم کذا وکذا قال فاصبت فی جسدی من مقادمی ثلثة

سبعين من طعنة وضربة ثم أخذت اللواء بيدي اليمنى فقطعت ثم أخذت بيدي اليسرى فعوضني الله
من يدي جناحين أطير بهما مع جبرائيل وميكائيل أنزل من الجنة حيث شئت وآكل من ثمارها ما شئت
قالت أسماء هنيئاً لجعفر ما رزقه الله من الخير لكن أخاف أن لا يصدق الناس فاصعد المنبر فأخبر
به الناس فصعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال إن جعفر بن أبي طالب مع جبرائيل وميكائيل
له جناحان عوضه الله من يديه فسلم علي ثم أخبرهم بما أخبره رواه الحاكم **وعن** عبد الرحمن
بن كعب بن مالك قال لما حضرت كعباً الوفاة أتته أم بشر بنت البراء فقالت يا أبا عبد الرحمن إن
لقيت فلاناً فاقرأه مني السلام فقال لها يغفر الله لك يا أم بشر نحن أشغل من ذلك فقالت أما سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن نسمة المؤمن تسرح في الجنة حيث شاءت ونسمة الكافر في
سجين قال بلى قالت هو ذاك رواه ابن ماجه والطبراني والبيهقي في البعث بسند حسن **وعن** ضمرة
بن حبيب مرسلاً قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن أرواح المؤمنين فقال في طير خضر تسرح في الجنة
حيث شاءت قالوا يا رسول الله وأرواح الكفار قال محبوسة في سجين رواه ابن منده والطبراني
وأبو الشيخ **وعن** سعيد بن المسيب عن سلمان قال إن أرواح المؤمنين في برزخ من الأرض تذهب
حيث شاءت ونفس الكافر في سجين رواه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول وابن أبي الدنيا وابن
منده **وعن** سلمان قال إن أرواح المؤمنين تذهب في برزخ من الأرض حيث شاءت بين السماء
والأرض حتى يردها الله إلى جسدها رواه الحكيم الترمذي **وعن** مالك بن أنس قال بلغني أن أرواح
المؤمنين مرسلة تذهب حيث شاءت رواه ابن أبي الدنيا **باب** ما جاء في أولاد المسلمين
عن خالد بن معدان قال إن في الجنة لشجرة يقال لها طوبى كلها ضروع فمن مات من الصبيان الذين
يرضعون رضع من طوبى وحاضنهم إبراهيم خليل الرحمن صلوات الله عليه رواه ابن أبي الدنيا **وعن**
عبيد بن عمير قال إن في الجنة لشجرة لها ضروع كضروع البقر يغذى بها ولدان أهل الجنة رواه ابن أبي الدنيا
وعن مكحول أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن ذراري المسلمين أرواحهم في عصافير خضر
في شجر الجنة يكفلهم أبوهم إبراهيم رواه سعيد بن منصور **وعن** ابن عمر رضي الله عنهما قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد في الإسلام فهو في الجنة شبعان ريان يقول يا رب
أورد علي أبوي رواه ابن أبي الدنيا **باب** في رفع جسد الميت إلى السماء **عن** عروة أن
عامر بن فهيرة قتل يوم بئر معونة فمن قتل وأسر عمرو بن أمية الضمري فقال عامر بن الطفيل هل تعرف
أصحابك قال نعم فطاف فيهم أي في القتلى وجعل يسأل عن أنسابهم قال هل تفقد منهم من أحد قال أفقد

مولى لابي بكر يقال له عامر بن فهيرة قال كيف كان فيكم قال كان من افضلنا قال الا اخبرك خبره اذا
طعنه برمح ثم انتزع رمحه فذهب بالرجل علوا فى السماء حتى والله ما اراه وكان الذى قتله رجل من
كلاب يقال له جبار بن سلمى فاتى الضحاك بن سفين الكلابى فاسلم وقال دعانى الى الاسلام ما رأيت
من مقتل عامر بن فهيرة ومن رفعه الى السماء فكتب الضحاك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم باسلامه
وما رأى من مقتل عامر بن فهيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فان الله تعالى وارت جثته و
انزل عليين رواه البيهقى وابو نعيم كلاهما فى دلائل النبوة واخرجه البيهقى من وجه اخر بلفظ فقال عامر بن
الطفيل لقد رأيته بعد ما قتل رفع الى السماء حتى انى لانظر الى السماء بينه وبين الارض ثم قال البيهقى
والحديث اخرجه البخارى فى الصحيح **وعن** ام المومنين الصديقة رضى الله عنها قالت رفع عامر بن
فهيرة الى السماء فلم توجد جثته يرون ان الملائكة وارته رواه ابن سعد والحاكم **وعن** زيد بن اسلم
قال كان فى بنى اسرائيل رجل قد اعتزل الناس فى كهف جبل وكان اهل زمانه اذا قحطوا استغاثوا
به فدعى الله فسقاهم فمات فاخذوا فى جهازه فبيناهم كذلك اذا هم بسرير يرفرف فى عنان
السماء حتى انتهى اليه فقام رجل فاخذه فوضعه على السرير فارتفع السرير والناس ينظرون اليه فى
الهواء حتى غاب عنهم رواه ابن ابى الدنيا

باب عرض اعمال الاحياء على الاموات

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعمالكم تعرض على عشائركم واقربائكم فى قبورهم فان
كان خيرا استبشروا بذلك وان كان غير ذلك قالوا اللهم الهمهم ان يعملوا بطاعتك رواه ابو داود
الطيالسى **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعمالكم تعرض على اقاربكم وعشائركم
من الاموات فان كان خيرا استبشروا وان كان غير ذلك قالوا اللهم لا تمتهم حتى تهديهم كما هديتنا
رواه الامام احمد والحكيم الترمذى فى نوادر الاصول وابن مندة **وعن** ابى ايوب قال تعرض
اعمالكم على الموتى فان رأوا حسنا فرحوا واستبشروا وان رأوا سوء قالوا اللهم راجع به رواه ابن المبارك
وابن ابى الدنيا **وعن** عبد الغفور بن عبد العزيز عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس على الله وتعرض على الانبياء وعلى الاباء والامهات يوم الجمعة
فيفرحون بحسناتهم وتزداد وجوههم بياضا واشراقا فاتقوا الله ولا تؤذوا موتاكم رواه الحكيم الترمذى
فى نوادره **وعن** النعمان بن بشير سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله الله فى اخوانكم من
اهل القبور فان اعمالكم تعرض عليهم رواه البيهقى فى شعب الايمان والحكيم الترمذى وابن ابى الدنيا
وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفضحوا موتاكم بسيئات اعمالكم فانها تعرض

على اوليائكم من اهل القبور رواه ابن ابى الدنيا والاصبهانى فى الترغيب **وعن** احمد بن عبد الله بن
ابى الحوارى قال حدثنى اخى محمد بن عبد الله قال دخل عباد الخواص على ابراهيم بن صالح الهاشمى
وهو امير فلسطين فقال له ابراهيم عظنى فقال قد بلغنى ان اعمال الاحياء تعرض على اقاربهم من
الموتى فانظر ما يعرض على رسول الله صلى الله عليه وسلم من عملك رواه ابن ابى الدنيا وابن منده و
ابن عساكر **وعن** ابى الدرداء قال ان اعمالكم تعرض على موتاكم فيسرون ويساؤن وكان يقول اللهم انى
اعوذ بك ان اعمل عملا يخزى به عبد الله بن رواحة رواه ابن المبارك والاصبهانى **وعن** عثمان
بن عبد الله بن اوس ان سعيد بن جبير قال له استاذن لى على ابنة اخى وهى زوجة عثمان وهى ابنة عمرو بن
اوس فاستاذن له عليها فدخل فقال كيف يفعل بك زوجك قالت انه الى لمحسن ما استطاع فقال
يا عثمان احسن اليها فانك لا تصنع بها شيئا الا جاء عمرو بن اوس فقلت وهل ياتى الاموات اخبار
الاحياء قال نعم ما من احد له حميم الا وتاتيه اخبار اقاربه فان كان خيرا سر به وفرح وهنى به و
ان كان شرا ابتأس به وحزن رواه ابن المبارك **وعن** حفار كان فى بنى اسد قال كنت فى المقابر ليلة
اذ سمعت قائلا يقول من قبر يا عبد الله قال ما لك يا جابر قال غدا تاتينا امنا قال وما ينفعها لا تصل الينا
ان ابى قد غضب عليها وحلف ان لا يصلى عليها فلما كان من غد جاءنى رجل فقال لى احفر لى ههنا
قبرا بين القبرين الذين سمعت منهما الكلام فقلت اسم هذا جابر واسم هذه عبد الله قال نعم فاخبرته
بما سمعت فقال نعم قد كنت حلفت ان لا اصلى عليها فلاكفرن عن يمينى ولاصلين عليها رواه ابن
ابى الدنيا **باب** صلاة الموتى فى قبورهم **عن** انس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال الانبياء احياء
فى قبورهم يصلون رواه ابو يعلى والبيهقى وابن منده **وعنه** ان النبى صلى الله عليه وسلم ليلة اسرى
به مر بموسى صلوات الله عليه وهو قائم يصلى فى قبره رواه مسلم قال ابن منده رواه حجاج بن منهال و
يونس بن محمد وابو نصر التمار وحبان وغيرهم عن حماد عن سليمان التيمى وثابت عن انس ورواه سفيان
ويحيى بن سعيد وعمر بن حبيب وجرير بن عبد الحميد ومعتمر بن سليمان ويزيد بن هارون وعيسى وغيرهم
عن سليمان التيمى ورواه ابو هريرة وعبد الله بن جراد وغيرهما عن النبى صلى الله عليه وسلم **وعن** ابن عباس
ان النبى صلى الله عليه وسلم مر بقبر موسى صلوات الله عليه وهو قائم يصلى فيه رواه ابو نعيم فى الحلية وقال
ابن سعد فى الطبقات وابن ابى شيبة فى المصنف والامام احمد فى الزهد عن ثابت البنانى قال اللهم
ان كنت اعطيت احدا الصلوة فى قبره فاعطنى الصلاة فى قبرى **وعن** يوسف عن عطية قال سمعت ثابتا
يقول لحميد الطويل هل بلغك ان رجلا يصلى فى قبره الا الانبياء قال لا قال ثابت اللهم ان اذنت لاحد

ان يصلي في قبره فاذن لثابت ان يصلي في قبره رواه ابو نعيم **وعن** جبير قال انا والله الذي لا اله الا هو
ادخلت ثابت البناني في لحده ومعي حميد الطويل فلما سوينا عليه اللبن سقطت لبنة فاذا انا به يصلي في
قبره وكان يقول في دعائه اللهم ان كنت اعطيت احدا من خلقك الصلاة في قبره فاعطنيها فما كان
الله ليرد دعاءه رواه ابو نعيم

باب قراءة الموتى القران في قبورهم

عن ابرهيم بن حبة المهلبي قال
حدثني الذين كانوا يمرون بالجص بالاسحار قالوا كانوا اذا مروا بجنبات قبر ثابت البناني سمعنا قراءة القران
رواه ابن جرير في تهذيب الاثار وابو نعيم **وعن** سلمة بن شبيب قال سمعت اباحماد الحفار وكان
ثقة ورعا قال دخلت يوم الجمعة المقبرة نصف النهار فما مررت بقبر الا سمعت منه قراءة القران رواه
ابن منده **وعن** ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم خباءه على قبر وهو لا يحسب
انه قبر فاذا فيه انسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم هي المنجية هي المانعة تنجيه من عذاب القبر رواه الترمذي وحسنه والحاكم والبيهقي
وعن عبد الله بن محمد بن منصور حدثني ابرهيم الحفار قال حفرت قبرا فبدت لبنة فشممت رائحة المسك
نفحت اللبنة فاذا الشيخ جالس في قبره يقرأ القران رواه ابو الحسن عن البناء **وعن** عيسى بن محمد الطوماري
قال رأيت ابا بكر بن مجاهد المقرئ في النوم كانه يقرأ وكاني اقول له انك ميت وتقرأ فكانه يقول لي كنت
ادعو الله في دبر كل صلوة وعند ختم القران ان يجعلني ممن يقرأ في قبره فانا اقرأ في قبري رواه الحافظ
ابو بكر الخطيب **وعن** عكرمة قال قال لي ابن عباس المؤمن يعطى مصحفا في قبره يقرأ فيه رواه الخلال في
كتاب السنة **وعن** طلحة بن عبيد الله قال اردت مالي بالغابة فادركني الليل فاويت الى قبر عبد الله بن
عمرو بن حرام فسمعت قراءة من القبر ما سمعت احسن منها فجئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت
ذلك له فقال ذلك عبد الله الم تعلم ان الله قبض ارواحهم فجعلها في قناديل من زبرجد وياقوت ثم
علقها وسط الجنة فاذا كان الليل ردت اليهم ارواحهم فلا تزال كذلك حتى اذا طلع الفجر ردت ارواحهم الى
مكانها الذي كانت فيه رواه ابن منده وابو احمد الحاكم في الكنى بسند ضعيف **وعن** بعض الصحابة
انه حفر في مكان فانفتحت طاقة فاذا شخص على سرير وبين يديه مصحف يقرأ فيه وامامه روضة خضراء
وذلك باحد وعلم انه من الشهداء لانه رأى في صفحة وجهه جرحا رواه السهيلي في دلائل النبوة واورده
ابو حيان **ويشبه** هذا ما حكاه اليافعي في روض الرياحين عن بعض الصالحين قال حفرت قبر
رجل من العباد والحدته فبينا انا اسوي اللحد اذ سقطت لبنة من لحد قبر يليه فنظرت فاذا انا بشيخ جالس
في القبر عليه ثياب بيض ... في حجره مصحف من ذهب مكتوب بالذهب وهو يقرأ فيه فرفع راسه

وقال لي قامت القيمة رحمك الله فقلت لا فقال رد اللبنة الى موضعها عافاك الله فرددتها وقال
اليافعي ايضا روينا عمن حفر القبور من الثقات انه حفر قبرا فاشرف فيه على انسان جالس على سرير
وبيده مصحف يقرء فيه وتحته نهر يجري فغشي عليه واخرج من القبر ولم يدر ما اصابه فلم يفق الا
في اليوم الثالث وعن ام المومنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم نمت فرأيتني في الجنة ولفظ النسائي دخلت الجنة فسمعت صوت قارئ يقرء فقلت من هذا
قالوا حارثة بن النعمان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك البر كذلك البر كذلك البر وكان ابر الناس
بامه رواه النسائي والحاكم والبيهقي في شعب الايمان وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اني اراني في الجنة فبينا انا فيها سمعت صوت رجل بالقرآن فقلت من هذا قالوا حارثة
بن النعمان كذلك البر كذلك البر كذلك البر رواه البيهقي وعن يزيد الرقاشي قال بلغني ان المومن اذا مات
وقد بقي عليه شيء من القرآن لم يتعلمه بعث الله اليه يحفظونه ما بقي عليه منه حتى يبعثه الله من قبره رواه
ابن ابي الدنيا وعن الحسن قال بلغني ان المومن اذا مات ولم يحفظ القرآن امر حفظته ان يعلموه
القرآن في قبره حتى يبعثه الله يوم القيمة مع اهله رواه ابن ابي الدنيا وعن عطية العوفي قال
بلغني ان العبد اذا لقي الله تعالى ولم يتعلم كتابه علمه الله تعالى في قبره حتى يثيبه الله عليه رواه ابن
ابي الدنيا وابن مندة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرء القرآن ثم
مات قبل ان يستظهره اتاه ملك يعلمه في قبره ويلقى الله وقد استظهره رواه الديلمي في مسند
الفردوس وابو القاسم الازهري في كتاب فضائل القرآن والسلفي في انتخابه لحديث القراء و
عن عكرمة قال يعطى المومن مصحفا يقرء فيه رواه ابن مندة وعن عاصم السقطي قال حفرنا
قبرا ببلخ فنفذ في قبر فنظرت فاذا شيخ في القبر متوجه الى القبلة وعليه ازار اخضر واخضر ما حوله
وفي حجره مصحف وهو يقرء رواه ابن مندة وعن ابي النضر النيسابوري الحفار وكان صالحا
ورعا قال حفرت قبرا فانفتح في القبر قبر اخر فنظرت فيه فاذا انا بشاب حسن الوجه حسن الثياب
طيب الريح جالس متربعا وفي حجره كتاب مكتوب بخط ما رأيت من الخطوط مثله وهو يقرء القرآن
فنظر الشاب الي وقال اقامت القيمة قلت لا فقال اعد المدرة الى موضعها فاعدتها الى موضعها رواه ابن مندة
وعن خطلع بن عبد الله مولى الراشد بالله يقول سمعت مصعب بن عبد الله الحفار وقلت هل رأيت
في الحفر شيئا قال لا ولكن سمعت ابي يقول حفرت قبرا فلما وصلت الى اللحد واخذت اللبن رأيت
تحته رجلا قاعدا وفي يده مصحف يقرء فيه فقال لي هل قامت القيمة فقلت لا ثم غطيته عليه

رواه ابن النجار في تاريخ بغداد **باب** تزاور الموتى في قبورهم **عن** ابي قتادة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا ولي احدكم اخاه فليحسن كفنه فانهم يتزاورون في قبورهم رواه الترمذي
وابن ماجة ومحمد بن يحيى الهذلي في صحيحه وابن ابي الدنيا والبيهقي في شعب الايمان **وعن** جابر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسنوا اكفان موتاكم فانهم يتباهون ويتزاورون في
قبورهم رواه الحارث بن ابي اسامة في مسنده والعقيلي والوائلي في الابانة **وعن** ابن سيرين قال
كان يحب حسن الكفن ويقال انهم يتزاورون في اكفانهم رواه ابن ابي شيبة في مصنفه **و**
عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولي احدكم اخاه فليحسن كفنه فانهم
يتزاورون في اكفانهم رواه العقيلي والخطيب في التاريخ **وعن** راشد بن سعد ان رجلا توفيت
امرأته فرأى نساء في المنام ولم ير امرأته معهن فسألهن عنها فقلن انكم قصرتم في كفنها فهي تستحيي
ان تخرج معنا فاتى الرجل النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال النبي صلى الله عليه وسلم انظر هل
الى ثقة من سبيل فاتى رجلا من الانصار قد حضرته الوفاة فاخبره فقال الانصاري ان كان احد
يبلغ الموتى بلغت فتوفي الانصاري فجاء بثوبين مشقوين بالزعفران فجعلهما في كفن الانصاري
فلما كان الليل رأى النسوة ومعهن امرأته وعليها الثوبان الاصفران رواه ابن ابي الدنيا في
كتاب المنامات **وعن** محمد بن يوسف الفريابي قال كانت امرأة بقيسارية فتوفيت فرأتها ابنة
لها في المنام فقالت لها يا بنية كفنتموني بكفن ضيق وانا بين صواحباتي استحيي منهن وفلانة تأتينا
يوم كذا وكذا ولي في موضع كذا اربعة دنانير فاشتروا لي بها كفنا وابعثوا به الي معها قالت البنت و
لم اعلم ان بهذا الموضع الذي ذكرت دنانير قالت فنظرت فاذا الدنانير كما ذكرت ولم يكن بالمرأة
التي ذكرت بأس فلما كانت بعد اعتلت قال الفريابي فجاؤني فقالوا لي يا ابا عبد الله ما تقول
وقصوا علي القصة وذكرت الحديث الذي ورد انهم يتزاورون في اكفانهم فقلت اشتروا لها
كفنا وذهبت البنت الى المرأة فقالت ان حدث بك حادث الموت فاني ابعث الى امي بشيء
تبلغينه فماتت في ذلك اليوم التي ذكرت ووضعوا الكفن معها في كفنها فرأت البنت امها في
المنام فقالت يا بنية قد اتتنا فلانة ووصل الي الكفن ما احسنه جزاك الله خيرا رواه ابن الجوزي
في كتاب عيون الحكايات بسنده **وعن** محمد بن سيرين قال كانوا يستحبون ان يكون الكفن ملفوفا
مزرورا قال انهم يتزاورون في قبورهم رواه السلفي في المشيخة البغدادية **باب** القاء الميت
الكفن ورده **عن** عائشة بنت اهبان بن صيفي الغفاري صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم

قالت اوصانی ابی ان لا نکفنه فی قمیص قالت فلما اصبحنا من الغد من یوم دفناه اذ نحن بالقمیص
الذی کفناه علی المشجب رواه سعید بن منصور **وعن** عذبة بنت أبان قالت حضر ابی الوفاة
قال لا تکفنونی فی ثوب مخیط فحیث قبض وغسل ارسلوا الی ان ارسلی بالکفن فارسلت الیهم بالکفن
قالوا القمیص قلت ان ابی قد نهانی ان اکفنه فی قمیص مخیط قالت فارسلت الی القصار ولابی قمیص
فی القصار فاتی به فالبس وذهب به فاغلقت بابی وتبعته ورجعت والقمیص فی البیت فارسلت
الی الذین غسلوا ابی فقلت فکفنتموه فی قمیص قالوا نعم قلت هو هذا قالوا نعم رواه الطبرانی **و**
عن خلف البردانی ان رجلا مات فاخرج له کفن من بیت الاکفان قال ففضل عن مقدار ه فقطعت
ما فضل فلما کان اللیل اتانی ات فقال لی بخلت علی ولی الله بطول الکفن قد رددنا علیک کفنک
وکفناه بکفن من الجنة فقمت فزعا الی بیت الاکفان فاذا الکفن فیه مطروح رواه ابن النجار فی
تاریخه **باب** غیبة الموتی من قبورهم **عن** مسلم الجذری قال قال طاوس لابنه اذا اقبرتنی
فانظر فی قبری فان لم تجدنی فاحمد الله وان وجدتنی فانا لله وانا الیه راجعون فاخبر ولده انه
نظر فلم یجد شیئا ورئی فی وجهه السرور رواه ابو نعیم **وعن** حماد بن زید قال ثنی رجل من
الطفاوة تحقق سماه قال قد دفنا میتا ولفظ ابن المقری فذهبت لاعالج شیئا من قبره فلم اره فی قبره
رواه ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور وابو بکر بن المقری فی فوائده **وعن** انس بن مالک رضی الله عنه
قال جهز عمر بن الخطاب رضی الله عنه جیشا واستعمل علیهم العلاء بن الحضرمی وکنت فی غزاته فلما
مات فی الطریق فدفناه فاتی رجل بعد فراغنا من دفنه فقال من هذا فقلنا هذا خیر البشر هذا ابن
الحضرمی فقال ان هذه الارض تلفظ الموتی فلو نقلتموه الی میل او میلین الی ارض تقبل الموتی فنبشناه
فلما وصلنا الی اللحد اذا صاحبنا لیس فیه واذا اللحد مد البصر نور یتلألأ فاعدنا التراب الی القبر
ثم ارتحلنا رواه البیهقی فی الدلائل **وعن** ابی هریرة نحوه ولفظه فمات فدفناه فی الرمل ثم قلنا
یجیء السبع فیاکله فحفرنا فلم نجده رواه ابو نعیم فی الدلائل **باب** الریحان ورائحة المسک
فی القبر **عن** مسکین بن بکیران وتمادا العجلی لما مات فحمل الی حفرته نزلوا الیه فنزلوا فی حفرته فاذا
اللحد مفروش بالریحان فاخذ بعضهم من ذلک الریحان فمکث سبعین یوما طریا لا یتغیر یغدو
الناس ویروحون ینظرون الیه فاکثر الناس فی ذلک فاخذه الامیر وفرق الناس خشیة الفتنه
ففقده الامیر من منزله لا یدری کیف ذهب رواه ابن ابی الدنیا فی کتاب الرقة والبکاء **و**
عن محمد بن مخلد الدوری الحافظ قال لما ماتت امی نزلت الحدها فانفرجت لی قبر یلزقها

فاذا رجل عليه الكفان جدد وعلى صدره طاقة ياسمين طرية فاخذتها فشممتها فاذا هي ازكى من المسك وشمها جماعة كانوا معي ثم رددتها الى موضعها وسددت الفرجة رواه الحافظ ابو بكر الخطيب **وعن** جعفر السراج عن بعض شيوخه قال كشف قبر لقباب الامراء احد واذا على صدر الميت ريحانة تهتز رواه الحافظ ابو الفرج ابن الجوزي **وذكر** في تاريخه ان في سنة ست و سبعين ومائة انفرج تل بالبصرة عن سبعة اقبر في مثل الحوض وفيها سبعة انفس ابدانهم صحيحة و اكفانهم تفوح منها رائحة المسك احدهم شاب له جمة وعلى شفتيه بلل كانه شرب ماء وكان عينيه مكتحلتان وبه ضربة في خاصرته فاراد بعض من حضر ان ياخذ من شعره شيئا فاذا هو قوي كشعر الحي **وعن** ابي سعيد الخدري قال كنت ممن حفر لسعد بن معاذ قبره بالبقيع وكان يفوح علينا المسك كلما حفرنا من قبره ترابا حتى انتهينا الى اللحد رواه ابن سعد في الطبقات **وعن** محمد بن شرحبيل بن حسنة قال اخذ انسان قبضة من تراب قبر سعد فذهب بها ثم نظر الى ما بعد ذلك فاذا هي مسك رواه ابن سعد **وعن** المغيرة بن حبيب ان رجلا رأى في منامه فقيل له ما هذه روائح المسك التي توجد في قبرك قال تلك روائح التلاوة والظمأ رواه ابن ابي الدنيا **وعن** ابي هريرة قال لا يقبض المومن حتى يرى البشرى فاذا قبض نادى فليس في الدار دابة صغيرة ولا كبيرة الا وهي تسمع صوته الا الثقلين الانس والجن تعجلوا الى الى ارحم الراحمين فاذا وضع على سريره قال ما ابطأ ما تمشون فاذا ادخل في لحده اقعد فارى مقعده من الجنة وما اعد الله له وملئ قبره خضر روح وريحان ومسك فيقول يارب قدمني فيقال لم يان لك ان لك اخوة واخوات لم يلحقوا ولكن نم قرير العين قال ابو هريرة والذي نفسي بيده ما نام نائم شاب طاعم ناعم ولا فتاة في الدنيا نومة باقصر ولا احلى من نومته حتى يرفع راسه الى البشرى يوم القيمة رواه ابن ابي شيبة في المصنف ٭

ابواب ايصال الثواب

باب الدعاء والاستغفار للميت **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الميت في قبره الا شبه الغريق المتغوث ينتظر دعوة من اب او ام او ولد او صديق ثقة فاذا لحقته كان احب اليه من الدنيا وما فيها وان الله عز وجل ليدخل على اهل القبور من دعاء اهل الدنيا

امثال الجبال وان هدية الاحياء الى الاموات الاستغفار لهم والصدقة عليهم رواه الديلمي
والبيهقي في شعب الايمان وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات
الانسان انقطع عمله الا من ثلث صدقة جارية وعلم ينتفع به او ولد صالح يدعو له رواه البخاري
في الادب ومسلم وعن ابي امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعة تجري عليهم اجورهم
بعد الموت مرابط في سبيل الله ومن علم علما ورجل تصدق بصدقة فاجرها له ما جرت ورجل
ترك ولدا صالحا يدعو له رواه الامام احمد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان مما يلحق المومن من حسناته بعد موته علما نشره او ولدا صالحا تركه او مصحفا ورثه او مسجدا بناه او
بيتا لابن السبيل بناه او نهرا اجراه او صدقة اخرجها من ماله في صحته تلحقه بعد موته رواه ابن ماجة
وابن خزيمة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع يجري للعبد اجرها بعد موته
وهو في قبره من علم علما او اجرى نهرا او حفر بئرا او غرس نخلا او بنى مسجدا او ورث مصحفا او ترك
ولدا يستغفر له بعد موته رواه ابو نعيم والبزار وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الله ليرفع الدرجة للعبد الصالح في الجنة فيقول يا رب انى لي هذه فيقول باستغفار
ولدك لك رواه الطبراني في الاوسط والبيهقي في سننه ولفظه بدعاء ولدك لك واخرجه البخاري
في الادب عن ابي هريرة موقوفا وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتبع الرجل يوم القيمة من الحسنات امثال الجبال فيقول انى هذا فيقال باستغفار ولدك لك رواه
الطبراني والبيهقي وعن سفيان قال كان يقال الاموات احوج الى الدعاء من الاحياء الى الطعام
والشراب رواه ابن ابي الدنيا وعن بعض السلف قال رأيت اخا لي في النوم بعد موته فقلت ايصل
اليك دعاء الاحياء قال اي والله يترفرف مثل النور ثم نلبسه رواه ابن ابي الدنيا وعن عمرو بن جرير
قال اذا دعا العبد لاخيه الميت اتاه بها الى قبره ملك فقال يا صاحب القبر الغريب هذه هدية
من اخ عليك شفيق رواه ابن ابي الدنيا وعن ابي قلابة قال اقبلت من الشام الى البصرة فنزلت
الخندق فتطهرت وصليت ركعتين بالليل ثم وضعت راسي على قبر فنمت ثم انتبهت فاذا انا بصاحب
القبر يشتكي ويقول لقد اذيتني منذ الليلة ثم قال انكم لا تعلمون ونحن نعلم ولا نقدر على العمل ان الركعتين
اللتين ركعتهما خير من الدنيا وما فيها ثم قال جزى الله اهل الدنيا خيرا اقرأهم منى السلام
فانه يدخل علينا من دعائهم نور مثل الجبال رواه ابن ابي الدنيا وعن بعض المتقدمين قال مررت
بالمقابر فترحمت عليهم فهتف بي هاتف نعم فترحم عليهم فان فيهم المهموم والحزين رواه ابن

ابی الدنیا وقال ابن رجب روی جعفر الخلدی حدثنا العباس بن یعقوب بن صالح الاباری
سمعت ابی یقول رأی بعض الصالحین اباه فی النوم فقال له یا بنی لم قطعتم هدیتکم عنا قال
یا ابت وهل تعرف الاموات هدیة الاحیاء قال یا بنی لولا الاحیاء لهلکت الاموات وعن
مالک بن دینار قال دخلت المقبرة لیلة الجمعة فاذا انا بنور مشرق فیها فقلت لا اله الا
الله نری ان الله عز وجل قد غفر لاهل المقابر فاذا انا بهاتف یهتف من البعد وهو یقول یا
مالک بن دینار هذه هدیة المومنین الی اخوانهم من اهل المقابر قلت بالذی انطقک الا
خبرتنی ما هو قال رجل من المومنین قام فی هذه اللیلة فاسبغ الوضوء وصلی رکعتین وقرء
فیهما فاتحة الکتاب وقل یا ایها الکفرون وقل هو الله احد وقال اللهم انی قد وهبت
ثوابها لاهل المقابر من المومنین فادخل الله علینا الضیاء والنور والفسحة والسرور فی المشرق
والمغرب قال مالک فلم ازل اقرءها فی کل جمعة فرأیت النبی صلی الله علیه وسلم فی منامی
یقول لی یا مالک قد غفر الله لک بعدد النور الذی اهدیته الی امتی ولک ثواب ذلک ثم
قال لی وبنی الله لک بیتا فی الجنة فی قصر یقال له المنیف قلت وما المنیف قال المطل علی اهل
الجنة رواه ابن النجار فی تاریخه وعن بشار بن غالب قال رأیت رابعة فی النوم وکنت
کثیر الدعاء لها فقالت لی یا بشار هدایاک تاتینا علی اطباق من نور مخمرة بمنادیل الحریر قلت
وکیف ذلک قالت هکذا دعاء المومنین الاحیاء اذا دعوا للموتی فاستجیب لهم جعل ذلک الدعاء
علی اطباق النور ثم خمر بمنادیل الحریر ثم اتی الذی دعی له من الموتی فقیل هذه هدیة
فلان الیک رواه ابن ابی الدنیا وعن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم امتی امة مرحومة
تدخل قبورها بذنوبها وتخرج من قبورها لا ذنوب علیها یمحص عنها باستغفار المومنین لها رواه
الطبرانی فی الاوسط وعن الحسن قال بلغنی ان فی کتاب الله ابن ادم ثنتان جعلتهما لک
ولم یکونا لک وصیة فی مالک بالمعروف وقد صار الملک لغیرک ودعوة المسلمین لک وانت
فی منزل لا تستعتب فیه من سیئ ولا تزید فی حسن رواه ابن ابی شیبة وعن ابن مسعود قال
اربع یعطاهن الرجل بعد موته ثلث ماله اذا کان فیه قبل ذلک مطیعا والولد الصالح یدعو
له من بعد موته والسنة الحسنة یسنها الرجل فیعمل بها بعد موته والمائة اذا شفعوا للرجل شفعوا
فیه رواه الدارمی فی مسنده باب قرأة القران للمیت عن عبد الرحمن بن العلاء بن
اللجلاج عن ابیه قال قال لی ابی اللجلاج ابو خالد یا بنی اذا انا مت فالحد لی واذا وضعتنی فی لحدی

فقل بسم الله وعلى ملة رسول الله ثم سن على التراب سنا ثم اقرؤا عند راسى بفاتحة البقرة وخاتمتها فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك رواه الطبرانى فى المعجم الكبير واسناده صحيح و**عن** عبد الله بن عمر قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول اذا مات احدكم فلا تحبسوه واسرعوا به الى قبره وليقرء عند راسه بفاتحة البقرة وعند رجليه بخاتمة البقرة رواه البيهقى فى شعب الايمان وقال والصحيح انه موقوف عليه و**عن** الشعبى قال كانت الانصار اذا مات لهم الميت اختلفوا الى قبره يقرءون له القران رواه الخلال فى الجامع و**عن** امير المومنين على المرتضى كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مر على المقابر وقرء قل هو الله احد احدى عشر مرة ثم وهب اجره للاموات اعطى من الاجر بعدد الاموات رواه الدارقطنى والسلفى وابو محمد السمرقندى فى فضائل قل هو الله احد والرافعى و**عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل المقابر ثم قرء فاتحة الكتاب وقل هو الله احد والهكم التكاثر ثم قال اللهم انى جعلت ثواب ما قرات من كلامك لاهل المقابر من المومنين والمومنات كانوا شفعاء له الى الله تعالى رواه ابو القاسم سعد ابن على الزنجانى فى فوائده و**عن** سلمة بن عبيد قال قال حماد المكى خرجت ليلة الى مقابر مكة فوضعت راسى على قبر فنمت فرايت اهل المقابر حلقة حلقة فقلت قامت القيمة قالوا لا ولكن رجل من اخواننا قرء قل هو الله احد وجعل ثوابها لنا فنحن نقتسمه منذ سنة رواه القاضى ابو بكر بن عبد الباقى الانصارى فى مشيخته و**عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دخل المقابر فقرء سورة يس خفف الله عنهم وكان له بعدد من فيها حسنات رواه عبد العزيز صاحب الخلال بسنده قال الامام السيوطى هذه الروايات وان كانت ضعيفة لكن مجموعها يدل على ان لذلك اصلا و**عن** ابى امامة الباهلى قال اقرءوا القران فانه ياتى يوم القيمة شفيعا لاصحابه ثم يسبح ويدعو بالرحمة والمغفرة لنفسه وللمومنين رواه مسلم و**عن** معقل بن يسار قال قال النبى صلى الله عليه وسلم اقرءوا يس[1] على موتاكم رواه ابو داود والنسائى وابن ماجة و**عن** سفيان قال كان الانصار اذا مات لهم الميت اختلفوا الى قبره ويقرءون القران ذكره السيوطى فى شرح الصدور

باب الصلاة عن الميت

عن الحجاج بن دينار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من البر بعد البر ان تصلى

---

[1] قوله اقرءوا يس على موتاكم قال الامام جلال الدين السيوطى فى شرح الصدور قال القرطبى فى حديث اقرءوا على موتاكم يس هذا يحتمل ان تكون هذه القراءة عند الميت فى حال موته ويحتمل ان تكون عند قبره قلت وبالاول

عنهما مع صلوتك وان تصوم عنهما مع صيامك وان تصدق عنهما مع صدقتك رواه ابن ابي شيبة

باب الصوم عن الميت عن بريدة ان امرأة قالت يا رسول الله انه كان على امي صوم شهر ايجزئ ان اصوم عنها قال نعم قالت فان امي لم تحج قط افيجزئ ان احج عنها قال نعم رواه مسلم وعن ام المؤمنين الصديقة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعليه صيام صام عنه وليه رواه البخاري ومسلم

باب الحج عن الميت عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج عن والديه بعد وفاتهما كتب الله له عتقا من النار وكان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غير ان ينتقص من اجورهم شيء وقال صلى الله عليه وسلم ما وصل ذو رحم رحمه بافضل من حجة يدخلها عليه بعد موته في قبره رواه البيهقي في شعب الايمان والاصبهاني في الترغيب بسند فيه مجهولان وعن زيد بن ارقم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حج عن ابويه ولم يحج اجزى عنهما وبشرت ارواحهما في السماء وكتب عند الله برا رواه ابو عبد الله الثقفي في الفوائد المعروفة بالثقفيات عن انس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان ابي مات ولم يحج حجة الاسلام فقال ارأيت لو كان على ابيك دين اكنت تقضيه عنه قال نعم قال فانه دين عليه فاقضه رواه البزار والطبراني بسند حسن وعن عقبة بن عامر ان امرأة جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت احج عن امي وقد ماتت قال ارأيت لو كان على امك دين فقضيته أليس كان مقبولا منك قالت بلى قال فاحجي رواه الطبراني وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج عن ميت فللذي حج عنه مثل اجره رواه الطبراني في الاوسط

باب حفر البئر عن ميت عن سعد بن عبادة

قال الجمهور كما تقدم في اول الكتاب وبالثاني قال ابن عبد الواحد المقدسي في جزء الذي تقدمت الاشارة اليه وبالتعميم في الحالين قال المحب الطبري من متاخري اصحابنا وفي الاحياء للغزالي والعاقبة لعبد الحق عن احمد بن حنبل قال اذا دخلتم المقابر فاقرؤا بفاتحة الكتاب والمعوذتين وقل هو الله احد واجعلوا ذلك لاهل المقابر فانه يصل اليهم وفيه قال القرطبي استدل بعض علمائنا على نفع الميت بالقراءة عند القبر بحديث العسيب الذي شقه النبي صلى الله عليه وسلم اثنتين وغرسه وقال لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا قال الخطابي هذا عند اهل العلم محمول على ان الاشياء ما دامت على خلقتها او خضرتها وطراوتها فانها تسبح حتى تجف رطوبتها او تحول خضرتها او تنقطع عن اصلها قال غيره فاذا خفف عنهما بتسبيح الجريد فكيف بقراءة المؤمن القرآن

انه قال يا رسول الله ان امي ماتت فاي الصدقة افضل قال الماء فحفر بيرا وقال هذه لام سعد رواه الامام احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجه وعن انس ان سعدا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان امي توفيت ولم توص افينفعها ان اتصدق عنها قال نعم وعليك بالماء رواه الطبراني في الاوسط

باب العتق عن ميت

عن عطاء وزيد بن اسلم قالا جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اعتق عن ابي وقد مات قال نعم

قال وهذا الحديث اصل في غرس الاشجار عند القبور وفيه اختلف في وصول ثواب القراءة للميت فجمهور السلف والائمة الثلثة على الوصول وخالف في ذلك امامنا الشافعي رحمه الله مستدلا بقوله تعالى وان ليس للانسان الا ما سعى واجاب الاولون عن الاية با وجه احدها انها منسوخة بقوله تعالى والذين امنوا واتبعتهم ذريتهم الاية الثاني انها خاصة بقوم ابراهيم وقوم موسى صلوات الله على نبينا وعليهما فاما هذه الامة المرحومة فلها ما سعت وما سعى لها قاله عكرمة الثالث ان المراد بالانسان ههنا الكافر فاما المومن فله ما سعى وما سعى له قاله الربيع بن انس الرابع ليس للانسان الا ما سعى من طريق العدل فاما من باب الفضل فجائز ان يزيده الله تعالى ما شاء قاله الحسين بن الفضل الخامس ان اللام في للانسان بمعنى على اي ليس على الانسان الا ما سعى واستدلوا على الوصول بالقياس على ما تقدم من الدعاء والصدقة والصوم والحج والعتق فانه لا فرق في نقل الثواب بين ان يكون عن حج او صدقة او وقف او دعاء او قراءة وبالاحاديث الاتي ذكرها وهي وان كانت ضعيفة فمجموعها يدل على ان لذلك اصلا وبان المسلمين ما زالوا في كل عصر يجتمعون ويقرءون لموتاهم من غير نكير فكان ذلك اجماعا ذكر ذلك كله الحافظ شمس الدين بن عبد الواحد المقدسي الحنبلي في جزء الفه في المسئلة قال القرطبي وقد كان الشيخ عز الدين بن عبد السلام يفتي بانه لا يصل الى الميت ثواب ما يقرءله ويهدى اليه فلما توفي راه بعض اصحابه فقال له انك كنت تقول انه لا يصل الى الميت ثواب ما يقرء ويهدى اليه فكيف الامر قال له كنت اقول ذلك في دار الدنيا والان قد رجعت عنه لما رأيت من كرم الله في ذلك وانه يصل اليه ذلك اما القراءة على القبر فجزم بمشروعيتها اصحابنا وغيرهم قال الزعفراني سألت الشافعي رحمه الله عن القراءة عند القبر فقال لا باس به وقال النووي في شرح المهذب يستحب لزائر القبور ان يقرء ما تيسر من القران ويدعو لهم عقبها نص عليه الشافعي واتفق عليه الاصحاب زاد في موضع اخر وان ختموا القران على القبر كان افضل وكان الامام احمد بن حنبل ينكر ذلك اولا حيث لم يبلغه فيه اثر ثم رجع حين بلغه انتهى ملخصا

رواه ابن ابي شيبة وعن عطاء قال تتبع الميت بعد موته العتق والحج والصدقة رواه ابن ابي شيبة
وعن ابي جعفر ان الحسن والحسين رضي الله تعالى عنهما كانا يعتقان عن علي رضي الله عنه بعد
موته رواه ابن ابي شيبة عن القاسم بن محمد ان عائشة رضي الله عنها اعتقت عن اخيها عبد الرحمن
رقيقا من تلاده ترجوا ان ينفعه بذلك بعد موته رواه ابن سعد وعن عمرو بن العاص انه قال
يا رسول الله ان العاصي اوصى ان يعتق عنه مائة نسمة فاعتق هشام منها خمسين قال لا انما يتصدق
ويحج ويعتق عن المسلم لو كان مسلما بلغه رواه ابو الشيخ بن حيان **باب التصدق عن الميت**
عن ام المومنين الصديقة رضي الله عنها ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم ان امي افتلتت
نفسها واظنها لو تكلمت تصدقت فهل لها اجر ان تصدقت عنها قال نعم رواه البخاري
وعن ابن عباس ان سعد بن عبادة توفيت امه وهو غائب عنها فقال يا رسول الله ان امي
توفيت وانا غائب عنها اينفعها شيء ان تصدقت به عنها قال نعم قال فاني اشهدك على ان
حائطي المخراف صدقة عليها رواه البخاري وعن ابي قتادة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
يقول خير ما يخلف المرء بعد موته ولد صالح يدعو له وصدقة تجري يبلغه اجرها وعلم يعمل به من
بعده رواه الطبراني في الصغير وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الصدقة لتطفي عن اهلها حر القبور رواه الطبراني وعن سعد بن عبادة قال قلت يا رسول الله
توفيت امي ولم توص ولم تتصدق فهل ينفعها ان تصدقت عنها قال نعم ولو بكراع شاة محرق
رواه الطبراني وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تصدق احدكم بصدقة
تطوعا فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرها ولا ينتقص من اجره شيئا رواه الطبراني وعن انس
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من اهل بيت يموت منهم ميت فيتصدقون
عنه بعد موته الا اهداها له جبريل على طبق من نور ثم يقف على شفير القبر فيقول يا صاحب
القبر العميق هذه هدية اهداها اليك اهلك فاقبلها فتدخل عليه فيفرح بها ويستبشر و
يحزن جيرانه الذين لا يهدى اليهم شيء رواه الطبراني في الاوسط وعن سعيد بن ابي
سعيد قال لو تصدق عن ميت بكراع لنفعه رواه ابن ابي شيبة **باب الاطعام عن الموتى**
سبعة ايام عن طاوس قال ان الموتى يفتنون في قبورهم سبعا فكانوا يستحبون ان يطعم عنهم
تلك الايام رواه الامام احمد في الزهد وابو نعيم في الحلية **باب التضحية عن الميت** عن
جابر بن عبد الله قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكبشين في يوم العيد فقال حين وجههما اني وجهت

وجهي للذي فطر السموت والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي و
مماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين اللهم منك و
لك عن محمد وامته ثم سمى الله وكبر وذبح رواه الدارمي في سننه واسناده حسن صالح
وعنه قال ذبح النبي صلى الله عليه وسلم يوم الذبح كبشين اقرنين املحين موجئين وفيه
اللهم لك ومنك عن محمد وامته بسم الله والله اكبر رواه ابوداود وسكت عنه **وعنه**
قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عيد بكبشين وفيه اللهم منك ولك عن محمد و
امته رواه ابن ماجة بسند صالح والحاكم في المستدرك وقال صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه
وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى بكبشين املحين عظيمين اقرنين موجئين فاضجع احدهما
وقال بسم الله والله اكبر اللهم عن محمد وال محمد ثم اضجع الاخر وقال بسم الله والله اكبر اللهم عن
محمد وامته ممن شهد لك بالتوحيد وشهد لي بالبلاغ رواه ابن ابي شيبة في مسنده واسحق
بن راهويه وابويعلى الموصلي في مسنديهما **وعنه** قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم الاضحى في المصلى فلما قضى خطبته نزل من منبره واتي بكبش فذبحه رسول الله صلى الله
عليه وسلم بيده وقال بسم الله والله اكبر هذا عني وعمن لم يضح من امتي رواه ابوداود وسكت
عنه والترمذي وقال هذا حديث غريب **وعن** ابي طلحة الانصاري واسمه زيد بن سهل
ان النبي صلى الله عليه وسلم ضحى بكبشين املحين فقال عند الاول عن محمد وال محمد وقال عند الثاني
عن من امن بي وصدقني من امتي رواه ابن ابي شيبة وابويعلى الموصلي في مسنده والطبراني في معجمه
واسناد هذا الحديث صحيح ورواته كلهم ثقات **وعن** انس قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم
بكبشين املحين اقرنين قرب احدهما فقال بسم الله اللهم منك ولك هذا عن محمد واهل بيته
ثم قرب الاخر فقال بسم الله اللهم منك ولك هذا عمن وحدك من امتي رواه ابن ابي شيبة
في مسنده ورجال هذا الحديث رجال الصحيح **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ضحى
بكبشين املحين احدهما عن امته والاخر عنه وعن اهل بيته رواه الدارقطني **وعن** ام المؤمنين
الصديقة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بكبش اقرن يطأ في سواد ويبرك
في سواد وينظر في سواد فاتي به ليضحي فقال لها يا عائشة هلمي المدية ثم قال اشحذيها بحجر ففعلت
ثم اخذها واخذ الكبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد ومن ال محمد ومن
امة محمد ثم ضحى به رواه الامام احمد ومسلم وابوداود **وعنها** ان النبي صلى الله عليه وسلم كان

اذا اراد ان یضحی اشتری کبشین عظیمین اقرنین سمینین املحین موجوئین فذبح احدهما عن امته ممن شهد له بالتوحید وشهد له بالبلاغ وذبح الاخر عن محمد وال محمد رواه الامام احمد فی مسنده وابن ماجة والحاکم فی المستدرک وسکت عنه والطبرانی فی معجمه الاوسط ورواه ابونعیم فی حلیة الاولیاء **وعن** ابی هریرة یقول ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم بکبشین املحین موجوئین فقرب احدهما فقال اللهم منک ولک اللهم هذا عن محمد واهل بیته ثم قرب الاخر فقال بسم الله اللهم هذا منک ولک اللهم هذا عمن وحدک من امتی **وعن** حذیفة الغفاری قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرب کبشین املحین فیذبح احدهما ویقول هذا عن محمد وال محمد ویقرب الاخر فیقول هذا عن امتی ممن شهد لک بالتوحید ولی بالبلاغ رواه الحاکم فی المستدرک **وعن** ابی رافع قال ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم بکبشین املحین موجوئین خصیین وقال احدهما عمن شهد الله بالتوحید وله بالبلاغ والاخر عنه وعن اهل بیته رواه الامام احمد واسحاق بن راهویه فی مسندیهما **وعنه** ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا ضحی اشتری کبشین سمینین املحین اقرنین فاذا صلی وخطب الناس اتی باحدهما وهو قائم فی مصلاه فذبحه بنفسه ویقول عن محمد وال محمد فیطعمهما جمیعا المساکین ویاکل هو واهله منهما فمکثنا سنتین لیس رجل من بنی هاشم یضحی قد کفاه الله المؤنة والغرم برسول الله صلی الله علیه وسلم رواه الامام احمد والبزار فی مسندیهما والحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه والطبرانی فی الکبیر واسناد احمد والبزار حسن **وعن** حنش قال رأیت علیا رضی الله عنه یضحی بکبشین فقلت ما هذا فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه رواه ابوداود وسکت عنه **وعن** علی المرتضی کرم الله وجهه انه کان یضحی بکبشین احدهما عن النبی صلی الله علیه وسلم والاخر عن نفسه فقیل له فقال امرنی به یعنی النبی صلی الله علیه وسلم فلا ادعه ابدا رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث شریک **وعنه** انه کان یضحی بکبشین عن النبی صلی الله علیه وسلم وبکبشین عن نفسه وقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنی ان اضحی عنه ابدا فانا اضحی عنه ابدا رواه الحاکم وصححه

باب قول لا اله الا الله واهداء ثوابه

عن الشیخ محی الدین بن العربی قال بلغنی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من قال لا اله الا الله سبعین الفا غفر الله تعالی له ومن قیل له غفر له ایضا ذکره الملا علی القاری فی المرقاة قال الشیخ فکنت ذکرت

التحليلة بابعد المروی من غیران انوی لاحد بالخصوص فحضرت طعاما مع بعض الاصحاب وفیهم شاب مشهور بالکشف فاذا هو فی اثناء الاکل اظهر البکاء فسألته عن السبب فقال اری امی فی العذاب فوهبت فی باطنی ثواب التهلیلة المذکورة لها فضحک فقال انی اراها الآن فی حسن المآب فقال الشیخ فعرفت صحة الحدیث بصحة کشفه وصحة کشفه بصحة الحدیث انتهی ما ذکره علی القاری۔ فی مرقاة المفاتیح وقال فی فتح الملک المجید ما یتداوله السادة الصوفیه من قول لا اله الا الله سبعین الف مرة یذکرون ان الله تعالیٰ یعتق بها رقبة من قالها واشتری بها نفسه من النار ویحافظون علیها لانفسهم ولمن مات من اهالیهم واخوانهم وقد ذکر الامام الیافعی والعارف الکبیر محی الدین ابن العربی واوصی بالمحافظة علیها وذکروا انه قد ورد فیها خبر نبوی وهو من قال لا اله الا الله سبعین الفا فقد اشتری نفسه من الله ینبغی للشخص ان یفعل ذلک اقتداء بالسادة وامتثالا لقول من اوصی بها وتبرکا بافعالهم ۔ نفعنا الله ببرکاتهم فی الدنیا والآخرة

له قال العبد الضعیف غفر له وحقق امله هذه المکاشفة وتصحیح سید المکاشفین رضی الله تعالیٰ عنه اوضح دلیل علی وصول الثواب للمیت وانتفاع المیت بعمل الغیر قال فی فتح القدیر بعد ما نقل کثیرا من الاحادیث والآثار فهذه الآثار وما قبلها وما فی السنة ایضا من نحوها عن کثیر ترکناها لحال الطول یبلغ القدر المشترک بین الکل وهو ان من جعل شیئا من الصالحات لغیره نفعه الله به مبلغ التواتر وکذا ما فی کتاب الله تعالیٰ من الامر بالدعاء للوالدین فی قوله تعالیٰ وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا۔ ومن الاخبار باستغفار الملائکة للمؤمنین قال تعالیٰ والملٰئکة یسبحون بحمد ربهم ویستغفرون لمن فی الارض وقال تعالیٰ فی اخری الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم ویؤمنون به ویستغفرون للذین امنوا ربنا وسعت کل شیٔ رحمة وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقهم السیئات قطعی [illegible] وفی الهدایة الاصل فی هذا الباب ان الانسان له ان یجعل ثواب عمله لغیره صلٰوة او صوما او صدقة او غیرها عند اهل السنة والجماعة افاد المحقق علی الاطلاق تحت قوله او غیرها کتلاوة القرآن والاذکار وقال فی البحر الرائق من صام او صلی او تصدق وجعل ثوابه لغیره من الاموات والاحیاء جاز ویصل ثوابها عند اهل السنة والجماعة کذا فی البدائع وبهذا علم انه لا فرق بین ان یکون المجعول له میتا او حیا کذا فی الطحطاوی۔ وقال العلامة اسمٰعیل الحقی فی روح البیان قال الشیخ تقی الدین ابو العباس من اعتقد ان الانسان لا ینتفع الا بعمله فقد خرق الاجماع وقال العلامة الشیخ صدر الدین الدمشقی فی رحمة الامة فی اختلاف الائمة اجمعوا علی ان الاستغفار والدعاء والصدقة والحج والعتق ینفع المیت ویصل الیه ثوابه ۱۲ منه غفر له

باب زيارة روضة النبي الاكرم صلى الله عليه وسلم

قال الله تعالى ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما ٥ عن[1] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زار قبري وجبت[1] له شفاعتي[2] رواه ابن خزيمة في صحيحه والدارقطني والبيهقي واسناده حسن والدولابي في الكنى وزاد وقال وما بين قبري ومنبري ترعة من ترع الجنة والخلعي وابن عساكر في تاريخه والعقيلي والسلفي في السنن وابو الشيخ وابن ابي الدنيا وابو بكر البزار والقاضي المحاملي والطبراني وابن عدي في الكامل وابن الجوزي في مثير العزم الساكن الى اشرف الاماكن وعن[2] ابي الدرداء قال ان بلالا رأى في المنام رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول ما هذه الجفوة يا بلال اما آن لك ان تزورني يا بلال فانتبه حزينا وجلا خائفا فركب راحلته وقصد المدينة فاتى قبر النبي صلى الله عليه وسلم فجعل يبكي عنده ويمرغ وجهه عليه فاقبل الحسن والحسين رضي الله عنهما فجعل يضمهما فقالا له نشتهي اذانك الذي كنت تؤذن به لرسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ففعل فعلا سطح المسجد فوقف موقفه الذي كان يقف فيه فلما ان قال الله اكبر الله اكبر ارتجت المدينة فلما ان قال اشهد ان لا اله الا الله ازداد رجتها فلما ان قال اشهد ان محمدا رسول الله خرجت العواتق من خدورهن وقالوا ابعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رأى يوما اكثر باكيا ولا باكية بالمدينة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك اليوم رواه ابن عساكر واسناده جيد والحافظ عبد الغني المقدسي في الكمال في ترجمة بلال والعلامة السمهودي في وفاء الوفاء وعن[3] ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زار قبري حلت له شفاعتي رواه البزار بضعف وعنه[4] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج فزار قبري بعد وفاتي كان كمن زارني

---

[1] قوله وجبت اي حقت وثبتت ولزمت وانه لا بد منها بالوعد صلى الله عليه وسلم تفضلا منه افاده العلامة السبكي رحمه الله ١٢ منه غفر له [2] قوله شفاعتي في الاضافة اليه تشريف لها فان الملائكة والانبياء والمؤمنين ايضا يشفعون والزائر لقبره صلى الله عليه وسلم له نسبة خاصة منه فيشفع له هو بنفسه والشفاعة تعظم بعظم الشافع فكما ان النبي صلى الله عليه وسلم افضل من غيره كذلك شفاعته افضل من شفاعة غيره صلى الله عليه وسلم كذا افاده العلامة السبكي رحمه الله تعالى ١٢ منه غفر له

فی حیاتی رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر والاوسط والدارقطنی فی سننہ ولفظہ فکانما زارنی وابو یعلی الموصلی والمحاملی وسعید بن منصور وابن الجوزی فی مثیر العزم الساکن وابن عساکر والسھمی وزاد وصححنی وابن النجار وابن عدی فی الکامل وابو بکر البیہقی فی السنن **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من جاءنی زائرا لا تعملہ حاجۃ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہ شفیعا یوم القیمۃ رواہ الدارقطنی فی امالیہ والطبرانی فی الکبیر والخلعی والسلفی وابن عساکر ولفظہ حق بالرفع وابو نعیم وابو بکر بن المقری فی معجمہ وصححہ سعید ابن السکن وفی روایۃ لا ینزعہ حاجۃ **وعن** ابی فدیک قال سمعت بعض من ادرکتہ یقول بلغنا انہ من وقف عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتلا ہذہ الآیۃ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ثم قال صلی اللہ علیک یا محمد سبعین مرۃ ناداہ ملک صلی اللہ علیہ و علیک یا فلان ولم یسقط لہ حاجۃ رواہ

وعن محمد بن حرب الہلالی عن العتبی قال اتیت قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فزرتہ وجلست بحذائہ فجاء اعرابی فزارہ وقال یا خیر الرسل ان اللہ انزل علیک کتابا صادقا فیہ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم الآیۃ وجئتک مستغفرا عن ذنبی بک مستشفعا الی ربی وانشأ یقول ؎ یا خیر من دفنت فی القاع اعظمہ * فطاب من طیبہن القاع والاکم * نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ * فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم * ووقف اعرابی علی قبرہ الشریف فقال اللہم انک امرت بعتق العبید وہذا حبیبک وانا عبدک فاعتقنی من النار علی قبر حبیبک فہتف بہ ہاتف یا ہذا تسأل العتق لک وحدک ہلا سالت لجمیع الخلق اذہب فقد اعتقناک من النار رواہ ابن النجار وابن عساکر وابن الجوزی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج ولم یزرنی فقد جفانی رواہ الدارقطنی وابن عدی فی الکامل بطریق مالک وابن حبان **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت فی المدینۃ فلیفعل ومن زارنی الی المدینۃ کنت لہ شفیعا وشہیدا رواہ الدارقطنی فی العلل **وعن** امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبری او من زارنی کنت لہ شفیعا وشہیدا رواہ ابو داود الطیالسی فی مسندہ والبیہقی فی السنن الکبری والحافظ ابن عساکر وابو نعیم **وعن** رجل من ال الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمۃ رواہ ابو جعفر العقیلی وابن عساکر والبیہقی وفی روایۃ من سکن المدینۃ وصبر علی بلائہا کنت لہ شہیدا وشفیعا یوم القیمۃ ومن مات فی احد الحرمین بعثہ اللہ فی الآمنین وفی لفظ من الآمنین

يوم القيمة وعن[١٢] حاطب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زارني بعد موتي فكانما زارني
في حياتي ومن مات في احد الحرمين بعث يوم القيمة من الآمنين رواه الدارقطني وابن عساكر و
البيهقي والمحاملي وعن[١٣] عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج حجة الاسلام
وزار قبري وغزا غزوة وصلى علي في بيت المقدس لم يسئله الله عز وجل فيما افترض عليه رواه الحافظ
ابو الفتح الازدي في فوائده وعن[١٤] ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زارني بعد موتي
فكانما زارني وانا حي ومن زارني كنت له شهيدا وشفيعا يوم القيمة رواه ابو الفتوح سعيد بن محمد
بن اسمعيل اليعقوبي في شمائله وعن[١٥] انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
زارني بالمدينة محتسبا كنت له شفيعا وشهيدا وفي رواية من زارني محتسبا الى المدينة كان في جواري
يوم القيمة رواه البيهقي في شعب الايمان وابن ابي الدنيا وابن الجوزي في مثير العزم الساكن وعنه[١٦]
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد من امتي له سعة ثم لم يزرني فليس له عذر رواه
الحافظ ابن النجار في الدرة الثمينة في فضائل المدينة وعن[١٧] ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من زارني حتى ينتهي الى قبري كنت له يوم القيمة شهيدا او قال شفيعا رواه الحافظ ابو جعفر
العقيلي في كتاب الضعفاء والحافظ ابن عساكر وعن[١٨] امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يزر قبري فقد جفاني رواه ابن النجار وابو الحسين الحسيني
ولفظه من زار قبري بعد موتي فكانما زارني في حياتي ومن لم يزرني فقد جفاني ورواه ابو سعيد
عبد الملك النيسابوري في شرف المصطفى عن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله وجهه ولفظه من
زار قبري بعد موتي فكانما زارني في حياتي ومن لم يزر قبري فقد جفاني وعنه[١٩] رضي الله تعالى عنه
قال من سأل لرسول الله صلى الله عليه وسلم الدرجة الوسيلة حلت له شفاعته يوم القيمة ومن زار
قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في جوار رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابن عساكر.
وعن[٢٠] بكر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى المدينة زائرا الي وجبت
له شفاعتي يوم القيمة ومن مات في احد الحرمين بعث آمنا رواه يحيى الحسيني في اخبار
المدينة **باب** السفر الى زيارته صلى الله عليه وسلم عن[١] ابي الدرداء قال لما
رحل عمر بن الخطاب رضي الله عنه من فتح بيت المقدس فصار الى الجابية سأل
بلال ان يقره بالشام ففعل ذلك قال واخي ابو رويحة الذي آخى بيني وبينه رسول
الله صلى الله عليه وسلم فنزل في داريا في خولان فاقبل هو واخوه الى قوم من خولان

فقال لهم قد اتيناكم خاطبين وقد كنا كافرين فهدانا الله وكنا مملوكين فاعتقنا الله
وفقيرين فاغنانا الله فان تزوجونا فالحمد لله وان تردونا فلا حول ولا قوة الا بالله فزوجوهما
ثم ان بلالا رأى في منامه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول له ما هذه الجفوة يا بلال
اما آن لك ان تزورني يا بلال فانتبه حزينا وجلا خائفا فركب راحلته وقصد المدينة
فاتى قبر النبي صلى الله عليه وسلم فجعل يبكي عنده ويمرغ وجهه عليه فاقبل الحسن والحسين
رضي الله عنهما فجعل يضمهما ويقبلهما فقالا له نشتهي نسمع اذانك الذي كنت
تؤذن به لرسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ففعل فعلا سطح المسجد فوقف
موقفه الذي كان يقف فيه فلما ان قال الله اكبر الله اكبر ارتجت المدينة فلما ان قال
اشهد ان لا اله الا الله ازداد رجتها فلما ان قال اشهد ان محمدا رسول الله خرجت
العواتق من خدورهن وقالوا بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رئي يوما اكثر باكيا
ولا باكية بالمدينة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك اليوم رواه ابن عساكر باسناد
جيد **وعن** امير المؤمنين عمر بن عبد العزيز رضي الله عنه انه كان يبرد البريد من الشام
يقول لي سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكره ابن الجوزي في مثير العزم الساكن **وعن** محمد بن
حرب الهلالي قال دخلت المدينة فاتيت قبر النبي صلى الله عليه وسلم فزرته وجلست بحذائه
فجاء اعرابي فزاره ثم قال يا خير الرسل ان الله انزل عليك كتابا صادقا قال فيه ولو انهم اذ ظلموا
انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما واني جئتك
مستغفرا ربك من ذنوبي مستشفعا فيها بك وفي رواية وقد جئتك مستغفرا من ذنبي مستشفعا
بك الى ربي ثم بكى وانشأ يقول ؎ يا خير من دفنت بالقاع اعظمه * فطاب من طيبهن
القاع والاكم * نفسي الفداء لقبر انت ساكنه * فيه العفاف وفيه الجود والكرم * ثم
استغفر وانصرف فرقدت فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم في نومي وهو يقول الحق الرجل
وبشره ان الله قد غفر له بشفاعتي فاستيقظت فخرجت اطلبه فلم اجده وفي رواية ان الاعرابي
ركب راحلته وانصرف رواه ابن عساكر في تاريخه **باب** الصلاة والسلام عند قبر
رسول الله صلى الله عليه وسلم **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من
احد يسلم علي الا رد الله علي روحي حتى ارد عليه السلام رواه ابو داود باسناد صحيح ورواه
الامام احمد ومن طريقه ابن قدامة بلفظ ما من احد يسلم علي عند قبري الا رد الله

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی روحی حتی ارد علیه السلام
من صلی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائبا بلغته وفی روایة نائیا منه ابلغته وفی روایة نائیا من قبری وفی روایة عن قبری رواه احمد بن علی الحیرانی ومحمد بن عثمان ابن ابی شیبة وعیسی بن عبد الله الطیالسی وابن عساکر وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مامن عبد یسلم علی عند قبری الا وکل بها ملک یبلغنی وکفی امر دیناه واخرته وکنت له شهیدا او شفیعا یوم القیمة وفی روایة مامن عبد صلی عند قبری الا وکل الله به وفیها شفیعا او شهیدا رواه الامام احمد ومحمد بن عبد الله بن ابرهیم الشافعی ومحمد بن عمر بن حفص النیسابوری وعن عبد الله بن دینار عن ابن عمر انه کان یاتی القبر فیسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم وعلی ابی بکر وعمر رواه الامام مالک فی الموطا وعن ابن عون قال سأل رجل نافعا هل کان ابن عمر یسلم علی القبر قال نعم لقد رأیته مائة مرة او اکثر من مائة مرة کان یاتی القبر فیقوم عنده فیقول السلام علی النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی رواه الامام مالک وعن ابن عمر انه کان یقف علی قبر النبی صلی الله علیه وسلم فیصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم وعلی ابی بکر وعمر رواه الامام مالک وعنه انه کان اذا قدم من سفر اتی قبر النبی صلی الله علیه وسلم فقال السلام علیک یا رسول الله السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابتاه رواه عبد الرزاق فی مصنفه باسناد صحیح

اللهم صل صلاة کاملة وسلم سلاما تاما علی سیدنا محمد ن الذی تنحل به العقد وتنفرج به الکرب وتقضی به الحوائج وتنال به الرغائب وحسن الخواتم ویستسقی الغمام بوجهه الکریم وعلی اله وصحبه فی کل لمحة بعدد کل معلوم لک ۰ اللهم صل علی سیدنا محمد عدد ما فی علم الله صلاة دائمة بدوام ملک الله ۰ اللهم صل علی سیدنا محمد معدن الجود والکرم وعلی اله وبارک وسلم ۰ اللهم صل علی سیدنا محمد النور الذاتی السادی سره فی جمیع اثار الاسماء والصفات واله وبارک وسلم

اللهم صل علی سیدنا مولانا محمد نورک اللامع ومظهر سرک الجامع الذی طرزت بجماله الاکوان وزینت ببهجة جلاله الاوان الذی فتحت ظهور العالم من نور حقیقته وختمت کماله باسرار نبوته فظهرت صورة الحسن من فیضه فی احسن تقویم ولولاهو ما ظهرت لصورة عین من العدم الرمیم الذی ما استغاثک به جائع الا شبع ولا ظمان الا روی ولا لهفان الا اغیث انی لهفان مستغیثک استمطر رحمتک الواسعة من خزائن جودک فاغثنی یا رحمن اغفرلی ولوالدی وتب علینا بجاه نبینا یا کریم

الصلاة والسلام عليك يا رسول الله الصلاة والسلام عليك يا حبيب الله الصلاة
والسلام عليك يا خليل الله الصلاة والسلام عليك يا خير خلق الله الصلاة والسلام
عليك يا سيد المرسلين الصلاة والسلام عليك يا خاتم النبيين الصلاة والسلام عليك
وعلى جميع الانبياء والمرسلين والملئكة المقربين الصلاة والسلام عليك وعلى آلك
واهل بيتك واصحٰبك اجمعين لاسيما على خليفتيك ووزيريك وضجيعيك صاحبك
فى الغار ومتمم الاربعين وسائر عباد الله الصالحين جزاك الله عنا افضل ما جازى به
رسولا عن امته ونبيا عن قومه اشهد ان لا اله الا الله واشهد انك عبده ورسوله
اللهم ثبتنا على ذلك ولا تردنا على اعقابنا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا
وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ه ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا
بالايمان ه ولا تجعل فى قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رءوف رحيم ه

تم والحمد لله تعالىٰ

يقول الفقير الى رحمة الله الغنى **محمد ظفر الدين** بن عبد الرزاق القادرى
البركاتى الرضوى البهارى العظيم ابادى المجيبى غفر له وحقق امله
هذا ما اردنا ايراده فى هذا المجلد الثانى من جامع الرضوى المعروف
بصحيح البهارى وقد وفقنا الله لاتمامه كما شرفنا لابتدائه
وكان الفراغ من تسويد هذا المجلد يوم الاربعاء لاربع بقين من صفر المظفر
سنة تسع واربعين بعد الالف وثلثمائة من الهجرة النبوية على صاحبها
افضل الصلاة وازكى التحية . والله ارجو ان يتقبلها وسائر تصانيفى التى بلغت
الى الان خمسا واربعين بكرمه ومنه وان ينفع بها سائر المسلمين سيما الولد الاعز
مختار الدين سلمه الله واعطاه علما نافعا وفهما كاملا وان يجعلها
ذريعة لنجاتى فى حياتى وبعد مماتى واخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين وافضل
الصلاة واكمل السلام على عروس مملكته سيدنا محمد وعلى اله وصحبه واولياء
امته وعلماء ملته اجمعين آمين آمين يا رب العلمين ه

لقد استراح القلم من تحرير هذه الحصة الرابعة من المجلد الثانى لجامع الرضوى لتسع مضين من ربيع الاول سنه ١٣٥٧ه